112758

مطابق ۲۷ - جولائی ۱۸۹۴ء روز جمعہ	جلد ۶

دوسرا پل گھوڑیاں گلا کر شہر سکھر اور قلعہ کے درمیان بھی بڑا مضبوط بنا ہوا ہے - قدرت اور ہنر کے میل کا اسجگہ عجیب نظارا ہے - دریائے سندھ جو یہاں سمندر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے - (اور جو ہی کہ پنجاب کے) سات دریاؤں کا مجموعہ ہے اس ایستے سے گزرتا ہے اسجگہ بہت چوڑا نہیں ہے - لیکن گہرا اسقدر ہے - کہ اسکا نام سندھ ساگر ہی موزوں معلوم دیتا ہے - آن کی آن میں ریل کا انجن سراٹے لیتا ہوا سکھر کے سٹیشن پر آن پہونچا - ہمارے پیارے بھائی بابو بیجا رام چیرجی اور رائے بہادر لبدہا رام ساہنی پلیٹ فارم پر موجود تھے بھگتی اور پریم بھاؤ کے نمونہ بابو بیجا رام جی نے کل بھائیوں کو گلے سے لگایا - اسباب کو گاڑیوں میں رکھہ سب بھائی پاپیادہ سماج مندر میں پہونچے جو ایک معمولی عمارت ہے - دونوں طرف برآمدہ اور درمیان میں اوسط درجہ کا فراخ ہال ہے اسباب رکھکر ارادہ ہوا کہ سندھ ساگر میں غوطہ لگائیں لیکن وہاں جاکر جل نرمل نہ پایا - لاچار اس ارادے کو چھوڑا - اور دریائے کے کنارے پر سیر کرتے ہوئے ایک خاصی اونچائی پر میونسپل ہال اور پبلک لائبریری کا ملاحظہ کیا یہ عمارتیں بلحاظ شہر سکھر کے عمدہ بنی ہوئی ہیں - اسکے گرد کسی قدر سبزی بھی دیکھنے میں آئی جو سکھر میں ایک نایاب چیز ہے - کسی کوٹھی کے گرد پھلواڑی تو درکنار ایک سبز پودے تک نظر نہ ہوئے تھے - روڑی کی طرح یہاں کی عمارتیں بجز دو منزلہ ہونیکے بالکل خام ہیں - لیکن بارش اسقدر قلت ہے - کہ عمارتوں کے لیے محسوس نہیں ہوتا - ہمارے جالندہر

...ا - رات کو سو گیا ... کس قسم کے تکلیں سے ... دیا ہے صبح کے دفعتاً ... کیا ہوا - لیکن ... نے ... دیا - جس طرف سے راستہ ملا ... ہے تھی - دوسرے درجہ ... بیزاری کی آواز آئی - مجبوراً ... انکار کیا کہ مجبوراً اس لیے ... کے لیئے پوچھنا پڑا - جو معلوم ... ریل چل پڑی - کچھ جان میں جان ... کیسا آسوتے جاگتے کیحالت

समाचा

"ہم سب آپس میں ست بہاو سے..."

اخبار ست دہرم

اوّدیش

(۱) وید وکت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا - (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین چھاپنا ... شائع کرنا ... کبھی کبھی ...

وید پرچارک

اس نام کا ایک ماہواری پرچہ جسمیں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے - وید پرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے - کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا - تعریف کرنی فضول ہے - قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جائیگا -

المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ

وید پرچارک پریس جگراؤں سے بکاؤ پستکیں

شب پوران بھاکھا دوہا چوپائی ... بھرتری شتک بھاکھا سنسکرت ٹیکا سول شتک ... لگھو کومدی بھاکھا ٹیکا پورو آردہ ... سانکھ تت کومدی بھاکا ٹیکا ... چانکیہ نیتی بھاکھا ٹیکا ... پراتھنا پستک مصنفہ لالہ دیو راج ... رامائن ... اشٹور وچار ... پرشرادہ ... پریم ساگر انگریزی میں چھپا ہوا قیمت ... مجلد ...

سنسکرت پستکیں

سام وید سنگھتا سو بہت ... یجروید سنگھتا سو بہت ... اپنشدیں دسوں اپنشد ... - ... ایتریہ آرنیک ... شتپتھ ... درشناں کی چھ سمرتی ... یاس سمرتی ... اپنشد سنسکرت ٹیکا سہت ... نیائے درشن ... منی کرت بھاشیہ ... نیائے سوتر ورتی ... پنچانن کرت ... سانکھیہ پروچن بھاشیہ ... سانکھیہ سوتر ورتی ... ارنشاریک سوتر ورتی ... یوگ درشن بیاس بھاشیہ ... کہنے شاستر ... شتپتھ ... ودیک ...

ویاکرن پستکیں

پاتنجل مہا بھاشیہ کیٹ کرت ... کاشکا ... سدھانت کومدی ... کاتیاین سوتر ... لگھو ... گوبھل ... برہمن ...

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ ...

اعضا شکنی

تندرستی بگاڑ چکے

ہو تا ہوتی ہو

الترشت

...بھیجو - ایک سو پچاس صفحہ کی
...نسخے آتشک سوزاک جیسے سخت
...رم ۱۲ر المحدرت من المشکر

المشتہر

...رسالہ حفظ صحت لاہور

...نادر عرقی اکسیر دوا

...بیماری کی دوا ہے
...آزمائی کوئی نسخہ کسی کو
...اور کوشش سے یہ دوا
...سے اُنہیں کو نہ ملی
...ہے جس میں کسی ... کا نقص ... ضروری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی ... درد کی بیماری سے آرام ہوجاتا ہے - طلا فی شیشی تین روپے - گولی فی شیشی ۸۰ عدد عہ

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا - تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ اب ہیضہ سے بہت ڈرنا نہیں - سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے - اس کا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں ہے - ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے - ہیضہ ... درد شکم کو بھی آرام ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۸ر

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بڑے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے چھپے ٹیم کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیئے آریہ اوشدالہ کا اپنے سوددیشی بھائیوں کی سیوا میں وگیاپن دیا ہے - جو صاحب اپنا علاج بذریعہ ادویہ ویدک و یونانی بیڑیات سے کرنا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخے جو ایک عرصہ سے ہمارے زیر تجربہ ہیں ...

... کے آزمائے ہوئے ہیں اُنکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے - نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں کس نگوید کہ دوغ من ترش ست - دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر انداز نہ کیجئے۔

جہان سرمی انجن - یہ سرمہ جن ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیابند - جلن - خارش پڑبال - زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید عہ سیاہ ۱۲ر

گوشت بل فدا ہی رس - یہ معجون قوت باہ وغیرہ و ضعف دل کے لئے ازحد مفید ہے - جریان منی - احتلام - نامردی نسیان کمزوری دماغ سستی پٹھوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے ویرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں - قیمت فی پیکٹ عہ **ضعف جگر** یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر جتنی دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا - ٹانگوں کا ہو جانا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں - ۱۲ روز میں بالکل آرام ہوجاتا ہے - قیمت فی پیکٹ دو روپیہ - **نارو کی دوا** ۱۲ روز میں کلیہ آرام ہوجاتا ہے - نارو خواہ کسی قدر پھیلا ہو - قیمت فی بکس عہ - **سوزاک کی دوا** سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو - ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہوجاتا ہے - قیمت فی ڈبی ۱۲ر - **سوزاک آتشک کی دوا** - جو اکٹھا ہو - اسکے لئے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے - فی ڈبی عہ **آتشک کی گولیاں** اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا - آبلہ آتشک بہت جلد ہی خشک ہو جاتے ہیں - فی ڈبی عہ - **بسیا سر رس چورن** ضعف ہاضمہ ترش آروغی - اپھارہ - معدہ - ہیضہ - درد شکم - نفخ شکم - خوراک تھوڑی کھانی ... فی ڈبی کافی ہے فی ڈبی ... **لف کی گولیاں** ایک ماہ میں کامل آرام دینے والی فی بکس عہ - **قوبا کی دوا** لگتی نہیں ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے - فی بکس ۴ر درخواستیں پتہ ذیل پر آویں -

المشتہر شیلل آریہ اوشدالہ بٹالہ ضلع گورداسپور

نمبر ۱۶ | مطبوعہ ۹ ساون سنہ ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء روز جمعہ | جلد ۶

ست دہرم پرچارک

کوئٹے کی دھرم یاترا

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۱۴ احیہ ۶
ملتان کا ریلوے سٹیشن پیچھے رہگیا - دہوپ میں کے گھوڑے پر سوار میں اور پنڈت لیکھرام آریہ مسافر جی منٹوں میں گھنٹوں کا راستہ طے کرتے ہوئے آگے چلے - شاید شجاع آباد کے ریلوے سٹیشن پر میرے بزرگ دوست پنڈت گنگارام جی سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال بہاولپور کے صاحبزادے پنڈت راسنانند معہ پنڈت رامچند و دینا ناتھ اور بہت سے کالج کے ودیارتھیوں کے ملے - جو میرے سیرے نوجوان بھائیوں نے جا بجا سٹیشن بیشتر آنکر مجھے ملنے میں دکھایا - اُسنے میرے دل پر بہت ہی اثر کیا - اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ لالہ لاجپت رائے - لالہ لابچند ایم اے - لالہ ایشور داس ایم اے اور پنڈت راجارام جی بھی کوئٹہ تشریف لیجاتے ہوئے پنڈت گنگارام جی کے یہاں صبح سے اُترے ہوئے ہیں - بہاولپور کے سٹیشن پر پنڈت گنگارام جی سے ملا - جن کے ساتھ اور بہت سے آریہ سماج کے سبھاسد موجود تھے - بہو جن آدمی سے پنڈت جی نے سٹیشن پر ہی ستکار کیا - واپس آتے ہوئے ٹھہرنے کا وعدہ کرکے میں آگے روانہ ہوا - لالہ لاجپت رائے وغیرہ صاحبان بھی اسی ٹرین میں دوسرے درجہ کی گاڑی میں سوار ہوئے - پنڈت راجارام جی تیسرے درجہ میں جا رہے تھے - رات کو سوگیا اسلیئے کچھ معلوم نہ ہوا کہ کس قسم کے ملک میں سے گزر ہو رہا ہے - لیکن قریباً ۴ بجے صبح کے دفعتاً نیند کھلگئی - حیران کہ یہ کیا ہوا - لیکن مچھروں نے اُسی وقت کل راز کھولدیا - جس طرف سے راستہ ملا مچھر اندر گھس کر کاٹ رہے تھے - دوسرے درجہ کی گاڑی میں سے بھی بیزاری کی آواز آئی - مچھروں نے ایسا زبردست ستکار کیا کہ مجبوراً اُس ریلوے سٹیشن کا نام یادگار کے لیئے پوچھنا پڑا - جو معلوم ہوا کہ گھوٹکی ہے - ریل چل پڑی - کچھ جان میں جان آئی - لیکن پھر سونا کیسا! سوتے جاگتے کیحالت میں صبح ہوئی - تو دیکھا کہ دونوں طرف ناہموار جگہ ہے - اور ڈونوں ٹیلے بنے ہوئے ہیں - دائیں طرف روڑی کا شہر آباد ہے - مکان خوب صورت اور باقرینہ بعض دو منزلے بھی لیکن سب خام اور دریائے سندہ شہر کے بیرحوم رہا ہے - روڑی کے سٹیشن سے چلکر دریائے سندہ کے مشہور

suspension bridge

لٹکتے ہوئے پل پر سے گذر ہوا جو بلا کسی مینارون کے سہارے کے کھڑا ہے - اسکا نام لینسڈون برج ہمارے سابق وائسرائے کے نام پر رکھا گیا ہے - تخمینہ خرچ تیاری کا بیالیس لاکھ اور بیس ہزار روپیہ تھا - لیکن اڑتیس لاکھ بیس ہزار روپیوں کی لاگت میں طیار ہوا - روڑی کے کنارے کی طرف پہلا پوسٹ ہے - اور دوسرا اُس پورا نے قلعہ پر جو دریائے سندہ کے بیچوں بیچ بطور جزیرہ نہ معلوم کس زمانہ سے کھڑا ہے - ہنوقت یہ قلعہ بالکل خستہ حالت میں ہے - اور اسکے بیشمار مکانات کوٹھی وغیرہ زیر تعمیر ایستادہ ہیں

دوسرا پل گھوماں گلا کر شہر سکھر اور قلعے کے دریا بھی ٹرا مضبوط بنا ہوا ہے - قدرت اور ہنر کے میل کا عجیب نظارہ ہے - دریائے سندہ چوہا ہی سمندر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے - (اور ہو بھی کیوں نہ - سات دریاؤں کا مجموعہ اِس اِ ستے سے گزرتا ہے) یہاں بہت چوڑا نہیں ہے - لیکن گہرا اسقدر ہے - کہ اسکا نام سندہ ساگر ہی موزون معلوم دیتا ہے - آن کی آن میں ریل کا انجن سرائے لیتا ہوا سکھر کے سٹیشن پر آن پہونچا - ہمارے پیارے بھائی بابو بیچارام چبر جی اور رائے بہادر لبھا رام ساہنی پلیٹ فارم پر موجود تھے - بھگتی اور پریم بھاؤ کے نمونہ بابو بیچارام جی نے کل بھائیوں کو گلے سے لگایا - اسباب کو گاڑیوں میں رکھ سب بھائی پا پیادہ سماج مندر میں پہونچے جو ایک معمولی عمارت ہے - دونوں طرف برآمدہ اور درمیان میں اوسط درجہ کا فراخ ہال ہے اسباب رکھکر ارادہ ہوا کہ سندہ ساگر میں غوطہ لگائیں لیکن وہاں جاکر جل نرمل نہ پایا - لاچار اس ارادے کو چھوڑا - اور دریائے کے کنارے پر سیر کرتے ہوئے ایک خاصی اونچائی پر میونسپل ہال اور پبلک لائبریری کا ملاحظہ کیا یہ عمارتیں بلحاظ شہر سکھر کے عمدہ بنی ہوئی ہیں - اسکے گرد کسی قدر سبزی بھی دیکھنے میں آئی جو سکھر میں ایک نایاب چیز ہے - کسی کوٹھی کے گرد پھلواڑی تو درکنار ایک سبز بوٹے تک کے درشن نہ ہوتے تھے - روڑی کی طرح یہاں کی عمارتیں بھی باوجود دو منزلہ ہونیکے بالکل خام ہیں - لیکن بارش کی اسقدر قلت ہے - کہ عمارتوں کے لیے کوئی اندیشہ محسوس نہیں ہوتا - ہمارے جالندھر

کی معمولی سی معمولی بارش اگر اسجگہ ہو جاوے تو میری رائے میں کل شہر کو برباد کرنے کے لیئے کافی ٹھہرے۔ آریہ سماج اسجگہ کا بابو بہجارام جی کی موجودگی کیوجہ بڑی ترقی کر رہا ہے صبح کی سیر کے وقت ہمارا گذر نوکل کنیا پاٹھشالا کی طرف سے بھی ہوا۔ معلوم ہوا۔ کہ یہہ کنیا پاٹھشالا پہلے آریہ سماج کے پُرشارتھی سبھاسدوں نے قائم کی تھی۔ لیکن رونق پہ ہوتے ہی میونسپل کمیٹی نے اس کے اخراجات کا بوجہہ برداشت کرنا سویکار (قبول) کیا۔ باوجود اسکے اب تک انتظام میں آریہ سماج کا بڑا بھاری دخل ہے منشی ہری سنگھ صاحب ممبر آریہ سماج سکھر اس کے سکرٹری ہیں۔ چالیس پُتریاں اسمیں تعلیم پاتی ہیں جنمیں سندھی لڑکیاں تو زیادہ تر گورمکھی پڑھتی ہیں۔ اور باقی ہندی میں تعلیم پاتی ہیں۔ فی الحال ایک سندھی دیوی ۱۵ روپیہ تنخواہ پر سندھی جماعتوں کو پڑھاتی ہے۔ ہندی کی ادھیاپکہ دریافت پر معلوم ہوا کہ اسوقت نہیں ہے۔ لیکن تلاش در پیش ہے۔ میں یہانپر اپنے جالندہری بھائیوں کی خصوصاً اور آریہ پبلک کی عموماً توجہ اس طرف کھینچتا ہوں۔ اور اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ ادھیاپکاؤں کی جماعت بہت جلد کھولکر کم از کم دو تین سالوں میں ایسی اُستانیاں یا ادھیاپکائیں تو پنجاب دیش کی ضرورت رفع کرنے کے لیئے تیار کر دیں۔

سکھر میں آریہ سماج کی سبھاسدوں کی کوشش اور شہر والوں کی سہایتا سے ایک سنسکرت پاٹھشالا بھی کھلی ہے۔ جسمیں ابھی پچیس ودیارتھی تعلیم پاتے ہیں۔ ایک پنڈت پڑھاتا ہے۔ اس سکول کو میونسپل کمیٹی ہی مالی مدد دیتی ہے۔ علاوہ ان انسٹیٹیوشنوں کے جن سے کہ مجھے زیادہ اُنس ہے۔ اس شہر میں ایک صنعت اور حرفت کا سکول بھی موسوم بہ جوبلی ٹیکنیکل سکول کھولا گیا ہے۔ جسمیں دیسی شرفا کے لڑکے خصوصاً صنعت اور حرفت میں تعلیم پائینگے۔ اس سکول کی عمارت اچھی ہوادار اور خوب صورت ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں عدیم الفرصتی کی وجہ سے اس سکول کو دیکھہ نہ سکا۔ اس قسم کے سکولوں کی اسوقت خصوصاً بڑی بھاری ضرورت ہے۔ جبکہ ہمارے ہندوستانی نوجوانوں کا میلان طبع صرف سرکاری ملازمت کی طرف ہو رہا ہے جبکو ساتھہ شاید وکیل بننے کی ہوس ہی مددگار ہے بجائے اسکے کہ ہمارے نوجوان گریجویٹ بنیں بنیں کی نوکری کے لیئے عرضیاں ہاتھہ میں لیئے پھریں۔ بہتر ہو اگر صنعت اور حرفت میں انکو تعلیم دیجائے۔ ۔ ۔ انکے لیئے معاش کا ایک آزاد دروازہ کھلجاوے۔ گو میں نے منتری آریہ سماج کو بیشتر اطلاع دیدی تھی۔ کہ میں ضرورت ہونے پر لیکچر دینے کے لیئے تیار ہونگا۔ لیکن دریائے سندھ کے اچھل آنے کیوجہ رائے بہادر لیدارام جی رک اور شکارپور کے درمیان کی ریلوے لائین کی حفاظت کے لیئے بلائے گئے۔ اور انہوں نے ہم سب کو ۹ بجے شام کی ریل پر رک آنیکے لیئے تاکید کی۔ سنان اور سندھیا سے فارغ ہوکر ہم بھوجن رائے لیدارام جی کے ساتھہ کر چکے تھے تین بجے تک کچھہ بھائیوں نے آرام کیا اور کچھہ اپنی خط وکتابت میں مصروف رہے۔ اسکے بعد گاڑی پر سوار ہوکر ہم سب بھائی اکٹھے سیر کو چلے سندھ ساگر کا پل ایک عجیب نظارا تھا۔ اسلیئے اسی طرف روانہ ہوئے۔ پل پر چڑھکر جب کاریگر انجنیر کی صنعت دیکھی۔ تو عقل حیران ہوگئی۔ اسوقت انگلستان کی طاقت یکبارگی آنکھوں کے سامنے پھر گئی اور میرے دل پر اپنے حکام کی لگاتار فتوحات کا عقدہ صاف طور پر کھل گیا۔ قدرت کو کیسی ہی کنج میں کتنا تو شکل ہے۔ پھر اسکا مقابلہ کون کر سکتا ہے جسنے ان کل نیموں کا مقابلہ کیا وہی چکنا چور ہوا۔ ہاں بدھیمان پرش بجائے سیدھے مقابلے کے قدرت کے نیموں کو اپنے لیئے لابھکاری بنا لیتے ہیں۔ اور ایسا ہی عمل ہمارے حاکم کرتے ہیں۔ پل کا نقشہ بیان کرنیکی تو کسی قلم کو طاقت ہی نہیں ہے۔ اور پھر ایسا قلم جو کہ علمی اصولوں سے ناواقف ہو۔ لیکن انسانی عقل کی قدرت تو مجھہ سا ناسمجھہ آدمی بھی کر سکتا ہے۔ اس عقلمندی سے کھمبے کے ساتھہ آہنی کھمبا جوڑا گیا ہے کہ پل کا سارا زور انہیں میں جذب ہو جاتا ہے پھر عقل حیران تھی کہ سندھ کی تیز دہارا پر کسی سہارے کے ایسی عالیشان اور مضبوط سڑک کس بہادر نے جوڑی ہوگی پل سے سندھ کا عجیب نظارا تھا۔ کوسوں تک سوائے جل کے کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور پل کے نیچے ٹکرکاتی ہوئی سندھ کی لہریں بمبئی کے جوار بھاٹے کی یاد دلاتی تھیں۔ پانی ایسی تیزی سے چلتا تھا کہ آنکھہ نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ سر کے ساتھہ ہی ہر ایک چیز گھومتی دکھائی دیتی تھی۔ بھینے قلعہ کو بھی اوپر جاکر دیکھا۔ کوئی زمانہ ہوگا جبکہ یہ پل ناقابل فتح سمجھا جاتا ہوگا۔ سائنس کی تیقا زنجیروں کے سوائے اسکی پل جلدبازا کو کون باندہ سکتا تھا۔ جسکے سامنے اسوقت بھی مضبوط سی مضبوط کشتیاں تنکوں کی طرح ڈولتی پھرتی ہیں۔ اب قلعہ کی وہ قدر کہاں۔ لیکن انسان ہر حالت میں اگر دل سے کام لے تو بڑی سی بڑی ہیبت ناک مشکل کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ استحالت

جب بھی مچھلی پکڑنے والوں کا حوصلہ قابل دید تھا۔ بڑا بھاری گھڑا پیٹ کے نیچے رکھے جال ڈالے ہوئے بہہ رہا ہے رہا امین آرام سے بیخوف پھرنا انہیں کا کام تھا۔ اور مچھلی پکڑتے ہی تیزی سے گھڑے کے اندر رکھ کر پھر اسپر پیٹ کے بل لیٹ جاتا ہوا رہتا تھا۔ کہ منش اپنے پورشارتھ سے ہر کام میں کمال حاصل کرسکتا ہے۔ اور اسلئے جہاں ایک طرف دنیا کو دیوبھومی بنا سکتا ہے۔ وہاں دوسری طرف اپنی طاقتوں کے بیجا استعمال سے انسانی دنیا کے لیئے نارجہنم بن سکتا ہے۔

پل پر کھڑے ہوئے سندھ کے بہاؤ کی طرف ایک چھوٹا سا خوشنما جزیرہ دکھائی دیا جسمیں سبز درختوں کی شاخوں کے جھرمٹ کے اندر سے چند ایک نازک اور ہوادار یکمنزلہ اور دو منزلہ عمارتیں دکھائی دیتی تھیں۔ یہہ کل عمارتیں ایک ہی چٹان پر جمی ہوئی تھیں۔ سندھ کی لہریں بے تحاشا گویا اژدہا کی طرح منہ پھیلائے اس فلسین ٹاپو کو کھا لینے کے لیئے حملہ کرتی تھیں۔ لیکن منہ تک پہونچ کر برداشت کرنیکی طاقت نہ رکھکر بے اختیار واپس آتی تھیں۔ اور پھر ناکامیابی کے غصہ میں جو جھاگ انکے منہ پر آجاتی تھی وہ بھی ایک قابل دید نظارا تھا۔ ہماری بہت خواہش تھی کہ اس دلہن کے چہرہ سے نقاب اٹھا دیں اور اسکی دیبہ مورتی کے درشن کریں۔ لیکن ہمیں یہ معلوم ہوا کہ دریا کی تیزی کی وجہ کوئی ملاح بھی کشتی اس طرف لیجانے کا حوصلہ نہ کریگا۔ ہم سب یہہ سنکر چپ ہو گئے۔ لیکن ہمکو کیسی مایوسی ہوئی جبکہ ریل کی طرف چلتے وقت ہم نے ایک کشتی کو بھنور میں سے نکل کر **سادہ بیلا** کے جزیرے کے زینے کے ساتھ جا کر لگتے ہوئے دیکھا۔ بے اختیار جزیرے کا نام قلم سے نکل ہی گیا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ اس **رمنیہ جگہہ** کا نام سادہ بیلا ہے اور اسمیں کل سولہ جوہری سادھو رہتے ہیں۔ دو سو روپیہ روز کا خرچ ہے جو شہر سکھر کے ساہوکار ہمیشہ برداشت کرتے ہیں۔ مجھے زیادہ تر افسوس سادہ بیلا کے دیکھنے سے محروم رہنے پر اسلیئے ہوا کہ اسکا تمام نظارا بر مجھہ جاری برہما نند جی کی مرتبہ کی بات چیت ہیں میرے ایک پرانے دوست کی نظر حاصل کر چکا تھا۔ کوئی زمانہ تھا کہ اس جگہہ بعض وقت سچے سنیاسیوں کا نواس ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب تو زیادہ تر پیٹ کے بندے ہی اس جگہہ نواس کرتے ہیں۔ سندھ دیش میں انتہی سنکار میں تیر دھا بڑی ہے۔ لیکن افسوس کہ نیک اور بد کی تمیز کا مادہ ہمارے سندھی بھائیوں میں اب تک نہیں ہے۔ اندھا دھند دشواس ہی کام کر رہا ہے۔ مدیہ اور مانس کا اس ملک میں بڑا زور ہے۔ بجائے "پوری گرم کرنے مچھی لئی" (یعنی مچھلی اور روٹی) کی آواز ہر ریلوے سٹیشن پر سنائی دیتی تھی۔ شراب خانہ خراب کا یہاں تک زور ہے کہ باپ اپنی بیٹی کو خود شراب پلانے میں محبت کا اظہار سمجھتا ہے۔ میں گو اپنے سندھی بھائیوں کا اسلیئے مشکور ہوں کہ انہیں مہمان نوازی کی عادت بڑی عمدہ ہے۔ لیکن جو خرابیاں انمیں صدیوں سے گھر کر چکی ہیں۔ انسے انہیں خبردار کرنا اور انکی اصلیت جتلا کر انہیں ایسی بدرسوم سے نفرت دلانا میں اس شکریہ کا ایک جزو اعظم سمجھتا ہوں۔ میں نے خاص خاص جگہوں میں پانی کے مٹکے پیرے رکھے دیکھے جو کٹوروں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ پاس ہی ایک بانس کی پوری میں بندھا ہوا ناریل کا نصف حصہ دیکھا سندھی مسافر آیا ناریل کو تین چار مرتبہ مٹکے میں ڈبکیاں دلاکر کٹورا پانی کا بھرا پیا اور پھر مٹکے پر ڈھانپ دیا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ کٹورا شاید ہی کبھی مہینہ میں ایک مرتبہ دھویا جاتا ہوگا۔ تشحیم اور تر دیش تو اسی ہم پنجابیوں کو غلیظ بتلایا کرتے تھے۔ پنجابی سندھیوں پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ نے دیکھے ہیں یہ نظارا دیکھے تھے۔ ہر لکھے ہر سے کہکر آگے ٹہل بھائی بیجا رام جی دفتر گئے ہوئے تھے۔ ہم سیر کرتے ہوئے سیدھے ریلوے سٹیشن پر پہونچے۔ اور قریبا چھ بجے شام کی گاڑی پر سوار ہوکر رک جنکشن پر پہونچے۔ جہاں سے کوئٹہ کے لیئے گاڑی بدلنی پڑتی ہے۔

اسجگہہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھر آریہ سماج کے کام اور خصوصا بابو بیجا رام جی کے پورشارتھ کا مختصر سا ذکر کیا جاوے۔ سکھر آریہ سماج کی طرف سے ۹ آریہ دھرم سمبندھی رسالے سندھی زبان میں ترجمہ ہوکر شائع ہو چکے ہیں۔ ان رسالوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ ۱ سوامی پرکاش ۲ شراب ہی جو سینچو۔ ۳ سندھی بھجن پستک۔ ۴ شراب جو شغل۔ ۵ حقیقت رائے کا جیون چرتر۔ ۶ سندھیا پرارتھنا پستک سندھی۔ ۷ گرنتھ صاحب سے مورتی پوجا کا کھنڈن۔ ۸ اور پرارتھنا جو کتاب بھائی بیجارام جی کی زبانی معلوم ہوا کہ دھن کے ابھاو سے زیادہ رسالے چھپوائے نہیں جا سکے ورنہ اور رسالے بھی تیار ہیں۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی توجہ ٹریکٹوں کی چھپائی کی طرف بڑے زور سے کھینچتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جب ویدپرچار فنڈ میں کافی سرمایہ جمع ہو جاوے گا تو دھرم پستکوں کی چھپائی کے ذمرہ میں سبھا سندھ دیش کی ضروریات کا خاص لحاظ رکھیگی

اِسکے علاوہ ۱۳ ٹریکٹ انگریزوں کے بابو بیچارام جی اپنے خرچ سے چھپوا کر شایع کر چکے ہیں اور ۷ اور زیر طبع ہیں۔ میں سکھر میں بابو بیچارام جی کے صاحبزادے بابو ستیہ پریہ کو ملکر بڑا آنند ہوا۔ یہ نوجوان بیماری میں مبتلا مجبوراً انٹرنس کے بعد پڑھنا لکھنا چھوڑ کر اپنے والد کے پاس آیا تھا۔ لات میں زخم ہو گیا۔ جسمیں اب آرام ہو گیا ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ جو ایشور کی کرپا سے دور ہو جائیگی۔ اِس نوجوان نے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں انگریزی ٹریکٹوں کی طیاری میں اپنے دھارمک پتا کو بڑی مدد دی ہے۔ اب ہندی عمدہ طور سے بول لیتا ہے سنسکرت پڑھتا ہے۔ اور بابو بیچارام جی کا ارادہ اسکو آریہ سماج کے دھرم اپدیشکوں کے لیئے ارپن کرنیکا ہے۔ اگر آریہ سماج کے حلقہ میں کم از کم پچاس پتا ایسا ہی مضبوط پرن کریں تو دھرم پرچار میں کامیابی کی پورن آشا بندھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ رائے بہادر لبھو رام جی کے سکھر پہونچنے سے بھی وہاں کے آریہ سماج کو بڑا بل ملا ہے سندھ دیش کے اُدھار کی یدی آشا ہو سکتی ہے۔ تو انہیں سجنوں کے پرشارتھ سے۔

باقی پھر۔ منشی رام

لوکل

اتوار گزشتہ کو لوکل سماج مندر میں لالہ دیوان چند جی نے ستیارتھ پرکاش پڑھکر سنایا۔ اور اُنکے بعد لالہ تیلو مل جی نے گیتا وغیرہ کے پرمانوں سے ثابت کیا کہ مورتی پوجا وید برودھ ہے۔

بارش اب پھر چار پانچ روز سے بند ہے اسلیئے گرمی بہت پڑی ہے۔ بابو نہال سنگھ جی منشی ہردیو جی ...

الہ آباد جاتی ہوئیں ۲۳ جولائی کے دن کو جالندھر اُتریں اور رائیزادہ بھگت رام بیرسٹر کی مہمان ہوئیں۔ اُسی روز شام کو لوکل آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے ستری شکشا کی اُنتی کے وسایل کے بارے میں بات چیت کرتی رہیں۔ ۲۴ کو صبح کو گو کنیا پاٹ شالا میں تعطیل تھی تاہم کچھ کنیاؤں کو اکٹھا کیا گیا۔ پنڈت سری پت جی بھی آن پہونچے تھے شریمتی جی نے لڑکیوں کا امتحان لیا۔ اُنکی کھیلیں دیکھیں۔ رخصت کے وقت کنیا پاٹ شالا کی دشا دیکھ کر شریمتی جی نے بغیر مبالغہ کے پرشنسا کی۔ چار روپیہ لڑکیوں کو مٹھائی کے لیئے دیئے۔ اُسی روز شام کو ستری سماج کے سپتاہک جلسے میں شریمتی جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد ایک اپدیش دیا۔ اور ۲۵ کے دن کی ریل میں یہاں سے پریاگ کی اور چلی گئیں۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی مدد کے لیئے شریمتی جی نے جالندھر آریہ سماج کے ادھیکاریوں کے ساتھ پرتگیا کی ہے۔

برھم چاری کرپانند جی گروکل سے واپس آکر قادیاں آریہ سماج کے بلانے پر وہاں گئے ہیں۔

مراسلات

کیا سچ مچ لاہور انارکلی سماج آریہ سماج ہے یا گھچڑی سماج

ایک کھلی چٹھی بنام لالہ لاجپت رائے جی۔ آریہ سماج جہلم ہوشیارپور

ایبٹ آباد فیروزپور وغیرہ

مجھے جہاں تک انارکلی سماج کے ممبروں سے واقفیت و نیاز حاصل ہے۔ اِس سماج میں بعض اشخاص ایسے ہیں۔ جو کہ ماس کھانے کو جایز اور وید انکول مانتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں۔ جو کہ مرتک شرادہ کو جایز مانتے ہیں بعض ایسے ہیں۔ جو کہ ویدوں کو ایشور کرت نہیں مانتے۔ بعض ہیں جو کہ بت پرستی کو جاہلوں کے واسطے جایز مانتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کہ شراب پینے کو جایز مانتے ہیں۔ اب پیارے آریہ بھائیو سچ کہنا کہ جس سماج میں ایسے ایسے خیالات کے آدمی شامل ہوں۔ وہ آریہ سماج کہلانے کے مستحق ہے۔ یا گھچڑی سماج اور پھر بتلائیے تو سہی کہ دھرم سبھا اور ایسے آریہ سماج میں کیا فرق ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں یہ لوگ مفت میں آریہ سماج کو بدنام کرتے ہیں اور کیوں نہیں برہمو سماج میں شامل ہوتے جس میں یہ سب باتیں جایز اور ناجایز مانی جاتی ہیں۔ اگر میری تحریر پر لالہ لاجپت رائے جی کو یا دیگر آریہ سماجیوں کو یقین نہ آوے تو میں لالہ صاحب موصوف سے باادب درخواست کرتا ہوں کہ اپنی سماج کے کل ممبران کی تحریری رائے ان وشیوں پر معلوم کر کے ایک فہرست معہ نام اور انکے اعتقادات ان وشیوں پر پبلک میں مشتہر کریں کہ آیا میں سچا ہوں یا جھوٹھا۔ لالہ صاحب موصوف یا کسی اور شخص کی تردید بالکل قابل اعتبار نہیں سمجھی جاویگی۔

الراقم کرپا رام از لاہور

ایڈیٹر

نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

سیتاچرتر

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو

اسی طرح سیتا نے ہر چند رامچندر سے بن میں لیجانیکی درخواست کی مگر رامچندر نے منظور نہ کیا - بلکہ سیتا کو اُسکے ارادے سے ہٹانے کے لیئے بہت یتن کیا - سیتا پریم سے اپنے پتی سے بغلگیر ہوگئی - اور رو کر کہنے لگی کہ افسوس میرے پتا نے آپکو اپنا جوائی بناکر اپنی لڑکی کو اپنے پتی کی جدائی میں ڈالا - آہا کیسا ہی افسوس کا مقام ہے کہ لوگ اگیان سے یہہ جھوٹھی بات کہینگے کہ رامچندر میں کچھہ بھی تیج نہیں ہے جیسا کہ دوپہر کے سورج میں تیج نہیں ہے - آپ گیٔں اور داس میں اور آپ کو کسکا ڈر ہے - کہ آپ مجھکو جو صرف آپکا ہی آشرا رکھتی ہے - چھوڑنے کی خواہش کرتے ہیں - جسطرح دیومت سین

द्युमत्सेन کی لڑکی ستیہ ونت सत्यवंत

کی پتی برتا استری ساوتری تھی - اسی طرح آپ مجھہ کو جانیئے - ہے پربھو میں نے کبھی من سے بھی آپکے سوائے کسی دوسرے شخص کا خیال نہیں کیا - میں دیگر معمولی لوگوں کی عورتوں کی طرح آپکے ساتھہ بن میں چلونگی - جسطرح تماشہ میں ناچنے والے لوگ اپنی عورت کو اپنے ہی ہاتھہ سے دوسروں کے حوالہ کرتے ہیں - کیا اسی طرح آپ بھی مجھہ کو دوسروں کے پاس چھوڑنے کی اچھیا کرتے ہیں - آپکو میرے بغیر بن میں جانا کدا پی اچت نہیں - تپ - بن - اور سورگ مجھکو آپکے ساتھہ ہی ہے - یہی میری اچھیا ہے جسطرح باغوں میں سیر کرنے سے اب میں نہیں تھکتی - اسی طرح آپکے ساتھ چلتی ہوئی کبھی بھی راستہ میں نہ تھکونگی - اگر آپکے ساتھہ چلتے ہوئے کانٹے دار درخت اور گھاس میرے راستہ میں آئینگے - تو وہ مجھہ کو روئی کی طرح نرم معلوم ہونگے - یدی آندھی سے میرے شریر پر دھول پڑیگی تو اُسکو میں چندن کے برابر سمجھونگی - بن میں گھومتی ہوئی اگر مجھہ کو سبز گھاس اور کشا میں گھاس پر سونا پڑیگا - تو اس سے زیادہ سُکھہ اور کیا ہوگا - پتر - پھل - پھول جو کچھہ تھوڑا بہت آپ مجھہ کو لاکر دینگے - اُسکو امرت رس کے برابر سمجھونگی موسم موسم کے پھل پھول کھاتی ہوئی کبھی بھی اپنی ماتا - پتا اور گھر کو یاد نہ کرونگی - کبھی تیری دیر یہ نہ کرونگی - اور نہ آپکو مجھے ساتھہ لیجانے کبھی شوک ہوگا - اور نہ آپکو میرا پالنا مشکل ہوگا - جو آپکے ساتھہ رہنا ہے وہی میرے لیئے سورگ ہے اور جو آپ سے الگ رہنا ہے وہی میرے لیئے نرک اور دکھہ ہے - یہہ نشچیہ کرکے خوشی خوشی مجھہ کو ساتھہ لیجایئے - اگر آپ اب بھی مجھہ کو بن میں نہ لیجا دینگے تو میں آج ہی زہر کھاکر مرجاؤنگی پیچھے سے بھی مجھہ سے اِس دُکھہ کے کارن زندگی بسر نہ ہوسکیگی - آپ سے الگ ہونے سے مرنا ہی بہلا ہے - یہہ شوک میں پل بھر بھی سہنا نہیں چاہتی - کہاں چودہ برس سہہ سکوں گی - باقی آئیندہ - راقم

جے چند از لاہور

ہانس پرچارک پارٹی کا ایک نیا شعبدہ

۱۳ - جولائی ۱۹۰۹ء روز جمعہ کو ایک کارڈ لالہ گوردھن داس صاحب آنریری پرچارک کا مضمون آیا کہ میں دانا پور آتا ہوں - آریہ سماج میرا ادھار میرے لکچر کے لیئے نوٹس دے رکھیے اور ساتھہ ہی خود بھی تشریف لے آئے - چونکہ آیتوار جسروز کہ معمولی جلسہ سماج کا ہوا کرتا ہے - قریب تھا اسلیئے مناسب سمجھا گیا - کہ اسی روز آپکے لکچر کا بھی نوٹس دیا جاوے - جسکو لالہ صاحب نے بھی قبول کیا - اس میان میں اکثر اُن سے مختلف باتوں پر گفتگو ہوتی رہی - گوشت خوری کا بھی قصہ درمیان میں آیا اُنکی گفتگو و طرز تقریر سے ایک خفیف خیال نے دلکو مس کیا - کہ ہو نہو اِن کا کچھہ لگاؤ ہانس پرچارک پارٹی سے ہے - یا یوں کہیئے کہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی - کہ آپکے خیالات کی تحقیقات کیجائے - دل میں یہہ کھٹکا گھر کرنے لگا کہیں آپ ہانس پرچارک پارٹی کے اوپدیشک تو نہیں ساتھہ ہی یہہ خفت خیز نتیجہ نگاہوں میں پھر گیا کہ اگر پرچارک صاحب سچ مچ مذکورہ بالا پارٹی کے اوپدیشک ہوئے تو عجب نہیں کہ تمام ممالک متحدہ بلوچستانی اودہ و پنجاب کے آریہ سماجوں میں اِن کے اوپدیش سے نا اتفاقی کی جو بھڑک اوٹھے - اسلیئے بہت ضروری ہوا کہ کسی معقول ذریعہ سے پوری تحقیقات کی جائے کہ فی الحقیقت پرچارک صاحب ہانس پرچارک ہی تو نہیں ہیں - یعنی کہیں یہی خیال تو نہیں رکھتے ہیں کہ ہانس کو جائز یا ناجائز سمجھہ کر کھانے والا بھی سماج کا ممبر رہ سکتا ہے - اسکی تکمیل کے لیئے منشی بھگوتی پرشاد صاحب ممبر آریہ سماج سے جو سماج کے پرم ہتیشی ہیں - درخواست کی کہ اس معاملہ کی تفتیش کریں - اور کسی اصلی یا مصنوعی طرز سے اس اشتباہ کے کھٹکنے ہوئے کانٹے کو نکالیں تاکہ پبلک کو اصلی معاملہ سے آگاہی حاصل ہوکر نیک نتیجہ نکالنے کا موقعہ ملے - چنانچہ انہوں نے

میری یہہ درخواست بآکراہ قبول کی اور ۱۴-
جولائی ۱۹۰۹ء کو تین بجے شام کے اُن سے جاکر
ملے - اور بعد اسقدر مصنوعی گفتگو کرنے کے کہ جو
پرچارک صاحب کے دل میں اُن کے لیئے جگہ کرنے
کو کافی تھی - انھوں نے اپنے آپ کو مصنوعی
طور پر ہائس پرچارک پارٹی کا طرفدار ظاہر کیا
اور اسقدر بے بنیاد جوش موجودہ آریہ سماج
کی مخالفت کا اُن کو دکھلایا - کہ جس سے پرچارک
صاحب کی طبیعت باغ باغ ہونے لگی اور
اُن کو یہہ یقین ہو گیا کہ بے شک یہہ ہماری پارٹی
کے طرفدار ہیں - منشی صاحب نے اسی مصنوعی طریقہ
سے اپنے خیالی پارٹی کی تعداد قریب ۱۲ ممبروں
کے ظاہر کی اور یہہ بھی کہا کہ یہہ دیگر ممبران
ممبروں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں پھر کیا تھا
پرچارک صاحب کھل بیٹھے اور فرمانے لگے کہ
ہائس سکشن کا کہیں ریاستوں میں تشدد نہیں ہے
اور جمعیتوں کو ایسکے کہانے کی سخت ضرورت بھی
ہے - اس گفتگو کے بعد منشی صاحب سے کہا کہ آپ
شب کو ضرور مجھہ سے کسی وقت ملیں - منشی صاحب
وعدہ کر کے واپس آئے - چونکہ بوجہ ہونے سینیچر
کے اُس روز معمولی جلسہ ڈبیٹنگ کلب کا تھا اسلیئے
منجملہ دیگر حاضرین کے منشی صاحب بھی اور پرچارک
صاحب بھی شریک کلب تھے - بعد ختم ہونے جلسہ
کے پرچارک صاحب نے منشی صاحب سے کہا کہ آپ
میرے ساتھہ چلکر مجھہ کو دریا کی سیر کرا دیجیئے
جس سے انکا مدعا علیحدگی میں منشی صاحب سے بغرض
دیگر جدید آریہ سماج قائم کرانے کی گفتگو کرنے
کا تھا - چنانچہ وہ اُنکے ساتھہ گئے - اور رستہ
میں پرچارک صاحب نے منشی صاحب سے دریافت
کیا کہ کیا آپنے اپنے ممبروں سے دریافت کر لیا کہ
وہ اُسپر جیسا کہ ہماری پارٹی کو کرنا چاہیئے آمادہ

ہیں - منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں نے اپنے
ہمخیال ممبروں سے جاکر آپکی تشریف آوری کا
ذکر کیا - تو اُنکو بہت خوشی حاصل ہوئی اور
اُن لوگوں کو آپسے ملنے کی بہت بڑی خواہش ہے
چنانچہ میں اُنکو صبح کو آپ کے پاس لاؤں گا
پرچارک صاحب نے چونکہ سماج مندر میں مقیم
تھے سمجھا - کہ کہیں قلعی نہ کھلجائے - جیسے کہ
بالآخر کھلگئی فرمایا کہ نہیں اُنکے آنے کی میرے
پاس ضرورت نہیں ہے - اسلیئے کہ یہاں سماج کے
ممبر منتری آتے جاتے رہتے ہیں اور یہہ بھی
خیال ہے کہ بالاخانہ سماج مندر پر لالہ راجارام
صاحب جو منتری آریہ سماج پٹیالہ کے صاحبزادہ
ہیں اور پرچارک صاحب کے اُس کارروائی سے
واقف ہیں جو اُنھوں نے پٹیالہ سماج میں کی
تھی جس سے وہاں اُن سے عام ناراضگی پھیل
گئی تھی - ٹھہرے ہوئے ہیں - اسلیئے میں مناسب
سمجھتا ہوں کہ میں صبح خود اُن کے پاس جنکو
کہ آپ اپنا ہمخیال کرتے ہیں چلوں - چنانچہ
منشی صاحب پرچارک صاحب سے یہہ وعدہ
کر کے کہ صبح آئینگے - چلے گئے - اور فوراً شب
کے دس بجے یعنی اُسی وقت میرے پاس آئے
اور اسوقت تک جو کچھہ گفتگو اُن سے اور پرچارک
صاحب سے ہوئی تھی - بجنسہ مجھہ سے ظاہر کی اور
کہا کہ اسی وقت کوئی ایسا امر تجویز کرنا چاہیئے
کہ جو فی الحقیقت صاحب شان وشوکت ہو اور
اُسکو مصنوعی طرفداری کا کہیا سر برآوردہ
نامزد کیا جائے - چنانچہ اُسی وقت میں اور
منشی صاحب معروف چودھری ٹیکم سنگھ صاحب
ممبر سماج و ناظم ریاست رانی کشوری کنور صاحبہ
کے مکان پر گئے - اور اُن سے یہہ تمام حالات بیان
کر کے کہا کہ صبح آپکے پاس منشی صاحب کے ہمراہ

پرچارک صاحب تشریف لاوینگے - آپ اُنکے خیالات کیسے
فرضی جوش کیساتھہ تائید ظاہر کریں - اُنھوں نے
طوعاً وکرہاً اسکو قبول کیا - ۱۵ - جولائی کو ۹ بجے
صبح کے منشی صاحب معہ پرچارک صاحب کے
چودھری ٹیکم سنگھ کے مکان پر گئے اور پرچارک
صاحب نے اپنا ضروری اطمینان کر کے چودھری
صاحب سے اثنائے تقریر میں کہا کہ جب آپ
اپنے ارادہ پر ایسے مستقل و مضبوط ہیں تو ممکن ہے
کہ آپ اپنی کوشش سے مندر آریہ سماج مراد آباد
پر بھی اپنا قبضہ کر سکتے ہیں - چودھری صاحب
موصوف و نیز چودھری بھوانی سنگھ صاحب مختار
ممبر سماج کہ جنکو اصلی معاملہ سے واقفیت دلا کر اور
ہائس پرچارک پارٹی کا مصنوعی طرفدار بنایا گیا
تھا - اُنکو پرچارک صاحب نے پورا اطمینان
دلا کر کہا - کہ اگر آپ دوسرا سماج قائم کرنے پر تیار
ہوں - تو میں ابھی آپکی مدد کیلیئے لاہور لالہ [illegible]
کو تار دیدوں - چودھری ٹیکم سنگھ صاحب
نے فرمایا کہ بہت اچھا میں بقیہ ممبران سے دریافت
کر کے دوپہر آپکے پاس منشی صاحب کے ذریعہ سے
جواب بھیج دونگا - اسکے بعد منشی صاحب
و پرچارک صاحب وہاں سے چلے آئے - اور اس
گفتگو کی بھی اطلاع مجھہ کو بذریعہ چودھری ٹیکم
سنگھ و نیز زبانی منشی صاحب ہوئی - ۱۲ بجے
منشی صاحب پرچارک صاحب کو پھر چودھری
صاحب کے مکان پر لیگئے - چودھری صاحب نے
کہا کہ میں نے بقیہ ممبران کی بھی منظوری حاصل
کر لی ہے - اب جیسی آپکی رائے ہو کیا جاوے
بجواب اُسکے پرچارک صاحب نے فرمایا کہ میں
ابھی لاہور کو تار دیتا ہوں - اور کاغذ قلمدوات
مانگ کر اپنے ہاتھہ سے تار کا مضمون انگریزی
میں لکھ دیا - اور تاکید کہا کہ اسکو ابھی بھیجدیا

جاوے تاکہ شام تک جواب آجاوے۔ منشی جی نے اُس تار کا مسودہ میرے پاس لاتے تھے کہ دوسری طرف سے پرچارک صاحب بھی آگئے منشی صاحب نے خیال کیا کہ بعض پرچارک صاحب کو یہہ شک پیدا ہو جاوے کہ یہہ منشی کے مکان کے قریب کیوں موجود ہے تو انہوں نے براہ مصلحت پرچارک صاحب سے کہا کہ تار دینے کو تو بابو اچھندر برادر چودھری صاحب گئے ہیں۔ مجھ کو چودھری صاحب نے آپکے پاس اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ آپ مسودہ نوٹس کا دوبارہ ناجائز ہونے موجودہ آریہ سماج کے لکھدیں۔ تاکہ اسکو اسی وقت چھپا کر طیار رکھیں اور تار کا جواب آتے ہی آج کے جلسہ میں آپکے لکچر کے بعد تقسیم کردی جاویں۔ یہہ سنکر پرچارک صاحب خوش خوش منشی صاحب کے ساتھ قیامگاہ کو چلے گئے۔ اور نوٹس کا مضمون تیار کردیا۔ اس ساری کارروائی کے ہوجانے کے بعد منشی صاحب وہاں سے میرے پاس آئے اور دونو کاغذ یعنی مسودہ تار و نوٹس مجھ کو آکر دیا اور کہا کہ اب جو کارروائی چاہو ہو سکتی ہے۔ اچھے بات تحقیق کرنا چاہتے تھے وہ ہوگئی چنانچہ مسودہ تار دستخطی پرچارک صاحب کہ جو لاہور کو دیا گیا اور جسکی رسید موجود ہے و نیز مسودہ نوٹس بجنسہ آخر میں نقل کئے گئے ہیں چونکہ آج اتوار کے دن حسب عادہ آپکے دیاکہیان کا نوٹس ۷ بجے شام کے لیئے دیدیا گیا تھا۔ دیاکہیان انکا بہارت ہنگنی ابہاگنی کے دکھڑے کے مضمون پر شروع ہوا۔ یہہ ذکر کردینا بھی ناموزون نہ ہوگا۔ کہ پرچارک صاحب نے اثنائے دیاکہیان میں سنسکرت و وید مقدس کی فضیلت ظاہر کرتے ہوئے یہہ فقرہ بیان کیا تھا کہ وید میں گوماس جائز ہو یا نہو اسکو چھوڑ کر میں کہتا ہوں۔ کہ میکس مولر صاحب و دیگر علمائے یورپ ویدوں کی کہاں تک وقعت کرتے ہیں۔ یہہ بھی انکی ذاتی خیالات کا نتیجہ اور ثمرہ تھا دیاکہیان ختم ہوا چونکہ اصلیت خیالات پرچارک صاحب کے ظاہر ہو چکے تھے۔ لہذا ضروری سمجھا گیا کہ پبلک کو اُس سے آگاہ کیا جاوے۔ چنانچہ بعد ختم لکچر کے یہہ کل کارروائی جو بذریعہ منشی بھگوتی پرشاد کامیابی کیساتھ عمل میں آئی پبلک پر ظاہر کیگئی۔ تب تو پرچارک صاحب کی آنکھیں کھل گئیں اور حیرت میں آئے کہ یہہ کیا ہو گیا۔ مگر وہ حیرت بیسود تھی اور بالآخر کوئی چارہ انکے سوا نہ معلوم ہوا کہ عام جلسہ سماج میں معترف تقصیر ہو کر مستدعی معافی ہوں اور ہوئے اور بعد ازاں بہ تحریک سماج جو تحریر کہ پرچارک صاحب نے اپنے ہاتھ سے لکھدی ہے وہ بھی لفظ بلفظ آخر میں نقل کیگئی ہے۔ اور نیز مجھ سے خود بھی یہہ الفاظ کہے کہ فی الحقیقت مجھ سے تمام عمر میں یہہ بڑی بھاری غلطی اور گناہ نسبت تفرقہ اندازی موجودہ آریہ سماج مرادآباد کے واقعہ ہوا اور جس سے میں نہایت شرمندہ و پشیمان ہوں اسکی میں آپ سے و آریہ سماج مرادآباد سے معافی چاہتا ہوں اور یہہ بھی اقبال کیا کہ ماس کہاتا ہوں لیکن کبھی اسکا پرچار نہیں کیا۔ اور نہ آئندہ کرنیکا ارادہ ہے یہہ سچ ہو یا نہو۔ لیکن اس [illegible] سے آریہ پبلک کو آگاہ ہو کر ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور خاصکر ممالک مغربی شمالی و اودھ کی سماجوں کو لازم ہے کہ وہ ماس پرچارک پارٹی کے ان ہتکھنڈوں سے واقف ہو کر احتیاط مزید کا کام فرماویں۔ سکو زیادہ تر افسوس اُن لوگوں کی حالت پر آتا ہے جو دیدہ دانستہ سچائی کے صاف چشمہ کو چھوڑ کر تعصب و طرفداری کے کیچڑ میں پہنستے ہیں اور اس ساری تفرقہ اندازی و اشتعال کے الزام لالہ منشی رام جی و ماسٹر درگا پرشاد جی کے سر منڈھتے ہوئے ذرا خوف و اندیشہ اپنے دل میں نہیں لاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا یہہ پرچارک صاحب لالہ منشی رام جی ہی کے سکھائے پڑھائے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ کیا ماسٹر درگا پرشاد جی نے ہی انکا یہہ مشن مقرر کرکے اسکی تکمیل انکا علےٰ فرض قرار دیا ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

کہاں ہیں وہ صاحب رحم دل دلدادہ اتفاق جو بڑے شد و مد سے ماس پرچارک پارٹی کی تائید کیا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ اخبارات میں یہہ لکھا کرتے ہیں۔ کہ یہہ سارا فساد و تفرقہ جو آجکل سماجوں میں پھیلا ہوا ہے۔ دیکھئے ٹیرن پارٹی اوپدیشکوں نے اپنی ناتجربہ کاری و جوش کی بہری ہوئی کارروائیوں سے پھیلایا ہے۔ وہ ذرا انصاف کی عینک اپنی آنکھ میں لگا کر ماس پرچارک لیڈروں کے اس ہرم بہاد کو ملاحظہ فرمائیں کہ یہہ کیا گندم نمائی و جو فروشی ہے۔ اور یہہ کس قسم کی ناٹک بلا انکی حیاتی و زبانی جنبش و حرکت کے خود بخود وجود پذیر ہوتے ہیں۔ خدا کیواسطے یہہ تو سوچو کیا انسانی زندگی انہیں افترا پردازیوں کے واسطے انسان کو دیگئی ہے۔ کیا انسانی زندگی کا یہی مقصود ہے۔ جو ماس پرچارک بنائے عمل میں لارہے ہیں۔ افسوس! افسوس!!

بالآخر جملہ آریہ سماجوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ایسے مصنوعی ہرم پرچارکوں کو جنہوں نے باہم تفرقہ ڈالا ہے۔ ہتھکنڈوں سے واقف ہو کر ان کے پھندوں میں نہ پھنسیں اور ان سے

ضرور دلہ رہیں اور بلا کسی معتبر سماج یا پرتی نہی سبھا کی تصدیق کے سماج کے پلیٹ فارم پر لکچر دینے کی جگہ نہ دیں۔

نقول کاغذات محولہ بالا

نقل تار مرسلہ گوردہن داس آنریری پرچارک بنام لالہ ہنسراج پرنسپل دیانند انگلو ویدک کالج

لاہور

Our party members wishing to establish new Samaj asking your help unless opportunity - your reply waiting

ترجمہ تار۔ ہماری پارٹی کے ممبر نیا سماج قایم کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپکی مدد کے لیئے دریافت کرتے ہیں۔ جب کبھی موقعہ ہو۔ آپکے جواب کے منتظر ہیں۔

نقل مسودہ نوٹس محررہ گوردھن داس

ست کی جے ہوتی ہے

تمام ویدک دہرم اولمبی اور آریہ سماجک ممبران کو واضح ہو۔ کہ مراد آباد کی موجودہ آریہ سماج واقعہ محلہ منڈی باعث چند اسی وید دروہ اور سوامی جی کے نیم اور اُپ نیم کے برخلاف کارروائی کر رہی ہے۔ اور سوامی جی کی سچی یادگار دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کو نقصان پہونچایا چاہتی ہے۔ اور نیز بیچے بیگنوں درنیاد مردوں پر ناجایز اتہام و الزام لگا کر انکو پبلک میں ذلیل و بدنام کرنا چاہتی ہے۔ جو کہ سوامی جی کی آگیا کے بالکل برودہ ہے۔ لہٰذا ان بیگہ چند وجوہات سے جو کہ وقتاً فوقتاً پبلک پر ظاہر ہوتے رہینگے۔ موجودہ آریہ سماج مراد آباد ناجائز اور برخلاف نیموں کے ہے۔ پبلک نیم انوسار اور سوامی جی کے ٹھیک منتویہ کو سمجھنے والے سماج کا انتظار کرے۔

(۳) نقل تحریر دستخطی گوردھن داس

بندہ کی رائے ہیں جیسی کہ وقتاً فوقتاً اپنے ٹریکٹ نمبر اول آریہ سماج کی موجودہ حالت پر ظاہر کر چکا ہے کہ انسٹرکشن دیانند کے انوکول نہیں ہے۔ اور اس کے پرچار کرنیوالے ممبر آریہ سماج کے سبھاسد نہیں رہ سکتے۔

دستخط انگریزی گوردہن داس ملتانی آنریری پرچارک

اسکے بعد ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو پرچارک صاحب چندوسی ۱۰ بجے کی ٹرین میں تشریف لیگئے۔ چونکہ انہوں نے اپنے آپکو لاہور وچھو والی سماج کا ممبر ظاہر کیا تھا۔ لہٰذا اُن سے کہا گیا۔ کہ آپ کرپا کر کے اسوقت یہاں قیام کریں۔ جبتک کہ لاہور کے سماج موصوف سے آپکے حالات نہ معلوم ہو جائیں۔ مگر وہ نہ ٹھہرے۔ اس سے ایک قسم کی تشویش پیدا ہوئی۔ کہ آئندہ جا کر یہہ کہیں فساد نہ کھڑا کریں۔ چنانچہ اسکے رفعیہ کے واسطے یہہ کیا گیا۔ کہ ۴ بجے شام کی گاڑی میں مراد آباد سماج کے ممبر بابو گردہن ایم اے و پنڈت دیوی شنکر جی و نرائن پرشاد چندوسی گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ اُن کا کچھ نہیں ہوا۔ لہٰذا ایک کمیٹی کر کے وہاں آپکے حالات ظاہر کئے گئے جس سے چندوسی سماج کے حاضرین ممبر کو نہایت افسوس ہوا اور یہہ بھی مناسب خیال کیا گیا کہ آئندہ چونکہ پرچارک صاحب علی گڈھ جانیوالے ہیں۔ لہٰذا ایک آدمی آپکے ساتھ وہاں جانا چاہیئے۔ تاکہ وہاں بھی آپکا رنگ نہ جمنا پاوے اور یہہ امید ہوئی کہ اسوقت تک یہہ ٹریکٹ طبع ہو کر شائع ہو جائیگا۔ جس سے تمام کو پرچارک صاحب کی کرتوت روشن ہو جائینگی۔

(**نوٹ**) لیکن ٹریکٹ چھپتے وقت مجھہ کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ پرچارک صاحب بجائے علی گڈھ جیسا کہ اُنکے پروگرام میں درج تھا۔ بریلی تشریف لے گئے۔

المشتہر۔ ہرچرن منتری آریہ سماج مراد آباد

مہاشہ جی۔ کرپا کر کے ان چند سطور کو واسطے آگاہی پبلک درج کر کے مشکور کریں۔

آہاہا۔ آجکل زمانہ بھی عجیب رنگ ڈھنگ کا ہے۔ لالہ لاجپت رائے جی کی زبانی جمع خرچ اور عملی کارروائی کی طرف ذرا نظر انصاف سے دیکھیو۔ آپنے پنڈت گورودت جی مرحوم کی لائف لکھی مگر اسکی قیمت بہت تھوڑی یعنی دو روپیہ ڈیل۔ پنڈت جی کو لکچروں میں بہت لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ مگر جب لالہ صاحب کے ہم جولیوں نے پنڈت جی جھوٹے الزام لگائے۔ تو بالکل چپ۔ جب لالہ الشور داس ایم اے جی نے بنک کو لکھہ کر پنڈت جی مرحوم کے پس ماندگان کا بیمہ بند کرایا۔ تو بالکل خاموشی۔ جب اخباروں میں اس معاملہ پر بہا مچی۔ تو لالہ الشور داس جی کو ڈیفنڈ کرنے کے واسطے سب سے اول قدم رکھا۔ جب پنڈت جی سرگ لوک میں پدھارے تھے تو آپ کہتے تھے۔ کہ انکے بچوں کی پرورش کرونگا جب میموریل فنڈ قایم ہوا۔ تو آریہ بہائیو کیا جانتے بھی ہو۔ کہ لالہ جی نے کتنی امداد دی تھی؟ اگر نہیں تو میں بتاتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھیئے اور سنیئے ایک کچی کوڑی بھی نہیں۔ کرپا رام از لاہور

ایڈیٹوریل نوٹس

دونوں کالموں میں سندھیا ادریۃ کال)

[illegible]

گوردھن داس پٹیالے میں بھی لے ...
گئے تھے۔ جہاں سے وہ ناکامیاب آئے ہیں ہم نے

کے آریہ سماجوں کو خصوصاً خبردار کرنا چاہتے ہیں
یہاں مانس پرچارک سماج کے اوپدیشک تری
دھوکھہ بازی کی چال چل رہے ہیں۔ ظاہراً آریہ
سماج کے خیرخواہ بنے ہوئے ہیں۔ لیکن درپردہ
آریہ سماجوں کی بیخ کنی پر کمربستہ ہیں۔ اس لیئے ہم نے
... کے لیئے ظاہر کرنا چاہتے
... میں پنڈت پورنانند
... آریہ مسافر برھم چاری
... یہ لی تھی سبھا پنجاب
... طور پر کام کر رہے ہیں
... پرشاد جی۔ لالہ آتما رام جی
... اور دیگر ادھکاری بھی
... ہیں۔ جب اور اوپدیشک
... ہیں اُسوقت بھی بسروتی ہی
... انکے علاوہ جتنے قربانی
... وہ سب درپردہ آریہ
... کی آگ بھڑکاتے پھرتے
... ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ
... سماج کے اوردشی کو کھود نے
... کر دیں۔

... اس قسم کے لوگ مذہبی ویدیکوں
... نفرت کی نگاہ سے دیکھتے
... آریہ سماج کے ادھکاریں
... بھی اطمینان کی نگاہ سے
... وں نے بکلار ذیکی سکاری کا
... میں ادھرمیوں کے تیاچار
... بھی دھوکہ دینا راہنیں کھنا

لو یہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بلا اپیل کے

ویدپرچار فنڈ کے لیئے ایک ہزار چالیس روپیہ نقد
اور قریباً تین سو کے وعدہ ہونا جتلاتا ہے۔ کہ
ہمارے آریہ سماج ویدوں کے پرچار کی بڑی بھاری
ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ مفصل حالات سالانہ
جلسہ کوئٹہ آریہ سماج کے اسوقت شائع ہونگے
جبکہ وہاں کے کوئی ادھکاری لکھ کر بھیجیں گے۔ لیکن
یہاں پر اسقدر جتلانا ضروری ہے۔ کہ دیانند کالج کے
ادھکاریوں کے اتیاچاروں سے تنگ آکر دو ایک
چھ سات ممبروں کے کوئٹہ سماج کے کسی ممبر نے
کالج کو ایک حبہ نہیں دیا۔ اور ان چھ سات ممبروں
میں لالہ پرمیشر سنگھ اور لالہ ملوک چند تو تن
من دھن سے مانس پرچارکوں کے چیلے ہیں۔ اور
باقی بیچارے انکے بہکائے ہوئے روپیہ دینے کا اقرار
کر بیٹھے تھے۔ لیکن انت کے خاتمہ تک دے کالج
کے ادھکاریوں کی کارروائی دیکھ کر اُن سے
متنفر ہو چکے تھے۔ کالج کے لیئے صرف ایک تھوڑا
روپیہ نقد چندہ ہوا۔ جسمیں ۳۰۰ روپیہ آتما فنڈ
میں پہلے سے موجود تھا۔ سیا ویست رسمی
اُسوقت جمع ہوا۔ اور باقی روپیہ کالج کی تحریکی
جماعت سماج سے اوڈھار لائے۔ تاکہ ایک ہزار پورا
ہو۔ اور کہہ آئے کہ انکے دونوں چیلے مانگ کر یہ رقم
سماج میں جمع کرادینگے۔ ویدپرچار فنڈ کے لیئے ہنوز
نقد روپیہ جمع ہو رہا تھا۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ
جسوقت پنڈت لیکھرام اور پنڈت پورنانند جی نے
بلوچستان کا دورہ ختم کیا۔ اسوقت معلوم ہوگا۔ کہ
قریب پانچسو روپیہ کے اور جمع ہو گیا۔ بلوچستان نے
پنجاب کو ایک ایسا سبق سکھایا ہے۔ جو انہیں بھولنا
نہیں چاہیئے۔ ہم پنجاب کے آریہ سماجوں سے درخواست
کرتے ہیں۔ کہ جن جن آریہ سماجوں نے اپنے سالانہ
جلسے اب تک نہیں کیئے۔ وے ماہ ستمبر اور دیگر تعطیلوں
میں اپنے جلسوں کی تاریخیں مقرر کر کے ویدپرچار فنڈ

خبردار رہیں اور بلا کسی معتبر سماج یا پرتی ندہی سبھا کی تصدیق کے سماج کے پلیٹ فارم پر لکچر دینے کی جگہ نہ دیں۔

نقول کاغذات محولہ بالا

نقل تار مرسلہ گوردہن داس آنریری پرچارک بنام لالہ ہنسراج پرنسپل دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور

Our party members wishing to establish new Samaj asking your help unless opportunity – your reply waiting

ترجمہ تار۔ ہماری پارٹی کے ممبر نیا سماج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپکی مدد کے لیئے دریافت کرتے ہیں۔ جب کبھی موقعہ ہو۔ آپکے جواب کے منتظر ہیں۔

نقل مسودہ نوٹس محررہ گوردھن داس

ست کی جے ہوتی ہے

تمام ویدک دہرم اولمبی اور آریہ سماجک ممبران کو واضح ہو۔ کہ مراد آباد کی موجودہ آریہ سماج واقعہ محلہ منڈی بانس چند ماسی دید ودودہ اور سوامی جی کے نیم اور اُپ نیم کے برخلاف کارروائی کر رہی ہے۔ اور سوامی جی کی سچی یادگار دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کو نقصان پہونچایا چاہتی ہے۔ اور نیز سچے بھگتوں اور لیڈر ممبروں پر ناجایز اتہام والزام لگا کر انکو پبلک میں ذلیل و بدنام کرنا چاہتی ہے۔ جو کہ سوامی جی کی آگیا کے بالکل برعکس ہے۔ لہٰذا ان دیگر چند وجوہات سے جو کہ وقتاً فوقتاً پبلک پر ظاہر ہوتے رہینگے۔ موجودہ آریہ سماج مراد آباد کا نام

اور برخلاف نیموں کے ہے۔ پبلک نیم انوسار اور سوامی جی کے ٹھیک منتویہ کو سمجھنے والے سماج کا انتظار کرے۔

(۳) نقل تحریر دستخطی گوردھن داس ...

بندہ کی رائے ...
اول آریہ سما...
کو انس بھکشن...
پرچار کرنیوا...
رہ سکتی۔
دستخط انگریز...
اسکے بعد ۱۶...
چندوسی ۱۰...
انہوں نے ا...
ظاہر کیا تھا۔...
اسوقت یہاں...
سماج موصوف...
مگر وہ نہ ٹھہر...
پیدا ہوئی۔ کہ...
کریں۔ چنانچہ...
کہ بہچ شام کو...
ممبر بابو گرد...
جی ونرائن...
معلوم ہوا۔ کہ...
کمیٹی کرکے وہا...
چندوسی سماج...
ہوا اور یہیں بھی...
چونکہ پرچارک...
ہیں۔ لہٰذا ایک...
چاہیئے۔ تاکہ وہاں بھی آپکا رتنات جمنا پاد ...
اور یہ امید ہوئی کہ اسوقت تک یہہ ٹریکٹ

طبع ہوکر شائع ہو جائیگا۔ جس سے تمام کو پرچارک صاحب کی کرتوت روشن ہو جائینگی۔ (الوٹ) لیکن ٹریکٹ چھپتے وقت مجھ کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ یہ چارک صاحب بجائے ... بریلی تشریف ...

... ج مراد آباد
... در کو واسطے
... ڈھنگ کا ہے
... ج اور علمی
... سی دیکھی۔
... لائیف لکھی
... روپیہ ڈیل۔
... دن سے یاد
... ہم جولیوں نے
... کو بالکل چپ۔
... نے بنک کو
... رگان کا پیسہ
... اخباروں میں
... داس جی کو
... قدم رکھا۔
... رے تھے تو
... ورش کرونگا
... یو کیا جاتے
... ہو۔ کہ لالہ جی نے کتنی امداد دی تھی۔ واگر نہیں تو میں بتاتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھیئے اور سنیئے ایک کچی کوڑی بھی نہیں۔ ÷ کرپا رام از لاہور

No. 229

Calcutta

ایڈیٹوریل نوٹس

دونوں کالموں میں (سندھیا اور پرارتھنا) پرماتما سے میل کرنیکا پورشارتھ ہے۔ مکتی دھام کی پہلی منزل ہے۔ سنسار کے وشیوں میں دن بھر دوڑتے ہوئے جب اندریاں تھک جاتی ہیں۔ تو ہی سمے من کو پرماتما میں جوڑنے کا ہے۔ اور جب من رات کی میٹھی نیند سے سوستھ ہو کر کام کے لیئے صبح تیار ہوتا ہے تو ہی سمے اُسمیں پرماتما کے میل سے شدھ بھاؤ اُتپن کرنیکا ہے۔ ایسا اُتم سادھن جو بیرائی کرتے ہیں۔ وے کبھی بُری باسناؤں میں نہیں پھنستے۔ سندھیا کو اُن منشوں نے نشدھ غیرضروری سمجھا ہے جو اُس کے بھاؤ سے ناواقف ہیں۔ یدی سندھیا کے سچے ہتو سے لوگ واقف ہوتے تو وہ ناستک پن سنسار میں کبھی نہ پھیلتا۔ جو آج لوگوں کو سندھیا سے نفرت دلا رہا ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر بہت ہی کشٹ ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے سندھیا کرم سے محروم رہنے کو فخر کی نگاہ سے صرف دیکھتے ہی نہیں بلکہ بانی اور لیکھنی دوارہ بھی اُس فخر قوم کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے اندھکار کے سمے میں سوائے ایشور کے سمتی دینے والا اور کون ہو سکتا ہے۔

ہمارے ناظرین مراسلات کے کالم میں آریہ سماج مراد آباد کے منتری مہاشہ کا خط ملاحظہ فرمائینگے جس سے تھکنڈوں کا بخوبی اندازہ لگ سکیگا۔ جو ہمارے کالچرڈ بھائی اندنوں آریہ سماج کے مشن کی بربادی کے لیئے کھیل رہے ہیں یہی لالہ گوردھن داس پٹیالے میں بھی نفاق کا بیج بونے گئے تھے۔ جہاں سے وہ ناکامیاب ہے ہم پہنچا

کے آریہ سماجوں کو خصوصاً خبردار کرنا چاہتے ہیں یہاں مانس پرچارک سماج کے اُپدیشک بڑی دھوکھا بازی کی چال چل رہے ہیں۔ ظاہرا آریہ سماج کے خیرخواہ بنے ہوتے ہیں۔ لیکن درپردہ آریہ سماج کی بیخ کنی پر کمربستہ ہیں۔ اس لیئے ہم پنجاب کے آریہ سماجوں کی آگاہی کے لیئے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسوقت پنجاب پرانت میں پنڈت پورنانند جی پنڈت لیکھرام آریہ مسافر برہمچاری برہمانند جی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے مستقل طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور گاہے گاہے درگا پرشاد جی۔ لالہ آتمارام جی منتری۔ پرتی ندھی سبھا اور دیگر ادھکاری بھی پرچار کے لیئے جاتے ہیں۔ جب اور اُپدیشک پرچار کے لیئے جاتے ہیں اُسوقت بھی پرتی ندھی سبھا سوچنا بھیجتی ہے۔ انکے علاوہ جتنے قربانی کے بکرے پھرتے ہیں۔ وہ سب درپردہ آریہ سماجوں میں نفاق کی آگ بھڑکاتے پھرتے ہیں۔ اُن سے خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ خفیہ خفیہ آریہ سماج کے اُودیش کو کھودتے کھودتے بالکل کھوکھلا کر دیں۔

لیکن یہاں ہم اس قسم کے دھرمی ویدیکوں کی کارروائی کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہاں مراد آباد آریہ سماج کے ادھکاریوں کی اس کارروائی کو بھی اطمینان کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔ جو انہوں نے ملازم کی مکاری کا پتہ لگانے میں کی۔ ہمیں ادھرموں کے لیا چاہیئں کو ثابت کرنے کیلئے بھی دھوکہ دینا روا نہیں رکھنا چاہیئے۔

کوئٹہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بلا اپیل کے

وید پرچار فنڈ کے لیئے ایک ہزار چالیس روپیہ نقد اور قریباً تین سو کے وعدہ ہونا جتلاتا ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ سماج ویدوں کے پرچار کی بڑی بھاری ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ مفصل حالات سالانہ جلسہ کوئٹہ آریہ سماج کے اسوقت شائع ہونگے جبکہ وہاں کے کوئی ادھکاری لکھ کر بھیجیں گے۔ لیکن یہاں اسقدر جتلانا ضروری ہے۔ کہ دیانند کالج کے ادھکاریوں کے اتیاچاروں سے تنگ آکر سوائے چھ سات ممبروں کے کوئٹہ سماج کے کسی ممبر نے کالج کو ایک حبہ نہیں دیا۔ اور ان چھ سات ممبروں میں اُداسی بدھومن سنگھ اور لالہ تلوک چند تو تن من دھن سے مانس پرچارکوں کے چیلے ہیں۔ اور باقی بیچارے انکے مکانے ہوئے روپیہ دینے کا اقرار کر بیٹھے تھے۔ لیکن اُتسو کے خاتمہ تک وے کالج کے ادھکاریوں کی کارروائی دیکھ کر اُن سے متنفر ہو چکے تھے۔ کالج کے لیئے صرف ایک ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا۔ جسمیں ۳۰۰ روپیہ تو فنڈ میں پہلے سے موجود تھا۔ سوائے اسکے ... اسوقت جمع ہوا۔ اور باقی رقم کالج کے منتری مہاشہ سماج سے ادھار لائے۔ تاکہ ایک ہزار پورا ہو۔ اور سمجھاتے ہیں کہ آئندہ دونوں چیلے مانگ کر یہ رقم سماج میں جمع کرادینگے۔ وید پرچار فنڈ کے لیئے ہنوز نقد روپیہ جمع ہو رہا تھا۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ جسوقت پنڈت لیکھرام اور پنڈت پورنانند جی نے بلوچستان کا دورا ختم کیا۔ اسوقت معلوم ہوگا۔ کہ قریب پانچسو روپیہ کے اور جمع ہو گیا۔ بلوچستان نے پنجاب کو ایک ایسا سبق سکھایا ہے جو انہیں بھولنا نہیں چاہیئے۔ ہم پنجاب کے آریہ سماجوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جن جن آریہ سماجوں نے اپنے سالانہ جلسے اب تک نہیں کیئے۔ وے ماہ ستمبر اور دیگر تعطیلوں میں اپنے جلسوں کی تاریخیں مقرر کر کے وید پرچار فنڈ

کے لیئے اپیل کریں - تاکہ ویدوں کے پرچار کا معقول انتظام بہت جلد ہو سکے -

---

دیانند سکول بورڈنگ ہوس کے ۳۰ بورڈروں نے پرنسپل کالج کے پاس درخواست دی کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ انکو تنگ کرتا ہے - اسپر وُنہیں سے دو نکالدیئے گئے - بہتیروں کو سزائے قید ملی - اور بہتوں کو جرمانے ہوئے - یہہ سب بورڈر ویدک دھرمی تھے - پرنسپل اور اُنکے مددگاروں کا آرگن بھارت سدھار ان واقعات کو قبول کرتا ہے - لیکن صرف اتنا کہتا ہے کہ کرم چند طالب علم اسلیئے نکالا گیا کہ پرنسپل کے ہاتھ سے بید چھیننے کے لیئے دوڑا تھا - اور کہتا ہے کہ اُسنے صرف انگریزی میں کچھہ الفاظ کہے تھے - جنکے معنی یہہ ہیں - "وہ صاحب ابھی بید کھانے کی عادت نہیں ہے" اب پرنسپل صاحب سے درخواست ہے کہ چیلوں سے مشتبہ باتیں نہ لکھایا کریں - بلکہ کل واقعات خود پبلک پر ظاہر کریں - کرم چند کا معاملہ خواہ کچھہ ہی ہو - لیکن دیگر بورڈروں کا کیا قصور تھا - پرنسپل کے اندھے پیرو کہتے ہیں کہ لڑکوں نے اکٹھے ہوکر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے برخلاف سازش کی تھی - اکٹھی عرضی دینا تو کوئی جرم نہیں - اور جو تحقیقات کہ سپرنٹنڈنٹ نے کرکے بھیجی تھی اسکے دیکھے بنا سزا دینا ظاہر کرتا ہے - کہ پرنسپل صاحب صرف موقعہ کے ہی منتظر تھے - ہم دیانند کالج کمیٹی کے پردھان سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر وے اب تک دل میں ویسے ہی اُسی طرح سُبرا ہیں جیسا کہ ہمارا خیال پہلے تھا تو وے اُن حکموں کا جو انہیں بورڈنگ سب کمیٹی میں دی گئی ہیں - کچھہ پرواہ نہ کریں - اور کل کاغذات متعلق اس کارروائی کے شایع کرا دیں - اور پبلک پر ظاہر کریں - کہ آیا وے اس کارروائی میں بورڈروں کا قصور سمجھتے ہیں یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کا - اور اگر آخر الذکر کا تو کیا ایسی حالت میں وے پرنسپل کو آئندہ کے لیئے تنبیہہ کرنے کے لیئے تیار ہونگے -

---

بورڈر بیچارے بید اور جرمانے کی سزا بھگت بورڈنگ سے بھاگے - لالہ تولارام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے پرُدان کو کوئٹہ میں سوچیت کیا - اور اُنکی ودیا کی رکشا پڑہائی کا انتظام کر دیا گیا - ابعارضی طور پر جنرل پوسٹ آفس کے نزدیک بالمقابل طرف ایک فراخ مکان میں ۱۷ بورڈر رہتے ہیں - چار اپنے سر پرستوں کے پاس گئے ہوئے ہیں - باقیوں کے چھوڑنے میں دقتیں ڈالی جاتی ہیں - ہم نے ان بورڈروں کو خود دیکھا اور کہہ سکتے ہیں کہ شاید ہی ایسے عمدہ چلن کے لڑکے کہیں ملسکیں - لالہ نکمند لال سپرنٹنڈنٹ بھی ان لڑکوں کو آدرش بورڈر مانتے تھے - اور انکو اُن لوگوں کے چلے جانے سے بڑا رنج ہوا - بورڈروں کی کہانی ایسی ہے جسکو سنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں - لیکن ہم صرف مختصر واقعات دیتے ہیں اور یہہ اسلیئے کہ ہم کسی کو بیجا جوش دلانا نہیں چاہتے ہیں امید ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے وید پرچار کے سلسلے میں ایک بورڈنگ ہوس بھی کھلیگا - جسمیں سکولوں اور کالجوں دونوں کے ودیارتھی داخل ہو سکیں گے - اس بورڈنگ میں ویدک دھرم کی شکشا کا معقول پربندھ ہوگا - تاکہ ودیارتھی گن جو دیش کے آئندہ سہارے ہیں ویدک رنگ ہوکر سنسار یدھ میں نت پر ہوں - قواعد تیار ہو رہے ہیں - سبھا میں پاس ہونے ہی ہدیہ ناظرین کیئے جائینگے -

---

کارسپانڈنس

ایڈیٹر ان تحریروں کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج راولپنڈی

ت - پ - ج - س - اوپ منتری راولپنڈی لکھتے ہیں کہ صدر آریہ سکول میں پڑہنا اور ہندی بھاشہ کے لیئے وقت اس ماہ سے دیا گیا ہے - اور لوگ اس تجویز سے نہایت خوش ہوئے ہیں - سکول کی سب کمیٹی نے بہ سبب آئیہ لالہ کنج بہاری لال جی پریذیڈنٹ خوب جانفشانی اور کوشش دکھا رہی ہے -

گزشتہ اتوار کو ہفتہ وار جلسہ میں معمولی کارروائی کے بعد لالہ ہردیال سنگھہ جی وائس پریذیڈنٹ سماج نے لکچر دیا - جسکا مضمون یہہ تھا - کہ جیسا پرمیشور کی بابت گیان ہوگا - ویسا ہی اُس سے آچرن ہیگا - لالہ صاحب نے مختلف مذاہب کے الیشوری گیان کا انمیں مقابلہ کیا - اور نہایت سادہ زبان میں لکچر کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا - چونکہ اکثر لوگ اس سماج کی حمایت میں ہیں - اس واسطے حاضری نہایت خاطر خواہ ہوتی ہے - تعداد ممبران دن بدن ترقی پر ہے - مندرجہ ذیل صاحبان نے اس سماج کی ممبری قبول فرمائی -

---

لالہ خوشحال چند جی مدہوک - کلرک کنٹرولرس آفس لکھتے ہیں - کہ

(۲) بھائی اُتم سنگھہ جی زرگر صدر بازار
(۳) بھائی بھاگ سنگھہ جی یارڈ فورمین مارتھ ویسٹرن ریلوے
(۴) بابو بال گوبند سنگھہ کلرک -
(۵) لالہ ہیراج جی ایجنٹ بابو موہن سنگھہ - صدر
(۶) بھائی ہرچیان سنگھہ جی (آریہ سبھا ایکٹ؟)

ممبر اول و دوم پہلے نا جائیز سماج میں تھے - وہ اس سماج میں داخل ہو گئے ہیں اور ماہ فروری سے چندہ ادا کریں گے -

کرنال

لالہ کرتا رام منتری آریہ سماج کرنال لکھتے ہیں۔ کہ ایک لڑکی لاوارثہ عمرہ ۱۴ سال قوم برہمن بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر عدالت ضلع کرنال سماج ہذا کو بنا بر روانگی یتیم خانہ آریہ سماج چھاونی فیروزپور عرصہ ایک ماہ کا ہوا ملی تھی۔ سنچالک یتیم خانہ نے قواعد کے برخلاف ۱۰ سال سے زائد عمر پانے پر اسکے لینے سے انکار کر دیا۔ اسلیئے بتاریخ ۱۶۔ جولائی ۱۸۹۹ء سماج ہذا نے اسکی شادی ہمراہ ایک ساماجک نوجوان برہمن سکنہ خاص ہوشیارپور کے کر دی۔ اور شادی پورن ویدک ریتی سے عمل میں آئی شہر میں عام لوگ اسی کارروائی کو پسند کرتے ہیں اور یہ بھی چرچا ہو رہا ہے کہ اب ایسا رواج چل جائے گا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

لالہ درگا پرشاد جی اور لالہ آتما رام جی نے پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ۱۴۔ جولائی کو گجرات کے آریہ سماج مندر میں دیش کی موجودہ حالت اور دھرم کی ضرورت پر لکچر دیئے۔ اسوقت دھرم سمبندھی پرشنوں کا جواب بھی دیا گیا۔

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ملتان شہر آریہ سماج میں ویاکھیان دیتے ہوئے کوئٹہ کے سالانہ جلسے میں شریک ہوئے۔ وہاں انہوں نے ۱۳ ویاکھیان دیئے جنمیں حاضری بہت ہی زیادہ ہوتی رہی۔ وہاں سے بولان ہوتے ہوئے پنڈت جی سبی اور شکارپور میں پرچار کریں گے۔ ادھر سکھر اور شاید بہاولپور ہوتے ہوئے مہرشی دیانند کے جیون چرتر کے حالات قلمبند کرنے کے لیئے ملتان شہر میں جا مقیم ہونگے۔

پنڈت پورنانند جی سکھر ہونے ہوئے سندھ دیش میں حیدرآباد کراچی وغیرہ پرچار کے لیئے جائینگے۔ وہاں کا دورہ ختم کر کے پنجاب دیش میں آوینگے۔

ویدپرچار فنڈ کے لیئے ہر ایک آریہ پرش ہمدردی ظاہر کر رہا ہے۔ کنیا مہا ودیالہ جالندھر کی تحریک پہلے سے موجود ہے۔ ان دونو تحریکوں کی موجودگی میں اگر آریہ پرش نت نئی تحریکیں شروع کرینگے۔ تو ان کو ناکامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔ کیونکہ ویدوں کے پرچار کا پربندھ جب تک نہیں ہو جاتا۔ اور دوسری طرف سے آدھا انگ جب تک درست نہیں ہوتا۔ تب تک اور کسی تحریک کا خیال کرنا گویا انتی کو راستے میں جواب دینا ہے۔

برہمچاری برہمانند جی گورداسپور کے ضلع میں پرچار کر کے کانگڑا اور بھاگسو ہوتے ہوئے پرچار کے لیئے چمبہ کو گئے ہیں۔ وہاں سے پنجاب میں پھر دورہ شروع کرینگے۔

ہمارے اُتساہی بھائی لالہ برج لعل صاحب ویدخزانچی آریہ سماج سیالکوٹ نے سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام ۴۲ روپیہ ارسال کیئے ہیں۔ جنمیں مبلغ ۳۷ روپیہ بحساب دسواں حصہ آمدنی از جولائی ۱۸۹۲ء لغایت جون ۱۸۹۳ء اور مبلغ ۵ روپیہ ویدپرچارک فنڈ کے ہیں۔ امید ہے کہ اور سماجیں بھی اسی طرح پرتی ندھی کے فنڈ کی مدد کریں گے۔

ساماجک خبریں

کوئٹہ آریہ سماج کا نیا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ پنڈت ہری کشن جی پردھان۔ لالہ صاحب دتا مل جی و لالہ گنیش داس جی ورما اپ پردھان۔ لوک چندہ رام ورما منتری۔ لالہ امیچند خزانچی۔ لالہ پیارے لال جی پستکادھیکش۔

ممبران

پنڈت دیوان چند جی۔ پنڈت فقیر چند جی۔ پنڈت لعل چند جی۔ ڈاکٹر بھگوانداس جی۔ بھائی ہیا سنگھ جی۔ لالہ فتح چند جی۔

گوردھن داس جنکی کرتوت کا خلاصہ مرادآباد آریہ سماج کے منتری کے خط سے معلوم ہوگا۔ پٹیالہ میں بھی اپنے کرتب دکھلا آئے ہیں انسے پرچارک اور پنڈتوں سے آریہ پبلک ہوشیار رہے۔

لالہ منشی رام نے لاہور آریہ مندر میں ۱۴۔ جولائی کی شام کو اپنی کوئٹہ کی یاترا سنائی۔ جس سے معلوم ہوا کہ ویدپرچار فنڈ کے لیئے ایک سو روپیہ بلا اپیل کے نقد جمع ہو گیا۔ اور قریباً ۳۰۰ کے اقرار تھے۔ جو وصول ہو رہے تھے۔ زیادہ چندہ جمع ہونیکی امید تھی۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ دیانند کالج کے لیئے صرف ایکہزار روپیہ نقد ہوا جسمیں بابا آتما فنڈ کا شامل تھا۔ باقی جو ۲۸ سو روپیہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ وہ زیادہ تر فہرستیں ہیں جو لالہ لاجپت رائے اور انکے چیلے نے سنائی تھیں۔ نیز صلح کی گفتگو کا بھی قصہ بیان کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ خود شرائط صلح لکھوا کر آگے منظور ہونے پر لالہ لعل چند جی منحرف ہو گئے۔ ۲۱ کی شام کو لالہ منشی رام نے اسجگہ لاہور کی طلباء کو

ایک ایڈریس دیا۔ جسمیں اُنکے دستور العمل درست کرنے کے لیئے اُن سے اپیل کی۔ اسی ضمن میں کنیا مہاودیالہ جالندھر کی مدد کیلیئے بھی اُنسے درخواست بھی۔ جبیر دیانند کالج بورڈنگ کے ایک طالب علم نے کچھہ پرشن کیئے۔ اُنکا اُتر دیا گیا۔ پرشن میں وہی دلیلیں تھیں۔ جو کلچرڈ پیشن کیا کرتے ہیں۔ یہہ بے محل پرشن جتلا رہے تھے۔ کہ ہمارے انوکھے کلچرڈ اسبات میں دکھ دینے کے لیئے ہر ایک ناجایز وسیلہ اختیار کرنے کو تیار ہیں۔

لاہور میں لالہ درگا پرشاد جی نے اپنی ذمہداری پر ایک ہائی سکول موسوم بہ دیانند ہائی سکول کہولا ہے۔ ۲۲ ایتوار کو اسکا افتتاحی جلسہ سماج مندر میں بتعاون جل اینڈ ملٹری گزٹ بڑے زور و شور سے ہوا۔ ہزارہا لوگ جمع تھے سنا جاتا ہے۔ کہ دو ہزار روپیہ کے قریب چندہ بھی اسموقعہ پر لکھا گیا۔ جب تک ویدک تعلیم کا ویسا خاطرخواہ بندوبست نہ ہوسکے۔ جسکے لیئے کہ زور دیا جاتا رہا ہے۔ تب تک خواہ پچاس ہائی سکول کھل جاویں۔ ہماری رائے میں اُس کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔ جو اسوقت محسوس ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ لالہ درگا پرشاد جی نے آریہ سماج لاہور سے اس سکول کے لیئے آریہ مندر ۵ روپیہ ماہوار پر کرایہ لیا ہے۔ لالہ درگا پرشاد جی کے سکول کہولنے سے البتہ وہ لڑکے خوش ہونگے جنہیں دیانند اینگلو ویدک سکول میں تکلیفیں بھگتنی پڑتی ہیں۔ لیکن جب تک کہ ایک انسٹیٹیوشن ویدک تعلیم کا حسب ہدایت مہرشی دیانند انتظام نہیں کرسکتا۔ آریہ سماج کی پوری ہمدردی کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

۲۲ جولائی سنہ ۰۶ کو بمقام رانچی علاقہ چھوٹا ناگپور بابو بالکرشن سہائے صاحب کی کوششوں سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔

تازہ خبریں

مانس پرچارکوں کے گورو سوامی اچیتانند جی مہاتما آجکل جموں میں ہیں۔ مہاراجہ صاحب نے مانس کھنڈن پر لکچر دینے کو حکم دیا۔ پہلے سویکار کیا۔ پھر مانس پرچارکوں کے ڈر کے مارے ٹال مٹول کر رہے ہیں۔

سردار ہردیال سنگھ صاحب دیوان ریاست جودہ پور کا اپنے وطن کوٹ ضلع کانگڑا میں دیہانت ہوگیا۔ اُنکے ایک ٹھاکر جنکو اُنہوں نے پرورش کیا تھا۔ سردار صاحب کی بہت کچھہ تعریف لکھہ کر بھیجتے ہیں۔ اُنکی ملن پروشی منہ باد دیتے ہیں۔ سردار صاحب کے فرزند مسٹر رودوال بیرسٹر جودہ پور میں ملازم ہیں۔

مسٹر اگنی ہوتری کے چیلوں نے چوٹی اور جنیو پھر رکھہ لیا۔ معلوم نہیں کس کس مرحلے سے ابھی انہیں گزرنا باقی ہے۔

ہمیں سنکر افسوس ہوا کہ کماری ڈاکٹر پریدیوی سخت بیمار ہیں۔ افسوس کہ پرارتھنا کی اصلیت نہ سمجھنے کا یہہ نتیجہ ہوا سچی پرارتھنا رونے اور بیچا جوش پیدا کرنے سے کوسوں دور رہتی ہے۔

اشتہارات

اشتہار

(۲)

(۴) ایک معزز شریف برہمن بستو کیبر کے ہاں ایک کنیا عمر ۵ سال ہے۔ جسکے لیئے بر کی ضرورت ہے۔ کنیا ہندی لکھہ پڑہ سکتی ہے۔ درخواست کنندہ برہمن ہو اور امورات ذیل کا مفصل پتہ لکھہ کر پاس منت لچھمنداس بمقام جلال پور جٹاں ضلع گوجرات بھیجے (۱) نام۔ عمر۔ ذات۔ بنسوشت (۲) تعلیم کہاں تک اور کونسا امتحان پاس کیا ہے (۳) والدین کے نام اور وجود کی و پیشہ کا مفصل حال (۴) کنوارا یا رنڈوا اگر رنڈوا ہو تو کیا اسکے کوئی اولاد رکھتا ہے۔ اور کب رنڈوا ہوا (۵) روزگار اور آمدنی ماہواری۔ اگر درخواست دہندہ طالب علم ہو تو اُنکا آئندہ ارادہ کیا ہے۔ (۶) مذہبی خیالات کیا ہیں۔

(**نوٹ**) منشی جہیز دینی کا عادتاً استعمال کرنے والا درخواست نہ کرے۔ المشتہر لچھمنداس جلالپور جٹاں۔

نوٹس

ایک صاحب قوم سے کھتری چوپڑہ ہیں زمیندار ایک موضع کے ہیں اور جایداد وغیرہ بہت رکھتے ہیں۔ خوش گزران ہیں۔ کسی ایسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جسکی عمر ۲۰ سال سے زیادہ نہو۔ ذات چوپڑہ نہووے۔ کوئی بیماری نہووے اور کوئی لڑکا بھی نہووے۔ جن صاحب کو منظور ہووے بابو بھگوتی پرشاد ممبر آریہ سماج وڈالہ ضلع گوجرانوالہ سے خط و کتابت کرے۔

ضروری اشتہار

ایک سُشیلا تندرست پندرہ سالہ آریہ کنیا کے لیئے جو کہ سینے پرونے طلادوزی اور خانگی کام کرنے میں چالاک اور ہوشیار ہے۔ گو فی الحال لکھنا پڑھنا نہیں جانتی۔ (مگر کہانی سے سیکھہ سکیگی) ایک نیک چلن آریہ یا آریہ خیالات والے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر اٹھارہ سے اوپر اور تیس سال سے نیچے ہو۔ بر کی آمدنی اتنی ضرور ہونی چاہیئے۔ جس سے وہ کافی طور سے گزران کر سکے۔ مطلوبہ بر برہمنوں کی جوڑ

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بہتر کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

تیرہ ہیں ہاتھی روز مشتریاں باشان کچھ بہت سے بیرون کیا جاتا ہے۔ اسمیں علم و مختلف خیالات کے عالمانہ اخذ و تحقیق جو متبرت پولیٹیکل سوشیل اور لٹریری مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت عجیب اور باانداز لطائف و ظرائف تحریر کی جو ہر صفحہ پر نصیحتیں اور سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں جمع ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت نالوں خجستہ صاحب بہادر مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں باہر والوں سے مع محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ آٹھ آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ درما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ بھولے بھالے ہندوؤں کو عیسائی ہونا اور اُن کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے
اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جن سے عیسائی مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں۔ بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رد سے نیوگ نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا عقائد [illegible] سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ [illegible]۔ [illegible]۔ کنیر۔ رومن کیتھلک۔ یونی ٹیرین۔ [illegible]۔ سینٹ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ نحمیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ لعد ہی توم کچھ مسائل اہل ہنود پر تاثیر الفاظ میں ادا کئے ہیں یہ اکیسواں صفحہ یعنی ۱۰ جزو کی کتاب عمدہ و سفید کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کیساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے باوجود ایسی عمدہ و سفید کتاب کے قیمت صرف ۸/

محصول ڈاک اسکے بذمہ خریدار ہے پہلی بار خرچ ہو گئے بعض جلد سے زیادہ خریدنے پر بہت تعداد ہی کمیشن بخش صاحبوں کو خریداری منظور ہو۔ جلد خرید فرما دیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر نہ ملیگا۔ المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود یکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی قیمت ہوتی ہے مگر روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے یا اچھی طرح نہیں ہوتا اور اکثر یہ بھی پیش آتی ہے کہ گو شاید تھر بنایا ہو دوبارہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر کو اثر نہیں پہنچتا جسکے سبب کئی مرتبہ ہوتا ہے۔ ان نقصوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ... اور عمدگی یہ کیفیت ہے کہ جلتے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے۔ تو نقل کا نتیجہ ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسکی خوبی کی اُنہے تعریف کی۔ منشی ... صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کو دلور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی چاہئے جیسی کہ تجربہ کیگئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔ المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ۔

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع تصاویر و باغ لگانے اور اُن کی حفاظت کرنے۔ چمن اور رستہ وغیرہ تیار کرنیکے قواعد و تراکیب تجزیہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فرو گذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام بلندی پیدائش ملک مسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس کے نہایت عمدہ طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و بہتر والیتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف مع تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت
(۵) پھول کے میانے درخت
(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت
(۸) خوشنما درخت

---

(۹) خوشنما چھوٹے درخت
(۱۰) گملے کے درخت
(۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجوردار درخت
(۱۳) درختان نادر
(۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ
(۱۶) انتظام و ترکیب باغبانی
(۱۷) نوٹ منتخبات

المشتہر کشن سروپ درما منصرم مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب خریداری اخبار انیس ہند بذریعہ منیجر کے اسکی سالانہ قیمت بلغ عہ پیشگی بھیجوائیں گے۔ اُن کو ایک جیب گھڑی بنام سملاکس بلا قیمت چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہو مفت نذر کیجائیگی۔ المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام — جو شخص ثابت کر دیوے کہ اسکو ہمارے میمیرے کے سرمے سے بجائے فائدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ اُسکو تین سو روپیہ دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے — انعام

میمیرے کا سرمہ

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری ستر اور خالص میمیرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض دل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ یہہ سرمہ یکساں سفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور میمیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میمیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر محمد فقیر ہدایت اللہ ولد علیم الدین مقام ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

چند صاحبان کے نام معہ پتہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے میمیرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر سرجری میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوش ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر سردار ... صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۲۸ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر خصوصی جناب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید جعفر شاہ صاحب شفاخانہ کمسریٹ مقام عدن ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ مقام نرسنگھ پور ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادہم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام کلیرہ ریاست بہاولپور

جناب حکیم اسمٰعیل خان صاحب پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ مقام ... احاطہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الحی صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ... عراق ...

جناب دیوان لدھو داس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خان صاحب بہادر ڈپٹی ... ممبر کونسل کشمیر

جناب مسٹر ... راجو صاحب بہادر مقام ...

جناب مسٹر ... صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام بمبئی۔

پانچ ہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص میمیرے کی سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کیلیئے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۱۲ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔ بقلم نظام اللہ

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مِتر بہاؤ سے برتیں" "الیشوریہ نیَم کا پالن"

اوُدیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا (۲) شاریرک آتمک سماجک انتی کے متعلق مضامین خاص شایع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا اظہار

اخبار

ستدھرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے

نیَم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک للعہ بلا محصول ۲ طالب علموں سے سالانہ معہ محصول ۲ بلا محصول ۱ (۲) کار پردازوں کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر ۲ کالم اخبار زیادہ دیر کے لئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

وید پرچارک

اس نام کا ایک ماسک پرچہ جس میں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے۔ وید پرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ

وید پرچارک پریس جگراؤں کے بکاؤ پستکیں

شٹ پوران بھاکھا دوہا چوپائی ۵ ۔ بھرتری شتک بھاکھا سنسکرت ٹیکا مول شتک ایک پیسہ نگھو کودی بھاکھا ٹیکا پورو آردھ ۹ ر سانکھ تت کودی بھاکھا ٹیکا ۸ ر چانک نیتی بھاکھا ٹیکا ۹ ر پرارتھنا پستک مصنفہ لالہ دیوراج ۲ ر راماین ۱ ۶ ر انتیور ۶ چار ۶ پٔ شرادھ ویچار ۶ پٔ پریم ساگر انگریزی میں چھپا ہوا قیمت ۱۲ مجلد ۱۲

سنسکرت پستکیں

سام وید سنگھتا سوسہت ۱۲ یجروید سنگھتا سوسہت ۱۲ ایشادی دس اپنشد ۱۲ ۔ انتری انگرا ہارت یم لشنو اوشنا کی چھ سمرتی ۱۰ ر بیاس سمرتی ۱۲ ر آپستمبہ اوپنشد سنسکرت ٹیکا سہت ۱۲ ر نیائے درشن باتسیاین منی کرت بھاشیہ ۱۲ ۔ نیائے سوتر برتی وشوناتھ پنچانن کرت ۱۲ ۔ سانکھیہ پرچن بھاشیہ ۱۲ سانکھیہ سوتر برتی ۱۰ ر شاریرک سوتر برتی ۱۲ یوگ درشن بیاس بھاشیہ ۱۲ ر کہنٹ شاستر مول ۱۲ ۔ شستر دیدک ۱۲

ویاکرن پستکیں

پاتنجل مہا بھاشیہ کیئٹ کرت ویا کھیا سہت ۱۲ کاشکا اشٹادھیائی کی برتی ۱۲ کاتیاین سوتر پوربارده ۱۲ ر گوبھیہ برہمن ۱۲ ۔

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ اور سستے نرخ سے ہو سکتی ہے۔ بلا توقف بھیج دیجئے جلد چھپکر پہونچینگے۔ منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ کے نام خط و کتابت کریں۔

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

درن بیوستھا ردو قیمت ۲ ر استری شدھار قیمت ۱ ر پرواریں آنند قیمت ۲ پٔ شاستر جنگ گیانہ ۲ ر جیون چرتر جگت پورن قیمت ۱ ر جیون چرتر حقیقت قیمت ۱ ر پرارتھنا پستک اردو ۔ ر ناگری ۱ ر ایک دردناک نظارہ قیمت ۔ ر ستری کی پرارتھنا اپنے پتا سے قیمت ۔ ر منس نشیدھ بار اول بجواب سلسلہ مانس پرچار نمبر ۱ ایضاً بار دوم قیمت ۱ ر رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات بابو دی ٹی ویس قیمت ۱ ر آریہ سماج میں شانتی سیوا کا اصلی راز قیمت امرت برشا قیمت ۔ ر ویراگ بھجاولی قیمت ۔ ر بھجن آنند قیمت ۔ ر راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ سماج کو تاریخ نہیں ایک کا لیکھ اعتراضوں کا جواب قیمت فیصلہ ۱ ر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible] نونہال	یہ سراج الاثیر صلبی اطفال کے لیے جوکہ ترد دجنات وسکرات طفولیت کی بیماریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی ۸
[illegible]	اسکے استعمال سے بال گھنے اُگتے فایدہ ہوتا ہے چھوٹا تھیلی دو ہفتہ - قیمت چار آنہ
سفوف [illegible]	ہر گھنٹہ میں درد ریم - جلن - بار بار حاجت کو دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ -
[illegible]	دل یا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام - درد سر - بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے - فی شیشی ۸
[illegible]	دانتوں کو ہلنے - کیڑا لگنے - بدبو گوشت خوره مسوڑوں کی خرابیاں - ساخت مضبوط ہوتے ہیں قیمت ۲ تولہ ۸
[illegible]	مقوی بصر - حافظ بینائی - غبار - خارش - سرخی جالا - روشنی کی برقرار رکھتی ہے ۔
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا تشنگی - لاغری بیچینی - درد کمر خرابی جگر پیدا ہوتی ہے - کالی کو پیدا ہونیسے روکتا ہے فی تولہ
[illegible]	نفخ شکم - قراقر - ورم جگر - یرقان - دل کا دھڑکنا - خرابی گردہ - صعد ریاح کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن ۸
[illegible]	سوزش درد - جریان خون ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے - قیمت ۔ ۔ ۔ دو روپیہ ۸
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف سرچشمہ چھوٹا سکتا ہے قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	زخم کہنہ - ناسور - خنازیر - بھگندر - زخم میں کیڑا پڑنے ایام حل خنزیر جیسے مضبوط کو دفع کرتا ہے ۲ تولہ ۸
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ - نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ باندھنے کی ضرورت نہیں - قیمت ۸
معجون	دائمی بخار - درد سر قبض بیچینی - اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں - درست کر کے لطف دکھاتا ہے فی تولہ ۸

کثیر الوقوع امراض کی بہت سی اسباب پیدائش سنا کرتے

دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو - ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے - رسالہ دافع آتشک سوزاک بمع علاج لاہیرہ رسالہ حفظ طبع چہارم ۱۲ الحمد ابن المسکرات ورسالہ قیافہ ہر مطبوعہ ۹

المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور جو ہپورہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا - اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا - لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے - جو یعنی ہاتھ گرنے سے اسمیں کوئی خرابی آ گئی ہو نسل میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے - طلاء فی شیشی تین روپیہ - گولی فی شیشی ۸۰ عدد ۸

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ ہیضہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے - سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے - اسکا کل حال شیشی کیساتھ کا غذ میں لکھا ہے - ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے ہیضہ کے درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی ۸

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بڑے امتحان ہم نے بھی بد ہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدھالیہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نمبر کو مد نظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشدھالیہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دکھا پن دیا ہے - جو صاحب اپنا حال لکھ کر ادویات منگا کر دیوانی بیمارجات سے کرنا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک مدت کی بیماری کی اچھا کرنے والی ہیں

کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے - نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ہے کس نہ گوید کہ دوغ من ترش ست - دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈال کر منہ نہ پھیریے -

بھان سسی انجن - یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیا بند - جلن - خارش پڑبال - زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ۸ سیاہ ۱۲

کوشٹ بل ودھی رس - یہ معجون قوت باہ و دور امراض ذیل کے لیے از بس مفید ہے - جریان منی - احتلام - نامردی نسیان کمزوری دماغ سستی سستیوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے سرچ کو اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں - قیمت فی پکیٹ ۸

ضعف جگر یہ بہتر طبیہ دوائی ضعف جگر کو جسمیں دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا - ٹانگوں کا سو جانا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں - ۱۰ - ۱۲ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی پکیٹ دو روپیہ **ناروا کی دوا** ۱۲ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے - ناسور خواہ کسی قدر پرانا ہو - قیمت فی بکس ۸ - **سوزاک کی دوا** سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو - ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبی ۱۲ - **سوزاک آتشک کی دوا** - جو اکٹھا ہو - اسکے لیے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے - فی ڈبی ۸ - **آتشک کی گولیاں** اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا - آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں - فی ڈبی ۸ - **پسا صدر** میں چورن ضعف ہاضمہ ترش آروغ - امتلاء معدہ ہیضہ - درد شکم نفخ شکم - خوراک تھوڑی کھانا - ہر ایک ڈبی کافی ہے فی ڈبی ۸ **لف کی گولیاں** ایک ماہ میں کامل آرام دینے والی فی بکس ۸ - **قوبا کی دوا** ایک ہی ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے - فی بکس ۸ - درخواستیں پتہ ذیل پر آویں -

المشتہر شیلل آریہ اوشدھالیہ بٹالہ ضلع گورداسپور

نمبر ۱۷ | مطبوعہ ۱۲ ساون سنہ ۱۹۸۱ بکرمی مطابق ۳۔ اگست سنہ ۱۹۲۴ء روز جمعہ | جلد ۶

ستھرم پرچارک

کوئٹہ کی دھرم یاترا

سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک نمبر ۱۶ جلد ۶ سنہ ۱۹۲۴ء

سکھر کی کہانی میں سندھیوں کی سیر کی عادت کا بیان کرنا میں بھول گیا تھا۔ ہم نے گشت کرتے ہوئے ایک جگہ درختوں کے سایہ کے نیچے چند سندھی مردوں اور عورتوں کو جمع دیکھا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ قوم عموماً سیر کی عادی ہے لیکن خیرا لی ایسی سیر منڈلی میں ایک ہی معلوم ہوئی۔ یعنی مرد اور عورت دونوں شراب پیتے ہیں۔ مانس اور مدرا کا استعمال جہاں دوسرے نواح کی ہندو کی عورتوں میں کم از کم بہت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ وہاں ان میں ایک لازمی عادت بن چکی ہے۔ اسی سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ سندھ دیش میں آریہ سماج کو بہانک پرشار تھ کرنا ابھی باقی ہے۔ میری رائے میں بلحاظ ضرورت کے یہاں بہت ہی کم کام آریہ سماج کی طرف سے کیا گیا ہے۔ سکھر میں ایک سفید قسم کا پتھر نکلتا ہے جو عموماً ریلوے لائن پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اسکے شاید پتھر کا چونا بھی یہیں سے بنکر باہر جاتا ہے۔ روہڑی اور سکھر کے درمیان دو دُخانی جہاز بھی ہر وقت چلتے رہتے ہیں۔ جنپر بیٹھ مسافر سندھ ساگر سے پار ہوتے ہیں۔ کشتیاں بھی اسجگہ سندھ کو متاثر حال مضبوط بنائی جاتی ہیں۔ سکھر سے لوکل ٹرین میں ۶ بجے بیٹھکر میں رک جنکشن کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں کے ریلوے سٹیشن پر تین چار آریہ بھائی آؤبھگت کے لیئے موجود تھے۔ جو ہمیں فوراً ایک کھلی جگہہ میں لیگئے۔ یہ سٹیشن کسی بڑے قصبہ یا گاؤں کے پاس واقعہ نہیں ہے۔ جسقدر آبادی ہے۔ ریلوے ملازمین کی ہے۔ شوچ آدی سے فارغ ہو کر ہمیں نے پنڈت لیکھہ رام جی کیساتھ ایشور اوپاسنا کی۔ اسکے بعد آریہ بھائیوں نے ہمارا بڑے پریم سے ستکار کیا۔ یہاں کے سماجک بھائیوں میں ایک سندھی صاحب بھی شامل تھے جنکا نام شاید بابو آیا رام ہے۔ ایک بھائی نے اپنے دفتر کے کمرے میں سے ½ حصہ آریہ سماج کے لیئے نکالا ہوا ہے۔ اُنہیں ہر وقت فرش رہتا ہے۔ اور ایک چوکی پر ستیارتھ پرکاش اور بھجن پُستک وغیرہ موجود رہتی ہیں۔ ہر روز شام کو یہ بھائی جنگل میں منگل کرتے ہیں یعنی بڑے پریم سے ہری کیرتن اکٹھے ہو کر کرتے ہیں۔ آج روز بھی حسب دستور ہری کیرتن کے لیئے ہم سب کو آشرن دیا۔ پہلے اُس کمرے کے بالمقابل جہاں انجنیر کی گاڑی کھڑی ہونیکے باعث شک تھا کہ کہیں اسرو ذنت نیم کو جواب نہ دینا پڑے مجھے شرم سے کہنا پڑتا ہے کہ ہلوگوں میں سے بھی رک والے بھائیوں کو بعض نے پہلے بھی صلاح دی۔ کہ ایک دن بھجن نہ ہو سکے۔ تو نہ سہی۔ لیکن پرشارتھ اور پریم کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ٹھہر سکتی۔ انجنیر صاحب کی اجازت بھی ملگئی۔ اور ہم سب اُن بھائیوں کی نت اوپاسنا میں شریک ہوئے ہیں نے اس پریم اور مدھرتا سے ہری کیرتن پہلے کم سنا تھا۔ مجھے زیادہ فخر اس بات کا ہے۔ کہ بھجنوں کے لیڈر ایک ہمارے جالندھری بھائی تھے جو آنجہانی لالہ (ایم) ہیں۔ بھجنوں کا کم از کم مجھہ پر تو بڑا اثر پڑا۔ بھجنوں کے خاتمہ پر میں نے ایشور پرارتھنا کے ضمن میں ایک مختصر سا اپدیش دیا۔ بھجنوں کے دوران میں ہی رائے لبدھا رام جی بھی ہم میں شامل ہو گئے تھے۔ اس کے بعد سب بھائیوں نے ملکر پریتی پوربک بھوجن کیا۔ ریل سکھر سے ۱½ بجے رک پہونچنی چاہیئے تھی۔ لیکن اسرو ذ دیر ہو گئی سب بھائی لائن کے اوپر والے پل پر گرمی کی شدت اور مچھروں سے بچنے کے لیئے ٹہلنے لگے۔ اُس وقت بھی دو ایک بھائیوں نے دھرم سمبندھی پرشن کیئے۔ سب بھائی ہمارے ساتھ ہی ایک بجے تک جاگتے رہے۔ پھر ٹرین آئی۔ ہم سب بیٹھے نمستے نمستے کی آواز بلند ہوئی۔ اور ریل چیخ کر چلدی یہاں سے پانی بھر کر صراحیوں میں پھر رکھ لیا گیا تھا۔ کیونکہ راستے کی تعریف ہم پہلے سے ہی سُن چکے تھے۔ رات کو نیند بھی آگئی۔ کیونکہ یہہ رات بارش ہو جانے کے باعث کسی قدر ٹھنڈی تھی۔ ورنہ اس طرف اسقدر گرمی پڑتی ہے کہ صرف ایک ہی ٹرین آتی جاتی ہے۔ جو ہمیشہ رک سے سبی تک رات کے وقت سفر کرتی ہے رات کو تو کسی ہوش بھی نہ تھی جنگل میں سے گذر ہوتا ہو یا بستی سے۔ البتہ جب آنکھ کھلی تو مہتری کا سٹیشن نظر پڑا۔ ریلوے گائیڈ میں نظر ڈالی۔ معلوم ہوا کہ سبی اگلا سٹیشن رہ گیا ہے۔ دونوں طرف دیکھا تو سنسان ریگستان کہیں کہیں درخت کا نام۔ لیکن بستی کے کوسوں تک آثار نہیں۔ یقیناً حیران ہوئی کہ بھارت کو ایک

ٹنگ سمجھیں یا ملکوں کا مجموعہ۔ کتابوں میں تو
پڑھا ہی تھا۔ کہ ہندوستان کو ایک براعظم کہنا
چاہیئے۔ بمبئی اور بنگال کے سفروں میں اسکو
کسی قدر محسوس بھی کیا تھا کسی قدر اس لیئے
کہ انگریزی تہذیب نے مدراس اور کلکتہ۔ بمبئی
اور پریاگ میں بہت کم فرق چھوڑا ہے لیکن
یہاں کی جڑ اور چیتن دونو پرکار کی سرشٹی
ہم سے نرالی دکھائی دے رہی تھی۔ اس جگہ
وِدوانوں (عالموں) کی اس رائے کا گہرا
معلوم ہوا۔ کہ ہندوستان ایک براعظم ملکوں
کا مجموعہ ہے۔ ایسی ہی باتوں پر وچار کرتے کرتے
سبی کا اسٹیشن آن پہونچا۔ آریہ بھائی ملنے
آئے۔ پریم سے نمستے کہہ کر بارتالاپ شروع ہوئی
میں نے اسجگہ ارادہ کیا کہ سنان کر لوں۔ لیکن
پمپ کا منہ کھولتے ہی پانی ایسا گرم معلوم ہوا
کہ گویا ترکی حمام کا دروازہ ہے۔ گرمی سے
گھبرایا ہوا انسان جب غوطہ لگانا چاہے اور
اسکا سر کھولتے ہوئے پانی میں جا پڑے۔ تو میرے
ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اسکی کیا حالت
ہوتی ہوگی میں نے صرف پنچ اشنان کو ہی
یہاں غنیمت سمجھا۔ آریہ بھائیوں کی طرف سے دودھ
وغیرہ کا انتظام یہاں سے ہی شروع ہو گیا تھا
راستہ میں کوئی ہی ایسا بدبخت ریلوے اسٹیشن
ہوگا۔ جہاں ہم سب کے لیئے کچھ نہ کچھ سامان موجود
نہ تھا۔ دکی۔ تک دودھ وغیرہ اور سبزی سے
آگے گرما گرم رسوئی عموماً سٹیشنوں پہ طیار ملتی
رہی۔ سبی سے چلکر ریل میں ہی سندھیا کی۔
سبزی کے اسٹیشن پر سرد پانی ملا سنان بھی
کر ہی لیا۔ پنڈت لیکھرام جی نے بھی میری بڑی خاطر
کی۔ پھر بڑے آنند سے بھوجن کیئے۔ مارگ
میں مہتہ گیان چند جی۔ سردار اندر سنگھ اور دیگر

بھائی ملے۔ کہوسٹ میں لالہ لعل چند اور لالہ
ایشور داس جی اتر پڑے۔ وہاں بھی آریہ
سماج ہے۔ کہاں تک لکھتا جاؤں۔
جس سٹیشن پر ایک ہی آریہ بھائی تھے۔ وہ
بھی پریم سے ملے۔ اس طرف ریلوے اسٹیشنوں
پر پنجابیوں کا زور ہے۔ سوائے دو چار سندھیوں
کے سب پنجابی ہی پنجابی نظر آئے۔ بوستان میں
ایک جالندھری مسلمان پولیس میں ملا۔ جسنے
میری بڑی خاطر کی۔ انسانوں کو دیکھہ کر تو بعض
وقت دھوکھہ ہوتا تھا۔ کہ پنجاب میں پھر رہے
ہیں۔ لیکن سرحد کے خشک پہاڑ اور ریگستان
اوسکا فوراً اس خیال کی درستی کر دیتے تھے سبی
سے آگے چلکر صرف ایک ہی دریا راستہ میں ملتا ہے
لیکن پہاڑوں کی دراڑوں میں ہو کر دریا ناگن
کی طرح اس قسم کے نازک بل کھاکر بہتا ہے۔ کہ
ریل کی سڑک کے لیئے اسی دریا پر چھ مختلف پل
باندھنے کی ضرورت ہوئی۔ پہاڑوں کے نشیب و فراز
طے کرتے ہوئے ریل اس طرح چلی جس طرح
کالا ناگ پیچ در پیچ کھاتا ہوا پیٹ کے بل چلتا
ہے۔ منش کی بدھی کی جے اسجگہ پورے طور پر
انوبھو ہوئی۔ کہوسٹ سے آگے چلکر درگئی کا ریلوے
سٹیشن ہے۔ وہاں سے کہڈ کے دوسرے پار
ایک عجیب نظارا دکھائی دیا۔ کہڈ دو پہاڑوں کے
میں سے شور کرتی ہوئی گزر رہی ہے۔ اور ایک
پل جو درگی سے معمولی اونچائی کا معلوم دیتا
تھا۔ دونوں پہاڑوں کو جوڑ رہا ہے۔ ادہر کے
پہاڑ کے اونچائی میں ایک چھوٹے سے گھونسلے
کا دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ اور کہیں کہیں ساری
دہار میں اوپر سے چھوٹے چھوٹے چھید کیئے
ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ مجھے بتلایا گیا۔ کہ یہ
چھید ٹنل tunnel زمین دوز

راستے کا نشان دے رہے ہیں۔ اور روشندان
کا کام دیتے ہیں۔ بہت سی پہاڑی کندراؤں
میں سے گزر چکا ہوں۔ لیکن یہہ ایک عجیب
ہی نظارا تھا۔ ریل ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی
چلی۔ آن کی آن میں ٹنل کا بڑا بھاری دروازہ
دکھائی دیا۔ ریل اندر چلی۔ جو چھید معمولی معلوم
ہوتے تھے۔ وے بڑے بھاری روشندان دکھائی
دیئے۔ جسے گھونسلے کا دروازہ سمجھے تھے وہ بڑا
بھاری ٹنل کا دوسرا دروازہ ثابت ہوا جس
پل کو معمولی سمجھے تھے۔ اسپر سے گزرتے ہوئے
سر میں چکر آنے لگے۔ پل پر سے گزرتے ہی دوسرے
اسی قسم کے ٹنل کے اندر ریل کا انجن چلدیا۔ اور
پندرہ منٹ میں دو پہاڑوں کو چیر کر ہم دوسری
طرف جا پہونچے۔ یونتو پہاڑی سڑک میں قدم
قدم پر انجنیئروں کی دانائی کے ثبوت ملتے تھے
لیکن کچھہ ریلوے سٹیشن کے نزدیک پہونچکر
ایک عجیب نظارا دکھائی دیا۔ پہاڑ کی اونچائی
پر گاڑی کو پہنچانا منظور تھا۔ لیکن دفعتاً زیادہ
اونچائی پر چڑھنا مشکل نظر آیا۔ انجنیئر نے نیچائی کی طرف
ایک ٹنل بنایا۔ ٹنل کے اوپر سے ہو کر ریل کی
سڑک چکر کاٹتی ہوئی ایک دائرہ باندھ کر ٹنل
کے نیچے سے آن گزرتی ہے۔ اسمیں دانائی یہ
ہے کہ کوئٹہ سے واپس آتے ہوئے پہلے کسی
قدر اونچائی پر گاڑی جاتی ہے۔ پھر دفعتاً
بڑی بھاری اترائی ہے جس میں گاڑی کو
آپ سے آپ بڑا بھاری دھکا لگ کر تیزی سے بڑھ
لگتی جو گنی ہو جاتی ہے۔ پھر ایک دم سے گاڑی
چڑھائی پر ہو کر ٹنل پر سے گزر جاتی ہے۔ اسجگہ
کا نام کارک سکرو (پیچکش) ہے۔ اور درحقیقت
اسکی شکل پیچکش کے اوپر کے حصے کی طرح کی ہے
قدرت کا کوئی بھی نظارا میرے لیئے خالی از لطف

زہبا ستان خشک پہاڑ اور پرندوں کا عدم وجود بھی میرے لیئے ایک خاص دلچسپی کا باعث تھی۔ رفتہ رفتہ پانی بھی ٹھنڈا ملنے لگا موسم بھی یک لخت بدلا ہوا نظر پڑا۔ کسی قدر سردی ہونے لگی۔ کوٹ اور واسکٹ کی ضرورت پڑی۔ سات بجے سے پہلے بوستان میں ڈاکٹر سیتلا رام جی کو ملکر گذر چکے تھے۔ اب کوئٹہ نزدیک آن پہونچا۔ جسکا نشان سبز درختوں کے باغ دے رہے تھے زرد آلو اور انار آڑو اور بادام غرضیکہ ہر طرح کے میوہ جات کے درخت اور انگوروں کی ٹٹیاں نظر آنے لگیں۔ آبادی کے بھی نشان ملنے لگے۔ ریل ٹھیک وقت پر ریلوے سٹیشن کوئٹہ کے پلیٹ فارم پر جا ٹھہری۔ آریہ بھائیوں کا ہجوم تھا۔ پنڈت پورنانند جی بھی موجود تھے بڑے پریم سے بھائی نے بھائی سے ملاقات کی۔ گاڑیوں پر سوار ہونے لگے۔ پنڈت ہری کرشن جی بی اے پردھان بھی آن پہونچے اوتارے کی جگہیں بڑی فراخ اور شہر کے نزدیک قریباً نئے مکان تھے۔ دوسرے ہی دن سیشن میں ایک بدھوا بواہ کرانے کے لیئے تیاری تھی۔ لیکن افسوس کہ سفر کی تکاوٹ نے ہم میں سے کسی کو بھی اس نیک کام میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی۔ یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے کوئٹہ نواسی بھائیوں کا انکی اتہتی ستکار کے لیئے ایک ہی مرتبہ شکریہ ادا کر دوں۔ کھانے پینے اور رہائش کا انتظام بڑا اعلیٰ تھا ضرورت سے زیادہ ہر ایک چیز موجود رہتی ہے۔ لیکن سب سے بڑھکر انکا پریم بھرا برتاؤ تھا۔ جسنے باہر سے گئے ہوئے بھائیوں کو موہت کر لیا تھا

۱۰۔ جولائی کی شام کو میں کوئٹہ میں پہونچا۔
۱۷۔ جولائی کی صبح کو وہاں سے واپس چلا۔ اس عرصے میں جو کچھ میں نے علاوہ سالانہ جلسہ کی کارروائی کے دیکھا اسکا ذکر کرنا اپنے ناظرین کی آگاہی کے لیئے مناسب سمجھتا ہوں۔ سالانہ جلسے کے حالات اس سفرنامے سے علیحدہ تشریح کے ساتھ شائع کیئے جاینگے۔

کوئٹہ انگریزوں کی بدولت ایک سرسبز اور خوبصورت شہر بنگیا ہے۔ مکانات سب کے سب اعلیٰ اور فراخ بنائے جاتے ہیں۔ سڑکیں صاف رہتی ہیں۔ پانی کے نیب ہر جگہ لگے ہوئے ہیں جنمیں سے بہشتی یا خود صاحبان کو اپنے ہاتھ سے پانی بھر کر گھر کے اندر لیجاتے دیکھا یہ سہولیت اسلیئے ہے کہ نیب قریباً ہر ایک مکان سے تین چار کرموں کے فاصلے سے زیادہ دور نہیں ہے۔ یہاں ہر ملک کے باشندے نظر پڑ رہے ہیں۔ ہندوستانی پنجابی سندھی یہاں تک کہ فارس کے بھی آدمی بازار میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں سب سے زیادہ خوشنما Fruit market مجھے میوہ جات کا بازار نظر پڑا۔ ہر قسم کے میوے قرینے سے چنے ہوئے دلکو لبھا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی اس کے جب قریب کے Meat market گوشت کے بازار کا اسکے ساتھ مقابلہ کیا جاتا۔ تو مکھیوں کی بھنک اور لہو اور ہڈیوں کا مکروہ نظارہ دل کو بے اختیار جیو ہنسا کی طرف سے نفرت دلاتا۔ انگریزی اشیاء کے سوداگر بھی کثرت سے ہیں۔ لیمونیڈ کی معمولی بوتل ۲ پر ملجاتی ہے۔ گو میں ایسے وقت کوئٹے پہنچا جبکہ وہاں کے انگور اور خربوزے پک نہیں

چکے تھے۔ تاہم زرد آلو داکھ بیدانہ اور سیبی کے خربوزے بکثرت ملتے تھے۔ یہاں پر علاوہ اس بڑے بھاری اور نازک کام کے جو ملک کی حفاظت کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے بنایا گیا ہے۔ اور جسکی وجہ سے ممالک بلوچستان وغیرہ کو بہرہ ونق کے دن دیکھنے نصیب ہوئے ہیں۔ صرف ایک عمارت قابل دید ہے۔ جو ایجنٹ گورنر جنرل کے رہنے کی جگہ ہے۔ ایجنٹ انجگہ گورنر جنرل سے بڑھکر انتظامی اختیارات رکھتا ہے۔ ہائی کورٹ وہ ہے۔ کمانڈر انچیف وہ ہے۔ گورنر وہ ہے۔ غرضیکہ وہ سب ہی کچھ ہے۔ میں نے وہ سالگرہ بھی دیکھا۔ جسمیں بیٹھکر ایجنٹ ہزاروں بندگان خدا کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے پھانسی کے احکام۔ تخت سے اوتار جانے کے نادری پروانے۔ اور قوموں کے تہ تیغ ہونے کے حکم یہیں سے جاری ہوتے ہیں۔ ریزیڈنسی کی نازک عمارت اور اسکے شائستہ کروفر کو دیکھ کر کون شخص اعتبار کر سکتا ہے۔ کہ اسکے اندر سے وہ ہیبت ناک آواز نکلتی ہوگی۔ جو دم کے دم میں سرحدی قوموں کی تباہی کا باعث ہوا کرتی ہے۔ اور جسے سنکر کہ خونخوار پٹھانوں تک کے دل بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ ریزیڈنسی کا باغ بڑے جوبن پر تھا۔ انگوروں کی ٹٹیوں پر اسقدر پتے نہ تھے۔ جتنے کہ انگوروں کے خوشے لگے ہوئے تھے۔ جنکی بوجہ سے ٹٹیاں جھکی پڑتی تھیں۔ یہاں میں نے

میں نایاب سے نایاب ولایتی پھول بھی دیکھے۔ جنمیں سے ایک پھول توڑ کر اپنے ساتھیوں کو دکھایا۔ جسکی شکل بالکل مور کی سی تھی۔ پرماتما کی جہاں کا پار کون پا سکتا ہے

نزول تشنش اسکی تقلید کرتا کرتا آخرکار حیران ہو جاتا ہے - اور بے اختیار پکار اوٹھتا ہے - "اے پرمیشور تم دھن ہو! تمہاری مہما اپرم پار ہے" یہاں زمین میں سے نکل کر بڑی آسانی سے پانی نکل آتا ہے - اور یہ وہ پانی ایسا شفاف اور ستھرا کہ بعض بھائی اس کو سوڈا اور لیمونیڈ پر ترجیح دیتے تھے - پانی کا درحقیقت اسجگہ بڑا لطف ہے - کوئیٹہ کا قلعہ نہایت زبردست بنا ہوا ہے - اور اسکے اندر میگزین کی حفاظت کا بڑا اعلیٰ انتظام ہے - میرا ارادہ تھا کہ میں اس قلعہ کو دیکھوں لیکن معلوم ہوا کہ جب سے روسی جاسوسوں کا شبہ ہو چکا ہے - تب سے قلعہ دیکھنے کی اجازت کلکتے سے منگانی پڑتی ہے - کوئیٹہ سے کچھ دور آگے ہی وہ راستہ ہے - جس طرف سے کہ دشمن ہندوستان میں داخل ہو سکتا ہے - پہاڑوں پر ایسی دانائی سے مورچہ بندی کی ہوئی ہے کہ ان کی آن میں ہزاروں جرار لشکر کا مقابلہ ہو سکے - قدرت اور ہنر دونوں کا ہاتھ میں ہاتھ تھما گیا ہے - تاکہ دشمن اس اتفاق کو دیکھ کر ادھر کا رخ بھی نہ کر سکے - اسجگہ کی چھاؤنی بھی میرے لئے دیکھنی کوئی نئی بات نہ تھی - عیسائیوں کا گرجا گھر اسجگہ بھی بڑا عالیشان بنا ہوا ہے - تعلیمی درسگاہ لڑکوں کے لئے سنڈیمن ہائی سکول ہے - جو سر رابرٹ سنڈیمن سابق ایجنٹ کے وقت میں بنا تھا -

کوئیٹہ کی کہانی اسوقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ دیوان جمیعت رائے صاحب کا ذکر نہ ہو - یہ ڈپٹی کمشنر کوئیٹہ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں اور عرصہ سے اسجگہ بودوباش رکھتے ہیں آپ لوکل آریہ سماج کے ایک اعلےٰ رکن ہیں - سچ پوچھیے تو آریہ سماج کا وجود اور اسکی رونق آپ کے ہی طفیل ہے - ہر ایک اصلاح کے کام میں خواہ مجلسی ہو - خواہ مذہبی - آپ کا ضرور دخل ہوتا ہے - چنانچہ جس ودھوا ویواہ کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے - اسمیں بھی آپ کی بڑی مدد تھی - یہاں تک کہ پنڈت پورنانند جی کے ساتھ ہون آدی میں آپ شریک تھے بہت سے اور مفید کاموں کے جو دیوان صاحب کی کوشش کا نتیجہ ہیں - کوئیٹے میں استری شکشا کا پرچار آپکی ذات سے ہی خصوصیت رکھتا ہے لیڈی سنڈیمن گرلز سکول جسکا چرچا میرے ناظرین اکثر اخباروں میں دیکھتے رہے ہیں آپکی ہی کوششوں کا پھل ہے - اس سکول کیساتھ حکام انگریز اور ہندوستانی دیوان صاحب کی وجہ سے ہمدردی کرتے آئے ہیں - اور اب تک کرتے ہیں - اس کنیا پاٹ شالا کی عمارت پختہ - ہوادار بڑی خوبصورت برلب سڑک کے بالمقابل بنی ہوئی ہے کل اخراجات پاٹ شالا کی میونسپل کمیٹی نے اپنے ذمے لئے ہوئے ہیں - اردو ہندی اور گورمکھی تینوں زبانوں میں تعلیم ہوتی ہے - اسوقت چوتھی جماعت پرائمری تک سلسلہ تعلیم جاری ہے کورس وہی ہے جو سرکاری مدارس کے لئے مقرر ہے - میں دیوان جمیعت رائے اور ممبران سکول کمیٹی سے درخواست کرتا ہوں کہ وے اپنے کورس پر غور کی نگاہ سے وچار کریں پھر اُنکے لئے اس نتیجہ پر پہونچنا کچھ مشکل نہ ہوگا کہ اسمیں بڑی ترمیم کی ضرورت ہے - گو ہم استری شکشا کے لئے ہر ایک کوشش کو خواہ وہ کسی پیرایہ میں ہو - اسوقت غنیمت سمجھتے ہیں - لیکن ہمکو خیال رکھنا چاہیئے کہ جب تک لڑکیوں کو اعلےٰ دھرم کی تعلیم ساتھ ساتھ نہ دیجائیگی - تب تک ہم اُس گہری غار سے نہیں نکل سکتے - جسمیں لڑکوں کی تعلیم نے ہمیں اسوقت ڈال رکھا ہے - میری رائے میں لڑکوں کی نسبت لڑکیوں کے لئے دھرم کی تعلیم بہت ہی زیادہ ضروری ہے - اور فرضی تعلیم کی بعض جزو لڑکیوں کے لئے بالکل غیر ضروری ہیں - یہی وجہ ہے کہ میں لڑکیوں کی تعلیم کا سررشتہ تعلیم کے ہاتھ میں دیا جانا بڑی بھاری غلطی سمجھتا ہوں ہمیں شروع سے ہی اپنی لڑکیوں کی تعلیم اپنے ہاتھ میں لینی چاہیئے - تاکہ اُسوقت پچھتانا نہ پڑے - ع جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت -

اس پاٹ شالا کا خرچ [illegible] روپیہ ماہوار بتلایا گیا ہے - یہ ادھیاپکا ایک عیسائی لیڈی ہے جسکی تنخواہ [illegible] روپیہ ہے - دوسری ادھیاپکا [illegible] اور تیسری ادھیاپکا [illegible] روپیہ ماہوار پر ملازم ہے - ایک عورت چپراسی کا کام دیتی ہے - اور ایک چوکیدار ہے جنکی تنخواہیں [illegible] [illegible] روپیہ ماہوار ہیں - وظیفے بھی ہیں - جالندھر کی آریہ کنیا پاٹ شالا میں پانچ پرائمری کی اور ایک مڈل کی جماعت ہے - اور باوجود اسکا خرچ [illegible] روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہے - اس تفاوت کی بڑی بھاری وجہ غالباً یہ ہے - کہ کم تنخواہ پر اسقدر دور گھر بار چھوڑ کر ادھیاپکا کا ملنا مشکل ہے - اسوقت کل ۸۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - جنکی تفصیل بلحاظ زبان درس حسب ذیل ہے - ہندی ۱۹ - اردو ۲۲ گورمکھی ۳۹ مسلمان لڑکیاں اسمیں بہت ہی کم ہیں - عموماً ہندنیاں ہیں - حال کے ایجنٹ صاحب کی لیڈی بھی اس سکول کے ساتھ خاص ہمدردی

لکھتی ہیں - چنانچہ انہوں نے ۵ روپیہ کا ایک انعام ایسی لڑکی کیلئے رکھا ہے - جو معمولی پہننے کے کپڑے سب سے عمدہ بیونت اور سی سکے - اسکے علاوہ وظیفہ جات بھی دیتی رہتی ہیں - وظیفہ جات کے لیئے کمیٹی نے ایک خاص فنڈ قایم کیا ہے جسمیں اسوقت ۱۲ روپیہ تک جمع ہو چکا ہے - اسکے سود سے وظیفے دیئے جایا کرینگے ورزش کا انتظام صرف یہہ ہے کہ رسی پر اچھلنا اور جھولا جھولنا لڑکیوں کو سکھلایا گیا ہے - میری رائے میں لڑکیوں کی صحت پر تعلیم کی محنت برا اثر پیدا کرتی رہیگی - جب تک کہ انکے لیئے ورزش کا عمدہ انتظام نہ کیا جاوے - ورزش ایسی ہونی چاہیئے جسمیں لڑکیوں کی طبیعت خواہ مخواہ لگے -

جالندھر کنیا پاٹ شالا کے منیجر مہاشہ لالہ دیوراج جی نے بہت سی دلچسپ اور شکشا دایک کھیلیں ایجاد کی ہیں - میں اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ وے اُن کھیلوں کے مجموعے کا ایک پمفلٹ چھپوا دیں تاکہ ہر ایک کنیا پاٹ شالا کے کارکن اُس سے پورا لابھہ حاصل کر سکیں - لڑکیوں کے لیئے کھیلیں ایجاد کرتے ہوئے اِس بات کا ہمیشہ خیال رہنا چاہیئے کہ اُن میں سے کوئی نہ کوئی شکشا نکلتی ہو - اور ساتھ ہی اُسکے اُن میں سے کل بہاؤ بھی پایا جاوے -

کوئٹہ خاص میں شراب خانہ خراب کا بڑا زور معلوم دیتا ہے - آریہ سماج کے لیئے کام کا بڑا میدان کھلا ہوا ہے - بڑے شہروں کی ہر قسم کی برائیاں اِس جگہہ زیادہ ہیبت ناک شکل میں نمودار ہوتی ہیں - کوئٹہ آریہ سماج کے میمبر ایسے ہیں میں نے یہہ خوبی دیکھی کہ وے سب کے سب اپنے دھرم گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن میں کچھہ نہ کچھہ پریشرم کرتے رہتے ہیں - یوں تو بلوچستان میں بود و باش کرنیوالے آریہ بھائی کثرت سے اپنے سدھانتوں کے واقف نظر آتے - لیکن بعض بھائی یہاں تک پراوپکار میں تت پر ہیں - کہ گمراہوں کو راہ راست پر لانے میں ہر سمے کوشش کرتے رہتے ہیں - اب تک یہاں ویدک دھرم کا پرچار صرف پڑھے ہوئے آدمیوں میں مخصوص رہا ہے لیکن میں آشا رکھتا ہوں کہ کوئٹہ آریہ سماج کے اُتساہی بھائی آئندہ کے لیئے اپنے پرچار کا دایرہ زیادہ فراخ کریں گے - باقی آئندہ منشی رام

ایڈیٹوریل نوٹس

جگت وکھیات ہونیکی تشن آجکل بھارت میں بڑی اُنتی کر رہی ہے - وکھیات ہونے نام حاصل کرنے کی ابھلاشا گو سکام کرم ہے - تاہم ایسا برا نہیں کیونکہ ویدک دھرم انوسار اُسکے لیئے یتن کیا جاوے تو کبھی نہ کبھی اُرشیہ نشکام کرموں کی اور جھک جاتا ہے - کنتو بدقسمتی سے تھارمیوں نے بھارتسنتان کو ایسا اندھا کر دیا ہے - کہ نام پیدا کرنے شہرت حاصل کرنیکے مد سے اُنمت ہوئے - ہمارے بھائی دھرم کو بالکل ہی جواب دیدیتے ہیں - ہر ایک کرم میں تن ہونے کے لیئے ہو گیا تاکی اُٹھ سکتا ہے اور ہو گیا تابناساد کے اپنا مُنہ تک نہیں دکھاتی - اِسی لیئے ہمارے پراچین رشیوں نے چار آشرموں کی بیوستھا ویدانوسار قایم کر کے چوتھی اوستھا میں پراوپکار کرنے کے لیئے مضبوط کمر باندھنے کی آگیا دی تھی - اور پھر اُس الشوریہ نیم پر چلنے والے ایسے نام چھوڑ گئے ہیں - جنہیں سینکڑوں تو کیا ہزاروں صدیوں کی اودیا بھی دھونے میں اشکت رہی -

دیانند ہائی سکول جو لالہ درگا پرشاد جی نے لاہور آریہ مندر میں ۲۳ - جولائی کی صبح کو کھولا ہے - سنیچر کے دن ۲۱۹ ودیارتھیوں کے درج رجسٹر ہونے کا فخر رکھتا تھا - ہم نے بھی ۲۸ - جولائی کی صبح کو اِس سکول کو دیکھا - لالہ ایشور رام صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر سے ملے - ۳۰ اُستاد اور بی اے ہیں - ہماری موجودگی میں لالہ درگا پرشاد جی انٹرنس کی جماعت کو یجروید کے چالیسویں ادھیائے کا پہلا منتر سمجھا رہے تھے ہمیں معلوم ہوا - کہ اِس سکول میں لالہ درگا پرشاد جی ویدک دھرم کی شکشا دیتے ہیں - پانچویں پرائمری کی جماعت کے لڑکوں نے وید منتر سُنا کر بتلایا کہ وے پراتہ کال اُس منتر دوارا پرمیشور کو پرنام کیا کرتے ہیں - ہم ابھی تک اِس سکول کی نسبت کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتے لالہ درگا پرشاد جی نے اپنی ہمت پر اِس سکول کو کھولا ہے - ہم اِس پاٹ شالا کی کارروائی کو بڑے غور سے معلوم کرتے رہا کریں گے - مستقل سرمایہ نہ ہونے کے باعث ہم اِس سکول سے بڑے حیرت انگیز نتیجوں کی امید نہیں رکھہ سکتے - ہاں لالہ درگا پرشاد جی نے یہہ ضرور ثابت کر دیا ہے - کہ موجودہ طریقہ پر سکول چلانا کوئی مشکل کام نہیں ہے - جس کے لیئے کہ اکثر اصحاب فخر قوم کا خطاب مانگا کرتے ہیں - باقی رہا یہہ کہ آیا یہہ سکول ویدک دھرم کی کوئی غیر معمولی مدد کر سکتا ہے - یا نہیں - ہماری رائے میں نہیں - تعلیم کے لیئے جسقدر سکول ہوں تھوڑے ہیں - اور اگر ساتھہ ہی اِس کے کسی قدر دھرم اور اخلاق کی بھی تعلیم ہو تو کیا ہی کہنا ہے - لیکن ویدوں کے ودوان پیدا کرنے اور اُنکی بزرگی ہمنسار کے دلوں میں بٹھانے والا کوئی اور ہی انسٹیٹیوشن ہوگا بہرصورت جبکہ دیانند اینگلو ویدک سکول میں آئی سپرٹ کا راجیہ ہو رہا ہے - اور صرف ایک خیال کے ہی لڑکوں کو تعلیم دینا ادھکاریوں کا دھرم بن رہا ہے - تو لالہ درگا پرشاد جی کی تحریک کسی قدر ایک کمی کو ضرور پورا کریگی ہم آشا رکھینگے کہ اِس سکول کے محرک اپنے فرایض کے پورا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کریں گے -

خبر ہیں فیروزپور شہر آریہ سماج کی نسبت ایک پرندر پرش لکھتے ہیں کہ وہاں ہفتہ وار جلسے کبھی بند نہیں ہوئے - البتہ ان جلسوں میں تھوڑے آدمی کم تعداد ہوتے رہتے ہیں۔ سماچار ہی اس کے پیچھے بھی معلوم ہوا ہے - کہ کثرت آریہ ممبران کی مانس پرچارکوں کے برخلاف ہے - ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہمیں غلط خبر ملی - ہم آشا رکھتے ہیں کہ فیروزپور شہر آریہ سماج کے سبھاسد سادہ دہلی سے دہرم اَنوسار ویدک دھرم کا پرچار کرانے میں سہایک رہیں گے -

---

شائستہ جھوٹ کی آڑ میں پبلک کو دھوکھہ دینے کی عادت بطور بڑھتی جاتی ہے - لالہ لاجپت رائے کو پٹہ سے صرف ایک ہزار روپیہ نقد لائے تھے لیکن لاہور ٹربیون جیسے اخبار میں درج تھا کہ ۲۸ سو روپیہ کالج کے لیئے جمع ہوا ہے آرگنوں میں لالہ لاجپت رائی نے چھپوایا ہے - کہ ۲۸ سو روپیہ چندہ ہوا - کیوں نہیں صاف طور پر لکھا جاتا کہ ۳۰۰ روپیہ آٹا فنڈ کا پہلے سے جمع تھا - سماپونجی روپیہ اپیل پر لقد ہوئے اور ۵۰۰ روپیہ آریہ سماج سے ادہار لایا گیا جو انہیں پھیر آتا سیوں سے وصول کرنا پڑا - کیا اس لیئے کہ دیا لکھنے سے سلک پر ثابت ہو جاتا - کہ کومیٹی کی پبلک آپکی بے ضابطگیوں سے تنگ آکر کالج کے ساتھ اب اسقدر ہمدردی نہیں رکھتی جیسے کہ پہلے تھی - اور یہہ بھی لکھنا چاہیئے تھا کہ دھیعل کی فہرستیں آپنے اور باوا بردومن سنگھ نے سنائی تھیں - ہم منتظر رہینگے - اسدن کے جبکہ باوا بردومن سنگھ کیلئے کوئی خاص خطاب آپکی طرف سے تجویز ہوگا -

---

مانس پرچارک اپنے آرگنوں میں ظاہر کر رہے ہیں کہ آریہ سماجوں کا انتخاب ہو رہا ہے - اور پرتی ندہی سبھا قایم ہوگی - پنجاب آریہ سماج آنکی اس کوشش کو جس نفرت کی نگاہ دیکھتے ہیں وہ اُس مد سے ظاہر ہے - جو آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو سماجوں نے اسوقت تک دی ہے - ہم پوچھتے ہیں اس طرح کی کارروائیوں سے کب تک مانس پرچارک آریہ سماج کی بیخکنی کرتے رہینگے - اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ستیہ کی ہی ہمیشہ جے ہوتی ہے - جس طرح باوجود صدہا چالبازیوں کے اب تک اُنہیں انکا پاپ ناکامیاب رکھتا رہا ہے - اسی طرح اب بھی انہیں کیے ایتاچار انہیں ناکامیاب کرنے کے لیئے کافی ہونگے

مانس پرچارک لوگوں کو یہہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ جالندھر کے آریہ بھائی ستری شکشا کے لیئے خود کچھہ نہیں کرتے - صرف اوروں سے مانگتے ہیں - کیا ۵ روپیہ ہوار کا خرچ لوکل کنیا پاٹھشالا آنکی مدد سے بہم پہنچا ہے -

---

بھارت سدھار لاہور میں ایک مراسلہ درج ہوا ہے جسمیں لالہ کندلال جی سپرنٹنڈنٹ دیانند اینگلو ویدک سکول بورڈنگ ہوس کی بڑی تعریف چھپی ہے - اسمیں کلام نہیں کہ لالہ کندلال جی ایک بےمثال سپرنٹنڈنٹ ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس کے اسی مراسلت سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے - کہ لالہ کندلال جی کے بورڈنگ کا انتظام سنبھالنے سے پیشتر بڑی بد انتظامی تھی اسوقت تو لالہ کندلال جی کی بڑی تعریف ہو رہی ہے - لیکن ہمیں تعجب نہ ہوگا اگر مانس پرچارک سماج کے آرگن تھوڑے ہی عرصے میں لالہ کندلال کی نسبت اپنی چال بدل لیویں - لالہ کندلال اپنے کانشنس کے برخلاف کام کرنے والے نہیں ہیں - اور یہی وجہ کافی ہے - کہ بھارت سدھار وغیرہ کسی وقت آنکے پیچھے پڑ جاویں -

---

لالہ لعل چند صاحب ایم اے پرنسپل دیانند کالج مینجنگ کمیٹی سے درخواست ہے - کہ بورڈنگ ہوس کمیٹی کے گذشتہ فساد کی نسبت سپرنٹنڈنٹ کی رپورٹ اور اپنی سب کمیٹی کے رزولیوشن ضرور پبلک کی آگاہی کے لیئے شایع کریں - اور ساتھہ ہی اسکے یہہ بھی بتلادیں کہ لالہ پرمانند اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کیوں بورڈنگ سے علیحدہ ہوئے - اور کیوں انہوں نے آپکی دی ہوئی پرائمری ڈیپارٹمنٹ کی ملازمت کو جواب دیا -

---

مراسلات

(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

مسٹر - آپکے اخبار مطبوعہ ۱۴ ساون سنہ ۹۵ میں دو مضامین میرے متعلق چھپے ہیں - ایک کھلی چٹھی میرے نام (معہ چند دیگر سماجوں کے شامل) صفحہ ۲ پر چھپی ہے - اسکا جواب دینا فضول ہے - کیونکہ اسکے اخیر میں یہہ درج ہے "کہ لالہ صاحب موصوف یا کسی اور شخص کی تردید بالکل قابل اعتبار نہیں سمجھی جاویگی -" دوسری چٹھی مطبوعہ صفحہ ۱۰ کا فقط میری ذات سے متعلق ہے - اسلیئے اسکا جواب حسب ذیل گذارش ہے - امید ہے کہ اپنے اخبار میں طبع فرماکر مجھے ممنون کیجیئے -

مجھہ کو لالہ کرپارام صاحب راقم مضمون سے ذاتی نیاز کا فخر حاصل نہیں ہے - مگر میں اُنکی اس مہربانی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھہ کو پبلک کے روبرو اُن الزامات کے جواب دینے کا موقعہ دیا جو درپردہ میرے برخلاف سینہ بسینہ پہونچائی جا رہی ہیں - نقل الزام یہہ ہے "آپنے پنڈت گورودت جی کی لائف لکھی مگر اُسکی قیمت بہت تھوڑی رکھی دو روپیہ ڈیل مد پیارے بھائی منی پنڈت جی کی

لائیف ضرور لکھی - مگر وہ میرے خرچ سے طبع نہیں ہوئی - نہ مجھے اسکی قیمت سے کچھہ واسطہ ہے - میں نے مبلغ یکصد روپیہ اسکے اخراجات طبع کے واسطے ماسٹر درگا پرشاد جی کو دیا تھا - مجھے ماسٹر صاحب کی طرف سے ۷۰ کتب وصول ہوئیں - جنمیں سے کسی قدر فروخت نہیں ہوئیں - غرضیکہ اکثر کتب میں نے مختلف دوستوں اور اڈیٹروں کو واسطے ریویو کے نذر کردیں - اور باقی فروخت کیں - کسی کو عوض کمیشن فروخت پر دیا - کسی کو کم و بیش - اور ٹربیون وغیرہ میں جو اشتہارات چھپے انکی اجرت اپنی گرہ سے خرچ کی - بعض کی قیمت وصول بھی نہیں ہوئی - غرض اس طرح سے مجھے اپنے مبلغ یک صد روپیہ میں سے ⅓ بھی شاید وصول نہیں ہوا - اگر آپ ٹھیک حساب معلوم کرنا چاہتے ہیں - تو شاید چند گھنٹوں کی محنت سے سبہ آنہ پائی کے حساب لیکوں - کتاب کی قیمت مقرر کرنیکے ذمہ دار ماسٹر درگا پرشاد جی ہیں کیونکہ کتاب کے نفع و نقصان کے وہی ذمہ وار تھے -

دوسرا الزام " پنڈت جی کو لکچروں میں بہت بہت لفظوں سے یاد کرتے ہیں - مگر جب لالہ صاحب کے ہم جولیوں نے پنڈت جی پر جھوٹے الزام لگائے تو بالکل چپ رہے " میں اپنے لکچروں میں نہ صرف پنڈت گرودت جی کو یاد کرتا ہوں - بلکہ سوامی دیانند سرستی اور لالہ سائیں داس مرحوم کو بھی - بہت سے لوگوں نے سوامی جی پر جھوٹے الزام لگائے اور لگاتے ہیں - بعض آریہ سماجیوں نے لالہ سائیں داس مرحوم پر جھوٹے الزام لگائے اور لگاتے ہیں اور بعض دیگر نے پنڈت جی کو نامناسب الفاظ سے یاد کیا اور خواہ غلط فہمی اور خواہ بدنیتی سے ایسے الزام قائم کئے - میں نے کسی کو ڈیفنڈ کرنے کے لیئے خاص طور پر قلم نہیں اٹھائی

کیونکہ میرا خیال ہے کہ انکے کام خود انکو ڈیفنڈ کرتے ہیں میری طرف سے یہی تردید ہے - کہ میں تا حال اپنی تحریروں اور تقریروں میں انکو تعریفی حرفوں سے یاد کرتا ہوں اور امید ہے کہ آئیندہ بھی کرتا رہونگا - تیسرا الزام جب لالہ ایشور داس صاحب ایم اے نے بنک کو لکھہ کر پنڈت جی مرحوم کے پسماندگان کا پیسہ بند کردیا - تو بالکل خاموشی - جب اخباروں میں اس معاملہ پر ہا ہا مچی تو لالہ ایشور داس جی کو ڈیفنڈ کرنے کی واسطے سب سے اول قدم رکھا - اسکی بابت میں مفصل اخبار بہار شدہ میں لکھہ چکا ہوں - مختصراً بیان گذارش کرتا ہوں کہ لالہ ایشور داس جی نے پنڈت جی کے بچوں کا پیسہ بند نہیں کیا - انکو گذارہ اسوقت تک ملتا رہا ہے - اور ملتا رہے گا - ۱

۱ (نوٹ) اگر گذارہ اگر اب تک ملتا ہے - تو کچھہ آپکی مہربانی نہیں ہے - اسکے لیئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور پنجاب کے آریہ سماجوں کا دھنیاواد دینا چاہیئے - آپکے دوست لالہ ایشور داس تو اپنا زور مار ہی گزرے - اڈیٹر

سال گزشتہ کے سود وصول کرنیکا موقعہ اب آیا ہے یا چند روز میں آویگا - ۲

۲ (نوٹ) ۱۵ - جولائی ۱۸۹۳ء کو موقعہ تھا جبکہ بینک نے صاف جواب دیدیا - اور یہہ سب آپ لوگوں کی بدولت - ایڈیٹر

اور اب وقت ہے کہ یہہ سوچا جاوے کہ گرودت میموریل فنڈ کا روپیہ کس طرح متنازعہ سے علیحدہ کیا جاوے - اسکا آسان طریقہ یہہ ہے ۳ - کہ دونو فریق کے دستخطوں سے سود وصول کرلیا جاوے اور ملتان آریہ سماج کے سپرد کیا جاوے - یا یہہ کہ دونو فریق کی طرف سے وہ امین اس فنڈ کے مقرر ہو جاویں اور وہ ہمیشہ سود حاصل کرکے ادا کرتے رہیں - یا یہہ ہے کہ یہہ فیصلہ کرلیا جاوے - کہ گورودت میموریل فنڈ سے بعد پنڈت صاحب کی بچّوں کی پرورش ایک ویدک فیلوشپ مقرر کیا جاوے - جو دیانند کالیج کے کسی ایسے بی اے طالب علم کو دیجاوے جو بی اے کی ڈگری کے بعد تین سال تک ویدک لٹریچر میں تعلیم پاوے - اور سنسکرت میں ایم اے کی ڈگری حاصل کرے - ۴

۳ (نوٹ) دونو فریق کون کون ہیں - آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے خزانچی کے نام پر یہ روپیہ جمع ہے اور سبھا ہی اسکی ذمہ وار ہے اور وہی حقدار ہے - ملتان آریہ سماج تو آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب پر پورا وشواس رکھتی ہے جو اس کے عمل سے ظاہر ہے ۱۲ اڈیٹر

۴ نوٹ اسکا فیصلہ کرنا آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اختیار میں ہے - سبھا پہلے فیصلہ کرچکی ہے - کہ اس روپیہ کا سود ایسے ہی کاموں میں آئیندہ خرچ ہوا کریگا - پنڈت جی کے بچوں کی پرورش کی غرض اب تک پوری نہیں ہوئی - شرطیں یہ پہلے لگائی جاتی ہیں - ایڈیٹر

ایسی صورت میں مجھے کچھہ عذر نہیں ہوگا - اگر لالہ منشی رام یا اور کوئی ذی حیثیت صاحب اکیلے امین اس فنڈ کے مقرر کئے جاویں - اور وہ پنڈت گورودت کے بچوں کو گذارہ پہونچاتے رہیں - اگر ان میں سے کوئی بھی نہیں ہوسکتی تو تا رفع تنازعہ انکے بچوں کو گذارہ دینے کی خدمت ہمارے سپرد کیجاوے - ہم خوشی سے بجالاویں گے - ۵ لالہ ایشور داس کے فعل کو میں نے پہلے ڈیفنڈ کیا - اور اب بھی اون کو ڈیفنڈ کرنے کے لیئے تیار ہوں -

۴ (نوٹ) آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے زیادہ اعتبار کے لائق ہم کسی ایک شخص کو نہیں سمجھتے - ایڈیٹر

۵ (نوٹ) کیوں نہیں سپرد کون کرے اگر مدد دینا چاہتے تو آج تک کیا کسی نے آپکو روکا تھا - بالضرور ہر ایک انسان اقرار کرو یا کرتا ہے - ایڈیٹر

(نوٹ) شہ لالہ ایشور داس جی اب پیر بکار ہو گئے "ایشور مجھے اپنے دوستوں سے بچائے" کیا ویسا ہی ڈیفنس پیش کریں گے۔ جیسا کہ گوئیٹہ آریہ سماج کے جلسہ پر کانفرنس میں پیش کرنا شروع کیا تھا۔ اور جبکہ لالہ ایشور داس جی نے آپ کو یہہ کہہ کر بیٹھا دیا تھا کہ "پتہ تو تمہیں کچھ ہے نہیں جانے دو" اور پھر باوجود اسرار لالہ ایشور داس جی نے جواب میں خاموشی اختیار کی۔ ایڈیٹر

چوتھا الزام یہہ ہے۔ کہ میں نے میموریل فنڈ میں ایک کوڑی بھی نہیں دی۔ بلاشبہ میں اس جرم سے اقبالی ہوں۔ مگر اس لیئے کہ میں نے مد سے جی چرایا نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس لیئے کہ میں اسوقت اس طرح سے پرورش کرنے کے طریقہ کو پسند نہ کرتا تھا۔ اور اب بھی اسکو بہت اچھا طریقہ نہیں سمجھتا۔ اگرچہ اس قدر رائے میں نے تبدیل کی ہے۔ کہ یہہ طریقہ زیادہ مستقل ہے۔ بہ نسبت کسی شخص کے ذاتی امداد کے بھروسہ کی شاید آپ کو معلوم نہیں ہے۔ کہ پنڈت جی کی وفات سے چند روز قبل ان کے دوستوں نے ایکہزار روپیہ کا چندہ واسطے اخراجات بیماری پنڈت صاحب کیئے تھے۔ اور لالہ جیون کشن وکیل گوجرانوالہ کی تحریر کرنے پر میں نے مبلغ دوسو روپیہ بوالسی ڈاک بھیج بھی دی تھی۔ میرے علاوہ بھی پنڈت صاحب کے بعض دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے ان کے میموریل فنڈ میں کچھہ چندہ نہیں دیا۔ اور شاید اگر میرا حافظہ دہوکا نہیں دیتا) تو لالہ منشی رام صاحب منجملہ انکے ہیں۔ علاوہ اسکے گورودت میموریل فنڈ اس پھرتی سے جمع ہوا۔ اور ایسی جلدی اسمیں رقم مقررہ سے زیادہ چندہ جمع ہوگیا۔ کہ اسمیں زیادہ مدد کرنیکی ضرورت بھی نہیں پڑی۔

ایک نقل اسکی اخبار بھارت سدھار کو بھیجی گئی ہے۔

راقم
لاجپت رائے از لاہور

(نوٹ) ہم معاف فرمائیں۔ منشی رام اپنی حیثیت کے مطابق بھینٹ کر چکا ہے۔ ایڈیٹر

دیانند ہائی سکول لاہور پر بیجا حملے

نمستے۔ ست دھرم پرچارک مطبوعہ اساڑھ کے سماچار وغیرہ خبروں کے کالموں سے کھلگیا۔ کہ دیانند ہائی سکول لاہور کے اجرا میں رکاوٹ پیدا کرنیکے لیئے کئی ایک روز سے جو در پردہ لگاتار کوششیں ہو رہی تہیں۔ وہ اب کھلم کھلی چلتی ہوئی تحریروں میں جلوہ گر ہونے لگیں۔ جہاں ان سے مخالف پارٹی اور خود غرض حاسدوں کو خلیں بجانے کا موقعہ ملا ہے۔ وہاں سری اس نئے انسٹیٹیوشن کے حامیوں اور کارکنوں کے واسطے بمنزلہ تازیانہ ہیں۔ گوپیش از مرگ واویلا تو ٹھیک نہیں۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ مشہور مہاتما کی رائے زنی اپنا رنگ لائیگی اور بطور سابق صفحہ تاریخ پر برے اثر چھوڑے بغیر نہیں رہیگی۔

نہیں معلوم آپ آریہ سماج کو کیا سمجھ رہے ہیں جو ہر ایک امر کے حسن و قبح کے جانچ پرتال کیئے بغیر لا تامل نادری فتوے لگا دیتے ہیں اور حقوق عطا فرمانے اور چھیننے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ آرین پبلک اسکی فقیر نہیں۔

مہاتما جی۔ بہتر اس کے کہ اس نئے انسٹیٹیوشن پر نکتہ چینی کے واسطے قلم اوٹھاتے۔ اتنا تو سوچ لیا ہوتا کہ اگر بقول آپکے آدھے انگ (لڑکیوں کا سکول) کا کافی انتظام ہو چکا ہے۔ کیا دوسرا آدھا دہ نہیں ہے۔ جو اس انسٹیٹیوشن کے اصلی اغراض سے وابستہ ہے اور جسکی درستی کا بیڑا اس انسٹیٹیوشن نے اوٹھایا ہے۔ اور کیا تعجب آپ اس دوسرے انگ (لڑکوں کا سکول) کیواسطے خاطر خواہ بندوبست نہیں کی تے۔ وہی ال قائم نہیں رہیگا؟ اور کیا جس طرح کہ سال گزشتہ میں کنیا مہاودیالہ کو دیانند اینگلو ویدک کالج کی ترقی کے راستہ میں خوفناک چٹان بتلایا جاتا تھا۔ حال میں آپ انہیں کے قدم بقدم نہیں چلے ہیں اور یہ انہیں مشکل گذار مرحلوں پر گزر کر لا حاصل نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے؟۔ آپنے اس نئے انسٹیٹیوشن کے متعلق ضروری تقریظ و ریویو وغیرہ بالائے طاق رکھ کر بلکہ عمداً اجتناب کر کے اپنے بے بنیاد اعتراضات سے مختلف پیرایوں اور مختلف کالموں میں پھپھولے پھوڑے ہیں۔ حالانکہ پنجاب کے نامی گرامی اخباروں سول اینڈ ملٹری گزٹ و پنجاب پیٹریٹ وغیرہ نے اسکی نسبت وہ ریمارکس پاس کیئے ہیں۔ جنکا افتخار اعزاز شاید ہی کسی ایک آدہ سکول کو حاصل ہوا ہو۔ پبلک کو وعدہ فردا دیکر مغالطہ میں ڈالنا ٹھیک نہیں اگر آپکو کوئی خاص ہدایت سوامی دیانند جی سرستی کی طرف سے ویدوں کی تعلیم کے بارے میں ہے۔ اور جسکو صرف آپ ہی محسوس کر رہے ہیں۔ تو کس وقت کا انتظار ہے۔ اور اتنے عرصہ تک خاموشی چہ معنی دارد۔ ملک قوم کے ہتیشی اور ویدوں کی تعلیم و اخلاق کے پھیلانے والے ماسٹر درگا پرشاد جی کی اپنی ذمہ داری اس انسٹیٹیوشن کے متعلق مانتے ہوئے بھی آپ تعریف سے نہیں رک سکتے۔ جو آپکی شان سے بعید تھا۔ افسوس۔

اس سکول کے متعلق جسقدر غلط فہمیاں ہو رہی ہیں امید ہے کہ آریہ بھائی ان سے عنقریب مطلع ہو سکیں گے مگر اتنا عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ سکول کیا بلحاظ تعلیم اور کیا دیگر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اور یہہ پہلا سکول ہے۔ جسمیں مذہبی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ جسکی سکیم آیندہ کسی موقعہ پر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ بالفعل اس سکول میں پانچ گریجوئیٹ اُستاد کام کرتے ہیں یعنی لالہ کیشو رام صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر۔ لالہ بھورام صاحب بی اے۔ لالہ کرمچند صاحب بی اے۔ لالہ جگت رام صاحب بی اے۔ لالہ متھرا داس صاحب منشی فاضل بی او ایل۔ انکے علاوہ

لٹکا دھرم۔ لٹکا کرم اور کلجگ میں لٹکا ہی پرچار ہے

کئی روز سے ماسٹر ہنس راج جو بچار نمبر ۳ میں بہ سلسلہ ہے۔ جس کو اونا دیشی اور مکاری سے آریہ دھرم کی آڑ لیتے ہوئے ویدوں جیسی پوتر بانی کو بے زبان جانوروں کی ہوتہ رنگنے کی کوشش کیگئی ہے اور جس قسم کے خرافات اور خلایق عامہ کے برخلاف باتیں اسمیں درج کیگئی ہیں۔ وہ اُسکے بنانیوالے کی اندرونی بناوٹ کو بخوبی طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اُسکے مولف پنڈت بھولو جی جیسے ہیں جو کل آریہ سماج وغیرہ اسمعیلخاں کے مبلغ ۱۵ روپیہ کے نوکر تھے۔ اور صرف اسی ۱۵ روپیہ کے لیئے آریہ سماج میں داخل ہوئے تھے۔ آپ ۱۵ روپیہ کی ملازمت پر یہاں بھراتری سکول کے پنڈت مقرر ہو کر آئے تھے۔ اُسوقت آپ ویدوں کو ایشور کا گیان نہیں مانا کرتے تھے۔ آریہ سماج کو برا بھلا کہنا اپنا پرم دھرم سمجھتے تھے۔ سوامی دیانند وسچارے گورودت تو آپکے نشانہ ہی تھے۔ آپ ۱۰ جنوری ۱۸۹۴ع کو اس سماج کے اپدیشک مبلغ پانچ روپیہ پر مقرر ہوئے تھے۔ جبکہ اکثر سبھاسدوں نے دیکھا کہ آپ ویدوں کو نہیں مانتے وہ اس خیال میں تھے کہ آپکو اپدیشکت سے علیحدہ کیا جاوے۔ جب یہہ خبر آپکے کانوں تک پہنچی تو انھوں نے فوراً اس خیال سے کہ اب ۵ روپیہ چھینے جاوینگے۔ ۲۸ مارچ ۱۸۹۵ع کو آریہ سماج کے ممبر بنگئے۔ پھر آپ اسوجہ سے اپدیشکت سے علیحدہ نہ کیئے گئے۔ آپکی لیاقت کا یہہ حال تھا کہ ایک معمولی دید منتر کی ویاکھیا بھی آپ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس قسم کی کئی عرضیاں انترنگ سبھا میں دیگئیں۔ کہ پنڈت کو ہدایت کیجاوے۔ کہ آئیندہ پہلے منتروں کو گھر سوچ آیا کرے۔ اور کئی عرضیاں اسقسم کی دیکھیں کہ چونکہ پنڈت جی ویاکھیا نہیں کر سکتے۔ اسلیئے انکو اپدیشکت رکھنے سے خزانہ کو فایدہ نہیں ہے۔ انکو علیحدہ کیا جاوے۔ ناظرین آپ انسے انکی لیاقت کا حال معلوم کر سکتے ہیں۔ جب آریہ سماج میں ماس کی بابت شور ہو رہا تھا۔ تو اُسوقت بھی آپ ماس سیون پاپ مانتے تھے۔ یہہ بات آپ نے کئی موقعوں پر صاف طور پر ظاہر کی۔ جبکہ لالہ جینید لال امرتسری پشیان کے ہتھ کا جوڑا کرم سنسکار ہوا۔ تو آپنے اسموقعہ پہ صاف طور پر پبلک کے سامنے کہا تھا۔ کہ ویدوں میں ماس کی صریح اور صاف مخالفت ہے۔ اس سنسکار کے ٹھیک تیسرے یا چوتھے روز آپ کو خبر لگی۔ کہ جودہ پور میں ۶۰ روپیہ کی اسامی خالی ہے۔ اور ہمارے سماج کے کسی صاحب نے اُنکے لیئے سفارش کی۔ یہانتک کہ انکو سفارش کے لیئے لاہور میں ماس پرچارک پارٹی کے پاس لیگئے۔ تو آپ فوراً کہنے لگ گئے۔ کہ ویدوں میں ماس کی صاف اجازت ہے۔ جبکہ ممبروں کو اسبات کی خبر لگی۔ تو دونی حیرانی چھا رہی تھی۔ کہ آج چوتھا۔ پانچواں روز ہے۔ پنڈت جی ماس کی تردید کر رہے تھے اور آج تائید کر رہے ہیں۔ اسکا کارن کیا ہے۔ جب معلوم ہوا۔ کہ ماس پرچارک چھاونی کے واسطے اُنکے لیئے سفارش ہوئی ہے۔ تو تسکین ہوگئی۔ کیونکہ یہہ خاصیت پنڈت جی میں موروثی تھی۔ پھر آپ ماس کا صاف اور پبلک طور پر پرچار کرنے لگ گئے۔ تو بہت سے تحریری و رجسٹری شدہ نوٹس شاستراتھ کے لیئے ان کو دیئے گئے۔ لیکن اُنکے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ پھر ممبروں نے انترنگ سبھا میں اُنکی موقوفی کے لیئے کئی درخواستیں دیں لیکن چونکہ ادھکاری اپنے پیارے پرچارک کو سماج سے علیحدہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اسلیئے اُنکی درخواستیں انترنگ سبھا میں پیش تک نہ کیگئیں۔ ممبر حیران تھے کہ کریں تو کیا کریں۔ ۱۵ چار آدمیوں کو سماج کو استعفا دینا پڑا۔ اور بہت سے ممبروں نے ۱۵ - اگست ۱۸۹۶ع کو سماج سے استعفا دیدیئے جب یہہ خبر ہمارے ضلع کے فخر مہا اُپکاری رائے ٹھاکر دت ورائے پیڑا رام جی کو پہنچی۔ تو وہ اس خیال سے کہ اسکا لگایا ہوا پودا چند خود غرضوں کی خود غرضی کے باعث سوکھ نہ جاوے۔ اِنکے تشریف لائے۔ اور اُسکے متعلق پرائیوٹ طور پر کام کرنا شروع کیا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ پنڈت مذکور کو جبراً منع کیا گیا۔ کہ وہ آئیندہ ماس کا پرچار نہ کیا کرے اگر کوئی اُس سے سوال کرے۔ تو یہہ جواب دیوے کہ سماج کے سدہانتوں کے ورودھ ہے۔ ورنہ سماج سے علیحدہ کیا جاویگا۔ اور ممبران کے استعفے واپس لیئے گئے۔ آپنے اب اس خیال سے کہ مبادا پانچ روپیہ نہ چھینے جاویں۔ ماس کا پرچار بند کیا۔ پھر دیوتا جی جنکے لیئے پرچارک ماس چھاونی میں اتنی بھاری سفارش ہوئی تھی۔ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے۔ اور آپ فوراً پچاس کی ملازمت پر اُس چھاونی میں پہونچے۔ اور پہلے پہل آریہ سماج کے لیئے اپنی قربانی کا ثبوت ماسٹر ہنس راج جو بچار نمبر ۴ دیا۔ جسکا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں اور جسکے لیئے آپکو ۴۰۰ چار سو روپیہ کا بھاری عطیہ دیا گیا۔ پاٹھک گن آپ نے اپنے تک کو غارت کر دینے برہمن کے گھر جنم لیکر ویدوں جیسی پوتر پستکوں کو بدنام کرنیوالے۔ سوامی دیانند کے مشن کو خاک میں ملانے والے ماس پرچارک پیرو کی مختصر سوانح عمری تک

ستیارتھ پرکاش بھی پڑھ لی ہوگی۔ بھلا اُن شخصوں سے جنکو اتنا بھی ویدک گیان نہیں ہے۔ اور صرف زر کے لیئے آریہ سماج میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ کوئی بہتری کی امید کر سکتے ہیں۔ مانس پرچارک پارٹی گروہ گھنشال سادھو پرکاشانند اپنے پرتھم پتر میں پنڈت جی کو مہاودوان اور دیش ہتکاری ظاہر کرتے ہیں۔ !! ایسا ہی سمے آنا تھا۔ کہ مہیدر کی آڑ لینے والوں۔ مہیدر کو سوامی دیانند پر ترجیح دینے والوں۔ اپنے پوتر وید کو خون سے رنگنے والوں۔ مدھ اور ماس کی اجازت دینے والوں کو بھی دیش ہتکاری کا لقب دیا جاویگا۔ سادھو جی نے خوب ہی طریقہ نکال رکھا ہے۔ کہ "من ترا حاجی بگویم تو مرا قاضی بگو"۔ ہا ہا عجب ہے آریہ سماج کی قسمت میں بھی ایسے خوفناک آدمیوں کا ہونا لکھا تھا۔

پنڈت ٹھاکری چند جی۔ کیا یہ کام جو آپ کر رہے ہیں برہمنوں کا کام ہے۔ کیا آپکے آتما کا مول صرف پانسو روپیہ ہے۔ کیا آپ کو ویدوں جیسے پوتر کتاب کو بدنام کرتے ہوئے سنچا نہیں آتی ہے (میں بھول گیا سنچا تو آپکی چار سو روپیہ کے ہاتھ بکی ہوئی ہے۔) کیا آپ کو پرمیشور کا جسکی بانی کو آپنے اس طرح کلنکت کیا۔ کچھ بھی خوف نہیں ہے کیا وہ تمکو تمہارے کیئے کا ڈنڈ نہیں دیگا۔ اور جو دے گا۔ اور یاد رکھو وہ ڈنڈ بڑا بھاری ڈنڈ ہوگا۔ وہاں تم سے یہ نہیں پوچھا جاویگا۔ کہ تمنے کتنے روپیوں کے عوض دھرم اور ایمان کو بیچا۔ اور کتنے رشیوں کی اولاد کو بکروں کے خون سے رنگا۔ وہاں سوال یہ ہوگا۔ تم نے میری بانی کو کیوں اپوتر کیا۔ اور اسکے لیئے تمکو ڈنڈ بھوگنا پڑے گا۔ آپ جو ہم کو لکھ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ ان دیکھے شبر تینوں نے آریہ سماج کی بوٹی کو کھا لیا ہے" دیوتا جی! سوامی دیانند جنکی وہ بوٹی

لگائی جسکی کہ پاسی تم اپنا پیٹ پال رہے ہو۔ کیا وہ دیکھے شبر تن نہیں تھا۔ کیا آریہ سماج پنجاب کے ودیارتن پنڈت گرودت جی جنہوں نے اس بیل کو سینچتے ہوئے جان دیدی۔ وہ دیکھے شبر تن نہیں تھے۔ کیوں سچ نہیں کہتے۔ کیوں سچ نہیں کہتے ہو۔ کہ انہیں مانس پرچارکوں نے جنکے زمرے میں اول نمبر آپکا ہے۔ آریہ سماج کا مانس کھا لیا ہے۔ ایشور کے نیائے سے ڈرو۔ اسکے نیائے سے کانپو۔ اسکا نیائے بڑا بھاری نیائے ہے۔ وہ تمہیں ضرور تمہارے کیئے کی سزا دیگا۔ میں اب یہ بات کرانیکیٹ کو کتنی عزت دیجاویگی۔ اپنے ناظرین سے پوچھتا ہوں۔ کہ جس شخص نے صرف پانچ روپیہ کے لیئے آریہ سماج کی ممبری قبول کی۔ اُس کی تصانیف کو آپ کتنی عزت دینے کے لیئے تیار ہیں۔

آریہ دھرم کا سیوک
شام لال نند دالی زود تھیکیدار میلسی

ایک مانس پرچارک مہا پرش کی گپت لیلا کا پرکاش

یدپی ہم مانس پرچارکوں کی چالبازیوں اور دھرم ورودھ کارروائیوں کو آریہ پتروں دوارا وقتاً فوقتاً طشت از بام کرتے رہے ہیں مگر اُنکی آریہ سماجوں کو جڑھ مول سے اکھیڑنے والی اور اُنکے دھرم شیخ ہردے کو ٹھیک ٹھیک فوٹو سلوک سے سمیش کرنے والی گپت لیلا کو پرگٹ کرنے میں ہم نے اب تک مصلحتاً سنکوچ کیا۔ اب چونکہ انہوں نے سماج کا تختہ پلٹنے کے لیئے کمر بہت مضبوط باندھ لی ہے۔ اور چاروں طرف اپنی کردہ پالیسی کے چکر چلا کر سینکڑوں بھولے بھالے آدمیوں کا سخت بے رحمی سے خون بہا رہے ہیں۔ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ان حضرات کی گپت لیلا کو پرگٹ کرنے کے لیئے جو مصالحہ ہمارے پاس ہے۔ اسکو پمفلیٹ فارم میں آریہ پبلک کی بھینٹ کریں۔ چونکہ پمفلیٹ چھپوانے میں کچھ سمے لگیگا۔ اسلیئے فی الحال ہم ایک سادھارن پتر جو کہ ایک مانس پرچارک مہا پرش نے ایک مانس پرچارک سادھو کو لکھا تھا۔ پرکاشت کر کے پبلک سے اسی پرچھش بھاؤ سے بغور پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے مہا پرش ہی بھارت جننی کا دکھ ہرینگے۔

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند ودیارتھی راہبر

نقل پتر

شری ۱۰۸ اپتھی دیش ہتیشی دھرم ہتکاری سوامی جی۔ نمستے

آپکے کرپا پتر پہنچے۔ آنند ہوا۔ آپکے پتر کی پرتیکشا لگی رہتی ہے۔ کون دن نہیں جاتا جب وہ گھنٹے روز آپکا اور چودہ پور کا چنتن نہیں کرتا ہوں کروں کیوں نہ۔ کیونکہ جیون کا ایک انگ اودھر کے لیئے ہے۔ اور بڑا ہی شوک ہوگا جو چودہ پور آدھ ہیش سمر کرنیل جیسے مہان سہایک ہونے پر منورتھ سدھ نہ ہو۔ آپ کا کارن یہی ہے۔ کہ بڑے بڑے ٹھاکروں اور سیٹھوں اور اودیپرسٹوں کے ہردوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈال دیں۔

(۱) آپکو ویرگیہ و چار اور پدیشکوں کا کرنا چاہیئے سوامی اچتانند جی پرتھے سے آپ پہلے نہیں ہیں۔ یہ بات آپ اُنکو کہیں لیکن یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اُن کو یدی سمبھو ہو تو مٹھ کا کام سپرد

ہے۔ اور وہ ہو وا اُس استہان پر پاٹھشالا آدمی کھولکر استہت ہیں۔

باقی اپدیشکوں سے کام لینا چاہیئے۔ اور یدی اُن میں . . . . . . پریم نہ ہو تو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ سے اُنہی تنخواہ پر کسی اور استہان پر بدلے جاویں۔ (پنڈت گنیش چندر کو پہلے پریس میں بدلا گیا۔ پھر موقوف کیا) اور اُنکے استہان پر کوئی . . . . پرش نیکت ہوں جنہیں . . . . . . کرنیکا ہو۔

یہہ چاری شنوت (نوٹ) یہہ ہی مہاشے ہیں جو وقتاً فوقتاً اُس پرچارکوں کی حمایت میں بھارت سُدھار میں مضامین لکھتے رہے ہیں) دہرم سال میں گئے ہوئے ہیں۔ اور میں نے اُن سے پوچھا ہے۔ کہ وہ کچھہ کال کے لیے جودہ پور جانا چاہتے ہیں۔ یدی اُنہوں نے لکھا تو کر لے کا کیا پربندہ ہوگا۔

اِس سمہ پانچ آدمی ہیں جو آپکا کام کر سکتے ہیں۔ (آپکا کام سے مطلب ہاؤس پرچار سے ہے) پنڈت راجہ رام یہاں نہیں ہے جب میں کو آویگا۔ تو میں اُن کو پوچھوں گا کہ وہ آنا چاہتا ہے وا نہیں۔ میری سمتی میں وہ پسند نہیں کرے گا۔ کیا تو آپ اُسے کیا سمجھ دینگے پنڈت دیوی چند ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا پنڈت شاستری ہے۔ ہاؤس کے وشے پر لوگ اُس سے درود کرتے ہیں۔ اپدیش کرنا بھی جانتا ہے پرنتو اُس کارئیہ میں اچھی سہایتا ملیگی۔ (ہاؤس پرچار کے لیے پشتکیں طیار کرتے ہیں) وہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی نوکری چھوڑ دے گا پنڈت بہاری لال کا حال میں لکھ چکا ہوں۔ پنڈت نند فیروز پور والا یدی آپکے پاس آجاوے تو اچھا ہی ہے۔ پنڈت کرپا رام باغبانپورہ والا

ایک چھوٹا اپدیشک بھیں دیہہ والا بن سکتا ہے ہوشیار پور کا سیدہا سادا وہ اپدیشی جو آپ کے پاس آیا کرتا تھا اور اوریئل کالیج میں پڑھتا تھا . . . . . نہیں ہے۔

یدی آپ میرے اور اپنے پتر رجسٹری کرا کر بھیجدیں۔ تو بھی اچھا ہے۔

(۳) آپ سپشٹ لکھیں کہ جس پنڈت کو آپ چاہتے ہیں . . . . . . اُسکا نیت دین کیا ہوگا آپنے جو اپدیشکوں کا دین سوامی اچیتانند کے ذمے میں کرا دیا ہے۔ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اب وہ اقیمنٹ تو بھی ہے۔ تو تھوڑی دیر میں اُن کا حال مہاراجہ صاحب پر پرگٹ ہوگا۔ تو اُدھم اُدتپن ہوگا۔ (۲) وہ جلدی بدلتے ہیں۔ کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔ (۳) آپکا ادھکار اپدیشکوں پر کیا ہوگا۔ ہر بات میں جھگڑا نہ کرنا پڑے۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ آئندہ سادہان رہنا چاہیئے۔

(۴) میرا ابھی جودہ پور آنا کٹھن ہے۔ ٹھیک اگست تک تو میں لاہور سے ہل نہیں سکتا۔ پیچھے دیکھا جاوے گا۔ میرا اس سال کانگریس دیکھنے کا بھی ارادہ ہے۔

میں لالہ . . . کی طرف سے پتر مہاراجہ صاحب کو بھجواؤں گا۔ آپ شاہ پور گئے ہیں یا نہیں۔ نہیں تو کب تک جاوینگے۔ پنڈت مولراج وہاں کے اپدیشک تو اپنا ہی ہے۔ ٹھاکروں کیساتھ کوئی سمبندہ کے ساتھ جودہ پور میں ہے۔ اور وہ اپدیشک بنایا جاوے تو اچھی بات ہے۔

آپکو چاہیئے کہ آپ ایسے اپدیشک بناویں اور تیار کریں کہ جو . . . . . . ہیں۔ اور آپ کے سنجھ جنبک ہوں۔ اِسپر اودشیہ دھیان دیں۔ اور مجھے لکھیں کہ آپنے کیا سوچا ہے۔

پرنتو ہر سمے سوامی اچیتانند کا مان رکھیں اور یدی اُنکے ہردے میں دہرم کا انکر اُدتپن ہو جاوے۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ لاہور سماج کے پتر کا اُتر دیں۔ شانت رہیں۔ اُنکا مات پر یہہ ہے کہ آپ کے اُتروں کی نقل سب سماجوں میں بھیجیں۔ اور اُن کا کیا حق ہے۔ کہ آپ پر ایسے سوال کریں۔

آپ شاید جانتے ہیں کہ جودہ پور کا کالج کمیٹی میں دو پرتی ندہی بھیجنے کا ادھکار ہے۔ کیونکہ اُنہے دس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اِسلیئے آپ یدی مناسب ہو۔ تو دو پرش جیسے لال پورن چند وکیل اور لالہ امرناتھ کو کالج کمیٹی میں اپنا پرتی ندہی بھجوائیں۔ یہہ پتر پنڈت . . . . پرشاد کی اور سے لالہ . . . . رام کے نام آنا چاہیئے اِس سے وہ وہاں پرش کالج کمیٹی میں پروشٹ ہونگے۔

(۶) جو پتر آپنے میرے دیکھنے کے لیئے بھیجا ہے وہ سرٹیفکیٹ ہے۔ لالہ خوشی رام کو اُسکی نقل ایک بھیجدیں۔ پر اُسمیں سچائی منتری کے دو باتوں سے مجھے نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ لالہ منشی رام آدمی کو کوئی جن ہمارے پتروں کی باتیں لکھہ دیتا ہے۔ چنانچہ ست دہرم پرچارک میں یہہ بات چھپی ہے کہ میں نے آپکو رزولیوشن بدلنے کے لیئے لکھا تھا۔ اور بھارت سُدھار اور فیروز پور گزٹ کو روپیہ بھجوانے کا سماچار بھی اُن کو پہلے پہنچ گیا۔ جودہ پور کے جن . . . . . . چند کے نام کا پتر دہرم پرچارک میں بھی چھپا ہے۔ آپ خیال رکھیں کہ کہیں کوئی آپکی صندوقڑی میں سے اڑا نہیں لیجاتا۔ کیونکہ آپکا سبھاؤ وشواسی ہے۔ میں پتروں کو بڑا گپت رکھتا ہوں۔ آپ یا تو بڑی ساودہانی سے رکھیں یا پتر پھاڑ ڈالا کریں۔ اور پھر بات کیا کریں۔ کیونکہ ودیشی لوگ ہر سمے تاک میں رہتے ہیں۔ سمبھو ہو تو سوامی اچیتانند سے پرایشچت لیں۔ یدی اُنہیں کچھہ بھی نہیں ہے۔

(۵) جودھ پور سماج کے رزولیوشنوں نے یہاں بڑا کولاہل مچا دیا ہے - اور آریہ اخباروں نے بڑا شور مچایا ہے - آپکو کچھ ضرورت نہیں ہے - کہ اسکا نام لکھیں - نہیں تو ہم لاہور سماج میں پیش کر کے آپکو خارج کرنیکا پرستاو کریگا -

(۷) مجھو ٹھور دیہہ پہنچگیا میں نے دہ روپیہ بہتہ . . . کو دیدیا ہے - اور انہوں نے بھارت شدھار فنڈ میں جمع کر دیا ہے - مہاراجہ کی سہائیتا کا ہم انیت دھنباد دیتے ہیں - آپکو چاہیئے کہ وہاں کی سماج کے منتری کو اپنے انکول بنا دیں - جس بات سے مہاراج صاحب اپرسن ہوں - وہ کدا نہ کریں - اور انکی آگیا کے بنا کوئی کام نہ کریں جیسے . . . . ہو ویسی ہی برتی رکھنی ہمیں ایسا ہو - کہ اتی دیاوان ہو کر ریاست کا روپیہ بہتہ یا اچت کام میں بھی اویک خرچ کرا دیں - سوادیش مہاراج صاحب کی نیتی - دھیرج اور دھرم انوراگ سے اپگیہ ہے - اور ان کو دھنباد دیتا ہے - آپ بھی ریاست میں دھرم پھیلا کر مہاراج کے سندیش کو سیدھ کریں - میری اور سے انکی سیوا میں . . . نمستے کہہ دیں - میرے پتروں کا اتر کرم انوسار دیا کریں -

سماج کمیٹی کے لئے نام نیت کرنے سے پہلے آپ کا پرم پریہ . . . . رجسٹر کی اور سے یہ لکھا جانا اوشیک ہے - کہ ہمارے روپئے جودھ پور سماج کو [illegible] نہ ہوں -

کارسپانڈنس

امرتسر

لالہ موہن لال جی امرتسر سے لکھتے ہیں کہ ۱۶ - جولائی ۱۹۲۶ کو

امرتسر سماج مندر میں ہون کے بعد پنڈت نندلال جی نے پرارتھنا کی اور ماسٹر راجمید اس جی نے ایک بہت عمدہ مختصر سی تقریر دیاکھیان کے طور پر کی - اسکے بعد ماسٹر راجمید اس جی کو شدھ کیا گیا -

بروز بدھوار ۱۹ - جولائی کو آریہ ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ بڑی رونق سے ہوا - اسکے متعلق ایک ذیل کا واقعہ ہوا - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگ کس پالیسی سے چل رہے ہیں - کہ آریہ سماج کے ممبر کار حاصل کر کے کئی قسم کے نقصان پہونچا رہے ہیں - جس وقت چپراسی سماج ڈبیٹنگ کلب کے اشتہارات تقسیم کر رہا تھا - جب کالج میں گیا - تو پنڈت شیو رام تے اشکورد کا - کہ ہیڈ ماسٹر صاحب خفا ہونگے - اشتہارات تقسیم مت کرو - مگر وہ نہ رکا بلکہ گھوش صاحب کے پاس جو جماعت بیٹھی تھی - وہاں بھی تقسیم کر آیا -

امرتسر میں آجکل منشی دینڈیال صاحب جنرل سکرٹری بھارت دھرم مہامنڈل پھر کا یا پلٹ کر آئے ہیں - سابق میں جناب آریہ دھرم کو اور آریہ شبد کو برا بھلا کہتے تھے - اب ہی آریہ ستان کہلانے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور ہندو شبد سے نفرت کرتے ہیں - آپ نے ۲۶ - جولائی تک دو ویاکھیان ایک تھی اور وشواس دوسرا اوپاسنا پر دیے - بہت ہی ہکے یکتی اور دلائل آپ پیش کیں - مثال کے لئے کچھ پیش کیجاتی ہیں - **یکتی** - جب آدمیوں کو ایک مورت سنتوشٹ کر دیتی ہے - مورتی کبھی نشٹ نہیں ہوتی - اور سدا ایک رس رہتی ہے - اسلئے مورتی پوجا کرنی یوگیہ ہے -

یکتی ۲ - جب ایک عالم فاضل تمہارے آگے مورتی پوجا کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے - کہ میں ایسی مورتی کی پوجا کرتا ہوں اور جب ایک گنوار کرتا ہے - تو وہ سمجھتا ہے - کہ میں اس پتھر کی پوجا کرتا ہوں جسکی بنی مورتی ہے -

کیا خوب یکتیں تو بہت عمدہ پیش کیں - منشی جی کی عجیب قسم کی لیاقت ظاہر ہوتی ہے -

سماچار خبریں

۱۵ - جولائی ۱۹۲۶ء کو راولپنڈی آریہ سماج کے ستسنگ کے جلسہ میں پنڈت سیتارام جی نے پرارتھنا کرائی اور پنڈت بھگوان دین جی نے کتھا کی - پشچات لالہ کانشی رام جی نے پور شار تھ پر ویاکھیان دیا - لالہ ہر چرن داس کا ئیستھ ممبر آریہ سماج امرتسر جماعت تبدیلی اس سماج کے ممبر ہو گئے - پرتی ندھی وید پرچار فنڈ شب و روز نہایت ترقی پر ہے - لالہ مراری لال سپرنٹنڈنٹ ممبر آریہ سماج نے جو ایک ماہ سے علیل ہیں - مفصلہ ذیل دان کیا - صدر آریہ سکول عہ صدر پتری پاٹ شالا عہ سماج اناتھ فنڈ عہ -

مہاشہ منا لعل گپت ریلوے گارڈ بانڈی کوئی راجپوتانہ ریلوے نے اپنی ترقی تنخواہ پر ۱۵ روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیئے -

موضع بارن اشری علاقہ ریاست پٹیالہ میں ماسٹر سر بہشت پال جی کی کوششوں سے اناتھ فنڈ جاری ہو گیا -

آریہ سماج رانجی علاقہ ناگپور کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا - بابو بالکرشن صاحب وکیل پردھان منشی دوار کا ناتھ صاحب سکرٹری - بابو بلدیو سہائے کوشا دھیکش و پستکا دھیکش - یہ آریہ سماج تھوڑے ہی یوم سے قائم ہوا ہے - بالفعل ۹ ممبر درج رجسٹر ہیں -

اشتہارات

مشتہران اپنی اپنی تحریروں کے خود جوابدہ ہیں -

شہر میرٹھ کے مشہور نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و سفید کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

اور باقاعدہ ہفتہ وار روز شنبہ بازار کنیح سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاقی مضامین شرت پولیٹیکل و سوشیل اعلیٰ مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رادھے چند صاحب ایڈیٹر مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں باہر والوں سے معہ محصول للعہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرماکر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرماینگے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ درباسنجرد ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین ست درپن

اگر آپ چھوٹے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسکو ضرور منگائیے!

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنسے کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں۔ بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی صدقہ کرتے تھے۔ حضرت مسیح کی بد علمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے نیوگ نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پہلا پہلی۔ دوسری تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا غلط کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور انجیل کی تحقیقات۔ فرقہ ابیونیہ۔ ماریونی۔ مانی کنیز سروس کیتھلک۔ یونانی چرچ ساکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب شعیا کی کتاب حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ بعد میں قوم کیچند متیں اہل بہشت پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے یہ ایک سو اسی صفحہ یعنی ۱ ۱/۲ جزو کی کتاب عمدہ و سفید کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸؍ محصول ڈاک اسکے علاوہ بذمہ خریدار۔ اصل اور خرچ ہو گئے جسمیں جلد سے جلد زیادہ خریدنے پر بعض تخفیف کی گنجائش ہے۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو۔ جلد خرید فرمادیں۔ ورنہ یہہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ درباسنجرد ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود یکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ جادہ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک دقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ مشتاق پتھر بنانیکے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پھر سکوا لیتے ہیں۔ جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ہے اور جمادگی یہہ کیفیت ہے کہ جلتہ پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے۔ تو نقش کالحجر ہو جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسنے خریدی اُسنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔ المشتہر کشن سروپ درباسنجرد ودیا درپن میرٹھ۔

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تقاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے۔ چمن اور روش وغیرہ تیار کرنیکے قاعدے ترکیب تجربہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام جنسی بیان قسم تک کا منبع شباہت استعمال پھل پھول رنگ خشبو خوشنما وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس کے نہایت عمدہ طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و سفید ۱۲×۲۰ اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف مع تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھولوں کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجوردار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

المشتہر کشن سروپ درباسنجرد مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے خریدار ہوکر اسکی قیمت مبلغ ... روپیہ پیشگی بھجوائیں گے۔ اُن کو ایک جیب گھڑی بنام ... جسکی قیمت چھ روپیہ ہے نہایت صحیح وقت دینے والی مفت نذر کیجائیگی۔ المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام — انعام

جو شخص ثابت کر دیوے کہ اسکو ہمارے میرے کے سرمے سے بجائے فایدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص میرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض دل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار ہولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخن پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزی اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ اور میرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروپرائیٹر بیاسنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام معہ پتہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے میرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر مہر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر سرجری کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوش ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ۔

جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۲۰ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید محمد شاہ صاحب شفاخانہ کمسریٹ۔ مقام عدن۔ ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ مقام نرسنگھ پور۔ ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادہم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام کلیرہ ریاست جہالاوار

جناب حکیم اسمعیل خان صاحب۔ پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ بمقام مہاڈ احاطہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب میڈیکل افسیر شفاخانہ مواد۔ علاقہ سندھ۔

جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر میو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کیچ بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خان صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر۔

جناب مسٹر رنگٹ راجو صاحب بہادر بمقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔

جناب مسٹر المفید سید عنین بیتم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام دہلی۔

پانچ ہزار روپیے کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کی سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچہزار روپیے کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کیلئے مورخہ ۱۹۔ فروری ۱۸۹۳ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مترسیہ بہاوسے برتیں" "الیشوریہ نیم کا پالن"

اخبار
ست دہرم پرچارک

اُودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) دہرم سمبندہی اور دیگر مختلف خبروں کا مشتہر

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی سہ محصول ڈاک للعہ بلا محصول ہے طالبعلموں سے سالانہ مع محصول ہے بلا محصول عہ (۲) اکا پانڈٹوں کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ایکبار زیادہ دیر کے لیئے خاص انتظام ہوسکتا ہے

قیمت چہولی مضامین بہیجنے سے لیجاتی ہے

وید پرچارک

اس نام کا ایک ماسک پرچہ جسمیں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے۔ وید پرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ

وید پرچارک پریس جگراؤں کی پستکیں

ستیہ یوران بہاکہا دو ہا دچوپائی صہ۔ بہرتری شتک بہاکہا سنسکرت ٹیکا مول شتک ایک روپیہ لگھو کومدی بہاکہا ٹیکا پوروآردہ ۵ سدہانت کومدی بہاکا ٹیکا ۸ ر چانک نیتی بہاکہا ٹیکا ور عہ پرارتہنا پتنگ مصنفہ لالہ دیوراج ۲ر راماین سار ۳ پہ الشور دچار ۲ پُر شراوہ بیوستھا ۲ پُر پریم ساگر انگریزی میں چہپا ہوا قیمت عہ مجلد ۲

سنسکرت پستکیں

سام وید سنگہتا سوبہت عہ یجروید سنگہتا سوبہت ۱ر ایشادی دسوا پنشد عہ۔ اتری انگرا ہاریت یم شنو ادشنا کی چہہ سمرتی ۱ر بیاس سمرتی ۱ر الیش کین اوپنشد سنسکرت ٹیکا سہت ۴ر نیائے درشن باشین منی کرت بہاشیہ عہ۔ نیائے سوتر برتی انتباتہ پنچانن کرت عہ۔ سانکہہ پرچن بہاشیہ ۱ر سانکہہ سوتر برتی ۱ر تیار یرک سوتر برتی عہ یوگ درشن بیاس بہاشیہ ۱ر کہٹ شاستر مولی ۲ر ششرت ویدک عہ

ویاکرن پستکیں

پاتنجل مہابہاشیہ کیٹ کرت ویاکہیا سہت ۵ر کاشکا اشٹادہیائی کی برتی صہ کاتیاین سوتر پوربارہ ۲ر گوپتہ برہمن عہ

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکہی ہر ایک زبان کی چہپوائی کتاب فارم وغیرہ ادر سستے نرخ سے ہوسکتی ہے۔ بلا توقف بہیجدیجئے جلد چہپکر پہونچینگے۔ منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ کے نام خط وکتابت کریں۔

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر سے ملسکتی ہیں

درن بیوستہا ۲ر قیمت ۲ر استری سکہیا قیمت ۱ر پروار میں آنند قیمت ۳ پُر شاستر جنگ گہیانہ ۲ر جیون چرتر بہگت پورن قیمت ۱ر جیون چرتر حقیقت رائے قیمت ۱ر پرارتہنا پتنگ اردو ۱ر ناگری ۱ر ایک دوناک نظارہ قیمت ۱ر استری کی پرارتہنا ہندی بہاشے قیمت ۱ر رسالہ نشید بارادل بجواب سلسلہ انس پرچار نمبر ۱ ایضا بار دوم قیمت ۱ر رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات پادری ٹی ولیمس قیمت ۱ر آریہ سماجیوں کی سنگتی کیلیئے کا اصلی راز قیمت آرتہ پرکاشا قیمت ۱ر دیراگ سنجاولی قیمت ۱ر بہگتا صہ سوم بہجن آنند قیمت ۱ر راہ نجات بجواب عدم نجات قیمت ۱ر سانچ کو آنچ نہیں ایک کالیکہ کے اعتراضوں کا جواب قیمت فی جلد ۱ر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	بہترین اور اکسیر صحت اطفال کے لئے جو کہ بچوں کو تکلیفات طفولیت کی جیسے کالا پھنسی وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت فی شیشی
[illegible]	اسکے استعمال سے [illegible] فائدہ ہوتا ہے [illegible] دو ہفتہ میں۔ قیمت چار آنہ
[illegible]	پیشاب میں درد ورم جلن بار بار حاجت کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	علاوہ خوشبو کے علاوہ نہایت کارآمد۔ درد سر۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی
[illegible]	دانتوں کو ہلنا۔ کیڑا لگنا۔ بدبو۔ گوشت خورہ۔ مسوڑوں کی خرابیاں۔ دانت چمکدار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ
[illegible]	کمزوری بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی۔ جالا۔ روشنی کی [illegible] کو دور کرتا ہے۔
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ بےچینی۔ درد کمر [illegible]
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ [illegible] گردہ۔ [illegible] کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن
[illegible]	مسوں کا درد۔ جریان خون ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف [illegible] چھوڑ سکتا ہے۔ قیمت فی تولہ
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے یا [illegible] کو دور کرتا ہے۔ فی تولہ
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بےچینی۔ [illegible] ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کر کے لطف دکھاتا ہے فی تولہ

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش [illegible]

دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک سوزاک [illegible] بواسیر۔ رسالہ [illegible] طبع چہارم [illegible] رسالہ قیافہ [illegible]

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور [illegible]

ڈاکٹر سین کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ [illegible] مات کرنے سے انہیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص [illegible] ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ عورتوں کی [illegible] درد کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی [illegible] گولی فی شیشی [illegible]

عرق کافور [illegible] کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے [illegible] سو مریضوں [illegible] آرام ہو جاتا ہے۔ [illegible] لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے [illegible] کی درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال [illegible]

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر [illegible] کا بنایا ہوا عرق کافور [illegible] ہم نے بھی [illegible] کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدھالہ پٹیالہ

خاکسار نے [illegible] کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کے لئے آریہ اوشدھالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی بہبودی میں دکھایا ہے۔ جو صاحب دنیا کا [illegible] دیدہ دانی [illegible] کرنا چاہیں بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں اور چند بانسخہ جو ایک [illegible]

کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر انداز نہ کیجئے۔

پہلی [illegible] انجن۔ یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیابند۔ جلن۔ خارش پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید [illegible] سیاہ [illegible] کوشت [illegible] رس۔ یہ معجون قوت باہ و امراض ذیل کے لئے از بس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی نسیان کمزوری دماغ سستی۔ ان نوجوانوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ [illegible] ضعف جگر یہ شربت ہے جو ضعف جگر کمزوری دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا ٹانگوں کا بھاری ہونا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں ۱۰-۱۲ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ [illegible] [illegible] کی دوا [illegible] آرام ہو جاتا ہے خواہ کسی قدر [illegible] ہو۔ قیمت فی بکس [illegible] سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو ایک ہفتہ میں کلیۃً آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی [illegible] سوزاک آتشک کی دوا۔ جو اکٹھا ہو اسکے لئے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ فی ڈبی [illegible] آتشک کی گولیاں اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی [illegible] [illegible] ضعف [illegible] آرہ می۔ امتلاء معدہ۔ ہیضہ۔ درد شکم نفخ شکم۔ خوراک تھوڑی کھنی [illegible] ڈبی کافی ہے فی ڈبی [illegible] کی گولیاں [illegible] میں کامل آرام دینے والی فی بکس [illegible] قوبا کی دوا لگتی نہیں ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس [illegible] خواہشمند پتہ ذیل پر آ دیں۔

المشتہر [illegible] آریہ اوشدھالہ پٹیالہ ضلع [illegible]

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۱۰ - اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۸ ساون

ایڈیٹوریل نوٹس

ستیہ کو بل جو بیر پرش ایک مرتبہ دھارن کر لیتا ہے - وہ کسی سانسارک ڈیٹورج سے بھی بھے بہت نہیں ہوتا - ایک بڑے نگر میں مہرشی دیانند ایک مرتبہ دھرم کے دیاکھیان دے رہے تھے - ضلع کے حکام اور بہت سے دیگر صاحبان انگریز بھی دیاکھیان سننے آیا کرتے تھے - جنمیں کمشنر صاحب بھی شامل تھے - ایک دن انجیل اور پورانوں کا کھنڈن شبدوں میں اگت مہرشی نے بڑے زور سے کھنڈن کیا - جسمیں مسیح کی اوتپتی وشنہ کا بھی ذکر تھا - مہرشی ایک بڑے دولت مند آنریری مجسٹریٹ کے مہمان تھے - دوسرے روز صبح کو کمشنر نے انہیں بلا کر سوامی دیانند کی سخت کلامی روکنے کے لیے ہدایت کی آنریری مجسٹریٹ جی سُن تو رہے - کنتو مہرشی سے کہے کون - کسی کا حوصلہ نہ پڑتا تھا - آخر کار ایک نوجوان کے سپرد یہہ کام کیا گیا - جسنے رئیس اعظم کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ صاحب کمشنر کا کچھہ پیغام یہہ کہا چاہتے ہیں - رشی نے سرل بھاو سے کہا کہ تمہارا آتمہ تو کچھہ ہے ہی نہیں - میرا آتمہ کیوں خراب کرتے ہو - جو کہنا ہے ہو کہدو "رئیس نے بڑے دبلے دانتوں ذکر کر دیا - اُسدن کا دیاکھیان سائیکال کو ستیہ پر تھا - رشی کے شبد کبھی نہیں بھولیں گے - انہوں نے کہا "لوگ کہتے ہیں کہ ستیہ کو دباؤ - کیونکہ کلکٹر اپرسن ہوگا - کمشنر اپرسن ہوگا - گورنر اپرسن ہوگا - ارے سانسارک مہاراجہ ادھیراج کیوں نہ اپرسن ہوتا ہو - ستیہ کو ہم کداپی کال نہ دیں - اس تن کے ٹکڑے ٹکڑے تو نشٹ کر سکے کیا کوئی ایسا بھی بیر پرش ہے - جو آتما کو نشٹ کر سکے - جب تک ایسا بیر پرش نظر نہیں آتا تب تک میں ستیہ کو نہیں دبا سکتا " رشی واکیہ پر غور سے وچار کرو -

---

پرتگیا پالن میں ہم لوگ کیسے نیون ہیں - کارن کیا ہے ؟ سدیو یہہ پرشن ہم پوچھتے ہیں - اپنی برئیت کے لیے سینکڑوں عذر پیش کرتے ہیں - اس پرشن کا بڑا سرل اور گمبھیر اوتر مہرشی نے بریلی میں دیا تھا - دیاکھیان کا معمولی وقت بجے شام تھا - سینچر کو درخواست کیگئی - کہ آج تعطیل ہے - اسروز ۷ بجے سے دیاکھیان ہو - رشی نے کہا کہ دے سمہ سے ۰ منٹ پہلے رہینگے - کبھی بھی ایک گھنٹہ پیشتر ہو پہنچ جایا کرتا تھا - بگھی بھیجنے کا کام خزانچی لکشمی نارائن جی کے سپرد تھا - دوسرے روز ہم پہلے ہی جمع ہو انتظار میں بیٹھے رہے - لیکن سوامی جی مہاراج پلیٹ فارم پر ۳ منٹ پیشتر ہی آ سکے - لیکن قبل اس کہ دیاکھیان دینے بیٹھیں - انہوں نے بہاسی ساپ مانگتے ہوئے کہا - " یہہ پہلا ہی موقعہ ہے کہ میں پرتگیا ہانی کی ہے - لیکن میں بگھی کے انتظار میں رہا دریافت پر معلوم ہوا کہ خزانچی جی کو چھین کو تبدیلی وقت کی اطلاع دینا بھول گیا " یہہ کہہ کر فرمایا " آجکل بچوں کے پیچھے ہیں - پرتگیا پالن میں درڑھ ہو سکتے تھے - " پاٹھک سمجھ گیا بچوں کے پیچھے ہونے کی ہی وجہ ہم پرتگیا گھاتک نہیں بن رہے ہیں +

بھی امن دُنیا میں قایم نہیں رہسکتا - ہم ارادہ ہی کر رہے تھے کہ ڈاکٹری کا دم مارنے والوں کی بے مغز دلیلوں کا جواب شروع کریں - کہ ہمارے دوست لالہ آتما رام امرت سری نے اس رسالہ کا جواب لکھنا شروع کر دیا - جو چھپ کر اب ہمارے پاس ریویو کے لیے آیا ہے - اور جس کا نام

ست کا بل ورجھوٹھ کا پھل ہے

یہہ کتاب سیوک پریس لاہور سے ملتی ہے - اسمیں ڈاکٹروں کے پرمانوں اور سائنس والوں کی معقولوں سے ثابت کیا گیا ہے - کہ اناج اور پھل بہ نسبت ماس کے زیادہ پُھرتی اور مضبوطی بخشنے والی غذا ہے - لفٹنٹ سرجن صاحب کے من گھڑت اصولوں کا یُکتی اور پرمان سے بڑا معقول کھنڈن کیا ہے خصوصاً اُس خطرناک اصول کا بڑا پرزور جواب دیا ہے جسکی آڑ میں لفٹنٹ سرجن صاحب نے اپنی ہمقوموں کو بے رحمی اور ظلم کا سبق سکھانا چاہا تھا -

---

سندھیا نرکھن بزبان دیوناگری - قیمت فی جلد ۲ مصنفہ منشی چمن لعل ودیارتھی ساکن کافشگنج - اس پستک میں مصنف نے دو کالموں میں سندھیا کرنے کے لیے پرمان درج کرکے گورو منتر (ارتھات گایتری منتر) کی ویاکھیا کی ہے - اور خاتمہ پر سول نمبر سندھیا کے مکمل لکھدیے ہیں -

---

اسولک بچن سنگرہ - حصہ اول - اردو حروف میں - قیمت فی جلد ۱۰/ -
ایضاً حصہ دوم - قیمت فی جلد ۱۰/ -
ان ہردو گرنتھوں میں مرحوم بھگت پیارے لال جی کی انمول پنجابی نظم درج ہیں - جن کے پرچار سے آتمک اور سماجک اصلاح میں بڑی بھاری مدد مِلسکتی ہے - یہہ ان انمول بچنوں کے مجموعے

[illegible] قایم کرنے میں بھی کامیاب ہوتے
[illegible] تے۔ ہاں! اگر فرضی بھرتی کرکے پنڈ
[illegible] ں کا نام پرتی ندھی سبھا رکھنا ہے
[illegible] یابی ہاتھ باندھے آگے کھڑی ہے۔

[illegible] ینترالیہ اجمیر کی سہ سالہ رپورٹ (۱۸۹۱ء
[illegible] ۶ تک کی) عرصے سے ہمارے دفتر میں
[illegible] ے پڑی ہے۔ بہت سی دیگر ضروری کاموں
[illegible] ہم اب تک اسکو پڑھ نہیں سکے ہیں۔ رپورٹ
[illegible] ہوتا ہے۔ کہ یہہ مطبع پہلے پہل ۱۱ فروری
[illegible] منشی نگر میں زیر اہتمام رائے بہادر پنڈت
[illegible] ہی کھولا گیا تھا۔ اسوقت سے ہی منیجروں
[illegible] بد تبدیلی کے باعث مطبع کے حساب میں
[illegible] آمدنی میں نقصان ہوتا رہا۔ ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء
[illegible] پریاگ (الہ آباد) میں لایا گیا۔ جہاں سے
[illegible] یس کل سامان جو بہت زیادہ ہوگیا تھا۔ اجمیر
[illegible] اور اب تک مطبع اجمیر میں جاری ہے۔
[illegible] کی تبدیلی کے باعث بہت سا روپیہ بے
[illegible] ہی ڈالنا پڑا۔ کیونکہ ایسی بدانتظامی میں
[illegible] ب کا پورا پتہ لگنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اسوقت
[illegible] م بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جسکے لیئے آریہ سماج
[illegible] کے سبھاسد اور ادھیشٹھاتا شکریہ کے مستحق ہیں
[illegible] بگیہ دت جی منیجر ہیں۔ جو شودھک کا کام بھی
[illegible] ہیں۔ جو منیجری انہیں صرف ۲۵ ماہوار ملتی ہے
[illegible] ی رائے میں جب تک کہ پرادیکارنی سبھا کسی
[illegible] منیجر کا معقول تنخواہ پر انتظام نہ کرے تب تک
[illegible] خواہ ترقی نہیں ہوسکتی۔ یا تو پنڈت بگیہ دت
[illegible] ہی جو کچھہ عرصہ سے اپنا کام کامیابی کے ساتھ
[illegible] م دے رہے ہیں۔ منیجر مقرر کیا جاوے یا کوئی
[illegible] یوگیہ پرش تلاش کیا جاوے۔
[illegible] ہ تو سرو ساد ہارن کو معلوم ہی ہے۔ کہ

ینترالیہ کیول مہرشی دیانند کرت پستکوں کو چھاپنے اور انکا پرچار کرنے کے لیئے کھولا گیا تھا لیکن کام بڑھنے اور سامان زیادہ ہونے پر دیگر آریہ گرنتھوں کی چھپائی کا بھی وچار کیا گیا۔ چنانچہ اب تک نروکت چھپ چکا ہے۔ اور شت پتھہ براہمن کی چھپائی کا انتظام ہوگیا ہے جسمیں سے ایک کانڈ چھپکر گراہکوں کے پاس پہونچ بھی چکا ہے۔ ہماری رائے میں بجائے اسکے کہ ادھر چھپائی کے پیچھے بھاگی پھریں۔ ویدک ینترالیہ کے ادھکاریوں کو چاہیئے کہ جسقدر وید بھاشیہ مہرشی دیانند جی کر گئے ہیں۔ اُسکو بہت جلد چھاپ کر سماپت کر ڈالیں تاکہ باقی کا بھاشیہ کرانے کے لیئے بھارت ورش کی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو پریرنا ہو۔ رپورٹ کے ساتھ نقشہ جات بڑے مکمل طور پر لگائے گئے ہیں۔ جنکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت علاوہ بہت سے سامان متعلقہ مشین وغیرہ اور سوامی دیانند جی مہاراج کی بیچ کی پستکوں کے مطبع کے سامان اور نقدی کی قیمت ایک لاکھ ۳۷ ہزار دو سو ایک روپیہ اور سوا آنہ ہے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اگر اسی طرح پربندھ ٹھیک ہوتا رہا۔ تو یہہ مطبع وید اور ویدانگوں کے پرچار کے لیئے زیادہ تر مفید ثابت ہوگا۔

ملتان پرچارکوں کا نیا انگریزی آرگن لکھتا ہے کہ ہم نے ملتان آریہ سماج میں لیکچر دیتے ہوئے اعلیٰ تعلیم کی مذمت کی۔ اور ڈگری یافتہ اصحاب سے خبردار رہنے کے لیئے اپیل کی۔ ملتان پرچارکوں کا کام چونکہ ہمیں بدنام کرنے میں سعدہ ہوتا ہے اسلیئے یہہ اُنکی حرکت کچھہ نئی نہیں ہے۔ ہم نے برخلاف اس کے اپنے لیکچر میں زور دیا تھا کہ اعلےٰ سے اعلےٰ پدارتھہ ودیا ناگتی کی پہلی منزل

حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی کی مجربات ادویات

[illegible]	ایہ سیرپ اک اکسیر صبا ہے ... کے لیئے جکھم ... دستوں کی ... طفولیت کی ... کھانسی وغیرہ کو دور کرتی ہے
[illegible]	اسکے استعمال سے ... فائدہ ہوتا ہے ... چوتھا حصہ ۲ دو مفتہ ... قیمت چار روپیہ
[illegible]	... میں درد ... جلن۔ بار بار حاجت ہو ... کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	... خوشبو کے علاوہ ... درد سر ... بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنے ... بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	... حافظ ... غبار۔ خارش۔ سرخی جالا۔ روشنی کی ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ بےچینی۔ دردکمر ... فی تولہ
[illegible]	... ورم جگر۔ یرقان ... خرابی گردہ ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	... جریان خون ... دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت ...
[illegible]	... بلا تکلیف ... چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ ...
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ ... زخم میں کیڑا پڑنے ... کو دفع کرتا ہے ...
[illegible]	... منٹ میں ... نیا ڈھنگ آتا ہے ... باندھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت ...
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بےچینی ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ بیٹھے ہیں۔ درست کرکے لطف دکھاتا ہے ...
	کثیرالوقوع امراض کی فہرست مع اسباب پیدائش ...

دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ... کتاب مفت ملتی ہے۔
... رسالہ ... حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی ...

ڈاکٹر ... کی ...

... بہت ... فائدہ نہ کرتا تھا ... عرق کافور ... استعمال کیا ... خاکسار ... ہیں ...

طے نہیں ہوتی۔ خاتمہ پر ہمنے طالب علموں سے درخواست کی تھی کہ وے مکاری سے ہمیشہ پرہیز کریں۔ ستیہ کی درڑھ ہوکر پیروی کریں۔ خواہ انکو ستیہ سے گمراہ کرکے مکاری کی طرف لیجانیوالے گرو جیسے بڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ پس ناظرین پرچارکو کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اعلیٰ تعلیم اور تربیت کے ہمیشہ حق میں ہیں۔ اور تعلیم یافتہ اصحاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہاں! جو لوگ کہ باوجود تعلیم یافتہ ہونیکے مکار ہیں انکو دیش اور دھرم کے جانی دشمن سمجھتے ہیں۔

ریویو

اتہاسک نرکشن

یعنی پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی بنائی تاریخ دنیا حصہ اول کا اردو سے ہندی بھاشہ میں ترجمہ۔ قیمت فی جلد ۳ر علاوہ محصول ڈاک۔ درخواست خریداری بنام پنڈت ہیم سین شرما مینیجر سرسوتی پریس آلہ آباد بھیجو۔ ترجمہ بامحاورہ اور چھپائی بہت صاف۔ کاغذ بھی عمدہ ہے۔

استری سکھشا پر ایک لکچر

رائے لبدھا رام جی کے پتر لالہ لاجپت رائے نے لاہور آریہ مندر میں پڑھا تھا۔ قیمت فی جلد – ر

ظہور الحق

نمبر اول۔ مصنفہ مسٹر بدرالدین مبارک عیسائی کلووال ضلع سیالکوٹ۔ قیمت فی جلد – مرزا غلام احمد قادیانی کی یاوہ گوئی کا ترکی بہ ترکی جواب ہے۔ ہمارے لیئے یہہ نسخہ زیادہ تر دلچسپ اسلیئے معلوم ہوا۔ کہ کرامات کے قائلوں کا بہیں

لفظی جنگ ہے۔ دُنیا کی حالت پر ہنسی آتی ہے دلایل جو اپنے دعوے کے ثبوت میں برہان قاطع سمجھی گئیں۔ فریق ثانی کے پیش کرنے پر ہیچ ہو گئیں۔

ہم گوشت کھائیں یا گھانس پھونس۔

مصنفہ لفٹنٹ سرجن بھولا ناتھ صاحب۔ یہہ رسالہ ہمارے پاس واسطے ریویو کے مدت سے پڑا تھا۔ لیکن جس طرح کہ عرصہ تین چار ماہ سے ہم کسی کتاب کا ریویو بھی درج اخبار نہیں کرسکے اسی طرح یہہ رسالہ بھی بلا ریویو پڑا تھا۔ ہم نے جس وقت اس رسالہ کو پڑھا تھا۔ اسیوقت ہم مصنف کی منصف مزاجی کے قایل ہو چکے تھے۔ علم عقل میں لفٹنٹ سرجن صاحب کو بڑا بھاری دخل معلوم ہوتا ہے۔ اناج اور پھل والے انسانوں کا نام آپ نے گھانس پھونس کھانے والے رکھا ہے۔ آپکا آریہ سماج سے بے تعلقی ظاہر کرتے ہوئے اُسکی پارٹی سپرٹ کی وجہ دریافت کرنے میں لعل بجھکڑ کو مات کرنا جتلا رہا ہے۔ کہ آپ اُنہیں خوش فہم انسانوں کے زمرے میں سے ہیں۔ جو اندھیری کوٹھڑیوں میں بیٹھکر دل ہی دل میں حکمت عملیاں سوچکر دیش کو سوتنترتا بخشنے کا بیڑا اوٹھاتے ہیں۔ لفٹنٹ سرجن صاحب نے دعاوی تو علمی کیئے ہیں۔ لیکن شہادت کسی بزرگ علم ڈاکٹر یا سائنس دان کی پیش کرنا کسرشان سمجھا ہے۔ شاید شکسپیر کے مشہور مقولے کو اتنی مدت کے لفٹنٹ سرجن صاحب نے ہی سمجھا ہے۔ آخری حصے میں اخلاق کی بہت ہی درگت کی ہے سچ پوچھیے تو اگر لفٹنٹ سرجن جی کے اصولوں کی پیروی کی جاوے۔ تو شاید ایک منٹ کیلئے

بھی امن دُنیا میں قایم نہیں رہ سکتا۔ ہم ارادہ ہی کر رہے تھے کہ ڈاکٹری کا دم مارنے والوں کی بے مغز دلیلوں کا جواب شروع کریں۔ کہ ہمارے دوست لالہ آتما رام امرت سری نے اس رسالہ کا جواب لکھنا شروع کر دیا۔ جو چھپ کر اب ہمارے پاس ریویو کے لیئے آیا ہے۔ اور جس کا نام

ست کا بل اور جھوٹھ کا چھل ہے

یہہ کتاب سیوک پریس لاہور سے ملتی ہے۔ اس میں ڈاکٹروں کے پرمانوں اور سائنس دانوں کی مقولوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اناج اور پھل بہ نسبت ماس کے زیادہ چستی اور مضبوطی بخشنے والی غذا ہے۔ لفٹنٹ سرجن صاحب کے من گھڑت اصولوں کا کھنڈن کیا ہے خصوصاً یکتی اور پرمان سے بڑا معقول اس خطرناک اصول کا بڑا پرزور جواب دیا ہے جسکی آڑ میں لفٹنٹ سرجن صاحب نے اپنی معشوقوں کو بے رحمی اور ظلم کا سبق سکھانا چاہا تھا۔

سندھیا نرکشن

بزبان دیوناگری۔ قیمت فی جلد ۲ر مصنفہ منشی چمن لعل وشیہ ساکن کانگنج۔ اِس پُستک میں مصنف نے وید کالفظوں میں سندھیا کرنے کے لیئے پرمان درج کرکے گوروہ (ارتھات گایتری منتر) کی ویاکھیا کی ہے۔ اور خاتمہ پر سول منتر سندھیا کے کُل لکھدیئے ہیں۔

اسو لک بچن سنگرہ

حصہ اول۔ اردو حروف میں۔ قیمت فی جلد ۱ر

ایضاً حصہ دوم۔ قیمت فی جلد ۱ر

ان ہردو گرنتھوں میں مرحوم بھگت بہاری لال جی کی اصلی پنجابی نظم درج ہیں۔ جن کے پرچار سے آتمک ابھیاس اور اخلاق اصلاح میں بڑی بھاری مدد ملسکتی ہے۔ یہہ ان انمول بچنوں کے مجموعے

ہیں - جو وقتاً فوقتاً ست سبھا لاہور کے سالانہ جلسوں میں گو رکھشی حروف میں شایع ہوتے رہے ہیں - ان گرنتھوں کی اُلٹا دیو ناگری بھاشہ میں بھی ہونی ضروری ہے -

ناول حق پرست - حصہ اول - مصنفہ پنڈت رامیشر ناتھ مضعف پنڈت اجودھیا ناتھ کول ذاتاتری دہلوی - مصنف نے دو مسلمان نوجوانوں کی تربیت کا مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ نا اتفاقی بین کی وحشی انسان کو خراب کرتی ہے - لیکن ناول نویس نے ہیرو کی تصویر کھینچنے میں اسکا کیرکٹر بہت کچھ مصنوعی بنا دیا ہے - ہم اس ناول کے پڑھنے کے لیے اپنے نوجوانوں سے درخواست نہیں کر سکتے کیونکہ مضمون میں بعض اوقات معمولی شائستگی کو بھی جواب دیا گیا ہے -

لوکل

—— جالندھر میونسپلٹی کا انتظام کئی طرح سے اچھا ہے - مگر افسوس کہ اتنے بڑے شہر میں روشنی کا کیوں درست انتظام نہیں ہے - اسمیں شک نہیں ہے کہ ممبر صاحبان کے گھروں کے نزدیک تو عمدہ وصاف لالٹینیں ہیں - مگر ذرا سوچنا چاہیئے کہ rate payers and Tax payers کا بھی تو کچھ حق ہے - کئی محلے ایسے ہیں کہ جہاں روشنی کا نام بھی نہیں ہے - لوگ اندھیری رات میں ٹھوکریں کھاتی ہیں - اور کیچڑ والوں کو صدمہ پہنچ جاتے ہیں - مثال کے طور پر محلہ سپاکاں و پوریاں واسکے متصل سڑکیں ہیں - جہاں کوئی بھی لالٹین نہیں - روشنی نہ ہونے سے بڑا خطرہ ہے جسکی بہ بہادر پولیس کانسٹبل اندھیرے کی وجہ ڈر کے

ارے نہیں جاتا - چور چھپے رہتے ہیں - اور چوریاں زیادہ ہو سکتی ہیں - اسی طرح سے اور بھی کئی محلے ہیں - سٹر گلیڈ اسٹون صاحب بہادر بڑے سمجھدار و بیدار مغز ہیں انکو اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے - اس بارے میں آگے بھی ایک دفعہ لکھا جا چکا ہے - کمیٹی کو سوچنا چاہیئے کہ جن سڑکوں پر صاحب بہادر و افسران سیر کرتے ہیں - انپر تو روشنی کا انتظام و غریب باشندگان اندھیرے میں - یہہ کونسا انصاف ہے - روپیہ محصول کا تو زیادہ تر غریب لوگوں کی پاکٹ سے نکلے اور فایدہ اوٹھاویں وہ لوگ جو حدود چنگی سے بھی باہر ہیں - (لوکل نامہ نگار)

—— آج کل ساہو منشیا نند بہارت سیوک کمپ گوجر بازار میں اوپدیش کر رہے ہیں - اتوار کو سماج مندر میں لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کے بعد گویہ آدمی کھاش ہو سکا سے کہا کہ اسکے لیکچرات پنڈت کرپا رام نے ویدیہ چار پر لکھ دیا - اور لالہ دیو راج جی نے کچھ استری سکھشا سمبندھی خبریں سنائیں بعد ازاں سماج مندر میں ہی لالہ ملاوا رام سکرٹری آریہ سماج قادیاں کی سیتری کی نسبت ہمراہ لالہ دولت رام ہوئی - یہہ ہی دولت رام ہے کہ قریباً دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے - جسکو والد نے کہا تھا کہ اگر آریہ سماج کو چھوڑ دو تو تمہاری شادی کر دی جاوے ورنہ نہیں - مگر اسنے نہ منظور کیا اور کہا کہ آریہ سماج میں ہی رہونگا - اور شادی بھی ویدوکت کرونگا ورنہ میں کنوارا ہی اچھا ہوں - اسی وجہ سے نسبت ٹوٹ گئی تھی -

مراسلات

نامہ نگاران کی تحریر کا اڈیٹر ذمہ وار نہیں ہے -

مانس پرچارکوں کی حیلہ سازیاں

ہر طرف سے اپنی طاقت کو گھٹتے ہوئے دانی پسند خاطر اولاد مانس پرچار سے نفرت دیکھ کر معلوم کرکے کہ یہہ شعبہ کا نادہ نہ ہوگا اب انکے خیر خواہ دلگیر کے نقیر یہہ لکھتے ہیں کہ لاہور سماج (انارکلی سماج) کا کوئی ممبر مانس پرچار نہیں کرتا - اسوقت یہاں یہ مسئلہ درست آتا ہے - کہ "مدعی سست گواہ چست" گرو جی تو جودہ پور کے پرچارک کے بانی مبانی ظاہر ہو چکے ہیں - اور حیلہ بھی انکو یہہ سب پیروؤں کے بری کرتے ہیں - کیا گرو جی خود ہی کہیں گے کہ ہم مانس پرچار نہیں کرتے یا نہیں چاہتے جو انکے نوشن کا ایک انگ ہے - بہارت سدھار جی تحریر فرماتے ہیں (اخبار ۱۳ - اگست صفحہ ۳) لاہور آریہ سماج یا اسکے ممبران کو رسالجات مذکور سے تناہی تعلق ہے - جیسا کہ لالہ منشی رام یا لالہ درگا پرشاد کو - یہہ فقرہ تو درست ہے - سچ آخر منہ سے کسی نکسی طرح نکل ہی آتا ہے - یہہ فقرہ لاہور سماج کی بابت تو درست ہے - مگر آپ کا مطلب تو انارکلی سماج سے ہے - کیا لالہ ہنسراج انارکلی سماج کے جسکو آپ لاہور سماج کہتے ہیں ممبر ہیں یا نہیں - میں نے بتاریخ ۱۰ جون اپنی آنکھ سے انکے مکان پر الماریوں میں جو دیواروں میں لگی ہوئی ہیں کئی جلدیں مانس پرچار کی دیکھیں - اور میرے سامنے ایک لڑکے نے اسمیں سے ایک جلد نکالکر اپنے ایک ہم جماعت لڑکے کو سنائی جو الفاظ اسنے اسمیں سے پڑھے - انکو سنکر جسقدر افسوس مجھ کو ہوا میں ہی جانتا ہوں - دو یار ہنسیوں کے منہ سے وہ گندے الفاظ ہندوستان کی ودوشا داتیا چار کی تصویر میرے سامنے پیش کر رہے تھے کیوں صاحب وہ رسالہ جو تعداد میں تین سو سے زیادہ ہوں گے کس لیے رکھے ہوئے ہیں - کیا اس جگہ سے کل سماجوں میں یہہ رسالے نہیں گئے - بھوانی سماج میں تو میرے پاس گئے تھے آپ نے پہلے اپنے دوستوں سے تو پوچھ لیا ہوتا - مانس پرچار کو تم اب قابو تو خوب آئی ہو - ایک طرف مانس پرچار کرتے ہو اور دوسری طرف پبلک کو دکھا دیتے ہو - کیا لالہ منشی رام کے مکان پر بھی اس قدر رسالے جودہ پور کے پڑے ہیں یا لالہ درگا پرشاد کے مکان پر -

اب میں چیلنج دیتا ہوں - کہ لالہ ہنسراج یا آپ اسکی تردید کریں - میں نے اسکا ذکر اسی دن لالہ لاجپت رائے سے کر دیا تھا - جس کا جواب انہوں نے ایسا دیا جو اور برے حل سے دوستوں کی امداد کے لیے [illegible] رکھنے والے دیا کرتے ہیں - جبکہ منظور ہوتا ہے کہ جس طرح ہو ایک شخص کی مدد کریں - اور اسکی تعریف کریں - مانس پرچار کو ویدوکت مانتے ہو - جودہ پور میں خود دیو پستک مصنف کو بھیجا - اور اب کہاں تک چھپاؤگے - دنیا کی شہرت کو جو چیز جو ست معلوم ہوتا ہے اسکا پرچار بند نہ کرو - جس شخص کی چٹھی چھپنے سے آدمی دھرم پرچارک میں ایک مانس پرچارک کے نام چھپی ہے اور *

کارروائی نواں سالانہ جلسہ آریہ سماج کوئٹہ

اگرچہ ہمیشہ سے اس سماج کی انیورسری جولائی مہینہ کے اخیر شنبہ کو ہوا کرتی ہے۔ مگر اس سال بباعث آمد چند لائق اوپدیشکان کوئٹہ سماج کی انترنگ سبھا نے قرار دیا کہ ایام محرم میں تاریخ اوتسو مقرر کی جاوے۔ چنانچہ ۱۳-۱۴- ۱۵- جولائی سنہ ۹۶ء اوتسو کی تاریخیں مقرر ہو کر تیاریں شروع ہوئیں۔ بموجب سالہائے گزشتہ بیروں جات میں خطوط بھیجے گئے۔ اور ہر ایک معزز آدمی کو مدعو کیا گیا۔ سماج کی آرائش کیواسطے پنڈت ہری رام جی اور بابو نرائن داس جی نے جنکا ہم تہ دل شکریہ ادا کرتے ہیں ذمہ اوٹہایا۔ صبح شام جو وقت انکے پاس ہوتا تہا متفرق قسم کے بیل بوٹے و حروف بنانے میں خرچ کرکے سماج مندر کو اچھی طرح سے آراستہ کر دیا۔

بیرونجات سے آریہ بہائیوں کی آمد کی تاریخیں نزدیک پہونچیں۔ ۱۰- جولائی سنہ ۹۶ء کی شام کو لالہ منشی رام جی اور پنڈت لیکہہ رام جی جالندہر سے - پنڈت راجہ رام جی اور لالہ لاجپت رائے جی لاہور سے پہونچگئے۔ لالہ لعل چند ایم اے اور ایشور داس ایم اے اگرچہ اسی تاریخ آنیوالے تھے - مگر وہ بمقام کہوسٹ جو سبی اور کوئٹہ کے درمیان ایک ریلوے سٹیشن ہے ٹھہر گئے ریلوے سٹیشن پر سماج کے معزز ادہکاریوں نے ممبران کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ ہو کر استقبال کیا - اور جائے اوتارا پر جو پہلے ہی سے اس مطلب کیلئے سجائی گئی تھی لے آئے۔

۱۱- جولائی سنہ ۹۶ء کو پنڈت لیکہہ رام جی نے ویدک دھرم پر سماج مندر میں لکچر دیا - حاضرین کی تعداد سے تمام مندر بھر گیا - اور باہر بھی کثرت سے صاحب موجود تھے - لکچر بڑا مدلل اور فصیح تہا - لائق لکچرار نے ویدک دھرم کی ترقی اور عظمت کا ذکر کرتے ہوئے سامعین کے دلوں پر پورے طور سے جما دیا کہ جیو اور ماوے کی اصلیت کیا ہے - ویدک دہرم کی اعلی فلاسفی کیا ہے - کس طرح سے ترقی کا تنزل ہوا - اور وہ کون کون کارن تھے جن سے ویدک دھرم کی بزرگی کم ہونی شروع ہوئی تواریخ کے ثبوت دیکر اس امر کو نقش کر دیا کہ خود غرضی عیاشی اور ناستک پن کے حملوں نے ہندو دہرم کو پوشیدہ کرنا چاہا - بلکہ بودہ مذہب - جین مذہب مورتی پوجا وغیرہ وغیرہ کے باوجودیکہ بے شمار سخت حملے ہوئے - مگر اسکی ستتا نشٹ نہ ہو سکتی پرکرتی کے نیم الوسار پہر دوہرایا - لوگ سچے دہرم کی تلاش میں لگے اور یہاں تک نوبت پہنچی - کہ اب چاہے انسان اس سے کتنے دور ہی کیوں نہوں مگر سچے دھرم کی عظمت خود بخود ان کے دلوں میں جاگزین ہوتی چلی جاتی ہے - ایک وقت آویگا جبکہ اس دیش میں ادہرم کے بجائے دہرم کی زیادتی ہوگی - دکھہ اور تکلیف کے بجائے سکھ اور راحت دکھائی دیگی - تقریباً دو گہنٹہ تک لکچر ہوتا رہا - اسی شام کو لالہ لعل چند جی اور لالہ ایشور داس جی تشریف لائے۔

۱۲- جولائی سنہ ۹۶ء کو لالہ منشی رام جی نے آریہ جیون کے اودیش پر بڑا عالمانہ لکچر دیا - آریہ جیون کی ضرورت کو ظاہر کرتے ہوئے ان چار آشرموں کا ذکر کیا - کہ جنپر پورانے رشی منی جیون کو تقسیم کرکے بتیت کیا کرتے تھے اور جتلا دیا کہ بھارت ورش میں پھر پہلی حالت تب ہو سکتی ہے کہ جب کہ ہر ایک انسان رشیوں منیوں کے نقش قدم پر چلنے شروع ہوں - اسی تاریخ ہر کسے بہت سے صاحب اور دیگر سماج سے بابو سچا رام جی چٹرجی معہ فرزند خود اور لالہ رلا رام جی تشریف لائے - ۱۳- تاریخ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی ۷ بجے صبح ہون ہو کر بڑے پریم کے ساتھ سماج مندر میں ہون ہوا - بابو سچا رام چٹرجی نے پراتھنا کی آپکے ناظرین بابو صاحب کے پریم اور بہگتی بہاؤ سے واقف ہوں گے - پراتہنا کیا تھی - صداقت کے ساتھ ایشور کی بارگاہ میں وہ دلسوز آہیں تھیں کہ جنکے نکلجانے سے اشانت دل شانتی اور بیاکل دل وہ راحت کو پراپت ہو رہے تھے - ۹ بجے پراتہنا ختم ہونے کے بعد پنڈت راجہ رام جی نے تپ کے مضمون پر اپدیش دیا - ایشور پراپتی کے واسطے شاریرک - واچک اور مانسک تپوں کا کرنا شاستر وکت پرمانوں سے سدہ کرتے ہوئے بڑے سرل بہاو سے سامعین کی توجہ دلائی کہ جب تک مندرجہ بالا تین پرکار کے تپوں کا انگکن کروگے کبھی سکھہ نہیں پاسکوگے - تقریباً ایک گہنٹہ تک سرمن ہوتا رہا - بعدہ بہجن اور آرتی ہو کر دس بجے تک صبح کی کارروائی ختم کر دی گئی - کیونکہ تعطیل نہونے کی وجہ سے بہت دفتر بند نہ تھے - کہانا کہانیکے بعد باہر سے آئے ہوئے بہائیوں سے رہا نہ گیا - وید پرچار فنڈ سے سہایتا رکھنے کے کارن بہیک مانگنے پر کمر بستہ ہوئے - اور کوئٹہ کے صرف ایک بازار میں چکر لگایا اور چالیس روپیہ نقد وصول کر لائے۔

شام کی کارروائی اگرچہ ۷ بجے بہجنوں سے شروع ہوئی تھی - مگر کچھہ وقت پہلے سماج کے ممبروں میں ایک پرکار کی ہل چل پڑ گئی - کہ مہندپور و ڈر نے لاہور سے ۵ بجے شام کے ایک تار خدمت میں لالہ منشی رام جی پردھان سری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ارسال کی جسمیں لکھا ہوا تھا - کہ ۷ بجے میرن بورڈ نکال دیئے گئے - ان کو سزا دیگئی - جرمانہ کیا گیا - پبلک کو مطلع کرو - اسی تاریخ ایک تار لالہ ہنسراج جی کا بھی آیا

پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور نے خدمت میں لالہ لاجپت رائے و لالہ لعل چند جی تحریر کئے جسکا بھاوارتھ یہہ تھا کہ کر مچند بورڈر کو بباعث گستاخی بورڈنگ سے نکالدیا گیا - کوئی تشویش نہیں - اسجگہ سے بھی لالہ لاجپت رائے جی نے لاہور میں تار بھیجکر حال دریافت کیا - اسی اثنا میں سب بھائی سماج مندر میں پہونچے بھجن ہونے کے بعد سات بجے شام پنڈت راجہ رام جی نے دنیا میں سچی روشنی کہاں سے پھیلی ہوئی کے مضمون پر لکچر دیا - روشنی اور اندھیرا - راستی اور جھوٹھ کے زمانہ کا آپسمیں مقابلہ کرتے ہوئے حاضرین کے دلوں کو ایسا ایکاگر کردیا - مانو سب تصویریں ہی تصویریں دل کے کانوں کے ساتھ ان تواریخی ثبوتوں کو سن رہی تھیں جو دنیا میں آریہ ستان کے پھیلنے کے کارن تھے لائق لکچرار نے بڑی مدلل دلیلیں دیکر ثابت کیا کہ سچی روشنی دنیا میں ویدوں سے پھیلی ہے آریہ ستان اسکے پھیلانے والی تھی جسقدر ملک اسوقت موجود ہیں سب آریہ ستان کی بگڑے ہوئے نام ہیں - اور اسوقت جسقدر نشانات انکے موجود ہیں وہ سب آریہ قوم کے ہیں - تقریباً ڈیڑہ گھنٹہ تک لکچر ہوتا رہا - بعدہ بھجن اور آرتی ہو کر رات کی کارروائی ختم ہوئی -

۱۴ - تاریخ صبح کو پھر ۷½ بجے بھجنوں کا آرنبھ ہوا لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کرائی اور بابو بچا رام چٹر جی نے اوپاسنا وشے پر بھگتی اور پریم سے بھرا ہوا ایک پر مضمون اپدیش دیا - منش جیون کی حالت کو برنن کرتے ہوئے انہوں نے جتلا دیا کہ جب سے دل اور دماغی بھون تقسیم ہوئے اور لوگ ایک طرف خالی شروع ہوئے - تب سے اوپاسنا وشے بگڑگیا - اس وشے میں جنہوں نے صرف دماغ سے کام لیا - ناستک بن گئے - دلی بھاونا کو سنساری کامناؤں سے جس شخص نے علیحدہ کرکے اپودھن کیا - بیراگ سادھا جگ بھجن شنکر اوپاسنا میں شامل ہوئے انہوں کو ہی روشنی کا پرکاش ہوا - اور اس پرکاش حاصل کرنیکے لیئے ان سات سیڑھیوں کا ذکر کیا - جن پر بدیہ پنجا چڑھتے چڑھتے انسان مکتی حاصل کرتا ہے - ابھی پریم سے پورن اپدیش ختم نہیں ہوا تھا - کہ مندرجہ ذیل تاریں پہونچگئیں - ایک تار منجانب لالہ تولا رام سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب وقت ۶ بجے شام ۱۳ - تاریخ بنام لالہ منشی رام صاحب مضمون ذیل - تیس بورڈر بورڈنگ چھوڑ گئے ہیں - بے الضافی سے نکالے گئے - اور سزا دیگئی دوسری تار منجانب امر سنگھ خدمت میں پنڈت لیکھرام جی پہونچی - جسمیں درج ہے کہ دیکھیے پرنسپل بورڈر کو بید لگائے گئے - نکالے گئے - ادہرادہر پھر رہے ہیں - منشی رام جی کو مطلع کرو - یہہ تار ۱۳ تاریخ ۶ بجے شام کے لکھی ہوئی ہے - تار پہونچنے پر لالہ منشی رام جی نے لالہ تولا رام کو مندرجہ ذیل تار روانہ کی - میرے پیچھے خرچ پر نکلے ہوئے بورڈروں کی رہائش کا انتظام کریں - میں ۱۵ - تاریخ لاہور پہونچونگا - مفصل حال تار میں ارسال کرو - اسوقت ۱۴ - تاریخ کی ایک اور تار منجانب لالہ ایشور داس بورڈر لالہ منشی رام جی کے پاس پہنچی - جسمیں درج تھا کہ تیس بورڈر پرنسپل صاحب کی بے الضافی سے بورڈنگ چھوڑ آئے ہیں - پبلک کو مطلع کرو - اسی تشویش میں لالہ منشی رام جی تو مکان پر چلے گئے تقریباً ۹ بجے اپدیش ختم ہو کر ایک بھجن ہوا بعدہ پنڈت راجہ رام جی کا لکچر ایشور وشے پر شروع ہوا - لکچر کی تشریح کرنے سے پہلے اسقدر اسوقت پر جتلا دینا ضروری ہے - کہ لالہ لاجپت رائے نے کوشش کی کہ پنڈت راجہ رام جی کا لکچر بجائے صبح شام کو ہو - کیونکہ شام کو تعداد حاضرین بہت ہوا کرتی ہے - اور صبح کو تھوڑی - چونکہ پروگرام میں لکچر چھپ چکا تھا - اور اس چھپی شدہ نقص کے کارن کسی اور صاحب نے اس وقت کو پورا کرنے کے لیئے خواہش ظاہر نہ کی - اسواسطے لاچار پنڈت راجہ رام جی کو ہی لکچر دینا پڑا - لائق لکچرار نے سب سے پہلے اس بات کو یکتیوں سے مقابلہ کیا کہ دیا پرکرتی سے جگت کی اتپتی ہی یا بھاؤ سے یا آنکہ اسکو انادی کہہ سکتے ہیں - اسی طرح پرکرتی جیو اور ایشور کے سبھاؤ گن برنن کرتے ہوئے بڑی زوردار دلیلوں سے ثابت کیا کہ ایشور ہے - اور انکی شکتی بغیر کوئی نیم سنسار کا چل ہی نہیں سکتا - ساڑہے دس بجے لکچر ختم ہونے کے بعد آرتی ہو کر صبح کی کارروائی بند ہوئی - چونکہ متواتر تاروں کے پہونچنے سے عام ساماجک ممبروں میں ایک پرکار کی ہل چل مچی ہوئی تھی اور پبلک کو اطلاع کے لیئے پردہان آریہ سماج کوئیٹہ نے ان تاروں کو سماج مندر میں سنانے سے منع کیا - اسواسطے لالہ رادھا کشن سکرٹری آریہ سماج ہرک نے سب تاروں کو ایکجا چھپوا کر انکی کاپیئیں عام لوگوں میں تقسیم کردیں - جس سے ہل چل اور بھی زیادہ ہوگئی - دوپہر کے بعد ۲ بجے سے ۴½ بجے تک کانفرنس کا سمہ تھا - جسکی کارروائی حسب ذیل ہے -

کارروائی جلسہ کانفرنس منعقدہ ۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ع بر موقعہ نوان سالانہ جلسہ آریہ سماج کوئیٹہ بلوچستان

مندرجہ ذیل صاحبان اسمیں موجود تھے -

کوئیٹہ سماج پنڈت ہری کشن جی۔ لالہ گنیش داس
لالہ فتح چند۔ لالہ گنیش داس وارڈ ھ۔ لالہ لوک چند
پنڈت لعل چند۔ لالہ شمبھو ناتھ۔ لالہ نند رام۔
لالہ دوار کا داس۔ لالہ پیارے لال۔ سوبھی رام
ماسٹر سری رام۔ لالہ ٹھاکر داس ٹھیکہ دار۔ لالہ گوبند
مل لوٹیندا رام۔ پنڈت فقیر چند۔ لالہ جیون مل
سردار جوند سنگھ۔ سردار بیلا سنگھ۔ لالہ ٹھاکر داس
لالہ رامچند ٹنڈن۔ لالہ چننبہ مل۔ لالہ آتما رام
لالہ کھیم داس۔ ماسٹر موہن لال۔ سردار جگت سنگھ
لالہ ہری چند۔ سردار نہتھا سنگھ۔ لالہ صاحب دیال
باوا پردومن سنگھ۔ لالہ موتی رام۔ ڈاکٹر بھگوان داس
پنڈت ہرنام داس۔ لالہ امر یک رائے۔ لالہ رامچند
عرضی نویس۔ لالہ جھجو رام۔ لالہ دیوان چند
مہتہ کیشو جی۔ لالہ جیتن داس۔ لالہ موہن لعل۔
اور بیرون جات سے لالہ رلارام جمن سماج
بابو بیجا رام چٹر جی پردہان سکھر سماج۔ پنڈت
لیکھ رام جی آریہ اوپدیشک۔ لالہ منشی رام جی
جالندھر سماج۔ ڈاکٹر ستیلرام بوستان سماج۔
بابو دولی چند بوستان۔ لالہ دینا ناتھ بوستان
لالہ گنگا رام بوستان۔ لالہ جگن ناتھ بوستان
لالہ اندر سنگھ سیکرٹری آریہ سماج شارگ۔ لالہ
مٹھو رام ہرک سماج۔ پنڈت بیلی رام اپوزیشنی۔
لالہ داسدیو ہرک۔ پنڈت ہری رام پردہان ہرک
سماج۔ پنڈت مہتاب رائے ہرک۔ پنڈت رگھو ناتھ
سیکرٹری آریہ سماج ہرک۔ لالہ لعل چند بی اے لاہور
لالہ ایشور داس ایم اے لاہور۔ لالہ لاجپت رائے
لاہور۔ لالہ رلارام سکھر
پنڈت ہری کشن جی نے مضامین ذیل بحث
طلب پیش کردہ بعض ممبران سماج کوئیٹہ پڑھ کر
درخواست کی کہ اگر کسی صاحب نے کوئی اور
مضمون پیش کرنا ہو تو کرسکتا ہے۔

(۱) سندھ اور بلوچستان میں آریہ دھرم کے
پرچار کا بندوبست بموجب سال گزشتہ۔
(۲) پنجاب میں دوسری پرتی ندھی سبھا کا
قائم کرنا بالکل غیر ضروری اور غیر مناسب ہے۔
(۳) لاہور سماج کا فساد نہایت افسوس کے
قابل ہے۔ اور یہ سماج وچھووالی سماج کو لاہور
آریہ سماج مانتی ہے۔
(۴) تقریباً گیارہ ہزار روپیہ جو لالہ ایشور داس
جی نے پرتی ندھی سبھا پنجاب کا لائینس تک
میں اپنی چٹھی بھیجکر بند کر دا رکھا ہے۔ اس کے واسطے
وصولی کا انتظام۔
ڈاکٹر ستیلرام جی نے مضمون ذیل پیش کیا۔
(۱) سری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایسے
قواعد بنا دے کہ جس سے اُن کو ایسا اختیار
حاصل ہو کہ وہ امور متنازعہ متعلق دھرم
تصفیہ کر سکے۔ اور وہ تصفیہ ہر ایک سماج
کے واسطے قطعی لازمی ہو۔
باوا پردومن سنگھ جی نے سوال ذیل پیش کیا۔
(۱) جسقدر آریہ اخبارات اسوقت چھپ
رہی ہیں۔ اُن میں جھگڑے کی باتیں غلط چھاپ
دیجاتی ہیں۔ اور علاوہ ازیں معزز آدمیوں
کو ناشائستہ الفاظ سے تحریر کیا جاتا ہے۔ سری
متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایسا بندوبست
کرے کہ جس سے کوئی اخبار غلط بات نہ چھاپ
سکے۔ ہمیشہ صحیح اور وہ بھی نرم الفاظوں میں
جو ایسے معلوم نہ ہوں۔
(۲) اسوقت پرتی ندھی سبھا کے اوپدیشک
جہاں جاتے ہیں۔ وہاں ایک طرف لیکر کام کرتے
ہیں۔ جس سے مخالفت بڑھتی جارہی ہے۔
اسکا انتظام ہو۔
سوال اول۔ سندھ اور بلوچستان میں آریہ

دھرم کا اوپدیش بذریعہ اوپدیشک۔ اکثرت رائے
سے فیصلہ ہوا کہ اس سوال پر گفتگو کیجاوے۔ پیش
ہو کر بیان کیا گیا۔ کہ سال گزشتہ میں اوپدیشک
کی تقرری صرف ایک سال کے واسطے ہوئی تھی
اب وہ سال ختم ہوچکا ہے۔ دوسرے سال کے
واسطے تجویز ہو۔ ڈاکٹر ستیلرام جی نے اس سوال کی
تائید کی۔ باوا پردومن سنگھ جی نے کہا کہ بیشتر
ایسے کہ اوپدیشک مقرر ہو۔ جو کام سال گزشتہ میں
اوپدیشک نے کئے ہیں۔ وہ بالتفصیل ظاہر کئے جاویں۔
چونکہ اسوقت اس امر پر فیصلہ ہونا ناممکن تھا
کہ سال گزشتہ میں سندھ اور بلوچستان کے اوپدیشک
سے کیا کیا فوائد مترتب ہوئے۔ اور چونکہ سوامی
پورنانند کی کارکردگی سے سب سماجیں واقف
نہیں۔ اسواسطے کثرت رائے سے یہ تصفیہ ہوا کہ
بموجب سال گزشتہ تقرری اوپدیشک نہایت
ضروری ہے۔ اور منظور کیجاوے۔ سال گزشتہ
میں مندرجہ ذیل سماجوں نے ماہوار روپیہ دینا
کیا تھا۔ کوئیٹہ سماج عہ سکھر صہ
کراچی صہ۔ جمن عہ۔ کھوسٹ عہ۔
شارگ عہ۔ بوستان عہ۔ سیبی عہ۔
حیدرآباد عہ ہرک عہ۔ شالا باغ عہ۔
اس سال کے لئے حسب ذیل تصفیہ ہوا۔
کوئیٹہ سماج عہ۔ بوستان عہ۔ شارگ عہ۔
ہرک ہے۔ جمن ۸۔ سکھر صہ۔ کراچی عہ۔
حیدرآباد عہ سیبی عہ۔ کھوسٹ لعہ۔
نیراں سے۔
ووٹ لئے گئے۔ ۱۳ رائے اسکے متفق ہوئی
مخالف رائے ندارد۔ کثرت رائے سے سوال پاس
ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ فورٹ سینڈیمن سماج سے
اس بارے میں خط وکتابت ہو۔ کیونکہ وہ اپنا
علیحدہ اوپدیشک مقرر رکھنا چاہتے ہیں۔ سال بھر

برابر رہاں اوپدیشک رہنا ضروری نہیں۔ اگر کچھ عرصہ کے واسطے وہ اپنے پاس اوپدیشک رکھیں تو بہت بہتر ہے۔ اور جسقدر اِس فنڈ میں مدد دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔ اسپر پنڈت بیلی رام جی نے مبلغ ۸۰ روپیہ ماہوار اپنی سماج کی طرف سے دینے منظور کرلیئے۔ اور یہہ لوگ لاہور سماج کی نقل اِسکی سیوا میں پرتی ندھی سبھا پنجاب اطلاعاً مرسل ہووے۔

سوال دوم۔ پنجاب میں دوسری پرتی ندھی سبھا کا مقرر ہونا بالکل غیر ضروری و نامناسب ہے۔ پنڈت ہری کشن جی پردہان آریہ سماج کوئٹہ نے پیش کیا۔ بابو بیچا رام چیٹرجی نے اِسکی تائید کی۔ لالہ لاجپت رائے سکرٹری ڈی اے وی کالج منیجنگ کمیٹی نے یہہ ترمیم پیش کی کہ اسوقت پنجاب میں قواعد کے موافق کوئی پرتی ندھی سبھا موجود نہیں۔ اسلیئے باضابطہ پرتی ندھی مقرر ہونی چاہیئے۔ ڈاکٹر بھگوان داس جی نے اسکی تائید کی۔ اسپر پنڈت فقیر چند جی نے اعتراض کیا کہ یہہ کانفرنس سندھ اور بلوچستان سماجوں کے لیئے ہے۔ اسمیں پنجاب اور لاہور کے آدمی بھی تشریف لائے ہیں۔ انکو اِس کانفرنس میں رائے دینے کا استحقاق نہ ہونا چاہیئے۔ ملک لدھا رام جی نے اس سوال کی تائید کی۔ مگر کثرت رائے سے یہہ اعتراض گرگیا۔ کیونکہ اسکے حق میں ۲۰ اور مخالف رائیں ۵۲ تھیں۔ اسکے بعد لالہ لعل چند جی ایم اے نے سوال پیش کیا کہ کیا کوئی باضابطہ نوٹس ان امور کا کانفرنس کا ممبروں کی اطلاع کے لیئے جاری ہوا تھا۔ پردہان جی نے جواب دیا کہ کوئی نوٹس جاری نہیں ہوا۔ ہمیشہ سے اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ بموجب درخواست لالہ لعل چند جی یہہ الفاظ درج کیئے گئے۔

لالہ لاجپت رائے کی ترمیم پر ووٹ لیئے گئے۔ ترمیم کے حق میں صرف ۸ رائیں تھیں۔ اور باقی برخلاف رہے۔ اسواسطے ترمیم گرگئی۔ اور اصل سوال قائم رکھکر پھر ووٹ لیئے گئے۔ حق میں ۶۱ برخلاف ۷ کثرت رائے سے سوال پاس ہوکر فیصلہ ہوا۔ کہ اسکی نقل اطلاعاً سیوا میں پرتی ندھی سبھا پنجاب مرسل ہو۔

سوال بابا پردومن سنگھ جی کا کہ اسوقت جتنے آریہ اخبارات ہیں۔ اسمیں غلط خبریں مشتہر ہونے نہ پاویں۔ کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ اسوقت کوئی اخبار آریہ پرتی ندھی سبھا کے زیر تحت نہیں۔ اسواسطے کچھہ نہیں ہوسکتا۔ علےٰ ہذالقیاس بابا پردومن سنگھ جی کا دوسرا سوال کہ اسوقت اوپدیشکوں کو کہ جو ایک طرف ہوکر تنخواہ مل رہی ہے۔ ان کو روکا جاوے۔ کثرت رائے سے فیصلہ ہوا کہ اسپر گفتگو نہ ہو۔ ڈاکٹر شیلا رام کا سوال بھی کثرت رائے سے بحث میں نہ آیا۔

لالہ گنیش داس جی پردہان آریہ سماج کوئٹہ نے سوال پیش کیا۔ کہ مسمی متی پرتی ندھی کا تقریباً گیارہ ہزار روپیہ الائنس بنک شملہ میں بارہ ماہ کے نوٹس پر ادا کے شرط سے جمع تھا۔ اور جسکی پاس بک بوقت دینے چارج سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب لالہ ایشور داس جی نے ہمراہ دیگر کاغذات ماسٹر درگا پرشاد جی کو دیدی تھی۔ جسکا سود ایک سال کا بھی ماسٹر درگا پرشاد بنک سے لے چکے ہیں اور جسکو اب لالہ ایشور داس جی نے اپنی ایک چٹھی بھیجکر بند کرادیا ہے۔ اسواسطے کانفرنس کی طرف سے لالہ ایشور داس کی خدمت میں ایک چٹھی بھیجکر التماس کیجاوے۔ کہ براہ مہربانی اس روپیہ کو نہ روکیں۔ کثرت رائے سے سوال پر بحث ہوکر فیصلہ ہوا۔ کہ چٹھی بمضمون بالا سیوا میں لالہ ایشور داس جی ایم اے بھیجدیجاوے۔ اور اِس رزولیوشن کے

مخالف صرف ایک رائے ہے۔ اسکے بعد ایک پروٹسٹ پیش ہوا جسکا مضمون حسب ذیل ہے۔

پریہ ور مہاشہ شری یُت پردہان جی آریہ سماج کوئٹہ۔

آریہ سماج کوئٹہ کے نویں سالانہ جلسے کے پروگرام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کی امداد کے واسطے چندہ اکٹھا کرنے کے اپیل کرنے کی تجویز کیگئی ہے۔ ہم ذیل کے ممبران و سبھا سدان آریہ سماج کوئٹہ و دیگر ممبران آریہ سماج ہائے بلوچستان و سندھ نہایت ادب کے ساتھ دست بستہ درخواست کرتے ہیں کہ آج کل جو خرابی کالج کے انتظام میں ہورہی ہے۔ جو آریہ پبلک سے پوشیدہ نہیں۔ بلکہ ہر ایک شخص اُسکی کل کیفیت سے واقف ہے۔ اور جو کالج مذکور کے احاطہ میں سوسائیٹی کے ایام میں لٹھہ بازی ہوئی اور ماس کہانے کا کالج بورڈنگ میں کھلم کھلا پرچار بلکہ بیچے شریر طلباء کو بے بنیاد اور جھوٹہا الزام لگاکر بورڈنگ ہوس سے نکالدینا مذکورہ بالا کیفیت کا پورا ثبوت دے رہا ہے۔ کل اور آج کی چار تار خبریں جنمیں لکھا ہے کہ بورڈنگ کے بیچے شریر طلبا سختی اور دست تعدی سے بورڈنگ سے نکال دیئے گئی۔ ہمارے دعویٰ کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ ثبوتی کرتے ہیں۔ اب خیال کرنے کا مقام ہے کہ جہاں یہ حالت ہورہی ہو۔ اسکا پبلک پر کیا اثر ہونا ہوگا۔ اور پبلک کو ان سے کیا بھلائی کی امید ہوسکتی ہے۔ ایسی حالت میں کالج کے واسطے اپیل کرنا بالکل بے انصافی پر مبنی ہے ہم اسلیئے عجز کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس معاملہ پر خیال فرماکر اپیل کا ہونا بند فرماویں۔ یا اگر اسوقت اپیل بند کرنا مشکل نظر آوے تو یہہ فیصلہ کریں۔ کہ جبتک پبلک کو

اِس عبارت سے آگے صفحہ ۱۱ کالم اول میں لکھا جاویگا۔

اخبار ھذا کی صفحہ نمبر ۱ کے پہلے کالم کے آگے کی عبارت

اسکے بعد پنڈت ہری کشن جی پردھان نے اصل مضمون پر بحث کی اجازت دی۔ جس پر لالہ لاجپت رائے جی اوٹھے اور انہوں نے اپنی ترمیم کی تائید میں دو وجوہات دیں۔

اول یہہ کہ کمالیہ سیبی اور اورنگ آباد میں بموجب اپ نیموں کے آریہ سماجیں نہیں ہیں تاہم ان کے پرتی ندہی لیئے گئے۔

دوم چند آریہ سماجوں کو زیادہ پرتی ندہی بھیجنے کا اختیار تھا۔ انہوں نے نقشہ جات بھیجے۔ سبہا نے ان سے پرتی ندہیوں کا لینا قبول نہ کیا۔ ان دو وجوہات سے پنجاب میں کوئی پرتی ندہی سبہا نہیں رہی۔ سیبی سماج کی نسبت ڈاکٹر سنتیل رام نے ظاہر کیا کہ وہ آریہ سماج ہے اور لالہ لاجپت رائے سے پوچھا۔ کہ جب دیانند اینگلو ویدک کالج کے لیئے یہہ سماج آریہ سماج مانا گیا۔ اور اسکا پرتی ندہی لیا گیا۔ تو پرتی ندہی کے لیئے کیا کوئی نیا قانون ہے۔ کمالیہ آریہ سماج کی نسبت پنڈت لیکھ رام جی نے شہادت دی۔ اسکے بعد لالہ منشی رام جی نے حسب ذیل جواب دیا۔

(۱) کوئی خاص اعتراض لالہ لاجپت رائے جی نے پیش نہیں کیا۔ کہ کیوں یہ سماجیں اپ نیموں کے مطابق آریہ سماج نہیں ہیں۔ ثبوت انکے ذمہ ہے۔

(۲) بالفرض اگر یہہ آریہ سماج باقاعدہ نہیں ہوں۔ تاہم جب تک کہ پرتی ندہی سبہا کو انکی ناجائزی سے اطلاع نہ ہو۔ تب تک سبہا کی جواز میں فرق نہیں آتا۔

(۳) لالہ لاجپت رائے اور آپکے دیگر دوست سبہا کے ممبر رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی اعتراض ان سماجوں کے جواز پر نہیں کیا۔

دوسری وجہ کا جواب یہہ دیا کہ سبہا کا انتخاب تین سالوں کے لیئے ہوتا ہے۔ اس درمیان میں نہ ممبروں کا نمبر کم ہو سکتا ہے نہ زیادہ۔ تین سالوں کے بعد عام انتخاب کے وقت جن سماجوں کے حقوق بڑھ جاویں۔ وے زیادہ پرتی ندہی بھیجتے ہیں۔ اور جنکے کم ہو جاتے ہیں۔ وہ کم بھیجتے ہیں۔ یہہ بات قواعد کی تعبیر سے تعلق رکھتی ہے۔ سو کثرت رائے سے قواعد کی تعبیر کی گئی جسمیں دونو فریق کے ساتھہ ایک قسم کا سلوک ہوا۔ اخیر میں لالہ منشی رام نے کہا کہ لالہ لاجپت رائے یہہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ پنجاب میں کوئی پرتی ندہی سبہا نہیں ہے۔ کیونکہ اپریل ۱۸۹۳ء تک اور شاید ماہ مئی ۱۸۹۳ء تک وے مجھہ سے بحیثیت پردھان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب خط و کتابت کرتے رہے ہیں۔ اسکے بعد کسی صاحب نے تقریر نہیں کی۔

دیکھو صفحہ ۱۰ سے آگے

اس بات کا پورا اطمینان نہو جاوے۔ کہ کالج کمیٹی کے ادہکاری کسی قسم کی ناجائز کارروائی کرتے ہیں۔ اور جب تک کہ کالج کا پورا انتظام نہو جاوے۔ تب تک کو یہہ سماج کالج کی امداد کا کل جمع شدہ روپیہ جو ہو چکا ہے یا ہوگا۔ اپنے خیصلہ میں بطور امانت رکھے دستخط ممبران ورکنگ سبہا آریہ سماج کوئٹہ۔ پنڈت بہجو رام۔ ماسٹر نند رام۔ لالہ امر سنگھ ڈاکٹر لالہ مول چند۔ لالہ فقیر چند۔ لالہ جانکی رام پنڈت لعل چند۔ لالہ پیارے لال۔ ڈاکٹر ... سنگھ لالہ ٹھاکر داس۔ لالہ تیرتھ رام۔ لالہ پرمانند۔ لالہ نہال چند۔ لالہ گنپت داس۔ لالہ کرم چند۔

سردار تہا سنگھ۔ لالہ ہری چند۔ سردار جگت سنگھ ممبران آریہ سماج بوستان۔ ڈاکٹر ستیل رام لالہ دونی چند۔ لالہ جگن ناتھ۔ لالہ گنگا رام۔ لالہ دینا ناتھ۔

ممبران آریہ سماج کہوسٹ وہرک۔ پنڈت واسدیو۔ پنڈت ہری رام پردھان۔ لالہ مول راج لالہ لوڑ نیدامل۔ لالہ بہاری لال۔ لالہ رادہا کشن سکرٹری۔ بابو اندر سنگھ سکرٹری۔ لالہ رلا رام لالہ ٹہاکر داس پنشنر۔ پنڈت بیلی رام اپوزیشن

اس کے پیش ہونے پر بحث کرنے کا سوال پیش ہوا۔ کثرت رائے سے قرار پایا۔ کہ اسپر گفتگو کی جاوے۔ چونکہ اسوقت کانفرنس پورا ہو چکا تھا۔ اسواسطے باقی کارروائی نہ کی گئی۔ اور فیصلہ ہوا کہ رات کو بعمل ۱۰ بجے پھر سب بہائی جمع ہوں۔ اس کارروائی کے ختم سے پہلے لالہ لاجپت رائے جی معہ اپنے ہمراہیوں کے کچھہ رنجیدہ خاطر ہو کر شام کے لیکچر دینے سے جو کہ پروگرام میں درج تھا بالکل انکاری ہو گئے۔ ہر چند پردھان سماج اور دیگر معزز ممبران سماج نے انسے درخواست کی کہ آپ کا لیکچر پروگرام میں آپکی خواہش بموجب چھپ چکا ہے۔ سماج اور اُسکے ادہکاریوں کے واسطے ایک بڑا شرم کا مقام ہوگا۔ اگر آپ لیکچر نہ دینگے۔ غرضیکہ اسوقت بہت کوشش ہوئی۔ لیکن لالہ جی نے ایک نہ مانی بلکہ یہہ کہا۔ کہ نہ ہم آج لیکچر دینگے۔ اور نہ کل کالج کے لیئے اپیل کرینگے۔ ادہر سالانہ رپورٹ سنانے کا وقت پہونچ گیا۔ لالہ گنپت داس جی اسسٹنٹ پردھان سماج نے گزشتہ سال کے حاضرین جلسہ کو رپورٹ سالانہ سنائی بعدہٗ ۲ بجے بابو بیجا رام جی نے مذہبی تعلیم پر لیکچر دیا۔ اسمیں

لکچر میں لائق لکچرار نے تعلیم مستورات پر زور دیتے
ہوئے جتلا دیا۔ کہ بھارت ورش میں ایک
وقت ایسا تھا۔ جبکہ برہم ودیا میں لائق لائق
استریاں موجود تھیں۔ پھر بھجن ہوکر سوا پانچ
بجے کارروائی بند کی گئی۔ چونکہ تعداد حاضرین
بہت تھی۔ اسواسطے شام کی کارروائی بابو منگھ
کے پاس بابو لدھا رام جی نندا کے مکان میں
جو پہلے سے اسی مطلب کے واسطے لالہ موصوف نے
بڑے شوق کے ساتھ تیار کر رکھا تھا۔ تجویز
ہوئی۔ ہر ایک طرح سے اسوقت اس مکان کی
ضروریات واسطے سبھی سامعین مہیا کردی گئیں
ساڑھے سات بجے لکچر ہوتا تھا۔ پنڈت ہری کشن
جی نے لالہ گنیشداس ورا اپ پردھان سے کہا
کہ ایک دفعہ پھر سیوا میں لالہ لاجپت رائے جی
کے جاؤ۔ اور درخواست کرو۔ کہ جب وہ گرام
وہ اسوقت کرپا کرکے اپنے لکچر کو دیں۔ چنانچہ
لالہ گنیشداس جی معہ ایک دیگر ممبر کے بھاگے
بھاگے لالہ لاجپت رائے جی کے پیچھے جو اسوقت
مکان سے نکلکر باہر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ
کہیں جا رہے تھے گئے۔ اور ان سے درخواست
کی کہ کرپا کرکے لکچر دیں۔ انہوں نے نہ مانا اور
صاف انکار کردیا۔ غرضیکہ ہر چند منت سماجت
ہوئی۔ انہوں نے نہ مانا اور جتلا دیا۔ کہ نہ آج
لکچر دیں گے۔ اور نہ کل۔ لاچار ہوکر لالہ گنیشداس
جی اپنا سا منہ لیکر واپس آئے۔ چونکہ لکچر کی
کمی کوئٹہ سماج کی وقعت کو کسی طرح سے کم نہ کرسکتی
تھی۔ کیونکہ سماج میں ایشور کی کرپا سے اب
بہت صاحب عمدہ بولنے والے موجود تھے
اس خیال پر کہ سالانہ جلسہ پر باہر سے آئے
ہوئے بھائی اگر لکچر دیں گے۔ تو حاضرین کو
بہت خوشی ہوگی۔ اسواسطے پنڈت لیکھرام جی

آریہ مسافر کو لکچر کے واسطے درخواست
ہوئی پنڈت جی نے فوراً درخواست منظور
کی۔ اور مسئلہ تناسخ پر بولنے شروع کردیا
بڑی دلائل وسیعوں سے فصیح لکچرار نے ثابت
کردیا۔ کہ کوئی چیز دنیا میں ایسی دکھائی
نہیں دیتی۔ جو آواگون کی قید میں نہ ہو۔ کیا
کبھی عقل مان سکتی ہے۔ کہ روح اس قید سے
باہر ہو سکے۔ آواگون کے معنے ہیں آنا جانا۔ چاند
ہمیشہ ہر ایک کو جو یہہ دکھائی دیتے ہیں اگر
یہہ معنے ہرگز نہیں۔ کہ ہمیشہ دوسرا چاند آجاتا
ہے۔ نہیں چاند وہی ہے شکل بدلتی چلی جاتی ہے
سمندر سے بخار نکلنے سے بادل بنکر بارش ہوجاتی
ہے۔ پھر وہی انجرات اور سلسلہ قایم ہے دسو
یہی حالت سب تک جگت میں ہر ایک پدارتھ
میں موجود دکھائی دیتی ہے۔ مادہ کا ناش
کبھی نہیں ہوتا۔ غرضیکہ ڈیڑہ گھنٹہ تک لکچر
ہوتا رہا۔ تقریباً ۹ بجے لکچر ختم ہونے کے بعد
سب بھائی بقیہ امور کانفرنس کے تصفیہ کے
واسطے سماج مندر میں چلے گئے۔ جہاں حسب
ذیل کارروائی ہوئی۔ صاحبان ذیل حاضر تھے
کوئٹہ سماج کے۔ پنڈت ہری کشن۔ لالہ گنیشداس
لالہ فتح چند۔ لالہ گنیشداس داروغہ۔ پنڈت لعل چند
لالہ شمبوناتھ۔ لالہ دوکا داس۔ لالہ پیاری لال
سوامی پورنانند۔ لالہ ٹھاکر داس۔ لالہ گوردتا
ملک لوٹ نیدا رام۔ پنڈت فقیر چند۔ لالہ جیون لعل
سردار بیلا سنگھ۔ لالہ جھنڈا رام۔ لالہ دیا رام۔
لالہ بھگتداس۔ سردار جگت سنگھ۔ سردار سنگھ
لالہ صاحب تامل۔ لالہ ناتک چند۔ ڈاکٹر بھگوانداس
پنڈت ہرنامداس۔ لالہ امر سنگھ رائے۔ لالہ رحمچند
لالہ جھنجو رام۔ لالہ دیوان چند۔ لالہ رام چند۔
لالہ کرم چند۔ لالہ شیو رام۔ سردار گلاب سنگھ۔

بابو گلاب سنگھ۔ لالہ دیو یداس۔ لالہ جمن داس
لالہ میلا رام۔ لالہ پرمانند۔ لالہ حکم چند۔ لالہ
رامچند۔ لالہ ملکھی داس۔ لالہ گوکل چند۔ لالہ گوردا سمل
بابو رام لعل۔ لالہ جمن داس۔ لالہ دینا ناتھ۔
لالہ جیون لعل۔ پنڈت دھنپت رائے۔ لالہ امر سنگھ رائے
لالہ ہری چند۔ لالہ میا داس۔ لالہ امیں چند۔ لالہ
گنیشداس۔ لالہ ٹھاکر داس۔

بیرون جات

لالہ رلا رام۔ بابو بھجا رام۔ پنڈت لیکھرام۔
لالہ منشی رام۔ ڈاکٹر بیلرام۔ بابو دولی چند۔
لالہ دینا ناتھ۔ لالہ گنگا رام۔ لالہ اندر سنگھ
لالہ متھرا رام۔ پنڈت بیلی رام۔ پنڈت واسدیو
پنڈت ہری رام۔ پنڈت مولراج۔ لالہ رادھا کشن
لالہ ایشور داس۔ لالہ ٹھاکر داس۔ بابو دیارام
لالہ تولا رام۔ پنڈت متابا سائی۔ لالہ اودھو داس
لالہ رلا رام۔ بابو گور دیال۔ بابو تولا رام۔
لالہ مولراج۔ پروسیڈنگس پیش ہوئی لالہ
منشی رام جی نے تجویز کی کہ یہہ درخواست
پردھان آریہ سماج کوئٹہ سبھاسدان کوئٹہ
آریہ سماج کوئٹہ کے جنرل میٹنگ میں پیش
کریں۔ لالہ بیلی رام جی نے اسکی تائید کی اور
کثرت رائے سے منشی رام جی کی تجویز پاس ہوئی
کل رائیں اسکے ضمن میں ۶۱ اور برخلاف صرف ۶

لاہور سماج میں جو فساد جاری ہے اسپر
اظہار افسوس کا سوال پیش ہوکر کثرت رائے سے
فیصلہ ہوا۔ کہ یہہ کانفرنس لاہور کے موجودہ
نفاق پر افسوس کرتی ہے۔ اور جو دھرم والی
سماج کو سری ٹی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے
لاہور آریہ سماج قرار دیا ہے۔ اسکے فیصلہ کو
منظور کرتی ہے نقل اسکی لاہور کی سماجوں
میں بھیجی جاوے۔

اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا کہ اس کانفرنس کی کارروائی ہمراہ شایع ہونے اخبارات میں بھیجی جاوے - اور ایک نقل سیوا میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں مرسل ہو دے -

۱۵- جولائی ۱۹۰۹ء کی کارروائی ۸ بجے صبح سے شروع ہوئی - ہون ہونے کے بعد پنڈت پورنا نند جی نے پرارتھنا کرائی - اور لالہ منشی رام جی نے اوپاسنا وشے پر ایک سوتر اوپدیش دیا بعدہ بعمل ۱۰ بجے پنڈت پورنا نند جی نے پوالوں کی تعلیم پر لیکچر دیا - آرتی ہو کر ۱۱ بجے صبح کی کارروائی ختم ہوئی - شام کے دو بجے پھر کارروائی شروع ہوئی - یہہ وقت دھرم چرچا کا تھا - تقریباً ۱½ گھنٹوں تک مختلف وشیوں پر بحث مباحثہ ہوتے رہے - پھر بھجن ہو کر ساڑھے چار بجے لالہ لاجپت رائے جی کالج کے لئے اپیل کے واسطے بولنے لگے - ابھی دیباچہ ختم کر کے کسقدر سنسکرت تعلیم پر حاضرین کی رُچی دلا کر کالج کی تفصیل میں جانا چاہتے تھے - کہ پنڈت ہری کشن جی نے اُن کو روک دیا - اور کہا کہ مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ جس پیرایہ میں آپ تفصیل بیان کرینگے - دوسری پارٹی والوں کو جواب کا موقعہ دینا ہوگا - اگر نہ دیا جاوے - تو بلک دھوکھے میں پڑیگی اگر موقعہ دیا جاوے تو دونوں طرف سے سوال جواب کا سلسلہ جاری ہو کر اصل کام درمیان میں رہ جاویگا پس پر لاجپت رائے جی تفصیل بیان کرنے سے رک کر حاضرین کو کالج کے واسطے امداد کی اپیل کی - اپیل ختم ہونے پر مندرجہ ذیل رقم نقد اور وعدہ ہو گئی - اگرچہ اپیل کالج کے واسطے تھی - مگر صاحبان قوم نے وید پرچار فنڈ میں بھی باوجودیکہ اپیل نہیں ہوئی - دل کھولکر مدد دی - اسوقت پر میں لبالب سے آئی ہوئے بھائیوں کا اتساہ اور پریم قابل تعریف سمجھتا ہوں - کہ جنہوں نے بڑے پورشارتھ سے وید پرچار فنڈ میں مدد دی -

نام صیغہ	وصول شدہ	وعدہ شدہ
چندہ کالج	[illegible]	[illegible]
ویدپرچار فنڈ	[illegible]	[illegible]
یتیم خانہ فیروزپور	[illegible]	[illegible]
میتری پاٹھ شالا جالندھر	[illegible]	[illegible]

تقریباً سات بجے شام کارروائی ختم ہوئی اور ساڑھے آٹھ بجے لالہ منشی رام جی کا آخری لیکچر مکتی کا سیدھا راستہ پر تھا - لائق لکچرار نے اس راستہ کی ضرورت کو بیتھار تقریر سے ثابت کر کے آخیر میں آریہ دھرم کی بردھی اور نیک اعمال پر توجہ دلائی - بعدہ آرتی ہو کر ۹ بجے جلسہ سماپت ہوا - پنڈت ہری کشن جی نے حاضرین جلسہ اور باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا سماج کی طرف سے شکریہ ادا کیا -

۱۶- صبح کو لالہ لاجپت رائے جی معہ ایشور داس لعل چند - پنڈت راجہ رام ایک ہزار نقد چندہ فراہم شدہ معہ ایک جیب گھڑی لیکر رخصت ہوئے - اور ۱۷- تاریخ لالہ منشی رام جی ایک ہزار تیالیس نقد اور ایک جیب گھڑی ایک صافہ ایک زنجیری اور ایک چھلا نقرہ لیکر روانہ ہوئے -

اخیر میں اسقدر عرض کر دینا ضروری ہے کہ گو پیٹہ سماج کے ادھکاریوں نے باہم دونو فریق کی صلح کے واسطے اپنے امکان بموجب پوری کوشش کی - چنانچہ پنڈت ہری کشن جی نے ۱۵- جولائی ۱۹۰۹ء کی تقریباً ساری رات اسی تصفیہ میں خرچ کی ایک پارٹی کی شرط منکر دوسرے پارٹی والے کو آ کر بیان کرتے - اور جواب لے کر واپس پہونچتے ہی تھے - کہ پہلی پارٹی والے کو نیند آجاتی - جگا کر جواب لینا اور واپس آنا اس طرح ساری رات بسر کر لی ناظرین کو جتلا سکتی ہے کہ کسقدر پریم سے کوشش ہو رہی ہے کہ باہم دونو پارٹی ایک ہو جاویں - لالہ منشی رام جی پر دباؤ ڈالکر چند نہ ماننے والی باتیں بھی منظور کرائی گئیں - مگر افسوس کچھ خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا - لالہ لاجپت رائے کی پارٹی کو صلح کرنے پر مائل ہوتی معلوم نہ ہوئی - اسمیں شک نہیں کہ صلح کر کے پھر نفاق ڈالنے والے کے واسطے بڑی بھاری قید یہہ لگائی گئی تھی کہ اگر لالہ منشی رام جی شرائط پاس شدہ پر اپنی پارٹی والوں سے اتفاق نہ کرائینگے تو انکو آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی پریزیڈنٹی سے جواب دینا پڑے گا - ایسا ہی لالہ لعل چند جی کے واسطے شرط ہے - کہ اگر وہ اپنی پارٹی والوں سے شرائط فیصلہ شدہ نہ منواوینگے تو انکو بھی کالج کی پریزیڈنٹی سے ہاتھ دھونا پڑے گا - اور یہہ شرط بہت ضروری ہے - مگر نتیجہ پر نہ پہونچنے سے بھی کئی اصول پر جھوٹے کو گھر تک پہونچانا تھا - پہونچا دیا - اور بہت خرابی کرتے رہے - کہ ہمارے واسطے ووٹ دو - پرچہ لکھ لکھ کر یادداشت کے طور سے آئے - مگر ایشور کی قدرت ہمیشہ ست کی جے انکے واسطے کبھی ۱۳ سے ووٹ زیادہ نہوئے - اور ہماری طرف پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ ووٹ یک لخت کھڑے ہو جاتے تھے اور سب خیریت رہی -

راقم

داس گنیشداس ورما

ہوشیارپور

نقل رزولیوشن پاس کردہ غیر معمولی جلسہ سبھاسدان آریہ سماج ہوشیارپور بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۸۹۳ء

خلاصہ مطلب چٹھی لالہ مرلی دہر صاحب دربارہ شمولیت آریہ سماج ہوشیارپور بہ جدید مجوزہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پیش ہو کر اس سوال پر کہ آیا مجوزہ پرتی ندھی سبھا سے تعلق پیدا کیا جاوے۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ سماج اسوقت تک آریہ سماج کی موجودہ کشمکش میں سپکش رہا ہے۔ بلکہ اسکو نظر نفرت سے دیکھتا رہا ہے۔ اور اب بھی بدستور سپکش رہنا چاہتا ہے۔ اسلیئے اسکو بالفعل کسی بھی پرتی ندھی سبھا میں شامل ہونے میں تامل ہے۔

داس آپ کا

لیکھراج جوئنٹ سکرٹری آریہ سماج ہوشیارپور

نمستے

چونکہ مدت سے آپ کے پرچہ کا مطالعہ کرتا ہوں۔ بہت سا حصہ اخبار حلوہ کا اوپدیشکوں وغیرہ کے بارہ میں ہوتا ہے۔ مگر ہمارا ضلع ایسا بدنصیب ہے۔ کہ اسکا کہیں نام بھی نہیں دیکھا جاتا۔ یا تو یہ شائد آریہ ورت کا حصہ ہی نہیں یا کبھی پرتی ندھی سبھا کو اسکا خیال نہیں آیا۔ کہ یہ بھی کچھ دہارمک ہو یا یہ چار فنڈ کے لیئے جاگیر چھوڑا ہے۔ خیر مجھے زیادہ تحریر سے کام نہیں۔ کیونکہ میں ایک کم لیاقت آدمی ہوں۔ مگر بہت عاجزی سے بخدمت سبھا موصوف پرارتھنا ہے۔ کہ امرتسر سے دادو گانو ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں کوئی اوپدیشک بھیجا کریں۔ جسکے خرچ کا ذمہ خود اٹھاتا ہوں۔ اسی گانو سے نزدیک نارووال بہت بھاری قصبہ ہے۔ جبکہ بیس پچیس قصبہ قریباً ۲ ہزار اہل ہنود کے آبادی ہے۔ جہاں کبھی بھی آریہ دہرم کا نام بھی نہیں۔ اور امید قوی ہے کہ کسی لائق اوپدیشک کے پرچار سے بہتیں نئے آریہ سماج قائم ہو جاویں۔

آپکا داس

امیں چند بیدر قوم ازدادو تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ۔

کاروسپانڈنس

دینانگر

لالہ جیٹھومل منتری آریہ سماج دینانگر لکھتے ہیں۔ (۱) سب سے اول پبلک کو درشت ہو کہ موجودہ ادہکاریان سماج ہذا ہمیشہ سے ہر ایک کارروائی سماج میں بے ضابطگی وسینہ زوری کرتے رہے ہیں چنانچہ ۱۵۔ اپریل ۱۸۹۳ء کی کارروائی دربارہ قطع تعلق از آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو زبردستی منتخب ادہکاریان موجودہ کے ہوئی۔ جسکا مفصل حال پہلے سدہرم پرچارک میں شایع ہو چکا ہے۔ اس سے پبلک بخوبی واقف ہے۔ اس رزولیوشن کی منسوخی کے واسطے ممبران سماج ہذا کی جانب سے ادہکاریان کی خدمت میں مورخہ ۱۹۔ اپریل کو لکھ کر دیا گیا۔ مگر ممبران کی گذارش پر کوئی اثر نہیں ہوا نہ کوئی انترنگ سبھا نہ جنرل کمیٹی ہی اس بابت میں ہوئی۔ پھر مورخہ ۲۶۔ جولائی ۱۸۹۳ء کو منتخب سکرٹری موجودہ کے نوٹس برائے جلسہ غیر معمولی بمراد پہلائے جانے شانتی کے بھیجا۔ جسکے بموجب وقت مقررہ پر جلسہ ہوا۔ مگر اس جلسہ میں بھی پردھان صاحب نے اپنی مجسٹریٹی احکام سے کسی تجویز پر ووٹ لینگ نہیں ہونے دیئے اور قطعی حکم دیدیا کہ ہم بالکل کسی بے ضابطہ اور نہ ہمیں شانتی کی ضرورت ہے۔ اسواسطے آج ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۳ء کو بامر ضروری حسب ذیل جدید انتخاب کیا گیا۔ لالہ ہمانچند صاحب پردہان۔ لالہ روپچند صاحب اپ پردہان۔ جیٹھومل منتری۔ لالہ چرنجی لعل صاحب اپ منتری۔ لالہ سوہا گومل صاحب کوشادیکش۔ لالہ گنگا بشن صاحب پستکادیکش۔

بوقت انتخاب ہذا سوائے منشی جلسال پردہان سابقہ و لالہ کشمیری لال اپ پردہان سابقہ و منشی گنگارام کے باقی سب ممبران موجودہ قصبہ ہذا موجود تھے۔

راولپنڈی آریہ سماج

لالہ سدانند اوپمنتری آریہ سماج راولپنڈی لکھتے ہیں۔ کہ اس ہفتہ لالہ کانشی رام جی نے اوپاسنا کرائی۔ اور لالہ خوشحال چند جی نے ایک پُرتاثیر سرمن دیا۔ جسکا لبّ لباب یہ تھا کہ سچی اوپاسنا منش کے بہت سے پاپوں کو دور کر دیتی ہے تعداد حاضرین اچھی سے بہت تھی۔ اس سماج کا سترھواں سالانہ جلسہ ۲۹۔ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۳ء کو قرار پایا ہے۔ اور مینیجنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس جلسہ کے موقعہ پر فقط وید پرچار فنڈ کے لیئے ہی اپیل کیجاویگی۔

ایک سب کمیٹی جلسہ کے کاروبار کو انجام دینے کے لیئے نیت کی گئی ہے۔ جسکے منتری لالہ گنگارام دہرم مقرر ہوئے ہیں۔ تعداد حاضرین اس ہفتہ ایک سو کے قریب تھی۔

سماجک خبریں

بھائی چیتر سنگھ ٹھیکہ دار [illegible]	میر اسلم خاں ٹھیکہ دار [illegible]	بھائی ہان سنگھ ٹھیکہ دار [illegible]	لالہ سنت رام سٹور کیپر [illegible]	لالہ ٹوپن داس کلرک [illegible]	لالہ گوکل چند اوورسیر [illegible]
مسٹر نرائن سنگھ اکونٹنٹ [illegible]	مسٹر سردا سنگھ خزانچی [illegible]	بابو نرائن سنگھ سب اوورسیر [illegible]	بابو دتہ رام [illegible]	مسٹر نہال ورداس [illegible]	چودھری بودا رام [illegible]
سیٹھ مشالی و دتراں [illegible]	بازار دوزاں [illegible]	بھائی جل سنگھ بیٹہ [illegible]	نربان سنگھ ٹھیکہ دار [illegible]	پنڈت برکت رام [illegible]	منتو ملازم پنڈت ہری رام [illegible]
بابو مہیشداس [illegible]	بابو مولچند پوسٹ ماسٹر [illegible]	لالہ ودیچند کلرک [illegible]	مسٹر کبول رام [illegible]	مسٹر مستول رام [illegible]	مسٹر چمن لال [illegible]
سردار ویر سنگھ نقشہ نویس [illegible]	سیٹھ فقیر چند [illegible]	مستری میران بخش [illegible]	بھائی گنڈا سنگھ بیچھی واں [illegible]	بابو مشتاق حسین ڈاکٹر [illegible]	سردار سندر سنگھ سب انجینیر [illegible]
بابو محمد صبحی نقشہ نویس [illegible]	بابو رلدھا کشن ہیڈ ماسٹر [illegible]	لالہ دیوا داس [illegible]	منشی سروپ چند [illegible]	لالہ امچند ٹھیکہ دار [illegible]	لالہ کشن چند جمعدار [illegible]
مستری ویر سنگھ [illegible]	منتو دوکاندار [illegible]	مستری البیل سنگھ [illegible]	میاں جہانگیری [illegible]	مستری مولا بخش [illegible]	شرف الدین خاں صاحب [illegible]
منشی صفی رام ہیڈ منیجر [illegible]	لالہ منشی رام ٹھیکہ دار [illegible]	بابو دلی چند سب اوورسیر [illegible]	لالہ جسونت رائے [illegible]	سردار کیسر سنگھ [illegible]	لالہ متھرا داس کوبعد [illegible]
لالہ جوتی رام ٹائم کیپر [illegible]	لالہ تلا رام سٹور ایجنٹ [illegible]	بابو محبوب عالم اوورسیر [illegible]	لالہ ٹھاکر داس ٹھیکہ دار [illegible]	لالہ سندر داس چپراسی [illegible]	لالہ گوردھن داس [illegible]
لالہ کرم چند ٹائم کیپر [illegible]	بابو گردہاری سنگھ کلرک [illegible]	مستری سوہن سنگھ [illegible]	مستری کریم بخش ٹھیکہ دار [illegible]	منشی نتھو رام [illegible]	بھائی کھڑک سنگھ [illegible]
منشی للا رام [illegible]	سردار بچتار سنگھ [illegible]	بابو دھرم داس [illegible]	سیٹھ کشن چند [illegible]	سیٹھ انچھو مل [illegible]	پوسن چند ٹھیکہ دار [illegible]
بابو نپھول سب اوورسیر [illegible]	دھرم چند ... [illegible]	لالہ سوتی رام کلرک [illegible]	بابو کرم چند سٹیشن ماسٹر [illegible]	بابو مہر چند پوسٹ ماسٹر [illegible]	بابو نبی داس [illegible]
سیٹھ میگھراج ٹھیکہ دار [illegible]	بابو نبی بخش ٹھیکہ دار [illegible]	لالہ اننت رام ٹھیکہ دار [illegible]	لالہ گوپال داس ٹھیکہ دار [illegible]	سردار صاحب سنگھ صاحب [illegible]	بابو سندر سنگھ خزانچی [illegible]
بابو مولراج سٹور کیپر [illegible]	لالہ گوکل چند کلرک [illegible]	لالہ سکتین کلرک [illegible]	لالہ نانک چند کلرک [illegible]	لالہ دیوان چند کلرک [illegible]	لالہ متھرا داس ٹائم کیپر [illegible]
سردار عطر سنگھ ٹھیکہ دار [illegible]	سیٹھ چتر رام ٹھیکہ دار [illegible]	نند سنگھ ٹھیکہ دار کوئٹہ [illegible]	... معرفت ... [illegible]	نقد چند معرفت پنڈت ... رام [illegible]	میزان کل [illegible]

فہرست اُس چندہ کی جو ممبران ہرک سماج نے کوئٹہ کے جلسہ سالانہ پر مختلف فنڈوں میں دان دیا

نمبر شمار	نام چندہ دینے والے کا		پُستری پاٹ شالا جالندھر	یتیم خانہ فیروزپور	
۱	پنڈت ہری رام ٹھیکہ دار			[illegible]	[illegible]
۲	لالہ رادھا کشن ہرک	ایک گھڑی قیمت روپیہ کی اور ایک روپیہ رشمی ...		[illegible]	[illegible]
۳	پنڈت واسدیو			[illegible]	[illegible]
۴	لالہ تولا رام			[illegible]	[illegible]
۵	پنڈت مہتاب رام			[illegible]	[illegible]
۶	لالہ مشتاق رائے	نقد اور دو روپیہ ماہوار کا وعدہ			

دیانند کالج کی نسبت آریہ سماجوں کے خیالات میں بدظنی دیکھ کر بعض اصحاب پبلک کے پاس امداد کی اپیل شائع کراتے ہیں۔ بہتر ہو کہ کالج کے پرنسپل اور انکے سہایکوں سے اپیل کریں۔ تاکہ وے اپنے اتیاچاروں سے باز آکر آریہ پبلک کی ہمدردی از سر نو حاصل کریں۔

لاہور آریہ سماج کی پُتری پاٹ شالا میں اب ... سے زیادہ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ سرمایہ میں بھی دن دونی ترقی ہے۔ لالہ پیارے لعل جی آریہ ... پُتری پاٹ شالا کے پورشارتھ کے لئے انکا دھنیواد کیا جانا چاہیئے۔

اینگلو ویدک کالج ممالک مغربی و شمالی کے ڈیپوٹیشن نے پہلے دورے میں ۱۳۸۲ روپیہ نقد جمع کیا۔ ۲۰ جولائی سے ڈیپوٹیشن سیتاپور وغیرہ کی طرف روانہ ہوگا۔

آریہ سماج راولپنڈی کا ستارہواں سالانہ جلسہ ۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء کو قرار پایا ہے۔ اور یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ موقعہ پر وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل ہو۔ جلسے کے اخراجات کے لئے روپیہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ اور ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو کل انتظام کریگی۔ آشا ہے کہ ودوان اپدیشک اور لائق آریہ بھائی اپدیش دینگے۔

آریہ سماج شملہ کا بارہواں سالانہ جلسہ ۲۵ اور ۲۶ اگست ۱۹۰۴ء آخر ہفتہ اور اتوار کو قرار پایا ہے۔ اپدیشک اور آریہ سجن پربت یاترا کا ضرور آنند اٹھائیں۔

سوامی آتمانند جی مہاراج دو ماہ سے شملہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ سات ویاکھیان سوامی جی اب تک دے چکے ہیں۔ جنکا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ ایک ماہ تک اور سوامی جی شملہ کے پہاڑ پر پھرینگے۔

ہوشیارپور آریہ سماج نے مانس پرچارکوں ... پرتی ندھی کے ساتھ شمولیت سے انکار کر دیا مفصل رزولیوشن آریہ سماج ہوشیارپور کا علیحدہ چھپا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

— آریہ سماج سیالکوٹ نے آٹا فنڈ کو بجائے دیانند کالج کے اپدیشک فنڈ میں منتقل کرنا منظور کیا اور نصف حصہ لوکل آریہ سماج کے لئے اور پرتی ندھی کی مد میں خرچ کرنا سویکار کیا ہے۔

— پنڈت پورنانند جی نے ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء کو سبی آریہ سماج میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ پھر ۲۵ کو دیش اُنتی پر مختصر سا ویاکھیان دیکر سیتا گیانی چند جی کے ساتھ جیکب آباد آریہ سماج کی طرف روانہ ہو گئے۔

— برہمچاری برہمانند جی نے ریاست چمبہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

— پنڈت پورنانند جی نے ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء کو شارگ میں ایشور اپاسنا کے بعد اپدیش دیا۔ ۲۱ مئی کو کوئٹہ میں ۲۲ سے ۲۴ مئی تک بوستان میں پرچار کیا۔ پھر ۲۵ مئی سے لیکر ۱۰ جون تک برابر کوئٹہ خاص میں ویاکھیان دیتے رہے اپنشدوں کی کتھا کرتے اور آریہ سماج کے سبھاسدوں کو پڑھاتے رہے۔ ۱۱ اور ۱۲ کو بوستان میں اپنشدوں کی کتھا ہوتی رہی۔ جس کے بعد پھر کوئٹہ میں بدستور سابق پرچار کرتے رہے ۲ جولائی تک کوئٹہ میں کام کرتے رہے۔ ۳ جولائی کو شارگ آریہ سماج میں اپدیش دیا۔ ۴ جولائی کو کھوسٹ آریہ سماج میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ ۵ جولائی کو بوستان میں ویاکھیان۔ ۶ جولائی کو پشین۔ ۷ جولائی کو چمن پہونچکر ویاکھیان دیا۔ ۸۰ آدمیوں کی حاضری میں ۸ جولائی کو پھر ۲۲۵ آدمیوں کی حاضری میں اسی جگہ اپدیش دیا۔ ۹ جولائی کو پھر کوئٹہ میں آگئے۔ واٹر کوسٹ کی وجہ برابر کوئٹہ میں ۱۹ جولائی تک کام کرتے رہے۔ اس درمیان میں ۱۱ جولائی کو پشین میں جاکر ایک بدھوا بواہ بھی کرایا اور اس کے موقعہ پر ایک دن ایشور پرارتھنا کرائی اور ایک ویاکھیان بھی دیا۔ ۱۷ جولائی کو بوستان میں ایک اپدیش دیا۔ ۱۸ جولائی کو ڈگاروج سٹیشن پر ویاکھیان دیا۔ ۱۹ اور ۲۰ جولائی کو کھوسٹ رہے۔ جہاں ایک ویاکھیان شرادھ وشے پر دیا۔ ۲۱ جولائی کو شارگ پہونچے۔ ۲۲ جولائی کو دھرم وشے پر وہاں ویاکھیان دیا۔ ۲۳ سے ۲۵ جولائی تک سبی رہے۔ جہاں دو ویاکھیان ہوئے۔ ۲۶ جولائی کو جیکب آباد میں ویاکھیان دیا۔ ۲۷ جولائی کو سکھر پہونچے۔ جہاں ۲۸ کو وشواس پر ایک ویاکھیان ایک سو آدمیوں کے مجمع میں دیا۔

نوٹس

سبھا کے پاس ایک پنڈت موجود ہے۔ جو آریہ سماج کے سدھانتوں سے خوب واقفیت رکھتا ہے۔ اور سنسکرت بھی اچھی جانتا ہے۔ اگر کسی آریہ سماج کو ادھیاپک کی ضرورت ہو۔ تو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے خط و کتابت کرے۔ تنخواہ وغیرہ کا معاملہ طے ہو سکتا ہے۔

مہاشیہ نستے۔ ہرک سماج آپکے وید پرچار کی امداد میں مبلغ ... دینے کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ ایشور آپ جیسے سجنوں کو آنند رکھے۔

فہرست چندہ بامداد وید پرچار فنڈ جمع شدہ معرفت ہرک آریہ سماج۔

لالہ رادھا کشن ٹھیکیدار ہرک ۱۰	پنڈت ہری رام ... ٹھیکیدار
لالہ گوردیال ٹھیکیدار ۵	لالہ حکم چند ٹھیکیدار ...
لالہ مشتاق رائے اوورسیر ...	بھائی نہال سنگھ ٹھیکیدار ...

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے اور

قریب قریب ایشیا کے ہر حصہ و بیرونی ممالک میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاقی مضامین علاوہ معاشرت پولیٹیکل سوشیل لاجواب مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو امجھند رجی صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحبوں سے یکساں باہر والوں سے مع محصول للعہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاویگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ درما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگرچہ بھولے بھالے ہمارے ہموطنوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو ضرور اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ پر کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں۔ بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی سور و مویشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سبت کے روز کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے نیوگ نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام۔ بائیبل کا خدا جسم نہ حامل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا پہلی۔ دوسری تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ امیونیہ۔ مارسیونی۔ والی کنیز۔ رومن کیتھلک۔ یونی ٹیرین۔ سلکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسی کی کتاب یسعیاہ کی کتاب حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ نجدیا قوم کی چند رسمیں اہل بہشت پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے یہ ایکسو اسی صفحہ تقطیع ۱۰×۲۰ پر کی کتاب عمدہ و بیز کاغذ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور بڑے خوشخط حروف ہیں باوجود ایسی نادر و عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸؎ محصول ڈاک ۱؎ بذریعہ ویلیو پیبل اور خرچ ہوگے جس جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریدنا منظور ہو۔ وہ جلد خرید فرمالیں۔ ورنہ بعد ہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی میں بار جو بکثرت بازار روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پھر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی ہے۔ جا اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور اکثر دقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ اکثر اخبار بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر سکولانے میں۔ جسکے سبب انتہا رنج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل ... اور جاذبی کی یہ کیفیت ہے کہ جتنے پتھر پر ایک کاپی لگائیے تو نقش کا مجموعہ ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسنے خریدی اسنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کے ... لکھتی ہیں کہ سیاہی کاپی و دستی ایسی ہی ہے جیسی تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار۔ المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ۔

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع نقشہ و دیدہ باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے۔ چمن اندر مصالحہ وغیرہ تیار کرنیکی ترکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام بلندی پیدائش کی جسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ لکڑی ... دیا ہے۔ مضامین اس کے فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر و بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و بیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف موتی سا دیدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت
(۵) پھول کے میانے درخت
(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت
(۸) خوشنما درخت

---

(۹) خوشنما چھوٹے درخت
(۱۰) گملے کے درخت
(۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجور دار درخت
(۱۳) درختان آدر
(۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ
(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۷) فوٹو شنختات

المشتہر کشن سروپ درما منصرم مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

خوشنما اخبار ... [illegible] ... بلکہ عاشقہ ... [illegible] ... نامہ ... [illegible] ... مفت ... المشتہر منیجر اخبار ... شہر میرٹھ

انعام — جو شخص ثابت کر دیوے کہ اسکو ہمارے میرے کے سرمے سے بجائے فائدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص میرے سے جو لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ اور میرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام معہ پتہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے میرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر کیمسٹری میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر سردار دیبی سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفا خانہ پلٹن نمبر ۲۰ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید محبہ شاہ صاحب شفا خانہ کمسریٹ۔ مقام عدن۔ ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفا خانہ مقام نرسنگھ پور۔ ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفا خانہ ادھم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفا خانہ مقام کلیرہ ریاست بہاولپور۔

جناب حکیم اسمعیل خاں صاحب پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ مقام صہاد احاطہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افیسر شفا خانہ مواد۔ علاقہ سندھ۔

جناب دیوان لودھو داس صاحب بہادر میو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کیچ بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خاں صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر۔

جناب مسٹر نکٹ راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔

جناب مسٹر ایلفنسٹون ہیم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام بریلی۔

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام ملید منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔ بقلم نظام الدین

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں مِتر بھاو سے برتیں" "الیشور یہ نیم کا پالن"

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت معہ ولایت محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ہے پیشگی لیا جاتا ہے

اُودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست اسَت کا بے تعصب نرنے کرنا۔ (۲) شاردیرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا۔ (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا۔ (۴) ویدک دھرم سنبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک للعہ بلا محصول للعہ طالب علموں سے سالانہ معہ محصول ۱۲ بلا محصول ۱۰ (۲) کار ساپانڈٹوں کو مفت (۳) اجرت اشتہار فی سطر کالم ایکبار زیادہ دیر کے لئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

وید پرچارک

اس نام کا ایک ماہواری پرچہ جس میں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے۔ وید پرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ

وید پرچارک پریس جگراؤں کے بکاؤ پستکیں

شٹ پوران بھاکھا ادھا دچوپائی عہ۔ بھرتری ہری شتک بھاکھا سنسکرت ٹیکا مول شتک ایک روپیہ لگھو کومدی بھاکھا ٹیکا پوروآردہ ۱۱ و ستانچھ تت کومدی بھاکا ٹیکا ۸ر چانکیہ نیتی بھاکھا ٹیکا ۱۱ و ۲ر پراتہ سنا پستک مصنفہ لالہ دیوراج ۲ر راماین سار ۴ر الیشور دچار ۱۱ شہزادہ بیوبھاؤ ۱ پریم ساگر انگریزی میں چھپا ہوا قیمت عہ مجلد ۱۲ہ

سنسکرت پستکیں

سام وید سنگھتا سو بھاشیہ عہ یجروید سنگھتا سوترہ ایشادی دس اُپنشد ۱۲ر۔ اتری انگرا ہاریت یم لکھنو اوشنا کی چھ سمرتی ۱۰ر بیاس سمرتی ۲ر اٹھارہ اپنشد سنسکرت ٹیکا سہت ۱۴ر نیائے درشن بھاشیہ منی کرت بھاشیہ عہ۔ نیائے سوتر برتی تتھا پنچاننی کرت عہ۔ سانکھیہ پروچن بھاشیہ ۱۲ہ سانکھیہ سوتر برتی ۱۰ر شاریرک سوتر برتی عہ یوگ درشن بیاس بھاشیہ ۱۰ر کہیٹ شاستر مول عہ۔ سنشرت ویدک عہ ۱۲

ویاکرن پستکیں

پاتنجل مہابھاشیہ کیٹ کرت دیا کھیا سہت دعہ کاشکا اشٹادھیائی کی برتی صدر کا تیاین سوتر پوربارده ۱۲ر گوبیتہ جرمن عہ۔ اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ اور سستے نرخ سے ہو سکتی ہے۔ بلا توقف بھیج دیجئے جلد چھپکر پہونچینگے۔ منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ کے نام خط وکتابت کریں۔

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

درن بیوستھا اردو قیمت ۴ر استری سدھار قیمت ۱ر پروار میں آنند قیمت ۱۱ شاستر جنگ گھیا ۱ر جیون چرتر مہگت پورن قیمت ۱ر جیون چرتر حقیقت رائے قیمت ۱ر سپارتھنا پستک اردو ۱۰ر ناگری ۱ر ایک دسو ناک نظارہ قیمت ۱ر ستری کی پراتھنا نہیں ہیا ہے قیمت ۱ر رامس نشید بارامل بجواب سلسلہ انس پرچار نمبر ۱ ایضاً بدوم قیمت ار رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات پادری ٹی ولیس قیمت ۱ر آریہ سماجیں شانتی بھیلانیکا اصلی اپائے قیمت ۱ر امرت برشا قیمت ۱ر روبراگ بھجناولی قیمت ۱ر بھجن آنند قیمت ۱ر راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ قیمت ۱ر سایح کو آنچ نہیں ایک کا نیستہ اعتراضوں کا جواب قیمت فیجلد ۱ر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

اکسیر نونہالاں	یہ سریع الاثر صبلطی اطفال کے لیے جو کثیر التعداد دسکولات طفولیت کی کل تکالیف غیرہ کو دور کرتا ہے ہوتی ہے قیمت ۸
حب [illegible]	اسکے استعمال سے بادشاہوں نے فائدہ ہوتا ہے پھوٹا نکھیں دو ہفتہ تک۔ قیمت چار روپیہ
[illegible]	ہر گھنٹے میں درد ریم۔ جلن۔ بار بار حاجت کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں۔ دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت ۸ تولہ ۸
مقوی چشم	مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا۔ رتوندی کی شکایت ہو انکو دور کرتا ہے ۸
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا تشنگی۔ لاغری بے چینی۔ درد کمر خرابی جگر پیدا نہیں کرتا۔ کا ہی کو سید ہو نیسی بند کرتا ہے فی تولہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دکھا دھرکنا۔ خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن ۸
[illegible]	بسور کا درد۔ جریان خون ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ ۸
[illegible]	چاندو کو بلا تکلیف ہر قسم کا نشہ چھڑا سکتا ہے قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے ایام حمل خنزر چیچک وغیرہ کو دفع کرتا ہے ۲ تولہ ۸
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض بے چینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہوں۔ درست کر کے لطف دکھاتا ہے فی تولہ ۸

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و علامات

دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک سوزاک ہیضہ و بواسیر و رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱۰ الحجز ۸ مونث الملک و رسالہ قیافہ ارسطو ۸

المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور جی ۱۲

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردگی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے انہیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ۸۰ عدد ۸

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا۔ تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہے۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ آجکل حال شیشی کیسا ہے کا غذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے ہیضہ کے درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نمبر کو مد نظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشدالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دکھایا دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج بذریعہ ویدک و یونانی بیہرطبت سے کرانا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جات جو ایک صدی کی بیماری کا علاج اعلیٰ ہیں

کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں کس نگوید کہ دوغ من ترش ست۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر انداز کر کے نہ پھینکیے۔

بھاسکر سری انجن۔ یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیابند۔ جلن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ۸ سیاہ ۸

کوشٹ بل وردھک رس۔ یہ معجون قوت باہ و امراض ذیل کے لیے ازبس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی نسیان کمزوری دماغ سستی جیسی کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ۸

ضعف جگر۔ یہ شربت دوائی ضعف جگر جسمی دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا۔ ٹانگوں کا بہو جانا وغیرہ وغیرہ علامات ہوتی ہیں ۱۲۰ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ دو روپیہ

نارو کی دوا ۱۰ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے ناسور خواہ کسی قدر پھیلا ہوا ہو۔ قیمت فی عکس ۸

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ۱۲

سوزاک آتشک کی دوا۔ جو اکھٹا ہو۔ اسکے لیے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ فی ڈبی ۸

آتشک کی گولیاں اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ البتہ آتشک بہت جلد ہی خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی ۸

بساسر رس چورن ضعف ہاضمہ ترش آرومی۔ امتلا معدہ ہیضہ۔ درد شکم نفخ شکم۔ خناک تھوڑی کھٹی ڈکار بیضوں بلی کانی ہے فی ڈبی

لف کی گولیاں ایک ماہ میں کامل آرام دینے والی فی بکس ۸

قوبا کی دوا لگتی نہیں ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ہر دو خواستیں پتہ ذیل پر آ دیں۔

المشتہر شیل آریہ اوشدالہ بٹالہ ضلع گورداسپور

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۳ بھادوں سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۱۷ اگست ۱۸۹۴ء جالندھر شہر | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

کوئٹہ کی دھرم یاترا

سلسلہ کیلئے دیکھو دھرم پرچارک مورخہ ۳-اگست ۹۴ء

کوئٹہ کا پورا حال لکھنے کے لیئے نہ تو مجھے سالانہ جلسہ کے باعث موقعہ ہی اتنا ملا کہ زیادہ مصالحہ جمع کرسکتا اور نہ ہی تندرستی نے اجازت دی تاہم جہاں تک میں نے اپنے محدود دایرے میں جو حالات دریافت کیئے انکو قلمبند کرنا اپنا فرض سمجھا ۱۷-جولائی کی صبح کو سب بھائی مجھے رخصت کرنے کے لیئے ریلوے اسٹیشن پر آئے - مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مدت سے پاس رہنے والے سمبندھیوں سے بچھڑ رہا ہوں - بوستان تک پنڈت پورنانند جی میرے ساتھ آئے - وہاں پہونچکر پرچار کے لیئے ٹھہر گئے - بھوجن ٹپا اُتم تیار تھا - بھوجن سے فارغ ہوکر آگے چلا - ایک یوروپین صاحب سفر میں ساتھ تھے - جو آنند وُتش اور کسی قدر بے تعصب معلوم ہوئے - اُنسے کچھ دور تک بات چیت ہی راستے میں کہ دوست کے بھائیوں سے پہر بھوجن سے سنکار کیا - دفعتاً سردی سے نکلکر گرمی میں پہونچنا قیامت کا سامنا تھا - راستے میں دو سندھی صاحب تھے - جنکی حرکات دیکھکر میں حیران ہو رہا تھا - ایک نے کوٹ پتلون ڈانٹا ہوا تھا - دوسرے دیسی پوشاک پہنے ہوئے تھے - پتلون والے صاحب بہادر کبھی انٹرمیڈیٹ کلاس میں آ بیٹھتے تھے کبھی چلے جاتے تھے - میں سمجھا کہ شاید دوم درجہ کی گاڑی میں بیٹھے ہیں - صرف دوست کی خاطر یہاں آن بیٹھے ہیں - لیکن جب حضرت سبی کے سٹیشن پر اُترے تو معلوم ہوا - کہ ہر دو کے پاس تیسرے درجے کے ٹکٹ تھے - اور حوصلہ یہہ کہ ٹوکے جانے پر مجھ سے اور ایک اور سجن پُرش سے خواہاں ہوئے - کہ ہم انکے لیئے جھوٹ بولیں - خیر انکی امید بر نہ آئی - اور بگڑ گئے - میں نہایت حیران ہوتا ہوں - جب اپنے ہموطنوں میں جھوٹی نمائش کا شوق ازبس دیکھتا ہوں - یہہ دو نوجوان صرف ایک وُتش میں اس خاصیت کے اظہار کے باعث ہوئے - سبی تک طبیعت خراب رہی - اور آگے اس سے زیادہ بگڑ گئی - لیکن رات کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے مست شیتی کا آنند دلایا - آنکھ کھلی جہاں ریل شکارپور اور رُک کے درمیان پل کی ٹکر ٹوٹ جانے کے باعث رک جاتی ہے - گاڑی پر سے اُترکر ٹرالی پر کچھ دور گیا - آگے کشتی پر سفر طے کرنا پڑا - یہیں ریل گاڑی کے درشن نصیب ہوئے - دوسرے کنارے پر آئے لبدا رام جی کے درشن ہوئے ان سے بات چیت کی - رُک پہونچتے ہی ریل طیار تھی آہستہ آہستہ وہاں سے چلدیا -

دیکھ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں چیتان کے آریہ سماجوں کی فہرست اپنے ناظرین کے آگاہی کے لیئے درج کردوں - سرحد کے آخری سرے پر چمن میں آریہ سماج موجود ہے - وہاں سے کوئٹہ آتے ہوئے پار دگریز کے ریلوے سٹیشن پر ایک بھائی ہیں - جوان کی طرف ہر کہیں سماج تو مشہور ہی ہے - جہاں کے منتری لالہ [illegible] کشن اور پردھان پنڈت ہری رام جی ہیں - پودر نے اور نئے محلہ میں بھی کچھ آریہ بھائی ہیں - نیز [illegible] میں تو پہلے شاید آریہ سماج بھی تھا - لیکن اس وقت بھی بہت سے آریہ بھائی وہاں کام کرتے ہیں - کوئٹہ سے آتے ہوئے بوستان میں ایک اچھا آریہ سماج ہے - جھٹ پٹ میں بھی آریہ سماج کے کچھ سبھا سد ہیں - کچھ کوٹل اور مدکاچ کے ریلوے سٹیشنوں پر بھی آریہ بھائی ہیں - کھوسٹ میں آریہ سماج اچھی حالت میں ہے - یہاں کے منتری لالہ گنیش داس ٹھیکیدار ہیں - شاہرگ آریہ سماج کے پردھان مہتہ گیان چند انسپکٹر پولیس اور منتری بابو اندر سنگھ ہیں - سبی میں بھی آریہ سماج ہے اس آریہ سماج سے میرا ابھی تعلق ہے - کیونکہ میں اس آریہ سماج کا پرلی (؟) مذہبی دیانند اینگلو ویدک کالج منیجنگ کمیٹی میں ہوں - اس سے آگے جیکب آباد میں تین چار ممبر آریہ سماج کے ہیں - شکارپور میں اچھا آریہ سماج ہے جس کا حال پہلے لکھ چکا ہوں - وہاں پر چار پانچ بھائی ایسے پریم سے ایشور اپاسنا اور ہری کیرتن کیا کرتے ہیں - سکھر آریہ سماج سے تو میرے ناظرین پہلے ہی واقف ہیں - بابو بیچا رام جی کے پرشارتھ کا حال پہلے لکھ چکا ہوں - سندھ کی جانب لاڑکانہ دادو اور سیہواں ایسی جگہیں ہیں - جہاں ایک ایک دو دو اچھے پرتشٹت اور پرشارتھی آریہ بھائی رہتے ہیں - کوٹری میں آریہ سماج ہے - حیدرآباد کا آریہ سماج تو پوشیدہ ہے - دیوان گلاب سنگھ صاحب اس سماج کے پردھان اور مسٹر مول چند بھوجراج منتری ہیں - ٹانڈو محمد میں پہلے آریہ سماج تھا - اب نہیں ہے - ٹانڈو الہ یار میں بھی کچھ ممبر ہیں - میرپور میں دیوان جاناشاہ آریہ سماج کے ممبر ہیں - اس کے بعد کراچی ہی جہاں کا آریہ سماج

محتاج بیان نہیں۔ سندھ اور بلوچستان میں ایسی بہت سی جگہیں ہیں۔ جہاں زیادہ پورشارتھ کرنے اور اپدیشکوں کو زیادہ دیر تک مقیم رکھنے سے آریہ سماج قائم ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک میں نے وچار کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ ان اطراف میں ویدک دھرم کو بڑا بھاری کام کرنا باقی ہے۔ جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کوئی ایک اپدیشک سندھ وغیرہ کی بولی سمجھنے والا پنڈت پورنانند جی کی سہایتا کے لئے نہ دیا جاوے۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی توجہ اس طرف بہت جلد کھینچنے کی ضرورت ہے۔

واپسی کے وقت کا حال اگر مفصل لکھنے کی کوشش کروں۔ تو قصہ طول ہو جاتا ہے مختصر یہ کہ ترک سے اٹھ بجے چلکر شام کے نو بجے کے قریب بہاولپور پہونچا۔ سٹیشن پر لالہ پرشوتم رامچند۔ پنڈت رامناتھ اور بہت سے بھائی موجود تھے۔ جنہوں نے بڑے پریم سے آو بھگت کی۔ ہاسپٹل پہونچکر ڈاکٹر گنگا رام جی کے درشن ہوئے شام کو سنان اور سندھیا کرنے کے بعد دو چار بھائیوں کو ملا۔ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے بھی بارتالاپ ہوئی۔ بڑے سجن اور پریمی سجن پرتیت ہوئے۔ بہاولپور معمولی شہر ہے کچھ خصوصیت نہیں رکھتا۔ اگر اسکو نصف کا ان نہیں تو پورا اندازہ شہر کا لگ سکتا ہے۔ نواب صاحب کی خاص کوٹھی بھی دیکھی۔ روپیہ کا زیادہ خون کیا ہوا دکھائی دیا۔ جنہوں نے موجودہ یوروپین سویلیزیشن کی پوشاک دیسی ریاستوں پر دیکھی ہے۔ انکے لئے اس کوٹھی کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ میں نے سنا کہ نواب صاحب نے احمدپور میں اس سے بھی عمدہ کوٹھی بنوائی ہے جسمیں بہت ہی قیمتی سامان لگائے ہیں۔ اس کوٹھی کو دیکھتے ہوئے میں نے ریاست کا ہائی سکول اور کالج دیکھا۔ بڑی تنگ گلی سے گزر کر ایک کچے مکان کے دروازے پر جا کھڑا ہوا جسکو دیکھ کر مجھے سرائے کا گمان ہوا۔ اندر جا کر دیکھا تو دو چار بچے پڑھ رہے ہیں۔ عجیب مقابلہ تھا۔ کہاں لاکھوں کی قیمت کا خوبصورت اور عالیشان محل جسمیں لاکھوں کا سامان بلا ضرورت پڑا تھا۔ اور کہاں پرجا کی ودیا بھوکھ کی نورتی کے لئے ایک کچا معمولی مکان بلا سامان نہ دریاں نہ فرش انگریزی ریاست کے دیہاتی سکولوں کی عمارت ایسی ہوا کرتی ہے۔ اسوقت اپنے دیسی ریاستوں کے فرمانرواؤں کی حالت پر افسوس کر کے واپس آیا۔ پرنسپل ایک بنگالی صاحب ہیں۔ جو بڑے خلیق ہیں۔ ۱۹۔ جولائی کی شام کو وہاں سے روانہ ہوا۔ سٹیشن پر ایک نہایت سوشیل سٹیشن ماسٹر صاحب سے جو برہمو ہیں کی اکانت میں بات چیت ہوئی۔ ۲۰۔ جولائی کی صبح کو لاہور میں پہونچا۔ اور اسی روز شام کو آریہ سماج مندر لاہور میں کوئٹہ کی یاترا کا حال مختصر سنایا۔ ۲۱۔ کو پھر لاہور میں ٹھیرا۔ کیونکہ دو چار سجنوں کی درخواست پر انہیں اپدیش دینا تھا۔ ۲۲ کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو کر اسی دوپہر کو جالندھر پہونچا۔ میرے دونوں بچے سٹیشن پر موجود تھے۔ انہیں گلے لگایا اور گھر پر پہونچکر بے اختیار میرے منہ سے نکلا۔

"جو سکھ چبارے وہ بلخ نہ بخارے"

منشی رام

ایڈیٹوریل نوٹس

دھرم کی جگہ اسوقت ہمارے دیش میں دھرم آبھاس بک رہا ہے۔ دھرم شونیہ پرش اسوقت کیول شبدوں کی آڑ میں پاپ کرتے ہیں اور شوڈنیہ کرموں کو شبھ ثابت کرنیکے پورشارتھ میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی کارن دھرم روپی سورج بھی دھندھ اور انکاری کے گھور اندھکار سے بادلوں کی اوٹ میں آگیا ہے۔ اور دھرم ابھاس روپی جگنو اسکی جگہ لے رہے ہیں۔ لیکن سورج ہمیشہ کے لئے بادلوں کی اوٹ میں رہ نہیں سکتا۔ اسکی تیز کرنیں بہت جلد بادلوں کو چھن بھن کر ڈالتی ہیں پھر دھرم سورج کا اودے ہوگا۔ دھرم ابھاس روپی جگنو کہیں دکھائی نہ دینگے۔ اور اودیا روپی اندھکار ہے دیا کل پرجا پھر انند کو پراپت ہوگی۔

آریہ ورت دانا پور کچھ عرصہ سے بند ہو گیا تھا۔ آریہ سماج کے ایسے ہی دیوناگری بھاشا کے آرگن سے بچھڑنے کا آریہ سماجی پرشوں کو بڑا ہی شوک تھا۔ بڑی ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ ۱۱۔ اگست کا آریہ ورت پھر ہماری نظروں سے گزرا۔ آریہ ورت پتر جیسا آریہ سماجوں کی آریہ پبلک سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ ہم اپنے سہیوگی کے نئے سرے سے جاگ اٹھنے پر اسے مبارکباد کہتے ہیں۔ اور آریہ پبلک سے امید رکھتے ہیں۔ کہ ایسے پتر کو بچھڑنے کا پھر موقعہ نہ دینگے۔ ارتھات دھن آدی سے برابر سہایتا دیتے رہینگے۔

سوامی وشیشورانند اور برہمچاری نتیانند جی کے بمبئی کے پرچار کا حال مفصل لکھ کر ہمارے پاس ایک نامہ نگار نے بھیجا ہے۔ جسے جگہ کی تنگی کے باعث اسکی مرتبہ بجنسہ ہم نہیں چھاپ سکے۔ نامہ نگار کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمچاری جی کے ویاکھیانوں کا بڑا اثر

بہتی نواسیوں پر پڑتا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جو لوگ کام نکالنے اور سوارتھ سدھی کے لیئے بڑے بڑے پاپیوں اور مکاروں کو سری ۱۰۸ کی پدوی دینے میں دریغ نہیں کرتے۔ وے کیونکر اوکت سوامی جی مہاراج برہمچاری کی نسبت افواہوں کی بنیاد پیدا دوش ٹھہرنے کا حوصلہ کرسکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ بہت سے بزدل مکار خفیہ پہلے مانسوں پر تہمتیں تراشتے ہیں۔ اور جہاں وے ایک طرف عدالت کے خوف سے پبلک کے روبرو لانے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ وہاں بھلے مانسوں کو اپنی بریت کا موقعہ بھی نہیں دیتے۔ لیکن ایسے پرش یاد رکھیں کہ آخر کوئی دن آوے گا جب انکی قلعی کھلیگی۔ پھر اسوقت انکے من کو شانتی دینے والا کون ہوگا۔ جنکی اسوقت بھی قلعی کھل چکی ہے۔ وے ذرا اپنے اندر والی کے روبرو ہوکر تو کیفیت معلوم کریں۔ دشٹ اپنی دشٹتا کا بھاؤ دکھاتے جاتے ہیں۔ جنکا ستیہ پر وشواس ہے۔ وے ایسے دشٹوں کے داؤ پیچ کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے نے جب سے بھارت

سدھار کے کالموں کا ہمیں کوسنے کے لیئے ٹھیکہ لیا ہے۔ تب سے بھارت سدھار کی گالیاں کسیقدر مصالحہ دار ہوگئی ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ ستیہ کی سرل آواز کو دبانے کے لیئے بناوٹی جھوٹ کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ واقعات کا جواب جب نہیں ملتا۔ تو لفاظی کی لہروں سے انہیں دھونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن کرم کا ناش کہاں ہوسکتا ہے! جو ہے دھرم اتہاس اور کرتگھن ہنگو ہے پرشوں کے کارنامے ایسی

آتشی حرفوں میں لکھے گئے ہیں۔ جنپر پانی اور وصل اپنا اثر نہیں ڈال سکتی!۔

مانس پرچارکوں کی گالیوں کا بُرا

کون مانے اپنی حقیقت کھلتے دیکھ بچاؤ کی جب کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اور واقعات ٹل نہیں سکتے۔ تو آخر کار انسان گالیوں پر ہی ادتارہ ہو جاتا ہے۔ آتما رام ودیارتھی اوپدیشک کلاس کا ذیل کا خط کسی زیادہ تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ خط بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔

"نمستے۔ تھوڑے دن ہوئے ہیں کسی کے بہکانے سے اوپدیشک کلاس کو چھوڑ کر مانس پرچارنی سبھا میں چلا گیا تھا۔ جاتے ہی مجھے لاجپت رائے نے یہ کہا کوئی خطا نہیں۔ آپ ایک ایپلیکیشن دیدیں۔ ہم بہت اچھا سپرنٹنڈ کرینگے۔ الیوم میں نے اسکے کتھن انوسار جھوٹا کر رام (جھوٹی بناوٹی) باتیں لکھدیں۔ پشچات مجھے بھوجن آدی کے لیئے یتھوچت دیہ (خرچ) دیدیا۔ پشچات تھوڑے دن کے پشچات یہ آگیا دی۔ آپ بورڈنگ میں نواس پاکٹ دیہ (خرچ) مجھ سے تھا بھوجن لالہ لال چند کے مکان پر کیا کریں۔ میں نے بھی تتھاستو مان لیا۔ میں بورڈنگ میں جانے سے پورب (پہلے) لال چند کے مکان پر بھوجن کرنے گیا۔ تو لالہ لال چند نے مجھے اپنے پاس بٹھا کر نوکر سے روٹی منگوائی۔ جبکہ ایک طرف مانس پڑا ہوا دیکھنے میں آیا۔ میں نے دیکھ کر کہا کہ مانس میں نہیں کھاؤں گا۔ وہ کہتا ہے کہ کہاں تک جیسے میں اتنا وچار کرتے ہو تو ہمارا کام کس طرح کرسکو گے۔ مجھے بہت گھرنا آئی۔ یہاں بہتیرے ہیں سے اسکے کوشش کرنے پر بھی باہر نکلا۔ یہ منہ دھو سول ہو

آکر روٹی کھائی۔ اسکا سارانش یہ ہے کہ جب تک مجھے ان باتوں کی پرتیتی نہیں ہوئی تھی۔ تب تک بھرم میں آکر بٹے کر تارہا ہوں الیوم نہ سمجھنے کے کارن پہلے یہ ہوا ہے۔ کہ جو ابھی سیوا میں اس پتر میں سوچنا یتھارتھ میں کر دیا ہے۔ اب پدی میں کسٹ کے پر گیہوں۔ تو کرپا کردیں۔ تاکہ پنہ میں سیدھے مارگ میں آجاؤں اب مجھے پورن وشواس ہوگیا ہے۔ یدی آپ سنگت نہ کریں گے تو کہیں چلا جاؤنگا۔ انکیں بھسم دونگا"

ستیہ اپنا رنگ دکھاتا ہے بنا نہیں رہتا۔ اور ستیہ سے پھر کرشتی بھی سرل ہو جاتا ہے۔ ودیارتھی آتما رام جی نے سرل بھاؤ سے کہدیا۔ کہ یدی پھنسنے نہیں دیکھینگے۔ تو کنا ہی دیکر کہیں چلا جاؤنگا۔ کسی قسم کی بیجا دھمکی نہیں دی۔ کسی طرح کا کپٹ پرکاشت نہیں کیا۔ لالہ لاجپت رائے جی میں داس بھاؤ بڑا پربل ہے۔ اپنے سوامی کے سدھانتوں کو پھیلانے کے لیئے کسی جگہ بھی نہیں رُکتے۔ ایشور انہیں سمتی پردان کرے۔

(مشنی وام)

دیانند اینگلو ویدک کالیج بورڈنگ ہوس کی

نہایت ظالمانہ اور ادھرم بکھنت کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے ہمنے اپنے پرچہ ۱۳ اور ۱۲ کے کالموں میں پردھان صاحب مینیجنگ کمیٹی سے درخواست کی تھی کہ وہ مفصل حال اس حادثہ کا پبلک کے روبرو پیش کریں۔ خصوصاً رپورٹ سپرنٹنڈنٹ اور رزولیوشن بورڈنگ ہوس کمیٹی ہمیں بھی برائے شبوع عنایت فرماویں۔ مگر باوجود ہماری تاکید کے اُدھر سے "صدائے برخاست" والا معاملہ ہے۔

بورڈنگ ہوس پبلک انسٹیٹیوشن ہے۔ پبلک کے

کے پیچھے اسیں رہتے ہیں۔ اور سوجب عہدہ داران کرتے ہیں سے گوتم و کنادمنی کی امید رکھتے ہیں افسوس ہے کہ انکے لخت جگروں کے ساتھ قیدیوں اور سخت مجرموں کا سا سلوک ہو۔ صرف اسلیے کہ وہ گھاس خور ہیں۔ اور اندر کے سماج میں جاتے ہیں یعنی وچھو والی سماج میں اور انکو اصل حال کی بھی اطلاع نہ ہو۔ اسقدر سینہ زوری تو اورنگ زیبی زمانہ میں بھی نہ ہوئی ہوگی۔

لالہ لاجپت رائے جی بھی لکھتے ہیں۔ کہ ہمنے کل کاغذات پریسیڈنٹ کو بھیجدیے۔ اب اگر شائع نہ ہوں تو ہم ذمہ دار نہیں۔ اسقدر مایوسی ہے۔ کیا پریسیڈنٹ صاحب اسلیے کہ ان کو ہمیں کارروائی سے سخت رنج معلوم ہوتا ہے اور لالہ ہنسراج جی کے اس سلوک کو وہ باعث بدنامی سمجھتے ہیں۔ اور اپنی کانشنس کے برخلاف کام کیا ہو نہیں کرتے۔ کاغذات کو ظاہر نہیں کرتے۔

مانا کہ ہمکو تو ڈنڈے مار کر سوسائیٹی کے جلسہ سے نکالدیا اور صاحبوں بھی اپنے مطلب کے موافق رد و کرلیں۔ اور آخری علاج یعنی ہمارے بچوں ہمارے لخت جگروں ہمارے پیارے ودیارتھیوں کو بیدمار کر نکالدیا مگر کیا اسقدر اندھیر ہے کہ کوئی بھی عہدہ داران کالج سے کاغذ نہیں دیکھ سکتا۔ کیا کالج کا سینیٹ ایک گرد اور اسکے چیلوں کے نام کیا گیا ہے۔ کیا پبلک کا دل اسی سینہ زوری و زبردستی پر نہیں پگھلتا۔ افسوس کہ ہماری نرمی اور پبلک کی خاموشی سے اسقدر فائدہ اوٹھایا جاتا ہے۔ کر ہائے نو مارا کرو گستاخ۔

لالہ لعل چند جی تو آزاد منش ہیں وہ کیا ازراہ

نہیں رکھتے۔ جسقدر دلیری سے انہوں نے سب کمیٹی میں آزاد رائے دی۔ اگر وہ آخر تک اس آزادی کو نبھا سکتے (قابل تعریف ہے مگر کیونکہ وہ لالہ ہنسراج کی ہر بات کی تائید کے لیے تیار ہیں۔ وہ کیوں لالہ ہنسراج کو اصلی رنگ میں ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ بہر حال پبلک کا حق ہے کہ کل کاغذات اس معاملہ کے متعلق ظاہر ہوں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہہ سچ نہیں ہے۔ کہ ہسٹل کی سپرنٹنڈنٹ نے اپنے اظہار میں لکھوایا ہے کہ میں نے طلبا کو اندر کی سماج میں جانے منع کیا اور کہا کہ انہوں نے ۳۰ رکیوں مہاودیالہ کو دیکر کالج کو کیوں نہ دیے حجبہ یہہ اظہار ریکارڈ میں ہے۔ تو کیا لالہ لاجپت رائے و لالہ لعل چند وغیرہ بیدار مغز جج بلا لحاظ دوبارہ فیصلہ کر سکتے تھے کہ قصور لڑکوں کا ہے۔

اس معاملہ کو متعلق ہمارے پاس کل کاغذات پہونچ چکے ہیں۔ صرف ہم رپورٹ سپرنٹنڈنٹ فیصلہ سب کمیٹی یعنی بعض کارروائی سب کمیٹی کی نقل چاہتے ہیں۔ اگر ملیگی تو بہتر ورنہ ہم مجبوراً کل حال پبلک کے سامنے جتلا ہے اور جو کہ معتبر ہے ظاہر کرینگے جسپر کسی معمولی غلطی کی شکایت نہ ہوگی۔

(بشمبر داس)

لوکل

لالہ دیوراج جی کے چھوٹے بھائی لالہ ہنسراج کی پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ یہہ دیوی کنیا پاٹھشالا جالندھر کے لیڈی کلاس کی اسٹوڈنٹ تھیں۔ دو کال سندھیا کرنے والی تھی۔ ایشور عزیز ہنسراج اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں!

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہوگا۔ ۲۵ کو نگر کیرتن ہوگا۔

کنیا مہاودیالہ کے لیے دھن اکٹھا کرنے کو حسب ذیل کا ایک ڈیپوٹیشن ۱۲ ماہ حال کو لدھیانہ گیا۔ لالہ رام کشن پلیڈر۔ رائیزادہ بھگت رام بیرسٹر۔ لالہ سالگ رام - لالہ بشمبر داس - لالہ دیوراج - لالہ [illegible] رام وچند دیگر صاحبان کے اُدیوگ سے قریباً ایک سو روپیہ چندہ ہوا۔ صدر اپدیشکوں کے کاریہ و کلاہ دیگر صاحبان سے [illegible] آشا ہے۔ کہ لدھیانہ سے مہاودیالہ کے لیے بہت دھن پراپت ہوگا۔ اسی تاریخ کی شام کو لالہ دیوراج نے استری شکشا پر ایک لیکچر بھی دیا۔ جسمیں [illegible] صاحبان شریک ہوئے۔

اتوار گزشتہ کو سماج مندر میں پنڈت سری [illegible] جی نے ایشور اپاسنا کرائی اسکے بعد برہمچاری برہمانند جی نے (جو جموں سے واپس آگئے ہیں) [illegible] وشہ میں ایک پراپر منتر اور شکشا دایک پاٹھ کیا دیا۔ جسمیں انہوں نے من کا سروپ اسکی [illegible] بہت سی گریکی اوشکتا اور اسکے روکنے کی ساہن بتلائے۔

رشی ترپن کا جلسہ ۱۰ ماہ حال کو ہوا۔ نگر کیرتن کے بعد سب بھائیوں نے گپھا ستھان جالندھر پر یگیوپویت دھارن کیے اور ہون کے بعد پریتی بھوجن ہوا۔

برہمچاری برہمانند جی کے ساتھ کے دو ودیارتھی بوجہ سندیہ بیمار ہو گئے تھے۔ اسلیے آرام کے لیے حکیم رام سرنداس جی کے ساتھ مکیریاں روانہ ہو گئے اور برہمچاری جی سیالکوٹ پر ردن اودیش اپ سبھا کے پاس چلے گئے ہیں۔

موسم تاہنوز اچھا ہے۔ بخار کی کسی قدر شکایت ہے۔

نامہ نگاروں کی سیوا میں

آپ لوگ اکثر ایسی بے احتیاطی سے ہماری خطوط بھیجدیتے ہیں کہ ہمکو اکثر ایک ایک دو دو آنے آپ کے مضامین کی عوض خرچ کرنے پڑتے ہیں آئندہ ڈاکخانہ کا بیرنگ کیا ہوا خط واپس کریگا۔

ایڈیٹر

مراسلات

لالہ گوروپیارا (ازنوں) آپ کا مضمون آریہ دہرم کہنٹک میں نکل چکا ہے۔ اب ضرورت اشاعت نہیں رہی۔

جودہ پور میں ہانس پرچارکوں کی لیلا

(۱) سادہو پرکاشانند نے ایک پتر پنڈت لال سین پوروا پدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو اس مضمون کا لکھا تھا کہ "یدی آپ یہاں آنا سویکار کریں تو میں آپ کو پچاس روپیے ماسک کی نوکری دیسکتا ہوں" مگر پنڈت جی نے لوبہ دش نہ ہو کر صاف اتر دیا کہ میں ایسی بھرشٹ نوکری کا نام تک لینا نہیں چاہتا۔

(۲) رام گرہ کے پرسدہ آریہ بھگت پنڈت ٹھاکر رام جی مہاراج کو بھی کہ جو پنجابی بہر میں بڑے مان کی درشٹی سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور جنکے تین چار ہزار شش ہیں۔ پرکاشانند نے لکھا تھا "کہ یدی آپ جودہ پور میں پدہاریں تو میں آپ کا بڑا بھاری آدر ستکار کراؤں گا۔ یدی آپ نہ آسکیں تو مجھے آگیا دیں کہ میں سویم آپکی سیوا میں حاضر ہوں" یہ اوکت پنڈت جی نے اوتر دیا ہے۔ کہ میں مان ستکار کا بھوکا نہیں ہوں۔ اسلیئے میں نہیں آنا چاہتا اور نہ ہی تمہارے آنیکی ہی آوشکتا ہے۔ کیونکہ رکہشتوں سے میرا کیا کام ہے۔

(۳) ریاست جودہ پور کے ۲۵ پرگنوں میں ہانس پرچار کرنے کے لیئے جودہ پور میں باداجیون سنگھ جی ہانس سینا بھرتی کر رہے ہیں۔ باوجود سخت کوششوں کے ابہی ترگش مشن کے لیئے پوگیہ پرش نہ ملنے پر بہت سے چار روپے اور تیلی آدی نیچ جاتیوں کے لوگ اس سینا میں بھرتی کیئے گئے ہیں اس کے کپتان سادہو گرانند جی پر اکیہ جگجشو (لاہوری) نیت ہوئے ہیں۔ جو ٹہی الستادہ کیسا تھ ہانس پرچار کوڈ کے کوڈ کے مطابق اس سینا کو سکشا دیتے ہیں اوکت سادہو کے زیر کمان شنگر یہہ سینا جودہ پور سے کوچ کریگی۔ کچھہ ہوشیار اور چالیاز ہانس پرچارک لاہور سے بھی طلب کیئے گئے ہیں۔ ہماری اچہا ہے کہ یدی پرنسپل ہنس راج صاحب بی اے ڈی اے وی کالیج لاہور اپنے وڈیشی والنٹیروں کی سینا کو ہمراہ لیکر خود تشریف لیجاویں تو بہت ہی اتم ہو۔ ہم اس سینا کو سادہوان سہنے کے سوچیت کرتے ہیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں اندہے کپتان کیچہیے لگ کر دین دنیا دونوں سے نہ جائیں۔

(۴) لاہوری ہانس پرچارک آریہ سیاک پر یہہ ہرگت کرنے کے لیئے ہاتھہ پاؤں مار رہے ہیں۔ کہ جودہ پور کے ناپاک رسالوں سے انکا کچھہ سنبندہ نہیں ہے۔ مگر یہہ بات سراسر جھوٹھہ اور دہوکھہ بازی ہے۔ ہم آریہ سیاک کو وشواس دلاتے ہیں اور ثابت کرنے کو ہرسمے تیار ہیں۔ کہ لسند یہہ جودہ پور کے تینوں رسالے لاہوری ہانس لیڈروں کی خاص پریرنا اور سمتی سے بنائے گئے ہیں۔ ستیارتھہ پرکاش سوجن و چار حصہ چہارم بھی چھپکر تیار ہو گیا۔ مگر اس کا بانٹنا ابھی آرمبھ نہیں ہوا۔ کیونکہ مہاتما منشی رام جی نے لاہور سے تاکیداً تحریر فرمایا ہے۔ کہ "ابھی اسکا تقسیم کرنا سخت ہانی کارک ہوگا۔ کیونکہ سماجیں ہم لوگوں سے آگے ہی بگڑ رہی ہے۔ نئی پرتی ندہی سبھا جبتک قدم مضبوط نہ ہو جائیں۔ تبتک ہوسکے تو نہ لگانی"۔ یہہ رسالہ مہاراجہ پرتاپ سنگہ صاحب کے گورود دال چند ودیا بہاسکر کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اسمیں رگوید کے منتروں سے ہانس بکشن سدہ کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اور سوامی جی پر نئے بہتان پر خوب کٹاکش کیئے گئے ہیں۔ پانچواں بھاگ سنا جاتا ہے کہ پنڈت ٹھاکر پرشاد جی تیار کر رہے ہیں۔ اسمیں گائے۔ بکری۔ گھوڑا آدی پشو دسل کا بلی دان کرنا ویدادی ستیہ شاستروں سے سدہ کیا جاویگا۔ لالہ منشی رام جی کے چرن سیوک بننے کا فخر کرنیوالے آریہ پرش سپتن ہوں۔

ویدک دھرم کا سیوک
ذریرچند ودیارتھی اجمیر

اعلانامہ یاجیون چرتر

شری یت سبھا وک مہاشہ لالہ منشی رام جی۔ نمستے آپ کو یاد ہوگا۔ عرصہ ہوا ہے میں نے آپکی سیوا میں ایک لمبی تحریر بھیجی تھی۔ جسمیں درج کیا تھا کہ آریہ پرشوں کو اپنا اپنا اعلانامہ رکھنا چاہیئے۔ اور اعلانامہ کی مثال بھی بموجب ذیل۔ تاریخ جنم وکرمی جیتی ویوم۔ فرائض نت کرم۔ پن یا دہرم پاپ یا ادہرم۔ اور کوئی بابت قابل تحریر۔ کہینچکر ارسال خدمت کی تھی۔ جواب میں ایک مختصر سا نوٹ

اپنے اخبار میں درج فرمایا تھا جس سے میرا آشا پورن نہ ہوا۔ مگر مجبوری تھا۔ کہ آپ نے تمام عبارت جو صرف آٹھ دس سطر کی ہوگی شایع نہ کی۔ ورنہ یقین تھا کہ بہت سے آریہ پرش اپنا اعمالنامہ بناتے۔ میرے خیال میں آپ مجھ سے اِس بات میں تو متفق ہونگے۔ کہ اعمالنامہ کا رکھنا اتی بھلا ایک ہے۔ کیونکہ اگر اعمالنامہ میں نت کرم یا کوئی اُتم کرم درج ہو تو لجیا آتی ہے ایسا ہی اگر کوئی پاپ درج ہو تب بھی شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ میں نے یکم جنوری ۱۹۰۹ء سے اعمالنامہ اپنا شروع کیا۔ جسکو ۳۱۔ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ایک سال پورا ہوا۔ اگرچہ اپنے بداعمال ظاہر کرنا نامناسب ہے مگر اس خیال پر کہ ظاہر ہونے پر مجھے بھی لجیا ہوگی۔ اور دوسرے بھائیوں کو بھی اعمالنامہ رکھنے کی خواہش اُتپن ہوگی۔ اِسلئے جو پہلے سال کے اخیر پر جو سالانہ ریمارک کیا ہے۔ واسطہ شایع ہونے اخبار کے پیش کرتا ہوں۔ جس سے آپکو دریت ہوگا۔ کہ ہم زبانی جمع خرچ کے عادی ہیں۔ دھرم کاریہ اور پروپکار سے بے بہرہ ہیں۔

حساب سالتمام کامن لکھت ہے ۳۶۵ روز

نت کرم یا فرائض

برہم یگیہ ۶۰۹ بار :۔ سندھیا ۴۲۵۔ پرارتھنا ۱۵۵ دیو یگیہ ۳۳۴ دفعہ :۔ اگنی ہوتر ۸۵۔ دھوپ ۱۴۹ پتر یگیہ ۲ بار۔ بہوت یگیہ ارتھات چڑیا سوان گرھ ہوا ۳۰۴ بار ٭ اتھتی یگیہ ۲ بار۔ بھجن ۵۳۴ بار

(پُن یا دھرم)

کتھا سماج میں ۱۳ بار۔ پرارتھنا سماج ۱۱ بار دیا کھیان ۸ بار :۔ بھجن آریہ سماج میں ۵۵ بار دان پُن :۔ چندہ اہوڑی بحد متفرق مدات مندرجہ ذیل ہیں۔ دھرم ارتھ۔ دھرم اور فرائض۔ سماج ہندو ہتنیوگ۔ کام دیو۔ اناتھ آشرم۔ گئو رکھشا سبھا کے مجمع پر قدرے اُپدیش۔

پاپ اور ادھرم

جھوٹ بولنا ۲ بار۔ بدنیتی ۴ بار۔

خانہ نمبر ۵ کی متفرق باتیں کئی ایک قابل ملاحظہ ہیں۔ یہاں درج کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

یادداشت۔ سندھیا پرارتھنا ایک دن میں دو دفعہ کرنے سے سال میں ۷۳۰ دفعہ ہونی چاہیئے تھی۔ مگر ۶۰۹ بار ہوئی گویا ۱۲۱ دفعہ کم ہوئی۔ علےٰ ہذا القیاس اگنی ہوتر و دھوپ ۴۳۴ دفعہ ہوا یعنی ۲۹۶ بار کم ہوا۔ مات پتا کی سیوا صرف دو دفعہ درج ہے۔ اِس سبب سے کہ وے یہاں سے تخمیناً سات سو میل پر ہیں۔ ورنہ انکو خرچ سے تکلیف نہیں ہونے دیجاتی۔ ہاں پاس نہ ہونیکے کارن سیوا رکھشا زیادہ ترین نہیں ہوتا۔ چڑیا سوان گرھ ہوا۔ ۳۰۴ بار ہوئی۔ اگر دو وقت ہونی چاہیئے۔ تو پھر بھی ۴۲۶ بار کم ہوئی۔ اتھتی یگیہ صرف ۲ بار ہوا۔ پرنتو اسوقت سمجھے اتھتی بہت ہی کم ہیں۔ دان کل بہت ہوا۔ جو بہت تھوڑا ہے مگر دو بھائی ولڑکی واسطے ہمراہ ہیں۔ اور کوئٹہ کی گرانی اور زیادہ خرچ اور وطن کے اخراجات سب میرے سر پر ہیں۔ اِسلیئے اِس تنخواہ پر صرف اسی قدر کرسکتا ہوں۔ پاپ صرف سال میں ۶ درج ہیں۔ مگر میرے خیال میں پاپ بہت کیئے ہوں گے جو اکثر مانسک ہوں گے۔ اور کئی واچک کارک بھی ہونگے۔ مگر مجھ کو یاد نہ ہونیکے کارن درج نہیں ہوئے۔ لکھ پڑھنا گھٹنا جو درج ہیں۔ ایک معمولی بات ہے۔ کوئی پروپکار کا کام عمدہ مجھ سے نہیں ہوسکا۔ ویدک کالج لاہور کے واسطے بھی ہم گنگ رکھ کر آنا دیا جا رہا ہے۔ ابھی تک میرا بڑا یہ عمدہ نہیں ہوا۔ ایشور سہایتا دیویں اور آئندہ سال میں اس سے بڑھکر اُتم کام کرادیں۔ ادّم شیم۔ اڈیٹر صاحب بھی یہہ میرے اعمالنامہ کی طرح

رپورٹ ایک مختصر الفاظ میں ہے۔ اور اسوقت تک برابر اعمالنامہ جاری ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ جیون سُدھار کیواسطے اعمالنامہ کا رکھنا ایک جزو اعظم ہے۔ اگر ایک وقت کسی کارن سے کوئی نت کرم نہیں ہوسکا۔ تو اعمالنامہ خالی دیکھ کر لجیا آتی ہے۔ اور اُس کمی کو بلا لحاظ وقت وغیرہ پورا کرنا پڑتا ہے۔ میں اب ختم کرکے یہی پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ مجھ سے اتفاق رکھتے ہیں تو اپنی طرف سے بھی لکھ کر سچے آریہ بننے کے واسطے آریہ دنیا کی سیوا میں بذریعہ اخبار اسم ہاسمے درخواست کریں۔ میں عموماً سے کہتا ہوں کہ تمام دنیا کے تمام آریہ بھائی کیا اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کیا لیڈر کیول بیجا جلسوں اور کھنڈن منڈن میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ مگر عملی زندگانی اصلاح خیر صلاح فیصدی پانچ دہ تک جیون شاید رکھتے ہونگے۔ اِس لیئے اعمالنامہ کا مرتب رکھنا ضروری اور لابدی خیال کرتا ہوں۔ ادّم شانتی شانتی شانتی۔

نیازمند

لعل چند شرما۔ کورٹ انسپکٹر پولیس کوئٹہ
باشندہ ضلع امرتسر

میری دو دوستوں کی سبھا شانتی

میں نے سنتیہ دھرم پرچارک میں آریہ سماج میں " انتم پل چل " اور ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے ان دو مضمونوں کو پڑھا۔ اگرچہ یہہ مضمون عبارت کے لحاظ سے اور آپکے لکھنے والوں کے معزز نام سے بیشک قدر کرنے لائق ہیں۔ مگر ساتھ ہی انہیں کے ساتھ یہہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ یہ نقصان جانے

بے جاشانتی سے کام لیا ہے۔ ایک صاحب تو عدالت کے نام سے ہی ایسا گھبرا لیتے ہیں کہ گویا پاؤں رکھنا گویا شیر کی غار میں جانا ہے۔ دوسرے صاحب ایشور سے پرارتھی ہیں اور اُنکے انتہ کرن (ضمیر) کو اپیل کرتے ہیں۔ اور اس امید میں ہیں کہ کوئی نہ کوئی دن آویگا جو انہیں کوئی شخص سوامی دیانند یا پرچین رشیوں مہرشیوں جیسا پیدا ہوگا جو اُن کو اندھکار سے روشنی کی طرف لاویگا۔ یہہ دو دلایل میرے دوستوں کے مضمونوں کی بنیاد ہیں۔

اب غور کرنا ہماری لیئے ہے۔ کہ کیوں عدالت میں جانے سے خوف آتا ہے۔ سب عدالتیں پاک اصول اور انصاف کے پھیلانے کے واسطے بنی ہیں۔ جبکہ زور آور یا خونخوار آدمی ایک صلح پسند آدمی پر حملہ کرتا ہے۔ اور وہ اُسکا بدلہ وحشیانہ طور سے دینا پسند نہیں کرتا۔ واجب ہے اُسکے لیئے کہ باقاعدہ امن کے ذریعہ سے اُس کے بیجا حملوں سے چھٹکارا پاوے۔ نہ کہ یہہ کہ اپنے دشمن کو اُسکی خونخواری بے جا زورآوری کا فایدہ اوٹھانے دے۔ کوئی ذرا سا بھی عقل رکھنے والا صاحب اسکو شانتی سے کبھی منسوب نہ کریگا بلکہ اُس جلاہے کی بزدلی سے جو ہم سب بچپن سے سنتے چلے آئے ہیں۔ مثال دیگا۔

کیوں صاحب عدالت سے خوف آتا ہے کل کو اگر مخالفین آریہ پرتی نہی و آریہ کنیا مہاودیالہ جالندھر اور سب برخلاف رائے رکھنے والے سماجوں میں زبردستی قابو پالیں تو آپ کیا کروگے۔ آپ تو عدالت کو موت کا گھر بتلاتے ہیں۔ پھر شانتی سے جواب دوگے۔ جیسا کہ وہ لکھ گئے واسطے آپ اپنا اسوقت دینا فضول سمجھتے ہیں۔ ویسا ہی تب بھی جواب دوگے۔ دولاکھہ آپکی نگاہ میں کچھہ نہیں۔ اُس سوامی کی یادگار آپکی سمجھہ میں کچھہ نہیں۔ کیا خوب!!

اب ہماری اڈیٹر صاحب ہیں جو آجکل کے برہمنوں والی آکاش ورتی کا سبق دیتے ہیں۔ ایشور کچھہ نہیں کرینگے۔ جب تک آپ ہاتھہ پاؤں نہ ہلاؤگے۔ قانون بنانے والوں کے دماغ اِس تکلیف سے آرام پاتے۔ اگر ہر ایک مجرم کی ضمیر کو ایشور پاک کردیا کرتا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہیں آپ بخوشی اُس مبارک دن کو دیکھتے جاویں کہ جب کالج کے ادھکاری یا آپکے ہاتھہ میں کالج دیدیوں یا خود اپنی اصلاح کریں۔ اگر مجھہ سے پوچھیئے تو میں اُس دن کو لانا چاہتا ہوں۔ نہ کہ اُس کا منتظر ہوں۔ امریکا کے لوگ کبھی آزادی نہ لے سکتے۔ اگر اس خیال میں رہتے کہ انگریزی پارلیمنٹ کی ضمیر ایشور پاک کرے اور وہ خود بخود آزادی کا ایکٹ اُن کے واسطے پاس کردیے۔ اِس بے جا شانتی نے آریہ ورت کا ستیاناس کردیا۔ شانتی یہہ سبق دیتی ہے کہ اے صاحبان آگے بڑھیئے۔ آگے بڑھیئے۔ دوسروں کا مت چھینیئے۔ مگر اپنا جاتا ہوا دیکھہ شانت مت ہو رہیئے۔ کالج ہمارا ہی چند آدمیوں کا نہیں ہے۔ مخالفین نے جس امر کو کرنا چاہا کر دکھایا۔ مگر ہم بے جا شانتی کے سمندر میں گر رہے ہیں۔ بے شک ہمت کرنیوالے کامیاب ہوتے ہیں۔ آج تک کسی چور نے خود آکر چورایا ہوا مال مالک کو واپس نہیں دیا۔ اس آکاش ورتی کو چھوڑیئے۔ کیا ہمارے لیئے یہہ شرم نہیں ہے۔ کہ باوجودیکہ کثرت رائے آریہ سماجوں کی مخالف پارٹی کے برخلاف ہے۔ مگر پھر بھی چند آدمی کالج کو اپنا کر رہے ہیں۔ یا یہہ کہو کہ کرلیا ہے۔

میں اپنے دو دوستوں سے معافی مانگتا ہوا اِس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میں سب کسی ہزار کوس دور سو جانیکے ٹھیک ٹھیک اندازہ اِس امر کا اپنے دوستوں کی طرح نہیں کرسکتا۔ میری تحریر سب اخباروں کے مطالعہ پر مبنی ہے۔

آپکا تابعدار
لنڈن نواجی خسیو جیر

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بھارت سُدھار

نمستے۔ آپکا بھارت سُدھار مورخہ ۲۱۔ جولائی سنہ ۹۹ء اتفاقاً میری نظروں سے گزرا۔ صفحہ ۸ پر بورڈنگ ہوس کے متعلق حالات میں جو حال لکھتے ہوئے آپ نے لالہ منشی رام جی پر جھوٹھے بہتان غصے میں اُنکو پڑھکر رنج ہوا جنہوں نے گواہی دی کہ ایسے غلط خیالات ایک ایسے اخبار میں جسکا نام بھارت سُدھار ہے۔ بجائے بھارت سُدھار کرنے کے بگاڑ کریں گے۔ اس لیئے التماس ہے کہ آپ اسکو تصحیح فرمادیں۔

میں لالہ منشی رام جی۔ لالہ لعل چند جی۔ لالہ ... جی۔ اور لالہ ایشور داس جی کی تمام کارروائی کا جو اُنہوں نے کوئیہ میونسپلٹی کے حدود کے اندر رہکر کی ہے پورے طور سے نگراں رہا ہوں۔

اسواسطے دلیری کے ساتھ ان تمام غلط تہمات کا مقابلہ کرونگا۔ جو اُنکے برخلاف کوئی شخص شایع کرے یا کراوے۔ آپ اِن ایام میں کوئیہ میں بذات خود موجود نہیں تھے۔ جس شخص کے کہنے پر آپ نے بلاتحقیق غلط الزام لالہ منشی رام جی پر لگادیئے۔ آپ اُسکا نام پبلک پر ظاہر کریں۔ اور میں اِس کے مقابلہ میں اگر ثابت کردونگا۔ کہ جو کچھہ آپنے اِس پرچہ میں لالہ منشی رام جی پر اتہام لگائے۔ وہ بالکل غلط ہیں۔ لالہ منشی رام جی نے بالکل کالج کے چندہ کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ اور نہ اُنہوں نے اِن چاروں تاروں کو جسکا ذکر آپ اپنے اخبار میں

کرتے ہیں۔ چھپوائیں۔ اور نہ لالہ رادھا کشن
صاحب کو انکے چھپوانے کے واسطے آمادہ کیا۔
جو کچھہ لالہ رادھا کشن جی نے کیا۔ اپنی عقل پر
کیا اور انکی یہہ کارروائی انکی ذات سے
متعلق تھی۔

تجربہ سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو شخص
آنکھوں پر سیاہ چشمہ ڈال لیوے۔ اسکو دنیا
میں ہر ایک چیز سیاہ دکھائی دیگی۔ تب تک
جب تک آنکھوں سے سیاہ چشمہ اوتارنے والا
موجود نہ ہو۔ ایشور کی فضل سے اسوقت سبکے
سب آدمی جو جلسہ میں شریک تھے۔ موجود ہیں
نامناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کہ گوتیہ سماج کو برخلاف
اشراف آدمیوں پر جھوٹھے الزام لگائے جاویں
اس لیئے بصد بڑے عجز سے التماس کیجاتی ہے کہ
آپ جلد تصحیح فرماویں۔ ورنہ جھوٹی خبر مشہور
کرنیوالا اسکا نام بتلادیں۔ بعض دیگر سماجوں
کی طرح آریہ سماج کے ادھکاری کسی پر اتہام
کرکے پیروی کرنا نہیں چاہتے۔ اور نہ کسی سے
دبکر سچ کو چھپانے کی انہیں عادت ہے۔
جن ناشائستہ الفاظ میں آپنے جھوٹھے الزام
کو اپنے اخبار میں ادا کیا ہے۔ انکا ویسا ہی
جواب دینا فساد کو بڑھا دیگا۔ اور آپکی طبع
انسانیت کے وجہ سے تہمت ہونیکا الزام
مجھہ پر بھی عاید کر دیگا۔ اس لیئے ایسی کارروائی
سے باز رہکر ملتمس ہوں۔ کہ آپ اسکو اپنے اخبار
میں جگہہ دیویں۔ نقل اسکی ایڈیٹر صاحب
ست دھرم پرچارک واسطے شایع ہونیکے بھیجی
گئی ہے ۔

(التماس) بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب ست دھرم
پرچارک ۔ نستے ۔ حرف بحرف نقل خط ارسالی
خدمت کرکے التماس ہے ۔ کہ براہ مہربانی اسکو
جلد شایع فرماکر مشکور کریں ۔ تاکہ پبلک اندازہ
لگائیگی کہ آیا بھارت سدھ ہیں وقت پر یہہ چٹھی
شایع ہوئی یا نہ ۔

آپ کا داس
گنیشداس ورما

لالہ لاجپت رائے جی
کی
اندرونی حالت

جسوقت لالہ لاجپت رائے جی حصار سے لاہور
روانہ ہوئے اور لوگوں کو معلوم ہوا۔ کہ وہ
حصار میں اپنی آمدنی کو sacrifice
کرکے آریہ سماج کی بہتری کے لیئے وہاں جاتے
ہیں تو انپر بہت کچھہ امیدواری بندھ رہی تھی۔
حصار باسیوں کو معلوم ہے کہ جب لالہ لاجپت
رائے جی حصار میں تھے۔ تو انکے خیالات کی لہر
کس طرف کو جا رہی تھی۔ وہ اشخاص جنکو اب
لالہ درگا پرشاد یا لالہ منشی رام پارٹی سے یاد کیا جاتا
ہے۔ جوکہ صرف آریہ سماج کے سچے ہتیشی ہیں
انکی دل میں کسقدر عزت رکھتے تھے۔ اور وہ خیالات
جو اس پارٹی کی طرف سے ظہور میں آئے جنکو
[illegible] پرچارک پارٹی کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں وہ
اسی نام کی مستحق ہے۔ انکو دل میں کسقدر عزت کی
نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ تھے چونکہ وہ بھی
وہ قدرتی طور پر ایسے خیالات کے معلوم نہیں سمجھے
تھے۔ یہہ سب کو خیال تھا کہ لالہ صاحب پھر
دو پارٹیوں کو صلح کا دن نصیب کیا ویں گے
گو یہہ شک بھی کسی قدر ہوتا تھا کہ وہ لالہ منشی رام
کی قربانی بہ مرتبہ زاید از ضرورت ہو چکے
باعث شاید ایک طرف ڈہل جاویں۔ کالج کو انکی
ہاتھوں سے بہت کچھہ دلی کی امید ہے مگر جب
اسکے برعکس ظاہر ہوا۔ لالہ لاجپت رائے جی کے
اندرونی خیالات سے جو شخص واقف ہے وہ
جانتا ہے کہ لالہ جی کو اگر یقین ہو کہ درگا پرشاد
پارٹی کالج کا انتظام کر سکے گی۔ وا اسکے
ساتھ نرباہ ہو سکے گا۔ تو وہ مانس پرچارک
پارٹی کو یک لخت چھوڑنے کے لیئے تیار ہو جاویں۔
یہہ واقفیت انکی نسبت انکے اپنے منہ سے
نکلے ہوئے الفاظ کے سہارے پر ہے۔ میں جب
لالہ جی کو اپریل سنہ ۹۳ء میں ملا تو اسوقت تک
انکے خیالات میں تبدیلی نہیں آئی تھی۔ تو کچھہ
کچھہ دباؤ کلچرڈ صاحبان کا ہوتا جاتا تھا
میرے سامنے انکے مکان پر رائے لبھا رام
صاحب آئے۔ لالہ جی نے انسے شکایت
کی کہ آپنے کس بنیاد پر یہہ مشہور
کیا کہ عہدہ داران کالج مذہبی تعلیم (مراد آریہ
دہرم کی تعلیم) کے برخلاف ہیں۔ انہوں نے جواب
دیا کہ لالہ لعلچند و ایشور داس کا یہہ خیال ہے
اتنے میں وہ بھی آگئے۔ رائے صاحب نے
لالہ لاجپت رائے کے سامنے پوچھا انہوں نے صاف
فرمایا کہ ہاں سندھیا گائتری و سنجھیا یگ
وغیرہ وغیرہ بطور لٹریچر کے پڑہائی جاتی ہے
Sectarian Education کے ہم برخلاف
ہیں۔ اسپر لالہ لاجپت رائے نے کہا میں شرمندہ
ہوں۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ چونکہ میں نسبت تعلیم
سنسکرت عہدہ داران کالج کا مددگار تھا
اور دوسرے خیالات کے آدمیوں کی کوشش
برخلاف انکے نفرت سے دیکھتا تھا اور سمجھتا
تھا کہ کالج کے ادھکاری آریہ سماج کی بہتری
اور اسکی تعلیم کا پرچار دھیرے دھیرے کالج میں

کرانا چاہتے ہیں اور لوگ اُن کو خواہ مخواہ تنگ
کرتے ہیں جسکے ثبوت میں وہ سلسلہ مضامین ہے جو میں نے
ویدک کلاس کا واویلہ کے عنوان سے لکھے ہیں۔ تنگ آ گیا
کہ یہہ کیا ہیں بنے ہوائی پہنچتے ہی لالہ لاجپت رائے
جی کو لکھا کہ یہہ کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ
میں ان لوگوں کے اپنے قلم سے رسالہ میں لکھواؤں گا
کہ مذہبی تعلیم کالج میں ہونی چاہیئے۔ مگر اب تک وہ دن
نہ آیا۔ لالہ لاجپت رائے شروع سے جانتے ہیں کہ کالج
کے ادہکاری و پرنسپل صاحب بیشک ان کے خیالات
کے برخلاف ہیں مگر انکی کوشش یہہ ہی کہ کسی طرح
ان لوگوں کو اپنی طرف لاویں۔ اسکے ثبوت میں
لالہ جی کے مفصلہ ذیل الفاظ پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں
نے زبان درفشاں سے ایک ماہ ہوا کہ مجھے فرمائے
میں نے ویدبھاشی کی کتھا کی کالج میں ہر روز ہونے
کی تحریک کی ہے اور ادہکاریوں کو بھی منالیا ہے
میں نے جوابدیا تو یہہ تو درست ہے۔ کہ کالج کے ادہکاری
اسکے برخلاف تھے" لالہ جی۔ خیر یار لڑنے سے کام
نہیں چلتا۔ انسان کو آہستہ آہستہ اپنی طرف لانا
چاہیئے۔ اسی موقعہ پر فرمایا کہ میں تو اس پارٹی میں
رہنے سے درگا پرشاد پارٹی کو اچھا جانتا مگر وہاں
میرا نبھاؤ نہیں ہو سکتا۔ اسلیئے باوجود نقصوں کے
اسکو پسند کیا۔ اور نہ ہی وہ لوگ کالج کا انتظام کر سکتے
ہیں۔ یہہ خیالات ابھی دو ماہ کے ہیں اب میں
حیران ہوتا ہوں۔ اور خاصکر پچھلی چند تحاریر
نے مجھے حیرت میں ڈالا۔ جو لالہ لاجپت رائے جی کے
قلم سے مانس پر چارک پارٹی کی امداد میں اِسقدر
شدومد سے نکلے۔ اور جنمیں دوسری پارٹی کو بے نقط
سنائی گئیں ہیں۔ جس طرح یہہ ناممکن ہے کہ کھلم کھلا
کوئی شخص ملک میں لالہ ہنسراج سے مانس پرچار کے
حق میں کہلاتے۔ گو وہ خفیہ طور پر دل سے چاہتے
ہیں۔ کہ اسکا پرچار ہو۔ یعنی مانس پرچار جو اعلیٰ ویدک

ترقی و دیش اُنتی کا ہے۔ بلا روک ٹوک
لوگوں کا ہو جاوے۔ اور وہ ہر وقت خفیہ کام شروع
اور دل سے اس میدان میں تیر چلو چلے کرکے
لیئے تیار ہیں اور دل سے ممد ہیں۔ ایسا ہی
لاجپت رائے کو اب مشکل ہو گیا ہے کہ ہار ہو کر بھی
پرچارکوں کا ساتھ چھوڑیں۔ وہ اس دہان پکڑ
میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ مانس پرچارک ہی تاریخ
ہی اعلیٰ دیش ہتیشی ہیں اور باوجود اس کے ویا کھیان
جس سے انکی اپنی بڑی بدنامی ہے۔ ایسا ہی فریب
کے ساتھ رہنا بہتر سمجھتے ہیں۔ میری رائے ہم کاریوں
جب لالہ لاجپت رائے کے خیالات بہ نسبت۔ مذہبی
تعلیم کالج میں " و مانس خوری۔ جو صاف
ہی امر ہر دو پارٹیوں کے لڑانے والے ہیں آیا۔ اور
لئے۔ یعنی کلچرڈ پارٹی سے انکا ان امور میں کوئی مقصد
نہیں ہے۔ تو وہ کیوں اپنے آتما کے برخلاف
کام کر رہے ہیں۔ نبھنے یا نہ نبھنے کا سوال یہاں کیسے
ہے۔ ہاں اگر کوئی ان دنوں خاص تبدیلی سماج
ہو گئی ہے۔ تو کچھ کہنا نہیں ہے۔ کیا آپ رسوا ہے
اُن میں سے ہیں جو کلچرڈ پارٹی کے ساتھ تھے جی
ہیں اور باوجود بیمار ہونیکے بیماری میں مانس خوراک جی
کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر کس بات کا ہے۔
آپ بدنام ہو رہے ہیں۔ بورڈنگ ہوس کے ہون چونکہ
میں جس طرح اپنے آتما کے برخلاف محض چند
گریجوئیٹوں کے لالہ ہنسراج کی پیروی و تائید کرتے رہا
حالانکہ آپ مانتے ہیں کہ لالہ ہنسراج آپکو خواہ پیارا ہے
ہیں اور آپ ابھی اس جنہ زوری سخاشاہی یہہ تن
کارروائی کے برخلاف ہیں۔ وہ کس لیئے؟ قربانی زندگی تو جا
یہہ بہت زیادہ قدر ہے۔ جو مصیبت لاویگی۔ ہو جا
میں نے یہہ امور اسلیئے لکھے ہیں کہ لالہ جی ایمان ہے
نسبت اعتراضوں کی صفائی کرنے لگے ہیں وہ بھی
خوش ہونگا۔ اگر وہ ان اعتراضوں کا بھی جواب مام کو
لکھیں وا

کے مکان پر ڈیرا کیا۔ یکم اگست کو بازار سیبی میں
دیش کی ضرورت پر لیکچر دیا۔ جن جن باتوں کی
دیش کو ضرورت تھی اُنکی تشریح کی۔
۲۔ اگست کو ہندوستان کا سب سے پرانا اور
سچا دہرم پرچار ہوا۔ ۳۔ ۴۔ اگست کو کوئی لکچر نہیں ہوا
ان دو دنوں میں دو مسلمانوں کے شدہ کرنے کی
تجویزیں کرتے رہے۔ ۵۔ اگست کو شاہرگ میں
مہتہ گیان چند جی کو تار دی گئی۔ اگرچہ وہ خود
نہ آسکے۔ لیکن سردار دیوانسنگھ جی شاہرگ سے
آ گئے۔ اور اُس شام کو ۵۰۰ سو آدمیوں کے
مجمع میں عین سماج مندر میں دین محمد اور
محمد مصطفےٰ دو مسلمان شدہ ہندوؤں کو شدہ
کیا گیا۔ یعنی اول اُن سے معافی منگوائی گئی۔ پھر
اُن سے ہون یگ کرا کر یگیوپویت پہنوا کر اُنکے
ہاتھ سے حلوا (کڑاہ پرشاد) تمام صاحبوں
میں تقسیم کرایا گیا۔ اور اُنکو شدہ کیا گیا۔ تمام
عقلمند خورسند اور اکثر بیوقوف ناراض تھے۔
۶۔ اگست کو سیبی میں آریہ دہرم کی فضیلت پر
لکچر تھا۔ یہاں مندر اپنا ہے۔ مگر اب مرمت
طلب ہے۔ ممبران دلی اُتساہ سے کام کرتے ہیں
خاصکر بابو چنبہ رام و گلاب رائے و ماسٹر چنڈی لال
و نرسنگھداس و سردار جوالا سنگھ و ننگو رام و گیان چند
و رادھا رام جی منتری بہت شوق سے کام کرتے ہیں
اور سب ممبران وید پرچار فنڈ کے کھولنے کا بڑے
شوق سے ارادہ کر رہے ہیں۔ ۷۔ اگست کو یہاں سے
چلکر ۸۔ اگست کو سکہر میں آیا۔ راستہ میں تقریباً
۲۰ میل کے کشتی میں آنا پڑتا ہے۔ راستہ خراب ہے
بسبب ہونے رات کے شکارپور میں نہ اُتر سکا۔ ۸ کو
سکہر میں لکچر ہوا۔ ادا آج لکچر ہوگا۔ ان کا حال
پہر لکھونگا۔

سماجک خبریں

لاہور آریہ سماج کی سُپتری پاٹ شالا میں اس وقت ۴۴ کنیائیں پڑھتی ہیں۔ اوسط حاضری ۷۰ کی جاتی ہے۔ جو بہت ہی قابل تعریف ہے۔

سورت (ضلع بمبئی) سے ایک آریانند نامی رسالہ جاری ہوا ہے۔

آریہ سماج مرادآباد کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو ہوگا۔

کانپور سے ایک نیا اخبار وید پرکاشک شروع ہوا ہے۔

بھوانی میں پنڈت کرپارام جی سبھا دک وید پرچارک نے دو ورزنک دو دیا کھیان دیئے۔ ایک برہمن سے پرشن اور بھی ہوئے۔ اور بعد ازاں ودیارتھیوں کو سندھیا کی پستکیں تقسیم کریں۔

آریہ سماج جھنگ گھیانہ سجائے ۵ کی جو تی مذہبی سبھا نے بغرض امداد اوپدیشک فنڈ اس سماج کے نام بذریعہ آریہ پتر کا نام زد کیئے ہیں۔ حال میں اس مد میں بھیج چکا ہے۔ اور زیادہ کی امید ہے۔ اس سماج کی انترنگ سبھا نے پاس کردیا۔ کہ یہ سماج وید پرچار فنڈ سے متفق ہے اور آنا فنڈ کی رقومات کا انتقال ویدک کالج سے وید پرچار فنڈ کے نام کرنے کی آگیا دیگئی۔ اس سماج کا سالانہ انتخاب بتفصیل ذیل ہوا ہے۔

منشی سوایا رام مختار عدالت پردھان۔ لالہ تلو کچند صاحب اپ پردھان۔ لالہ سدانند کپور منتری لالہ نہاریہ رام صاحب خزانچی۔ لالہ کانشی رام صاحب اُپ منتری۔ لالہ ہوا بداس۔ ڈاکٹر بالمکند۔ ڈاکٹر سوانی سنگھ۔ چودھری جیندا رام جگت ملن چند۔ لالہ جانگی داس۔ لالہ رام داس اہلکار

سبران انترنگ سبھا۔

تازہ خبریں اور رائیں

سوامی بہاسکرانند جی کی کوششوں سے جام نگر میں ایک یتیم خانہ کھولا گیا ہے۔ جام صاحب۔ جام نگر نے ایک ٹکڑا اراضی اور ۵۰ روپیہ ماہوار یتیم خانہ کے خرچ کے لیئے دینا منظور کیا ہے۔

انگریزوں کی ولائت میں بہ نسبت ۱۸۵۹ء کے ۱۹۱۳ء میں قریبًا دوگنے پاگل ہوئے۔ یہ سب شراب خانہ خراب کی بدولت ہے۔

مسٹر دریاچرن بنرجی صاحب بیرسٹر کی بیٹی جو کیمبرج کے امتحان بی اے میں سائنس کے مضمون میں اول نکلیں۔ اب واپس کلکتے میں آگئی ہیں۔

لنڈن یونیورسٹی کی چوتھی ڈاکٹر آف سائنس مس گریٹ بنسن ہیں۔

قوم کرمی نے اصلاح مجلسی میں بڑی کوشش کی ہے۔ ۲۹ اور ۳۰ جون کو حسین گنج واقعہ لکھنؤ میں انکا بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ جہاں ایک قومی اخبار نکالنے اور سبھائیں قائم کرنے کا وچار کیا گیا۔ نیز قوم کی تعلیم کے لیئے روپیہ جمع کرنا شروع ہوگیا۔ صرف دو جگہوں سے ۱۰۰ روپیہ ہوئے پبلک کی طرف کرمی یگیوپوت دھارن کرتے اور ماس کا تیاگ کرتے جاتے ہیں۔

مجیٹھہ ضلع امرتسر میں ایک نومسلم کے پانچ نوجوان لڑکوں کے جو مسلمانی سے پیدا ہوئے تھے۔ امرت چھکا کر خالصہ پنتھ میں لائے گئے۔

اشتہارات

ویدپرچارک

اس نام کا ایک ماہوار پرچہ جس میں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے۔ ویدپرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ اس کا حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

المشتہر مینیجر ویدپرچارک پریس جگراؤں ضلع لودھیانہ

ویدپرچارک پریس جگراؤں کی پستکیں

شب پولن بہا کہا درا دچرچائی ۵ ستربری تکب بہا کہا ٹیکا مول نسک ابکرو یہ لگھوکودی بہاکھا ٹیکا پورو آردھ سانکھیہ تت کو مدی بہاکھا ٹیکا رچا ناسنی بہاکا ٹیکا ودرہ پرتھنا پستک مصنفہ لالہ دیوراج اردا آئین سار ۳ پاٹی اشیور وچار بہ شزادہ سوبھیتا پریم ساگر انگریزی میں چھپا ہوا قیمت سجلد سنسکرت لیکساپن سام وید سنگہتا سوہمت سجلد وید سنگہتا سوہمت ستیارتھ پرکاش ویدانتی انگہار ریت یم فشنو ادشا کی چھپری اجیاس تی اپنشدیں اپنشد سنسکرت ٹیکا سہت ریاضی درشن بالستائین ٹی کرت بہاشیہ سانکھیہ سوتر ترلی انتانہ بیچان کرت ساںکھیہ درشن بہاشیہ سانکھیہ سوتر برلی۔ ارشاد برکی ستر برلی یوگ درشن بیاس بہاشیہ ودکہت شاستر مول منوسمرتی ویدک دیاکرن لپستکیں پانینی بہاشیہ گٹیٹ کرت دیا کب سنسکار کی پستکیں سوتر اور بارہ اسکے سکھ برہمن ۔

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ عمدہ اور سستے نرخ سے ہوسکتی ہے۔ بلا توقف بھیجو۔ جلد چھپکر پہنچینگے۔

مینیجر ویدپرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ کے نام خط و کتابت کریں۔

بقیہ ایڈیٹوریل نوٹس

لالہ مکند لال جی سپرنٹنڈنٹ نے کیوں استعفا دیا۔ لالہ لعلچند جی کو جو کچھہ اس استعفا کی بابت معلوم ہوا ہے۔ کہ کس باعث سے دیا گیا وہ پبلک کے پیش کرینگے۔

لالہ مکند لال جی ایسے وقت میں کیوں خاموش ہیں؟ کیوں وہ پبلک میں شروع سے آخر تک بورڈنگ کے حالات اپنے وقت کے ظاہر نہیں کرتے؟ کیوں انکو بورڈنگ ہوس سب کمیٹی میں شامل ہونے سے بھی حق اُن کو بموجب قواعد سے روکا گیا۔ کیوں ٹرسٹی کے اختیارات اُن سے چھینکر اوروں کو دیے۔ یہ سوال ہیں جنکا جواب لالہ مکند لال کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ دیں۔ لالہ مکند لال نے کیوں استعفا دیا۔ اور اُسنے اس مقدمہ کے متعلق کیا کیا لکھہ انے کی خواہش ہوئی تھی اور اُنھوں نے کیا جواب دیا۔

لالہ مہراج جی کیوں بورڈنگ ہوس سب کمیٹی سے اوٹھہ کر چلے گئے۔ کیا اسلیئے کہ کمیٹی میں اُنکی کارروائی کی مخالفت ہو رہی تھی۔

لالہ پرمانند جی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ... اپنی پرائمری سکول کی جگہہ کیوں منظور نہ کی۔ کیا آپکو دو یارتھیوں کو اندر کے ساج میں جانے سے روکنے کا ذریعہ نہ بنایا گیا تھا۔ آپ کیوں پبلک میں اصلی بھید نہیں کھولتے۔

لالہ مکند لال جی کیا یہہ سچ ہے کہ ایک بیچارے لڑکے کی آپنے پرنسپل صاحب کو رپورٹ کی کہ وہ رات کے دو بجے ہمراہ ایک اور دو یارتھی کے نکل گیا۔ مگر اسپر کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ لالہ لعلچند جی کو یہہ معاملہ کیا معلوم نہیں ہے۔ لالہ لاجپت رائے جی کیا اس سے بے خبر ہیں۔ اسکی تحقیقات تو صبح ۴ بجے سے ۷ بجے تک کرتے رہے تھے۔ کیوں اسکو سزا نہ ہوئی لڑکے کا نام کیا ہے۔

لالہ لاجپت رائے جی کو کیا معلوم ہے کہ کالج کے ایک کمرہ میں درزی کلاس کھولی گئی تھی وہ کس کے حکم سے درزی کہاں کا تھا۔ اسکی آمدنی کسکو ملتی تھی۔ کیا کسی اُستاد کو کوئی حصہ ملتا تھا۔ کپڑے وہاں کسکے سلتے تھے۔ لالہ انباشی رام جی مدرس تھے اس معاملہ سے پبلک کو آگاہ فرما دیں۔

لالہ مکند لال جی کالج بورڈنگ ہوس کے ریجیے ٹیرین و ماس خور طلبا میں جلسہ سالانہ کالج پر کیا کوئی فساد ہوا۔ کیوں ہوا۔ قصور کس کا تھا نتیجہ کیا رہا۔ کیا ماس ہاریوں کی رعایت نہیں ہوتی رہی۔

لالہ لاجپت رائے جی جب آپ لدھیانہ گئے تو وہاں کے ایک معزز وکیل سے دربارہ امداد کالج آپ سے کیا گفتگو ہوئی۔ کیا اسنے آپکو یہ جواب دیا تھا۔ کہ کیا ذبح ہوا کر بھلے ماسوں کو نکالنے کے لیئے روپیہ مانگتے ہو؟ آپ نے کیا جواب دیا خاموش تو نہیں رہے۔ یہہ سنکر آپکے دل کی کیا حالت تھی؟ کوئی لدھیانہ باسی ہی جواب دیویں۔

آپنے لودہیانہ میں ایک معزز قانون پیشہ صاحب کو کہا کہ ماس پرچار کے رسالے آپ اس جگہ سرکولیٹ کروا دیں۔ پھر آپ نے کیا وہ رسالہ بھیجے؟ آپ کو کیا جواب ملا تھا۔ لودہانہ کے قانون پیشہ صاحب ہی جواب دیں۔

تاج الاخبار میں ایک چٹھی منجانب کوہ مری سماج شایع ہوئی ہے۔ اسمیں اس چٹھی کو بے بنیاد و غلط تبلایا گیا ہے۔ جو کسی شخص نے نند رام سکرٹری مری سماج کے نام سے بھارت سدھار میں شایع کروائی اور چٹھی میں اچیتانند کے لکچروں کی تعریف ہے۔ کوہ مری سماج لکھتا ہے۔ کہ کوئی نند رام نامی سکرٹری یہاں نہیں ہے۔ اور مضمون چٹھی غلط و بے بنیاد ہے۔ بھارت سدھار سے اسمیں درخواست کیگئی ہے۔ اسکی تردید کرے ورنہ نالش ہوگی۔ بھارت سدھار کے بے تعصب اوڈیٹر نے اس چٹھی کو بھی شایع نہیں کیا۔ تردید تو کیا کرتے۔ "چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

ماس پرچارکوں نے ان سماجوں کو جنکو وہ اپنا سمجھتے ہیں۔ اپنی پرتی ندہی سبھا میں جو وہ بنانے کے دُھن میں لگے ہوئے ہیں۔ شامل ہونے کے لیئے خطوط لکھے۔ ہوشیار پور سماج کا تو جواب شایع ہو چکا۔ لالہ مرلیدھر یا لاجپت رائے جی کیا ہمیں بتلائینگے کہ حصار سماج کے سکرٹری صاحب نے اُنکو کیا جواب دیا اور فیروز پور شہر سماج نے اُسپر کیا ایکشن لیا۔

ویدک آشرم لاہور میں کھولنا انترنگ سبھا پنجاب پرتی ندہی سبھا نے منظور کر لیا۔ جنرل میٹنگ میں سفارش کی گئی ہے۔ جو ۷ ستمبر کو ہوگی۔ فی الحال ایک سب کمیٹی برائے تخمینہ اخراجات و تیاری قواعد بنائی گئی یہہ کل کاغذات جنرل میٹنگ میں پیش ہونگے۔

وید پرچار فنڈ کا سکیم بعد کسی قدر ترمیم کے انترنگ سبھا سے منظور ہو گیا۔ اب مفصل شایع ہو کر ہر ایک ممبر کے پاس بھیجا جاوے گا کہ غور سے سوچ بچار کر

جنرل میٹنگ میں جو شروع ماہ ستمبر میں ہو گی اُسے دیدیں ۔

اشتہارات

ایک سنیاسی کی دوائیں

میرے پاس ایسی مجرب اور آزمودہ دوائیں اکٹھی ہیں کہ جنسے آنکھوں کے سب قسم کے روگ دور ہوتے ہیں۔ چھائی - پھولا دھند غبار - پربال - پڑبال - پرتیرہ - پانی بہنا - اور ماسوائے اسکے اور بھی چند ادویات مجرب اور آزمودہ پراچین ویدک گرنتھوں سے اپنے دیشی بھائیوں کے فائدے کے واسطے تیار کی ہیں - مثلاً آتشک - سوزاک - جریان منی نامردی - تاپ تلی - بواسیر - خنازیر - وغیرہ وغیرہ جنکی آمدنی دس روپیہ ماہوار سے کم ہو گی - اُن کو ماسوائے آتشک اور سوزاک اور نامردی اور جریان منی اور سب ادویات مفت ملینگی - جنکی آمدنی اس سے زیادہ ہو گی اُن کو سب ادویات قیمتاً ملینگی - جو صاحب تمام دیلیو پے ایبل پارسل دوا منگوانا کوئی دوائی طلب کرینگے - اُن کو نصف قیمت بھیجوانی ہوگی باقی پارسل بعد پہنچنے کے روانہ کرنے ہونگے - بلا تعمیل حکم نہ ہو گی - اور کوئی پارسل بعد روانگی واپس نہ لیا جاویگا - ہر ایک سجن بذریعہ خط و کتابت کے اپنی سیوا مجھ سے کرا سکتے ہیں - ہمراہ خط کے ٹکٹ جواب کے واسطے روانہ کریں - ورنہ جواب نہیں دیا جاویگا - ہماری طرف سے تمام خطوط و پارسل بیرنگ روانہ ہونگے - بیرنگ خط کوئی صاحب نہ لکھیں - ورنہ واپس ہونگے - اور جو دوائی تیار نہ ہو گی وہ درخواست کنندہ کی لاگت سے تیار کر کے بھیجا دیگی۔

المشتہر آپ لوگوں کا
شبھ چنتک نتیانند سرستی آنابتہ بھارت سیوک جالندھر

استری سکشا کے سہایکوں اور رسکوں کو مژدہ

استری سکشا پر میں نے بہت دنوں تک تلاش کیا مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا - جو کہ شاستر یک - آتمک اور سماجک اُنتی پر سدھار کرنے والا ہو - مجھکو اس وشے کی بہت دنوں تک فکر تھی - اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا - یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک اتی اتم پستک جسکو لوگ یہاں پر اسٹنڈرڈ پستک مانتے ہیں اور گائیکواڑ کے راج میں کنیا پاٹھشالاؤں میں ٹکسٹ بک مقرر ہے مل گیا - چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی کہ جسکو مغربی و شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں - لہذا مجھ کو اُس کا اولتھا ہندی بھاشا میں کرنا پڑا - اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں - پہلے پرکرن میں بنیاد اتہاسنسار و لی مکان کی بنیاد - دوسرے پرکرن میں ودیا تیسرے میں مریادا - چوتھے میں دھرم پانچویں میں گرہستی چھٹے میں گرہ کرتیہ ارتھات گھر کا کام کاج ساتویں میں بالکوں کا پالن اور رکشن اور آٹھویں میں کرتویہ کرتویہ - ارتھات فرائض کا ذکر ہے - اب یہ پستک بالکل تیار ہے - کیول چھپنا باقی ہے - تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جاویگا - کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کی اتساہ پر موقوف ہے - اگر اس پستک کو خرید کر مہاشیوں نے گرنتھ کرتا کی شرم کا اوچت سمان کیا تو آئندہ بھی ایسے ہی امولیہ خزانے نظر کرنے کی ہمت بڑھیگی - قیمت صرف ۱۲ ہے - مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ماہ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کریں گے - اُنکو صرف ۸ دینا ہوگا - خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہئیں۔

المشتہر نہال سنگھ ورما منتری آریہ سماج بڑودہ گجرات۔

اشتہار

(۳) (۴)

ایک شخص زنسر لعیف برہمن سٹور کیپر کے ہاں ایک کنیا بعمر ۱۰ سال کی ہے - جسکو لیے بر کی ضرورت ہے کنیا ہندی لکھ پڑھ سکتی ہے - درخواست کنندہ برہمن عمر ... ہو - اور امورات ذیل کا مفصل پتہ لکھ کر پاس جہنت لچھمنداس بمقام جلالپور جٹاں ضلع گوجرات بھیجدیں - (۱) نام - عمر - ذات - سکونت - مدرسہ تعلیم کہاں تک اور کون کون امتحان پاس کیا ہے - (۲) والدین کے نام اور موجودگی و پیشہ کا مفصل حال (۳) کنوارا یا رنڈوا بصورت رنڈوا ہونیکے کوئی لڑکا رکھتا ہے اور کب رنڈوا ہوا (۵) روزگار اور آمدنی ماہواری - اگر درخواست دہندہ طالب علم ہو تو اسکا آئندہ ارادہ کیا ہے (۶) مذہبی خیالات کیا ہیں -

نوٹ - منشی چیزوں کا عادتاً استعمال کرنیوالا درخواست نہ کرے - المشتہر لچھمنداس جلالپور جٹاں -

اشتہار

ایک اگروال گرگ گوتر عمر ۲۹ سال باشندہ ضلع گورگانوہ پنشن والی اسامی پر ملازم تنخواہ فی الحال ۵۰ اچھے گھر کا - اپنی استری کے دیہانت ہو جانے کے کارن دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے - جس صاحب کو یہ رشتہ منظور ہو منشی رودرال ہیڈ ماسٹر مڈل سکول نوح ضلع گورگانوہ خط و کتابت کرے -

اشتہار

میرے تعلق میں ایک کنیا بعمر ۱۰ سالہ عرصہ پانچ سال سے بیوہ ہے - جسکے لیے رنڈوا یا کنوارا بر کی ضرورت ہے - جو مندرجہ ذیل اوصاف سے موصوف ہو - درخواستیں گوجرات میں لالہ تاراچند حکیم منتری سماج کے پاس آنی چاہئیں (۱) سارسوت برہمن ہو - عمر ۲۵ - ۳۰ کے درمیان ہو -

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع دویا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰ + ۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے اور بیا

قریب قریب ہماسی روز شہر یاں باشان کینچ ست میں روانہ کیا جاتا ہے - اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل ارل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں - باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں باہر والوں سے معہ محصول للعہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے - تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھائیں - جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے - اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا - درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیئیں - المشتہر کشن سروپ درما نیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین ست درپن

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہنود کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسکو ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے - حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں - بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے - حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے - حضرت مسیح کی چوری - حضرت مسیح کی بیرحمی سرقہ موتیں - حضرت مسیح کی بے علمی - سبت کے روز کام کیا - حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے - توریت کے رو سے نیوگ نہ کرنے پر سزا - حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام - بائبل کا خدا رحیم نہ عادل - عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا پہلی - دوسری تیسری - چوتھی - پانچویں - دسویں - صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں - عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات - فرقہ میونیہ - ماسونی - بالی کنیز - رومن کیتھلک - یونی ٹیرین - ملکانیہ - پروٹسٹنٹ انجیل متی انجیل یوحنا - رسالہ اعمال - حضرت موسی کی کتاب شعیا کی کتاب حضرت سلیمان کی کتاب - لوقا کی کتاب - وقائع عیسوی - انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار - تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار - بعد میں قوم کے چند متوں میں اہل بہشت پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے یہ اکسو اسٹھ صفحہ یعنی ۱۰ جز کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰ + ۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع دویا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے - اور بہت خوشخط ہے باوجود ایسی نادر و عمدہ مفید کتاب کے قیمت صرف ۸

محصول ڈاک اسکے علاوہ ویلیو پے ایبل ار خرچ ہو گئے بعض جلدیں زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن - جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو - جلد خرید فرما دیں - ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا - المشتہر کشن سروپ درما منصرم دویا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجودیکہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے - مگر روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے - اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے - جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا - اور ایک دقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ سنگساز پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر سکواتے ہیں - جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے - ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے - جو روانگی میں مثل ہے اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر پر ایک اگر کھینچ دیجئے تو نقش کالحجر ہو جاتا ہے - اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے - جسکی خریدی اسکے تعریف کی - منشی جگت نارائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ دہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی تعریف کیگئی ہے - قیمت فی سیر ۱ روپیہ محصول بذمہ خریدار - المشتہر کشن سروپ درما منصرم دویا درپن میرٹھ -

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے - اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے - چمن اور رستہ وغیرہ تیار کرنیکے قاعدے

ترکیب تجنیہ وغیرہ درج ہیں - کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی - بجنسلا خطہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام بلندی پیدائش ملک تخم سم شباہت استعمال پھل پھول رنگ وغیرہ تفصیل سے دیا ہے - مضامین اچھی طرح فسانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں - اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے - قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

المشتہر کشن سروپ درما منصرم مطبع دویا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے خریدار پیدا کر کے پیشگی قیمت بلغ ۔ روپیہ پیشگی بھیجواتے ہیں اُن کو ایک عجیب گھڑی بنام ہمیں پانچ قیمتی چھ روپیہ جو ہلٹ صحیح وقت دینے والی مفت نذر کیجاتی ہے - المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمے سے بجائے فایدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض دل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال غبار۔ سولابیل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید ہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پنڈت قیصر سیا سنگھ آلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام معہ پتہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر رحیم شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر سرجری کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۲۵ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر خصوصی صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید جمعہ شاہ صاحب شفاخانہ کسرٹ۔ مقام عدن۔ ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ مقام نرسنگھپور۔ ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر سندر لال صاحب انچارج شفاخانہ ادہم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر گشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام کلیرہ ریاست جہالاوار۔

جناب حکیم محمد علی خاں صاحب۔ پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ مقام مہاڈ احاطہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سواد۔ علاقہ سندہ۔

جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر میو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کچھ بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خاں صاحب بہادر۔ سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر۔

جناب مسٹر رنگٹ راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔

جناب مسٹر المفیورڈ مین بتھم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام دہلی۔

پانچ ہزار روپئے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپئے کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۹۲ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں باہتمام لالہ منشی رام ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں" "الشوریۃ نیم کا پالن"

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست استھ کا پکھ سمرتھن کرنا۔
(۲) پتا پرماتما کے متعلق مضامین خاص شایع کرنا۔
رسم و رواج سے متعلق مضامین شایع کرنا۔ جیون چرتر
پرکٹ کرنا۔ دھرم اور مذہبی اور دیگر
مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا۔

اخبار

ست دھرم پرچارک

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے
حالت میں بدرجہ پیشگی مع محصول ڈاک للعہ
بلا محصول ہے۔ طالب علموں سے سالانہ للعہ
محصول ہے۔ بلا محصول عہ ہو جو ہر ماہ کا پرچہ ہو
کو مفت (۲) اجرت اشتہارات فی
سطر کالم ایک بار زیادہ مدت کے لئے
خاص انتظام ہو سکتا ہے

آریہ اوشدھالہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نیم کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کے لئے آریہ اوشدھالہ کا پرچار سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ از روئے بیدک و یونانی بیرن جات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں ان کی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں۔ ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈال کر منہ نہ پھیریئے۔

بھاسکسی انجن یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ جلن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید عہ سیاہ ۱۲ ار

کوشٹ ابل دائینی رس یہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کے لئے از بس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان کمزوری

دماغ سستی ہیٹوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیریہ کو اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ عہ

ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جس سے دل کا دھڑکنا۔ سانس کا چڑھنا۔ ٹانگوں کا پھولنا وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔ دو روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۱۰۰ر

دیہہ **سوزاک کی دوا** سوزاک خواہ کیسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیۃ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ۲ار

نارو کی دوا دو روز میں کلیۃ آرام ہو جاتا ہے۔ نارو خواہ کیسی قدر پھیل گیا ہو۔ قیمت فی بکس عہ

سوزاک آتشک کی دوا۔ جو اکٹھا ہو۔ اس کے لئے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے فی ڈبی عہ

آتشک کی گولیاں۔ اس کے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آتشک بہت جلدی ختم ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی

بھاسکر رس چورن ضعف ہاضمہ۔ ترش ڈکار وغیرہ۔ امتلاء معدہ۔ ہیضہ۔ درد شکم۔ نفخ شکم۔ خوراک تھوڑی کتنی مدت کے لئے ڈبی کافی ہے۔ فی ڈبی ۲ار

لف کی گولیاں ایک گھنٹہ میں کامل آرام دینے والی فی بکس عہ

تپ باری کی دوا تپ باری مع اگلے دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ۲ار۔ درخواستیں پتہ ذیل پر

آنی چاہیئے۔ المشتہر شیدا لال آریہ اوشدھالہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔ نو

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

درلن یوگ سہار اردو قیمت ۱۲ر استری شدھار قیمت ار سیدا دین شند قیمت ۲ ہاتی۔ شاستر ارتھ جنگ گہانہ مہ جیون چرتر بھگت پورن قیمت ار جیون چرتر حقیقت رائے قیمت ۱ ر پرارتھنا پستک اردو ناگری ار ایک درد ناک نظارہ قیمت ۔ رپتری کی پرارتھنا پہلے پتا سے قیمت ۔ راس نندہ بار اول بجواب سلسلہ ہائے پرچار نمبر ۱ ر ایضا بار دوم قیمت ار سلسلہ یوگ بجواب اعتراضات پادری ٹھاکر داس قیمت ار آریہ سماج پر شانتی پہلا نیکا اصلی ادپاؤ قیمت ۱ سامرت پرشا قیمت ۱ ویراگیہ بھنڈار قیمت ۔ ر ایضا حصہ دوم ۔ رہمچن آنند قیمت ۱ ر راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ قیمت ار سایچ کو آنچ نہیں ایک کا نیہ کے اعتراضوں کا جواب قیمت فیصلہ ار فیصلہ حیران ۱ ی آریہ سماج قیمت ار تکذیب براہین احمدیہ معہ کر شن ست درشن قیمت ار۔ دھرم نشادنی اردو قیمت ۔ ر ایضا ناگری ار سوامی جی کا جیون چرتر۔ ست امرت پرکاش بجواب اعتراضات ستیارتھ پرکاش ناگری ہو نمری قیمت ۴ ر

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء مطابق ۱۰ بھادوں سمت ۱۹۶۱ جالندھر شہر | جلد ۶

اوپدیش

(یجروید ادھیائے ۶ منتر ۳۵)

ہے ستری! تو شریر بل یکت ہوتی ہوئی بھی سے مت ڈر۔ مت کانپ۔ اور دیہہ اور آتما کے بل کو دھارن کر۔ اور ہے پرش! تو بھی ایسے ہی اپنی ستری سے برتاؤ کر۔ تم دونو سوریہ اور بھومی کے سمان پرپکار اور پراکرم کو دھارن کرو۔ جیسے ہو ورشٹی بل والے ہوں۔ ایسے برتاؤ سے تم دونو کا اپرادہ نشٹ ہو۔ اور چندرما کے تلیہ۔ آنند۔ شانتی۔ آدی گن بڑھا کر ایک دوسرے کا آنند بڑھاتے رہو۔

سنسار روپی میلے میں سے دھرم روپی پتھ پر گزر کر کرتجیہ کی رتھ کو کھینچ لے جانیوالے ستری اور پرش دو گھوڑے ہیں۔ جنھیں یدی سمان بل اور پراکرم ہو تو کرتجیہ روپی رتھ مارگ میں ہی کھڑا رہجاوے اور یدی بل اور پراکرم سمان ہوتے ہوئے بھی یہ دونوں گھوڑے رتھ کو اپنی اپنی طرف کھینچیں تب تو رتھ چکنا چور ہی ہو جاوے۔ اسلیئے بواہ یگیہ کرنے کے پرتھم ہی بر اور کنیا کے گن اور کرم کی پریکشا کرنا اوشیک ہے۔ جب تک یہ نشچیہ ہو جاوے کہ ان کے بر اور کنیا سمان بل اور پراکرم رکھنے والے ہیں اور ان کی برتیاں تتھا شاریرک بل سمان ہے تب تک انکو اکٹھے ایک گاڑی میں جوتنا۔ مانو انہیں سمندر میں ڈبونا ہے۔ اسلیئے گرہستھ آشرم روپی رتھ تب ہی ٹھیک چل سکتا ہے جبکہ ستری اور پرش دونوں میں پرسپر پریم بھاؤ ورتمان ہو۔ جبکہ دونو ٹھیک طور پر کندھا لگا کر ایک دوسرے کے سہارا بنیں۔ جہاں ستریوں کو درس بھاؤ میں جبو دیا جاتا ہے۔ جہاں ستری پتی کی بات بات پر کانپتی ہے۔ جہاں استری بجائے پتنی بننے کے مرد کی نیزار بنی ہوئی ہے۔ وہاں سکھ اور آنند کوسوں دور رہتے ہیں۔ ستری اور پرش کا پرسپر سوریہ اور بھومی کی طرح میل ہونا چاہیئے۔ ستری پراپکار ہیں درشٹی اور پرش پراکرم کا آدرش جب یہ دونو شکتیاں پرسپر میل کریں۔ پھر سنسار کے دکھوں سے چھوٹنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ جسطرح سوریہ اور پرتھوی کے پرسپر سنگھرش کا نتیجہ چندرما کی شیتلتا اور شانتی ہے۔ اسی طرح ستری اور پرش کے پرسپر میل سے گرہ روپی چندرما میں شیل اور شانتی بھاؤ۔ دن دگنی رات چوگنی انتی کرتے ہیں۔ آہا! وہ گرہ کیسا آنند دھام ہے جہاں ستری اور پرش ملکر دھرم کاریہ کرتے ہیں۔ ماتا اور پتا کو برمھ تتھا دیوادی یگیہ ملکر کرتے دیکھ ایک کو بیت کال ہیں دوسرے کا دردرہ آتشرا الو ہو کر کے کونسا کٹھور ستان ہے۔ جس طرح کی برسے میں شیتل اور شانت بھاؤ آپسے آپ پرویش کر جاتے ہیں۔ پھر ان سے گرہ میں چندرما سم آہلاد کا یدی نواس ہو۔ تو آشچریہ کی کونسی بات ہے۔ ہے شانتی دھام پربھو! ہم سب کو ستی دو کہ ہم استری پرش سوریہ اور پرتھوی کے تلیہ ملکر پراپکار اور پراکرم کا اپنے جیون میں میل کریں۔ کہ انت سے آپکے آنند دھام میں جرنے کے ابوگی ہو سکیں!

اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

دھرم اور بدھی کا میل ہی منشیہ جیون کے سپھل کرنیکا سادھن ہے۔ بنا بدھی کے گیان سدھ نہیں ہوتا۔ اور گیان بنا دھرم کا یتھارتھ سوروپ درشٹی گوچر ہونا اسمبھو ہے۔ کنتو جہاں سے جہاں گیان دھرا ہی رہجاتا ہے۔ اور بعض سمے بڑا ہی کھدای ٹھہرتا ہے۔ یدی دھرم بھاؤ کا انکور ہردے کے اندر اتپن نہ ہوا ہو۔ سنسار میں بدھی اور دھرم کا میل کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اور اسی لیئے یہ سنسار جو آنند سوروپ کا سرجا ہوا آنند دھام ہونا چاہیئے تھا۔ شوک ساگر بن رہا ہے۔ سانسارک بدھی کی مدرا کے متوالے دھرم کو بالکل تچھ اور انا وشیک (غیر ضروری) سمجھتے ہیں۔ اور دوسری طرف بدھی ہین وشواسی بھگت بدھی کو مکتی کا بادھک مانتے ہیں۔ کنتو دونو بھول جاتے ہیں۔ کہ دماغ اور دل گیان اور بھگتی اکیلے اکیلے کسی کام کے نہیں ہیں۔ ان دونوں کی سندھی کا ہی پھل مکتی ہے۔

سماچار پتروں کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے

کہ یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور کو دھن وشیہ میں سہائتا کی ضرورت ہے۔ آریہ گزٹ فیروزپور دوارا ودت ہوتا ہے۔ کہ پنڈت سری رام جی اسی کام کے لیئے آریہ سماجوں میں بھرمن کرنے کے لیئے گئے اور بہت سا دھن اکٹھا کر لائے۔ ہمیں یہ سنکر کھید ہوا ہے کہ اس بے نظیر انسٹیٹیوشن کی آمدنی میں کمی ہوگئی ہے لیکن اگر ایسا ہوا ہے تو اسکے اتر داتا ایڈیٹر آریہ گزٹ

ہیں۔ جنہوں نے خواہ مخواہ یتیم خانے کو تنقید پر کبھی جھوٹے اکشیپ گھڑ کر انہیں مدد دینے کے نا قابل بنا دیا۔ ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما ودیشن سبھا نے یتیم خانہ کے انتظام میں بھی پارٹی سپرٹ کی خطرناک مرض کو داخل کرنا چاہتی ہیں ہم اپنے فیروزپوری بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ پنجاب کے وشش کے بارے یتیم خانے کو پارٹی سپرٹ سے بچالینگے۔ اور اسکا انتظام بدستور معتبر ہاتھوں میں رکھیں گے۔ تو انہیں دھن کے ابھاؤ کی کبھی شکائیت نہ کرنی پڑیگی۔

گزشتہ ڈیڑھ سالوں میں آریہ سماج مدیش اگنی سے ایسا پیڑت رہا۔ کہ اُسے باتز کو باترین تیز کرنے کی شکتی نہیں رہی تھی۔ سوائے اسکے مکاری کے ایسے حملے اُسے برداشت کرنے پڑے کہ اپنے سچے ہتیشیوں کی کچھ بھی مدد نہ کرسکا۔ لیکن اب جبکہ مکاری کی پول کھل گئی ہل چل بھی دور ہوتی جاتی ہے۔ یہ آریہ پبلک کا فرض ہے کہ ہر ایک مناسب موقعہ پر یتیم خانہ فیروزپور کے اناتھ یتیموں کا بھی خیال رکھا کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آئندہ جلسہ ۱۷ ستمبر ۱۶ء کو ہوگا۔ اس جلسہ میں بڑے بڑے ضروری کام پیش ہونے والے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کل آریہ سماجوں کے پرتی ندھی سو کام چھوڑ کر بھی جلسے میں شریک ہوں گے۔ وید پرچار فنڈ کا سکیم بھی آخری بار اسی سبھا میں پیش ہوگا۔ اور مجوزہ آشرم (بورڈنگ ہوس) کے نیموں پر بھی اسی وقت وچار ہوگا۔ جہاں ہم پرتی ندھیوں کی توجہ اس طرف کھینچتے ہیں۔ وہاں آریہ پبلک کی سیوا میں بھی ایک خاص نویدن کرنے کی ضرورت ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کے کھلنے کی جسقدر ضرورت ہے۔ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے

۱۷ ستمبر کو لاہور کے سکول کھلینگے۔ پس اُسوقت تک بورڈنگ ہوس کا کل انتظام مکمل ہونا چاہئیے لیکن خرچ وغیرہ کی منظوری سبھا کے اجلاس میں ہی ہوسکتی ہے۔ اسوقت تک جو اخراجات عارضی بورڈنگ کے لیے کیے گئے۔ وہ پردھان سبھا نے اپنی ذمہ داری پر کیے ہیں۔ پس اگر ہمارے بھائی چاہتے ہیں۔ کہ یہ ضروری کام جلد مکمل ہو۔ تو بورڈنگ کے لیئے خاص چندے بہت جلد روانہ کرنا شروع کردیں۔ شروع شروع میں شائد سات یا آٹھ سو روپیہ ضروری سامان کے مہیا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ آریہ پرشو! کیا یہ خفیف سی رقم آپ ۱۷ ستمبر تک پوری نہیں کرسکتے۔ چند بھائی یہ سنکر کہ ودیارتھی لوگوں پر دیانند کالج کے پرنسپل نے بڑا اتیاچار کیا ہے۔ اسی وقت جوش میں آئے تھے اور خاص رقمیں بورڈنگ کی مدد کے لیے دینے کو تیار تھے۔ پھر چپ کیوں ہیں؟ آپ سچ جانئے کہ جسقدر جلد آپ لوگ روپیہ اکٹھا کردینگے۔ اسی قدر سبھا کا وید پرچار کے سکیم کے بھاوت چلانے میں اُتساہ بڑھتا جائے گا۔

ریویو

مختصر حکایات کا سلسلہ۔ ہماری جالندھر بستی پنڈت شیو نرائن پلیڈر نے حکایات کے سلسلہ میں اب تک پانچ کہانیاں مرتب کی ہیں۔ مہاشہ پنڈت جی نے کشمیری پنڈتوں میں ایک بڑی بھاری بُرائی ارتھات کھان پان کی کپول کلپت رسم کو دور کرنے۔ اپنے جیون کا اُدیش (مشن) بنایا ہے۔ اور پنڈت جی من بچن کرم سے اس کے پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کتابوں میں اُتم ریتی سے جتلایا گیا ہے۔ کہ (پہلی کہانی) کس طرح سے ایک کشمیری پنڈت مسلخواں کھانے پینے کی ناجائیز پابندی کے سبب سے برباد ہوگیا ہے۔

(دوسری کہانی) کہ کس طرح سے ایک ہونہار طالب علم کو ودیا پراپتی میں کھانے پینے کی یہ رسم بادہک ہوتی ہے۔ تیسری کہانی میں ایک کشمیری رئیس کا ناچار ہے۔ چوتھی کہانی میں ایک کشمیری پنڈت مسافر کو جو جو کشٹ بھوگنے پڑتے ہیں وہ درشائے گئے ہیں۔ اور پانچویں ودیشن سبھا اور دہرم سبھا کی کہانی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دہرم سبھا والے ارتھات وہ پُرش جو پنڈت بشن نرائن اور اُنکے ساتھ برتنے والوں کو ملانے کے برودہی ہیں۔ کیا کیا کارروائیں کرتے ہیں۔ اور کہ کس طرح سے ودیشٹا سے کام کرتے جانے کا پھل ہوتا ہے ارتھات ست کی سدا جے ہوتی ہے۔ بشن نرائن کی پارٹی یا یوں کہو کہ شیو اور بشن دونو کی پارٹی کی جے ہوئی۔ اور دہرم سبھا کو ہی کرنا پڑا۔ جو بشن اور شیو کا ادیش تھا۔

سندھیہ ہندو کھان پان کے بندھنوں میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ دھرم کرم کا کیندر (مرکز) اسیکو سمجھا ہوا ہے۔ اور اسیلئے ہم ان لوگوں کو جو مہا دشٹی رشوت خور۔ کو کرمی اور اتیاچاری ہیں۔ ان شبدوں کا اچارن کرتے ہوئے سُنتے ہیں۔ ہم رشوت بھی کھاتے ہیں۔ ہمارے گھر میں ویشیا بھی ہے۔ ہم شراب بھی پیتے ہیں۔ پرنتو ہم نے دھرم تو نہیں کھویا۔ ارتھات سارا دھرم کرم اسی میں گن لیا ہے۔ کہ کھانے پینے کی بندھنوں کو نہ توڑا جاوے۔ اور اگر توڑا بھی جاوے تو برادری کے سامنے نہیں۔ چپ چاپ چھپ چھپ کر جو چاہے سو کرلو۔

کشمیری پنڈتوں میں تو یہ ودشن اتینت بڑھ گئی

اور وہ واستو میں اپنے کشمیری باورچیوں کے غلام ہو رہے ہیں۔ اور سچ پوچھو تو انکی یہہ غلامی بدیش یاترا تو ایک طرف اپنے دیش میں ہی یاترا کرنے میں گھن کاری ہو رہی ہے۔ اور کشمیری پنڈتوں کی اُنتی ہی نہیں روک رہی۔ بلکہ دن بدن انکو پتال میں پہونچا رہی ہے۔ وہ دن گئے جبکہ ودیا کے ابھاو سے کشمیری پنڈت ہی پڑھے لکھے ملتے تھے۔ جس سے گورنمنٹ کے محکموں پر کشمیری پنڈت ہی سوشوبہت تھے اب چاروں دشاؤں میں ودیا کی جوتی پھیلتی جاتی ہے سروساد ہارن ہندؤں میں کھانے پینے کی اتنی نیترتا نہ ہونے سے ودیا پراپتی کٹھن نہیں۔ جس بورڈنگ یا آشرم میں بالک کی اچھیا ہوئی۔ کھانا کھالیا جس سے نردھن بھی تعلیم پاسکتا ہے۔ کشمیری پنڈت اپنے کشمیری باورچی کو کہاں کہاں لے جائینگے۔ جس سے وہ روز بروز پتت ہوتے جائینگے۔ اور نتیجہ یہہ ہوگا۔ کہ کشمیری پنڈت کو پربت کندرا میں ہی چھپنا پڑیگا۔ پنڈت شیو نرائن نے ان کتابوں میں بھلی بھانت پرگٹ کر دیا ہے۔ کہ ایک طرح سے کشمیر میں مسلمانوں کے ہاتھہ کا کھانا ہی برا نہیں۔ مسلمان ہی پانی بھرتے ہیں۔ اتیادک۔ اتیادک۔

آشا ہے کہ ہمارے بھائی ان کتابوں کو ساودھانی سے پاٹھہ کرتے ہوئے غلامی کے چھوڑنے میں اُدیت ہوں گے۔

کتابوں کی قیمت بھی کم ہے۔ ارتھات پانچوں کی [illegible] ہے۔ مصنف کے پاس سے مل سکتی ہیں۔ :- دیوراج

بدھی مولی پرتھم بھاگ - لالہ روشن لال بیرسٹر

الہ آباد نے ہندی بھاشا میں دو سو صفحہ کی اس کتاب کو کنیا پاٹھہ شالاؤں کے لیئے پرکاشت کیا ہے۔ یہہ پستک کیول کنیا پاٹھہ شالاؤں کی ہت کاری نہیں بلکہ استریوں کے پستکالہ کی بھی شوبھا ہو سکتی ہے۔ اسمیں کتھا ریتی سے درشایا گیا ہے۔ کہ ودوشی ایک کنیا کس پرکار سے گرہست آشرم کو سکھہ بھوگانی ہے۔ ودوشی کنیا سے اسکے پتا ماتا پتی۔ ساس سسر کیسے پرسن رہتے ہیں اور ودوشی ماتا اپنی سنتان کو کیسے اوپاو اور مریادا سے شکشا دیتی ہے۔ پستک کے اس دوشن کے سوائے کہ کہیں کہیں فارسی کے کٹھور شبد جیسے " درمیان عیب معمولی۔ یعنی۔ بدن۔ تلاش۔ رشتہ عرصہ۔ انجام" وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ اور پرکار سے یہ پستک پرشنسنی ہے۔ بھاشا کٹھن نہیں۔ چھپوائی بھی عمدہ ہے۔ فی کاپی ۸ر قیمت ہے۔ اور گرنتھہ کرتا سے مل سکتی ہے۔ لالہ روشن لال جی بہت اپنی دھرم پتنی سریمتی ہر دیوی کے۔ استری شکشا کے لیئے بہت پورشارتھہ کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم ان لوگوں کو جو کہا کرتے ہیں کہ ہم استری شکشا کے لیئے کام کرنے کے لیئے سمے کہاں سے نکالیں۔ لالہ روشن لال کی مثال دیکر بودھہ کراتے ہیں۔ کہ جہاں اچھیا ہو۔ وہاں کام کرنا کٹھن نہیں :- دیوراج۔

مراسلات

نامہ نگار اپنی تحریرات کے خود ذمہ وار ہیں

سیتا چرتر

سلسلہ کیلئے دیکھو سدھرم پرچارک نمبر ۱۶ جلد ۶ سنہ ۱۹۰۱ع

اسی طرح پتی سے بچھڑ کر ہوکر بہت دکھی جس طرح پانی سے الگ کیا ہوا کنول پھول سوکھہ جاتا ہے۔ اسی طرح آنسوؤں سے اسکا مکھہ سوکھہ گیا۔ اُس بیہوش شدہ سیتا کو تسلی دیتے ہوئے رامچندر یہہ بولے۔ ہے پیاری تجھہ کو دیکھہ کر میں سورگ کی بھی خواہش نہیں کرتا۔ اور نہ مجھہ کو کسی سے خوف ہے۔ ہے اُتم گُن دھارن کرنیوالی چل میرے ساتھہ دھرم کر اور بن میں جانے کے لیئے اب تیاری کر۔ جلدی برہمنوں اور فقیروں کو بھوجن آدی دے۔ اور نوکروں کو بھی وستر بھوجن آدی دے۔ یہہ سنکر سیتا بڑی پرسن ہوئی اور اپنے بھرتا کے آگیا انوسار دھن رتن وستر آدی دان کرنے لگی۔ اتنے میں لکشمن نے بھی آکر رامچندر اور سیتا سے درخواست کی۔ کہ مجھہ کو بھی بن میں ساتھہ لے چلو۔ اور بہت بار کہنے کے بعد لکشمن کا بھی ساتھہ چلنا رامچندر نے منظور کیا۔ رامچندر لکشمن سیتا تینوں نے اپنے وستر دھن آدی سب براہمنوں اور تپسویوں وغیرہ کو دیدیئے۔ اور بن کو چلنے کے لیئے تیار ہوئے۔ پہلے رامچندر لکشمن اور سیتا کو ساتھہ لیکر اپنے پتا سے رخصت ہونے کے لیئے گئے۔ راستہ میں نگر کی سب استری پرش اپنے اپنے گھروں اور محلوں پر چڑھکر اُن کو دیکھنے گئے۔ اور نانا پرکار کے وچن بولنے لگے۔ جب راجہ دسرتھہ کے گھر میں گئے اور وہاں کیکئی چیر وستر لائی۔ تو پہلے رامچندر اور لکشمن نے اُن کو پہنا۔ سیتا نے بھی کُشا کی چیر وستروں کو ہاتھہ لیکر اپنے پتی سے کہا کہ کس طرح منی لوگ چیر وستر باندھتے ہیں۔ یہہ کہکر سیتا اُس وستر کی ایک طرف کو گلے میں ڈالکر اور دوسرے کو ہاتھہ میں پکڑکر بسبب باندھنا نہ جاننے کے شرمندہ ہوکر ٹھہر گئی۔ جب رامچندر نے دیکھا کہ سیتا کو چیر وستر باندھنا نہیں آتا تو خود آکر سیتا کا چیر وستر باندھنے لگے۔ یہہ دیکھہ کر سب استریاں روئیں۔ اور رامچندر کو کہا کہ سیتا بن میں رہنے کے لائق نہیں۔ تم یہاں ہی رہو۔ اور اگر آپ جاتے ہی ہیں۔ تو لکشمن کو ساتھہ لیجائیں۔ مگر یہہ کلیانی تپسویوں کی طرح بن میں رہنے کی

ہو گیہ نہیں ہے - آپ ہماری ارج خواست کو منظور کرو - کہ سیتا یہاں ہی ٹھہرے - پرنتو رامچندر نے ان باتوں کا کچھہ خیال نہ کرتے سیتا کا چیر وستر باندہ ہی دیا - اسکے بعد وششٹ वसिष्ठ رشی نے کیکئی کو بہت سخت سست کہکر کہا - کہ ہے دیوی تو سیتا کی چیر وستر کو ہٹا کر اُتم اُتم وستر اور بہوشن اُسکو دے - چیر وستر سیتا کو نہیں سجتا - تو نے صرف رام کے ہی بن میں رہنے کا ور مانگا تھا - یہہ سیتا بھوشن وستر آدی پہنکر سواریوں وستروں اور نوکروں وغیرہ کے ساتھہ رامچندر کے ساتھہ جاوے - جب وششٹ رشی اس طرح کہہ رہے تھے - تو سیتا کے دل میں کسی قسم کا خیال اپنے ارادے سے ہٹنے کا نہ آیا - رشی کی بات سُنکر راجہ دسرتھہ کو کیکئی پر کرودہ ہوا اور ٹھنڈا سانس بھر کر کہنے لگا - کہ سیتا ابھی لڑکی ہے - اور ہمیشہ سکھوں میں رہی ہے - چیر وستر دھارن کر کے بن میں رہنے کے یوگیہ نہیں - میرے گورو نے سچ کہا ہے جانکی چیر وستروں کو اُتار دے - کیونکہ اس پرکار کی پرتگیا میں نے نہیں کی - راج پتری مجھہ پورک سب چیزوں کو ساتھہ لیکر بن میں جاوے - ہے کیکئی اگر رامچندر نے کچھہ تیرا بُرا کیا ہے تو اس سیتا نے تیرا کیا قصور کیا ہے - یہہ کہکر اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا - جب ہوش میں آیا - تو حکم دیا کہ سیتا کو اُتم اُتم وستر اور بہوشن آدی دیے جاویں - راجہ کی آگیا انوسار سب کچھہ سیتا کو دیا گیا - کوشلیا سیتا سے بغلگیر ہوئی - اور اُسکا ماتھا چوم کر کہنے لگی - کہ استریوں کو چاہئیے کہ آپت کال میں کبھی اپنے بھرتا کا اپمان نہ کریں - اسلیئے تجھہ کو یوگ ہے کہ تو میرے پتر کا جسکو بن باس دیا گیا ہے اپمان نہ کرنا - دہن وان یا نردہن تیرے لیئے یہی دیوتا کے سمان ہے - یہہ سنکر سیتا ہاتھہ جوڑ کر کہنے لگی جیسا آپنے مجھہ کو کہا ہے - میں ایسا ہی کرونگی میں

اچھی طرح جانتی ہوں - کہ پتی کے ساتھہ استریوں کو کس پرکار برتاؤ کرنا چاہئیے - مجھہ کو معمولی عورتوں کی طرح نہ سمجھو - جس طرح چندرما سے روشنی کو کوئی شخص جدا نہیں کر سکتا - اسی طرح مجھہ کو بھی کوئی دھرم سے نہیں ہٹا سکتا - بینا (सीता) بغیر تار کے نہیں ہوتی - اور رتھہ بغیر چکر کے نہیں ہوتا - اسی طرح استری اپنے پتی سے رہت ہو کر اگر سو پتروالی بھی ہو تو بھی سُکھہ کو پراپت نہیں کر لی پتا ماتا اور بھائی گنتی کے پدارتھہ دیتے ہیں - ایک پتی ہی ہے جو اگنت پدارتھہ دیتا ہے سیتا کے یہہ وچن سنکر کوشلیا دکھہ اور خوشی سے آنسو بہانے لگی - تب رامچندر نے آکر عرض کی - کہ ہے ماتا آپ دکھہ نہ کیجئے - میں جلد ہی چودہ برس گزار کر واپس آجاونگا - آخر کار رامچندر لکشمن سیتا - سب سے رخصت ہو کر رتھہ پر چڑھے - اور بن کو چلے گئے - بن میں رامچندر نے سیتا کو پھلدار اور پھولدار درخت پہاڑ - ندیاں آشرم وغیرہ دکھائے - گنگا سے پار ہو کر وہ بھردواج (भरद्वाज) رشی کے آشرم میں گئے - اور وہاں سے رخصت ہو کر اور جمنا سے پار کر دہ چترکوٹ میں بالمیکی رشی کے آشرم میں گئے - وہاں پتروں وغیرہ کی ایک کٹیا (جھونپڑی) بنا کر رہنے لگے پھر کچھہ مدت کے بعد جب رشی لوگ راون کے بھائی کھر سے ڈر کر وہاں سے چلے گئے - تو رامچندر بھی وہاں سے چلکر اتری رشی کے آشرم میں آئے - اتری رشی نے خاطر تواضع اور مہمانداری کر کے رامچندر سے کہا کہ آپ سیتا کو میری پتنی انوسویا کے پاس بھیجیے - رامچندر نے جواب دیا بہت اچھا - اور سیتا کو انوسویا کے پاس جانے کے لیئے کہا - سیتا وہاں گئی جاکر رشی کی پتنی کو نمستے کہی اور اپنا نام بتایا - رشی کی پتنی نے خاطر تواضع کی اور کہا کہ دھن ہے جو راجیہ کے

سکھوں کو چھوڑ کر رامچندر کے ساتھہ بن میں رہتی ہوئی دھرم کا پالن کر رہی ہے - سیتا نے اپنی پتی کے گن ورنن کر کے کہا کہ ایسے پتی کے ساتھہ رہکر کون دھرم کا پالن نہ کرے (انوسویا) ان شبدوں کو سنکر بڑی پرسن ہوئی - سیتا کا ماتھا چوما اور کہا کہ میں تجھہ سے بڑی پرسن ہوئی ہوں - کہو تیرے لیئے کیا کروں - سیتا یہہ سنکر خوش ہوئی اور ہنسکر کہنے لگی آپ نے میرے لیئے سب کچھہ کر دیا ہے وہ دھرم کے جاننے والی رشی کی پتنی یہ سُنکر اور بھی پرسن ہوئی اور کہنے لگی کہ تیری خوشی کو میں سپھل کرتی ہوں - یہہ اُتم مالا وستر اور بھوشن آدی لے - میری دی ہوئی یہہ چیزیں تیرے شریر کو شوبھایمان کریں - سیتا وستر بھوشن و مالا آدی پریتی سے دیئے ہوئے دان کو لیکر اور ہاتھہ جوڑ کر اُسکی سیوا کرنے لگی - اسکے بعد انوسویا अनसूया نے سیتا سے پوچھا - کہ میں نے سنا ہے - کہ رامچندر کا دواہ تجھہ سے سویمبر کے دوارا ہوا - سویمبر کا سارا حال تفصیل پوروک سننا چاہتی ہوں - تو سیتا نے سارا حال کہہ سنایا سویمبر کا حال سنکر انوسویہ نے سیتا کا ماتھا چوما اور اُسکو گلے لگا کر کہا کہ اے مدھر بولنے والی سورج غروب ہو گیا ہے اور سندھیا سمہ آگیا ہے - تو رامچندر کے پاس جا - میں تجھے آگیا دیتی ہوں تو نے مجھہ کو مدھر کتھا سنا کر بڑا پرسن کیا ہے - میرے سامنے النکار کر اور اپنی شوبھا سے مجھہ کو پرسن کر - سیتا نے وہ وستر آدی پہنے اور پرنام کر کے رامچندر کے پاس چلی گئی -

اعلان

مورخہ ۲۶ - جون ۱۹۰۳ء کو ایک قطعہ منی آرڈر مبلغ چھہ روپیہ کا ہمکو وصول ہوا ہے مگر کوپن پر فرستندہ کا نام درج نہیں تھا - براہ مہربانی جس صاحب نے ارسال کیا ہو - مطلع فرماویں اور کوپن ۲۶ جون کا حوالہ دیویں - المشتہر مینجر

اخبار پائونیر اور آریہ سماج

مہاشہ اڈیٹر صاحب تسلیم

اخبار کے سب سے ضروری دلابدی مقاصد مندرجہ ذیل ہوتے ہیں۔

(۱) ایک فرقہ۔ جماعت یا ملک میں جو مخفی اندرونی و بیرونی تبوجات ہوں انکا استیصال کرنا۔

(۲) کسی امر پر جہاندیدگان سلیم العقلاء کی رائیں طلب کر کے اُس سے برگزیدہ و برجستہ نتیجہ نکالنا۔

(۳) اعلیٰ احکام بلکہ گورنمنٹ تک کسی نقص کی بابت رعیت کی طرف سے دادرسی کیواسطے فریاد کرنا۔

(۴) عوام الناس کی غلط فہمیوں کا وقتاً فوقتاً دفعیہ کرتے رہنا۔

منجملہ چار مذکورہ بالا امورات کے خواہ کسی پر بھی اخبار میں مضمون نکلے۔ جب تک اُسکا کافی و شافی علاج نہ ہوئے تب تک یا تو وہی مضمون پیہم درج اخبار ہوتا رہنا چاہیئے۔ اور یا اُسی کے متعلق دوسرا مضمون نئے پیرایہ میں ذرا صراحت و تفصیل کے ساتھ کوئی دوسرے لائق آدمی اخبار میں شایع کراتے رہیں۔ مثلاً "آسٹری ستھا" اگر پبلک حقیقت میں اُسکے واقعی جاری ہونے کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے۔ تو اُسکو خیالی دنیا سے نکالکر عملی دنیا میں لانیکے واسطے نئی نئی کوشش کیوں نہ کیجاوے۔ اگر ایک ہی دفعہ ایک آرٹیکل کو اخبار میں مطالعہ کر کے ردی میں پھینکدیا گیا۔ تو اُس سے نتیجہ کیا نکلا۔ اور اسپر کیا ایکشن لیا گیا۔ بس اسی نہج کے اور کتنی مضامین بہتری خواہان قوم کی قلموں سے نکلکر اخبار میں شایع ہونے کی نوبت تک تو پہنچ جاتے ہیں مگر نہایت افسوس کہ اُسکو ناظرین یا سامعین صحیح ضروری تسلیم کرتے ہوئے پنبہ در گوش ہو جاتے ہیں۔ کیا ایک بندہ خدا جو جیٹھ اساڑ کی تیز دھوپ میں ایک تپتے میدان پر پیاس سے بیاکل ہو کر حالت جانکنی میں ہے۔ اگر دوسرے آدمی کے دل پر اسکا پانی سے جو اُسکی جان بچانے کیواسطے شور و غل مچا رہا ہے۔ وہ شخص پانی دینے کی بجائے کم از کم درخت کے سایہ میں بھی نہ ڈالا گیا۔ تو دوسرے آدمی کی ہا ہا کار سے فایدہ کیا نکلا۔ کیا پہلے آدمی کا باپ جو اُسی حالت میں تڑپ تڑپ کر ہزار دقت مر جائیگا۔ تب کر رہنے والوں کی گردن پر نہ ہوگا سن کر سمجھ کر جانبوجھ کر تغافل کر گئے۔ کیا ایک آدمی کو جو کسی جھوٹی تہمت سے متہم ہو کر بیگناہ پھانسی دیا جا رہا ہو۔ دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لیے جد و جہد کرنا اشد ضروریات سے نہیں ہے۔ کیا ایسی تمثیلوں سے کوئی مہاشہ اپنے سچے دل سے کہہ سکتا ہے۔ اگر ایک بھی واقعہ ہو تو اُسکا خاطر خواہ بندوبست نہ کرنا چاہیئے نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا کون سنگدل ہے جو اپنی بساط تک اُسکے واسطے سعی نہ کرے۔

کیا ان مثالوں کے مقابلہ میں یہہ بدرجہا زبردست ضرورت نہیں۔ کہ سماج کے لٹریچر کو کا انگریزی میں ترجمہ کیا جاوے۔ جسکی بابت بارہا اِس اخبار کے کالموں میں تحریک ہوئی ہے۔ حالانکہ اِس ضرورت کو ہر کہ و مہ تسلیم کرتا ہے۔ لیکن بحال ہے کہ نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔

کیا ہندوستان بھر کی سماجوں میں کوئی بھی ایسا قابل نہیں ہے۔ بارہا۔ جو اِس اہم مسئلہ کی عقدہ کشائی کر سکے۔ اگر ہے تو ڈھیل ہے۔ بقول سعدی

کریماں را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

ٹھیک یہی مثال ہم لوگوں پر صادق آتی ہے چرا کہ بڑے بڑے سر والے اگر ذرا سی توجہ اِس طرف مبذول فرما دیں۔ تو اُسکو کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا کریں بیچارے اُنکو تو خانہ جنگی سے ہی فرصت نہیں ملتی گر ہے گویا اُنکی سمجھ عالی میں دیش سدھار کے واسطے کوئی دوسرا ذریعہ باہمی نفاق سے بہتر ہے ہی نہیں۔ ڈر ہے کہ اِس نفاق کا نتیجہ آریہ سماج کا خاتمہ ہو جانے کا ہے۔ و پریت بدھی کے مصداق نہ ہو جاوے۔ باقی رہے دوسرے لوگ (ہم جیسے) اُنکو اسقدر استعداد نہیں کہ ایسے طول طویل جنگل میں سے اندر ونہ قدم اُٹھا سکیں۔ بتلایئے اب یہہ مشکل حل ہو تو کیونکر یہہ عقدہ وا ہو تو کس طرح۔

پیارے بھائی صاحبان ایک مذہب کے سچا ہونے کا یقین بیانات کے ذہن نشین کرانے سے کیونکر ہو سکتا ہے تاوقتیکہ اُنکو بجو بجو گر حقیقی نور اُنکی اندرونی آنکھوں کے سامنے لا کر کھڑی نہ کر دی جاوے۔ ورنہ دنیا میں کوئی ایسا آدمی نہیں (خواہ کسی مذہب کا ہو) جو اپنے دل آزار اپنا مذہب معقول ہے کہ خدا ہی نہیں سمجھتا جس شخص نے سورج کو نہیں دیکھا۔ اُسکی تنگ نظری میں چاند ہی سب سے زیادہ منور ہے۔ لیکن یہہ خیال اُسکا آفتاب عالمتاب کو دیکھنے سے حرف غلط کی طرح صفحہ دل سے دور ہو جائیگا۔ بعینہ یہی حال آجکل مذاہب کا ہو رہا ہے جس اخبار کو دیکھو (خواہ محمدی ہو یا عیسائی وغیرہ) اپنے مذہب کے بیبدل و بے نظیر ہونیکے وہ وہ سہانے من بھاونے ترانے گاتا ہے۔ کہ بیچارہ آدمی تو کیا واقف کار بھی ایکدفعہ تو پھڑک پھڑک جاتے ہیں اور دوسرے مذہب کی وہ آڑے ہاتھوں خبر لیتا ہے کہ سننے والے کو اُسکے لاریب جہنمی ہونے میں ذرا کلام نہیں رہتی۔ یہاں یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے مذہب کی اسقدر کیوں تحقیر کیجاتی ہے۔ اِس میں تین باتیں ہیں۔ اول تو وہ مذہب یا تو حقیقت میں خراب ہوتا ہے۔ یا توہین کرنیوالا پرلے درجہ کا متعصب ہوتا ہے۔ جو دیدہ دانستہ حق سے روگردانی کر کے اپنی ضمیر کو دھوکہ دیکر دن دوپہر خاک ڈالکر لوگوں کو اندھا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یا خود تو اُسکو اُس مذہب کی پوری پوری واقفیت نہیں

ہوتی اور بیرونی افواہوں سے جو اکثر خود غرض دکودک لوگ ایکدوسرے کے خلاف میں مشہور کرتے رہتے ہیں۔ یقین کر کے اسکی تذلیل کیواسطے قلم اوٹھاتا ہے۔ پس ایسے لوگ اپنا سارا زور دوسرے کو بدنام کرنے کے واسطے لگا دیتے ہیں کہ اگر موقعہ ملے تو گورنمنٹ تک بھی اس مذہب کے عیب لفظوں میں تشریح کر کے مہلک ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ آجکل کے مذہب شناسا میں مذہب پیدا کرنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی چارہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ کو اسکے برخلاف برانگیختہ کر کے اسکی سرکوبی کی تدابیر سوچی جاویں پر ایسے عقل کے اندھوں کو اپنے دل میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ہماری وکٹوریہ ملکہ کی راج دہنتوری کے راج میں ایسی بھاشاہی نہیں۔ کہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے وقت بندوقوں سے شکار کیا جاوے (کہ خالصہ سکھ کے راج اور ٹھاک بیٹھک کیسی) دہلی جو کام ہوتا ہے سوچ سمجھ کر ہوتا ہے۔ آدم برسر مطلب The aryaSamaj اس ہیڈنگ کا ایک مضمون انگریزی اخبار پاپونیر الہ آباد مورخہ ۲۱ جولائی ۱۸۹۴ء میں شایع ہوا ہے جسمیں نامہ نگار صاحب نے سماج پر وہ ہاتھ صاف کیا ہے کہ کیا لکھوں۔ نامہ نگار صاحب آریہ سماج کو پرانے عیسائی مت سے تشبیہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ

"رومن شہنشاہوں کا انکے (عیسائیوں کے ساتھ) ساتھ بیرحمی سے برتاؤ کرنا انکو پرانے طریقہ پر انکا غیر معتقد ہونے کا باعث نہیں تھا بلکہ راج کے خلاف میں انکی بغاوت کرنے کا موجب تھا۔ وہ تبدیلی جو پرانے عیسائیوں میں ہوئی آریہ سماج کے موجودہ تغیر کے مقابلہ میں بالکل ویسی ہی قابل تھی (یعنی سماج ان سے بھی زیادہ خطرناک ہی)

جو شخص سماج میں داخل ہوتا ہے۔ اسکو بہت تھوڑی دتا دیانہ وغیرہ کا کچھہ ڈر نہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ کسی کی تبدیلی مذہب سے کچھہ سروکار نہیں رکھتی۔ (گویا جو نیا شخص سماج میں داخل ہو۔ اسکو پلٹنی دینا چاہئیے۔" وغیرہ وغیرہ ذرا آگے چل کر کہتے ہیں۔ کہ کوئی شہر بھی خالی نہیں جہاں مندر نہ ہو۔ اور اسپر علی حروف میں آریہ سماج نہ لکھا ہو اور اسکے گرداگرد ۱۸ و ۱۸ و ۲۰ و ۳۰ برس کے مغرور نوفاستہ جوان نہ بیٹھے رہتے ہوں۔ انکے دل میں نہ تو کسی چیز یا آدمی کی توقیر ہے اور نہ اپنے والدین کی پرواہ کرتے ہیں۔ تاوقتیکہ ان کو کسی طرح کی امید ہو۔ جب کچھہ مطلب ہوتا ہے تو اسکو نکالنے کے واسطے خوشامد و ناصیہ سائی کر لیتے ہیں۔ یہ گروہ جسمیں نوجوان مغرور شامل ہیں ضرور شرانگیز ہے۔ پرانے عیسائیوں کا بھی یہی حال تھا انکی بھی یہی کیفیت ہے۔ یہہ بات پیشتر سے معلوم ہے کہ سماج میں باغیوں کے علامات ہیں صرف مادہ جنگ کی کسر ہے۔ ان میں جنگجو کوئی نہیں۔ انکا آغاز گزشتہ عرصہ ۲۰ سال کے اندر اندر ہے۔ یہ نوجوان کچھہ نہیں کر سکتے۔ تاہم دیسوں میں پرورش پایا ہوا خواہ بنگالی یا پنجابی کیوں نہ ہو پھر بھی کم از کم اس سے اسقدر تو خوف ضرور ہوتا ہے۔ جسقدر کہ ایک لنگر سے (یعنی اگر آریوں میں مادہ جنگ نہیں تو لڑائی میں لنگر بھی کا کام تو کر سکتے ہیں) وغیرہ وغیرہ" ذرا اور آگے چلکر فرماتے ہیں کہ نئے گاؤ کشی کے مقدمہ کی تحریک کرنے والے ہندو مسلمانوں میں باہمی منازعہ ڈالنے والے بھی خاص کر یہی ہیں۔ گورنمنٹ کو اس فرقہ کا بہت جلدی بندوبست کرنا چاہئیے۔ انکی اہمیوں میں اینگلو ورنیکلر سکول ہیں۔ بہت مفید رپورٹ کہتے ہیں کہ سب خرابی کے بانی یہ سکول ہیں۔ جہانکہ انکے

لڑکے ہونڈے سے درس تدریس کے بعد سماج میں داخل ہو کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ پس گورنمنٹ کو چاہئیے کہ ایسے سکولوں کو بند کرنے کے واسطے بہت جلد حکم نافذ کرے۔ وغیرہ وغیرہ " قصہ کوتاہ میں وہ پرچہ پاپونیر اخبار کا بجنسہ آپکے ملاحظہ کیواسطے روانہ کرتا ہوں۔ آپ اسکو غور سے ازسرتاپا پڑھیں شاید اس آرٹیکل کے لکھنے والا سوائے پادری بھائی کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ جسکی کسی ادیپانشک سماج یا ممبر نے بحث میں ضرور قلعی کھولی ہوگی۔ جسکی باعث دل کا بخار نکالنے کے واسطے خوب من کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔

خیر کوئی ہی ہو ہمکو اس سے کچھہ مطلب نہیں مگر اسقدر معزز اخبار میں ایسا مغالطہ ڈالنے والا ہتک آمیز مضمون کے شایع ہونے سے ایک خوفناک نتیجہ نکلنے کا شک ہو سکتا ہے۔ اگر ایسے مضامین سماج کی بابت انگریزی اخباروں (پاپونیر۔ محمڈن مدراس۔ مدراس میل) میں نکلتے رہتے ہیں۔ جنکا بالمقابل جواب نہ ملنے کے باعث ناظرین کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور ایکطرفی رائے پاس کرنے کے واسطے مجبور ہو جاتے ہیں۔

میری آریہ پرتی ندہی سبھا سے بڑے ادب انکساری کے ساتھ پرارتھنا ہے۔ کہ جہاں ڈی وید پرچار فنڈ کے مہیا کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسکے لئے کوشش کر رہی ہے۔ وہاں ساماجک پستکوں کا انگریزی میں ترجمہ ہونے کے لئے بھی ساتھہ یتن کرتی ہے۔ چونکہ ساماجک پستکیں بھی وید انکول ہی جاتی ہیں۔ لہذا یہ کام بھی کسی پہلو میں اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ مہاشہ ایڈیٹر صاحب۔ جب تک اس مقدمہ میں کوئی معقول تحریک نہیں کیجاویگی میرا یہ

سوال کرتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ ہونے کے واسطے کیا ڈھیل ہے۔" برابر قائم رہے گا۔ اور آپ اپنے اخبار کا صرف ایک کونہ اس دو حرفی سوال کو ہر بار درج کرنے کے واسطے وقف کر کے اس احقر کو ضرور مشکور فرماتے رہیں۔

میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائیوں کی غفلت کہاں تک پانو پھیلاتی ہے۔ اور اسکا جواب باصواب دیکھ میرے ہرشے کو کوئی تسلی کرتا ہے کہ نہیں۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

راقم | آپکا شبھ چنتک۔
ہر بنس رائے شرما [illegible]

آریہ سماج فیروزپور

پریہ ور مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک۔

نمستے۔ ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۴۔ جولائی ۱۸۹۶ء کے صفحہ ۶ بصیغہ مراسلات ایک کھلی چٹھی لالہ کرپا رام کی جانب سے چند سماجوں کے نام میری نظر سے گذری جسمیں فیروزپور کا بھی نام درج تھا۔ پڑھکر تعجب ہوا کہ یہ سماج کیونکر انہیں سماجوں کی فہرست میں درج ہو گئی۔ حالانکہ یہ سماج آجتک نرپکش رہی ہے۔ اور جھگڑا فساد سے کوسوں دور۔ اور کسی کے برخلاف یا حق میں کوئی رزولیوشن اس سماج سے پاس نہیں ہوا۔ پھر آئندہ کرپا کر کے بجائے فیروزپور کے فیروزپور چھاونی لکھیے۔ جو اس فہرست میں آ سکتی ہے۔ فیروزپور لکھنے سے شہر بھی شامل سمجھا جا سکتا ہے۔ گو اس چٹھی میں راقم کی مراد چھاونی فیروزپور سے ہے۔ مگر بغیر لفظ چھاونی ساتھ لکھنے سے شہر شامل سمجھا جا سکتا ہے۔ اسلیے التماس ہے کہ آپ مشتہر کریں۔ کہ فیروزپور شہر سماج ست کی پیرو اور سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے قدم بقدم چلنے والی ہے اسکو ماس پرچارکوں اور دیگر جھگڑا میں پڑنے والوں سے کنارہ ہے۔ اسلیے پبلک و دیگر سماجیں اسکو آریہ سماج سمجھیں۔ ماس پرچارکوں یا کسی اور سوسائٹی کا طرفدار نہ جانیں۔ اور اپنے اخبار میں اسکی تصحیح درج فرماویں۔

راقم ٹھاکر داس سبھاسد آریہ سماج
فیروزپور شہر۔

بمبئی

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک جالندھر۔

نمستے۔ کرپا کر کے مندرجہ ذیل چند سطور کو آپ اپنے پتر میں چھاپ کے کرتارتھ کیجیے۔

اندنوں سوامی وشیشورانند جی اور برہمچاری نتیانند جی یہاں پر اپنے منوہر ویاکھیان سے اس نگر کو سوشوبھت کر رہے ہیں۔ اور عام لوگوں کے دلوں پر جو کچھ اثر انکے ویاکھیانوں کا ہوا ہے یا ہو رہا ہے وہ اکتھنیہ ہی ہے۔ ان کے یوگ سے پہلے یہاں کئی ایک اپدیشک شری سوامی دیانند سرستی جی کے بعد اس نگر میں براجمان ہوتے لیکن کسی کے ویاکھیانوں نے ایسا اثر لوگوں کے دلوں میں نہ کیا۔ جیسا کہ مہاراج حال کے ویاکھیانوں نے کیا ہے۔ پرنتو اس بات کو پرگٹ کرتے نہایت شوک ہوتا ہے۔ کہ بمبئی سماج کے منتری مسٹر سیوک لال کی طرف سے اکت سوامی جی اور برہمچاری جی کے ساتھ بہت ہی انوچت برتاؤ ہوا۔ جسکا سارانش یہ ہے۔ کہ اکت سوامی جی اور برہمچاری جی کو نہ تو سماج میں ٹھہرنے دیا۔ اور نہ انکے منوہر ویاکھیانوں کا کچھ پربندھ کیا۔ جب ایک سجن گرہستیوں نے یہ دشا دیکھی تو اکت سوامی جی اور برہمچاری جی کے رہنے اور کچھ دال کا انتظام کیا۔ پنڈت اودکا لعل جی نے مشہور سیٹھ لکھمی داس کھیم جی صاحب کے (جو دھرم کے کاموں میں اپنی دولت و زندگی کو خرچ کرنا بڑا اتساہ مانتے ہیں) مکان پر انکی آسائش و بھوجن کا بندوبست کر دیا۔ اور اس کو سیٹھ صاحب نے بھی بخوشی منظور کیا۔ اور کئی ایک دیگر مہاشیوں نے ویاکھیان آدک کے پربندھ کا خرچ اپنے اوپر اوٹھایا۔

بتاریخ ۸۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو فرام جی کاؤس جی انسٹیٹیوٹ میں ویاکھیان جیو دیش پر ہوا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ سیٹھ صاحب موصوف مقرر ہوئے اور اس ویاکھیان کا اثر یہاں تک لوگوں کے دلوں پر ہوا۔ کہ حاضرین جلسہ تصویر حیرت دکھلائی دیتے تھے۔ اور سیٹھ صاحب موصوف نے پنڈت اودکالعل صاحب سے کہا۔ کہ ایسے ودوان اور [illegible] کو سماج مندر میں مسٹر سیوک لعل نے کیوں نہ ٹھہرنے دیا۔ اور ساتھ ہی نہایت شوک ظاہر کیا۔ اور شری مہاشے نے سماج کو بلا کر کہا کہ ایسے ودوانوں کو سماج مندر میں کیوں نہ قیام کرنے دیا۔ جسپر منتری جی نے بہت کچھ ان مہاتماؤں اور ودوانوں کے ورودھ کہا۔ بلکہ انکے چال چلن کو خراب بتلایا۔ اور اسکے ثبوت کے ایک مشہور ذی عزت کا پتر بھی بتلایا جسمیں ان مہاتماؤں کے چال چلن کی بابت کچھ خراب لکھا ہوا تھا۔ جب سیٹھ صاحب نے اس پتر کو دیکھا تو انہوں نے اسکا تذکرہ پنڈت اودکالعل جی سے کیا جسپر پنڈت صاحب کا جواب ملا۔ کہ آپ چند روز تامل کیجیے۔ میں اسکی تلاش کرونگا۔ اور جب اس خط کی خبر سوامی جی کے کانوں تک پہنچی۔ تو انہوں نے خود بخود اسی ذی عزت کے ہاتھ کا لکھا ہوا پتر سیٹھ لکھمی داس صاحب کے نام پر منگوا دیا۔ جسپر [illegible] منتری آریہ سماج دکھلا رہا تھا جسمیں یہ الفاظ

تحریر تھے۔ کہ میں سوامی وشیشورانند جی اور برہمچاری نتیانند جی کو کئی برسوں سے جانتا ہوں۔ وہ بڑے ودوان سداچاری اور ستیہ وکتا ہیں۔ اگر کوئی شخص انکے بارے کچھ میری اس تحریر کے برخلاف بتلائے تو وہ جھوٹا تصور کرنا واجب ہے گو وہ میری ہی تحریر کیوں نہ بتلاوے۔ آپ سراسر جھوٹا سمجھیں۔ سب سیٹھ جی کو معلوم ہوا کہ اس جہان فانی میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ اب سوامی جی موصوف کے یہاں نہر اٹھ لو دیاکھیان ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک ویاکھیان پر شروتاؤں کی تعداد حد سے زیادہ ہوتی گئی ہے۔ اور لوگ سوامی جی کی بہت ہی پرشنسا کرتے ہیں اور بہت سے لوگوں سے سنا گیا ہے کہ دنیا کا سدھار ایسے ہی مہاتماؤں کے ویاکھیانوں سے ہوگا۔ پرنتو نہ معلوم کہ ہمارے نستری مہاشے آریہ سماج کے منفرین کیا کچھ سمایا۔ کیا انہیں سماج کا سدھار پسند نہیں۔ یا وے اپنے تئیں کسی دوسرے کو ودوان نہیں سمجھتے۔ ایک اور امر بہت افسوس کے ساتھ آریہ پبلک پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ یہی آریہ سماج کے اپ نیم بھی جو اصلی اپ نیم تھے۔ آج سے بہت عرصہ ہی سے وہ بدل دیئے گئے ہیں۔ جسکا حال پھر دوسرے وقت لکھونگا۔ پرنتو ہم اس تذکرہ کو سیٹھ صاحب کے دھنیواد پر ختم کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے ان مہاتماؤں کو اپنے مکان میں قیام دیکر ہم جیسے لوگوں کو انکے منوہر امرت روپی ویاکھیانوں سے کرتارتھ کیا۔

راقم ایک ستیہ وکتا

کارسپانڈنس

از سیلننی جی اپ منتری آریہ سماج راولپنڈی

لکھتے ہیں۔ کہ ۱۲۔ اگست کے سایتاہک جلسہ میں ہون اور بھجن کے بعد لالہ ہردیال سنگھ نے اپاسنا کرائی اور ایک منوہر سرمن دیا۔ جس میں لالہ صاحب نے منوشاستر کے حوالوں سے سدھ کر دیا۔ کہ دان دینے کے وقت ان چار باتوں کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے یعنی پاتر کال ستھان اور وستو۔ جنکے نہ کرنے سے آجکل طرح طرح کے نقصانات ہمارے ملک کو ہو رہے ہیں۔ اور بجائے ثواب کے عذاب پہنچ رہا ہے بعد ازاں بعض اخباروں کے پڑھنے اور آرتی کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(۲) لالہ ہیرانند باندی کوئی سماج کے پورشارتھی آریہ سبھاسد یہاں تبدیل ہو کر آگئے ہیں۔ اور ہمارے سماج میں اپنا نام بھی تبدیل کروالیا ہے۔ سالانہ اتسو کی سب کمیٹی بڑی سرگرمی سے وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ جمع کر رہی ہے۔

(۳) ایک مولوی صاحب کچھ روز سے وعظ بازار میں کر رہے ہیں۔ آپ دوران تقریر میں ہندو سوسائٹی پر طرح طرح کی ناجائز اور بے جا نکتہ چینی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارے مہاتماؤں کو برے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ ایک دن لالہ گنگا رام دھیمن نے آپ سے چند سوالات کئے اور انکا جواب طلب کیا لیکن افسوس سے دیکھا گیا۔ کہ بجائے اس کے کہ مولوی صاحب کچھ جواب دیتے یوں کہنے لگے کہ ہم بالکل مباحثہ نہیں کرنا چاہتے۔ اگر ہم سے بحث کرنی مطلوب ہو۔ تو تحریری کریں۔ چنانچہ انکی مرضی کے مطابق قلم دوات وغیرہ وغیرہ سامان مہیا کیا گیا۔ اسپر مولوی صاحب سے کچھ بن نہ آئی۔ اور ٹال مٹولا کرنا شروع کر دیا۔ آخر کار لالہ گنگا رام صاحب تنگ آکر اور اپنے سوالوں کا جواب نہ پاکر چلے گئے۔ لالہ گنگا رام صاحب اور دیگر کئی ایک اتساہی مہاشے ایک باقاعدہ اپدیشک منڈلی بنا رہے ہیں۔ جو بازار میں اپدیش کریگی۔ اور مولوی صاحب کی قلعی کھولیگی۔

۵۔ سردار روپ سنگھ جی نے (جو ایبٹ آباد میں خزانہ کے بڑے بابو ہیں) اپنی شادی کے موقعہ پر جو گذشتہ منگلوار بتاریخ ۱۰ ماہ حال ہوئی تھی۔ مندرجہ ذیل دان اپنی فیاض دلی سے دیا۔ وید پرچار فنڈ ۵۰ لوکل سماج ۵۰۔ فیروزپور یتیم خانہ ۵۰ پنڈت لوار چاپنے والا ۱۰۔ بھجن منڈلی فنڈ ۵۰۔ پنڈت بھجن منڈلی ۵۰۔ طبلچی ۵۰۔ سچا دان اسی کو کہتے ہیں۔ پرماتما کریں کہ یہ جوڑا اپنی آیو آنند میں بسر کرے۔

امرت سر

پنڈت موہن لال جی ممبر آریہ سماج امرت سر لکھتے ہیں۔ کہ منشی دیندیال جنرل سکرٹری مہامنڈل نے سناتن دھرم سبھا امرت سر کی مدد سے چند لیکچر امرت سر میں دیئے۔ جن میں انہوں نے مورتی پوجن کا پرتی پادن کیا۔ اور خاص خاص موقعوں پر آریہ سماج پر حملہ بھی کئے۔ چنانچہ آتوار ۳۰۔ جولائی ۱۹۱۶ء کے لیکچر میں جو گرہست دھرم پر ٹھاکر شنکر ناتھ صاحب مرحوم کے مندر میں ہوا تھا۔ آپنے فرمایا کہ سماجوں میں جو یہ سوال پیدا ہوا ہے۔ کہ گوشت کھانا ویدک سدھانت آریہ دھرم کے ہے۔ اس لئے بہت ویرودھ ہوگیا ہے۔ ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں ہے چاہے کچھ کوئی کھائے پیئے۔ ایشور کا نام یعنی کرشن بھگوان کا نام لیوے پار ہو جاویگا۔ اور بیزار غلط فہمیوں کو دیکھ کر کہ وہ بتلا رہے ہیں آریہ سماج امرت سر نے چپ رہنا مناسب نہیں سمجھا۔

۳۰۔ جولائی ۱۹۱۶ء کو بابو کنہیا لال صاحب وکیل کے تھیٹر ہال میں ماسٹر اچھید لس صاحب و ماسٹر

آتما رام صاحب کے لیکچر ہوئے۔ جسمیں انکی غلط فہمیوں کی کافی قلعی کھولی گئی۔ کل ۳۱۔ جولائی ۱۹۱۴ء کو پنڈت رام بھجدت صاحب بی اے کا لیکچر ہندو قوم کے زوال پر ہوا۔ جسمیں پنڈت صاحب نے بخوبی ہندو دھرم کی اصلیت اور اسوقت سے ترقی کی تعلیم کا آریہ سماج اور پچیس برس کا برہمچریہ اور آجکل کی غلط فہمیوں کو جو اسبارہ میں عام ہندوؤں میں دیکھی جاتی ہیں مختلف دیوتاؤں کے ماننے سے اور پرانے رشیوں کی تعلیم کو چھوڑ دینے سے جو ایک ایشور پرماتما کے ماننے کی تھی۔ کیسے کیسے دکھ ہو رہے ہیں خوب واضح طور پر بیان کیا۔ آپنے بتلایا۔ کہ افسوس کی بات ہے۔ ان مسلمانوں کی بہو پر ہماری مائیں اور بہنیں جاتی ہیں۔ اور منتیں مانگتی ہیں۔ جنہوں نے برہمنوں کے جنیو اتار لیے اور انکے منہ میں تھوکا تھا۔ افسوس کہ ہمارا ہندوؤں کے مختلف خدا ہونے کے باعث سے ہمارا ایک مت اور سنگٹھن نہیں ہو سکتا۔ منشی دینیال صاحب جو پرانک مت کو اس پیرایہ میں پھیلا رہے ہیں۔ غلطی پر ہیں پنڈت صاحب موصوف کا لیکچر حاضرین نے بہت غور سے سنا۔ اور ایسا لیکچر تھا کہ ہندو قوم کی حالت زار پر رونا آتا تھا۔ اسی روز ایک چیلنج منشی دینیال صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا تھا۔ جسکی نقل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

چیلنج۔ "اس بات کی ضرورت محسوس کرکے کہ ست کا تلاش کرنا ہر ایک آدمی کا پرم دھرم ہے۔ آریہ سماج امرتسر منشی دینیال صاحب کو جو چند ایام سے امرتسر میں پورانک مت پر لیکچر دے رہے ہیں بذریعہ اس اشتہار کے چیلنج دیتا ہے۔ کہ وہ پران اور یجنی ست شاستراتھ دھرم کے نرنے کرنے کے لیے کہیں آریہ سماج امرتسر جگہ دن اور وقت کا تقرر منشی صاحب موصوف کی رائے پر منحصر رکھا ہو۔ منشی صاحب کا عین فرض ہے کہ وہ مہربانی کرکے جواب جلد دینگے"

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب یہ چیلنج منشی صاحب موصوف کے پاس پہنچا۔ تو ہمارے آریہ سماجوں کے خیرخواہ پنڈت شیو دت رام صاحب نے بہت کچھ برخلاف کہا۔ جسکو ہم پھر کبھی تفصیل پر مفصل لکھیں گے۔ اور سوامی دیانند کی یادگار کو بدنام کیا۔ آپنے آجکل یہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ کہ دھرم سبھا امرتسر کے ممبر ہو کر آریہ سماج امرتسر کے برخلاف کارروائیاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ جو جب ہماری تحریر تذکرہ بالا کے جب منشی دینیال صاحب نے یہہ کہا۔ کہ گوشت کھانیوالے مہوسواں کی پاٹک سے پار ہو جاوینگے۔ تو آپنے بھری سبھا میں خوب تالی بجائی۔ اور خوشنودی مزاج ظاہر کی اور جب کل ٹھیٹر ہال میں آپکی قلعی کھولی گئی۔ تو برگشتہ ہوکر اپنے جوڑی دار سے جنکا نام ہیں درج کرنا مناسب نہیں۔ پھر بشرط مناسب لکھینگے۔ طوفان بداخلاقی مچایا۔ اس حرکت کو حاضرین جلسہ نے بہت برا سمجھا۔ شاباش ہے آریوں کا یہی کام ہے۔ اور سوامی کا مشن اسی طرح تمام دنیا میں پھیلے گا۔ قصہ کوتاہ منشی صاحب موصوف نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اور یہہ بھی سنا ہے۔ کہ انکو تار آگیا ہے۔ وہ آج یہاں سے جانیوالے ہیں۔ افسوس کہ ہماری کوشش رائیگان ہی گئی۔ اور منشی صاحب بھولیوں ہی چھوڑ چلے۔ مفصل حالات تحریر کرکے بھیجونگا تاکہ آپکے ناظرین کو پورا پورا پتہ لگ جاوے کہ ان لوگوں کے کیسے کیسے ہتھکنڈے ہیں اور جب شاستراتھ کے لیے کہو تو بھاگتے نظر آتے اس سے چار برس پہلے بھی منشی صاحب اسی طرح امرتسر سے تشریف لیگئے تھے۔

نمبر ۲۔ اگست ۱۹۱۴ء کے ست دھرم پرچارک کے مضمونوں کے پڑھنے سے جو منشی صاحب کے ایشور اور مت کے ایک ہونے کے بارے میں دیکھی ہیں۔ آپکے ناظریان اخبار کو انکی لیاقت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ جب پہلا چیلنج شاستراتھ کے لیے منشی صاحب کو بھیجا گیا تھا۔ تو منشی صاحب اور انکے حواریوں نے جنہیں پنڈت شیو دت رام بھی ہیں۔ یہہ کہکر ٹالدیا تھا کہ یہہ آریہ سماج کی طرف سے نہیں ہے۔ اور لالہ مولراج صاحب سکریٹری سناتن دھرم سبھا امرتسر نے کہا تھا کہ ہم منشی صاحب کو شاستراتھ کے لیے تکلیف نہیں دینگے۔ اسپر ایک اور نوٹس ۲۔ اگست ۱۹۱۴ء جسکی نقل ذیل میں کیجاتی ہے منشی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ اور عام شہر میں مشتہر کیا گیا

نقل اشتہار ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ تاریخ ۳۱۔ ماہ جولائی ۱۹۱۴ء منشی دینیال صاحب جنرل سکریٹری بھارت دھرم مہامنڈل کو جو چند روز سے امرتسر میں پورانک مت پر لیکچر دیتے ہیں۔ ایک چیلنج انکا آریہ سماج امرتسر نے دیا تھا۔ کہ منشی صاحب یہی اور پران بہت دھرم کے ہیں شاستراتھ کریں مگر باوجود پانچ روز گذر جانیکے منشی صاحب موصوف کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ منشی صاحب شاستراتھ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اسلیے دوبارہ منشی صاحب کی خدمت میں بذریعہ اشتہار ہذا گذارش ہے کہ اگر انکو سچائی کا پاس ہے اور وہ اپنے عقاید کو ویدک ست دھرم پر مبنی سمجھتے ہیں۔ تو شاستراتھ کرنے میں التوا نہ کریں۔ اگر اب بھی ایک ہفتہ کے اندر منشی صاحب موصوف شاستراتھ کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوئے تو یہہ سمجھا جائیگا

کرنے کے عقائد ویدآدی ست شاستروں کے ودھ اور انکے دعاوی سراسر بے بنیاد ہیں" المشتہر

ونیچند ایم اے کپل سکرٹری

آریہ سماج امرتسر "

اب تک کوئی جواب منشی صاحب کی طرف سے نہیں آیا۔ دیکھئے کہ کچھ جواب دیتے بھی ہیں یا نہیں۔

رانچی

لالہ دوارکا ناتھ سکرٹری آریہ سماج رانچی لکھتے ہیں۔ کہ ست دھرم پرچارک نمبر ۱ میں سلسلہ ساماجک خبروں کے یہاں پر آریہ سماج قایم ہونیکی خبر ہمارے آریہ بھائیوں پر ظاہر ہو چکا ہوگا۔ اس سماج میں ابھی تک گیارہ ممبر درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ اور روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے ہفتہ وار برابر سماج معمولی ہوتا ہے۔ بابو بالکرشن سہای صاحب وکیل پردھان سماج ہذا کی کوشش و جانفشانی ترقی سماج کے لیے قابل تشکریہ ہے۔ ایسے ہی قلیل میں آپنے مبلغ اکیس روپیہ سماج فنڈ میں جمع کرلیا ہے و آپنے اس فنڈ میں پچاس روپیہ علاوہ ستیارتھ پرکاش و دیدبھاشیہ بھومکا و سنسکار ودھی کے دیا ہے۔ اور برابر ترقی سماج فنڈ اور آریہ دھرم کے پرچار کے لیے کوشاں رہتے ہیں چنانچہ واسطے تشریف آوری سوامی بشیشور انند سرسوتی و برہم چاری نتیانند کی خدمت میں سکرٹری آریہ سماج بمبئی کے پاس اور پنڈت منی رام شرما اور پنڈت ہیم سین شرما کے خط بھیجا گیا ہے۔ اور بذریعہ اسکے بھی سوامی و برہمچاری معروف و پنڈت منی رام شرما کی التماس کیا جاتا ہے۔ کہ ضرور تعطیل کلان میں یہاں تشریف لاکر اپنے اوپدیش سے اس نواح میں آریہ دھرم کا پرچار کریں۔ کیونکہ اس طرف کبھی کوئی اوپدیشک نہیں

آیا ہے۔ اور نہ کبھی آریہ دھرم کا پرچار ہوا ہے اوپدیشکوں کی اور بہت ضرورت ہے۔ اور ایشور کی کرپا سے آریہ دھرم کی ترقی کی امید ہے۔ کل خرچہ آمد و رفت اوپدیشکوں کا سماج سے دیا جائیگا۔ باقی پھر کبھی۔

کوئٹہ

لالہ لوڈھا رام کوئٹہ آریہ سماج سے لکھتے ہیں کہ کرپا کر کے اپنے اخبار مورخہ ۱ ساون ۱۹۵۱ صفحہ ۸ کالم پہلا کی تصحیح اس طرح کریں۔

نقد ایکہزار بہ تفصیل ذیل کالج کے لیے جمع ہوا۔

آٹا فنڈ و ماہواری کا روپیہ جو سماج کے پاس پچھلے سال سے تھا۔ ۔/۲۵۰ روپیہ

جلسہ کے موقعہ پر جو نقد ہوا ۔/۴۸۸ صاحبی

اس ۴۸۸ روپیہ میں وہ روپیہ بھی شامل ہے جو سب کمیٹی میں پہلا جمع کیا ہوا تھا۔ ایک ہزار کی رقم پورا کرنے کے لیے جو لالہ لاجپت رائے نے سماج سے اودھار لیا ۔/۲۶۲ روپیہ۔

میزان ایکہزار روپیہ۔

ساماجک خبریں

کرنال آریہ سماج میں جو مسمات ٹھاکری لال دارثہ کی شادی ۱۰۔ جولائی کو ہوئی تھی۔ پہلے تو اس کاروائی سے سب شہر کے لوگ رضامند تھے۔ مگر ۲۹۔ جولائی کو آریہ ساماجک ممبران اگروال کے برخلاف شہر میں پنچایت ہو کر انکو دھمکیاں دیگئیں۔ کہ سماج کے سدھانتوں پر عمل نہ کریں۔ مگر ہمارے پورشارتھی بھائیوں نے اسبات کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنے نشچے میں دڑھ رہے۔ بابو پربھو دیال ممبر آریہ سماج پانی پت کے پتر کا ۹۔ اگست ۹۵ء کو نامکرن سنسکار ویدوکت ہوا۔

راولپنڈی آریہ سماج میں ۵ اگست کو سماپت ایک جلسہ میں اول بابو بال گوبند سنگھ سبھاسد کے بھائی نے کل سماج کے جلسہ کا فوٹو اتارا پھر سندھیا ہون و اوپاسنا کے پشچات اودھیایک سماج نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی۔ بعد ازاں آرتی ہوکر ایک معزز ہندو خاندان سے مسلمان شدہ بھائی کو بہ شمولیت ممبران سنگھ سبھا ۲۰۰ کی حاضری میں شدھ کر کے اپنے ساتھ شامل کیا گیا۔ اور اسکے ہاتھ ہی سے مٹھائی تقسیم کرائی گئی اور لالہ صاحب نے چار روپیہ سماج کو اور ایک روپیہ سنگھ سبھا کو دان دیا۔

پسرور میں پنڈت برکت رام کی کوشش سے آریہ سماج (جو ٹوٹ گیا تھا) پھر قایم ہو گیا۔

شاہ آباد ضلع انبالہ میں پنڈت رام دیال جی نے ۲ و ۳ اگست ۹۵ء کو پرچار کیا۔ بابو اودھو پرشاد اور بابو گنگا رام نے شاہ آباد سماج کو دس روپیہ کی مدد دی۔

قصبہ مظفر آباد ریاست کشمیر میں عرصہ پانچ ماہ سے سماج قایم ہے۔ مگر اسوقت تک کوئی اوپدیشک نہیں گیا۔ منتری مہاشہ لکھتے ہیں کہ اس طرف کشمیر کو اکثر اوپدیشک آیا جایا کرتے ہیں۔ یہاں پر بھی اترا کریں۔ مگر دیگر سیر بھی ہاں اور کرپا کر کے پردھان پرتی ندھی سبھا بھی متعلقہ کاروائی وغیرہ کی اس سماج کو بھی اطلاع بخشا کریں۔

مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ میں پنڈت لال من کے اوپدیشوں سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔

خوشاب ۵۔ اگست ۹۵ء کی عام جلسہ میں ممبران سماج ہذا نے سردار بدھ سنگھ پردھان آریہ سماج خوشاب والا کلیان داس اپ پردھان کو

پہلی مذہبی سماج ہذا بسبب قواعد پرتی ندہی مقرر کیا ہے۔ ۱۲۔ اگست ۹۵ء لالہ ہربگوان داس ساکنہ ملکوال تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور نے ایک انت نتھرہ مالیت قریباً ۵ دیا۔ لالہ کلیان داس صاحب آپ پردھان خوشاب۔ سماج خوشاب کو دان دیا۔ سماج انکا شکریہ ادا کرتی ہے۔
بابو نہالارام صاحب ہیڈ کلارک دفتر جناب اگزیکٹو انجنیر ریلوے مقیم خوشاب نے جو سبھا ئیک سماج ہذا کے ہیں۔ برتقریب شادی خود بر حسب ذیل دان دیا۔ آریہ سماج خوشاب ۲ یتیم خانہ فیروز پور ۱ چتری پاٹ شالا پنڈت گورودت لاہور ۱۰۔
۱۲۔ اگست ۹۵ء کو لالہ کرپارام سٹوڈنٹ ایف اے کلاس نے (جو باشندہ خوشاب ہیں) اشور اوپاسنا کے بعد استری شکشا پر ایک لکچر دیا تعداد حاضری قریب ۶۰-۷۰ کے تھی جسکا عمدہ اثر سامعین پر ہوا۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

ماسٹر آتمارام جی سیالکوٹ گئے تھے۔ وہاں سے واپس آتے ہوئے انہوں نے وزیر آباد آریہ سماج میں ایک دیاکھیان دیا۔ ۲۰۔ اگست کو ماسٹر جی شملہ آریہ سماج کے وارشکوتسب میں شمولیت کے لئے چلے گئے۔

لالہ منشی رام پردھان نے ۱۶ کی شام کو امرتسر میں پوران کی سکشا کی اصلیت پر ایک دیاکھیان دیا۔

پنڈت عمل من نے ۵۔ اگست ۹۵ء کو جاوا متصل شملہ ورمی میں دہرم وشے پر ایک دیاکھیان جسکی حاضری ۲۰۰ کے قریب ہوئی۔ ۷۔ اگست کو مصطفے آباد ضلع انبالہ میں پہونچے۔ یہاں ۱۱ اگست تک پرچار کیا گیا۔ ذیل کے وشیوں پر دیئے۔ وید کی نکشاتن (؟) دہرم وشیک دیا اور یا وشے یک۔ ہر ایک دیاکھیان میں حاضری ۲۰۰ کے قریب ہوتی رہی۔

۱۲ اگست سے ۱۵ تک پھر مصطفے آباد میں ۲ دیاکھیان ہوئے اور ایک شاستر ارتھ ہوا جسکا یہ اثر ہوا کہ یہاں پر نیا آریہ سماج قایم ہوگیا اسوقت ۲۰ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ پھر دو دیاکھیان انبالہ شہر میں دیئے۔ یہاں کا سماج بہت کمزور ہے۔

سادہو نتیانند سوستی جی ۱۰۔ اگست ۹۵ء کو جالندھر سے روانہ ہوکر ٹانڈہ میں پہونچے۔ ۱۱۔ اگست کو وہاں پر سبھا حاضری ۲۵۰ دہرم وشے پر دیاکھیان دیا۔ ٹانڈہ میں قریباً ۱۹۰۰ کی آبادی ہے۔ سب سے زیادہ یہاں "نالوا" کھتری آباد ہیں۔ آریہ سماج ایک سال سے قایم ہے۔ مندر اپنا نہیں ہے۔ لالہ رام کشن کھتری کے مکان پر ساپتاہک جلسہ ہوتے ہیں ۱۵ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ آریہ سبھاسد کوئی نہیں ہے انترنگ سبھا میں ۱۱ ممبر ہیں۔ تین روپیہ ماہواری چندہ رجسٹر میں درج ہے۔ لیکن ۲ ماہ سے وصول نہیں ہوا۔ پرتی ندہی سے سمبندھ نہیں ہے۔ چار سبھاسد روزمرہ سندھیا کرتے ہیں۔ عام لوگوں کی دہرم وشے پر شردھا زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

ضرور پڑھیں

مطبع کو روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اگلے ہفتہ سے ویلیو پے ایبل معزز خریداروں کے نام شروع ہو نگے۔ جس صاحب کو حساب میں کسی طرح کا فرق معلوم ہو۔ ویلیو پے ایبل پارسل کو امانت میں رکھ کر غلطی کی تصحیح کارڈ بھیجکر مطبع سے کرلیویں فوراً جواب دیا جاویگا۔ اور ویلیو پے ایبل پارسل کو واپس نہ فرماویں۔ راقم مینجر

گوپیچند برہمن مسعو-

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپائی کتاب فارم وغیرہ عمدہ اور سستے نرخ سے ہو سکتی ہے۔ بانو قت بھیجدیجئے۔ جلد چھپکر پہنچیگی - **منیجر** ویدک دھرم پرچارک پریس گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ کے نام خط و کتابت کریں-

ایک سنیاسی کی مجرب دوائیں

میرے پاس ایسی مجرب اور آزمودہ دوائیں ہیں جو کہ جنکو آنکھوں کے حسب ذیل روگ دور ہوتے ہیں۔ جھائی۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ککرے۔ پانی اترنا۔ اور ہوئے ایسے اور بھی چند ادویات مجرب اور آزمودہ لیکر ہیں جو کہ گرہستوں سے اپنے دیشی بھائیوں کے فائدہ کے واسطے تیار کی ہیں۔ مثلاً آتشک۔ سوزاک۔ جریان منی۔ نامردی۔ تپ تلی۔ تپ بہر۔ خنازیر وغیرہ وغیرہ جنکی آمدنی دس روپیہ ماہوار سے کم ہوگی۔ ان کو اسوائے آتشک اور سوزاک اور نامردی اور جریان منی اور سلسلہ البول ادویات مفت ملینگی۔ جنکی آمدنی اس سے زیادہ ہوگی۔ ان کو سب ادویات قیمتاً ملینگی۔ جو بھائی ادویات سلسلہ البول وار کوئی دوائی طلب کرینگے۔ ان کو نصف قیمت و محصول ڈاک بھی پیشگی روانہ کرنے ہونگے۔ ورنہ تعمیل حکم نہ ہوگی۔ اور کوئی ایسی جیسے دوائی واپس لیا جاویگا۔ ہر ایک صاحب بذریعہ خط و کتابت کے اپنی دوا مجھ سے کرا سکتے ہیں۔ ہمراہ خط کے جوابی ٹکٹ ضرور چاہئیے ورنہ جواب نہیں دیا جاویگا۔ ہمارے طرف سے تمام خطوط و پارسل بیرنگ روانہ ہونگے۔ بیرنگ خط کوئی بھائی صاحب نہ لکھیں۔ اور نہ واپس کینگے۔ اور جو دوائی تیار نہ ہوگی وہ درخواست کنندہ کی لاگت سے تیار کرکے دیجاویگی-

المشتہر آپ لوگوں کا شبھ چنتک خادم سنیاسی اناتھ بہاری تیرتھ یوگی از جالندھر-

استری سبھا کے بھائیوں اور بہنوں کو مژدہ

استری سبھا پر میں بہت دنوں تک تلاش کیا مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا - جو کہ شاردیک آتما کے - اور ہماری حالت بتی پر سدھار کرنے والا ہو مجھکو اس شے کی بہت دنوں تک فکر تھی - اس عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا یہاں پر مجھکو میری خواہش کے موافق ایک اتی اتم پستک ملا جسکو کہ لوگ یہاں پر ستیارتھ پرکاش ادیش پستک کہتے ہیں - اور جسکا گجراتی کے راج میں کنیا پاٹھشالاؤں میں بحث تک پرچار ہوگیا چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی - کہ جسکو مغربی و شمالی و پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں - لہذا مجھکو اسکا ترجمہ ہندی بھاشا میں کرنا پڑا - اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں - پہلے پرکرن میں بنیاد اور تہذیب سنسار دولی مکان کی بنیاد - دوسرے پرکرن میں ودیا - تیسرے میں مریادا چوتھے میں دھرم - پانچویں میں مہورت - چھٹے میں گرہ نکشتر - اور تہذیب گھر کا کاج - ساتویں میں بالکوں کا پالن اور سکشا اور آٹھویں میں کرتویہ کرتویہ - اور تہذیب فرائض کا ذکر ہے - اب یہ پستک بالکل تیار ہے کیول چھپنا باقی ہے - تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جاویگا - کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک بننے والوں کی اشتہا پر موقوف ہے - اگر اس پستک کو پسند کیا گیا تو میں ہمیشہ کرتا کی شرم کا اچت سمان کیا - تو آئندہ بھی ایسے ہی اسولید خزانے نظر کرنے کی ہمت بڑھیگی - قیمت صرف ۱۲ ہے - مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ماہ نومبر کے اندر اندر ارسال فرما کر مدد کریں گے - انکو صرف ۸ دینا ہوگا - خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہئیں

المشتہر پنجم سنگھ ورما منتری آریہ سماج بڑودہ گجرات

اشتہار (۲)

ایک شریف برہمن سٹور کیپر کے ہاں ایک کنیا بعمر ۵ سال کی ہے جسکے لئے بر کی ضرورت ہے - کنیا ہندی لکھ پڑھ سکتی ہے - درخواست کنندہ برہمن مسرن میں - اور امور ذیل کا مفصل پتہ لکھکر پاس دینہ لیکھ اس بہتام جلالپور جٹاں ضلع گوجرانوالہ بھیجدیویں (۱) نام - عمر - جائے سکونت (۲) تعلیم کہاں تک ہے اور کونسا کورس پاس کیا ہے - (۳) والدین کے نام اور روزگار یا پیشہ کا مفصل حال - (۴) کنوارا یا رنڈوا - اگر رنڈوا ہو تو پہلے سے کوئی اولاد رکھتا ہے - اور کب رنڈوا ہوا - (۵) روزگار اور آمدنی ماہوار - اگر درخواست دہندہ طالب علم ہو تو اسکا آئندہ ارادہ کیا ہے - (۶) مذہبی خیالات کیا ہیں -

(نوٹ) نشئی چیزوں کا عادتاً استعمال کرنیوالا درخواست نہ کرے - **المشتہر** لیکھ اس جلالپور جٹاں-

اشتہار

میرے ایک دوست جو قوم کے اگروال ہیں - اپنی لڑکی کا سنبندھ کسی ہم قوم ایسے لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں جسمیں اوصاف حسب ذیل ہوں

(۱) لڑکا گوئل گوتر اور سنگل گوتر کا نہ ہو

(۲) لڑکے کی عمر ۱۵ - ۱۸ برس کے درمیان ہو کم نہ ہو

(۳) لڑکے کی لیاقت کم از کم انٹرنس کلاس کی ہو

(۴) لڑکے کا کوئی عضو ناکارہ نہ ہو - اور چال چلن درست ہو

(۵) لڑکا یا اسکے سرپرست آریہ سماج کے ممبر یا کم از کم آریہ خیالات کے تو ضرور ہوں - اور انکی آمدنی معقول ہو -

لڑکی خوب صورت اور سوشیل ہے - اسکی عمر ساڑھے دس برس کی ہے - علاوہ کار خانگی کے سینے پکوان رسوئی بنانا کے وہ ناگری بخوبی طرح لکھ پڑھ سکتی ہے اور حساب ہندی راسک تک جانتی ہے - علاوہ قصیدہ اور الکا کام حسب لیاقت کر سکتی ہے - **خادم قوم** معرفت سب ایڈیٹر پرچارک

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شائع ہوتا ہے

اور یہ اخبار قریب قریب سبھی روز و شہروں و باشندگان ہندوستان میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاقی حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل بامل مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو راجندر صاحب و دیش ایک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے مع محصول للعہ شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے۔ ان کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جاوے گا۔ درخواستیں بہ ذیل پتہ آنی چاہیئے۔ **المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ**

کرسچین مت درپن

اگر اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمایئے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں۔ بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے حضرت مسیح کی ابتری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ معجزہ دیکھنے حضرت مسیح کی چالاکی سبب کے روز کام کیا حضرت مسیح لکڑی پر معلوم ہوئے۔ توریت کے رو سے بزرگ کرنے پر بنا حضرت مسیح کی معجزے معجزہ مسیح احتشام۔ بائبل کا خدا رحیم۔ عادل۔ عیسائی بین دنیا ہمیں کس طرح پیدا - پہلی - دوسری - تیسری - چوتھی - پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں - عیسائی صاحبان کا علمی کتاب ان کے سلوک تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات بفرقہ ایبونیہ۔ مارسیونی۔ بانی کیفر۔ رومن کیتھولک۔ یونانی چرچ بلکہ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب یسعیاہ کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقائع عیسوی - انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا حوالہ ادتار ہے تیسرے حضرت مسیح کا اوریجن میں اوتار۔ بودھیں قوم کی خدمت میں اصل ہمیشہ پر تاثیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایک ۲ فرشتہ صفحہ یعنی ۱۰ جز کی کتاب۔ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب تاب کیساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر و بیش قیمت کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸ مع محصول ایک روپیہ پیشگی پیسے اپیل ارجمع ہونگے جس جلد سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرما دیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ المشتہر کشن سروپ

درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی جس باوجود قیمت ناواردہ روپیہ سیر تک بھی فروخت ہوتی ہے عمدہ نہیں ہوتی۔ قلم ایک اٹکٹ کر چلتا ہے۔ سو پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے۔ وہ اکثر خراب ہے۔ جاو اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ نشان پتھر پر لگنے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص چھپنے کے پتھر سے اتر جاتے ہیں۔ جس کے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں عمل ہے اور جاو کی یہ کیفیت ہے کہ چھاپے پر ایک ایک نقطہ کھینچتی ہے۔ لو نقش کا عکس ہو جاتا ہے۔ اور سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا۔ اسکا میں نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسکی خریدی اسکی تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ سیاہی کاپی واقعی بڑی ہی ہے۔ جیسی کہ تعریف کیگئی ہے۔ قیمت فی سیر ۸ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور ملا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و ترکیب عجیب مجربہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ ہر ایک ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام جنبی پیدائش ملک موسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس ہم کے نمونہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف مع تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) لوٹ فتحیات

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ۲۶ روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ انکو ایک جیب گھڑی نام سیکلس واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے۔ مفت نذر کیجائیگی۔

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام　ممیرے کا سرمہ　انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ اس کو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فایدہ کے کسی قدر بھی نقصان پہونچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بینک میں داخل کر دیا گیا ہے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ جالا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھ دکھنی تندرستی کیحالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کو جبکہ ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیے یہ سرمہ دیا تھا۔ بعد امتحان کیمیاوی آپکی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ ممیرے کا سرمہ میا سنگھ اہلووالیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کے سرمہ اور ایک مفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بڈھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ہے۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ تازہ سند کے جن میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کئی جاتی ہیں انکو تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کو مفید اکسیر صفت ثابت ہوا اور تصدیق کی

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ ونامشو حیدرآباد دکن

جناب ڈاکٹر سری پرشاد صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ جھانسی ضلع جھانسی تاریخ ۲۔ جولائی ۱۹۲۳ء

جناب ڈاکٹر مجتبیٰ نعمت اللہ صاحب انچارج شفاخانہ سول ہسپتال ریاست بتاریخ ۱۰۔ جولائی ۱۹۲۳ء

جناب ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب انچارج شفاخانہ ریاست پٹیالہ۔ بتاریخ ۲۲۔ جون ۱۹۲۳ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب انچارج شفاخانہ تحصیل اثیہ۔ بتاریخ ۲۰۔ جون ۱۹۲۳ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷۔ جولائی ۱۹۲۳ء

جناب ڈاکٹر بشیرالدین صاحب۔ ڈویژنل میڈیکل آفیسر بورڈ بوڑھانہ ایم پور آسام ۱۱۔ جولائی ۱۹۲۳ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۹۲۳ء

کچھ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑھنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار ہذا میں ملاحظہ فرماتے ہونگے۔ اور اسکے عمدہ ہونیکی صداقت میں بہت سے ڈاکٹروں اور رئیسوں اور شریفوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی ممالک پنجاب کا سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا۔ ہر چند آجکل اخباری دنیا میں بے شمار اشتہارات شایع ہونے لگے۔ جنکی تعداد برساتی مینڈکوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور انمیں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو۔ مگر برخلاف انکے ممیرے کے سرمہ والا اشتہار سرتاپا سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ ہم نے پروفیسر میا سنگھ جی صاحب مالک کارخانہ سرمہ مذکور سے دونو قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر متواتر اسکا استعمال کیا۔ تو بہت ہی مفید پایا۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم ہے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے۔ غرض کچھ ہی ہو۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کے لیے لاثانی اور نایاب چیز ہے۔ عالیجناب ارسطوئے زمان مسیح دوران حکیم سید میر ابا صر علی صاحب عرف میر جی پیر و خواجہ غریب نواز اجمیری نے بھی نسخی عزا انکار کیا ہے۔ اور جو اپنی حکمت اور وسیع تجربے کے مقابل میں کسی دوا کو خاطر میں نہ لاتے تھے اس سرمہ کا استعمال کیا۔ اور نہایت بڑی تعریف کی فرمائی۔ خوبی یہ کہ گویا یوں سمجھنا ہے ہماری لگے ہیں اس نادر الوجود سرمہ کے سوا ہیں دنیا بھر کی نعمتیں صدقے کی جائیں تو زیبا ہے۔ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ۔ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ آنکھوں کے بیمار کیا دیکھتے ہیں جا بجا دکھتی ہیں۔ اور بے فیض رہتا ہیں۔ اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں۔ کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بینک میں وہی مطلب کے لیے مورخہ ۱۹۔ فروری ۱۹۲۳ء کو جمع کیا گیا ہے۔

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

"ہم سب آپسمیں متر بھاؤ سے برتیں" "ایشوریہ نیم کا پالن"

اُدّیش	اخبار ستدھرم پرچارک	نیم
(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا۔ (۲) شاستریک آتمک سماجک نیتی سے متعلق مضامین خاص شایع کرنا۔ (۳) کبھی کبھی مہاپرشوں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا۔ (۴) دھرم سمبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار چھپا کرنا	اخبار ستدھرم پرچارک	(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں بوجہ پیشگی مبلغ صہ سالانہ مع محصول ہے۔ طالب علموں سے سالانہ مع محصول ہے۔ بلا محصول عہ ہوم اکالج پاٹھشالاؤں کو مفت (۲) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ایکبار زیادہ مدت کے لئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

آریہ اوشدھالہ بٹالہ

خاکسار نے چہٹے نیم کو مدنظر رکھکر جسمانی صحت کیلئے آریہ اوشدھالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دگیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ ازروئے بیدک و یونانی بیدیں جات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں اُنکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ست۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر منہ نہ پھیریئے۔

بھاسکر انجن - یہہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیابند۔ جلن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید عہ سیاہ ۱۲ار

کوشٹ بل دائینی رس - یہہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کے لئے از بس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ فساد کمزوری

داغ سستی بھٹوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پکٹ عہ

ضعف جگر یہہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جس میں دل کا دھڑکنا۔ سانس کا چڑھنا۔ ٹانگوں کا پھولنا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔ ۲۰ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پکٹ ۱۰ر درد پیٹ

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کتنی ہی پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ۱ار

ناسور کی دوا - ۱ار دن میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے۔ ناسور خواہ کسی قدر پھیل گیا ہو قیمت فی بکس عہ

سوزاک آتشک کی دوا - جو کٹھا ہو۔ اُس کے لئے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے فی بی عہ

آتشک کی گولیاں - اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی عہ

بھاسکر رس - جیرن ضعف باہ۔ پیشاب آنا۔ دہی۔ اسہال۔ معدہ۔ ہیضہ۔ درد شکم۔ نفخ شکم۔ خوراک تھوڑی کتنی مدت کے لئے ڈبی کافی ہے۔ فی بی ۱۰ر

لف کی گولیاں - بیکار کے درد کو آرام دینے والی فی بکس عہ

قوباکی دوا - بلکی ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ۲ر دوا منگوانے کا پتہ ذیل پر

آنی چاہیئے۔ المشتہر شمبھو دت آریہ اوشدھالہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

درن بیوستھا ارد و قیمت ۳ر استری شدہ قیمت ۱ار پردا مین چند قیمت ۲ر پاپی۔ شاستر ارتھ جھنگ کہیانہ ۲ر جیون چرتر بھگت پورن قیمت ۱ار جیون چرتر حقیقت رائے قیمت ۱ر پراشچت ٹیکا ایضاً ناگری ۳ر ایک درد ناک نظارہ قیمت۔ ستریوں کی پرارتھنا اپنے پتا سے قیمت۔ رسالہ نشیدہ بار اول بجواب سیالہ ہانس برچانہ قیمت ۱ار ایضاً بار دوم قیمت ۱ار رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات پادری ٹھاکر داس قیمت ۱ار آریہ سماج میں شانتی پھیلانیکا اصلی اپائے قیمت ۱ر ساورتک شانتی دیگا بھجناولی قیمت۔ ایضاً حصہ دوم۔ بھجن آنند قیمت ۱ر راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ قیمت ۱ار سانچ کو آنچ نہیں ایک کائستھ کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت فی جلد ۱ار نیو جیراف دی آریہ سماج قیمت ۱ار تکذیب براہین احمدیہ حصہ اول قیمت ۱ار ایضاً ناگری ۱ر دھرم شادی اردو قیمت ۱ار ایضاً ناگری ۱ر سوامی جی کا جیون چرتر۔ رست است پرکاش بجواب اعتراضات ستیارتھ پرکاش۔ ستیانند اگنی ہوتری قیمت ۱ار

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر۔



جوہر عشبہ جو لوگ اپنی ناتجربہ کاری یا بوں کہو کہ اپنی غلطی کے باعث ایک گناہ خرید لیتے ہیں جو بجائے اسکے کہ کچھ لطف بزم عیش کی تندی کی طرح مزہ یاد دلا تا آتشک دکھ دیتا ہی بلکہ جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ خارش پھوڑا پھنسی رنگت کی سیاہی۔ کمزوری۔ بھوک کی کمی گنٹھیا اور دیگر قسم کے درد ول۔ خون آتشک کے باعث ہوں انکے دفعیہ کیلئے یہ جوہر ضرب المثل ہے۔ ذائقہ خوش مزہ اور مزاج صفراوی و سوداوی کو موافق ہے قیمت شیشی خورد عہ کلاں عاؔ

عرق سوزاک کیسا ہی نیا یا پرانا سوزاک ہو ۳ دن میں کلی صحت۔ درد جلن ۲۴ گھنٹے کے اندر بند ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بوتل عہ

حبوب حیات یعنی مردانگی بڑھانے۔ یہ منفیر گولیاں ضعف باہ ضعف دماغ ضعف معدہ بچپن اور جوانی کی بد پرہیزیوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جو کچھ انکے فوائد کا شہرہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی عہ

عرق دافع طحال یعنی تلی۔ اکسیر ہے۔ بخار سے زردی کو فوراً دور کرکے ۷ یوم میں مکمل صحت دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل صرف عہ

پکچوراں بام نزلہ زکام کھانسی حلق کی خرابی کالی کھانسی کو بالکل فائدہ دینے والا۔ ابتدائی سل کے مریض کو مفید ہے۔ شیشی خورد عاؔ کلاں عاؔ

سپر فاسفورس یعنی مقوی مرض جریان یہ ایک اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ کتنی ہی مدت کا کیوں نہ ہو جریان پانی کیطرح کیوں نہ ہو صرف چند روز میں شرطیہ آرام ورنہ قیمت واپس۔ قیمت ۳ ماشہ فی ڈبیہ عاؔ

شربت سیرپ ہائپو فاسفیٹ آف سوڈا۔ دق۔ دمہ چھاتی اور پھیپھڑے کی بیماریوں ضعف معدہ و دماغ کیلئے بیحد مفید ہے۔ فی بوتل عہ

حبوب بواسیر اکسیر ہے بواسیر خونی و بادی۔ فی ڈبیہ ۳ درجن عہ

ہیرو وائن شراب کی بری عادت سے بچانیوالا۔ فی بوتل عہ

اینٹی اوپیم افیونیوں کو افیون کی بلا سے نجات دلانیوالی دوائی۔ فی شیشی عہ

المشتہر **نند لعل** مالک میڈیکل ہال۔ بازار امرتسر پنجاب

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

یہ سریع التاثیر سیلی طاقت کے لئے جو کثرت فواحشات و مسکرات و طفولیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی ۸ عہ	طلا منقوی
اسکے استعمال سے بلا منہ قے آئے فائدہ ہوتا ہے پہولتا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہوتا ہے قیمت چار روپیہ	تعویذ بحکم
ہر گھنٹے میں درد رحم۔ جلن۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ	قرص سوزاک
علاوہ خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸ عہ	روغن گل
دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں۔ دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت ۱ تولہ عہ	منجن دانداں
مقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی۔ جالا۔ روشنی کی شعاع ہونے کو دور کرتا ہے فی تولہ ۸ عہ	سرمہ کحل
بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ بے چینی۔ درد کمر۔ خرابی جگر پیدائش شکر دور کرکے بدن کو قوت ہوتا ہے فی تولہ عہ	حب ذیابیطس
نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ ڈکار آنا۔ خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے۔ ۳۰ درجن عہ	چورن تلینی
مسوں کا درد۔ جریان خون ریحی ہو یا بادی دور ہفتہ میں آرام بخشتا ہے۔ قیمت دو روپیہ	حب بواسیر
چاند کو بلا تکلیف بیچ دانت چھوڑا جاسکتا ہے قیمت فی تولہ ...... عہ	حب جدام
زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑ جانے۔ ایام حمل۔ خنزیر۔ چیچک ہفتہ کو دور کرتا ہے فی تولہ عاؔ	مرہم
چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ بنیاد و مہینہ تک آتا ہے لطف یہ ہے بار بار لگانے کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸ عہ	خضاب
دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بے چینی۔ اعضا شکنی سب رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ	حب بخار
جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہوں۔ درست کرکے لطف دکھلاتا ہے نقد عہ	ادویہ خاص
کثیر الوقوع امراض کی بابت ما سباب پیدائش ہیں چکٹ	

دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک جس میں معالجات بواسیر اور رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۲ر المحدث من المسکرات اور رسالہ تریاق اسطوہ ۹ر

المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور سوجی سنار

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی امریکی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں لفیوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے جو بیرم یعنی دانت گرنے سے اسمیں کوئی خرابی آنے سے اس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ہر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۸ گولی فی شیشی ۱۰ عدد ۱ر

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا

ہے کہ یہ ہیضہ سے بہت ڈرتی ہے اسکو لوگوں میں سے ۹۰ کو صرف اسی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے تاکہ ہیضہ کے وقت فوراً کام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

سٹاکسٹ دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۱۰ دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

کندن لال خزانچی سیدو کمپنی دہلی

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۳۱ اگست ۱۸۹۴ء مطابق ۱۷ بھادوں سمت ۱۹۵۱ روز جمعہ | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

مہرشی شونک کا مہاراجہ یدھشٹر کے پرتی اپدیش

سورکھوں کو ہزاروں شوک کے استھان اور ڈر کے کارن ہوا کرتے ہیں۔ پرنتو پنڈتوں کے نکٹ نہیں آتے۔ اور جو کرم گیان کے ورودھی کوکرش میں گہن ڈالنے والے اور بہت دوش یکت ہیں ایسے کرموں میں آپ جیسے بدھی مان لپت نہیں ہوتے۔ اور آپ جیسے ست پرشوں کو دھن کے کشٹ سے یا اور کسی شاریرک یا مانسک دکھ سے دکھی ہونا یوگیہ نہیں۔ کیونکہ یہہ جگت من اور شریر کے دکھوں میں گرست ہوا ہوا ہے۔ انکی شانتی کا اوپائے کیول یتھارتھ گیان ہی ہے تیرے کے کلیش اوشدھی سیون سے نورت ہو جاتے ہیں۔ اور چنتا کرنے سے من کے دکھ پاس نہیں آتے۔ یوگیہ وید شریر کے روگوں کو اوشدھیوں سے اور من کے دکھوں کو شانتی دینے والے بچنوں سے دور کرتے ہیں۔ جس پرکار لوہے کے گرم ٹکڑے سے گڑھے کا سمپورن جل گرم ہو جاتا ہے۔ اسی پرکار من کے دکھی ہونے سے سمپورن شریر ویاکل ہو جاتا ہے۔ اسلئے گیان روپی جل سے من کے دکھوں کی اگنی کو بجھانا اوچت ہے

جو بڑھے۔ شوک۔ راگ۔ دویش کو اتپن کرتا ہے پریم ہی سے وشیوں کی چنتا اور ان میں پرورتی بڑھتی ہے۔ اور یہہ دونوں وستو کلیان اور سکھ کے ناش کرنیوالی ہیں۔ پرنتو وشے کی چنتا ادھک دکھلائی ہے۔ جیسے برکش کے کھوکھر میں جب اگنی لگ جاتی ہے۔ تو جڑھ سمیت ناش کر دیتی ہے۔ ایسے ہی تھوڑی بھی وشے پرورتی منش کے دھرم ارتھ کا ستیاناش کر ڈالتی ہے۔ اسلئے جو منش وشیوں کو تیاگتے ہیں۔ اور انکے دوشوں کو چھوڑتے ہیں وہی درکت ہیں۔ وہی سوتنترتا پراپت کرتے ہیں۔ یہہ سنیہ جو اسی شریر سے اتپن ہوتا ہے۔ اسکو گیان سے نوارن کرنا چاہئیے یہہ دھن اتیادی انتیہ پدارتھ ہیں۔ ان کا پریم ان پرشوں کے ہردہ میں نہیں اتپن ہوتا جنہوں نے ست شاستروں کے اپدیشوں سے اپنا چت شدھ کیا ہو۔ اور ست سنگت سے جن کے انتشکرن شدھ ہیں۔ جیسے کنول کے پتے پر جل نہیں ٹھہرتا اسی بھانتی سنیہ گیانیوں سے پرتھک رہتا ہے۔ جو منش موہ میں پھنستا ہے۔ اسی منشیہ کے انتشکرن وشے کی ابھلاشا اتپن ہوکر اسے دکھ دیتی ہے انتر اسکے چت میں وشے بھوگ کی اچھا اتپن ہوتی ہے۔ پنہ وشے کی ترشنا بڑھتی ہے۔ اور یہہ ترشنا مہا پاپنی ہے۔ جو منشوں کو سدا اسنتشٹ رکھتی رہتی ہے۔ اور پاپ کرموں میں لگاتی ہے جو دور دیشی اور اگیانی ہیں۔ وہ ترشنا کو نہیں چھوڑتے دیکھو منش کا شریر بردھ ہو جاتا ہے۔ اندریاں شتھل ہو جاتی ہیں۔ پرنتو یہہ ترشنا نہ کبھی بوڑھی ہوتی ہے۔ اور نہ کبھی تھکتی ہے۔ یہہ ترشنا پاپ ..... روگ ہے۔ جو منش وشے ترشنا کو تیاگتے

ہیں وہی سکھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ترشنا کا آدی انت نہیں ہے۔ یہہ پرانیوں کے انتہ کرن میں بیٹھکر اگنی کے سمان انہیں ناش کر دیتی ہے جیسے کاشٹھ اپنے انگ سے اتپن ہوئی اگنی سے جل جاتا ہے۔ ویسے ہی آتما کی برائی چاہنے والے منش اپنے ہی دیہہ سے اتپن ہوئے لوبھ سے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ جیسے مرتیو سے سب پرانیوں کو ڈر ہوتا ہے۔ اسی بھانتی۔ چور۔ راجا۔ اگ جل اور اپنے کٹمبوں سے دھنوان منش کو ڈر رہتا ہے۔ کیونکہ اس آدی کے کارن ہیں ہو لینی گرج اور پرتھوی پر ہو۔ تو اس اہارتی اجل میں ہو تو پنچھی اتیادی کہا جاتے ہیں۔ ویسے ہی دھنا ڈھیہ لوگ جہاں رہتے ہیں وہاں ہی انکو نانا پرکار کی وپتیاں گھیرے رہتی ہیں اربھات دھن ہی انیک منشوں کے لیے انرتھوں کی جڑھ ہے۔ اسلئے جو منش دھن کو کلیان کاری سمجھ کر اس میں لپت ہوتے ہیں۔ وہ سچے سکھ کو نہیں پاتے۔ کیونکہ دھن کی پراپتی لوبھ موہ کا کارن تھا کرپتا ابھمان ڈر اور گھبراہٹ ان سب دکھوں کی جڑھ ہے اسلئے پنڈت جی۔ دھن۔ یوون۔ رتن۔ ستری پتر آدی سب سنساری پدارتھوں کو انتیہ جانکر انمیں نہیں پھنستے۔ اس کارن دکھ سہکر بھی دھن کے کمانے کو نتیا گیا ہے۔ کیونکہ دھن کے کمانے والے منش اوپدروت کبھی نہیں آتے۔ کیسے شوک کی بات ہے۔ کہ یہہ منشیہ جس کا ربہی لحت ہوتے ہیں۔ وشنٹ منش اسی سے پرسن ہوتے ہیں۔ اور یہی ہیں منش موہ اور پرورتی کے وش میں تہا اندریوں کے پیارے کام میں پھنس کر لنگ

پیٹ کے ادہتہ انیک منشوں کو ان جل دیا کرتے ہیں۔ جیسے دشٹ اور بگڑے ہوئے گھوڑوں کے دوار اسوار بھی راہ میں گر جاتا ہے۔ ویسی ہی ہرنے والی اندریوں کے دوار اکھینچکر پربارتھ گیان سے ہین ہو کر منش نشٹ ہو جاتا ہے ان اندریوں میں سے کوئی اندری جب اپنے وشے کی طرف جاتی ہے۔ تب منش کا انتہ کرن اسی وشے بھوگ کی کامنا کرتا ہے۔ اس پرکار سے جس منش کا انتہ کرن وشے بھوگ کی طرف دوڑتا ہے۔ اسی منش کے اس وشہ کو بھوگنے میں اچھا پرورت ہوتی ہے۔ جیسے پتنگ دیپک کو سوروپ میں موہت ہو کر اسمیں گرتے ہیں۔ اسی پرکار سے وشے روپ کا شا کے بان سے بدہ کر لوبھ کی اگنی میں گر کر بھیڑی مورکھ اگیانی منش اچھا کے انوسار اہار۔ وہار کے تہا موہ روپی سکھ میں ڈوب کر آتم تتو کو نہیں جانتا۔ اسلیئے یدی آپکو دہرم سے پریم نہیں تو دہن کی واسنا کو چھوڑ یوگ ابہیاس سے اپنے آتما کی انتی کیجئے۔

(وزیر چند ودیارتھی)

شملہ میں مانس پرچار کو تکی لیلا

شملہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ذیل کے اصحاب باہر سے تشریف فرما تھے۔ جالندہر سے لالہ منشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔ لالہ نہرچ صاحب۔ رائیزادہ امر سنگھ صاحب ویدہ۔ لودہانہ سے لالہ بھور رام صاحب۔ جگراؤں سے پنڈت کرپا رام۔ امرتسر سے لالہ آتما رام۔ سومن سے ڈاکٹر دیو دیال۔ کالکا سے رائیزادہ بھگوان داس ویدہ۔ لاہور سے ماسٹر نہرا ج۔ بھائی جگت سنگھ بابا چھجو سنگھ۔ پنڈت راجا رام۔ اور سماجوں کی کمیٹی

یہاں پر بھی پارٹی فیلنگ کا بڑا زور ہے۔ واضح رہے کہ اس سماج نے اپنا نیا مندر بنوالیا ہے جس سبب سے یہہ سماج بقدر چہ سو روپیہ کے مقروض ہے۔ دور اندیش ادہکاریوں نے دیکھا کہ ہم کالج کے لیئے تو ہمیشہ چندہ جمع کرتے رہے ہیں اور کریں گے بھی۔ بہتر ہے کہ اس سال اپنے سر سے قرضہ کے دور کرنیکی کوشش کی جاوے۔ اور اپیل مندر فنڈ کے لیئے ہو۔ ہاں انہوں نے یہہ بھی سوچا۔ کہ اگر اپیل مندر فنڈ کے لیئے ہوگی۔ اور کالج کو کچھہ نہ ملے گا۔ تو مانس پرچارک ہمیں فساد کا بانی قرار دینگے اور برے الفاظ سے یاد کرینگے۔ اسلیئے یہہ بات انترنگ سبھا میں منظور کیگئی۔ کہ اپیل مندر کے لیئے ہو۔ اور ساتھہ ہی یہہ کہدیا جاوے۔ کہ چہہ سو جو کچھہ اوپر ہوگا وہ کالج کی امداد میں جاویگا۔ مگر یہہ بات مانس پرچارکوں کو تہوڑی معلوم ہوئی۔ آپ کا منشا تھا۔ کہ اپیل ہی کالج کے لیئے ہو۔ انترنگ سبھا کے فیصلہ کو نا منظور قرار دلا کر ندہیوں نے اس بات کی عرضی دی۔ کہ اسکا فیصلہ عام سبھاسدوں کی رایوں پر ہو۔ بزرگ پردہان نے کہ کہیں ہماری سماج میں بھی فرقہ بندی نہ پڑ جاوے سوچا۔ کہ اسمیں کسی صاحب کی کوئی ذاتی غرض پائی جاتی نہیں۔ سب کے سب سماج کے شبھچنتک اور سماج کی انتی چاہنے والے ہیں۔ اگیا دیدی کہ ایسا ہی ہو۔ وقت معہودہ پر سبھاسد آتے ہیں۔ اپنی اپنی رائے کو پیش کرتے ہیں۔ اور جس ضرورت کو وہ محسوس کرتے ہیں اسکے لیئے ہی وہ اپنی رائے دیتے ہیں۔ رائے لیجاتی ہیں مقابلہ ہوتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہہ تھا کہ اپیل مندر فنڈ کے لیئے ہی ہو۔ اور یہہ بات بھی ضروری تھی۔ کہ جسکے سر پر ایک روپیہ قرضہ ہوتا ہے

وہ کسی صورت میں بھی سکھ کی نیند نہیں سو سکتا تو پھر بتلاؤ تو سہی۔ کہ آریہ سماج کے سبھا ایک اور ممبر چہہ سو روپیہ کے مقروض ہوتے ہوئے کیسے آرام کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ کلچرڈ پارٹی والوں نے جس ہمت اور مردانگی کے ساتھہ اپنے ہم خیالوں کے ووٹ اکٹھے کرنے اور ان کو سماج مندر میں بھجوانے کے پورشارتھہ کیئے اور جوش دکھلائے۔ میں انکی خاص تعریف کرنے سے رک نہیں سکتا۔ لالہ رادھا کشن ورما مستعفی سکرٹری نے جس کمینہ الفاظ میں سبھاسدوں کو مخاطب کیے لونڈے بار کہا تھا۔ یہہ انہیں کے شایاں تھا۔ لالہ ببیلا رام صاحب نے جس طرح سے لوگوں کو ورغلا کر جلسہ میں گھن ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ یہہ بات آپ کے ہی لائق تھی۔ کیا اسطرح سے ست کی بجے ہوا کرتی ہے۔ جھوٹھہ سے۔ فریب سے۔ دغا سے مکر سے کامیاب ہو جاؤ۔ مگر کیا یہہ کامیابی ہمیشہ کے لیئے رہ سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان کے منشوں کے بہاؤ تھے۔ جو آئینہ کی طرح سے مالک پر ظاہر ہوئے۔ خیر جو ہونا تھا سو ہو گیا نتیجہ ملاحظہ ہو۔ دونوں نے خفیہ جلسہ کیئے۔ جلسہ کے منعقد کرنے والے وہ لوگ تھے جو سماج کے ممبر نہیں۔ اور سبھا ایک نہیں۔ ملکی تحریک کے لباس میں آریہ سماج کی جڑوں پر تیز کلہاڑا چلا رہے ہیں جنہیں معلوم نہیں۔ کہ کیا کیا منصوبہ باندہے گئے۔ کیا فرہ داری ہے۔ اور آریہ سماج کی کانسٹی ٹیوشن کو کس طرح سے پاؤں تلے روندا گیا۔

جلسہ آتا ہے۔ باہر سے آنے والے بہائی حسب دستور منتری سماج کو اپنی آمد کی اطلاع کرتے ہیں۔ تاکہ منتری کھانے پینے رہنے کا کافی انتظام کر سکے

مگر لالہ منشی راج صاحب تشریف لاتے ہیں۔ نہ آنے کی اطلاع منتری کو دیتے ہیں۔ اور نہ پردھان کو۔ اور جب کوئی آپ سے سوال کرتا ہے۔ کہ آپ کا لیکچر کب ہوگا۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ میں تو سالانہ جلسہ پر نہیں آیا۔ بلکہ پہاڑ کی یاترا کے لیے آیا ہوں۔ خیر اگر اسی پر اکتفا ہوتا تو بہتر تھا۔ جلسہ سے ایک روز پہلے اشتہار تقسیم ہوگئے ہیں۔ کہ لالہ منشی راج صاحب ٹوؤن ہال میں ودیا (ایجوکیشن) پر لیکچر دیں گے۔ لیکچر کرانیوالے لالہ فقیر چند۔ لالہ دینا ناتھ۔ لالہ میلا رام۔ ان کے نام کے نیچے "دیانند اینگلو ویدک کالج کے ہمدرد" موٹے قلم سے لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پالیسی والوں کا رخ کس طرف ہے۔ کیوں صاحب قلم پر لیکچر دینا ہے۔ اپنے ناموں کے ساتھ دیانند کالج کا ہمدرد کہلانا کیا معنی رکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تینوں نام کے بڑے شوقین ہیں۔ اور اسی لیے لکھا جاتا ہے۔ دیانند کالج کے ہمدرد۔ کہ پبلک کو معلوم ہو جاوے۔ کہ ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔ واضح رہے۔ کہ لالہ فقیر چند اور دینا ناتھ نہ تو آریہ سماج کے ہمدرد ہیں۔ اور نہ ممبر۔ لالہ میلا رام صاحب دو ماہ سے ممبر بنے ہیں۔ شاید آپنے اسی لش کے حاصل کرنے کے لیے آریہ سماج کے فارم پر دستخط کیے ہونگے۔ وقت مقررہ پر لیکچر ہوتا ہے۔

ماسٹر منشی راج صاحب پلیٹ فارم پر جاتے ہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ میں یہاں پر ایجوکیشن کے فوائد بتلانے کے لیے کھڑا نہیں ہوا ہوں۔ وہ کیا خوب نوٹس دیے جاویں۔ اور لوگوں کو دعوت کیا جاوے۔ کہ ودیا پر لیکچر سنو۔ اور لیکچرار صاحب کھڑے ہوتے ہی کہہ دیں۔ کہ میں فوائد بتانے کے لیے نہیں آیا۔

غیر شخصوں سے میں نے سنا۔ کہ یہ مکاری اور دھوکہ بازی نہیں تو کیا ہے۔ لیکچر کیا ہوتا ہے دیانندی سکول اور دیانند سکیم پر رونا رو کر اپیل کی جاتی ہے۔ جبکہ نفس مضمون سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

شام کے وقت ماسٹر آتما رام کا لیکچر شروع ہوتا ہے۔ ابھی ماسٹر صاحب اپنے مضمون کی تمہید کو بھی ختم نہ کرنے پائے تھے۔ کہ گجراتی پارٹی یا یوں کہو دیانند کالج کے خیر خواہ یکے بعد دیگرے چلنے لگ پڑتے ہیں۔ تاکہ لیکچر میں خلل ہونے کے سبب لیکچرار کی توجہ مضمون پر نہ جم سکے۔ اور سننے والوں کو بھی مزہ نہ آوے اگر سب کے سب چل دیں۔ تو بھی اچھا ہو۔ اکثر سے چند ایک دروازہ پر کھڑے رہتے ہیں۔ اور آپس کی گفتگو سے لیکچر کو بد مزہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ایسا کرنے سے سوائے اسکے کہ آپکے آتما خراب ہوں۔ کیا ہو سکتا ہے۔ لیکچر پر اثر تھا۔ اور جن شخصوں نے غور کے ساتھ سنا فائدہ اوٹھایا اور تعریف کی۔ پنجر سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ جسکے ظاہر کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ سکتری صاحب خود تحریر کریں گے اور عام کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ نام اور عزت کی خواہش کرنے والوں نے سماج کی بدنامی اور ابتری میں کیا کیا یتن کیے۔ مگر میں ایک دلچسپ واقعہ کے ظاہر کرنے سے رک نہیں سکتا جس کہ جلسہ کی تمام عزت اور آبرو کو خاک میں ملا دیا۔

آتوار کی رات کو سماج مندر میں پنڈت راجا رام کے لیکچر کے بعد لالہ منشی راج کا ویاکھیان ختم ہوا۔ اور پردھان مہاشہ نے پنڈت کرپا رام صاحب کو کھڑے ہونے کی اجازت دی

اسی وقت جھوٹی قربانی کا عاشق اپنی سینا لیکر سماج سے چل دیتا ہے۔ کیونکہ لالہ منشی راج کی قربانی ہی اسکو تمام دکھوں سے چھوڑا دینے والی ہے۔ اسکو کیا ضرورت ہے۔ کہ کسی دوسرے کے لیکچر کو سنے اور اس سے فائدہ اوٹھاوے۔

پنڈت کرپا رام صاحب نے جس خوبصورتی کے ساتھ لیکچر دیا۔ قابل ہزار تحسین ہے۔ اور اس لائق تھا۔ کہ اسکا ایک ایک شبد موٹے حروف میں لکھوا کر ہر ایک شخص اپنے گلوں میں تمغہ کے طور پر لٹکائے رکھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہندو قوم میں زانی۔ شراب خور۔ قمار باز کو جس طرح سے برادری کا کسی قسم کا ڈنڈ نہیں ملتا۔ اور ہندو قوم میں پاپی اور دھرماتما ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آریہ سماج بھی اسی قسم کی ایک سوسائٹی بنی جاتی ہے آریہ سماج کا مشن تھا۔ کہ دنیا کے پاپی سے پاپی بڑے کو شدھ کیا جاوے۔ چہ جائیکہ اپنے ممبروں کے عیبوں کی چشم پوشی کیجاوے۔ آریہ سماج کے فاضل ممبروں نے آچاریوں پر دھیان نہ دیکر جیسا فائدہ اوٹھایا۔ پبلک پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ آریہ سماج میں وہ شخص جس کا کیرکٹر ٹھیک ہے۔ اسی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جس نگاہ سے کہ ایک شراب خوار آریہ سماج میں اس شخص کی زیادہ قدر ہے۔ جو سو ایک فنڈ میں اور ایک دوسرے فنڈ میں دان دیدیوے۔ اگر آریہ سماج دھن کا بھوکا تھا اور دہرم بہاؤ کی قدر نہ تھی۔ تو پھر ہندو سوسائٹی کے چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہندو قوم میں اب بھی کروڑوں آدمی ایسے موجود ہیں۔ جن میں ایک ایک شخص نے ایک ایک کالج کھڑا کر دیا۔

اگر آپ ہزاروں آریوں سے ایک دیانند کالج . . . بیچارے لیکچرار کے منہ سے ابھی . . .

کالج بھی صاف طور پر نکلنے نہ پایا تھا۔ کہ ڈاکٹر [illegible] اگر
وائس پریسیڈنٹ نے بجائے پریسیڈنٹ کو لکھنے کے
لکچرار صاحب کو اشارا کیا۔ کہ چپ ہو جاؤ۔ اسکا یہہ کہنا
تھا۔ کہ کلچرڈ پارٹی کے چیلے چانٹے شرابی
بنے ہوئے بازاری گنڈوں کی طرح لکچرار
صاحب کو دھمکانے لگے۔ کوئی پریسیڈنٹ
صاحب پر شیم شیم کے حیدری نعرہ بلند کرتا ہے
کوئی لکچرار کو تیرا بھلا کہتا ہے۔ کوئی لالہ منشی رام
کو گالی گلوچ دیتا ہے۔ کوئی ماسٹر آتما رام کو
کوستا ہے۔ سماج مندر جو شانتی سروور تھا ایک
دنگل سا اکھاڑا معلوم ہوتا ہے۔ بیچارہ سفید ریش
پردھان ہاتھ جوڑے کھڑا ہے۔ اور مہربانی
سے ان حواس باختہ نوجوانوں سے مخاطب
ہو کر کہتا ہے۔ بھائیو گالیاں دے لو۔ مار لو
جو چاہے سو کر لو۔ مگر ہمیں بچا لو۔ ہم آریہ
سماج کی بیدی پر کھڑے ہیں۔ ویدوں کا
سہارا لئے ہوئے ہیں۔ مگر یہہ کم بخت شرابیوں
میں بدمست نوجوانوں کی عزت کو نہ سمجھ کر آریہ
سماج کی زندگی کو ملیامیٹ کرنے کی غرض
سے سخت کولاہل مچاتے ہیں۔ اور آمادہ بہ
فساد ہوتے ہیں۔ جنکے ظاہر کرنے سے میری
چھاتی پھٹتی ہے۔ اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اگر
اسوقت پردھان مہاشہ اپنی معمولی نرمی کو
چھوڑ دیتے۔ تو ان نوجوانوں کو اپنے کیفر کردار
کا پاداش ملتا۔ میرے خیال میں پردھان صاحب
نے اس امر میں سخت غلطی کی ہے۔ اور اس
غلطی کا عوض بھی آپ ہی کو بھگتنا پڑا۔ ڈاکٹر
صاحب کو اس کی کیا مجال تھی۔ کہ لکچرار کو چپ
کرنے کی اجازت دیتا۔ نفر چند او دیگر لوگوں
کا کیا حوصلہ تھا۔ کہ شرابی بنکر سماج مندر میں
سماج کے معزز ادھکاریوں کو گالیاں دیتے
اور آمادہ بہ فساد ہو گئے۔ سوامی آتما نند جی نے
ہاتھ باندھے پرارتھنا کرتے ہیں۔ مگر انہی کی
کا پالن کرنے والے انہیں بھی لات مارتے ہیں۔
سفرز۔ ایڈیٹر۔ میں شدھ سماج کا ممبر نہیں ہوں
مجھکو کسی پارٹی سے خاص ہمدردی نہیں۔
موجودہ حالت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں
اسلیئے جو سچا سچا حال دیکھا عرض کر دیا۔
اپنے بیان کے ثبوت میں غیر متعصب اصحاب
کی رائیں پیش کرا سکتا ہوں۔
گوراندتا مل دت کلرک کورٹس کمپنی

لوکل

اتوار کو سماج مندر میں لالہ دیو راج جی نے
پرارتھنا کی اور سنیاس آشرم پر سرمن دیا۔
آج سکروار کو بازار چوک سعد اللہ میں بابو
منشی رام جی نے اور لالہ بھولا رام بی اے نے
ست ودیا اور ست دھرم اپدیش دیئے۔
لالہ لاجپت رائے جی آئے اور دو دن
ٹھہر کر چلے گئے۔ آمد کی خبریں ایک ماہ
سے گرم تھیں۔ ہم منتظر ہیں کہ بہار [illegible]
میں اسکی نسبت کیا حاشیئے چڑھتے ہیں۔

وکیاپن ضروری

میں ۱۸ ستمبر تک جالندھر نہیں رہونگا۔ کل
خط و کتابت متعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
لاہور لالہ تولا رام اسسٹنٹ سکرٹری کے نام ہونی
چاہیئے۔ اگر ضروری خط و کتابت مجھ سے کرنی
ہو تو ۸ ستمبر تک جالندھر کے پتہ سے خطوط بھیجے

کیجیے۔ اسکے بعد پروگرام دورے کا چھپ جاویگا
اسکے مطابق خط و کتابت ہونی چاہیئے۔ اگر
اس عرصہ میں میرے دوست پرائیوٹ خط و کتابت
سے معاف فرما دیں تو انکی عنایت ہے۔ خطوط
متعلق اخبار و منی آرڈر بدستور بنام ایڈیٹر
اور مینیجر آتے رہیں۔

المشتہر
منشی رام

ایڈیٹوریل نوٹ

بعض ضروری نوٹ عدم گنجائش کے
سبب درج نہ ہو سکے۔ اگلے ہفتہ درج ہونگے۔ ایڈیٹر

بخشی گوکل چند جی نے کنیا مہا ودیالہ کے برخلاف
سال گذشتہ میں لکھا تھا۔ اسکے جواب میں لالہ بھگوان داس
بجوری نے ست دھرم پرچارک میں ایک مضمون لکھا
تھا۔ اسمیں کچھہ الفاظ ایسے تھے جنسے بخشی صاحب کو
رنج ہوا۔ انہوں نے ہمیں لکھا۔ لالہ بھگوان داس جی
ان الفاظ کو واپس لینے کے لئے تیار ہوئے۔ یہہ کل
خط و کتابت ایڈیٹر آریہ گزٹ نے شایع کی ہے۔ اور
ساتھہ ہی یہہ پوچھا ہے۔ کہ ست دھرم پرچارک میں
اب تک تردید کیوں نہیں شایع ہوئی۔ وجہ یہہ ہے
کہ بخشی صاحب کا پہلا خط جس میں وہ الفاظ درج تھے جن
سے بخشی صاحب کو رنج پہونچا تھا۔ اور جو لالہ دیو راج جی کے نام
تھا گم ہو گیا تھا۔ بخشی صاحب کے الفاظ دریافت کرنیکی جگہ
جواب نہیں آیا تھا۔ لالہ بھگوان داس پہلے سے ہی اپنا جواب
دیکھتے ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ... وہ کل الفاظ جنکی ...

مراسلات

نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے ذمہ وار آپ ہیں

مانس پرچارک دل میں کھلبلی

جو لوگ کہ آریہ سماجکی ابتدائی حالت سے بخوبی واقف ہیں وہ بھلے پرکار جانتے ہیں کہ شروع ہی شروع میں اسکے سبھاسدوں میں باہم کیا پریم اور سرلتا تھی - پرنتو جیوں جیوں اس سماج میں کمینے اور رذیل پرکرتی کے آدمی بھرتی ہونے لگے - انہوں نے اپنی تھوڑی بہت انگریزی تعلیم کے گھمنڈ میں اپنے تئیں نیچرل لیڈر اور ہر بات میں لاثانی سمجھ اپنے پرتیکول سمتی رکھنے والوں کو دبانا شروع کیا اور اپنے حیلہ بازیوں اور ہتھکنڈوں دوارا اپنا سکہ جمانے لگے - اور کسی درجہ تک کامیاب بھی ہوئے مگر است کبھی چھپا نہیں رہ سکتا - آخر کار مکاری کا گھڑا پھوٹ گیا - اور یہ حضرات اپنے اصلی سروپ میں ظاہر ہونے لگے - اپنی سروتھا دھرم وردوہ اور پرلے درجہ کی نیچ کارروائیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کوئی چالبازی و حیلہ سازی ایسی نہ ہوگی - جو یہ حضرات عمل میں نہ لائے ہونگے - مگر بھاگ وش سب بے سود ثابت ہوئیں - اور آریہ پبلک کی گھرنا دن بدن بڑھتی ہی جاتی تھی - ان مہا پرشوں کی بدھی پر اب ایسا پردہ پڑ رہا ہے - کہ انہیں کوئی حرکت کرتے ہوئے بھی شرم نہیں آتی - اپنے بر خلاف رائے رکھنے والوں کو جاہل اور کم عقل بتلا اور اپنے تئیں افلاطون اور سقراط کا ہمسایہ کہہ کر ہائے پکار مچانے اور ست پرشوں کو گالی گلوچ دینے میں بھی بھد پنچ کے پتلے نازاں ہوتے ہیں

بھارت سدھار اور آریہ سنیچر کا شاید ہی کوئی ایسا نمبر ہوتا ہوگا - جسمیں کہ اپنے منہ میاں مٹھو کے مصداق بنکر اپنے من مانی پرشنسا کے گیت گا کر زمین و آسمان کے قلابے نہ لائے جاتے ہوں - ایک بزرگ نے کیا ہی اُتم کہا ہے "کہ کسی شخص نے اپنی نالایقی کا تحقیق ثبوت نہیں دیا - مگر اسنے جسنے کہ اپنی پرشنسا آپ کی" انکی اس پرکار کی کارروائیاں صاف ظاہر کر رہی ہیں - کہ اب مانس پرچارک پارٹی کا حال گل ہوتے ہوئے چراغ کے آخری شعلے کا سا ہو رہا ہے - اب انکے پاس سوائے گالی گلوچ اور بیہودہ بکواس کے اور کچھ نہیں ہے - چنانچہ بھارت سدھار مطبوعہ ۱۵ - اگست میں ایک اتی ملین اور نیچ نوٹ نکالا ہے - جسمیں کہ ایڈیٹر نے اُس خط کے شائع ہونے سے جو کہ ست دھرم پرچارک میں بعنوان " ایک مانس پرچارک مہاں پرش کی گپت لیلا کا پرکاش " درج ہوا ہے - گھبرا کر بہت کچھ زہر اُگل کر دل کے بخارات نکالے ہیں - اور آخر کار خجالت و عار کے لیئے مجبوراً لکھا ہے - "کہ اِس خط میں کوئی دھرم وردوہ بات نہیں ہے - جی ہاں! جب آپکے نزدیک دھرم اور ادھرم دنیا میں کوئی وستو ہی نہیں تو اس خط میں کوئی دھرم وردوہ بات کاہے کو ہوگی - مانس اور شراب کو تو آپ لوگ علانیہ پرم دھرم سمجھتے ہیں اور اسکا ہر پرکار سے پرچار کر رہے ہیں - کینہ - حسد بغض اور مکاری وغیرہ تو آپکی خواص میں شامل ہو رہی ہیں جھوٹھ سو تو آپکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے - پھر بھلا اس خط میں کوئی دھرم وردوہ بات کہاں سے آئیگی - لیکن جو لوگ کہ ذرا بھی پرمیشر اور دھرم سے ڈرتے ہیں انپر تو بھلے پرکار درست ہوگیا - کہ جو مہا پرش جی کے بارے میں بار بار پکار مچائی جاتی تھی کہ انکا جودھ پور کے معاملات سے کچھ تعلق نہیں ہے وہ سراسر دھوکھا ہی اور پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنا تھا - اس خط سے تو ساری گپت لیلا پرگٹ ہوگئی - جسمیں کسی کو چون چرا کرنے کی گنجائش نہیں - ہم پھر للکار کر کہتے ہیں اور ہر پرکار سے ثابت کرنیکو طیار ہیں کہ جودھ پور میں جو جو شرارتیں اور دھرم وردوہ کارروائیاں عمل میں آئی ہیں - انکے بانی مبانی چھپے رستم مہا مانیور مہاتما جی ہی ہیں - ان ساری جعلسازیوں کی قلعی ہم عنقریب کھولنے والے ہیں جس سے پبلک کو بھلے پرکار گیات ہو جائیگا - کہ مانس پرچارکوں نے دھرم کی آڑ میں ریاستوں میں پانوں جمانے - آریہ سماجوں کا تختہ پلٹنے - اور دیگر لوگوں کو بہکانے اور ست سے پتت کرنے اور وشواس گھات کرنے میں کیا کیا کرتب دکھائے ہیں - ہماری مانس پرچارک پارٹی کے حمایتی ساجھوں سے وشیشکر پرارتھنا ہے کہ وے ہمارے لیکھوں کو بغور پڑھیں - اور جو جو ہم شائع کریں انہیں نرپکش بھاؤ سے وچاریں - پھر ہم کو پورن آشا ہے - کہ وے شیگھر نیچرل لیڈروں کی کرتوتوں سے واقف ہو کر گھرنا کرنے لگینگے -

راقم
ویدک دھرم کا سیوک
ذریر خندہ ودیارتھی

ایک مانس پرچارک مہاں پرش کی گپت لیلا کا پرکاش

اسی مہاں پرش کا کہ جسکو پھر ہم پورہ پرکاشت کرتے ہیں:

جن مہاشیوں نے ز یحث بھاؤ سے اُسے بغور ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اور ساتھ ہی مانس پرچارکوں کی تقریریں اور تحریروں کا بھی دھیان کیا ہوگا۔ وے بھلے پرکار جان گئے ہونگے۔ کہ کلجگی جہاں پرشوں کے آتنی کیسے جہان ہوا کرتے ہیں۔ اور انکے آتما کیسے نش کپٹ اور شُوچھ ہوتے ہیں۔ آج ہم ایک اور پتر اُسی مہان پرش کا آریہ پبلک کے اولوکن ارتھ مدرت کرتے ہیں۔ اور آریہ ورت کی سمست آریہ سماجوں سے عموماً اور مانس پرچارکوں کی سہایک سماجوں سے خصوصاً سوال پوچھتے ہیں۔ کہ سماجوں میں نفاق پھیلانے والے دھرم کے شدھ نام پر سیاہی کا ٹیکا لگانے والے۔ ویدک دھرم کے عالمگیر سدھانتوں کو دوشت کرنے والے۔ دل کت اُپکاری دیوی اور پاپیسی آتما کے نام کی مالا پھیرنے والے کون ہیں۔ آیا لالہ منشی رام جی لالہ درگا پرشاد آدی یا مانس پرچارک پارٹی کے مہاپور گورو جی مہاراج اور انکے چیلے چانٹے۔

ویدک دھرم کا سیوک

وزیر چند ودیارتھی ...

نقل پتر

نمبر (۲)

تیجوڈیش ہتیشی پرم ادیکاری سری ۱۰۸ سوامی۔ ۔ جی مہاراج۔

۱- نستو- پتر آپ کا پراپت ہوا . . . . .

. . . .

(۲) آپ پنڈت لیکھرام کو جتنا جلدی بنے اُتنی جلدی وہاں سے نکالیں اور جو وہاں اپنے ورودھ شرارت کرتا ہو۔ تو یہاں اسکی قلعی کھولی جاوے۔ (نوٹ سادھو جی نے اوکت پنڈت جی کو مہاراجہ صاحب سے ملنے تک نہ دیا۔ اور مہاراجہ صاحب کو کہہ کہ پنڈت لیکھرام نے آپ کو گالیاں دی ہیں۔ بہت بھڑکایا ادہر بھارت سدھار میں پنڈت جی پر نہایت کمینے حملے کیئے گئے) آپنے ہیم سین کو بہت روپے دلوائے تین سو کانی تھے۔ . . . .

۳- جودھ پور کا پکا انتظام کر کے شاہپورہ کو جلدی جائیے۔ (نوٹ- شاہپور کا مفصل ترپانت وہاں کے پتر لوہار سے ودت ہوگا۔ جسکو ہم تریہک مدرت کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں) پرتی ندہی سبھاؤں تتھا پنچم اُتر دیش کی سماجوں سے اب رزولیوشن پاس ہوں۔ جلدی کوشش کریں۔ (پنچم اُتر دیش کے کُچھ کُچھ آدمیوں کو چال کے پتر لکھے گئے۔ نوکری کا لالچ دیکر انہیں اپنی طرف ملایا گیا۔ میٹر سماچکے دو پرتشٹت سبھاسدوں کے پتروں دوارا جوکہ ہم شیگر مدرت کرنے والے ہیں۔ ہمارے بیان کی بخوبی تصدیق ہوگی۔) سو لاج کو لاہور سماج نکالتا تھا۔ پرنتو میں نے کوشش کر کے وہ بند کروا دیا۔ (بے شک آپنے بڑا بھاری کام کیا)

۴- آپ نے وہاں کی سماج سے جو رزولیشن پاس کروائے اُنمیں دو تین مالی کارک ہیں (نوٹ رزولیوشن پاس کروانے والے ایک سبھاسد رتن چند صاحب تھے۔ جنکا پتر علیحدہ مدرت ہوگا) آپ میری اور آپکی اور ریاست کی بدنامی تھی۔ انکو روکدیں۔ انہیں کہیں باہر ست بھیجیں نہیں تو بڑا سدا لاج جاویگا۔ اور بنا بنایا کام بگڑ جاویگا۔

۵- وہاں کے رئیسوں کے پاس میں ایکبار بڑی سبھا کر کے . . . . . . کا اوپدیش کریں۔ اور اپنی اور ملادیں۔ (نوٹ- رئیسوں کے مکانوں پر پھر پھر کر انہیں۔ مانس بھکشن کا اوپدیش دیکر اپنی اور ملانے کی پوری پوری کوشش کیگئی۔ اور کیجا رہی تھی) شنزوا دہک نہوں (نوٹ جودھ پور دربار کے سب لوگ اور نیز شہر کے دوسرے لوگ سب مانس پرچارکوں کے بڑے پتر اور حامی اور مددگار تھے) بازاریں اوپدیشکوں سے اوپدیش کرادیں۔ (نوٹ- اوپدیش سے مراد مانس پرچار سے تھی) اوپدیشک ایک جگہہ دیر تک نہ رہنے پاویں ٹھاکر پرشاد کا زور کراپی جمنے نہ پاوے (نوٹ سونے کے کڑے کا لالچ دیکر پنڈت جی کو ایسا گرایا کہ اب اُن کا سنبھلنا ناممکن ہے) ٹھاکر پرشاد کے ساتھ ہیم سین کا شاستر ارتھ کروا دو اچھا رہیگا۔ (نوٹ- کیا ہی عمدہ چال ہے) اچھا نندکو دورے کو بھیجیے۔ پرنتو اُنکا زور ادہک نہ ہونے پاوے (نوٹ- آگ لینے آئی گھروالی بن بیٹھی اچھا نند نے تو چیلاجی کو بلایا تھا۔ مٹھ لینے کے لیئے مہاپُرو جی انہیں کو اکھیڑنے کی ہدایت کرتے ہیں) کُچھ کُچھ ادھکار اپنے ہاتھ میں رکھیئے۔ جو وہاں سب ٹھیک ہو جائے۔ تب شاہپور اور پھیپی اود لیئے پدھاریں۔ (نوٹ- شاہپورہ سے تو منہ کی کھائی اور اودے پور کی باری ہی نہ آئی)

۷- سماچار پتروں میں آپ لکھدیں۔ دوسروں سے دلوادیں۔ (نوٹ- ہندوستان پتر اور راجستھان میں خوب لیکھ چھپوائے گئے۔) جودھپور راج کا آپ ہی دورہ کریں۔ (نوٹ- یدی اُن سے قدم بھی باہر رکھتے تو مدت کے لاہور بیٹھے ہوتے) اجمیر سماج میں بابو ہرلاس کو کسی پرکار اپنا بنالیں اور سامرتھ دان کو بھی (نوٹ- بابو ہرلاس جی تو ان حضرات کے پھندے میں کب پھنسنے والے تھے مگر سامرتھ دان جی تو آہی گئے۔ اور ساڑھے چار ہزار روپیے کا انعام شاہانہ حاصل کیا۔ یہ حضرت اب کھُلم کھُلا مانس کا پرچار کرتے ہیں۔ قریباً سولہ ورش سے گوشت کھانا چھوڑ رکھا تھا۔ اب پھر کھانے لگ گئے ہیں۔ اِن پر زیادہ افسوس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ذات کے چارن ہیں . . . .

× . . . . ××

٩ - پاٹھشالا کا پڑھانے کا کام اچھیانند کے ہاتھ میں دیویں۔ واد آدک کاریہ یہاں کی کمیٹی کے ہاتھ میں دیویں۔ وہاں کے بھی کچھ آدمی برائے نام ہوں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مہاراجہ صاحب سے کسی کی سفارش ابھی نہ کریں۔ نہیں تو جلدی ہی آپکے دشمن دربار میں ہو جاوینگے۔ اور آپ کا ناش وے لوگ کردیویں گے۔ (ان ہدایتوں کا یتھارتھ بھاؤ سادھو جی کے ان نوٹوں سے گیات ہوگا جوکہ علیحدہ مدرت کیئے جاوینگے۔) اسلیئے سادھانی سے کام کریں۔ یدی ہو سکے تو بھارت سُدھار اور آریہ گزٹ کو دو سو اور تین سو روپیہ لوا دیں۔

(نوٹ۔ لالہ بشن سہائے جی اڈیٹر آریہ گزٹ نرکپٹ بھاؤ سے بغور پڑھیں۔ لالہ صاحب کا پتر بھی جو انہوں نے روپیہ وصول پانے پر سادھو جی کو لکھا تھا علیحدہ شائع ہوگا) اپرنچ کہیں مہاراجہ صاحب کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ یہ ہمیں لُٹاتے ہیں۔ دھیرے دھیرے نیتی سے کاریہ کرتے جایئے سب کام ٹھیک ہو جاویگا۔

مہاراجہ صاحب کی سیوا میں میری . .
.. .. .. نمستے کہدیں . ×× ×× × ×
× × × × × پتر پڑھکر پھاڑ ڈالیں۔
آپکا کرپا بھلاشی

×

مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک

آپکے اخبار مورخہ ۲ بھادوں سمت ۱۹ میں ایک چٹھی آتمارام ودیارتھی کی چھپی ہے۔ جسکا مندرجہ ذیل حصہ جو میرے سے تعلق رکھتا ہے محض غلط اور جھوٹ ہے۔

"میں بورڈنگ میں جانے سے پورب لالچند کے مکان پر بھوجن کرنے گیا۔ تو لالہ لالچند نے مجھے اپنے پاس بٹھا کر نوکر سے روٹی منگوائی جسمیں کہ ایک طرف ماس پڑا ہوا دیکھنے میں آیا۔ میں نے دیکھ کر کہا کہ ماس میں نہیں کھاؤنگا وہ کہتا ہے کہ کھانے پینے میں اتنا وچار کرتے ہو تو ہمارا کام کس طرح کرسکو گے۔ مجھے بہت گھرنا آئی۔ وہاں پر تین سے انکی گردس کرنے پر بھی باہر نکلا۔"

اصل بات یہ ہے کہ آتمارام ودیارتھی میری موجودگی میں نہ میرے مکان پر آیا۔ نہ میں نے اسکے لیئے روٹی منگوائی۔ اور نہ میں نے ماس کھانیکی بابت اس سے کبھی گفتگو کی۔ لالہ لاجپت رائے صاحب کا بھیجا ہوا وہ میرے دفتر میں آیا۔ اور اسنے کہا کہ مجھے مکان دکھا دیا جاوے۔ چنانچہ میرا نوکر اسکو مکان دکھانے کے لیئے لے گیا۔ اور وہ میرے مصر سے یہ پوچھ کر کہ روٹی کس وقت ہوتی ہے چلا آیا۔ اسکے بعد وہ کبھی میرے مکان یا میرے دفتر پر نہیں گیا۔ اور نہ مجھ سے ملا۔ کیا یہی ستیہ ہے۔ جسپر آپ کا اور آپکے ودیارتھی کا بھروسہ ہے۔

راقم
لال چند۔

ودیارتھی آتمارام جی کا پتر

پریہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر نمستے۔ ان دنوں جو بیوہار میرے ساتھ بیتی ہے۔ وہ آپکے پتر میں چھپنے کے لیئے نویدن کرتا ہوں۔ کرپا کرکے چھاپ دیجئے۔ جو پتر میرا پہلے چھپا ہے۔ وہ بہت سنکشیپ سے لکھا گیا تھا۔ ایک برس اور تین ماس سے میں اوپدیشک کلاس میں پڑھتا ہوں۔ کچھ دن سے پڑھنے اور رہنے کا اچھا اکول پربندھ نہ دیکھ میں اداس ہو رہا تھا۔ کہ اتنے میں ہم تین ودیارتھیوں کو ہند ہوٹل میں رہنے کی آگیا ملی جسمیں ماس پرچارنی سبھا کے کئی ایک پُرش رہتے تھے۔ ان لوگوں کا سوا اسکے کہ میرے جیسے ناواقفوں کو بہکا دیں۔ اور کچھ کام نہ تھا۔ اتنے پر ہی وہ سنتشٹ نہ رہتے تھے کنتو ماسٹر درگا پرشاد تھا لالہ منشی رام پردھان پرتی ندھی سبھا کو بہت کچھ برا بھلا کہا کرتے تھے اور لوگوں کو ماس بھکشن کا اوپدیش کرکے آریہ دھرم پتت کیا کرتے تھے۔ جب سے میں ہند ہوٹل میں جا رہا مجھ کو کچھ اداس دیکھ کر میری طرف بہت کچھ کرپا درشٹی رکھنے لگے۔ انمیں سے سب سے زیادہ اُدیم مدھوسودن نامی ایک برہمن کا تھا جو اشٹ ننکر ناتھ کا بھائی ہے۔ جو ماس پرچار کو کا بہت بڑا سہایک ہے اور جالندھر سماج سے نکالا جا چکا ہے۔ میں ان لوگوں کے بہکانے سے انکی ماس پرچارنی سبھا میں پروشٹ ہونے کے لیئے تیار ہو گیا۔ اور لالہ لاجپت رائے آدی سے دو ایک بار مل بھی چکا تھا کہ اتنے میں ننکر ناتھ کی ایک چٹھی مدھوسودن کے نام آئی جسکا لفافہ میرے سامنے کھولا گیا۔ اور اسمیں سے اردو کی دو چٹھیاں نکلیں۔ میں نے مدھوسودن سے پوچھا کہ ایک ہی لفافہ میں دو چٹھیاں کیوں آئیں۔ مدھوسودن نے جواب دیا کہ ایک چٹھی میرے نام ہے اور دوسری ماسٹر منشی رام جی کے نام ہے۔ پھر میں نے کہا کہ سنا دو یہی کہ ماسٹر منشی رام جی کو کیا لکھا ہے۔ اسنے جواب

کہ میں اپنی چٹھی تو سنا سکتا ہوں۔ پر ماسٹر جی کی چٹھی سنانی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ چٹھی کے پیچھے لکھا ہے کہ یہہ چٹھی سوائے ماسٹر جی کے اور کسی کو نہ دکھانا۔ میں نے کہا کہ میں چھوڑالی سماج کو چھوڑ کر تمہاری سماج میں آگیا ہوں اور تم میرا وشواس نہیں کرتے ہو۔ پر اُنہوں نے کہا کہ اچھا میں وہ چٹھی پڑھکر سنا دیتا ہوں۔ پر تم نے کسی سے نہ کہنا۔ چٹھی کا مضمون جو میں نے سنا یہہ تھا۔ "ماسٹر صاحب ماسٹر ہنسراج جی نمستے۔ میں راجواڑہ میں دو ماس سے پرچار اور جینیوں کا کھنڈن بڑے زور سے کر رہا ہوں چنانچہ دو جگہ نئی سماجیں بھی بن گئی ہیں۔ اور سوامی بھاسکرانند جی بھی میرے ساتھ ہیں اور میرے کمفن الونسار مانس کی تائید کر رہے ہیں۔ سماج کے ہمخیال ان کے دل میں جو انکی نسبت غلط بیانیاں سمائی ہوئی ہیں۔ وہ دور کر دینی چاہئیں۔ اور یہہ بھی معلوم ہے کہ سوامی بھاسکرانند جی آپ سے معافی مانگنے والے ہیں"

یہہ مضمون یاد سے لکھا گیا ہے سنبھو ہے۔ کہ کوئی کوئی شبد اس چٹھی کا نہ ہو۔ پر منسار اُسکا وہی ہے۔ جو لکھا گیا۔ میں جو لالہ لاجپت رائے کو دی سے ملا۔ اسکا برتانت پہلے لکھ چکا ہوں اتنا لکھنا بھول گیا تھا۔ کہ لالہ لاجپت رائے نے جو تین چٹھیاں مجھ کو لکھی تھیں۔ اُن میں سے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس والی چٹھی اب تک میرے پاس موجود ہے۔ کیونکہ بورڈنگ ہوس میں میرے جانے کی ابھی نوبت ہی نہ پہونچی تھی کہ ماس والی روٹی لالہ لال چند کے گھر دیکھ کر مجھ کو گھبراہٹ آگئی۔ اسکے بورڈنگ ہوس میں جانے کا خیال چھوڑ دیا۔ کبھی اوشکتا ہوئی۔ تو وہ چٹھی پرکاشت کیجائیگی۔ لالہ ہنسراج کے نام کی چٹھی جو میں اُنکے پاس لیگیا تھا اُسکو پڑھکر لالہ ہنسراج نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری کیا آشا ہے۔ میں نے کہا کہ کیول پڑھنے کی۔ تب فرمایا کہ کتنی مدت پڑھو گے۔ میں نے کہا جتنی مدت آپ اُچت سمجھیں۔ جواب دیا کہ اندنوں ہمکو آدمیوں کی بہت آوشکتا ہے اسلیئے چھ سات مہینے پڑھکر پورنانند کا مقابلہ کرنے کے یوگ ہو جاؤ تو کافی ہو گا۔ اور بالفعل ہم تمہیں پنڈت راجارام کے سپرد کر دیں گے پھر کہا کہ لالہ رلیا رام جی کے لڑکے کو سنسکرت پڑھا دیا کرو وہ تمکو تریارتھ ماسک دینگے۔ پنرچہ سب برتانت میں نے لالہ لاجپت رائے کو سنایا۔ اُنہوں نے کہا کہ اب کالج میں چھٹیاں ہوگئی ہیں۔ پڑھائی کا پربندھ نہیں ہو سکتا جب کالج کھلیگا تو پربندھ کیا جائیگا۔ تم فیالحال آپ ہی آپ سٹڈی کیا کرو۔ اور بورڈنگ میں جا رہو۔ اور بھوجن لالہ لال چند کے یہاں پالیا کرو۔ جہاں کے بھوجن کا برتانت میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ یہہ ہی وقت ہو کہ ستیارتھ پرکاش آدی جو پستکیں مجھ کو پرتی ندہی سبھا کی طرف سے پڑھنے کے لیئے ملی ہوئی تھیں۔ ان کا یہہ برتانت ہے۔ کہ جب میں نے لالہ لاجپت رائے کو چٹھی لکھی تھی تو لالہ تولا رام اور لالہ جیوند اس نے اسبات کی خبر پاکر مجھ سے پستکیں واپس مانگیں۔ اور میں نے بسبب کہنے مدھوسودن کے یہہ کہدیا کہ مجھ کو لالہ تولا رام سے وقت پر خرچ نہیں ملتا تھا۔ اسلیئے مدھوسودن سے روپیہ لیکر خرچ کیا اور اسکے بدلے پستکیں اُسکے پاس گرو کر دیں اور مدھوسودن نے وہ پستکیں مجھ سے لیکر اپنے مکان میں رکھ لیں مجھ کو یہہ ڈر تھا کہ کہیں یہہ پستکیں لالہ تولا رام آدی مجھ سے زبردستی نہ چھین لیں۔ اسلیئے لالہ لاجپت رائے کو میں نے کہدیا کہ یدی آپ کہیں تو پستکیں پرتی ندہی سبھا کو واپس دیدی جاویں اُنہوں نے کہا کہ خبردار پستکیں مت دینا کیونکہ جو چیز اُس سماج کی ہمارے ہاتھ آجائے اُسکو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ جب یہہ بات چیت ہوئی تو لالہ لال چند بھی لالہ لاجپت رائے کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔

اتنی بات اور لکھنی بھول گیا۔ کہ جب میں لالہ لال چند کے مکان پر سے کھانا کھانے بغیر چلا آیا۔ اور سندھیا کو پھر وہاں نہ گیا تو رات کو نو بجے کے وقت مدھوسودن نے لالہ لاجپت رائے کے مکان پر سے آکر مجھ کو کہا کہ لالہ لاجپت رائے جی تم سے اسبات کی معافی مانگتے ہیں کہ وہ تمہارے کھانے کا پربندھ اچھی طرح نہ کرسکے اور تمکو اپنے مکان پر بلاتے ہیں۔ یہہ بات مدھوسودن نے لالہ رام داس اور اور چند بھیالوں کے سنگھ کہی اور اُسوقت لالہ اننت رام اور لالہ نند لال بھی اسکو سن رہے تھے۔ میں نے کہا کہ کل پراتہکال جاؤنگا۔ جب دن چڑھا تو مدھوسودن مجھ کو اپنے ہمراہ لالہ لاجپت رائے کے مکان پر لے گیا ہمارے جانے سے پوربہ ہی اُنہوں نے ایک چٹھی لکھ رکھی تھی۔ جو مدھوسودن کے حوالہ کر دی اور مدھوسودن اس چٹھی کو لیکر مجھ کو لالہ لال چند کے مکان پر لے گیا۔ لالہ لال چند نے چٹھی پڑھکر میرے روبرو اپنے نوکر کو بہت جھڑکا اور گھورا کہ تم کیوں انکے واسطے اس طرح کا کھانا بیٹھک پر لے آئے۔ آئندہ ان کو ہمارے گھر پر لیجا کر اچھی طرح سے بھوجن کروا دیا کرو پھر مجھ سے کہا کہ یہاں بیٹھک میں بھوجن کرنا

ٹھیک نہیں ہے۔ یہہ کہکر نوکر سے کہا کہ جاؤ
انکو گھر دکھلا دو۔ اور میں نوکر کے ساتھ ان کا
گھر دیکھ آیا۔ پرنتو پھر میں وہاں بھوجن پانے
نہ گیا۔ اور ہندو ہوٹل میں آکر سارا حال لالہ انت رام
مالک ہوٹل سے کہدیا۔ کیونکہ پھر میرا چت مانس
پرچارک لوگوں کے پاس جانیکو کداچت نہ
چاہتا تھا۔ اُسکے پیچھے میں نے اپنی پُستک کسی
بہانہ سے مدہوسودن کے قبضہ سے نکال لیے اور
لالہ انت رام کے حوالہ کردیئے کہ چاہے وہ آپ لالہ
تولارام جی کے پاس پہونچا دیں چاہے میں کبھی
وقت اُنکے پاس بھیجا دونگا۔ اب تک یہہ پُستک
لالہ انت رام کے پاس رکھی ہیں۔

راقم { دستخط آتما رام ودیارتھی لاہور
بجروف شاستری

نستے

میں نے آج ۱۸ ، اگست کو بھارت سدھار کا
مطالعہ کیا۔ جسکے صفحہ ۱ میں یہہ خبر مطالعہ کی۔
" لالہ لاجپت رائے جی سے ہم نے دریافت کیا وہ
کہتے ہیں کہ " میں نے کسی شخص سے لودہانہ میں مانس بھوجن
وچار کے تقسیم کرانے کی درخواست نہیں کی میں نے
خود آج تک اسمیں سے کوئی رسالہ بھی نہیں پڑھا
منشی رام کا الزام محض جھوٹھ ہے۔
اڈیٹر صاحب جسوقت یہہ اخبار میں پڑھ رہا
تھا تو ایک مہاشہ پربھتی سنگھ جو کسی سوسائیٹی
سے تعلق نہیں رکھتے وہ کہنے لگے یہہ جو خبر آپنے
پڑھی ہے۔ محض جھوٹھ ہے۔ میں اسوقت
لودہانہ میں تھا۔ لالہ لاجپت رائے صاحب
آپ خود لاہور سے وہ رسالہ لیگئے ہیں۔ اور لالہ لوبھ چند
صاحب وکیل نے تقسیم کیئے ہیں۔ دیگر یہہ کہ لالہ
لاجپت رائے صاحب کے درست ان پر اسی رسالہ
کے تقسیم کیئے جانے پر ناراض بھی ہوئے تھے اور
اسمیں سے ایک رسالہ لالہ کشن چند ممبر سنگہ سبھا کو ملا
خبر نہیں کہ بھارت سدھار نے ہر ایک بات میں
جھوٹ بولنے کا ٹھیکہ کیوں لیلیا ہے۔ کہ ایسے
مہاتما آدمیوں کو مفت میں بدنام کرتا ہے
اور افسوس اسپر ہے کہ جو ایسی اخبار پر وشواس
کر لیتے ہیں۔ زیادہ طول دینا میں نہیں چاہتا۔

راقم جیٹھو مل دینا نگر

نقل رزولیوشن بڑودہ گجرات

(آریہ سماج)

تاریخ ۵۔ اگست ۱۹۰۸ء کو نیمتک سبھا میں شری
آریہ پرتی ندہی سبھا جی راجستھان کے خطوط
اور اپدیشکوں کے بارے میں پڑھکر سنائے گئے
تت پشچات گوبند بابا جی جوشی نے پرستاؤ کیا
کہ بڑودہ سماج کو ان دونو پرتی ندہیوں میں
سے کس میں پرویش کرنا چاہیئے۔ بابو چُنی لال نے
اسکی تائید کی۔
سروسمتی سے نشچت ہوا کہ سماج آریہ پرتی
ندہی سبھا راجستھان میں پرویش کرایا جاوے
کیونکہ اس پرتی ندہی سبھا کا اپدیشکوں وغیرہ
کا انتظام بہت اچھا ہے۔ اور کارروائی بہت
رونق پر ہے۔ لہذا ایسی پرتی ندہی میں پرویش
کرنے سے بہت مدد ملسکیگی۔ یہہ بھی نشچت ہوا
کہ اس رزولیوشن کی ایک ایک کاپی آریہ پتر
پتروں میں واسطے مشتہر کیئے جانیکے بھیجی جاوے۔

راقم { آپکا کرپا پاتر
پنچم سنگھ ورما منتری
آریہ سماج بڑودہ

نقل رزولیوشن لاہور آریہ سماج

(مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۸ء)

رائے پیڑا رام صاحب نے یہہ تجویز پیش کی کہ
جب تک دیانند ہائی سکول لاہور جسکے مینیجر یعنے
مہتمم ماسٹر درگا پرشاد جی ہیں۔ ماسٹر صاحب موصوف
کے اہتمام میں ہے۔ تب تک اجازت ہے کہ
جو کوئی شخص اس سکول کے لیئے روپیہ دے خزانچی
یا مینیجر کے پاس پہنچا دیا کرے۔ اور پریسیڈنٹ
صاحب کا اختیار ہے کہ بلا اجازت انترنگ
سبھا کے مہینے میں دو ہفتہ وار جلسوں میں اس
مدرسہ کے واسطے اپیل کریں یا کرنے کی اجازت دیں
اگر اس سے زیادہ کسی سالانہ جلسہ میں اس مدرسہ
کی بابت اپیل کرنا ہو تو بعد منظوری انترنگ سبھا
کے اپیل ہو سکیگا۔ اس تجویز کی تائید پنڈت گنیش دت جی
نے کی سب کی اتفاق رائے سے یہ تجویز منظور ہوئی
اسکی ایک نقل آریہ پتر کا اور اخبار ست دہرم پرچارک
میں شایع ہونے کے لیئے بھیجی جاوے۔ اور واضح
رہے کہ لالہ خوشی رام نے کوئی رائے نہیں دی۔

جائنٹ سکریٹری
آریہ سماج لاہور وچھو والی

کارسپانڈنس

مانس پرچارکوں کی کرتوتیں

لالہ وزیر چند جی اجمیر سے لکھتے ہیں۔ کہ "
مانس پرچارک منڈلی کے مہاما نیور گوروجی
مہاراج نے بابا اچھانند نرملے کو بمبئی میں اُس غرض

سے بھیجا تھا کہ وہ وہاں جاکر شری سوامی دیانند جی برہمچاری نتیانند جی کے برخلاف لوگوں کو بہکادے۔ چنانچہ باوا جی نے جھٹ سے پہنچ مہا منو رجی کی ہستا اور مہاراج کت مہاتما دن کو بدنام کرنے کے لیے چھپکے ادہر ادہر جوڑ توڑ لگانے شروع کیئے اور کئی ایک پرتشٹھت سجنوں کے پاس چالبازی کے گمنام پتر بھی بھیجے۔ مگر کچھہ بنا اور سخت ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا ایسی شرمساری اوٹھائی۔ اور وہ منہ کی کھائی۔ کہ سیدہا ہانڈی کا راستہ لیتے ہی بنی۔ اب ان اپنے ایک چرن سیوک کوست سنگ دوارا کتار تہہ کر رہے ہیں۔ کلچرڈ پارٹی کے ڈہنگ۔

۲۔ عرصہ قریبا ایک ماہ کا ہوا ہے کہ کلچرڈ پارٹی کا نوٹوپیس وروت متر کا منیجند شائق شہر اندور میں جا نکلا۔ وہاں کے آریہ پرشوں نے اسے آریہ بہائی سمجھہ کر بڑے پریم کے ساتھہ سماج مندر میں ٹھہرایا۔ چونکہ وہاں شائق صاحب کے حالات سے کوئی واقف نہ تھا۔ اسلیئے خوب دل کھولکر گپیں مارنے اور گپوڑے ہانکنے لگے۔ کہ میں راجپوت ہوں میرا باپ ۵۰ گانوں کا ٹھاکر ہے۔ اور عربی فارسی کا بڑا فاضل ہے۔ پنڈت لیکھرام جی نے مسلمانوں کے برخلاف جو کتابیں تصنیف کی ہیں۔ وے اصلمیں میرے والد بزرگوار کی ہی بنائی ہوئی ہیں۔ میں مہاراجہ صاحب گوالیار کو ساماجک بناکر اور وہاں کے سماج مندر کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھہ کر آیا ہوں۔ اب یہاں سے بھی سماج مندر کی بنیاد رکھہ کر ہی ہلوں گا۔ میں نے انگریزی میں ایم اے پاس کیا ہوا ہے۔ فارسی کا فاضل ہوں اور شاعر بھی ہوں۔ سر کرنیل پرتاب سنگھ جی میرے شبہ چنتک ہیں۔ انکی ایک چٹھی بھی میرے پاس موجود ہے۔ میں لاہور سماج کا ممبر ہوں۔ پنڈت گورو دت جی مجھہ سے بہت پریم رکھتے تھے۔ میں بڑا لیکچرار ہوں وغیرہ وغیرہ اس قسم کی لن ترانی اور گپوڑہ بازی سنکر سکرٹری آریہ سماج اندور کو شبہ ہوا کہ ضرور کچھہ دال میں کالا ہے۔ ہو نہ ہو یہہ تو کوئی حضرت ہی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی سمے ایک پتر سکرٹری پرتی ندہی سبھا راجپوتانہ کے نام بابت دریافت حال فرمایا۔ سکرٹری صاحب نے وہ پتر ہمکو دکھلایا۔ چونکہ ہم شائق صاحب کو اچھی طرح سے جانتے تھے اور انکی کرتوتوں سے بھی کماحقہ واقف تھے۔ ہم نے منتری صاحب جو کہ خود بھی شائق صاحب کے حالات سے کسی قدر واقفیت رکھتے تھے ساری داستان کہہ سنائی۔ انہوں نے اسی دن منتری آریہ سماج اندور کو تمام حالات سے سوچنا دی۔ پتر پاتے ہی وہ سوچیت ہو گئے۔ اور شائق صاحب سے صاف کہدیا کہ آپکا دیا کھیان یہاں نہیں ہو سکیگا بہتر ہوگا۔ کہ آپ یہاں سے تشریف لیجاویں جب شائق صاحب نے منتری جی کا رخ بدلا دیکھا تو تاڑ گیئے۔ کہ کسی نے ان پر ساری اندرونی لیلا پرگٹ کر دی اور جھٹ وہاں سے ڈیرا ڈنڈا اوٹھا چلتے بنے۔ سماجوں کو اس قسم کے آدمیوں سے خبردار رہنا چاہیے۔ سماجوں میں نفاق کی اگنی سلگانے اور عفونت پھیلانے کے لیئے پالسی پرچارک وروت جا بجا بھرمن کر رہے ہیں۔ سماجوں کا ایسی نازک حالت میں اسقدر بے پرواہ رہنا ہی عجب ہے۔

۳۔ ہمیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے۔ کہ کلچرڈ پارٹی کے پرتی ندہی آرگن سہائک ست دہرم پرچارک اور آریہ گزٹ فیروزپور کے ایڈیٹروں کو ریاست جودہ پور سے اونٹنیوں بیٹھنے والے ہیں۔ گوتمن گیہوں کو بیٹ رکھا جاویگا۔ گپت دان مہاں کلیان۔

۴۔ باوا اچتانند اور پرکاشانند گورو چیلا دونوں میں مہا منو رجی نے آخر جوتی چلوا ہی دیا۔ اب گورو جی نشٹھ ہو کر مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور جب کبھی کوئی ان کا ذکر ہوتا ہے۔ تو انکے سامنے خوب دل کہول کر روتے ہیں۔ اور پالسی پرچارکوں کو کوس کر کلیجہ ٹھنڈا کرتے ہیں۔

ع چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

۵۔ سنا جاتا ہے کہ منشی سامرتھہ دان جی چارن سہائک راجپوتانہ پتر کو پالسی پرچار کی خدمات کی عوض میں ساڑہے چار ہزار روپے کا انعام ریاست جودہ پور سے ملا ہے۔ ٹکا دہرمیوں کی آجکل ریاست جودہ پور میں چاندی ہے۔

سماجک خبریں

ایپادولی ٹانک بہار بلدیو سنگھ ورما کے پتر کا اوپنین سنسکار ۱۷ اگست سنہ ۱۹ء کو ودہ وت ہوا۔ دس روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈ کے لیئے دان دیا۔

کمالیہ آریہ سماج کا انتخاب بتفصیل ذیل ہوا۔ لالہ شادی رام پردہان۔ مہتہ شکت رائے سکرٹری لالہ موجہ رام خزانچی۔ لالہ بہادر چند لیستکا دہیکش چھہ باوا دیو سر چار فند سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو ارسال کیئے گئے۔ مہتہ شکت سکرٹری سماج نے اپنی پتری کی شادی ویدک رسم کیمطابق

لیے مختلف آریہ سماجک فنڈات کی امداد میں دان دیئے تھے۔

شاہ آباد ضلع انبالہ میں پنڈت رام دیال نے ۶ و ۷ - اگست سنہ ۱۹۴ کو اوپدیش دیا۔ بابو اودھو پرشاد و بابو گنگا رام صاحب کا سماج ہذا نہایت شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ انہوں نے عہ روپیہ سماج ہذا کو دان دیئے۔ اور آپکے بھائی بہاری لال جی نے بھی خوب مدد دی۔

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں پنڈت برکت رام جی نے ۶ دیا کھیان مختلف وشیوں پر دیئے۔ ہر ایک میں اوسط حاضری ۲۰۰ کے قریب ہوتی رہی۔ دو پنڈتوں سے مباحثہ بھی ہوا۔ نتیجہ اچھا رہا۔

لاہور آریہ سماج کا ستارہواں سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ - نومبر سنہ ۱۹۰ کو ہوگا۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ اور ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰ کو ہوگا۔

سکھر یری آریہ سماج بجے پور عہ روپیہ بابلاد آریہ پتر کا دان دیتے۔ جو پنیج کے پاس پہونچ گئے۔

سری گوبندپور آریہ سماج کا سالانہ اتسب ۱۳ و ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰ کو ہوگا۔

بابو شیو پرشاد جی اپ منتری آریہ سماج اجمیر کے پتر کا ان پراسن سنسکار بتاریخ ۱۹- اگست بروز اتوار وید کت ریتی الوسار ہوا۔

ویر سپنہ دویارتھی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان نے ریاست شاہ پورہ آریہ سماج میں آریہ سماج کیا ہے ویدک دھرم دنیا کا سچا دھرم - رشی ترپن وشیوں پر چار روز تک متواتر دیا کھیان دیئے۔ حاضرین کی تعداد تین سو اور ساڑھے تین سو کے درمیان رہی۔ اثر اتم ہوا۔ مہاراجہ صاحب نے ساماجک ممبروں کے اپنے ہاتھ سے بکویت دان کرایا۔

اشتہارات

جواہر حیوانات

جسمیں دنیا بھر کے ہر قسم کے جانوروں کے حالات علمی خواص پیدائش وغیرہ معتبر کامل معہ تصاویر مندرج ہیں کوئی بات نہیں چھوڑی (۱) خانگی چوپائے (۲) درندو چرند (۳) گھریلو پرند (۴) آبی پرند۔ شکاری پرند۔ گانیوالے پرند (۵) کیڑے مکوڑے۔ مکھیاں۔ چھپکلیاں۔ زہردار جانور (۶) دریائی اور سمندر کے جانور ہر قسم (۷) بندر بن مانس اور عجیب جانور (۸) نظام حیوانات .. قیمت ایک روپیہ۔

جواہر مشاہیر

جسمیں تمام پیشوایان مذہبی ممبران کانگریس کی سوانحعمریاں۔ فرنگی موحدوں اور یونانی فلاسفروں کے حالات۔ دنیا بھر کی مشہور عورتوں کے تذکرے ہر زمانہ اور ہر ملک کے نامی گرامی پیغمبروں بادشاہوں عالموں اور بہادروں کے حالات مفصل درج ہیں۔ اسی سے زیادہ مختصر مگر مکمل و معتبر سوانحعمریاں معہ تصاویر۔ تو بھی قیمت ایک روپیہ جواہر نباتات عہ۔ جواہر زراعت عہ۔

المشتہر پیارے لال رینڈا۔ بردھا دا گنج
ہردواگنج ضلع علی گڈھ

ایک سنیاسی کی مجرب دوائیں

میرے پاس ایسی مجرب در آزمودہ دوائیں آنکھوں کی ہیں کہ جنکے آنکھوں کے حسب ذیل روگ دور ہوتے ہیں

چھائی - پھولا - دھند - غبار - پڑوال - پرتیہ - پانی بہنا اور ناسور آنسو ایسکے اور بھی چند ادویات مجرب آزمودہ پراچین ویدک گرنتھوں سے اپنے سودیشی بھائیوں کے فائدے کے واسطے تیار کی ہیں۔ مثلاً آتشک سوزاک جریان منی - نامردی - تپ تلی - بواسیر - خنازیر وغیرہ وغیرہ جنکی آمدنی دس روپیہ ماہوار سے کم ہوگی۔ ان کو سوائے آتشک اور سوزاک اور نامردی اور جریان منی اور سب ادویات مفت بلا قیمت بھیجی ہونگی جسکی آمدنی اس سے زیادہ ہوگی۔ ان کو سب ادویات نصف قیمت بھیجی جونگی۔ تمام ویلیو پے ایبل پارسل دوا کوئی دوائی طلب کریگا انکو نصف قیمت محصولڈاک ہر ویلیو پے ایبل پیشگی روانہ کرنے ہونگے۔ ورنہ تعمیل حکم نہ ہوگی۔ اور کوئی پارسل لوٹنگی واپس نہ لیا جاویگا۔ ہر ایک سجن مہاشے خط و کتابت کے اپنی سیوا مجھسے کرا سکتے ہیں ہمراہ خط کے ٹکٹ ضرور جواب کے واسطے روانہ کریں۔ ورنہ جواب نہیں دیا جاویگا۔ ہماری طرف سے تمام خطوط و پارسل بیرنگ روانہ ہونگے۔ بیرنگ خط کوئی مہاشہ نہ لکھیں۔ ورنہ واپس ہونگے۔ اور جو دوائی تیار نہ ہوگی۔ وہ درخواست کنندہ کی لاگت سے تیار کر کے دیجاویگی۔ المشتہر آپ لوگوں کا شبھ چنتک نتیانند سرستی اناتھ بھارت سیوک

استری سکشا کے سہایکوں اور رسیقوں کو مژدہ

استری سکشا پریمیں نے بہت دنوں تک تلاش کیا مگر کوئی ایسا پستک نہ ملا۔ جو کہ شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی سدھار کرنے والا ہو۔ مجھ کو اس وشیہ بہت دنوں تک فکر تھی۔ اسی عرصہ میں میرا آنا گجرات کی جانب ہوا۔ یہاں پر مجھ کو میری خواہش کے موافق ایک اُتی اُتم پستک جسکو کہ لوگ یہاں پر اسٹینڈرڈ پستک

تے ہیں۔ اور گائکوار کے راج میں کنیا پاٹھ شالا میں ٹکسٹ بک مقرر ہے لگیا۔ چونکہ اسکی بھاشا ایسی تھی کہ جسکو مغربی شمالی پنجاب کی استریاں نہ سمجھ سکیں مجھ کو اسکا اُلٹا ہندی بھاشا میں کرنا پڑا۔ اس پستک میں آٹھ پرکرن ہیں۔ پہلے پرکرن میں بنیاد ارتھات سنسار روپی مکان کی بنیاد۔ دوسرے پرکرن میں دویا۔ تیسرے میں دھرم۔ چوتھے میں برہم۔ پانچواں بیوہ وبرت۔ چھٹے میں گرہ کرتھ۔ ارتھات گھر کا کام کاج۔ ساتویں میں بالکوں کا پالن اور سکشن اور آٹھویں میں کرتویہ کرتویہ۔ ارتھات فرائض کا ذکر ہے اب یہہ پستک بالکل تیار ہے۔ کیول چھپنا باقی ہے۔ تین سو گراہک ہو جانے پر چھپنا شروع ہو جائے گا۔ کتاب کا جلد یا دیر میں چھپنا گراہک مہاشیوں کی اتساہ پر موقوف ہے۔ اگر اس پستک کو خرید کر بھاشا نہ کرتا کی شرم کا احترام کیا۔ تو آئندہ بھی ایسے ہی علمی خزانے نظر کرنے کی ہمت بڑھیگی۔ قیمت صرف ۱۲ مگر جو مہاشے پیشگی قیمت ۱۵ نومبر کے اندر ارسال فرما کر مدد کریں گے۔ اُن کو صرف ۸ دینا ہوگا۔ خریداری کی درخواستیں پتہ ذیل سے ہونی چاہیئے۔

المشتہر پنجم سنگہ ورما منتری آریہ سماج بڑودہ گجرات۔

نوٹس

چونکہ گورداسپور میں دو آریہ سماجوں کے ہونے کی وجہ سے ڈاکخانہ سے چٹھیات لینے میں دقت ہوتی تھی۔ اب حکام ڈاکخانہ نے خط وکتابت کی چٹھیات دینے سے دونوں سماجوں کو انکار کر دیا ہے۔ تاوقتیکہ نام پر نہ ہوں۔ اسلیئے جملہ آریہ سماجوں کے منتری صاحبان کی خدمت میں پرارتھنا ہے۔ کہ خط بنام ہر روانہ فرمایا کریں۔ آپکا شبھ چنتک

بسنت رام رنڈ ا سکرٹری آریہ سماج گورداسپور نو

اشتہار

درخواست ہو کہ آریہ سماج بجنور کے ایک سبھاسد اگروال ویش مہتل گوتر بعمر ۲۵ سال ملازم سرکار جو ۵۰ پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ کسی ایسی سجاتیہ بدھوا سے پنر لواہ کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ سبھاؤ سے سوشیل شدہ انگ اور آریہ کل سے ہو۔ یدی کچھ ہندی بھی پڑھی ہو۔ تو سر اوتم ہے۔ جن صاحبوں کو یہہ سمبندھ منظور ہو وہ منتری آریہ سماج بجنور سے خط وکتابت کریں۔ یہہ بھی واضح رہے کہ ان مہاشے کی پہلی استری سے ایک پتری ہے۔ جسکی آیو آجکل تقریباً آٹھ سال کی ہوگی۔

المشتہر بھگوانداس آریہ
منتری سماج بجنور

ایک کھتری کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

شرائط تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) لڑکا از قوم کھنہ مرہوترہ سیٹھ ہو خواہ ڈھائی گھر میں سے خواہ چار گھر میں سے ہو۔ (۲) لڑکے کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو (۳) آریہ خیالات کا ہو صحت جسمانی اچھی ہو (۴) خانہ جو روزگار کا ذریعہ عمدہ ہو۔ اگر طالب علم ہو تو کسی جماعت میں تعلیم پاتا ہے۔ والدین کی حالت اچھی ہو۔ اگر ناخواندہ ہو تو ذریعہ معاش عمدہ رکھتا ہو۔ (۵) درخواست کرنیوالا سب حالات مندرجہ بالا قلم بند کرے۔ درخواستیں بتوسط مہتم پرچارک کی معرفت آنی چاہیئے۔

ویدپرچارک

اس نام کا ایک ماہوار پرچہ جسمیں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے۔ ویدپرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جاویگا۔ المشتہر مینجر ویدپرچارک پریس جگراؤں ضلع لودھیانہ

ویدپرچارک پریس جگراؤں کی پستکیں

شب پوٹن ۱۰ دو چوپائی ۸ روپیہ۔ سمرتی پستک بھاکھا سنسکرت ٹیکا مول پستک ایک روپیہ۔ گیتا گوبند کی بھاکھا ٹیکا پورا ۵ و ساتھ تت کوی بھاکھا ٹیکا ۸ ۔ چانکیہ نیتی بھاکھا ٹیکا ۵ ۔ پرارتھنا پستک مصنفہ لالہ دیوراج ۲ ۔ راماین سار ۲ پائی - اشٹو ودچار ۲ پائی - شرادھ بیوستھا ۲ پائی سپریم ساگر انگریزی میں چھپا ہوا قیمت ۸ مجلد ۱۰ سنسکرت پستکیں شام وید سنگھتا سوبست ۱۲ یجر وید سنگھتا سوبست ۸ ۔ ایشادی سو اپنشد ۱۲ ۔ انسری انگرہار سٹیم لشٹواد ستا کی چھ سمرتی ۱۰ ۔ بیاس سمرتی ۲ ۔ اشٹ کین اپنشد سنسکرت ٹیکا سہت نیلے دشوم بالساین منی کرت بھاشیہ ۸ ۔ نیائے سوتر برتی تشتاتھ پنچانن کرت ۸ ۔ سانکھیہ پرچن بھاشیہ ۱۲ سانکھیہ سوتر برتی ۔ ارشاد یک سوتر برتی ۸ ۔ یوگ درشن بیاس بھاشیہ ور کھٹ شاستر مول ۸ ۔ نشست وید یک ۱۲ ۔ ویاکرن پستکیں۔ پاتنجل مہابھاشیہ کیٹبٹ کرت ویاکھیا سہت ۸ ۔ کاشکا اشٹا دھیائی کی برتی ۸ ۔ کاتباین سوتر پدیا رو ۴ ۔ گرنتھ رتن ۸ ۔

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ عمدہ اور سستے نرخ سے ہو سکتی ہے۔ لالو وقت بھیدیکھو۔ جلد چھپکر پہونچ سکینگے۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

اور ہمراہ ذریعہ ریلوے اسی روز مشتریان بانشان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کی عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل سوشیل ناول مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور ابتداق لطائف و ظرائف تجربہ کی پرمغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج رہتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو رامچندر صاحب ودیا مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں - باہر والوں سے معہ محصول ڈاک للعہ شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے - تاکہ عام لوگ فایدہ اوٹھا ئیں - جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیںگے - اُن کو ایک عجیب ناول مفت نذر کیا جائے گا - درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیے - المشتہر کشن سروپ ورما منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگر آپ نے بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے ہتھکنڈوں سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنہیں عیسائی مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے - حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے - حضرت مسیح بے گناہ نہیں تھے حضرت مسیح کی چوری - حضرت مسیح کی بیرحمی - معجزہ بائبلی حضرت مسیح کی بے علمی - سبت کے روز کام کیا حضرت مسیح کلیسیا کے حوالے ہوئے - توریت کے رو سے بوگ کرنے پر حضرت مسیح کی موت معجزوں کی اقسام - بائبل کا خدا رحیم و عادل - عیسائی مت دنیا میں کس طرح پھیلا - پہلی - دوسری - تیسری - چوتھی - پانچویں - دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں - عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک - تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقے اور بائبل کی تحقیقات - فرقہ اسکولینیہ - کتاب ... ... سماجی کیزر - رومن کیتھولک - یونانی چرچ - پروٹسٹنٹ - انجیل متی - انجیل یوحنا - رسالہ اعمال - حضرت موسیٰ کی کتاب یسعیاہ کی کتاب - حضرت سلیمان کی کتاب - لوقا کی کتاب - مقابلہ یہودی - انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا عربی اور تاریخی حضرت مسیح کا مرتبہ پیدا ہونا - بعض قوم کی خدمت میں اصل ہیئت بتاتی غیر الفاظ میں ادا کی ہے - یہ ایک سو رشتہ صفحہ یعنی ۱۰ جزو کی کتاب - عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کیساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں چھپی ہوئی ہے - اور برائے فروخت موجود ہے - باوجود ایسی نادر و بے بہا عمدہ کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸ مع محصول ڈاک ۱۰ مقرر کی ہے پالیسی لاریب ہونگے جو طالب سے زیادہ خریدنے پر بیس فیصدی کمیشن جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرماویں - ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئے گا - المشتہر کشن سروپ

شہر میرٹھ ورما مہتمم ودیا درپن

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی ہیں باوجود یکہ ۱ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے مگر وہ پختہ نہیں ہوتی قلم بہت گاڑھا ہوکر چلتا ہے - مجبوراً اسمیں کالی لگائی جاتی ہے - وہ اکثر خراب ہو جاتی ہے - جاوا اچھی طرح نہیں ہوتا - اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ کاغذ پر لکھنے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر بنواتے ہیں - جسکے سبب بہت ہرج ہوتا ہے - ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے - جو روانگی میں اوّل ہے اور جاوا کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر پر ایک لکیر کھینچی جاوے تو نقش کا نجہ ہو جاتا ہے - اس سیاہی نے ان نقصوں کو دفع کر دیا - استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے - جسکی خریدی آپنے تعریف کی منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کوہ نور کے مالک تحریر ہیں - کہ سیاہی کالی واقعی بڑی ہی ہے - جیسی کہ تعریف کیگئی ہے - قیمت فی سیر ۲ روپیہ محصول بذمہ خریدار -

المشتہر کشن سروپ ورما مہتمم ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہوگیا ہے - اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ قلمہ و پیوند لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روشیں وغیرہ تیار کرنے کے قواعد نہایت عجیب و عمدہ درج ہیں - کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی - بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریںگے ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام حقیقی پیدائش کا موسم مشابہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام حفاظت وغیرہ دیا ہے - مضامین اس کے نہایت کے طور پر ہیں اور معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں - باقی کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے - قیمت صرف ایک روپیہ -

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) میوں کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) میوں کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت

(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	معالجہ وغیرہ
(۱۲) کھجور دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) الوٹ منتخبات

المشتہر کشن سروپ ورما مہتمم مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے خریدار ہوکر پورے سال کی قیمت مبلغ تین روپیہ پیشگی بھیجا دینگے - اُنکو ایک جیب گھڑی بنام سیلکس واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے - مفت نذر کیجاویگی -

المشتہر منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام　　انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فایدہ کے کسی قدر بھی نقصان پہونچا ہے - اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاوے گا جو بینک میں داخل کر دیا گیا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ اجن مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند جالا - پڑوال - غبار - پہولا - جالا - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - انکھوں کی تندرستی کیحالتمیں اسکے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسر صاحبان نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ تحریر فرمائے ہیں - جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - حال ہی گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر کہ جنکو ہم نے امتحان کیمیاوی کے لیئے یہہ سرمہ دیا تھا - بعد امتحان کیمیاوی اسکی تصدیق کرتے ہیں - کہ ممیرے کا سرمہ میا سنگہ اہلو والیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلی قسم کے سرمے اور ایک مفید جڑی بوٹی (ممیرے) سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا - کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے - بچے سے لیکر بوڑہے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عشہ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - درخواست پر پتہ صاف خوشخط تحریر ہو -

المشتہر پروفیسر میا سنگہ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ تازہ سندات میں سے منتخب کر کے ذیلمیں درج کیجاتی ہیں کہ تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کے مفید اکسیر ہونیکی بابت حالمیں تصدیق

جناب ڈاکٹر ولی محمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دار الشفا حیدرآباد دکن

جناب ڈاکٹر مسری پت سہائے صاحب ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سول سرجن شفاخانہ سیو ضلع جہانسی بتاریخ ۲ - جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر بخشی لچھمنداس صاحب انچارج شفاخانہ بیل دستہ رسالہ بتاریخ ۱۰ - جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر غفار داد خان صاحب انچارج شفاخانہ نربر ریاست پٹیالہ - بتاریخ ۲۲ - جون ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر غلام مصطفی خان صاحب انچارج شفاخانہ کانگنج ضلع اٹیہ بتاریخ ۳۰ - جون ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب انچارج شفاخانہ فیروزپور بتاریخ ۷ - جولائی ۱۸۹۶ء

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ڈویژنل میڈیکل افیسر مقام بورڈ بوبام بکیم پور ملک آسام ۱۴ - جولائی ۱۸۹۶ء

راجپوتانہ گزٹ اجمیر بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۸۹۶ء

کچھہ عرصہ سے ہمارے اخبار کے پڑہنے والے ممیرے کے سرمہ کا اشتہار اخبار صفحہ میں ملاحظہ فرماتے ہونگے - اور اسکے عمدہ ہونیکی صداقت میں بہت سے ڈاکٹروں اور رئیسوں اور شریفوں کی اسناد خصوصاً ڈاکٹر صاحب ممتحن کیمیاوی ممالک پنجاب کا سارٹیفکیٹ بھی دیکھا جاتا ہوگا - ہر چند آجکل اخباروں کی دنیا میں بے شمار اشتہارات شایع ہونے لگے - جنکی تعداد برساتی مینڈکوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہے - اور ان میں شاذ و نادر ہی ایسے نکلیں گے جنکا اشتہار حرف بحرف سچا ہو - مگر برخلاف انکے ممیرے کے سرمہ والا اشتہار سرتا پا سچا ثابت ہوا - کیونکہ ہم نے پروفیسر میا سنگہ جی صاحب مالک کارخانہ مذکور سے دونو قسم کے (سیاہ و سفید) سرمہ کو منگوا کر امتحاناً انکا استعمال کیا - تو بہت ہی مفید پایا - ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ ممیرے کا تو نام ہے کوئی اکسیر کی قسم سے اس سرمہ میں ڈالی گئی ہے - غرض کچھہ ہی ہو - انکھہ کی تمام بیماریوں کے لیئے لاثانی اور نایاب چیز ہے - عالیجناب ارسطو زمان مسیح دوران حکیم سید میر ابراہیم علی صاحب عرف پیر جی پیرہ خواجہ غریب نواز اجمیری نے بھی جنکی عمر ۱۱۰ برس کی ہے - اور جو اپنی حکمت اور وسیع تجربہ کے مقابلہ میں کسیکی دوا کو پسند نہیں کرتے اس سرمہ کا استعمال کیا - اور فایدہ پاکر بہت کچھہ تعریف اسکی فرمائی - خوبی یہہ کہ گوریوں میں ہے - ہماری رائے میں اس نادر الوجود سرمہ کے مول میں دنیا بھر کی نعمتیں صدقہ کیجائیں تو زیبا ہے -

ع ہر دو عالم قیمت خود گفتہ - نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز - آنکھوں کے بیمار کیا دیکھتے ہیں جلد منگوائیں - اور نفع اوٹھائیں - اپنی آنکھوں کو بیماری سے بچائیں - کیونکہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۱۹ - فروری ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا ہے -

ست دہرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

मित्रस्य चक्षुषाँ समीक्षा महे

"ہم سب آپس میں متر بہاو سے برتیں" "اپشورینیم کا پالن"

اپدیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست اسّت کا بے تعصب نرنے کرنا۔
(۲) اپنشار یرکت اندیک سناتن سے متعلق مضامین خاص تیار کرنا۔
(۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا۔ (۴) دہرم سمبندہی اور دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

اخبار
ست دہرم پرچارک

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے [illegible] بدیشگی محصولڈاک معہ [illegible] طالب علموں سے [illegible] معہ محصول [illegible] دہرم [illegible] کو مفت (۲) اجرتِ اشتہارات فی سطر کالم ایکبار، زیادہ مدت کے لئے خاص انتظام ہوسکتا ہے

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے پاٹھ نیم کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کیلئے آریہ آریہ اوشدالہ اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوامیں دگیاپن دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج معالجہ ازروئے بیدک و یونانی بیدیوں جات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال [illegible] تعریف آپ کرنا دانائی نہیں۔ [illegible] ترش ست۔ دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر منہ نہ پھیرئیے۔

بھاسکر سی انجن بہہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ [illegible] ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیابند۔ جلن۔ خارش۔ پڑوال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ۸ سیاہ ۱۲

پوشٹ بل دائنی رس۔ یہ معجون قوت باہ و امراض ذیل کے لئے از بس مفید ہے۔ جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان [illegible]

دماغ سستی بیٹھوں کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ [illegible]

ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جس سے دل کا دھڑکنا۔ سانس کا چڑھنا۔ ٹانگوں کا پھولجانا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔ [illegible] روز میں بالکل آرام ہوجاتا ہے قیمت فی پیکٹ [illegible] **سوزاک کی دوا** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہوگیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہوجاتا ہے قیمت فی ڈبی [illegible] **بواسیر کی دوا**۔ [illegible] روز میں کلیہ آرام ہوجاتا ہے۔ [illegible] خواہ کیسی [illegible] ہوگیا ہو قیمت فی بکس [illegible]

سوزاک آتشک کی دوا۔ جو اکٹھا ہو۔ اس کے [illegible] دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے فی بی [illegible] **آتشک کی گولیاں** [illegible] کھانے سے نہیں [illegible] آتشک بہت جلدی [illegible] جاتے ہیں۔ فی بی [illegible] ضعف باہ [illegible] مقوی [illegible] تخم۔ بلغم۔ خوراک تھوڑی کھانی [illegible] کے لیئے ڈبی کافی ہے۔ فی ڈبی [illegible] **لطف کی گولیاں** [illegible] میں کامل آرام دینے والی فی بکس [illegible] **قوباکی دوا** [illegible] میں آرام ہوجاتا ہے۔ فی بکس [illegible] درخواستیں پتہ ذیل پر

آنی چاہیئیں۔ المشتہر [illegible] آریہ اوشدالہ بٹالہ ضلع گورداسپور

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر سے مل سکتی ہیں

[illegible] قیمت [illegible] استری [illegible] قیمت [illegible] قیمت ۲ پائی۔ شاستر ارتھ جہنگ گھیانہ [illegible] جیون چرتر [illegible] قیمت [illegible] جیون چرتر حقیقت رائے قیمت [illegible] ناگری [illegible] ڈاک نظارا قیمت۔ [illegible] کی پرارتھنا [illegible] قیمت۔ [illegible] بجواب [illegible] پرچار [illegible] ایضاً بار دوم قیمت [illegible] رسالہ یوگ بجواب اعتراضات [illegible] قیمت [illegible] آریہ سماج میں شانتی پھیلانیکا اصلی اوپائے قیمت [illegible] ستیارتھ پرکاش قیمت [illegible] ویراگ بھجناولی قیمت [illegible] ایضاً حصہ دوم۔ [illegible] آنند قیمت [illegible] راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ قیمت [illegible] کو تاریخ نہیں ایک [illegible] کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت [illegible] آریہ سماج قیمت [illegible] تکذیب براہین احمدیہ [illegible] قیمت [illegible] دہرم [illegible] قیمت۔ [illegible] ناگری [illegible] کا جیون چرتر۔ [illegible] ست اسّت پرکاش بجواب عترضات ستیانند [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر



جوہر عشبہ جو لوگ اپنی ناتجربہ کاری یا بری عادتوں کی وجہ سے اپنی زندگی کے باعث ایک گناہ خرید لیتے ہیں جو جانی دشمن ہے بچاؤ کے لئے جوہر عشبہ کے قدر کی طرح ... دکھ دیتا ہے ... خارش پھوڑا پھنسی کی رنگت کی سیاہی کمزوری ... مزاج صفراوی ... قیمت فی شیشی ... ۱ عہ

عرق ... کی بیماری ... سوزاک ... ہو تو دن میں ... کلی صحت ... جاتی ہے ... قیمت فی بوتل عہ

حبوب حیات یعنی زود اثر ... ضعف دماغ ضعف معدہ ... جوانی کی پیدا کردہ خرابیوں کے لئے اکسیر ہیں ... قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولی عہ

عرق ... مفید ہے ... زردی کو دور کرتا ہے ... قیمت فی بوتل عہ

بکھوڑے ناصر ... کھانسی ... کا بالکل فائدہ ... قیمت ... کلاں عہ

پیھرا نوبیا لوور یعنی مجرب دافع مرض جریان - یہ ایک فقیر کا نسخہ ہے ... پانی کی طرح گرتی ہو ... قیمت ... عہ

حب ... اکسیر ... قیمت فی بوتل عہ

حبوب بواسیر اکسیر ... خونی و بادی - فی ڈبیہ ... عہ

لگو و انیز ... فی بوتل عہ

... افیونیوں کو افیون کی ... فی شیشی عہ

المشتہر ... ٹنڈ ٹیکل ہال - لوہاری دروازہ امرتسر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	یہ سریع الاثر جلی طاقت کے لئے جو کثرت مخدرات و مسکرات بلوغیت کی بد پرہیز ... کو دور کرتی ہے فی شیشی ...
[illegible]	... استعمال سے بلا شبہ فائدہ ہوتا ہے ... نہیں دو دفعہ میں آرام ہوتا ہے قیمت چار روپیہ
[illegible]	... گنٹھیا درد ... ریاح ... کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	... علاوہ نزلہ زکام ... درد سر بال ... سفید ہونے سے روکتا ہے فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنے - کیڑا لگنے - بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دانت ... ہوتے ہیں قیمت ...
[illegible]	سقوط البصر ... ضعف بینائی - غبار - خارش - سرخی جالا - روشنی کی ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	... پیشاب ... تشنگی ... درد کمر خرابی جگر ...
[illegible]	نفخ شکم ... ورم جگر ... یرقان ... گردہ ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	... جریان خون ...
[illegible]	... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	زخم کہنہ - ناسور - خنازیر - بھگندر - زخم میں کیڑا پڑ جانے ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	چار پانچ منٹ میں ... آتا ہے لطف ... قیمت ...
[illegible]	دائمی بخار - درد سر ... اعضا شکنی سب ... جاتے ہیں قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ بیٹھے ہوں ... فی تولہ ...
[illegible]	کثیر الوقوع امراض کی ماہیت ...

دیکھنا چاہو - تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو - ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے - رسالہ دافع آتشک و سوزاک ... رسالہ ... بواسیر اور رسالہ ... اور المحذرات من المسکرات اور رسالہ قیافہ ارسطو ... ۹

المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور ...

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی امریکی اکسیر دوا

... بہت عرصہ سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا - اور سینکڑوں اشخاص پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے ... دھات گرنے سے ... کوئی خرابی آ گئے ... کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے - اس گولی سے عورتوں کی ... کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے - طلا فی شیشی ... - گولی فی شیشی ... مصلحت ...

عرق کافور ... کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا

ہے ... کوئی ... سو ... میں ... آرام ہو جاتا ہے - اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے - ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے ... وقت ... آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ... المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

سکتر دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی ... کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا

شائقین فوٹوگرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹوگرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی - قیمت صرف ... محصول ڈاک ... دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا - ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے -

المشتہر

کندن لال خزانچی سیوا کمپنی دہلی

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میرے والد جناب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ملازم حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی کی بابت بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج کے ہیں جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کی پیشہ کرتے ہوئے تیس سال ہو گئے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

فہرست ادویات

جوہر عشبہ جو اعلیٰ قسم کی جنگلی سارسپریلا سے [illegible]

[illegible]

انتھا سیمپر یعنی دق کی مجرب [illegible] صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا، پیاس کا زیادہ لگنا اور پیشاب میں شکر آتی ہے [illegible] قیمت فی بکس [illegible]

دمہ قبض کی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ انکا استعمال کریں قبض دور ہو جائیگی قیمت ۳۲ گولی دو روپیہ۔

کھانسی یا ضم [illegible] کھانسی کے لئے [illegible] تجربہ کی [illegible] ہیں فی شیشی [illegible]

ہاضمہ کی [illegible] انسان کی زندگی [illegible]

بات ہے فی شیشی دو روپیہ **درد سر کی دوا** کیسا ہی درد شدت کا ہو فوراً جاتا رہتا ہے [illegible] عمدہ دوا تجربہ میں نہ آئی ہوگی قیمت [illegible] **دافع دردی** اس دوا کے لگانے سے [illegible]

قیمت فی بکس [illegible] **درد دانت کی دوا** دانت میں خواہ کیسا ہی سخت درد ہو [illegible] لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ **دانتوں کا خوشبودار منجن** اسکے استعمال سے [illegible]

[illegible] فی بکس [illegible] **عرق اوائن** اسکے چند روزہ استعمال [illegible]

[illegible] فی شیشی [illegible] **گرمی کی دوا** نہایت عمدہ قیمت فی بکس [illegible]

نوٹ [illegible]

[illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم سب آپس میں مترکی نظر سے بجاؤ سے برتیں

सत्य धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جلد ۱۸۹۶ | جلد سنبت ۱۹۵۳

اودیش
(۱) ویدوکت ست دھرم کا پرچار اور ستیہ کا بے تعصب [illegible] کرنا (۲) شاستریک [illegible] سے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتما ذی [illegible] جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

نیم
(۱) قیمت عام [illegible] [illegible]

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرضوں کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں بہت تھوڑیا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے ۔ چہرہ کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔ [illegible] اسکے استعمال سے [illegible] جاتی ہے ۔ ہر قسم کی جریان منی کو نہایت مفید ہے ۔ [illegible] سستی اس سے جاتی رہتی ہے ۔ جو لوگ قوت باہ کو ہاتھ دھو چکے ہیں ۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے ۔ غرضیکہ جنہیں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں ۔ اس کے تدارک کے لئے یہ آب حیات ہے ۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدہ کو حقیقی اکسیر ہے ۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی ۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ ۔

روغن مسیحا ۔ [illegible] العلاج امراض سستی باہ ہے ۔ [illegible] ذکر کو نہایت مفید ہے ۔ رگ [illegible] درست ہو جاتے ہیں اور [illegible] خواہ [illegible] پیدا ہوتی ہے ۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ ۔

دوائی آتشک ۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ۔ اگر بالوں میں داغ بھی ہو گیا ہو تو بغیر کسی تکلیف کے دستوں کے دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ للعہ

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جان کی عارضہ ہو گیا ہو تو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ ۔

المشتہر حکیم تارا چند از مجربات پنجاب

ڈاکٹر سسن کی نایاب انگریزی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے [illegible] کی [illegible] سے مستفید [illegible] لیکن غرض [illegible] کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا ۔ بڑے تجربہ اور [illegible] سے یہ دوا نکالی ہے ۔ [illegible] گرنے سے یا [illegible] کوئی خرابی آ جانے سے بیٹھ میں یا پیڑو میں [illegible] نقص [illegible] ہو [illegible] لگنے سے یا گولی کھانے سے [illegible] ۔ اس گولی سے عورتوں کی [illegible] [illegible]

نی شیشی ۵۰ دانہ ۵ روپیہ

عرق کافور مسیحی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہے ۔ سو بیماروں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے ۔ اسکا استعمال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے ۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے ۔

المشتہر
ڈاکٹر گوپال لال بھجن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ۔ ڈاکٹر صاحب کا بنایا ہوا عرق کافور بڑے کام کی چیز ہے ہم نے بھی کئی دفعہ چند مریضوں پر استعمال کیا ۔ مفید ثابت ہوا ۔

اشتہار

گوپال [illegible] میں ایک [illegible] [illegible] سات سال [illegible] [illegible] [illegible]

سبھا کا یہ خیال ہے کہ جو چیز ہیں یہ پر ہے
وہ ہمارے پیاروں کو ملے۔ چاہو وہ مر بھی گئے
ہوں۔ اور اسی وجہ سے کمان اور یگ پاتر
مردے کی چتا کے ساتھ جلانے کے لیے دئے
جاتے تھے۔ یہ سوال کہ مردہ روحیں واپس
آکر پنڈوں کو کھا بھی سکتی ہیں دل سے
بھلا دیا گیا۔

یہ کافی تھا کہ انکو دیا جاتا اور اس طرح سے
اپنے پتا۔ پتامہا۔ پرپتامہا کی یادگار بھی
جاتی۔ چونکہ یہ پنڈ ایسے موقعہ پر بنائے
جاتے تھے جبکہ پریوار کے لوگ کھانا کھانے
کے لیے اکٹھے ہوتے تھے۔ اس لیے جیتے جاگتے
ممبر ان پنڈوں کا کچھ حصہ لیتے ہونگے چونکہ
یہ پرکھوں کی بھینٹ کیے جاتے تھے۔ اس
لحاظ سے شرادھ مردہ اور زندہ دونوں کے لیے
تھے۔

جلد ہی جبکہ جہالت کا زمانہ آیا اور لوگوں نے
اپنے آپکو ترغیب دے لی کہ مردہ لوگوں کی
روحیں شریر دھارن کر کے پرتھوی پر پنڈ
کھانے آتی ہیں۔ تب ہی معترض کہنے لگے کہ
شرادھ فضول ہیں کیونکہ مردہ لوگوں کی روحیں
انکو کھاتی ہوئیں یا ان سے لابھ اٹھاتی ہوئیں
پرتیت نہیں ہوتیں۔

اس طور پر تو ہمارے ہمیشہ ناستک خیالات کا
موجب ہوتے ہیں۔ شرادھ کی ایک عمدہ تعریف
آپ ان شبدوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ جو کہ
رشی ہریتی کا وچن ہے کہ

प्रेत पितृश्च निर्दिश्य भो
ज्यं यत्प्रियमात्मनः
श्रद्धया दीयते यत्र तच्छ्रा
द्धं परिकीर्तितं।

اسی میں لکھا ہے کہ یجرویدی شرادھوں کو پنڈ
دان (صرف) رگویدی انکو دوج آرچنم
(برہمن کھشتری۔ ویش کی تعظیم) اور سام
ویدی دونوں ہی باتیں سمجھتے ہیں۔

यजुषां पिंडदानं तु ब
ह्वृचानां द्विजार्चनं श्रा
द्धशब्दाभिधेयं स्याद-
भवं सामवेदिनः।

میری سمجھ میں اس حالت میں سام ویدی درست
مانتے تھے۔ شرادھ۔ مرت کے لیے بھینٹ اور
زندہ لوگوں کے لیے سمان تھا خصوصاً ان دوجوں
(برہمن کھشتری۔ ویش) کا جو کہ شرادھ
پڑھاتے تھے۔ یہ پنڈ یا تحائف نزدیکی رشتہ داروں
اور دوستوں کو ملنے چاہیئں اور چونکہ میں نے
دیکھ لیے ہیں۔ اس لیے میں خود اکثر شرادھ کی
بھینٹ ہندوستان سے پراپت کرتا رہا ہوں
گو میں آریہ ورت میں پیدا نہیں ہوا۔ اب میں
اپنے پتر کو بباعث مصروفیت کے سہایت کرتا
ہوں"

آپ کا دوست اور وفادار
دیشی سنیڈ
"ایف میکس مولر"

جو مقام کہ ناظرین کی خاص توجہ کے لائق
تھے۔ انکو ہم نے موٹا کر دیا اور خطوط وحدانی
لگا کر انکی مختصر تشریح انکے اندر ہی کر دی۔
کیا سناتن دھرم سبھا کے سبھاسد میکس مولر
کی مذکورہ رائے کو سجدہ کرنے کے لیے تیار
ہیں۔ اگر ہیں تو انکو شرادھوں کے موقعہ پر
دوج ارتھات برہمن۔ کھشتری۔ ویش کو
جو جن بزرگوں کی یادگار ہیں اور ساتھ ہی
وہ جو انکی تعظیم کے لیے دینا چاہیئے۔ اب شرادھ
کھانے والے صرف برہمن ہی نہیں سمجھنے چاہیئں
کہ وہ دوج ماتر۔ اور کیا اس سے بڑھ کر سناتنی لوگوں
کو عمل نہیں کرنا چاہیئے بارتھات میکس مولر کے
کہنے کے مطابق اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور
دوستوں کو شرادھ کی بھینٹ ہو جانی چاہیئے
میکس مولر کے بیان کہ میں خود ہندوستان
سے کھاتا ہوں۔ واقعی سناتن دھرم مہامنڈل
کے لیڈروں کو حیرانی اور حسد کے سمندر میں
ڈالیں گے۔

میکس مولر نے واقعی شرادھوں پر خوب
رائے دی۔ انہوں نے جیسا کہ سالگرہ کا تیوہار ہوتا ہے
ویسے ہی انکو ٹھہرا دیا۔ اب سناتنی لوگوں کو چاہیئے
کہ آج سے مروج شرادھوں کو تلانجلی دیتے ہوئے
بزرگوں کی یادگار میں دوج آرچن کرنا شروع کر دیں
اگر اس پر بھی سناتنی کنبھ کرن کی نیند میں رہیں
تو بس پھر انکی ہٹ دھرمی صاف عیاں ہوگی
اور پبلک انکے مذہب بنانے کی لیلا سے خبردار
ہو جائیگی کہ یہ عجیب لوگ ہیں کہ مذہب کے
فیصلہ پر عمل کرنے کو طیار نہیں لیکن فیصلہ
طلب کرنے کے لیے زمین آسمان کے قلابے
ملاتے ہوئے انگلینڈ تک دوڑتے ہیں۔

ریویو

رسالہ رام سنہی چرتر مصنفہ لالہ سنگلین
جی طالب علم ایف اے کلاس اجمیر قیمت ۱ر
(مطبوعہ مطبع کرانتی پنڈ) مصنف نے
اس ۲۴ صفحے کے رسالہ میں اجمیر کے رام
سنہی دوار کے بڑے نام سادھوں کے روزانہ
کرتب کا ذکر کرتے ہوئے انکے ایسے بڑی بڑی
موٹی لمبی مالاؤں کے کھٹکھٹانے سے طوطے
کی طرح رام نام کا جاپ۔ اور شان بکھان میں

وہ پرتی ندہی ہوکر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب
کی انترنگ سبھا کے جلسوں کے لئے آتے ہیں
سفر خرچ ملنا چاہئیے۔ لیکن کرانچی اور کوئیٹہ
آریہ سماجوں کو اس خرچ کی زیرباری سے
سبکدوش کرتے ہوئے گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ
آدی نزدیک کی سماجوں کو زیربار کرنا چاہتا ہے
اس لئے کہ کورم ہو سکے۔ ہمارے وچار میں یہ تجویز
ٹھیک نہیں۔ سماجوں کو اپنا دھن اپنی سبھا کے پرتی ندہیوں
کے سفر خرچ ادا کرنے میں لگانا اوچت نہیں۔
کیا پرتی ندہی دھرم کے لئے اتنا بھی کشٹ
نہیں اوٹھا سکتے۔ کہ سفر خرچ اپنی جیب سے
کر کے سبھا کے جلسوں میں شامل ہوں۔ ذمہ داری
اور دھرم پریم ہی کورم پورا کرنے کے اعلیٰ
محرک ہیں۔ کل کو کوئی یہہ کہہ سکتا ہے۔ کہ
جلسوں پر جو اوپدیشکوں کے علاوہ ممبر آتے
آتے ہیں انکو بھی سفر خرچ ان سماجوں سے
جنکے وہ ممبر ہیں ملنا چاہئیے۔ اگر ممبروں یا پرتی
ندہیوں کے سفر خرچ کا ادا کرنا سماجوں کا ضروری
فرض ہو گیا۔ تو پھر احتمال ہے کہ کہیں یہ برائی
پنجاب میں نہ پھیل جائے۔ جو کہ اسوقت ممالک
مغربی و شمالی میں رائج ہے۔ وہاں بڑے بڑے
سیٹھ اور رئیس وکیل اپنا سفر خرچ سماجوں
کے فنڈ سے وصول کرتے ہیں۔ اور اس رواج
کا ہی تازہ پھل یہ ہے۔ کہ میرٹھ کے منشی
لچھمن سروپ وکیل نے ۹ روپیہ چار آنہ کا
بل میرٹھ سماج کو بھیجا اور جب بل کو میرٹھ سماج
نے تو برداشت نہ کیا۔ بلکہ آریہ ور پنڈت بھگوان دین
جی کو اپنی جیب خاص سے ادا کرنا پڑا۔ یہہ بل سفر
خرچ کا ہی نہیں۔ بلکہ پان تک کا خرچ بھی اسمیں
درج ہے۔ یہہ انوکھا بل ذیل میں لکھا جاتا ہے

کرایہ ریل میرٹھ سے مراد آباد تک	۱ر
کرایہ ریل واپسی	۱۳ر
چندوسی میں کرایہ یکہ	۵ر
کرایہ گاڑی مراد آباد	۲ر
" " واپسی	۲ر
کرایہ گاڑی میرٹھ	۱ر
مزدوری قلی تین تھانوں پر	۳ر
کرایہ سرائے چندوسی	۱ر
خوراک چندوسی	۳ر
پان اور پانی والیکو	۳ر
متفرقات (؟)	۵ر
مزدور مراد آباد	۱ر
میزان کل	۹ر

مردوں کا شرادھ اور میکس مولر کی رائے

ڈیڑہ سال کا گذرا ہوگا۔ کہ پنڈت کرپا رام جی
اوتنیاسی اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا
پنجاب نے سناتن دھرم سبھا کے پنڈت گنیش داس
سے مقام وزیر آباد میں مسئلہ شرادھ پر شاستر ارتھ
کیا تھا۔ سناتن دھرم سبھا جیسا کہ اسکا قاعدہ
رہا ہے۔ ہٹ دھرمی پر زور دیتی رہی۔ پنڈت
کرپا رام جی ہرگز نہیں چاہتے تھے۔ کہ شاستری
وشیوں پر میکس مولر جیسے وید دویشی عیسائی
صاحبوں سے جو کہ ویدوں کے مہتو کے سمجھنے
کے قابل نہیں ہیں کوئی رائے لیجائے لیکن
سناتنی پنڈت اسپر اصرار کر رہا تھا۔ مجبوراً
پنڈت کرپا رام جی کو ماننا پڑا کہ ہر دو تحریریں
میکس مولر کے پاس بھیجی جائیں۔ اور انکی رائے
لیجائے۔ اب جو عرصہ دراز کے بعد میکس مولر
نے سناتن دھرم سبھا کو اپنا جواب بھیجا۔ وہ
سناتن دھرم کے گزٹ پر ایک مسئلہ شرادھ
کی جڑ کو کھوکھلا کرنے والا ہے کیا ان کی
دھرم سبھا اب اسسے آئندہ کے لئے سبق نہیں
لیگی۔ اور کیا وزیر آبادی سناتنی لوگ
خصوصاً اب مردوں کے شرادھ کرانے
سے باز نہیں آئینگے۔ اگر انکو میکس مولر کی رائے
وزنی معلوم ہوتی ہے تو انکو چاہئیے۔ کہ
فوراً اس جہالت کے مسئلہ کو خیرباد کہیں
میکس مولر ان شبدوں میں وزیر آبادی بھائیوں
سے مخاطب ہو رہا ہے۔

"دوستو

مدت ہوئی کہ میرے سر کے بال سفید ہو گئے
اور میں نے پوتوں کا منہ دیکھ لیا۔ اس لئے
مجھے یہاں پر بھی اتنا سنیاسی ہو جانا چاہئیے تھا۔
لیکن اگرچہ میں وشرام کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے
انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی۔ امریکہ اور
خصوصاً ہندوستان سے اتنے خطوط آتے
ہیں کہ اگر میں دن بھر ان خطوں کا جواب
دوں تو مجھے اور بالکل فرصت ہی نہ ملے
جب مجھے آپ کا پہلا خط ملا تو میں نے اسکو بغور
پڑھا۔ اور اسکا جواب لکھنا آرنبھ کیا تھا۔
لیکن بعد ازاں وہ خط گم ہو گیا۔ بہت سے
کاغذوں میں یہہ کہیں گم ہو گیا۔ یا کوئی
دوست جسکو میں نے دکھایا لے گیا ہوگا۔
جیسا کہ میں نے اس موقعہ پر محسوس کیا اور اب بھی محسوس
کر رہا ہوں۔ کہ آپ شاستروں کو بہتر پرکار
جاننے کے باعث مجھ سے بڑھکر بہت خود
ہی ہو سکتے ہیں اور خود ہی فیصلہ دیسکتے ہیں
کہ شرادھوں کی اصلیت کیا تھی۔ دیگر آریہ
جاتیوں میں بھی شرادھ کچھ نہ کچھ پائے
جاتے ہیں۔ واقعی بزرگوں کی تعظیم دیگر جاتیوں
میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو کہ کوئی آریہ بھاشا
بھی نہیں بولتیں۔ اسکا باعث یہہ ہے کہ انسان کا

کے پرش بھی ہیں - مہاتما پارٹی کے بہت سے آریہ سجنوں نے پرائیوٹ پانچ کے طور پر ماسٹر جی کو یقین دلایا - کہ آپ اپدیش کا کام کریں اور سکول کو ایک باضابطہ رجسٹری شدہ آریہ کمیٹی کے سپرد کریں لیکن ماسٹر جی نے ہرگز نہ مانا - یہ سب کچھ آریہ گن دیکھتے رہے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح ماسٹر جی سنبھل جائیں - لیکن کیا انوکھی بات ہے - کہ ابھی راولپنڈی سماج کے اُتسو کے موقعہ پر ماسٹر جی نے پنڈت شیام سندر شاستری سے راولپنڈی سماج کے اوسکار یوں کے سامنے بحث شروع کردی کہ درشن شاستروں کا ترجمہ اپانگوں میں انگریزی کتابوں کے مقابلہ پر کچھ نہیں رکھا ہوا - اور ظاہر کیا کہ بدون انگریزی والوں کے آریہ سماج چل نہیں سکتی -

راولپنڈی جانے سے پیشتر ہی ماسٹر جی کی ایک عام نوٹس دیکر لاہور میں جلسہ کر کے رائے ٹھاکر دت جی کی کتاب "ویدک دھرم پرچار" کا کھنڈن کیا - ماسٹر جی جیسے سادہ اور شرمسار پانچ آدمی سے یہ امید کرنا کو مشکل تھا لیکن ماسٹر جی نے کر دکھایا - مجھ کو وید پرچارنڈ کمیٹی مراد آباد کے رسالہ وید پرچارک کو ماسٹر جی نے اپنے اخبار ہانجر میں بیہودہ اور واہیات سپر بتلایا - عرصہ دو سال سے ماسٹر جی نے پرچار کی خاطر سماجوں میں جانا بند کر رکھا ہے - صرف کبھی سکول کے لئے چندہ وصول کرنے جاتے رہے - اور آریہ لوگ انکی انوکھی کارروائیوں کو بھلا کر بھی انکو خالی مدد دیتے رہے یہاں تک ہی ماسٹر جی نے اکتفا نہ کیا بلکہ جنوری سے ایک پرارتھنا میٹنگ اپنے سکول میں کرتے ہیں اور اس میٹنگ کی کارروائیوں کو آریہ سماج لاہور کی کارروائی کے نام سے اخبار ہانجر میں برابر چھاپتے ہیں - ایک دفعہ امرتسر سماج کو

سفر پر روانہ پنڈت دھرم چند جی کے روبرو ایک آریہ پرش نے ماسٹر جی کو کہا کہ آپ اپنے سماج کا تعلق باقاعدہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پیدا کیجئے - جسکا جواب انہوں نے انکاری دیا تھا - اب سننے میں آیا ہے - کہ ماسٹر جی اپنی پرارتھنا میٹنگ یا آریہ سماج کا جلسہ آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کو زک پہونچانے کی خاطر انہی تاریخوں پر کرنا چاہتے ہیں - ہم نہیں جانتے کہ وہ کون خاص شخص ہے جو ماسٹر جی جیسے عمر رسیدہ آدمی سے ایسی سرا سر نامناسب حرکات کرا رہا ہے - اسمیں شک نہیں کہ کلچرڈوں نے اپنے مطلب کو سیدھا کر ہی لیا - کیونکہ ماسٹر جی کا سکول اب آگے سے کمزور حالت میں ہے - اور ماسٹر جی بجائے اسکے کہ سکول کا کام کرتے یا اخبار چلاتے اپنے ہمخیال بھائیوں کو گالیاں لکھنے میں مصروف اور علطاں ہو رہے ہیں - ماسٹر جی دو سال سے سماجوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکے اور نہ سماجیں انکی غلط فہمیوں یا دشمنیوں کی پرواہ کرتی ہیں - لیکن ماسٹر جی نے اپنے سکول کو بیشک نقصان پہنچایا اور اپنی عزت کو بٹہ لگایا - اب بھی اگر ماسٹر جی اپنی گزشتہ کارروائی کو ایکانت میں پڑتال کریں تو کچھ عجب نہیں کہ وہ کلچرڈوں سے بچ کر اپنے لئے ہوئے کام کو جسمیں کہ ویدوں کا چھاپنا اور عام بہت سستی قیمت پر پہونچانا ہے پورا کر سکیں - جو ایک مدت سے منتظر ہے کہ کب چاروید پانچ روپیہ قیمت پر آپکو ملیں گے - دیکھئے ماسٹر جی اپنی کارروائی کو پڑتال کرنے پر کب اصلی طرف کو رخ بدلتے ہیں -

ایڈیٹوریل نوٹس

چلتے پرزے :- آریہ سماج روپی کل کے پرزے ساماجک سبھاسد ہیں - کوئی کل تب ڈھیلی پڑجاتی ہے - جب اُسکے کام کرنیوالے پرزے ڈھیلے یا زنگ آلودہ ہو جائیں کل کو چلانے کے لئے اُسکے پرزوں کو شدھ اور مرمت کرنا ضروری ہے - اُن پرزوں کی پرسپر رگڑ کو بچانے کے لئے تیل ڈالنے کی ضرورت ہے اسی طرح سماج روپی کل کو جسنے کہ پرادپکار کا کام کرنا ہے - چلنے والی کل قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ سماج کے سبھاسد روپی پرزوں کے جیون پر سے آلسیہ کی میل پرشارتھ کی ریت پانی سے دور کیجائے - ان سبھاسدوں کی پرسپر رگڑ اور اوشواس کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پریم کا تیل اُنپر سینچا جائے - جبتک پرتیک آریہ سبھاسد اپنے جیون میں پورشارتھ اور پریم کو دھارن نہیں کرتا - وہ اپنے تئیں کام کرنے والا پرزہ آریہ سماج روپی کل میں ثابت نہیں کر سکتا - پرزوں کے ڈھیلاپن کے باعث کل کھڑی ہو جاتی ہے - آریہ پرشو یدی تم آریہ سماج کے چلتے پرزے بننے کا عزم اور گور رکھتے ہو تو پورشارتھ اور پریم کو جیون میں دھارن کرنے کی سچی پرتگیا من سے کرو پھر تمہارا اور دنیا کا کلیان اوشیہ ہوگا -

ایک انوکھا بل :- سیہ یوگی آریہ پتر کا ... ۱۹۹۶ء کے پرچہ میں لکھا ہے - کہ پنجاب ... سماجونکی پرتی ندھیوں کو اُن سماجوں سے کہ

نمبر ۴۲ | مطبوعہ ۲۳ کاتک سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۶ نومبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

آریہ ساماجک جلسے

مراد آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

شہر قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

آریہ سماج بھاگووالہ علاقہ بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

ضروری نوٹس

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ نومبر ۱۸۹۶ء بروز سنیچر آریہ سماج مندر وچھووالی لاہور میں بوقت ۸ بجے رات کے ہوگا۔ آشا ہے سب ممبران پرتی ندھی سبھا اس جلسہ میں اوشیہ شامل ہونگے۔ المشتہر
جے چند اپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اطلاع

ہمارے پاس اکثر جگہوں سے دربارہ نہ پہنچنے اخبار کے شکایتی کارڈ آتے ہیں۔ بجبر جنکا ایک کی شکایت تو بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر جنرل کیگئی جنکی تحقیقات ہو رہی ہے۔ حال میں ہی ایک شکایت مصطفےٰ آباد تحصیل جگادھری سے پہنچی ہے جنکی ہم پڑتال کر رہے ہیں۔ بعد پڑتال کے مناسب کارروائی کی* جاویگی۔ المشتہر مینجر

ستیہ دھرم پرچارک

ماسٹر درگا پرشاد کی عجیب حالت

ناظرین صفحہ مراسلات میں ایک تیر ماسٹر درگا پرشاد جی کے متعلق دیکھینگے جس سے نتیجہ نکالنا کچھ مشکل نہیں کہ کلچرڈ کن حالتوں سے ماسٹر جی کو اپنے مشن سے گذر رہے ہیں۔

اخبار ہار بنجر کے پڑہنے والے عرصہ دراز سے ماسٹر جی کی انوکھی کارروائیوں کو دیکھ رہے ہیں جبسے ماسٹر جی نے اپنا سکول کلچرڈ کالج لاہور کے مقابلہ پر کھولا۔ تبہی سے کلچرڈوں نے انکو اپنے دام میں لانے کی عملی کوششیں کیں چنانچہ آئے دن طرح طرح کے بہکانے سے ماسٹر جی کا کلچرڈ سماج میں جاکر لکچر دینا لوگوں کو ودت ہی ہے۔ اسکے بعد ہم نہیں جانتے۔ کہ کیوں ماسٹر جی کے خیالات میں تبدیلیاں آنی شروع ہوئیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک ہی بات لیتے ہیں سوامی جی نے جس پرکار سے اپانگ وید انگ کے پٹھن پاٹھن کے بعد وید کا پڑہنا لکھا ہے ماسٹر جی اسکو اب نہیں مانتے۔ ماسٹر جی کے خیال میں نیاء۔ یوگ۔ آدی درشن اور پادہیا بھاشیہ نروکت نگھنٹو آدی گرنتھ بالکل نرادھک ہیں۔ اور وہ انکا پڑہنا سمے کا کھونا بتلاتے ہیں۔ ماسٹر جی کا زبردست سدھانت ہوتا ہے جسکو وہ ہرگز نہیں چھپاتے۔ کہ وید کے سچے ارتھ کرنے کے لئے اشٹادہیائی آدی گرنتھوں کا پڑہنا لاسر لاحاصل ہے۔ گویا ماسٹر جی ویدادی شاستروں کے پڑہنے کیلئے اپنی ناکمل ایجاد کردہ سکیم کو مہرشی دیانند کی مکمل سکیم پر ترجیح دیتے ہیں۔

گذشتہ دو سال میں یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ماسٹر جی نے اپنی مرضی سے ہی لاہور سماج میں اتوار کے دن آنا بند کر دیا۔ حالانکہ ست سبھا کے ہفتہ وار جلسوں میں برابر شامل ہوتے رہے یہی نہیں بلکہ ماسٹر جی نے اپنے سکول کی لڑکوں کو سماج میں ہفتہ وار جانے سے اگر روکا نہیں تو تہوار کی رخصت اٹھا دینے سے عملی طور پر جانا بند کرا دیا۔ اسی عرصہ میں ماسٹر جی نے ان لائق آریہ استادوں سے جو کہ انکے سکول کو چلانے کیلئے فدا ہو رہے تھے۔ جو کچھ سلوک کیا وہ لاہور پبلک یا ماسٹر جی کے ملنے جلنے والے دوستوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ماسٹر جی نے کھلے طور پر بغیر منظوری کے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے عہدہ داروں کو کئی مرتبہ وید پرچار کے حامی ہونیکی وجہ سے کوسا۔ لاہور سماج کے متعلق بھی جو چاہا سو لکھا۔ بار بار کے گذشتہ قابل اسباب کی زندہ شہادت کا کام دے رہے ہیں۔ وہ سکول جسکو ماسٹر جی نے قایم کیا۔ اور جسکو مہاتما پارٹی کے لوگ ہی مدد آج تک سمجھ کے دینے سے گالیاں کہاتے پر بہی دیتے ہی تھے۔ اس سکول کو ماسٹر جی نے اس کمیٹی کے زیر اہتمام کر دیا جسمیں کہ آریہ ساماجک ممبروں کے علاوہ بہت سے آزاد خیالات

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میرے والد جناب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ملازم حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی دالئی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔ اور جو اپنی اعلیٰ میڈیکل رطبی لیاقت کیلئے تمام پنجاب میں شہرت رکھتے ہیں یہ ادویات ہزار ہا مریضوں پر تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اب ملک اور قوم کی بھلائی کیلئے مشتہر کیجاتی ہیں۔ تاکہ لوگ عطائی وید یا حکیموں اور چالباز نیم حکیموں سے نجات حاصل کریں گویا آپ تھوڑا سا دام خرچ کر کے ستائیس سالہ ڈاکٹری تجربہ سے گھر بیٹھے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ادویات میں کوئی ایسا مضر جزو شامل نہیں ہے کہ جو جاہل عطائی نیم حکیموں کی ادویات میں اگر ایک مریض کو دو کر دیا جائے تو اسے زیادہ تکلیف دہ ہو کیونکہ مریض سمجھ کر دیے جاتے ہیں۔ ہماری کل ادویات محض نباتاتی اجزا یعنی جڑی بوٹیوں سے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کی گئی ہیں۔ اور جس طرح سے تسلی بخش تجربہ کیا ہے تب انکو عوام کے سامنے پیش کرنیکی جرات کی گئی ہے۔ اور آپ پورے اطمینان کیساتھ انہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

اسکے سوا اتنا کہنا ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ دوائی کو منگوانے سے پہلے مرض کی بابت پورے طور پر تحقیق حاصل کریں کہ آیا دوائی آپکو مفید ہوگی یا نہیں... یا آپکی مرض کے حالات وغیرہ مفصل طور پر لکھ بھیجیں ہم خود عمدہ دوائی تجویز کر کے ارسال کر دینگے۔

اسکے علاوہ ہمارا دواخانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر میں اپنی قسم کا انگریزی ادویات نہایت عمدہ اور خالص ولایت سے منگوائی گئی ہیں۔ ... کی نسبت تجویز کی جا سکتی ہیں۔

فہرست ادویات

جوہر عشبہ ... [illegible]

مجرب ... تیار کیا گیا ہے جوہر عشبہ ... کے لئے تجربہ کیا ... مفید ثابت ہوا ہے ... کہ ہڈیوں تک اپنا اثر کر چکا ہو۔ بلکہ پہلے سے پہنچی جلدی امراض بھگندر ناسور فساد خون۔ درد اعضا جسم کا سیاہ ہو جانا۔ درد شانہ سبز ... وغیرہ وغیرہ سال بھر میں ایک دفعہ حفظ ماتقدم کے طور پر اگر اسکو استعمال کیا جائے تو ... کے علاوہ جسم کا ... اور خارش ... بہت عمدہ ہے ... جوہر عشبہ ... اپنی نظیر آپ ہی رکھتا ہے زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت فی شیشی خورد ... شیشی کلاں کی قیمت چار روپیہ۔

دیسی سپیشل ٹانک پلز یعنی قوت دہندہ اعصاب جب لگاتار دماغی محنت سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے چہرہ زرد ... میں ... کمزوری کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا جیسے جوانی میں بے احتیاطی کی ... حفاظت نہ کرنے سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں ... کام دیتی ہیں ... جیسا مضبوط اور طاقتور بنا دیتی ہیں اسکے علاوہ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ رقت منی۔ احتلام ضعف دماغ ضعف معدہ۔ ضعف بصر کے لئے ... ایک برکت ادویہ ہیں۔ یہ گولیاں ... سوتے وقت ... استعمال کئے جاتے ہیں قیمت بہت ہی تھوڑی یعنی ایک بکس جس میں گولیاں ہوتی ہیں قیمت دو روپیہ ۳۰ گولی کا بکس۔

ملیریا کی گولیاں فی بکس ۳۰ گولی قیمت ...

چوہیا جو سہری کو نا مگر ہے کہ ... جو ... بیمار ہے ... بیماری کی خبر نہیں ... کو بلا نا ممکن نہیں ہوتا ... چوہیا اگر ... علاج ... صرف نباتاتی اجزا سے تیار کیا گیا ہے قیمت فی شیشی ...

سلیمین پلز ... کی گولیاں ... علاج ... استعمال ... قیمت ...

اکسیر چشم یعنی آنکھوں کی ... دوائی ... قیمت فی شیشی صرف ... روپیہ۔

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا پیاس کا زیادہ لگنا اور پیشاب میں شکر ... میں آتی ہے۔ ... موقوف ہو جاتی ہے ... کمزوری کا نام و نشان باقی نہیں رہتا قیمت فی بکس ...

دیسی قبض کی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ ان کا استعمال کریں قبض ... جائیگی قیمت ۴۲ گولی ... بکس ... بالکل نرم ... کے لئے ... تجربہ سے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ... فی شیشی ...

ہاضمہ کی اکسیر یعنی ... ہاضمہ درست ... انسان کی زندگی ... معدہ کا طاقتور ہونا ... بات ہے ... درد سر کی خواہ کیسا ہی درد شدت سے ہو دور ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑھکر عمدہ دوائی تجربہ میں نہیں ہوگی قیمت ... روپیہ۔ **دافع درد** ... دوائی کے لگانے سے درد ... دماغ ... قیمت فی بکس ...

درد دانت کی دوائی دانت میں خواہ کیسا ہی سخت درد ہو۔ کرم خوردہ ہو۔ یا کیڑا لگا ہو ایک قطرہ لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ...

خوشبودار منجن ... استعمال سے ... مسوڑہ ... منہ ... دانت ... ہو جاتے ہیں۔ فی بکس ... **عرق ...** ... چند روزہ استعمال ... ضعف ... کو آرام ... آنکھوں ... قیمت فی شیشی ... **سرمہ کی دوا** نہایت عمدہ ہے قیمت فی بکس ...

نوٹ ... ہمارے پاس ... ادویات ... عمدہ ادویات بھی ... ہیں ... جو صاحب ... سے ... کے ... استعمال ... ہے۔

منیجر ... میڈیکل ہال جالندھر ... چاہیئے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں"

ایشور نیم کا پالن

ست دھرم پرچارک

جلد ۵۴ سنہ ۱۹۵۲

جلد ۱ سنہ ۱۸۹۹

نیم

(۱) قیمت عام [illegible]
[illegible]
[illegible]

اودیش

(۱) ویدک دھرم کا پرچار اور
[illegible] کا بے تعصب [illegible] کرنا
(۲) آریہ ورت کی [illegible] ایک
[illegible] کے متعلق مضامین خاص
شائع کرنا (۳) کبھی کبھی
[illegible] کو [illegible]
کرنا۔ (۴) [illegible]
و دیگر مختلف خبروں کا [illegible]
پیش کرنا

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اشتہار مجرب دوائیں

ادویات [illegible] مرض کو دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت
[illegible] دیکھائی ہیں۔

کشتہ نقرہ [illegible] دل [illegible] جگر و گردہ و مثانہ
ضعف [illegible] آتا ہے بخار
[illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] جانی بنتی ہے۔ جو لوگ
قوت [illegible]
[illegible] شادی کی [illegible] جوانی
میں کثرت جماع سے [illegible] ہیں۔ ان کے
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا [illegible]
ہیں۔ [illegible]
[illegible]

پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ۔

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں
نہ ہو۔ اگر [illegible] بھی ہو گیا ہو [illegible]
[illegible] ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک [illegible]

دوائی سوزاک سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا
ہو [illegible] عارضہ ہو گیا ہو اسکے
استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ چاندی [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] از مجربات پنجاب

ڈاکٹر ہرسن کی نانگی امریکی اکسیر دوا

میں بہت دنوں [illegible]
[illegible] کو فائدہ نہ کرتا تھا
[illegible]
[illegible] خرابی [illegible]
[illegible] کمزوری ہو [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
آرام ہو جاتا ہے [illegible]

فی شیشی ۵۰ [illegible]

عرق کافور سپیشل حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے [illegible]
ڈر نہیں [illegible] فوراً آرام
ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں
لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے
ہیضہ کی علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت
فی شیشی آٹھ آنہ۔ **المشتہر**

ڈاکٹر گوپال [illegible] دہلی

ست دھرم پرچارک [illegible]
بنایا ہوا عرق کافور [illegible]
کی [illegible] استعمال کیا مفید ثابت ہوا

اشتہار

[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]

اشتہار

۲۹

ہر خاص و عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل نہایت عمدہ عام کیواسطے میری دوکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کار ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمایش کر کے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکورہ کسقدر فائدہ کرتی ہیں **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ - درد گردہ - درد مثانہ کہنہ آتشک - سوزاک بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دوائی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ دو ہفتہ کیواسطے ہے۔ **دوائی اٹھرا** - دوائی مذکورہ جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے بہت مفید ہے قیمت فی ڈبیہ للعہ

دوائی خارش تر و خشک - یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۔ **حبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پورانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۔ **حبوب تلی** مجرب ۔ حبوب مذکورہ تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی برسوں کی ہو۔ تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۔ **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے جس سے کیسا ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی پوڑیہ ۔ **معجون قوت باہ** معجون مذکورہ قوت باہ کیواسطے اکسیر جیسی ہے قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ۔ **دوائی تپ** [illegible] تپ دق اور [illegible] کیواسطے از حد مفید ہے۔ قیمت [illegible] حب مذکور فائدہ [illegible] سکتہ تشنج - امراض بادی اور [illegible] کیواسطے بہت مفید ہے قیمت ۔ **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پورانا ہو۔ دوائی مذکور کے چار روز استعمال کرنے سے صحت کلی حاصل ہوتی ہے۔ قیمت ۔ **حب حیات** حب مذکور تقویت [illegible]

وصاف [illegible] کثرت ریاح یعنی ریحی - دافع قراقر بلغم [illegible] معدہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس تفتیح سدہ قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ۔

یاقوتی بارد محرورین کے لیے نہایت مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ اور جلن اور روح کی صفائی اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ ۔ **سرمہ واری** یہ سرمہ دھند غباری - جالا - ضعف بصر - تاریکی چشم موتیابند آنکھوں سے پانی جانا - خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو قسم سیاہ و سفید ۔ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے۔ خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ ہر چیز ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم شمبھو داس بازار [illegible] بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

برہمی بوٹی

دماغ - بصارت - حافظہ - برہم چریہ کو قائم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بے نظیر اوشدھی ہے - یہ وہ بوٹی ہے کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لیے پان کیا کرتے تھے اور خاصکر انیسویں صدی کے بے نظیر تپسی مہرشی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے - اسی لیے انہوں نے اپنے بنائے ہوئے پستک سنسکار ودھی میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اکثر مہاتما جو ہر سال کی یاترا کو جاتے ہیں۔ انکی تعریف سنی ہے [illegible] یہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے ہمالیہ پربت سے حاصل کی ہے - اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کیواسطے بہت ارزاں رکھا ہے - یعنی ۱۰ روپیہ۔ **ترکیب استعمال** موسم سرما میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو - اور ایک تولہ کھنڈ دودھ کے ساتھ [illegible] نوش کرو - گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیے - اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیے - **المشتہر** دیوی چند [illegible] بٹالہ ضلع گورداسپور

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں دیسی پارچہ از قسم گبرون دری کھیس - دوہتی - دھوتی - سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے۔ تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیے جاویں گے عدم واپسی نمونہ پر ۲ چارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔ **المشتہرات**

جیرام متھرا داس [illegible] آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ست دھرم پرچارک پستکالیہ
جالندھر شہر

ہمارے پستکالیہ میں ہر قسم کی کتابیں متعلقہ آریہ دھرم فروخت کے لیے موجود ہیں جو صاحب منگوانا چاہیں مینیجر پستکالیہ سے درخواست کریں۔ بہت جلد تعمیل ارشاد کیجاویگی کتابیں نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔ فقط

ناول چاند

نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے قیمت فی جلد مع محصولڈاک ایک روپیہ دو آنہ - [illegible] مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام ملپڈ مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے امیر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (للعہ) مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میان سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اسناد

میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ سفید کو تین لڑکوں پر استعمال کیا جن کو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک بڑھیا کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا۔ اور دو سرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا۔ اور تم کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپ کا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں بہ ہائیں جہاں ہر قسم کی ادویہ آنکھ کے امراض کے لئے میسر نہیں ہوسکتی۔ آپکا سرمہ مثل پیٹنٹ ادویہ کوینین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں۔ **راقم** ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جالندھر بر جا۔ ۹ مارچ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپ کا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند اور ناخنہ تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا۔ آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔

راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر بمقام دیوبند۔ ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میان سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر (۸۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میان سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن

وکٹوریہ میڈیکل کالج لاہور۔ ۱۲۔ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میان سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار ہیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کو واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر برج لال گپتا رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

یکم جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو ہولا لگے الائینس بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے۔

شاہ آباد ضلع انبالہ ہندو برادری کی ناجائز حرکات اور آریہ سماج کی برداشت

یہاں کی ہندو برادری نے یہ پرن کیا ہے۔ کہ ہم آریہ سماج کو جہاں تک ہوسکیگا۔ توڑنے کا یتن کرینگے۔ اور کر بھی رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی لکھا گیا تھا۔ اور اسکو جڑ سے اُکھاڑنے کے لئے یہ مقصد پاس کیا۔ کہ جو کوئی آریہ سماج کی وردی پر بھی بیٹھے گا۔ اسکا حقہ برادری سے گرایا جاویگا۔ کیونکہ اس سے برادری نے اپنا اوچ دلو اونچے وٹو کو چھوڑ کر صرف حقہ کو ہی ٹھیکہ سمجھا ہے اور جہاں کہیں برادری آریہ سماج کے برخلاف اثر ہوتی ہے۔ وہاں حقہ کی ہی دھمکی دیتا ہے اور کوئی بھی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اسی او تھا میں سماج نے اپنے سالانہ جلسہ کی تجویز کی تھی۔ جسکا نوٹس پہلے اخباروں میں دیا جاچکا ہے۔ اسکو بند ہونیکا شبہ اخباری کا ان یہ ہوا کہ جو مکان ۱ سالانہ جلسہ کے آریہ سماج نے کرایہ پر لیا تھا۔ برہمنوں نے اسی کشمکش سے اپنے کچہ اس مکان میں دینے شروع کردیئے آریہ سماج نے دنگہ فساد کی اندیشہ سے اور مالک مکان اسجگہہ موجود نہ ہونے سے ہندوں کی کارروائی ناشائستہ میں شانتی اختیار کرلی۔ علاوہ اس کے سماج کو ان دنوں بہت بڑی تشویش ہو رہی تھی کیونکہ برہمچاری مہاجنان صاحب کی روز پیچاپستیں ہو کر نہایت سخت دکہہ دینے والے رزولیوشن آریہ سماج کے درودہ پاس کئے جاتے تھے اس دکھ کے دور کرنے کے واسطے کئی خطوط کے نام لکھے کہ کوئی اپدیشک بھیجنی ضرور ہی۔ بہت جلد ہی تکلیف دیکر آویں اسپر پنڈت آتمارام صاحب

اوپدیشک ۱۳ اکتوبر کو تشریف لے آئے۔ انہوں نے آتے ہی ہندو برادری کو نوٹس بذریعہ شاستر ارتھ معرفت سماج کے دیا۔ مگر اُس طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اسپر پنڈت صاحب برابر اپنا اوپدیش کرتے رہے۔ جب کچھ روز گزر گئے تو ہندوں نے انبالہ چھاونی سے شاستر ارتھ کے لئے تین پنڈت منگائے جبکہ آریہ سماج منتظر تھی کہ اب شاستر ارتھ ہمارے نوٹس کے ضرور ہوگا۔ مگر ہندو پنڈت صاحبان دس بجے صبح کے تشریف لائے تھے۔ اور ۴ بجے شام کو تشریف لے گئے۔ جسکا سبب یہ معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے تقریر میں یہ بات کہی کہ جب تک ہندوستان میں دھرم سبھا قائم کرکے اسکی باقاعدہ کارروائی شروع نہ کریں۔ تب تک ہم آریہ سماج سے شاستر ارتھ نہیں کرسکتے۔ گو سنا گیا ہے۔ کہ یہاں ایسے نام دھرم سبھا بھی قائم ہوئی ہے۔ اسپر پنڈت آتمارام صاحب بھی ۱۴ اکتوبر کو کرنال۔ تھانیسر تشریف لیگئے جاتی دفعہ سماج نے پنڈت جی سے عرض کیا تھا کہ بروز دسہرہ ضرور تشریف لاویں۔ کیونکہ یہاں ہون اور تیواری جلسہ کیا جاویگا۔ چنانچہ حسب وعدہ پنڈت صاحب ۱۵ اکتوبر کو تشریف لے آئے۔ اسپر ۱۶ اکتوبر کو پراتہ کال سب بھاسدوں نے ملکر ایشور پرارتہنا کے منتر تھا او پاسنا کرکے ہون کرنا آرنبھ کیا۔ تمام آریہ چنیدہ منتروں کو اوچارن کرتے ہوئے جس سمے اہوتی ڈالنے کی موقعہ سواہا شبد کا اوچارن ہوتا تھا۔ تو سامعین کے دلوں کو آکرشت کرتا ہوا ہون کا پربھاو جاگرت کر رہا تھا۔ پورن اہوتی کے بعد سب بھاسدوں نے ملکر بہتی بھوجن کیا۔ بعدازاں نوٹس دیکر لکچر کا پربندھ کیا گیا۔ ایشور سے پرارتہنا ہے۔ کہ ہمارے سب بہائیوں کے دلوں میں سچائی کا انش

پرگٹ کرے جس سے ہم پریم پوروک ایک دوسرے سے دہرم کارج میں سہائک بنیں۔ اور ایشور کرے ہمارے ہندو بھائیوں کو اس اگیانتا کے کیچڑ سے پرتھک کرکے شانتی دہام کا بھاگی بنا دے۔ اوم شانتی شانتی شانتی

سب آریہ پرشوں کا سیوک

مرلیدھر منتری آریہ سماج شاہ آباد ضلع انبالہ

اشتہارات

اطلاع

اگر آپ عمدہ ادویات خریدنا چاہتے ہیں۔ تو اشتہار صفحہ ۲ اخبار ہذا میں دیکھیئے۔ مفصل فہرست درخواست آنے پر ارسال ہوسکتی ہے۔

المشتہر اشاعت تنتیہ ہال جالندھر شہر

برکیضرورت

ایک لڑکا عمر ۱۲ اور ۱۵ سال کے درمیان پنجابی کھتری خواہ کسی ذات ہو جو کوئی بر کی ضرورت ہو خط وکتابت لالہ کشن گوپال پشاور آریہ سماج جگر اگر سے کریں۔

بواہ کیضرورت

میرے ایک دوست پنجابی کھتری ایک معزز خاندان سے عمر ۲۱ سال تعلیم انٹرنس تک لیکن لیاقت عمدہ قدرے شاستری خواندہ آرین خیالات کے سبزی خور۔ بلکہ ممبر سماج برسر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے جسکی عمر درمیان ۱۲ و ۱۵ سال ہو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت سے زیادہ حالات سے آگاہی دیجا سکتی ہے۔ المشتہر جواہر سنگھ کلرک برگیڈ آفس امپیریل سروس ٹروپس جموں۔

گوشوارہ آمد و خرچ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۹۶ء

آمدنی

	ماہ اگست میں روپیہ	آنہ	پائی	اگست تک سال میں روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
سیونگ بنک	۵۰۰	۰	۰	۸۰۰	۰	۰	۸۰۰	۰	۰
ویدپرچار فنڈ	۷۶	۱۰	۰	۴۴۷۰	۱۱	۱۰½			
دشانش	۶	۲	۶	۱۷۸	۷	۹			
چار آنہ منی فنڈ	۴	۴	۰	۱۸	۸	۰			
آٹا فنڈ	۵	۹	۶	۳۵	۹	۶			
زر واپسی	۰	۰	۰	۲۳	۳	۹			
متفرق	۰	۰	۰	۴۲	۰	۰			
آریہ پتر کا	۹۷	۱	۶	۵۵۹	۲	۵			
پنڈت گرودت میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۲	۰	۰			
زر امانت	۴	۰	۰	۳۴	۱۲	۰			
میزان	۶۹۳	۱۱	۶	[illegible]	۰	[illegible]			
بقایا النقد	۲۵۹	۶	۰	۴۰۵۹	۶	[illegible]			
میزان کل	۹۵۲	۴	۶	[illegible]	۱۳	۵			

خرچ

	ماہ اگست میں روپیہ	آنہ	پائی	اگست تک سال میں روپیہ	آنہ	پائی	اخیر اگست تک روپیہ	آنہ	پائی
روپیہ جو سود پر جمع ہے (روپیہ ۱۹۰۰۳ آنہ ۲ پائی ۳)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
پوسٹ آفس سیونگ بنک	۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰
بنک	۰	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]	۲	۳
روپیہ جو سودی دیا ہوا ہے	۰	۰	۰	۴۵۰۰	۰	۰	۶۵۰۰	۰	۰
اخراجات اپدیشکان — تنخواہ	۳۲۴	۰	۰	۲۳۰۳	۶	۶			
اخراجات اپدیشکان — سفر خرچ	۵۲	۱	۲	۹۱۶	۱۲	۱۰			
دفتر — تنخواہ	۲۰	۰	۰	۱۵۱	۰	۰			
دفتر — فیس رجسٹری	۰	۰	۰	۵۰	۰	۰			
دفتر — سامان و مرمت وغیرہ	۰	۱۰	۹	۲۰	۱۴	۰			
دفتر — محصول ڈاک و خرچ تار وغیرہ	۳	۲	۰	۱۰۶	۴	۰			
دفتر — سٹیشنری و چھپوائی فارم وغیرہ	۶	۳	۹	۴۸	۰	۹			
دفتر — متفرق	۱۱	۱۴	۶	۱۳۹	۹	۶			
کرایہ مکان	۰	۰	۰	[illegible]	۳	۹			
وظیفہ گنبد پنڈت گرودت ایم اے	۲۰	۰	۰	۱۶۰	۰	۰			
پیشگی برائے خرید کتب ...	۰	۰	۰	۴۰۰	۰	۰			
" اخراجات دیگر آشرم جالندھر	۰	۰	۰	۶۰۰	۰	۰			
" " ودیارتھی آشرم لاہور	۰	۰	۰	۵۰۰	۰	۰			
ٹریکٹ پرچار	۱۴۷	۸	۶	۱۴۳	۱۲	۶			
آریہ پتر کا	۱۴۸	۱۴	۱۰	۴۹۳	۱۰	۳			
میزان	[illegible]	۵	۷	[illegible]	۱۲	۶			
نزد سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب روپیہ ۲۵۰ آنہ ۰ پائی ۰؛ نزد خزانچی روپیہ ۱۰۷ آنہ ۱۴ پائی ۱۱	۳۵۷	۱۴	۱۱	۳۵۷	۱۴	۱۱			
میزان کل	۹۵۲	۴	۶	[illegible]	۱۴	۵			

کیا چند خزانچی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء

3-2-2 ... 1900 ... 6.4½

رہے اور ۲ نمبر پر اعلان کیا گیا - کہ جس شخص کو آریہ دھرم پر کوئی بھی شک ہو - وہ اس سمہ نواسن کر سکتا ہے - چنانچہ لالہ رلا رام طالبعلم ہندو سبھا سکول ... اور سبھا شمبھو ناتھ نے "برہمن وید کیوں نہیں" اور "ہندو گایتری" کے متعلق پرشن کیئے اور ماسٹر لہنا سنگھ جی آئے بابو سندر سنگھ جی آئے اور مہاشہ ٹھاکر دت سکرٹری سناتن دھرم کلب نے "مشرنگ" پر اعتراض کیئے جنکی تسلی بخش جواب ماسٹر آتما رام جی اور پنڈت وشرام جی نے خوب دیا - ہم آئندہ دھرم چرچا کے اختتام پر پنڈت چاند نرائن متعلم خالصہ سکول نے ایک نظم "شراب" پڑھی جسکے بعد پنڈت ودیا رام اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا لیکچر "دھرم ویشیہ" پر ہوا - بعدہٗ لالہ سر دھاری لال صاحب بی اے کا لیکچر "انسانی فرائض" پر ہوا - جنہوں نے "آرین ویمنز کلب امرتسر" "آریہ ینگ مینز ایسوسی ایشن" اور لائبریری کا بھی ذکر کیا جنکی تعریف لالہ المکند الیف اے کلاس - لالہ پرمیشوری داس الیف اے کلاس - پنڈت سرد ہے نرائن بی اے کلاس لالہ بھجو رام میڈیکل سٹوڈنٹ اور پنڈت سوہن لال سکرٹری کلب کی کوشش سے قریباً ستر روپیہ چندہ جمع ہوا ہے جنمیں سے قریباً ... روپیہ نقد وصول ہو گئے جنکی سوامی جی اور پنڈت گورودت وغیرہ کی کتابیں رکھی جاوینگی - اگر آریہ مصنف اپنی اپنی تصنیف مفت اس کلب کے سکرٹری کے نام لائبریری کے واسطے بھیجدیں - تو تھوڑے سے عرصہ میں عالیشان لائبریری امرتسر میں قایم ہو سکتی ہے - اور آریہ اڈیٹران بھی مہربانی کر کے کلب کیلئے اپنا اپنا اخبار مفت مرحمت فرماویں - اڈیٹران آریہ پتر کا وکانپور گزٹ وویدپر کاش تک آریہ سبھا شکریت دھرم پرچارک اچھے اپنے اخبار مفت بھیجتے ہیں - اس لئے انکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - اور کلب کا مستقل فنڈ ابھی تک قریباً ساٹھ روپیہ ہے - لالہ سر دھاری لال جی کے لیکچر کے بعد قریباً ۶ بجے بھجن اور آرتی کے بعد سبھا برخاست ہوا حاضری دونوں دن اچھی تسلی بخش تھی -

راقم کشن لال از امرتسر

ہندو دھرم سبھا گنگوہ کا سفید جھوٹ

ہندو دھرم سبھا مذکورہ کا منتری صاحب پیشتر بھی دو ایک مضمون آریہ سماج گنگوہ کی بابت اخبار ستر دلاس میں شایع کرا چکا ہے جنکا جواب دندان شکن اخبار آریہ چار میرٹھ میں دیا جا چکا تھا - اسپر منتری صاحب نے خاموشی اختیار کر لی تھی - مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ پھر ان داموں نے ادہار لیا ہے کیونکہ اپنے اخبار سناتن دھرم گزٹ لاہور تاریخ ۱۵ - اکتوبر نمبری ۳ میں شایع کرایا ہے کہ (آریہ سماج گنگوہ نے مسمی نہالچند کو یگیوپویت دیا - عجب ہنسی کا مقام ہے - کہ نہال چند نے اگلے روز ہی آریہ سماج کو دھوکا دے کر تنعہ دیکر عوام میں نکالکر پھینکدیا) منتری صاحب کا یہ کہنا کہ یگیوپویت دیا گیا تھا پھر اسنے نکالدیا - یہ تو ٹھیک ہے - مگر یہ پوشیدہ کیوں رکھا کہ اور کتنی صاحب نے اسوقت جنیو دھارن کیا تھا - اور اس نے کیوں نکالدیا تھا - اور پھر بھی پہن لیا یا نہیں مگر اسکو کیوں ظاہر کرتے - اس سے تو اپنی قلعی کھلتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اصول کے مطابق بناوٹ سے ہی سبھا کی ترقی نیز باہر کی اور ٹوٹی پھوٹی سبھاؤں کو تازگی دینا چاہتے ہیں یہ خیال نہ کیا - کہ جو تنزلی سبھا کی ہو رہی ہے وہ ان باتوں سے ہرگز ترقی نہیں پا سکتے بلکہ اور تنزل کی معاون ہے - جس کا حال اس طرح پر ہے کہ آریہ سماج نے سلونوں پر پانچ اشخاص کو جو سماج کے ممبر تھے - یگیوپویت دھارن کرایا اور منجملہ انکے تین شخص داخل آریہ سماج میں ہو گئے ہیں - مسمی نہالچند گھر کا غریب اگروال ہے - دے چند بہائی خاندانی سبھا مذکور کے ممبر ہیں - انہوں نے نیز بعض بعض برہمنان نے انکو اپنے نظم ... کیا یعنی "ایسی جبر بھی یہ بوتر رسم ... ذاتی سود کو پراپت ہو گئے ہیں - پھر بھی باز نہیں آتا اور اس سے زیادہ دلش کی کیا حالت کرینگے - اپنے پینجے پر یگیوپویت اتار کر رکھدیا اور سیرا زاری کرنے پر کہنے لگا کہ مجھ غریب کو تنگ کرتے ہیں اور ان چار شخصوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا - اسوقت اسکے چہرہ پر نہایت آزردگی نمایاں تھی - پھر وہ اپنے گرو کے پاس جا کر معافی کا خواستگار ہو - اور یگیوپویت پہن لیا - جسکی بابت ہندو سبھا کے منتری صاحب نے یہ ڈھکوسلا مارا ہے - دہن ہے منتری صاحب کو دھرم کا کچھ بھی پاس نہ کیا - اور نہ یہ خیال کیا - کہ پہلے بھی شرمندگی حاصل ہو چکی ہے - کیا ایسی باتوں سے ترقی کی - امید ہے بلکہ ابھی گزرے ہیں پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر جنکو ایک زمانہ جانتا ہے - کرتارپور کے لیکچر کی بابت ہاتھی منتری سبھا نے ہی خوب دل کھولکر بہت جھوٹ کہے ہیں - ہندو سبھا نے ایسی ایسی باتوں ہی اپنا فخر سمجھ رکھا ہے - تھوک تھوک مسمی نہالچند نے یہ معاملہ سکرٹری صاحب کو معین کیا - مگر کچھ جواب نہ ملا - جواب ہی کیسی است تو ہمیشہ ست سے دم دبا کر بھاگتی ہی جاتی ہے - راقم

گنپت سہائے سکرٹری آریہ سماج قصبہ گنگوہ

جیسے کہ ستیارتھ ساگر کی اودیا دور کرنے کا ذریعہ ہی
اس لیئے اوچت ہے کہ اول استری شکشا کا پربندھ
کرنا چاہیئے۔ تا کہ نہایت لایق بنے۔ اور انکے خیالات
بچپن سے ہی حسب ہدایت انکے ماتاؤں کے نیک
ہو جاویں۔ آپکو جد پاٹھ شالا کے لیئے دھن کے
واسطے اپیل کی اور ظاہر فرمایا۔ کہ سماج نے سال
بھر سے پتری پاٹھ شالا کھول دیا ہے اور جتنا سکتی
اسکو چلاتا ہے۔ لیکن سماج اسقدر زور آور
نہیں ہے۔ کہ وہ اکیلے اس کام کو چلا سکے۔
اس لیئے سب صاحبان کو آپ ہیں امداد کرنی
چاہیئے۔ اور آپکا فرض ہے۔ کہ آپ اس نیک
کار میں امداد فرماویں۔ اسکے بعد لڑکیوں نے
دو بھجن گائے۔ ازاں بعد تقسیم انعام کا کام
شروع ہوا۔ میر مجلس صاحب نے کل انعام اپنے
ہاتھ سے تقسیم کیا۔ انعام میں پڑھائی کی کتابیں
سلیٹ قلمدان۔ روشنائی۔ سوئی۔ سلائی
وغیرہ تقسیم کیگئیں۔ نتیجہ سالانہ امتحان کا بہت اچھا
ہے۔ تقریباً کل کنیائیں پاس ہوئیں۔
۱۱ ستمبر سنہ ۹۶ع کو بابو نہال سنگھ جی نے امتحان
سالانہ لیا تھا جسمیں دھارمک سوالات بھی کیئے
گئے تھے۔ جنکا اوتر اچھا ملا تھا۔ بابو نہال سنگھ
جی نے اپنے اوپدیش میں اور پنڈت اودے رام
جی نے رپورٹ سالانہ میں پنڈت بھگوان دین
جی ادھیاپک اور انکی پتنی کی کارگذاری
کی بابت اچھے ریمارکس دیئے ہیں۔ اور تحریر
فرمایا ہے۔ کہ کارگذاری قابل تعریف ہے
اسکے بعد منتری سماج نے کھڑے ہو کر چندہ دین
کے لیئے اپیل کی۔ الحاصل ۱۰۱ روپیہ نقد جمع
ہوا۔ اور تین روپیہ کا وعدہ ہوا۔ اور ۱۲ روپیہ ماہوار
سالانہ چندہ پتری پاٹھ شالا کے لیئے تحریر ہوا۔
اور ایک روپیہ نقد اور ایک تھان ململ کا لالہ جگن ناتھ
جی ممبر سماج کی طرف سے اور ایک اوڑھنے والی چادر
اور ایک روپیہ نقد اور ایک دوپٹہ لالہ ہزاری لال
کی طرف سے پنڈت جی اور انکی دھرم پتنی کو دیئے
پیش ہوا۔ جو حوالہ پنڈت جی کیئے گئے۔
دستکاری۔ گلوبند۔ موزے۔ جراب۔ جو
کنیاؤں نے تیار کیئے تھے۔ وہ نہایت عمدہ تھے
حاضرین نے دیکھ کر پسند کیئے اور بڑی تعریف
کی۔ کنیاؤں کی تعداد بروقت اجرا پاٹھ شالا ۸
تھی۔ اب ۳۹ ہے۔ منجملہ جسکے ۹ رجسٹر
میں درج نہیں ہیں۔ جو عنقریب درج کیجاویگی
کل کنیاؤں موجودہ کو انعام تقسیم کیا گیا۔ اسکے
بعد باجازت پریسیڈنٹ سماج بابو نہال سنگھ
جی نے میر مجلس صاحب اور حاضرین جلسہ کا
شکریہ ادا کیا۔ اور پھر جلسہ سماپت ہوا۔

راقم
کرپا رام منتری آریہ سماج کرنال

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا پانچواں سالانہ جلسہ

اس کلب کا مختصر حال وقتاً فوقتاً آپکے ناظرین
سن ہی چکے ہیں۔ کہ اس کلب نے امرتسر
میں کچھ کام کیا ہے۔ اور ابھی کن کن کاموں
کی اس کلب سے امید ہے۔ اس جوش کو جو
کلب کے ممبروں کے دلوں میں جاگزین ہے
قائم رکھنے کے لیئے کلب کی انترنگ سبھا نے
یہ فیصلہ کیا۔ کہ حسب معمول "آرین ڈیبیٹنگ
کلب امرتسر" کا پانچواں سالانہ جلسہ رچایا
جاوے۔ چنانچہ سنیچروار ۱۰ اکتوبر سنہ ۹۶ع
قریباً ۵ بجے شام کو آریہ مندر سے انگریزی
باجے کے ساتھ نگر کیرتن شروع ہوا۔ امرتسر
کے بڑے بڑے بازاروں میں سبھا کی خوشخبری
سناتا ہوا آریہ مندر میں واپس آیا۔ جہاں
سادھو پریانند سکرٹری ڈیبیٹنگ کلب امرتسر
نے ایک بھجن خود تصنیف سنایا۔ اور کچھ دیر
بھجن کے بعد ممبران اور ہمدردان کلب
اپنے اپنے گھروں کو واپس تشریف لیگئے۔
سنیچروار ۱۰ اکتوبر سنہ ۹۶ع کو ۷ بجے شام
سے رائے میتا رام صاحب انجنیئر کے مکان
واقعہ کٹڑہ بھائی سنگھ میں کارروائی شروع ہوئی
۸ بجے تک بھجن ہونے کے بعد لالہ دیو دیال
ایم اے ہیڈ ماسٹر ماڈل سکول لاہور کا لیکچر
"ودیارتھی کا جیون" پر شروع ہوا۔ جو گھنٹہ بھر
تک رہا۔ اور پھر ۹ بجے لالہ جمنا داس بی اے ہیڈ ماسٹر
دوابہ کالج جالندھر کا لیکچر "دماغی کمزوری کا مجرب
نسخہ" پر ہوا۔ بعدہ بھجن منڈلی نے بھجن
اور آرتی کر کے جلسہ کو سماپت کیا۔
آیتوار ۱۱ اکتوبر سنہ ۹۶ع کو صبح کی کارروائی
رائے صاحب موصوف ہی کے مکان میں ۸
بجے صبح سے شروع ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک ہون
ہوتا رہا۔ اور بھجنوں کے بعد قریباً ۹ بجے لالہ نو دیال
جی امرتسری نے پراتھنا کی اور سادھو دیو برت
جی کا اوپدیش "ستیہ" پر اور پنڈت [illegible]
پریزیڈنٹ ٹیمپرنس سوسائٹی امرتسر اور بھائی
گوردیال سنگھ جی کے لیکچر "شراب کی برائیوں"
پر ہوئے۔ قریباً دس بجے تک مذکورہ بالا تقریریں
ہوتی رہیں اور پھر بھجن اور آرتی کے بعد صبح
کی کارروائی ختم ہوئی۔
آیتوار ۱۱ اکتوبر سنہ ۹۶ع کو بعد دوپہر کی کارروائی
۲ بجے بھجنوں سے شروع ہوئی۔ آدھ گھنٹہ بھجن ہوتے

ہوتی ہے۔ رامائن میں رامچندر کی ماتا کا نہ جنگ میں گھوڑے کے ساتھ ہونے کا ذکر ہے۔ اس بات پر لالہ گنڈا رام جی اور پنڈت گوبند رام آپے سے باہر ہی بڑے طیش میں آ گئے۔ اور لالہ گنڈا رام نے جوش بھری سبھا میں کہہ دیا کہ اگر پنڈت لیکھرام جی رامائن کے اس شلوک کو دکھا دیویں۔ تو وہ اسی وقت سبھا میں اپنا مکان بخش دینگے۔ اور انکے چیلہ ہو جاوینگے۔ فوراً جھٹ پٹ حوالہ کو رامائن سے دکھلا دیا گیا لالہ صاحب بڑے شرمندہ ہوئے بلکہ حاضرین جلسہ میں ایک بھلا مانس نے انکے کان پکڑنے کو بھی کہا۔ مگر اتنے ہزار آدمیوں کے سامنے اپنے اقرار سے کس طرح انکار کر سکتے تھے۔ آخر اپنا سا منہ لینا پڑا۔ بعد دردشا دیکھ سناتن سبھا کے ممبر ایک دو وکیلوں نے پر بھاری نتیانند جی سے دریافت کیا کہ اگر پنڈت شام لال اوپدیشک دھرم سبھا اسوقت یہاں آ دیں تو کیا آپ شاستر ارتھ کر سکیں گے۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ ہم بالکل تیار ہیں۔ اس پر پنڈت شام لال جی کو انہوں نے بلایا۔ جو کہ سبھا میں آ گئے۔ انکو شاستر ارتھ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ گو وقت شاستر ارتھ کا نہیں ہے۔ مگر سماج ہذا اسوقت ارتھ کرنے کے لیے اپنے مرتبہ پروگرام کو بھی تبدیل کرنے کے لیے تیار ہے۔ مگر پنڈت جی نے جواب دیا کہ میں سننے لونت کے لیے آیا ہوں۔ نہ کہ شاستر ارتھ کے لیے۔ اور وقت کی کمی کا عذر پیش کیا۔ حالانکہ پردھان سماج نے صاف طور پر کہہ دیا تھا۔ اب بیکار وقت شاستر ارتھ کرنے کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ باوجود اسکے انہوں نے شاستر ارتھ کرنے سے صاف انکار کیا بھلا

اسقدر ہجوم مردمان اور دل آریہ اوپدیشکوں کے مقابلہ میں اس بیچارے کی کہاں ہمت پڑتی تھی۔ آخرش یہ دھرم چرچا ختم ہوا۔ اور شہر میں لالہ گنڈا رام کی تقریر نے آریہ سماج کے حق میں بہت عمدہ اثر ڈالا۔ اگر ایسے ہی پنڈت لوگ اپنی تحریر رہیں تو ایک پچھپاتی سے پریکشن جا بجا ہی۔ کہ کسقدر خود غرضی اور تعصب انکے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اسکے بعد پنڈت پورنانند جی نے شرادھ وشے پر لکچر دیا۔ انکے لکچر کے بعد شام کی پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ لوگ خوشی خوشی گھروں کو چلے گئے۔ (باقی آئندہ) آپکا سیوک

سکرٹری آریہ سماج جنگ مگیانہ

بجواڑہ

نقل۔ حسب ذیل رزولیوشن نمبر ۲ نقل رزولیوشن جو پاس کردہ انترنگ سبھا آریہ سماج بجواڑہ بغرض طبع ارسال خدمت ہیں۔

نمبر ۱۔ سرب سمتی سے پاس ہوا۔ کہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے بہ نسبت میرٹھ کے لودیاں ہونا مناسب ہے۔ لہذا اس سماج کی رائے ہے کہ جلسہ لودیاں میں کیا جاوے

نمبر ۲۔ وید پرچار فنڈ کے بارہ میں ہم سماج پیشتر ہی اپنی رائے ظاہر کر چکا ہے اور اسوقت بھی اسی رائے کی تائید کرتا ہوا مناسب خیال کرتا ہے۔ کہ تحریک وید پرچار فنڈ اگلے سالانہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا میں ضرور پیش ہو کر پاس کی جاوے۔

نمبر ۳۔ پاس ہوا۔ کہ مسودہ قواعد آریہ پرتی ندھی سبھا ممبران آریہ سماج (انترنگ سبھا) کو واسطے وچار کرنے کے دیئے جاویں اور آخر ستمبر تک وہ اپنا وچار انترنگ سبھا میں واسطے بحث و رائے قطعی کے پیش کریں۔ تاکہ بعد طے ہونے کے جو امر مناسب سمجھا جاوے۔

کرنال

اول سالانہ جلسہ آریہ استری پاٹھشالا کرنال تاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء بوقت آٹھ بجے صبح بمکان بابو بدری پرشاد صاحب سب ڈویژنل پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ منعقد ہوا۔ شہر کے معزز صاحبان اور آریہ سماج کے اکثر سبھا سد اس جلسہ میں تشریف لائے۔ بلکہ جگہ اسقدر تنگ ہو گئی۔ کہ بعض صاحبان کو واپس جانا پڑا۔ کارروائی شروع ہو کر اول جلسہ کے لیے پنڈت ہرگلال حکیم میر مجلس انتخاب کئے گئے۔ اور اسکے بعد پنڈت اودے رام جی منیجر پاٹھشالا نے رپورٹ سالانہ پڑھ کر سنائی رپورٹ نہایت دلچسپ تھی۔ اور جو واقعات سال کے اندر طے ہو چکے تھے وہ سب اسمیں درج تھے۔ اسکے بعد بابو نہال سنگھ جی نے استری شکشا اور پاٹھشالاؤں میں دھرم کی آوشیکتا کے بارے میں ایک نہایت پر تاثیر اور دلچسپ اپدیش دیا۔ اور ظاہر فرمایا کہ پراچین زمانہ میں استریاں سوشکشت ہوتی تھیں۔ اور ایسی اعلے درجہ کی سوشکشت گارگی نے راجہ جنک کی سبھا میں جبکہ پنڈتوں کی لیاقت کی پریکشا ہو رہی تھی۔ اور یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ کون پنڈت سب سے زیادہ لائق ہے) یاگولک رشی کو (یہ ثابت کر کے کہ یہی شخص لائق ہے) سارٹیفکٹ دیا تھا استری جاتی ہی سنسار کی دھارمک اور اخلاقی حالت کو سدھار سکتی ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ

چنانچہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو جھنگ میں نگر کیرتن ہونا قرار پایا - اُسدن ممبران گھیانہ بھی جھنگ اکٹھے ہونے شروع ہوئے - دروازہ متصل مدرسہ والا سے شام کے ۵½ بجے بھجن منڈلی بھجن گاتی ہوئی شہر میں داخل ہوئی - شہر کے گلی کوچوں میں ساماجک بھائیوں نے بھجن ایشور کے گنا باد گاتے ہوئے چکر لگایا - راستہ میں لالہ رام چند بی اے نے اور ستری سماج نے اردو اور پنجابی زبان میں عورتوں کی شکشا پر اور سوامی دیانند جی مہاراج کے مشن پر چھوٹے چھوٹے ویاکھیان دیئے - قریباً دس بجے رات کو ساماجک بھائی گھیانہ پہونچے - اسکے بعد ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو گھیانہ میں جیساکہ پروگرام میں درج تھا نگر کیرتن ہونا تھا - ممبران وصولی چندہ وید پرچار فنڈ میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہوئے - آخر ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء بھی سر پر آپہونچی - ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کی صبحکو پنڈت دلیپ یالو جی اپدیشک پرتی ندھی سبھا بذریعہ سلکارٹ آگئے - پھر شریمان سوامی وشیشو رانند - برہم چاری نتیانند اور پنڈت لیکھ رام جی پہونچگئے -

جلسہ منانے کے لیئے ناتھہ والہ دروازہ قصبہ گھیانہ کے باہر سرکاری خیمہ کرایہ پر لیکر لگائی گئے چاروں طرف بانس لگاکر احاطہ بندی کیگئی - اسکے اندر خیمہ دسایبان لگائے گئے - عورتوں کے لیئے الگ انتظام کیا گیا تھا - ۲۵ تاریخ صبحکو نگر کیرتن کرنے کے لیئے پولیس میں پروانہ نگر کیرتن بھیجا گیا - شام کو ممبران سماج اکٹھے ہونے شروع ہوئے - ۵½ بجے کو نگر کیرتن ہونا منڈپ جلسہ سے شروع ہوا - نگر کیرتن کرکے رات کے ۹ بجے کے بعد منڈلیاں واپس منڈپ جلسہ پہونچیں - اسکے بعد آرتی کیگئی اور اسوقت کے لیئے لوگ اپنے گھروں کو پدھارے -

۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو صبح ہی لوگ منڈپ سبھا میں اکٹھے ہونے شروع ہوگئے - اول بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی - اوپدیش بھجن ہوتے رہے - دوسری طرف پنڈت لیکھ رام و برہم چاری نتیانند جی و پنڈت پورنانند و پنڈت آتمارام جی اپدیشکان پرتی ندھی سبھا ہون کرانے میں مشغول ہوئے - ہون کی سماپتی پر پنڈت پورنانند جی پاستاو شرم کے لیئے اٹھے - انکی آتم جیت اگر شمک اور پاستا کرانے کے بعد پنڈت جی نے اندیسی دمن پر عمدہ سرمن دیا - ایک بھجن کے بعد پنڈت دلیپ یالو جی اوپدیشک نے سنشن جیون شدہار پر ایک لیکچر دیا - پھر ایک بھجن کے بعد ہمارے لائق و فاضل اجل آریہ مسافر پنڈت لیکھ رام جی اپنے سبھا پر لیکچر دینے کو اٹھے - اُنکے اوٹھتے ہی لوگوں نے مارے خوشی کے تالی بجائی - پنڈت جی اسبات کو ظاہر کرنے کے لیئے کہ مورتی پوجا کب سے جاری ہوئی تھے - جسکو انہوں نے عمدہ طرح سے سمجھایا - لوگ پنڈت جی کی لیاقت کی تعریف جیسی سنا کرتے تھے - ویسی ہی پائی -

کارروائی ۱۲½ بجے ختم ہوئی - لوگ بھوجن آدی کے لیئے اپنے اپنے گھروں کو گئے - پھر ۲½ بجے پہلے ایک بھجن ہوا - پھر ۳ بجے منتری نے باواز بلند کہہ دیا - کہ اگر کسی مہاشہ کو آریہ سماج کے اصولوں اور تعلیم کی نسبت کسی قسم کا کوئی شک ہے - تو بیان کرے اسکا جواب دیا جاویگا - پہلی لالہ شوالا رام صاحب ممبر سماج نے اور پھر لالہ شیو رام داس بی اے نے مکتی وشے پر کچھ پرشن کیئے - کہ جسکا اوتر برہمچاری نتیانند جی مہاراج نے بخوبی فرمائی سے دیا - اسوقت تعداد حاضرین بہت ہوگئی تھی - منڈپ آدمیوں سے بھر پور تھا - اور منڈپ سے باہر گھر سے ہی دیکھ رہے تھے - اسکے بعد ہمارے سناتنی بھائی بھی آموجود ہوئے - پہلے لالہ گنندا رام نے چھاپہ لاہور کی ستیارتھ پرکاش نکالی - اور اسمیں سے ایک حصہ نکالکر پنڈت لیکھ رام جی کو پڑھکر لوگوں کو سنانے کے لیئے کہا - اس حصہ کتاب سے پڑھکر سنانے سے لالہ گنندا رام کی یہ غرض تھی - کہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے - کہ سوامی دیانند جی مہاراج گئو ہنسا کے حامی تھے - مگر پنڈت لیکھ رام جی نے کتاب کے حصہ مذکور کو پڑھنے سے پیشتر آریہ سماج کی اپوزیشن کو بعد کتاب چھپنے کے وقت ہمارے مہربان پنڈتوں کی حرکت کو اچھی طرح سے بتا دیا جس سے عام لوگوں کو اچھی طرح سے نتیجہ ہو گیا - کہ کس طرح سے انہوں نے کتاب میں ملاوٹ دالنے کی کوشش کی تھی اسکے بعد انہوں نے حاضرین جلسہ میں کتاب کو پڑھکر سنایا - کہ جہاں سوال تھا - کہ آیا گئو ہنسا ٹھیک ہے وا نہیں - پر تو ہمارے متعصب سناتنی بھائی شوک ہے - کہ کتاب کو پڑھ کر اسمیں سے مصنف کتاب کی اپنی آسے اور اسکی دوسری کتابوں کے حوالوں کو بھی نہیں جان سکے - جہاں کہ سوامی جی نے دوسری کتاب کا حوالہ وشے مذکور پر دیا تھا - بھلا ایسا ہوتا تو سوامی جی اپنی کتاب کو کرونا ندھی کیوں لکھتے اور چھپواتے - اور پنڈت لیکھ رام جی نے بیان کیا کہ یہ وشے تو انہیں ہی فائدہ ہوتا ہے - کیونکہ یہ آپکی مانی ہوئی پستکوں میں لکھا ہے کہ شمشت قسم کے جانوروں کو مار کر آگ کے بالش لو پرہیزیا کر کھلانے سے آپکی پتروں کی مدت تک تپتی

مضمون کے زیادہ محتاج نہیں ہیں - اور اپنے غور اور خوض سے وہ پاک اور اعلےٰ زندگی اور اسکی برکتوں اور اسکی عظمت کا وہ نقشہ اور وہ نوٹو اپنے ذہن اور روحانی آنکھوں کے سامنے خود بخود لانے کی کوشش کرینگے کہ جو حقیقت میں ہونا چاہئیے - اور جو نقشہ اگر بالکل نہیں تو قریب قریب ہم بھی کھینچنا چاہتے ہیں -

(۵) ہم نے جہاں تک آریہ سماج کی موجودہ حالت کو مطالعہ کیا ہے - اسکے بموجب ہم اس سماج میں پاک اور اعلیٰ کیریکٹر کی اعلےٰ درجہ کی کمی محسوس کرتے ہیں - (جن لوگوں نے پاک اور اعلےٰ زندگی کی حقیقت اور عظمت کو نہیں جانا اور ایسی زندگی والے انسانوں کے اصلی روپ کو کبھی نہیں دیکھا اور ملک کی نہایت پست اور گری ہوئی اور مردہ زندگی کو ہی سدا مرہ دیکھتے ہیں - اور اسکے ساتھ آریہ سماج کی موجودہ زندگی کا مقابلہ کرکے آریہ سماج کی موجودہ زندگی کو ہی نہایت اعلےٰ زندگی سمجھتے ہیں - وہ ہمارے خیال کے ساتھ متفق نہیں ہونگے اور ہمارے مضمون کی طرف توجہ دینے کی کوشش نہیں کرینگے اور ایسے شخصوں کے واسطے ہم یہہ مضمون لکھ بھی نہیں رہے -)

(۶) ہمارا وہ خیال ہے کہ اگر آریہ سماج موجودہ حالت میں ہی رہا اور اسمیں کوئی پاک اور اعلےٰ زندگی جو موجودہ زندگی سے بہت اعلےٰ ہو پیدا نہ ہوئی اور اسکے ممبروں نے ایسی زندگی کی ضرورت کو نہ سمجھا - اور اسکے حصول کیلئے کوشش نہ کی اور کسی نیک اور لایق خدا ترس انسان نے اس سماج کی سچی بہتری کیواسطے اور اسمیں پاک اور اعلےٰ کیریکٹر پھونکنے کیلئے کمر نہ باندھی - تو جلد اس سماج کو اپنی ہستی سے ہاتھ دھو بیٹھنا پڑیگا اور ضرور دھو بیٹھنا چاہئیے - اور اس صورت میں اس سماج کا صفحہ ہستی سے اٹھ جانا ہی خلقت کے حق میں مفید ہوگا -

(۷) اور کوئی اور سماج یا سوسائٹی جو آریہ سماج سے زندگی اور کیریکٹر کے لحاظ سے اعلےٰ ہو اور لوگوں کو انتہا اعلےٰ عملی زندگی دینے کے قابل ہو - اسکی جگہہ جلد قایم ہو جاویگی - خواہ اسکا نام کچھہ ہی ہو -

(۸) اور اگر آریہ سماج کے لایق اور سمجھدار ممبروں نے پاک اور اعلےٰ زندگی کی ضرورت اور عظمت پر کافی توجہ کی اور اسکی اصلیت کو سمجھا اور سچے دل سے خود حاصل کرنا اور سماج میں اسکو لانا چاہا - اور جن وسایل سے انکو یہہ برکت حاصل ہو سکتی ہے - انکو پہچانا اور صدق دل سے انکی قدر کی تو ضرور اس سماج میں پاک اور اعلےٰ زندگی آ جاویگی اور پھر اس سماج کے صفحہ ہستی سے اٹھ جانے کی ضرورت نہ ہوگی - اور نہ ہی کسی اور سوسائٹی کی اسکے بجائے قایم ہونیکی ضرورت ہوگی -

(۹) فی الحال اس مضمون پر ہم صرف اسی قدر لکھنے پر کفایت کرتے ہیں اور پاک اور اعلےٰ زندگی کے حصول کے وسایل وغیرہ پر بحث کرنا چھوڑ دیتے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس مضمون پر کافی غور کریں اور لالہ منشی رام صاحب اور لالہ دیوراج صاحب لالہ ٹھاکر داس صاحب اور لالہ ہنسراج صاحب اور آریہ سماج کی دونو پارٹیوں کے اور بڑے بڑے پیشوا مہربانی فرما کر اس مضمون پر کافی غور اور خوض فرماویں اور اگر آریہ سماج کے اور اخبارات بھی اس مضمون کو اپنے اپنے کالموں میں جگہہ دیکر اپنے ناظرین کو اسپر غور اور توجہ کرنے کا موقعہ دیویں - تو ہم انکے نہایت مشکور ہونگے - ہمکو آریہ سماج کی کسی پارٹی سے عناد یا دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی کسی پارٹی کی بیجا طرفداری منظور ہے - ہم سب کا صدق دل سے بھلا چاہتے ہیں اور سب کے حقیقی بہی خواہ ہیں - اور یہہ آرزو رکھتے ہیں کہ آریہ سماج کی نئی نائی لیاقت بجائے اسکے کہ دو پارٹیوں کے جھگڑے ٹکرا کر زایل ہو جانے کے حقیقت میں ملک اور قوم کی کسی حقیقی اور اعلےٰ بہتری کے کام میں آوے - اور اگر ہو سکے تو اس جماعت کے اندر اعلےٰ خوبیوں کا پیار پیدا ہو جاوے اور اب جو دونو پارٹیوں کے اخبارات زیادہ تر باہمی جھگڑوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں - اسکے بجائے سارے دل اور ساری محنت سے دونوں پارٹیاں ہی پاک اور اعلےٰ زندگی کے حصول کے واسطے کوشش کرتے ہوئے نظر آویں اور ملک اور قوم کے واسطے مفید اور مبارک ثابت ہوویں -

راقم
پریم سیوک

دوسرا سالانہ جلسہ آریہ سماج
جھنگ مگھیانہ

جیسا کہ پیشتر ہی آریہ اخباروں میں درج کیا گیا تھا - اسکے بموجب اس سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ہونا ۲۶ و ۲۷ ستمبر سنہ ۹۶ء کو شروع ہوا - ممبران جھنگ نے بموجب پار سال پھر خواہش ظاہر کی کہ ایک نگر کیرتن جھنگ میں ہی کیا جاوے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماجوں میں پاک اور اعلیٰ کیریکٹر یا پاک اور اعلیٰ زندگی کی ضرورت

سمجھدار آریہ صاحبان کی غیر معمولی غور اور توجہ طلب مسئلہ

(۱) سب سے پہلے اس امر پر غور کرنے کی ضرورت ہے - کہ پاک اور اعلیٰ کیریکٹر یا پاک اور اعلیٰ زندگی کیا چیز ہے - اور آیا وہ آریہ سماجوں میں پائی جاتی ہے - یا نہیں پائی جاتی ہے اور اگر پائی نہیں جاتی تو اسکے حاصل کرنے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں اور اگر اس کو حاصل نہ کیا جاوے تو کیا نقصان ہوگا اور اگر حاصل کیا جاوے تو کیا فائدہ ہوگا -

(۲) اسکے بعد اگر یہ معلوم ہو کہ حقیقت میں پاک اور اعلیٰ زندگی حاصل کرنے کے قابل چیز ہے اور آریہ سماجیں اس زندگی سے بہت درجہ تک محروم ہیں - اور انہیں اسکی بہت بڑی کمی ہے - اور بغیر اس بے بہا دولت کے آریہ سماج کا وجود ملک اور قوم کے حق میں صرف یہی نہیں کہ مفید نہیں ہوگا - بلکہ سخت خطرناک اور مہلک نتائج پیدا کرے گا - اور ایسی صورت میں یہہ لازمی ہوگا - کہ انسانوں کے سچے اور خیرخواہ لوگ اور سب سے بڑھکر انصاف اور بھلائی پسند نیچر اس مضر اور خطرناک چیز کو ملک سے دور کر کے لوگوں کو اسکے نقصانوں سے بچاوے اور یہہ ممکن نہیں ہے کہ ایسی صورت میں دوستی اور بھلائی پسند انسانوں اور لامحدود طاقت والے نیچر کے پسند اور مرضی کے خلاف ہونے کی صورت پر بھی آریہ سماج کا وجود دنیا کے سطح پر کہیں بنے پاوے - یہہ عالمگیر قانون ہے اور کوئی عقلمند انسان اس عالمگیر قانون کی مخالفت کرنے کے لیئے کھڑا ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا -

(۳) تیسری بات غور کرنے کے قابل یہہ ہے کہ اگر آریہ سماج کے لائق لوگوں کو یہہ یقین ہو جاوے - کہ آریہ سماج میں پاک اور اعلیٰ زندگی کے حصول کی سخت ضرورت ہے - اور یہہ بھی پتہ لگ جاوے - کہ اس سماج میں پاک اور اعلیٰ زندگی کا پیدا ہونا ممکن ہے اور حقیقت میں بھی ایسا ہونا ممکن ہو - اور اسکے وسائل سے بھی انکو آگاہی حاصل ہو جاوے اور وہ صدق دل سے پاک اور اعلیٰ زندگی کے حصول کیواسطے خواہشمند اور کوشاں بھی ہوویں - تو ضروری ہے - کہ اس سماج میں پاک اور اعلیٰ زندگی نشو و نما پاوے - اور تمام ملک اور قوم کو اس پاک زندگی اور اسکی بے بہا برکتوں سے فیض حاصل کرنے کا موقعہ ملے اور خلقت آریہ سماج کے وجود کو اپنے لیئے کلب برکت سمجھنے اور اسکے وجود کیواسطے پرماتما پرمیشور کو دھنباد دینے لگے - اور حقیقت میں آریہ سماج ملک اور قوم کو نہال کر دینے کا موجب ثابت ہووے - اور ایسی صورت میں ضروری ہے - کہ دنیا کی سچائی اور نیکی کو پیار کرنیوالے اور بہت لوگ بھی نہایت خوشی اور شوق سے آریہ سماج کی بہتری کے واسطے کوشش کریں - اور اسکا ساتھ دیویں - خواہ وہ دنیا کی کسی حصے میں رہتے ہوں اور خواہ وہ دنیا کی کسی سوسائٹی سماج قوم جماعت یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں - اور پرماتما پرمیشور جو کہ سچائی اور بھلائی کا مددگار ہے - وہ بھی ضرور اس سماج کا ساتھ دیوے اور سماج پھلتا پھولتا اور پاک اور اعلیٰ سورگی پھل پیدا کرتا چلا جاوے -

(۴) ہمارے خیال میں پاک اور اعلیٰ کیریکٹر یا پاک اور اعلیٰ زندگی اعلیٰ ترین چیز ہے - اور کل زمینوں کی سلطنت اور تمام دنیا کی حکمتیں اور دنیوی علوم و طاقتیں و لیاقتیں اور منصب اور مرتبے اس بے بہا دولت کے مقابلہ میں کچھ بھی قیمت نہیں رکھتے - اور ایسی مبارک زندگی کے ہونے سے انسان کی اور سب طاقتیں اور لیاقتیں اسکے اپنے اور اوروں کے لیئے نہایت مفید اور مبارک ہو جاتی ہیں اور اس زندگی سے محروم رہنے کی صورت میں انسان کی سب طاقتیں اور لیاقتیں اسکے اپنے اور دیگر خلق خدا کے ہلاک اور تباہ کرنے کا موجب ہوتی ہیں - اور چونکہ ہم یہہ مضمون آریہ سماج کے سمجھدار اور لائق ممبروں کی توجہ اور غور کے لیئے لکھ رہے ہیں اور ہم مضمون کو زیادہ طول دینا بھی نہیں چاہتے - اسواسطے اس مضمون میں ہم صرف اسی قدر اشارہ لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں - اور پاک اور اعلیٰ زندگی کی عظمت اور برکتوں سے اپنے ناظرین کو واقف کرنے کی کوشش کو موقوف رکھتے ہیں - اور ہم امید کرتے ہیں - اور آرزو رکھتے ہیں - کہ جن اصحاب کی خاص غور کے لیئے ہم یہہ مضمون لکھ رہے ہیں وہ ہمارے پاک اور اعلیٰ زندگی کے متعلق لمبے

فہرست میں مشتہر کیا جاوے۔

پشچم اتر دیش کی آریہ سماجیں بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کر اب کام کرنے کے لیے مستعد ہو رہی ہیں۔ ویدپرچار کے شوق نے انہیں جان ڈالدی ہے۔ سیکٹری ہی سماج دیش کے ویدپرچار فنڈ سے ایک مجرب ڈاکٹر کا کام دیا ہے۔ چنانچہ اب ویدپرچار ہونے لگا ہے اور اپدیشکوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ چنانچہ اپدیشکوں کے اخراجات کے لیے وہاں بھی ویدپرچار فنڈ قائم کیا گیا ہے اور ہم عنقریب دیکھیں گے کہ اسقدر بھی پرتی ندہی سبھا پشچم اتر دیش شیگر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیگی۔ فی الحال ویدپرچار فنڈ کمیٹی مراد آباد آریہ سماج کی طرف سے نیت کی گئی ہے۔ یہاں تک ویدپرچار کی ضرورت وہاں محسوس ہوتی ہے کہ بجنور میں آریہ بھاشا گزٹ ہفتہ وار اخبار اور مراد آباد میں ویدپرچار پر ماہواری اردو نے جنم لیا ہے۔ جسکا خاص مقصد ویدپرچار کی عظمت جتلانا ہے۔ اور ایسے مستقلہ غلط فہمیوں کا جو بعض کی وساطت سے جواب دیتا ہے۔

پرتی ندہی سبھا پنجاب نے تو کچھ عرصہ سے ویدپرچار فنڈ قائم کیا ہوا ہے۔ مگر پرتی ندہی سبھا بنگال و بہار میں بھی اسی قسم کی تحریک ہو رہی ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تمام پرتی ندہی سبھاؤں کی باضابطہ شہرت ہو جاوے اور پھر بندوبست قائم کرکے چاروں دانگ عالم میں ویدک دھرم کی جے جے کے نعرے بلند کیے جاویں۔

اور ہر ایک منش کے کان تک ویدوں کے منوہر منتر اور انکی ویاکھیا پہنچائی جاوے۔

لوکل

(سنسکرت واکیہ پرو ادھنی سبھا کا جلسہ)

جسکے بعد ودیارتھی کالو رام کا لیکچر تھا۔ جس میں ودیارتھیاں ویدک آشرم استری شکشا ثابت کرنے کی کوشش کی اور بتلایا کہ استری شکشا کے بنا آئندہ آنیوالی اولاد بالکل بیوقوف رہ جاویگی اور مثالوں سے ثابت کیا کہ ودوشی استریوں نے اپنی اولاد کو اپنی ودیا کے بل سے سنسار ساگر سے اوتیرن کیا۔ اسکے بعد پنڈت میلا رام جی جو ہوشیارپور کے ایک ممبر تھا دوار ناتھ جی کے ادھیاپک اٹھے۔ انہوں نے کوشش کی کہ ودیارتھی بھگت رام کی ہر ایک دلیل کو اچھی طرح سے کھنڈن کریں۔ اور ثابت کیا چونکہ استری اور پرش دونوں مکتی کا حق رکھتے ہیں جب پرش کے واسطے ویدک گیان کی ضرورت ہے تو استری کس طرح سے بغیر گیان وید اپنی آپ کا ادھار کر سکتی ہیں۔ اسکے بعد پنڈت برج جی نے کوشش کی کہ آجکل انگریزی میں دیکھا جاوے کہ سارے فساد کی جڑ استریاں ہیں۔ اور اگر پچھلے اتہاس کی اور دیکھا جاوے تو سب کا مول استریاں ہی ہوئی ہیں۔ اور یہ ودوشی ہونے کا سبب تھا۔ اور بیان کیا کہ استری پتنی برت دھرم کو پالن کرتی ہوئی ہی مکتی کا ادھیکار رکھتی ہے جیسا کہ گاؤں والی استریاں سشیل اور دیدھ ہوتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد پنڈت گنگا دت جی شاستری ادھیاپک ویدک آشرم سبھا پتی جی

اوٹھے۔ اُنہوں نے پورے طور پر بیان کیا کہ استری جاتی کے سدھار کے بنا قوم کا سدھار تھا سرشٹی کا سدھار کٹھن بلکہ ناممکن ہے اور یہ جو الزام پنڈت جی نے اُن پر لگایا ہے وہ اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو پرشوں کا ہی ہے۔ راماین کی لڑائی میں راون بھارت کی لڑائی میں دریودھن اتیادی مثالوں سے سنرتاؤں پر ثابت کرادیا۔ کیونکہ دھرم کا سدھار کا کوئی ذریعہ ہے تو استری جاتی ودوشی کی بغیر پار ہونا کٹھن ہے۔ اسکے اُدھیوشن کے واسطے کیا۔ انیہ دھرم مثلاً مسلمان آدمی کو ملاکر اس سے ودھوا کرنا اوچت ہے یا نہیں۔

اتوار کو صبح کے وقت لالہ بدری پرشاد کی پتری کا مونڈن سنسکار ویدک ہوا۔ دور دور سے کنیا مہاودیالہ اور ایک روپیہ ویدپرچار فنڈ میں دان ملا۔

تیسرے پہر آریہ سماج مندر میں مہتا جلسہ کی کارروائی ہی اول ہوا۔ بعد ازاں پرارتھنا کے بعد لالہ دولت رام جی نے اپدیش دیا۔ مت پنجاب ماسٹر آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ایک عالمانہ اور مدلل لیکچر اس مضمون پر دیا کہ قوم کسکو کہتے ہیں۔ اور کس طرح اونتی ہو سکتی ہے۔ مفصل آئندہ ہفتہ درج کیا جاوے گا۔

بادل آتے امید دلاکر بے امیدی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ غلہ کا نرخ کم کرکے چل دیتے ہیں۔

کی کتھا نے جگہ پکڑی - جہاں گرہیا دھان سنسکار سے بکرم تک سنسکار تک وید کی بانی منش کے کان میں پہونچائی جاتی تھی - انکی جگہ سنسکرت اما دس کی تھی - جنم پتریاں اور کالیداس کے ناٹکوں آدی نے ڈیرا جمایا - ان مندرجہ بالا کاریہ واہیوں نے منش جاتی کو (سچ پوچھو تو) دہرم سے بیزار کر دیا مندروں میں لوگ جاتے تو ضرور تھے - کتھا سننے کے لئے جاتے تو ضرور تھے لیکن وہ لطیفہ ہے جو کہ روحانی سبق حاصل کرنے کے لئے اکثر ہوتے ہوں - وہ تھوڑے ہے جو سوائے دل لگی اور دل بہلانے کی کتھا سننے کے لئے جمع ہوتے ہوں - ایشور پرستی کا نام و نشان نہ رہا - اسوجہ سے بنی تحقیقات مردوں سے ایشور کا بہے بہی کافور ہو گیا اور منش جاتی ظاہری آزادی کی باگ اپنے ہاتھ میں پکڑی -

باقی آئندہ (جمنا داس)

ایڈیٹوریل نوٹس

سناتن سبھا اور آریہ سماج کے درمیان

جب کبھی شاستر ارتھ کا اتفاق ہوتا ہے تو سناتنی بھائی پہلے مدہست کا سوال پیش کیا کرتے ہیں مدہست کا لفظ اگر سچ پوچھو تو ایک بیڑ لی ندی ہے جس سے کہ پار گذر کر فیصلہ کی منزل تک پہنچنا کٹھن ہوا کرتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ کس طرح سے عام لوگ جبتک کہ خود اپنی بدہی کے دوار اکسی مسئلہ کو دچار نہیں لیتے - مدہست کی فیصلہ کو قطعی طور پر مان لیں - جب شاستر ارتھ میں ہر دو فریق کے پیرو موجود ہوتے ہیں - وہ اپنی بدہی الوسار دونوں طرف کی یکتی پرمان سنکر سمجھ سکتے ہیں - کہ کون ٹھیک کہتا ہے اور کون غلط - پھر وہ کس طرح سے اپنی بدہی یا سمجھ کے ورودہ مدہست کا فیصلہ ماننے کو تیار ہو سکتے ہیں - لیکن اگر بالفرض مدہست کو نیت کرنا اوش ہی ہو تو کسی نہ پکش شدہ آچاریہ وید و کیتا پنڈت کا نیت کرنا اچت ہے - مگر بڑے شوک سے دیکھا جاتا ہے کہ آج کل ہمارے سناتنی بھائیوں کی کایا پلٹ گئی ہے وہ قوم میں جسکو اسمر لیچھ - یونی کمینش آدمی کے نام سے پکارا جاتا تھا - آج سناتنی اور آریہ سماج کے شاستر ارتھ میں مہان پنڈت کی پدوی پاتے ہیں - چنانچہ ذیر آبا میں جو شاستر ارتھ فیما بیں سناتن سبھا اور آریہ سماج ہوا - اسکے تصفیہ کے لئے میکس مولر کو مدہست مقرر کیا گیا - کہ جو کچھ وہ فیصلہ کریں ہمکو منظور ہے -

پیارے ناظرین کیا سناتن بھائی درن بیوستھا کو جنم الوسار نہ ماننے کا عملی ثبوت نہیں کر دکھلایا میکس مولر کو جو کہ کسی برہمن کا بیٹا نہیں ہے - بلکہ ایک یورپ دیش کا نواسی ہے - جسکا کہ ویدوں پر بالکل ایمان نہیں - جو کہ ویدوں سے گئو ماس کھانا سدہ کیا کرتا ہے - شوک کہ آج پنڈتوں کے شاستر ارتھ کا فیصلہ کرنے کو مدہست کیا جاوے -

مسٹر ہاگ نے جب ویدوں سے ایک شبد نکالا - اور میکس مولر نے اسپر اعتراض کیا کہ یہ شبد وہاں نہیں ملتا - تو مسٹر ہاگ نے ایک چٹھی میں جو اپنی انگلستان کی ایک سوسائٹی کے نام ارسال کی تھی پرکٹ کیا - کہ اب مجھے اچھی طرح یقین ہوا کہ میکس مولر نے نہ ویدوں کا اشا سمجھا ہے اور نہ ہی انکو مطالعہ کیا ہے کیونکہ جو شبد ویدوں میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ بیسیوں دفعہ آیا ہے - اُس کے بارے میں اسکو مطلق خبر تک نہیں - میکس مولر معترف ہے کہ اسنے ویدوں کا ترجمہ سائنیا بہاش سے کیا ہے نہ کہ اپنی لیاقت سے - وہ اپنے ترجمہ کی بابت کہتا ہے کہ میرا ترجمہ پچاس برس کے عرصہ تک ممکن ہے کہ غلط اور غیر مکمل ثابت ہو - نہ معلوم کہ پھر کس طرح سناتنی بھائی لوگ آریہ ہوتے ہوئے بھائی اسکے فیصلہ کو قطعی مستند مان سکتے ہیں -

کیا سناتنی بھائی اسکی ہر ایک رائے جو ویدوں کے بارے میں اور ہندوؤں کی پراچین رسومات کے بارے میں ظاہر کرتا ہے ماننے کے لئے تیار ہیں - اگر یہی حالت ہی تو بہت جلد زمانہ آنیوالا ہے - کہ مسٹر ولیم میور سر ولیم جانسن - ڈیلیر - میکس مولر ہاگ آدی کے بہاشیہ ہی سناتنی بھائیوں کے نزدیک مستند مانے جاوینگے - اور ان مصنفوں کو رشی کی پدوی ملیگی -

جیسا کہ سناتنیوں کی مورتیاں - دیوی دیوتے اب انگریزی لباس پہننا فخر سمجھتے ہیں - اور مندروں میں بجائے آسن لگنے کے میز کرسی وغیرہ سامان رکھے جانے لگے ہیں - وہ زمانہ عنقریب ہے کہ سناتنی بھائیوں کے خیالات بھی انگلینڈ والوں کے دیس کے خیالات کا عملی جامہ پہنینگے - اور ممکن ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت عیسیٰ کو بھی ۳۳ کروڑ دیوتوں کی

یہہ درشایا گیا تھا کہ آریہ ورت کے پرچلیت مت متاں بیرو
اَنُسمپردائیوں نے ویدکو ہی اپنے دہرم پھیلانے
کا ٹھیک ذریعہ سمجھا۔ جہاں اپنے خیالات پھیلانے
چاہے وید منتر کا حوالہ پیش کیا۔ صرف آریہ ورت
کے سمپردائیوں اور مت متانتروں نے ہی وید
کی بزرگی کو محسوس نہیں کیا بلکہ عیسائی اور
اسلامیہ مت کے بانی بھی اگر کسی وید منتر میں
کوئی شبد ایسا پاتے ہیں جو انکے کسی پیغمبر کے
نام کی مشابہت رکھتا ہو تو اسکو کھینچ تان کر
اپنے مطلب الوسار سیدہ کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ اس
سندیہہ نہیں کہ مہابھارت کے پیچھے کے اینچات
ویدمت - انگ اور اپانگوں کی وہ قدر نہ
رہی وہ مہرسہ شبدوں میں جہانتک نہ تھے
ڈیرہ جمایا۔ جب منتروں میں ویدک گیان لُپت
ہوا تو وہ برہمچریہ کا بل وہ یوگی پن کا فخر وید
دہرم پر ودرشتائی نہ رہی۔ اودیا نے اپنا زور
جمایا۔ سلوک دہرم نے اپنی راجدہانی قایم کی۔ منش
اندریوں کے غلام بنگئے۔ اور پرمیشور کی پوجا
کے بجائے اپنی کرم اندریوں۔ منشوں پشوؤں
درختوں اور پتھروں کی پوجا شروع ہوئی۔ جب
اسلام نے ہندوستان میں اپنا جھنڈا گاڑا تو وید
کی اور بھی دردشا ہوگئی۔ مسلمان بھائیوں نے
نہ صرف جبراً ہمارے خیالات کو بیٹنے اور ہم کو
حضرت محمد کا پرستار بنانے کی کوشش کی بلکہ انہوں
نے نہ صرف ہمارے مال و زر کو لوٹ کر ہمکو مفلس
حالت میں ادہ موا کو پیدا کیا۔ نہ صرف
ہماری کتابیں ہی نہیں۔ ہم سے جبراً چھینکر
دریا برد کیا۔ بلکہ ہمارے دہرم پستک الٹری
گیان وید کو جلانے اور صفحہ ہستی سے دور
کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں نے کوشش کی
کہ جہاں کوئی پستک قرآن کے برخلاف ہے

اُسکو فوراً جلادو۔

تاریخ کی ورق گردانی والی صاحبان پر مخفی نہیں کہ مصر کا
پستکالہ جوکہ علمیت۔ فنون۔ جوہر حکمت وغیرہ
کی اعلیٰ درجہ کی عمدہ کتابوں سے بھرپور تھا۔
راکھہ میں ملایا گیا۔ اس عذر پر کہ اگر وہ کتابیں
قرآن کے مطابق ہیں تو انکے رکھنے کی ضرورت
نہیں۔ کیونکہ قرآن خود بذاتہ موجود ہے۔ اور
اگر قرآن کے برخلاف ہیں تو بھی انکا رہنا عیب
ہے۔ اُسوقت میں جبکہ لوگ دولت کے نشے میں
مخمور۔ شہرت اور شہوت کے پرستار اپنی دنیاوی
سلطنت کے گھمنڈ میں آریہ ورت میں ویدوں
کو اور انکے متعلقہ دہرم پستکوں کو جلا جلا کر ویران
کر رہے تھے۔ برہمنوں نے ایک بھاری کانفرنس
کی اور ویدوں کی رکھشا کرنے کے لئے جا بجا
سبھائیں ستھاپن کرنے کی تجاویز سوچی گئیں
جب دیکھا کہ ایشوری گیان ویدوں ان کے
ہاتھوں سے چلا جائیگا۔ تو نہ معلوم کہ منش
جاتی کی کیا گتی ہوگی۔ آخرکار وہ اس نتیجہ پر
پہونچے۔ کہ برہمن جاتی کو چار حصص میں تقسیم
کر کے ہر ایک حصہ الگ الگ ایک وید
کے کنٹھ کرنے کا بیڑا اٹھا دے۔ چنانچہ ایسا
کیا گیا۔ پس برہمنوں نے اب ویدوں کو زبانی
حفظ کر کے رکھشا کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ اگر
خدانخواستہ کوئی بھی وید پستک توں راجہ باقی
نہ چھوڑیں۔ تو وید انکی جیبھا سے نقل کئے
جاویں۔ اس کوشش نے ویدوں کے شبد
ارتھ کی رکھشا کرنے کے لئے کتنی پریشرم نہ کیا
اس کے سوا کے ایسے مول شبدوں کے کنٹھ
ہونے کے انکی آتما حالت پر کچھ اثر نہ
ہوا۔ نہ وہ برہمن دیوتا پرمیشور کے پریمی
بنسکے نہ اور نہ ہی دیش جاتی کے سدھار کا خیال

کوئی خیال محسوس ہوا۔ خودغرضی اور شہرت پرستی
انکے ہر فقرے میں اپنا اثر جما رہی تھی۔ اپنی پیٹ
دیوتا کی پرستش کرانی شروع کردی اور کئی ویدوں
سے برہمن کی پوجا ثابت کرنے۔ ایسے اندہ گہور
سمے میں اور انگریزی سرکار کے وقت میں عیسائی
مشنریوں نے بھی ہندوستان میں پرچار کا
کام شروع کیا۔ عیسائیوں کی آمد کے زمانہ میں
وہ وید ایشور کرت نہ رہی تھی۔ بلکہ انہوں نے
بُت پرستی اور منش پرستی کے جامے پہن لئے
تھے۔ وہ وید ایشوری گیان کے خزانہ نہیں رہے
تھے۔ بلکہ دیوتوں اور راجاؤں کے قصہ کہانیوں
کے نام سے منسوب کئے جاتے تھے۔ وہ وید نماز کے
ودیا اور پدارتھ ودیا کھگول ودیا۔ آدی بھوگول
ودیا۔ آدی کے کیندر نہیں رہے تھے۔ بلکہ ہندوں
تواریخ اور ہندوستان میں ہائش اور آسائش
کے متعلق تذکروں کی کتابیں پکار رہی جاہلی تھیں
وہ وید منش کی آتمک اور سامآجک اوستھا کے
سدھار نے والے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی روحانی
آنند وشانتی دینے کے معدن تھے۔ بلکہ تصدیق
کے وہمی وسوسات اور بطلان خیالات کے
رہنما تھے۔ وید کے شبد کو تو بلاشک برہمن اور
ہندو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھی۔ اور
ہر ایک شدہ کرم سے کیا تھا انکا نام لیا جاتا تھا
پر نہ تو انکی ماہیت۔ اصلیت۔ کمالیت علمیت
اور محبت پر پانی پھیرا جاتا تھا۔
شادیوں اور دیگر رسومات سنسکاروں میں
اگرچہ وید منتر نام ماتر پڑہے جاتے تھے۔ پر تو
نگاہیدہ کر لینے کے سادھن کلیتہ نو ایجاد تھے
پرانی کہاوت پرانوں اور اپ پرانوں سے
دیکھے جاتے تھے۔ اور بازاروں۔ مندروں
گلیوں اور کوچوں میں بجائے ویدوں کے پرانوں

نمبر ۳۰ | مطبوعہ ۱۶ - کاتک سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۳۰ - اکتوبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۸

آریہ سماجک جلسے

مراد آباد - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ - نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوا -

منٹگمری - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

جالندھر - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ - دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

لودھیانہ - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

مالیر کوٹلہ - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۰ و ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

شرقپور - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

ضروری نوٹس

چونکہ لکھی رام شاستری نابینا - جنکو کہ آریہ ویدک آشرم جالندھر میں پڑھنے کے لیئے بھائی گوپال سنگھ جی امرتسری کی طرف سے خاص وظیفہ ملتا تھا - تین دفعہ مخالفوں سے خط و کتابت کرتے پکڑے گئے - دریافت کرنے پر ادھشٹاتا کے سامنے جھوٹ بولتے رہے خط و کتابت کا ہونا کافی طور پر ثابت ہوگیا - اس لیئے آئندہ کے لیئے وہ آشرم سے خارج کیا گیا -

المشتہر
منیجر

ست دھرم پرچارک

آتم پرساد

وہ کہاں بھاگ کر جائینگے

جو پرمیشر کا راج ساری برہمانڈ میں پھیلا ہوا ہے وہ آکاش بھر کے راجا ہیں - انکے راج کی کوئی سیما نہیں - ہم جدھر نظر اٹھاتے ہیں انکا ہی راج پاتے ہیں - اوپر نیچے - دائیں بائیں - آگے پیچھے - سب دشاؤں میں اسی پرمیشر کا راج سنگھاسن ودیمان ہوتا ہے -

پاپی منش انکے نیائے سے کیونکر بچ سکتا ہے - وہ کہاں بھاگ کر جا سکتا ہے - کیا کوئی استھان ہے جہاں پرماتما نہیں ہیں؟ ایک دیش کو چھوڑ کر پاپی منش دوسرے دیش میں چھپنے کے لیئے بھاگتا ہے - کنتو اس بات سے چاہے وہ الپ جیو کی درشٹی سے بچ جاوے - کنتو سروبیاپک پرماتما سوامی کی درشٹی وہاں بھی ہے انکی آنکھ ہر ایک دیش میں ہے - پربت کی گفاؤں میں چھپی ہوئی پاپ آتما - انکے شاسن سے بچ نہیں سکتا - وہ پربھو شلاؤں کے اوپر اپنی نظر پھیلاتا ہے - انکی آنکھ شلاؤں کے بھیتر جا گھستی ہے - اور جاتی ہے - کوئی پربت انکی نظر کو روک نہیں سکتا - وہ پربت کے ادھر اور پربت کے ادھر دونوں طرف موجود ہیں -

کیا ہم پاپ کر کے دنیا میں چھپنے کے لیئے انکے دنڈ سے بچ سکتے ہیں؟ نہیں - کداپی نہیں - وہ جلتھل ہر ایک جگہ موجود ہیں - یدی ہم ستاروں تک کو بھی اڑ جاویں - اور اس پرتھوی کو چھوڑ کر کسی دوسرے نکشتر میں جا بسیں تو وہاں بھی انکے دنڈ سے بچ نہیں سکتے - یہاں تک کہ یدی ہم اس شریر کو چھوڑ کر کوئی اور شریر دھارن کریں اور کسی اور یونی میں چلے جاویں تو اس دشا اور سروپ میں بھی وہ ہمارا پرمیشر ہم جانتے ہیں - اور وہاں بھی ہم انکے دنڈ سے بچ نہیں سکتے -

ہم کسی حالت اور کسی جگہ میں بھی انکی شاسنا کو نہیں توڑ سکتے - اپنے کیئے ہوئے کرموں کا اوشیہ پھل پاوینگے - ہم جا کہاں سکتے ہیں؟ چھپ کہاں سکتے ہیں - بھاگ کر کہاں جاوینگے - منش تو اس بات کو سوچ اور پھر اتر دے کہ کیا ہمیں پاپ کرم کرنے چاہیئیں - یا پوتر آچاری بننا اچھا ہے -

(دیوراج)

کیا آریہ سماج ویدوں کی رکشا کرنیوالی سبھا ہے

نمبر ۲

پچھلی اشاعت میں میں نے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی - کہ اوپنشدوں کی فلاسفی جنکی فضیلت کے لیئے یورپ کے بھاری پنڈت تو گیانی پرشنسا کرتے نہیں تھکتے - در اصل ویدوں ہی کا مخزن اور گنجینہ ہے - تت پشچات

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میرے والد جناب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ملازم حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی دلی والیٔ ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری میں برتتے ہوئے تیس سال ہو گئے ہیں۔ اور جو نہی اعلیٰ میڈیکل رتبی الیاقت کے بہتے مشہور پنجاب میں شہرت رکھتے ہیں یہ ادویات ہزاروں بیماروں پر تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس لیے ملک اور قوم کی بھلائی کیلئے مشتہر کیجاتی ہیں۔ تاکہ لوگ ہمارے فن کی دنیا کی حکیموں اور چالباز ڈاکٹروں کے ہاتھ سے نجات حاصل کریں گویا آپ تھوڑا سا دام خرچ کر کے تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ سے گھر بیٹھے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ادویات میں کوئی ایسا مضر جزو شامل نہیں ہے کہ جو مثل بعض نیم حکیموں کی ادویات کے اگر ایک مرض کو دور کرے بھی تو اس سے زیادہ تکلیف دہ دوسری مرض پیدا کر دے۔ عموماً کل ادویات محض نباتاتی اجزا یعنی جڑی بوٹیوں سے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیگئی ہیں۔ اور جب ہر طرح سے تسلی بخش پایا ہے تب انکو عوام کے سامنے پیش کرنیکی جرأت کیگئی ہے۔ اور آپ پورے اطمینان کیساتھ انکو استعمال کر سکتے ہیں۔

آخر میں صرف اتنا کہنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ دوائی کی نسبت درخواست بھیجنے سے پہلے اپنی مرض کی بابت پورا یقین حاصل کریں کہ آیا واقعی آپکو وہی مرض ہے جسکے لئے آپ یہ دوائی منگواتے ہیں۔ ورنہ یوں بہتر ہوگا کہ آپ ہمیں اپنی بیماری کا حال و علامات وغیرہ مفصل طور پر لکھ بھیجیں ہم خود عمدہ دوائی تجویز کر کے آپکو روانہ کر دینگے

اسکے علاوہ ہمارے **دوا خانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر** یعنی **دوا خانہ ہسپتال** میں ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت صاف پاک تازہ عمدہ خاص **ولایت** سے منگوائی جاتی ہیں اور سوداگروں و دکانداروں کی نسبت بکفایت ملسکتی ہیں۔

فہرست ادویات

جوہر ... جو نہایت اعلیٰ قسم کی چمکدار سیاہ پیلا سے و دیگر مسالہ ... اعلیٰ ... آب ہوا کے موافق ...

محنت جانفشانی سے صرف دوائی ہی تیار کیا گیا ہے ہمارا جوہر عشبہ مفصلہ ذیل امراض کے لئے تجربہ سے اکسیر مفید پایا گیا ہے۔ آتشک خواہ کیسی ہی پرانی ہو جسنے کہ ہڈیوں تک اپنا اثر کر چکا ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی جلدی امراض بھگندر۔ ناسور۔ فساد خون۔ درد اعضا جسم کا سیاہ ہو جانا۔ درد شانہ۔ بد ہضمی۔ مفاصل وغیرہ وغیرہ سال بھر میں ایک دفعہ حفظ ما تقدم کی طرح اسکو استعمال کیا جائے تو مذکورہ بالا امراض کے علاوہ کسی قسم کا پھوڑا پھنسی اور خارش نہیں ہوتی۔ ذائقہ اسکا بہت عمدہ ہے۔ نسخہ کیا ہے جوہر عشبہ بھارت ورش میں اپنی نظیر آپ ہی رکھتا ہے زیادہ تعریف کرنا فضول ہے قیمت فی شیشی خورد دو روپیہ شیشی کلاں کی قیمت چار روپیہ۔

وسچی سپل نرو این ٹانک پلز یعنی مقوی اعصاب جب لگاتار دماغی محنت سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ زرد ہاتھ پاؤں میں درد ہاضمہ کمزور کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی میں بے اعتدالی سے (حفاظت) نہ کرنے سے دل اور دماغ کی طاقتیں سب سست ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں کمر کا کام دیتی ہیں اور بدن کو لوہے جیسا مضبوط اور طاقتور بنا دیتی ہیں۔ اسکے علاوہ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ رقت منی۔ احتلام ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہیں۔ نرو این ٹانک پلز ایک برکت ادویہ ہیں۔ یہ گولیاں سچ مچ سونے اور جواہرات میں تولنے کے لائق ہیں۔ قیمت بہت ہی تھوڑی یعنی ایک بکس جسمیں گولیاں ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپیہ ۴۲ گولی کا بکس للعہ۔

ملیریا کی گولیاں فی بکس ۳۲ گولی قیمت للعہ۔

چوتھیا جوہری کیونکہ یہ ایک ایسا سوداوی مرض ہے جو کبھی بیماریے کبھی مریض بخار کی شکایت ہے۔ بہت ڈاکٹر کو بلانا پھل نہیں ہوتا۔ یہ جوہری ہر قسم کے بخار کیلئے اکسیر ہے چوتھیا کیلئے تو خاص کر یہ علاج ہے کونین اکسیر ہے بالکل باتیں ہیں صرف نباتاتی اجزا سے تیار کیگئی ہے قیمت فی شیشی ۲ م

سلیپن پلز جمال الحیاۃ یعنی بالغ کی ... گولیاں وہ لوگ جو اس بیماری کا علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں ہماری ان گولیوں کا ضرور استعمال کریں **حکیم** ڈاکٹر دیر ہے یہ گولیاں ... استعمال ... ہیں۔ قیمت فی بکس دو روپیہ۔

اکھیا سیچر یعنی دو کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا اور پیشاب کا پیشاب میں آتی ہے۔ یک لخت موقوف ہو جاتی ہے مثلاً غیر کمزوری کا نام و نشان باقی نہیں رہتا قیمت فی بکس ۴۔

دائمی قبض کی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ وہ اسکا استعمال کریں قبض فوراً دور ہو جائیگی۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپیہ **کھوبل بام** نزلہ زکام کھانسی کیلئے نہایت ہی تجربہ سے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے قیمت فی شیشی ۱۲

ہاضمہ کا مکسچر یعنی ہاضمہ کا عرق۔ جبتک ہاضمہ درست نہ ہو انسان کی زندگی بے لطف ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک کا لگنا معدہ کا طاقتور ہونا بد ہضمی طاقت کا آنا گھبراہٹ کا دور ہونا ایک معمولی بات ہے فی شیشی دو روپیہ **درد سر کی دوا** کیسا ہی درد سر شدت سے ہو فوراً جاتا رہتا ہے۔ اس سے بڑھکر عمدہ دوائی تجربہ میں نہیں آئی ہوگی قیمت ۲ روپیہ ایک روپیہ۔ **دوا یعنی دودری** اس دوائی کے لگانے سے داد جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ داغ بھی نہیں رہتا قیمت فی بکس ا۔ **درد دانت کی دوائی** دانت میں خواہ کیسا ہی سخت درد ہو۔ کرم خوردہ ہو۔ یا کیڑہ لگا ہو ایک قطرہ لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ **دانتوں کا خوشبودار منجن** اسکے استعمال سے دانتوں سے بدبو دور ہوتی ہے دانتوں کے مسوڑہ و خون بند ہو جاتا ہے اور دانتوں کو بھی مضبوط کرتا ہے دانت صاف شفاف موتیوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ فی بکس ا۔ **عرق بواسیر** اسکے چند روزہ استعمال سے بواسیر خونی و بادی کو آرام ہو جاتا ہے مسوں کی سوزش درد و خون آنے سے بالکل آرام آ جاتا ہے۔ اس موذی مرض کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ **کرم کی دوا** نہایت عمدہ ہے قیمت فی بکس ۱۱

نوٹ ہمارے پاس آتشک اور سوزاک وغیرہ نہایت مجرب عمدہ ادویات بھی موجود ہیں لیکن صرف انہیں صاحبوں کو قیمتاً دی جائینگی جو کہ آیندہ ایسی بیماریوں کے پیدا کرنیوالی حرکات سے باز رہنیکا صدق دلی سے اقرار کریں۔ ہر چیز ترکیب استعمال ہر دوائی کیساتھ بھیجا جائیگا۔ ہر ایک فرمائش میں پتہ بالکل صاف اور خوشخط حرفوں میں لکھنی چاہیئے۔

تمام فرمائشیں بنام پنڈت رام ناتھ منیجر و پروپرائٹر دوا خانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر آنی چاہیئیں +

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب اسمیں برتر
اشوریہ نیم کا پالن
بھاو سے برتیں"
السویہ نیم کا پالن

سत्यधर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جلد ۸ سنہ ۱۹۵۳ ب

جلد ۸ سنہ ۱۸۹۶ع

نیم
(۱) قیمت تمام خریداروں سے بحالت پیشگی محصولڈاک چار روپیہ چار آنہ بلا محصول تین روپیہ آٹھ آنہ طالبعلموں سے سالانہ مع محصول تین روپیہ بلا محصول دو روپیہ چار آنہ (۲) کارڈ آنے پر نمونہ مفت (۳) جواب آنے پر ہی ... کام ہر ایک کمیٹی زیادہ ... کے لیے خاص انتظام ...

اودیش
(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ستیہ ستیہ کا بے تعصب نرنے کرنا (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شایع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا۔ (۴) دھرم سمبندی و دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل نام بنام ہمیشہ
میری دوکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ
کا ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان
آزمائش کے لیے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور کس قدر
فائدہ ہوتا ہے **معجون حیات بخش** معجون مذکور سے
قوت دماغ۔ درد گردہ۔ درد مثانہ گرمی آتشک۔ سوزاک کے واسطے
بہت مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت
حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دوائی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ
دو روپیہ۔ **دوائی اٹھرا**۔ دوائی مذکور جن عورتوں کا
حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے یا جن کی اولاد زندہ نہ رہتی
ہو۔ انکو واسطے بہت مفید ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible]
دوائی خارش تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر دو
قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس [illegible] مجوب
آتشک خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور [illegible]
یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے
قیمت فی ڈبیہ [illegible] **مجوب تلی** مجرب مجوب مذکور
تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی بڑی ہو گئی ہو تو چند
روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible]
بوٹی جواہر یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی
ہے [illegible] جو [illegible] سے [illegible] ہوئی ہے
[illegible] بالکل [illegible]
[illegible] **معجون قوت باہ** معجون مذکور
[illegible]
دوائی [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **دوائی [illegible]** [illegible]
[illegible]
[illegible] **حیات** [illegible]

[illegible] درد پیچ و کثرت ریاح یعنی ریحی۔ مانع قراقر نفخ شکم مفید
[illegible] تصفیہ حواس نفخ سدہ قیمت ۲ گولی [illegible]
یاقوتی بارہ مردوں کے لیے نہایت مفید ہے خفقان
اور گرمی تقویت اعضا ہے اور خون اور روح کی صفائی اور نیز
گرمی کے بخار کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ **سرمہ واریدی**
یہ سرمہ دھند و غبار۔ جالا۔ ضعف بصر۔ ناخونہ۔ چشم وغیرہ
آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]
قسم سیاہ و سفید [illegible] **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل
آنی چاہیے۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے۔ ترکیب استعمال
ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**
حکیم لشمبر داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

برہمی بوٹی

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ۔ ہر جیہ کو قائم اور خون کو صاف
کرنے والی ایک مجرب اور مشہور دوا ہے۔ یہ وہ بوٹی ہے کہ جسکو ہمارے
رشی منی مذکورہ بالا دکھوں سے بچنے کے لیے بار بار کیا کرتے تھے
اور شاستروں میں صدیوں سے چلے آتے ہیں مشہور برہمی بٹی ہے
سر سوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے۔ وہی اسلیے بہرون
نے اپنے بنائے پستک سنسکرت میں اسکا ذکر کیا ہے
اور اکثر مہاتما جو ہمالیہ کی یاترا کو جاتے ہیں۔ انکی تعریف
سنی ہے [illegible] برہمی بوٹی جاری ہے مانند کی کھیں سے
بالا ہر [illegible] کی ہے۔ اور [illegible] اسکا عام لوگوں کے
فائدہ کیلئے بہت ارزاں کیا ہے یعنی ۱۰ [illegible]
ترکیب استعمال موسم سرما میں اسکو کوٹ کر کپڑے
سے چھان ہو۔ اور ایک تولہ شکر دودھ کے ساتھ [illegible]
روزانہ گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا
چاہیے۔ اور صبح اسکو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا
چاہیے۔ **المشتہر** دیوی چند [illegible]

آرین کلا مینوفیکٹری بٹالہ

[illegible] ہو کر اس کارخانہ میں ملتی ہیں اچھا قسم گرنتھ دری

کھیس۔ دوہتی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کیے
جاتے ہیں۔
ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بغرض ترقی
و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچہ طلب
فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب
بٹالہ کے نزدیکی آزار بند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب
فرماوینگے تو وہ بھی ہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب
جس طرح کا کپڑا طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر طیار
کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست
نمونہ جات کپڑا بذریعہ ٹکٹ بھیجے جاویں گے
عدم واپسی نمونہ پر ۲ آنہ چارج ہونگے۔ مال بعوض قیمت
بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔ **المشتہران**
جیرام ٹھاکر داس بیوپاری آرین کلا مینوفیکٹری
بٹالہ ضلع گورداسپور

ستدھرم پرچارک کے پستکالے
جالندھر شہر

ہمارے پستکالہ میں ستدھرم کی کتابیں متعلقہ
آریہ دھرم فروخت کے لیے موجود ہیں جو
صاحب منگوانا چاہیں مینیجر پستکالے
سے درخواست کریں۔ بہت جلد
تعمیل ارشاد کیجاویگی کتابیں بقید قیمت
یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں قیمت [illegible]

ناول چاند

[illegible] دلچسپ اور پاکیزہ ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible] مینیجر ستدھرم پرچارک جالندھر

ستدھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ جو مفصل اشتہار میں چھپے ہیں۔ یہ سرمہ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ پل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہوتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ تندرست کو بھی بہت مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عامہ خاص اس سرمہ سے زیادہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ چالیس روپیہ بھر کے پیکٹ کا فی شیشی مبلغ عہ روپیہ۔ (۲) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ فی ماشہ (۴) ممیرے کی پتھر فی تولہ ۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میہاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اسناد

چند اسناد پیش ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ یہ سرمہ کس قدر مفید ہے جن کو

انگریزی ادویات کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک بہن کی آنکھ کی پتلی میں زخم تھا۔ اسمیں سرمہ ہندوستانی دوا کا شروع کی گئی تھی (موتیابند) تھا۔ ان کو دھندلا رہتا تھا آپ کا سرمہ لگانے سے بہت آرام ہوا جیسی توقع نہ تھی ویسا ہی مفید پایا میری رائے میں ہر ایک کو جو ضعف چشم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لئے تیار کی ہے آپکا سرمہ ضرور استعمال کریں بذریعہ اشتہارات فروخت ہونا چاہئے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں۔ رقم ڈاکٹر شیخ صاحب میڈیکل انچارج شفاخانہ ۲۰ مارچ ۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپ کا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے ضعف بصارت تھا۔ ایک روشن کا ستارہ روشن ہو گیا۔ ایک روشن سفید روشن کم سے اسکو فائدہ ہوا۔

آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔ رقم ڈاکٹر نواب علی بنشنر مقام دیوبند۔ ۵ مئی ۱۸۹۶ء

بیرونجات اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میہاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے دفع کرنے اور صحت کرنے کے علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت بہتر بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ رقم سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ و سیشن جج قسمت جالندھر (۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ میہاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے بھی ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہے۔ رقم خان بہادر ڈاکٹر رحیم شاہ ایل ایم ایس پنشنر

ریڈر (پروفیسر) میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میہاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ رقم ڈاکٹر بہت اگروال رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

یکم جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو قریب ڈیڑھ سو کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو کہ ہر ایک کے الائنس ہیں کے مین کے بینک میں اسی مطلب کیلئے پانچ ہزار جمع کیا گیا ہے۔

چتری اوتار لی - ایسے واقعات سے ہندو
لوگ مرتد بن گئے ہیں -

لوکل

امسال صوبہ دسہرہ پر منڈی مویشیاں بڑی
کامیابی سے ثابت ہوا - پچھلے سالوں سے بہت
بہتر منڈی لگی اور مویشیاں بھی اچھی
قیمت پر فروخت ہوتے ہیں -
محصول چونگی کی بابت میلہ ۲۲۰۰ روپیہ
آمدنی ہوئی - لوکل آریہ سماج کی طرف سے
انتظام پرچار بھی تھا - اور [illegible]
لالہ [illegible] - پنڈت [illegible] پرشاد - [illegible]
وغیرہ پرچار کرتے رہے -
آج تہوار کو سماج مندر میں معمولی ہون اور
پرارتھنا [illegible] آدمی [illegible] بعد بابو [illegible] رام جی نے
ایک پراتھنا یا لیکچر دیا - جو زبان پنجابی
میں تھا - نرخ غلہ بتاریخ ۲۱ - اکتوبر [illegible]
گندم ۹ سیر پختہ - نخود ۱۰ سیر پختہ
مکی ۱۳ سیر پختہ -

سنسکرت واکیہ پرودھنی سبھا کے

جلسے بدستور ہفتہ وار ہوتے رہتے ہیں -
آج تک ہر ایک اوہیولیشن میں [illegible] حاضری
بیس کے قریب رہی ہے - پچھلے اوہیولیشن میں
مضمون زیر بحث استری جاتی کو شکشا دینی
چاہیے یا نہیں - تھا - پنڈت برج بھوشن
جی اپ پردھان سبھا کے شش برابر حصہ لیتے
رہتے ہیں - اور بڑے شوق سے تیار کر کے
لاتے ہیں - اس جلسہ میں بھی تقریبا پانچ ممبران
نے بحث میں حصہ لیا - ودیارتھی بھگت رام نے

بیان کیا - کہ کوٹھی لوگوں کے اس قسم کے بہت
شوق [illegible] ہیں - جس [illegible] سے صاف طور پر
معلوم ہوتا ہے کہ استری جاتی میں سوا [illegible]
سے ہی ایسے [illegible] پائے جاتے ہیں - جو کہ
دو یا ریتوں میں آپ گن گنے جاتے ہیں مثلاً
کٹلتا - کٹھورتا - فریب کام کی ادھکتا آبادی
اور [illegible] مذکور نے بیان کیا - کہ استری
کو سوابھاوک اپنے انکول پتی سے پیار ہوتا ہے
لیکن آجکل جو پرتی کولتا دکھائی دیتی ہے
وہ بیچارے پیٹ کے پیارے گوروں کی خاص
شکشا کا سبب ہے - مثلاً گائیں وغیرہ بھی پتی بڑے
پیار سے رہتے ہیں - لیکن [illegible] کولتا [illegible]
[illegible] آدمی میں ہی دیکھتی ہے - وغیرہ وغیرہ

بدھوا الواہ کی ضرورت

ایک صاحب از قوم زرگر صاحب جائیداد
عمر ۴۲ سال صحت بدنی عمدہ - دستکاری اپنا پیرا [illegible]
کسی بیوہ سے کرنا چاہتا ہے - جسکو ضرورت
ہو - خط و کتابت لالہ امرا سنگھ سکریٹری آریہ
سماج لودہانہ سے کیجاوے -

ایک گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا از قوم کھتری سنگل پسر لالہ جنگلی مل
آریہ بھائی ساکن جگراؤں عمر تقریباً ۱۵ یا ۱۶
سال چیچک رو رنگ سیاہی مائل نام سنپت کمار
عرف [illegible] - آریہ خیالات کہیں چلا گیا چونکہ
بباعث آریہ خیالات ہونے کے اسکا [illegible] میں
بھی ٹھہرنا ممکن ہے - اس لئے سب بھائی کو پتہ
لگے لڑکا کو ٹھہرا کر ورثا کو پتہ دیویں -

ایک ایڈیٹر کی ضرورت

تازہ اخبار پنڈدادنخاں کے لئے ایک ایڈیٹر
کی ضرورت ہے - جو آریہ خیالات کا ہو - تنخواہ
حسب لیاقت ۲۰ سے ۳۰ روپیہ تک [illegible]
خط و کتابت بنام رام سبھا یا سکریٹری آریہ سماج
پنڈدادنخاں ہونی چاہئے -

بر کی ضرورت

ایک لڑکا عمر ۱۲ اور ۱۵ سال کے درمیان پنجابی
کھتری خوبصورت ذات [illegible] کی ضرورت ہے
خط و کتابت لالہ کشن گوپال پردھان آریہ سماج
جگراؤں سے کریں -

وارشک اوہیولیشن

[illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا کا اس سال اجمیر نگر میں ۲۹-۳۰ دسمبر ۹۶ [illegible]
المشتہر ہری داس [illegible] اجاجنٹ سکریٹری

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست پنجابی کھتری ایک
معزز خاندان سے عمر ۲۱ سال تعلیم انٹرنس
تک - لیکن لیاقت عمدہ قدرے شاستری
خواندہ آرین خیالات کے - سبزی خور - بلکہ
ممبر سماج برسر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے
جسکی عمر درمیان ۱۲ و ۱۵ سال ہو - شادی کرنا
چاہتے ہیں - مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے زیادہ
حالات سے آگاہی دیجا سکتی ہے -

المشتہر جواہر سنگھ کلرک بریگیڈ آفس
امپیریل سروس ٹروپس جموں -

ویلیو پے ایبل اخبار جسکا نام [illegible] - [illegible]
[illegible] کارخانہ ممنون فرمادیں - راقم منیجر

براہ راست آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے دفتر سے کیا کریں۔ اگر وہ اس نوٹس پر دھیان نہ دینگے تو انکے پتروں کا جواب ہرگز انکو نہ ملیگا۔

المشتہر جے چند۔
اپ منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب۔

آریہ سماجک خبریں

انتخاب آریہ سماج چھاونی جالندھر۔ لالہ ٹہاکرداس جی اے ایل ایل بی پردہان۔ ہنس راج ہیڈ ماسٹر وکٹر سکول منتری۔ پنڈت بیجو رام پرچارک اپ منتری۔ لالہ شیو نند ہیڈ کلارک کو شادہیکش۔ لالہ اندر جیت سوداگر پستکادہیکش۔ لالہ ویا رام کلارک سپرنٹنڈنٹ بلڈنگ۔

بابو شیو سہائے پشاور نواسی نے اپنی استری کے دہرم کہاتہ سے موازی ۲۹ سیر انار قندہاری پاٹشالا جالندھر کے لئے ارسال کئے۔ علاوہ ازیں یتیم خانہ فیروزپور۔ کنیا پاٹشالا میرٹھ اور یتیم خانہ بریلی کو بھی بھیجے ہیں۔

قصبہ حوسانہ ضلع منٹگمری میں دسمبر میں ... کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت ہوا۔ دو روپیہ وید پرچار فنڈ اور دو روپیہ لوکل سماج کو دان دے۔ مخالفین کی باوجود مخالفت کرنے کے کچھ پیش نہ گئی۔ ہیکم منگل میں برابر پرچار کر رہے ہیں۔

شہر فیروزپور ۶۔ دسمبر سنہ ۹۶ء کو بابو ٹہاکر داس جی سبھاسد آریہ سماج کے ہاں پتن سلان سنسکار ویدوکت ہوا۔

لالہ رام لال منتری آریہ سماج باگڑیاں کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار بموجب ...

مخالفت کے ویدوکت ہوا۔

شہر ملتان برہمچاری نتیانند اور سوامی وشویشورانند جی خاص ناہیہ میں ہمراہ الشیو رانند کے شاستر ارتھ کر رہے ہیں۔

راولپنڈی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر نقد چندہ ۱۵۰۰ الخ تفصیل ذیل ہوا۔ وید پرچار فنڈ ۔۔ اسکول فنڈ ۔۔ مندر فنڈ ۔۔ مختلف انسٹیٹیوشنز وغیرہ کا مفصل حال آئندہ پرچہ میں لکھے گا۔

آریہ سماج کرنال کی پربندھک سبھا کرنال نے دو بڑے بھنڈارے کیے جنمیں قریباً ۴۰۰ غربا کو خوراک دیگئی۔ دونوں یگ کی لاگت چھ سو روپیہ ہوئے۔ اور ۸ ستمبر سنہ ۹۶ء کو آریہ سماج کی طرف سے ایک بڑا یگ لاگت ۵۰ روپیہ ہوا۔ سابقہ ۱۲۔ جولائی سنہ ۹۶ء کو ایک ہون لاگت ۹۰ روپیہ ہوا تھا۔

۱۱۔ اکتوبر سنہ ۹۶ء لالہ جمنا داس صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول جالندھر نے راولپنڈی سے واپس آتے ہوئے گوجرانوالہ آریہ سماج میں ست دہرم کی پریکشا پر ایک پر جوش ویاکھیان دیا۔

اگرہ شہر کوچہ سادہو رام میں ہمارے آریہ بھائی لالہ بیجناتھ جی نے اس قحط سالی میں غربا کے لئے سدابرت جاری کر چھوڑا ہے۔ لالہ صاحب دہنباد کے لائق ہیں۔

ہمکو معتبر ذریعوں سے معلوم ہوا ہے کہ ملاپور جگاں آریہ سماج میں اکثر خلاف اصول کام ہوتے ہیں۔ منتری اور پردہان کو اسکا انتظام کرنا چاہئے۔ اگر کچھ انتظام نہ ہوا تو ہم مفصل چھاپینگے۔

دریا آباد میں پنڈت باشی رام صاحب اپدیشک و کتہا سنیاتے کے ہونے کا موہن سنسکار ویدوکت ہوا۔ دو روپیہ پنڈت کو اور ایک روپیہ لوکل سماج کو دان دیے۔

موضع ٹہکر تل ضلع سیالکوٹ میں حکیم بندرام جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۹۶ء سے ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء تک ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ ایک نیا ممبر داخل سماج ہوا۔

لالہ امیں چند جی سنے ٹہکر اپنے سے جو مبلغ آٹھ روپیہ بامداد خریداری اخبار بدا چار طلبا کے لئے جو ایک روپیہ سالانہ اپنی گرہ سے پیشگی ادا نہ کر سکیں۔ ارسال کئے تھے۔ اب چار طلباء کی خواہشوں پر اخبار جاری ہو چکا۔ اور کوئی طالب علم درخواست نہ کرے۔

تازہ خبریں اور رائیں

قصبہ جاسکے تحصیل و سکہ میں چند کشمیری شہر کے باہر ایک بچھڑے کو ذبح کر کے بلا محصول شہر میں چوری چوری لے آئے۔ ہندوؤں کو بھی یہ خبر ملگئی۔ مگر انہوں نے اپنے جوش کو فرو کیا۔ اور قانون کے برخلاف فساد کرنا نہ چاہا۔ اپنی تمام ہندو قوم میں اتفاق کر لیا۔ کہ کوئی بھی چیز سلائی گوشت وغیرہ مسلمانوں سے لیکر استعمال میں نہ لاوینگے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہمارے بھائی گوشت کا کھانا ہی چھوڑ دیتے۔

باگڑیاں ضلع لودھیانہ میں کوئی چور مسلمان کی چاندی کی آنکھیں نکالکر لے گیا۔ اور دلوی دلوالہ کا کسی نے گھنٹہ اور دیوی کی

ہیں خواہ مخنثانہ وغیرہ کے الفاظ ہیں۔ تاہم
جواب ہی ہے جس سے انہیں کچھ تعلق نہیں
انکا غرض صرف یہ ہے کہ دوسرے ویدوں کے
منتر کوئی کلنک نہ لگنے دیں۔ سو وہ یہ ثابت
کر سکنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ منتر نہیں۔ بلکہ
شلوک ہیں۔ اور وید سے کوئی تعلق نہیں رکھتا
اور اشلیل ہیں۔ اور [illegible] اور سمارتوں
کی بنائی سے مختلف ہے۔ اس سے آگے ایڈیٹر
صاحب کا لکھنا بالکل [illegible] والا ہے کو
" اور ایک ایسی تقریر جس کا مفصل ذکر پھر کیا
جاویگا۔ لوگوں کے دیرو شروع کی اجب
ان ہی گئے۔ تو [illegible] کیا
ایڈیٹر صاحب [illegible] ہیں کہ پچھ
[illegible] نہیں کرنی
چاہئیے۔ کیونکہ صاحب ایجنٹ اخبار سے
کہا ہے کی خاطر تو آپ بعض اوقات اخبار
[illegible] ہیں۔ اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں۔ پنڈت گوپی ناتھ صاحب
[illegible] نہیں آیا۔ بلکہ ایک مسلمان
[illegible] کا خط ایسی بات کے ثبوت
میں چھاپا ہے۔ کہ آریہ سماج ہار گیا اور لوگ
سبھا جیت گئی۔ وہ ثبوت کیا ہے؟ سنیے
[illegible] صاحب لکھتے ہیں " مجھے
آج [illegible] جانے کا اتفاق ہوا۔ دھرم سبھا
کا نگر کیرتن [illegible] ہو رہا تھا۔ آریہ
صاحبان خاموش بیٹھے تھے۔ جس سے ثابت
ہوتا ہے۔ کہ انہیں جلسہ کی شکست سے سمجھ
پائمال کیا ہوا ہے " کیا ہی عمدہ ثبوت شکست
کا ہے۔ ! اگر کچھ حال دریافت کرنا ہے تو
پنڈت رگھبر دیال کے وسیلے پوچھئے۔ آریہ سماج

نے دو نگر کیرتن کئے۔ لیکن شاستر ارتھ کے
بعد پورانک سبھا نے البتہ پہلے بہت [illegible]
کو لئے۔

ایک بات پر ایڈیٹر سناتن دھرم گزٹ نے
بالکل پردہ ڈالا ہے۔ لالہ منشی رام نے نہ صرف
یہی ثابت کیا تھا۔ کہ یہ شلوک ہے۔ نہ کہ وید کا
منتر بلکہ یہ بھی ثابت کیا تھا۔ جو معنی پنڈت
کاشی ناتھ نے کئے۔ وہ غلط ہیں۔ یعنی کوئی
الفاظ ایسے نہیں ہیں۔ جنکے معنی یہ ہوں۔ کہ
" پرمیشور نے [illegible] ہوکر کہا وغیرہ "
پنڈت رگھبر دیال نے بھی مان لیا تھا
کہ لفظی معنے تو یہ کسی [illegible] نہیں۔ لیکن [illegible]
پرمیشور کی [illegible] بہت ہوئی اس لئے
پرمیشور ہی [illegible] ہوا۔
افسوس کہ [illegible] آریہ سماج کے منتری صاحب
نے پنڈت رگھبر دیال اور لالہ منشی رام کی
مفصل تقریریں جو اسی وقت لفظ بلفظ
لکھی گئی تھیں شائع نہ کرائیں۔ ورنہ پبلک
کو پورانک مت وادیوں کی کارستانیوں سے
بخوبی آگاہی ہو جاتی۔

پرتی ندھی سبھا پنجاب

انترنگ
رزولیوشن نمبر ۲ آریہ پرتی ندھی سبھا
منعقدہ ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء

یہ سبھا اپنے سابق اپ پردھان رائے بہادر [illegible]
صاحب ساہنی اگزیکٹو انجنیئر خوشاب کی بے وقت
موت پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور یہ ظاہر
کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ کہ رائے صاحب جو خدمات
آریہ سماج کی [illegible] اور اس سبھا کی [illegible] کرتے
رہے ہیں۔ انکو یہ سبھا قابل قدر سمجھتی ہے اور انکے
صاحب زادہ لالہ [illegible] رائے ساہنی اور دیگر پس
ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے
نتیجہ ہوا۔ کہ اس تجویز کی ایک نقل لالہ [illegible] رائے
ساہنی کی سیوا میں بھیجی جاوے۔ اور یہ تجویز
مفصلہ ذیل اخباروں میں مشتہر کی جاوے۔ آریہ پتریکا
ستیہ دھرم پرچارک۔ آریہ ورت۔ [illegible]

المشتہر
جے چند [illegible] اپ منتری آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب لاہور۔

ضروری التماس

آریہ سماجوں کی سیوا میں سرکلر بھی نمبر [illegible] مورخہ
۹۔ جون سنہ ۹۶ء کے دوارا نویدن کیا گیا تھا۔ کہ وہ
چار آنہ فنڈ اور [illegible] کی بابت جو رقم
انکے پاس جمع ہو یا انکے ذمہ نکلتی ہو۔ جلدی سبھا
کے خزانچی یا منتری کے بھیج دیویں بہت تھوڑی
سماجوں نے اس طرف [illegible] کی ہے۔ چونکہ اب
سبھا کا سال ختم ہونیوالا ہے۔ اس لئے ضروری ہے
کہ ہر ایک سماج جس جس مد کا روپیہ انکے پاس
جمع ہو۔ فوراً سبھا کو بھیجدیوے۔ تاکہ آئندہ
سال کا بجٹ وغیرہ بنانے میں آسانی ہو۔ آشا
ہے کہ آریہ سماجیں اس نویدن پر دھیان
دینگے۔

نوٹس (۲) چونکہ شریمان لالہ منشی رام جی
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کسی [illegible]
ہیں۔ ایسے انترنگ سبھا نے سال حال کے [illegible]
انکا کام سنبھالنے کے لئے لاہور میں کافی بندوبست
کر دیا ہے۔ آریہ سماجوں کو خصوصاً اور دیگر
پرشوں کو عموماً اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع
دی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ [illegible] کی خط و کتابت

ایڈیٹوریل نوٹس

نکیریاں کے عجیب شاستر ارتھ کا نتیجہ لکھتے ہوئے سناتن دہرم گزٹ کے ایڈیٹر صاحب نے تہذیب کو بالائے طاق رکھ کر ہیکڑ بازی سے "سناتن دہرم" کی بے کرائی چاہی ہے۔ چودہری لچھمنداس پردہان آریہ سماج کو مسمی لچھمنداس لکھا ہے اور پاندا رام تن کے لیئے (جوکہ معمولی منشی کے الفاظ شدہ اچارن نہیں کر سکتے) پنڈت کا خطاب استعمال کیا ہے۔ پاندا رام تن کو منتر دکھلانے کے جو صد روپیہ دینے کیئے تھے۔ انکا نام مخنتانہ رکھا گیا ہے۔ اور جو ۵ روپیہ ہرجانہ بحالت نہ دکھلانے منتر کے پردہان آریہ سماج نے لینے تھے۔ اُنکا نام کچھہ نہیں ہے۔ پنڈت لیکھرام تو لیکھرام آریہ مسافر ہے۔ لیکن رگھبر دیال جی پنڈت اور گوشائیں اور ویدانت بھوشن ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری خطاب گوشائیں جی کو دیوان متھرا داس جی کے گھر سے عطا ہوا ہے۔ اسنو! یہہ تو پورانک تہذیب ہے اور خصوصاً جب معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ سب پنڈت گوپی ناتھ کے قلم سے نکلا ہوا ہے تو کچھہ حیرت نہیں ہوتی۔ جو شخص کہ ایک انگریزی پرچہ چلانے اور اُنکی بدولت روپیہ بٹورنے کی خاطر ایک کلچرڈ سماجی کو اسکا ایڈیٹر مقرر کرے کلچرڈ لیڈروں سے اندرخانے لکھی پڑھی ہوتے ہوئے بھی وضعداری کے لحاظ سے باہر انکے مانے ہوئے اصولوں اور انکے مانے ہوئے رشی دیا نند کو گالیاں دے۔ اُس سے اور کیا امید ہو سکتی تھی۔ لیکن شاستر ارتھ کے حالات بیان کرنے میں شائستہ جھوٹ سے کسی قدر زیادہ سفید جھوٹ سے بہت سا کام لیا گیا ہے۔

پنڈت گوپی ناتھ لکھتے ہیں "۱۱ ستمبر ۱۸۹۶ء کو پنڈت رگھبر دیال جی نے منتر مذکور رگوید اشٹک (۲) ادھیائے (۵) برگ (۱۶) نکالکر چار ہزار کے روبرو پنڈتان و منتری آریہ سماج کو دکھلا دیا گیا" یہہ سفید جھوٹ ہے۔ منتر دکھلانا تو درکنار پنڈت رگھبر دیال اور پنڈت سری کشن شاستری نے تو بولنے سے ہی انکار کر دیا تھا۔ لیکن جبکہ لالہ منشی رام نے اپنی تقریر میں اپیل کی کہ اگر یہہ واقعی وید کا ہے۔ تو چار وں ویدوں (یعنی رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید) میں سے کسی ایک میں اس منتر کا ہونا ان ہر دو پنڈتان میں سے کوئی کیوں نہیں کہتا۔ تب پنڈت رگھو بردیال کو مجبوراً وہ نکلے پورانک سبھا والوں نے اوٹھایا۔ لیکن پنڈت سری کرشن جی پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ پنڈت رگھو بردیال جی نے صاف مان لیا تھا۔ کہ منتر سنگھتا روپ چاروں ویدوں میں سے یہہ منتر نہیں ہے۔ لیکن بحث یہہ کی کہ منتر سنگھتا کے علاوہ پرشیشٹ وغیرہ سب کچھہ وید ہے۔ اب سوال یہہ ہے۔ کہ گزرسیہ جات ماترین تر یولو کاہ پرکیتیا والا شلوک کس وید کے گلے مڑہا تھا۔ سب جانتے ہیں۔ کہ پنڈت کانشی ناتھ نے۔ نہ کہ گوسائیں رگھبردیال نے۔

آگے چلکر ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "جسکے دیکھنے سے عام پبلک جو موقعہ پر موجود تھے ٹھیک کہا اور ہر دو پنڈتان و منتری آریہ سماج حسب ذیل لالہ منشی رام وکیل جالندھر و لیکھرام آریہ مسافر و لالہ دیوان چند (مراد شاید لالہ پورنچند سے ہے) مختار و سوئے وغیرہ اصحاب گوروداسپور و لچھمنداس معاہدہ کنندہ و منتری سماج نکیریاں یہہ سب ناکامیابی اپنی کو حیران ہو گئے"

اس عبارت میں سفید جھوٹ کے ساتھ کسی قدر مہذب جھوٹ بھی ملا ہوا ہے۔ پنڈت کانشی ناتھ کے در سے دو پرچے دکھلانے پر آریہ سماج کی طرف سے سوال رگوید اور اُپنشد بھاشیہ رگوید کا دوسرا اشٹک منگوائے۔ لالہ پورنچند بھیجا گیا۔ کہ انہیں نکالدو۔ لیکن جبکہ پورانک سبھا کے پنڈتوں نے انکو ہاتھ لگانے سے بھی انکار کر دیا۔ اسپر قریباً تین چار سو آدمی یہہ کہتے ہوئے چلدیئے۔ کہ وید میں ہوتا تو کتاب میں سے نہ پورانک پنڈت نکالدیتے۔ اسکے بعد پردہان جلسہ مہنت گوروداسپور کے پاس یہہ کتابیں لیجائی گئیں۔ اور کانشی ناتھ پنڈت کے دو پیتروں تک کو بینی کہکے لالہ پورنچند نے پردہان کا اطمینان ایک پورانک پنڈت سے ہی کرا دیا۔ کہ گزرسیہ والے شلوک کے پہلے پرشیشٹم کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ اور پرشیشٹ علیحدہ چھپے ہوئے ہیں۔ اسکے بعد جو تین تین مرتبہ لالہ منشی رام اور گوشائیں رگھوبردیال کی تقریریں ہوئیں۔ انکا ذکر تک ایڈیٹر صاحب نہیں کرتے۔

آگے چلکر پورانوں کے ہر ایک جھوٹ کو مات کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں "منشی رام وکیل پنڈت آریہ سماج نے خود قبول کر کے کہا کہ ہم اس اقرارنامہ کو چھوڑتے ہیں۔ (جن الفاظ سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرنا نہیں چاہتے) لالہ منشی رام نے کہا تھا۔ کہ اس اقرارنامہ

کے شدہ اور پوتر اوپدیش روپی نرمل جل سے
صاف کئے جاویں - اور برجستہ زور اور بڑے
زبردست الفاظ میں ویدک دھرم کی رکشا
کے لیئے اپیل کی - جسکا نتیجہ یہہ ہوا - کہ باوجود
کچھ تو دو سورتوں کے ہو جانے کے بھی
پورنے پانچسو روپیہ وید پرچار فنڈ اور
آریہ کنیا مہا ودیالہ کے لیئے ہوا - امید ہے کہ پانچسو
تک ہو جاویگا - بشرطیکہ سماج کے ادہکاری
سست نہ ہوئے -

یہہ بھی عرض کر دینا مناسب جانتا ہوں
کہ اُتسب کی رونق کم کرنے کے لیئے ہندو دل کے
تین چار شخصوں نے چالیں چلیں مگر بیچارے
ناکامیاب رہے - لہذا اُنکو سخت شرمندگی
اُٹھانی پڑی -

اخیر میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور
اوپدیشک بھائیوں اور گورنمنٹ کا شکریہ
ادا کرتا ہوں - کہ جنکی مہربانی اور حسن انتظام
سے ہم لوگ اپنی امید سے بڑھکر کامیاب ہوئے -

راقم
اناتھ گوردیپال اڑہنول

آریہ سماج کوئٹہ کا سالانہ جلسہ

۲۶ - ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء کو بڑی کامیابی سے
سماپت ہوا - جلسہ کی ایکزبیشن نگر کیرتن ہوا
اور شہر کے بڑے بڑے بازاروں اور چوکوں
میں مختصر اوپدیشوں تھا سر سے جنہوں نے نگر باسیوں
کو دھرم اوپدیش کا امرت دیا - دو دن جلسہ کی
کارروائی ہوتی رہی - جسمیں ماسٹر آتما رام - پنڈت
دولت رام - ڈاکٹر سنگت رام اور برہمچاری
برہمانند صاحبان کے دھرم اوپدیش اور ویاکھیان

ہوئے - دھرم چرچا میں آریہ بھائیوں نے بڑے
گوروشیوں پر وچار کیا - آریہ بھائیوں کی
کانفرنس میں سماج کی اُنتی کے اوپائے سوچے
گئے - چار نئے ممبر ہوئے - اور ۵۰ روپیہ
وید پرچار فنڈ کے لیئے اور ۲ روپیہ کنیا مہا
ودیالہ کے لیئے چندہ ہوا - ۱۲۰ روپیہ تو نقد
وید پرچار فنڈ کے اسی وقت پراپت ہو گئے -
لالہ رادہا کشن صاحب بٹالوی ٹھیکیدار - لالہ
گنیش داس صاحب ٹھیکیدار اور پنڈت آتما رام
صاحب سبھاسد آریہ سماج سرانواں نے خوب
دریا دلی سے دھرم یگیہ میں دان کی آہوتی
ڈالی - ہمارے پاٹھک ان تینوں سجنوں کی
اُدارتا اور دھرم پریم سے واقف ہی ہیں -
پنڈت ہری کشن صاحب بی اے پردھان آریہ
سماج کوئٹہ - اور سردار میا سنگھ صاحب منتری
نے نہایت سرگرمی اور اُتساہ سے کام کیا -
ہمیں یہہ بھی سنکر خوشی ہوئی - کہ کوئٹہ کے بھی
آریہ بھائی آریہ سماج کی بہتری کے لیئے عملی
تجاویز سوچ رہے ہیں - ایشور ہمارے بھائیوں کو
پورنتارتہ کو عمل کریں -

شملہ

لالہ خوشی رام صاحب پردھان آریہ سماج
شملہ کی تبدیلی کوئٹہ کو ہو گئی ہے - یکم اکتوبر
۹۶ء کی شب کو سماج ہذا میں ایک خاص جلسہ ہوا
جسمیں تعداد حاضرین تقریباً ۱۴۰ آدمی کی تھی
پہلے سماج کی طرف سے انکی نمایاں خدمات کے صلہ
میں جو انہوں نے اپنی پریزیڈنٹی کے زمانہ میں
کیں - ایڈریس دیا گیا - اور بعد میں پریتی بھوجن
ہوا - ایڈریس میں بیان کیا گیا تھا - کہ گزشتہ

دو تین سال کے عرصہ میں سماج کی بہتری اور
قیام کے لیئے انہوں نے از حد کوشش کی سب
طرح کی تکلیفیں سہی - لوگوں کی سخت کلامیاں
سنیں - مگر نہایت شانتی کے ساتھ اور دھیرج
کے ساتھ سماج کا موں کو پورا کیا - علاوہ انکے
اپنے چالچلن کی پاکیزگی - اپنی مزاج کی گمبھیرتا
مصیبتوں میں استقلال رکھ کے اور مردانگی کے
کام کر کے نوجوان ممبروں پر بہت ہی نیک اثر ڈالا
انکی اپنی عملی زندگی نوجوان ممبروں کے لیئے
بہت عمدہ مثال ہے - انکی جدائی سے
یہاں لوگوں کو بہت ہی افسوس ہوا ہے - مگر
چونکہ اس تبدیلی میں انکی اپنی ذاتی بہتری
ہوئی ہے - اس لیئے خوش بھی ہے -
سماج کے ایڈریس کے بعد لالہ کانشی رام صاحب
سکرٹری برہمو سماج نے اپنی سماج کی طرف
سے انکی جدائی کا بہت افسوس ظاہر کیا اور
انکی ذاتی خوبیوں اور نیک صفات کی
طرف نہایت زور سے پبلک کی توجہ دلائی
امید ہے کہ لالہ صاحب موصوف نے جس طرح
یہاں سماج کو رونق دی اور اپنی نیک صفات
سے لوگوں کو فیض پہونچایا - اسی طرح آریہ پبلک
کوئٹہ کو بھی فیضیاب کرینگے -
آئندہ کوئی صاحب سماج کے متعلق انکے
نام پر خط وکتابت نہ کریں -
دو چار روز تک انترنگ سبھا کا انتخاب ہونیوالا
ہے - اسوقت عہدہ دار مشتہر کر دیئے جاوینگے
بالفعل دولت رام منتری کے نام پر خط وکتابت ہونی
چاہیئے -

راقم
دولت رام سکرٹری آریہ سماج
شملہ

بانی سبھا کی گمبھیرتا بھی پرکار سے معلوم ہوتی تھی بعد ایک بھجن کے تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو پدھار گئے۔

مورخہ ۸ ستمبر کو ہون یگیہ کے بعد آدھ گھنٹہ تک بھجن ہوتے رہے۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے جو کہ مشہور اور معروف سرپرست جلسہ ہیں ایشور اوپاسنا کے بعد ایک پُر تاثیر اور منوہر اوپدیش دیا۔ اسکے بعد پنڈت پورنانند جی کا لکچر ہوا۔ اور رتن پنچایت شریمان برہمچاری جی نے سمے کے ابھاؤ سے دس پندرہ منٹ تک ایک عالمانہ تقریر کی۔ جسکے بعد بھجن ہوکر ۸ ستمبر کی صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ بعد از دوپہر کارروائی بھجنوں سے شروع کیگئی۔ اسکے بعد چونکہ دھرم چرچا کا وقت تھا۔ اس لیے سکریٹری سماج نے آواز بلند کہا کہ اگر کسی شخص کو آریہ سماج کے اصولوں پر کسی قسم کا شک و شبہ ہو۔ تو بڑی خوشی سے دور کرا سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

تھوڑی دیر کے بعد ایک پانڈھا جی۔ وہ بھی شاید ایک دوسرے پنڈت صاحب کی مدد سے ایک لمبا چوڑا کاغذ سال بھر کی محنت سے بنایا ہوا پڑھنے لگ گئے۔ تب پانڈھا جی نے بہت سا وقت نقل برا چشغل کا مصداق بنکر ضائع کیا۔ حاضرین اُس لمبی اور بے معنے عبارت سے تنگ ہوئے۔ آخر ایک شخص نے کہا۔ کہ مہاراج یہ وقت کتھا کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ دھرم چرچا کا ہے اسپر بھی پانڈھا جی نے کچھ خیال نہ کیا۔ اور اپنی کتھا کو برابر جاری رکھا۔ آخر اچھی دیر کے بعد سکریٹری سماج نے انکو کتھا سماپت کرنے کو کہا۔ مگر وہ چونکہ اپنے آپکو اچھی سمجھ

جانتے تھے۔ اور اپنی علمی واقفیت سے ناواقف نہ تھے۔ لہذا آنکو ایک موقعہ چپ رہنے کا ملگیا۔ اور کہا کہ اچھا اگر آپ ہمارے اعتراضوں کا جواب نہیں دیتے۔ تو ہم بیٹھ جاتے ہیں سنجبر کاغذ کے پانڈھا جی جانتے تو کچھ تھے ہی نہیں۔ اس لیے بار بار کاغذ پڑھنے کی اجازت دینے کے بھی کاغذی پانڈھا جی نہ اوٹھے۔ اور سخت گھبرا گئے۔ جب برہمچاری جی نے دیکھا کہ پانڈھا جی تو اب رہ گئے۔ اوٹھکر انہوں نے پہلے تو یہ کہا اور دوسرا یہی میں بات چیت اور مباحثہ و اعتراض کرنے کے طریقے بڑی شانتی سے بتلائے۔ اور جو کچھ پانڈھا جی نے شد بُد سے پڑھا تھا۔ اسکی شروع سے اخیر تک تردید کرکے پانڈھا جی کو چپ کرا دیا۔ اسکے بعد منشی [illegible] صاحب وکیل نے سندھیا منتر و پر اعتراض کیا۔ جسکا جواب بھی شریمان برہمچاری جی نے تسلی بخش دیا۔ چونکہ دھرم چرچا کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس لیے بعد ازیں ایک دو بھجن ہوئے۔ اور پھر لالہ دیوراج جی استری شکشا کا بیڑا اوٹھانیوالے لکچر دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپنے اُس عزیز اور دلدادہ مضمون استری شکشا کو شروع کیا۔ کہ جبکہ آپکا تن من دھن قربان ہو چکا ہوا ہے سچ ہے جو شخص کسی کام کا نمونہ بنکر کچھ کہتا ہے۔ اسکا ایک ایک لفظ شروتا گنوں کے ہردیوں میں کا نقش ہو جاتا ہے۔ ولایتی لکچرار نے ستریوں کی موجودہ اوستھا اور انکے شدھار کے اوپا بڑی خوبی سے بیان کیے۔ اور ساتھ ہی یہ فرمایا۔ کہ بجز ستری شکشا کے ہماری اُنتی ناممکن ہے وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ

وقت ہو چکا تھا۔ اس لیے دوسرے روز کی کارروائی کو سماپت کیا گیا۔

مورخہ ۹ ماہ ستمبر کو قبل از کارروائی جلسہ ہون یگیہ ہوا۔ اور بعد دو تین بھجنوں کے شریمان سوامی ایشورانند جی نے ایک عمدہ اور منوہر بھجن دیا۔ جسکا اثر حاضرین پر عمدہ پڑا۔ اسکے بعد پنڈت دیودیال جی نے سنسکار کی فلاسفی پر ایک عالمانہ لکچر دیا۔ اور ایک دو بھجنوں کے بعد دوپہر کی کارروائی ختم ہوئی بعد از دوپہر لالہ دیوراج جی نے اپنی عزیز اور پیارے مضمون (استری شکشا) پر لکچر دیا۔ اثر عمدہ ہوا۔ جسکا اندازہ اس سے ہی لگ سکتا ہے۔ جو کہ استری شکشا کے حامیوں نے مہاودیالہ کے اپیل کیا۔ اور جسکی تعداد کل گزشتہ کی نسبت دو چند تھی۔ اسکے بعد ایک بھجن جو عین اسی موقعہ کا تھا۔ گایا گیا۔ اور بعد ازاں شریمان برہمچاری جی مہاراج نے وید پرچار فنڈ کیلیے اپیل کی۔

شریمان جی نے اُن تمام خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے (جو کہ انگریزی تعلیم اور ولایتی تہذیب اور موجودہ خیالات کے ہونے اور دھرم شکشا کے ابھاؤ سے پیدا ہوئی ہیں) فرمایا۔ کہ ان سے نجات پانے کا ذریعہ اور خرابیوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو بچانے کا اوپاؤ کیول یہی ہے کہ ویدک دھرم کا پرچار مشرق سے مغرب تک کیا جاوے۔ اور لوگوں کے آتماؤں کو جو کہ اسوقت ادھرم راج ہونے اور دھرم کے ابھاؤ سے تکلیف پا رہے ہیں [illegible] ہوسکتے ہیں۔ ویدک دھرم کے شدھ اور پوتر اوپدیش کا پانی نرمل جل سے صاف کیے جاویں اور پرنتے زور اور زبردست الفاظ میں [illegible]

اور نگر کیرتن بھجنوں کو بھی ویدک دہرم کا اپدیش کرتے ہوئے جہاں بازاروں میں کھڑے ہوتے - لوگ جوق در جوق جمع ہو جاتے - اس اثنا میں کبھی پنڈت پورنانند جی سٹول پر کھڑے ہو کر اپنے منوہر اپدیشوں سے لوگوں کو آریہ دہرم کی طرف راغب کرتے - اور کبھی پنڈت دیو دیال جی اپنی دلکش اور میٹھی آواز سے لاونی گاکر اسکا مطلب حاضرین پر ظاہر کرتے ہوئے ویدک دہرم کی عظمت کو پرگٹ کرتے -

اس سال جو کہ میلہ نگر کیرتن میں ہوئی - گزشتہ سالوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی - خاص کر سیٹھی رامیوں نے اس نگر کیرتن کی شوبھا کو اور بھی بڑھا دیا تھا - اس جگہ یہہ ظاہر کر دینا ضروری ہے - کہ سیٹھی رامیوں کا ایک فرقہ عیسیٰ خیل ضلع بنوں میں موجود ہے - جو کہ تقریباً عرصہ ۲۰ سال سے اور فرقوں کی طرح جو کہ اہل ہنود سے نکلے ہوتے ہیں پیدا ہو گیا ہوا ہے اصل اسکی اسطرح پر ہے - کہ لالہ سیٹھی رام مرحوم بانی مبانی فرقہ مذکور نے بابا نانک جی کی اپدیش سے تحفہ حاصل کر اور اہل ہنود کی موجودہ مروجہ بدرسومات مذہبی من گھڑت باتوں سے تنگ آکر ہندو دہرم سے قطع تعلق کر لیا - اور سرتک شرادہ اور مورتی پوجا وغیرہ سے رہائی پائی - بانی فرقہ مذکور چونکہ ایک بے علم شخص تھا اسنے جانا - کہ ہندو دہرم کی تمام باتوں کی بنیاد پرشنکے ٹیلے پر ہے - جیسے کہ بعض لوگ جھوٹے اور مکار - لوگونکی سچی باتوں پر بھی کم اعتبار کیا کرتے ہیں - لہذا اسنے موجودہ پوپوں کے دام فریب سے نکلنے کی خاطر بجائے مردہ جلانے کے دفن کرنے کی رسم جاری کر دی - اور اسی طرح ایک دعا اپنے دلی خیالات اور من گھڑت وچار سے گھڑ لی - جو کہ اس فرقہ کے لوگ مشرق کیطرف منہ کر کے محمدیوں کی طرح اوٹھک بیٹھک میں ادا کیا کرتے ہیں - شہر عیسیٰ خیل میں اس فرقہ کے بہت سے لوگ ہیں - اگر شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کسی لائق اپدیشک کو کچھہ دنوں کے واسطے وہاں ٹھہرنے کے لیئے حکم کرے - تو امید ہے کہ بہت جلد یہہ لوگ ویدک دہرم کو گرہن کرنے میں ذرا بھی دیر نہ کریں - کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچاروں نے جہاں تک ہو سکا - اپنی حالتوں اور زمانہ کے موافق راستی کی تلاش کرنے میں کوشش کی - اسی فرقہ کے تین آدمی جلسہ کو دیکھنے کی خاطر آئے تھے جسکا ذکر اوپر آچکا -

مورخہ ۸ نومبر کو وید منتروں سے ہون کیا گیا - بعد جلسہ کی کاروائی بھجنوں سے شروع ہوئی اسکے بعد پنڈت پورنانند جی نے ایک عمدہ سرمن دیا - اسکے بعد پنڈت دیو دیال جی نے ہون کے فوائد پر ایک منوہر ویاکھیان دیا - پنڈت جی کے تین متواتر ویاکھیان علیحدہ میں جلسہ کے پہلے ہی ہو چکے تھے - ہم لوگوں نے انکے لکچر کی بڑی پرشنسا ظاہر کی - خاصکر عام لوگ پنڈت جی کے لکچر کی بڑی تعریف کرتے ہیں - کیونکہ وہ اپنے مضمون کا ایک ایک لفظ ایسی طرز سے ادا کیا کرتے ہیں - کہ سبکو ہر ایک شخص اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے -

بعد دوپہر پہلے آدھ گھنٹہ تک بھجن ہوتے رہے پھر منتری سماج نے سالانہ رپورٹ حاضرین کو سُنائی - بعد ازاں شریمان برہمچاری نتیانند جی مہاراج کھڑے ہوئے اور اپنے لکچر کو جو کہ درباب آریہ سماج کے اودیشوں پر تھا - شروع کیا - برہمچاری جی جو کہ آریہ سماج کے فخر ہیں انکی لیاقت اور فصاحت اور سنسکرت ودیا کی واقفیت کا ہر ایک شخص خاصکر آریہ سماج سے تعلق رکھنے والا ہر ایک آدمی قائل ہے - جن لوگوں نے انکا ایک آدھ لکچر بھی سنا ہے وہی شخص انکی لیاقت اور فصاحت اور ودیا کی داد دے سکتے ہیں - مگر تاہم صرف یہہ کہہ دینا بیجا نہ ہوگا - کہ لکچرار کا بھاری مدعا یہ ہوا کرتا ہے کہ وہ اپنے مشکل سے مشکل اور باریک سے باریک مضمون کو بھی ایسی طرز سے ادا کرے - کہ لکچر کا ایک ایک لفظ شروتا گنوں کی سمجھہ میں آ جاوے اور نہ ہی لکچر میں بیجا اور بیہودہ گفتگو کی گنجائش ہو - یہہ ملکہ اور یہہ صفت برہمچاری جی میں ہے - چنانچہ معمولی لیاقت کے آدمی سے لیکر بڑی لیاقت رکھنے والے تک بھی انکے لکچر سے فیضیاب ہو سکتے ہیں - آپکی انگریزی کی عام لیاقت اور اردو زبان لکچر کو اور بھی زیادہ صاف کر دیتی ہے - برہمچاری جی نے آریہ سماج کے دو شبدوں کو لیکر انیک پرکار کی تمثیلات سے حاضرین کو جتلایا - کہ دنیا میں کوئی کام ایسا نہیں - جو کہ بغیر سوسائٹی کے چل سکے - اسطرح آریہ سماج ایک سوسائٹی ہے - جسکا مدعا تمام لوگوں کو برائیوں سے نکالنے اور موجودہ وہم اور پرچلت متوں سے نکالکر ایک ویدک دہرم کی طرف جھکانے اور مشرق سے مغرب تک سچے دہرم پر لاکر لوگوں کے پوتر آتما بنانے اور انکو من گھڑت خداؤں سے متنفر کرا کر ایک ست چت آنند کو اپنا آشرہ اور کل کائنات کا مالک جتلانے کا ہے - برہمچاری جی نے آریہ سماج کے پوتر اصولوں کو لیکر انکے ایک ایک شبد پر ایسی خوبی سے تشریح کی کہ جس سے آریہ سماج اور اسکے

کہ پیدائش کے متعلق فیصلہ ہوئے۔ تو بحث چل سکتی ہے۔ ورنہ نہیں گویا سائل سے اپنی مرضی کے مطابق سوال کرانا ہے جسے میں پسند نہیں کرتا۔ اس لیئے کہ میں ایسی بحث کا توقف نہیں سمجھتا۔ آپ مہربانی کر کے میرے سوالات کا مفصل جواب عنایت کریں۔

آریہ (ج ۱۳) آپکے اس بیان سے ظاہر ہے کہ آپ اس امر کو نہ معلوم کیوں صاف کرنا نہیں چاہتے۔ کہ نیستی سے ہستی کے کیا معنے ہیں۔ آپنے میرے اس بیان کو کہ ترکیب کا نام پیدائش ہے۔ ایک قسم کی نیستی سے ہستی میں آنا مانا ہے جو کہ میرے خیال میں درست نہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بحث دراصل تناسخ پر ہے۔ ا... یہ ایک بڑا امر اہم ہے جسکی اوپر اس مسئلہ کے ثابت ہونے کا دارومدار ہے۔ اگر نیستی سے ہستی ثابت ہو جائے۔ پھر تو تناسخ کی ضرورت ہی کیوں ہے۔ جس حالت میں نیستی سے ہستی نہیں ہوتی۔ اسی حالت میں یہ مسئلہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ مجھکو یاد پڑتا ہے۔ کہ مینے پہلے کسی نمبر میں گذارش کی تھی کہ روح مادہ اور خدا کو ازلی مان کر ہی اس مسئلہ کو مان سکتے ہیں نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی جن معنوں میں کہ میں پہلے مفصل ذکر کر چکا ہوں۔ اس لیئے اس مسئلہ کے برخلاف کوئی اعتراض پیدا نہیں ہو سکتا۔ مینے جو پچھلے سوال میں ہی گذارش کی تھی۔ کہ آپ نیستی سے ہستی کی بابت مفصل فرمایئے۔ آپنے ایسا بیان نہیں دیا۔ مکتی کی تشریح مینے ارادتاً اس خیال سے نہیں کی تھی۔ کہ نیا مضمون نہ چھڑ جائے۔ مکتی کو ہم ایسی (حالت) اوستھا مانتے ہیں جس میں کہ روح اس جسم کو چھوڑ کر خدا کے سہارے اسکے آنند کو بھوگتا ہے۔ جس اوستھا کے بعد وہ پھر

بوجہ انادی ہونے کے اپنے انادی کرموں کو بھوگتا اور کرتا ہوا جسم کثیف کو قبول کرتا ہے محدود اور غیر محدود کے معنے قلیل اور کامل کے لفظوں سے سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ روح میں خدا کی اوصاف کو پانے سے آنند حاصل کرنے کی صفت ویسے ہی قدرتی ہے۔ جیسے کہ آنکھ میں دیکھنے کی مینے پہلے ذکر کیا تھا۔ کہ جو چیز انادی ہوتی ہے۔ اسکے گن۔ کرم سبھاؤ بھی انادی ہوتے ہیں۔ ورنہ چیز کا انادی ہونا کچھ معنے نہیں رکھتا۔ روح اس جسم میں موجود ہوتی ہوئی اس مادی دنیا کو بھوگتی ہے۔ اس مادی دنیا کے سارے پدارتھ خدا کے بنائے ہوئے ہیں کرموں کا پھل دینا خدا کا کام ہے۔ وہ جسم جس میں روح اسوقت ہے اسکو بنانا خدا کا کام ہے کیونکہ جسم کی علمی عقلی روحانی جسمانی خوشیاں بھگانے کے لیئے کرپالو کول ذریعہ دنیا ایشور کا کام ہے اور اسی وجہ سے جیو اسکی محتاج ہے۔ جسم لطیف چونکہ مادی جسم ہے۔ اس لیئے یہ روح کیساتھ ہر حالت میں رہتا ہے۔ اور یہ جسم بھی کرموں کے مطابق تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ یہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ نیستی سے ہستی کے سوال کے طے ہونے پر مسئلہ تناسخ کا فیصلہ ہو سکتا ہے میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ سائل کی آزادی کو چھین لوں۔ لیکن مضمون کے متعلق بحث کو محدود رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جب تک میرا آپکے اس معاملہ میں قطعی فیصلہ نہ ہو جائے۔ کہ آپ نیستی سے ہستی کے کیا معنے لیتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ اور سوال کرنے سے اور کون کا فیصلہ کر سکیں گے میں آپسے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اور کس قسم کی نیستی سے ہستی میں آنا مانتے ہیں کیونکہ

بقول آپکے وہ ایک قسم کی نیستی سے ہستی ہے آپ مہربانی کر کے دوسرے یا تیسری قسم یا اس کچھ تر پھر اور اقسام کی بھی نیستی سے ہستی کو بیان فرما دیجیے۔ باقی آئندہ

راقم
آتمارام از امرتسر

آریہ سماج بنوں کا چھٹا سالانہ جلسہ

مورخہ ۶ و ۷ و ۸ ستمبر کو آریہ مندر میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ چونکہ یہ سماج دور دراز ملک اور سرحدی ضلع میں واقعہ ہے۔ اور ریل کے ابھاؤ سے سفر خرچ بھی زیادہ لگتا ہے لہذا دوسری سماجوں سے کوئی مہاشے بھی شریک جلسہ نہ ہوا۔ لیکن خوش قسمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی یہ سماج از حد ممنون و مشکور ہے کہ جسکی حسن انتظام سے بڑے بڑے لائق اور مشہور اپدیشکوں اور لکچراروں کے درشن لوگوں کو اسموقعہ پر نصیب ہوئے۔ چنانچہ مشہور و معروف دیش ہتیشی اور مہا اپکاری اور آریہ سماج کے پرجوش شریمان برہمچاری نتیا نند جی و سوامی وشیشورا نند جی مہاراج اور پنجاب میں تعلیم نسواں کے مشہور محرک لالہ دیوراج جی منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر اور پنڈت پورنا نند اور پنڈت وید پال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ جسکے لیئے آریہ سماج سب صاحبان کا مشکور ہے۔

۵ ستمبر کی شام کو نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ آریہ بھائی پرمیشور کے گنانواد گاتے

نقصان کو نفع اور زہر کو امرت سمجھا ہوا ہی۔ (۵) ہر ایک ایسا عمل کہ جو اوروں کی حقیقی بھلائی کے لیئے کیا جاتا ہی۔ وہ کرنیوالے کی اعلیٰ بھلائی کا موجب ہوتا ہی۔ اور جو اوروں کو نقصان پہونچاکر خود نفع حاصل کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے وہ کرنیوالے کو نسبتاً بڑے نقصان کا موجب ہوتا ہے۔ (۶) کیرکٹر کے نقصان پر یا کیرکٹر کی طرف سے لاپرواہ ہو کر جو کام شروع کیئے جاتے ہیں وہ اُس نقصان یا لاپرواہی کی کمی یا زیادتی کی مانند کم یا زیادہ نقصانوں اور خطروں کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ (۷) کسی قوم یا ملک کو اعلے بنانیکا کام اُس کام کے کرنیوالوں اور اُس قوم یا اُس ملک کے لیئے اعلے ترین بہتری کا موجب ہے۔ (۸) ایسا کام ہر ایک ملک اور قوم اور اُس کے خیر خواہوں کی طرف سے اعلیٰ ترین توجہ اور عملی ہمدردی کا مستحق ہے۔ (۹) ایسی کام کے اندر کسی قوم یا ملک کی ہر ایک قسم کی اصلاح و بہبودی شامل ہے۔ (۱۰) ہر قسم کے مفید عام کاموں میں خاص دلچسپی رکھنے والوں کے لیئے ضرور ہے کہ وہ اپنے کیرکٹر کو بے عیب رکھنے کی پورے دل سے کوشش کریں۔ (۱۱) مفید عام کام کو اپنے سر پر لینے والے شخص یا شخصوں کے کیرکٹر کی ذراسی خرابی اُس کام کو ہزاروں اور لاکھوں مخالفوں کی مخالفت کی نسبت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

(پریم سیوک)

آریہ سماجوں کی خاص توجہ کے لائق

شری یُت ایڈیٹر سد دھرم پرچارک۔ نمستے۔ آپکو معلوم ہوگا کہ شرمتی پروپکارنی سبھا نے ستیارتھ پرکاش کا آریہ ورت کے خاص خاص بھاشاؤں میں ترجمہ کرانا منظور کرکے یہ نوٹس دیا تھا۔ کہ جو مہاشے ستیارتھ پرکاش کا بنگالی گجراتی وغیرہ بھاشاؤں میں ترجمہ کرائینگے اُنکو سبھا کی طرف سے انعام دیا جائیگا۔ اب بنگالی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ بابو سنتی رام پنڈیا جی پروفیسر آگرہ کالج نے کرکے شری ہان راؤ صاحب کو جیپیور کو دیا تھا جسکی قدر راؤ صاحب موصوف کو لکھا۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا اور ممالک مغربی و شمالی کے لیئے ایک آریہ سماجک بھائیوں کو بھی لکھا لیکن مجھکو وہ پتہ تک نہ ملسکی۔ اگر وہ مل جاتی تو سبھا میں پیش ہوکر اُسکو فوراً چھپوانے کا بندوبست کیا جاتا۔ اور چونکہ یہہ بہت اوپکاری کام ہے۔ اس لیئے آپ سے اور سد دھرم پرچارک کے پڑھنے والوں سے یہہ نویدن ہے کہ اگر سنتی رام جی کے کیئے ہوئے بنگالی ترجمہ ستیارتھ پرکاش کے ملنے میں مجھے مدد دیویں تو مہربانی ہوگی۔ اگر وہ ترجمہ کسی طرح نہ ملسکے۔ تو کوئی دوسرے مہاشے اُس کا ترجمہ کریں تو اُنکو سبھا کی طرف سے مقررہ انعام دیا جاویگا۔ شری یُت منتری کلکتہ آریہ سماج کا دھیان اس طرف میں خاصکر کھینچتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ اس کام میں کوشش کرینگے۔

آپکا آریہ بھائی۔ ہربلاس سارڈا جوئنٹ سکرٹری براہ پکارنی سبھا آریہ سماج اجمیر

تحریری پرشنوتر متعلقہ آواگون

مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و ماسٹر آتمارام جی منتری

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

(اشاعت ہفتہ گزشتہ سے آگے)

مولوی (اس نمبر ۱۳) جنس سے جنس کے معنے جو مینی کہے ہی۔ آپکے معنے اُسکی ایک قسم ہیں۔ نہ یہہ کہ اُسی میں ہیں۔ کہ مفرد اجزا سے ترکیب بھی پیدائش ہے۔ ہاں میں اس امر کو مانتا ہوں۔ کہ کثرت کی ترکیب بھی جنس سے ہستی ہے۔ یعنی ایک قسم ہے۔ ہاں آپکا یہہ فرمانا کہ اصل بحث محکوم متعلق ہے۔ درست نہیں۔ اصل بحث تناسخ سے متعلق ہے۔ محکومی تو اُسکی ایک شاخ ہے جو اس شاخ سے میرے سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ سب بجا اور درست ہے۔ جیسے کہ محکومی تناسخ کی نسبت درست اور بجا تھی۔ میرے اس سوال کے جواب میں کہ روح کو وہ وصف حاصل ہوا یا نہیں آپنے مکتی کا ذکر کیا ہے۔ جسکی کوئی شرح نہ بتلائی۔ اور نہ ہی یہہ بتلایا کہ حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔ محدود غیر محدود کا ذکر مجھے یاد نہیں۔ کہ کس نمبر میں کیا ہی۔ اس لیئے میں پھر درخواست کرتا ہوں۔ نہ ہی آپ نے یہہ بتلایا کہ وہ وصف ازادی ہے۔ یا ازین آپکا یہہ فرمانا کہ روح جو چیز ہے۔ اُسکے جو صفات ہیں۔ وہ ایک انسان میں جمع ہو سکتے ہیں۔ میں نہیں سمجھا۔ کہ میرے کس سوال کا جواب ہے میرا سوال تو یہہ ہے۔ کہ روح جن خاصیتوں میں خدا کی محتاج ہے۔ اُنکی آپ تفصیل فرما دیں آپنے بجائے تفصیل کے اُنکا بیان کیا۔ یہہ بین تفاوت رہ از کجاست تابکجا۔ جسم لطیف کے متعلق میرے اس سوال کا جواب آپنے پہلے ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی اب مرحمت فرمایا۔ جسکی بابت دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ مفصل اسکا ہی نہیں۔ ہاں آپکا یہہ کہنا

نام کی یادگاریں موجود ہیں۔ جہاں سال میں دو دفعہ اسکی پوجا رعیت اور افسر سب ملکر کرتے ہیں۔ مہاچین کا شہنشاہ بھی اسوقت پیکن شہر کے ہانچو کالج میں اسکی پوجا کرتا ہے اور ہر ایک طالبعلم مہینے میں دو بار اسکو دھوپ دیتا ہے۔

اسکا قانون اور اصول ابھی چین میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جسقدر معتقد اسنے پیدا کیئے اور جسقدر عزت حاصل کی وہ گورنری کے زمانہ میں نہیں کی۔ بلکہ محض پرچار کے ذریعہ چین ملک کے شہر شہر میں گھوم کر اپنی مہربانی سے اسنے دھاک مچا دیا۔ اگرچہ اسکے اصول ویدوں سے اخذ کیئے ہوئے ہیں۔ اور جہاں تک اسنے پرچار کیا۔ وید کی خوبیوں اور پاکیزگی کا کیا۔ مگر تاہم وہ ایشور کرت پستک کوئی نہیں مانتا تھا۔ جسکی خاص وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں اگرچہ ویدوں کا گیان اور سدھانت تو ملک میں رائج تھا۔ اور چین میں اکثر لوگ ویدوں کی عظمت اور خوبیوں کے قائل تھے۔ مگر وید منتر خود یا تو ریا گم ہو چکے تھے۔ یا انکو پڑھنے کے قابل کوئی نہیں رہا تھا۔ اور اگر کوئی انکو پڑھنے کے قابل تھا بھی تو انکو پڑھنا دھرم نہیں سمجھتا تھا کیونکہ یہی دھرم گرو نے اپنے بھاش سے انکی فضیلت پر پانی پھیر دیا تھا (جمنا داس)

بدھوا بواہ کیلئے ضرورت

ایک شریف خاندان کا کھتری کھوکھرین ذات اسند ایک کم سن بیوہ سے یا ایک کنواری لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۵ اور بیس برس کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اسکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار ہے۔ معرفت بنام سکرٹری آریہ سماج فتح جنگ ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ آویں۔

متفرقات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

لالہ نیاسی داس سکرٹری آریہ سماج جگرانواں کے مضمون کا بہت سا حصہ سالانہ جلسہ کی کارروائی میں درج ہو چکا ہی۔ اس لیئے اسکے شایع کرنے کی اب ضرورت نہیں ہی۔

ہمارے متر مہاشہ سرینواس راؤ جی کونٹ دھا... سے لکھتے ہیں کہ ایک ذی عزت صاحب پونا نواسی کے ہمراہ مجھکو ریلوے سفر کا اتفاق ہوا۔ اثنائے گفتگو میں جبکہ سری سوامی دیانند سرسوتی کا ذکر آیا۔ جھٹ انہوں نے مہرشی موصوف کو برا بھلا کہہ کر کوسنا شروع کیا۔ ہمارے متر نے ہرچند سمجھایا مگر جوش کہاں فرو ہو سکتا تھا۔ آخرش مورخہ ۳ ستمبر سنہ ۹۶ء کو انکا پتر مرہٹی زبان میں ہمارے متر کے پاس آیا جسمیں انہوں نے آریہ دھرم کی پستکیں مرہٹی زبان میں طلب کری ہیں۔ جسپر ہمارے متر نے سوامی دیانند کرت پستکوں کا انیہ بھاشاؤں میں ترجمہ ہونے کی نہایت ضرورت بتلائی ہے۔

اڈیٹر ہم تو اپیلیں کر کر ہار گئے مگر پروپکارنی سبھا کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

دوسرے پتر میں ہمارے متر موصوف لکھتے ہیں کہ ایک ماسک پتر بنام مدھو مکھا جو کہ بیلگام سٹیشن جنوبی مرہٹا ریلوے علاقہ بمبئی سے نکلتا ہے۔ اسکے نمبر ۶، ۷ سنہ ۹۶ء میں ایک ستپرش اتری آریا کے جیون میں لکھتے ہیں۔ کہ جو کوئی انکے پاس جاتا اسکو ذیل کی نصیحتیں کرتے۔

(۱) پتھر کے دیوتاؤں کے سامنے ناک رگڑنے میں اپنے وقت کو مت ضایع کرو۔ جیتے دیو کی ہت اور سنتوش میں اپنے وقت کو خرچ کرو۔

(۲) کوئی کسیکا نہیں لیجاتا جسکا ہے وہی کہتا ہے

(۳) جو کوئی اپنا کلیان وہ اپنے میں سداچرن کا ادے کرانا چاہے۔ (۴) پرمیشر چنتن کرنا ہی سچی کیمیا ہے۔

اگر کسی صاحب نے انکی پوری پوری حقیقت اور پتہ دریافت کرنا ہو تو ذیل کے پتہ سے دریافت فرماویں

Kulkarni [illegible]
Manager Madhu-
-makshika
Belgaum

صرف پاک اور اعلیٰ کیریکٹر اور ایسے کیریکٹر والے آدمیوں کے ذریعہ ہی ہر ایک ملک اور قوم کا سچا اودیم ہونا ممکن ہے

(۱) جو شخص اپنی اصلاح کرنے کا فکر نہیں کرتا وہ دوسروں کی اصلاح کرنے کا جھوٹھا دعویٰ کرتا ہے

(۲) کوئی بھلا کام صرف وہاں تک ہی بھلا ہے۔ جہاں تک کہ اسکے کرنے والے کی نیت پاک ہے۔ (۳) تمام مفید خاص اور مفید عام کاموں کو اپنے اور اپنے ہمجنسوں کی حقیقی بھلائی اور اپنے اور اوروں کے کیریکٹر کو پاک اور اعلیٰ بنانے کے لیئے ذریعہ بناؤ۔ (۴) جو شخص کسی ایک انسان یا جماعت یا ملک وغیرہ کے نقصان میں اپنا یا کسی اور انسان یا جماعت یا ملک وغیرہ کا نفع سمجھتا ہے۔ وہ سخت دھوکے میں مبتلا ہے۔ اور

یہی ہماری کرسی نشینی کی بدی ہم سے چھینی جاتی ہے۔ ہم کتنے بے غیرت ہوتے ہیں۔ کہ تنو دشوں میں آنسو نہیں ہوتے۔ دشمنوں کے دامن نیچے اور دشمنوں کے پیروں میں بہہ جانے سے ہم نے جو ایشور پرماتما سے اپنا سمبندھ توڑ لیا ہے ان سے جو ہم ادنےٰ درجہ ہو گئے ہیں۔ اور انکی پرستش پرتی کے لیئے جو ادنیٰ لوگ کرتا تھا اُسے پرتیاگ کر دیا ہے جس سے ہمارا اُنکا سمبندھ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ اور ان کا آشرم ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ افسوس ہے کہ ہم اس سمبندھ کے ٹوٹ جانے پر ایک آنسو بھی نہیں بہاتے۔ اور اپنی بدی کے چھینے جانے پر ہمیں کچھ بھی رنج نہیں ہوتا۔ (دیوراج)

مہاتما کنفیوشس کے جیون چرتر پر ایک سرسری نظر

یہہ مہاتما حضرت عیسٰی سے ساڑھے پانچسو سال پہلے پیدا ہوئے۔ آپکی جنم بھومی صوبہ لو میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جو کہ ملک چین میں واقعہ ہے۔ ابھی آپکے ایام رضاع یعنی ماں کا دودھ چھوڑنے کے ایام ختم ہونے نہیں پائے تھے۔ کہ والد سر سے گذر گیا۔ ماتا نے بڑی تکلیفیں اٹھا اٹھا کر آپکی تربیت کی۔ آپکا پتا کوئی دھناڈیہ پُرش نہیں تھا بعض مورخوں کی رائے میں ایک معمولی کسان تھا۔ اور بعض کسی اور قسم کے پیشے اسکے نام پر منسوب کرتے ہیں۔ ماتا کی گود سے نکلتے ہی اُسنے تعلیم کی طرف اپنی توجہ پھیری۔ بچپن ہی میں سادہ مزاجی صلح کل اسکی زندگی نظر آتی تھی۔ ذہانت اور فراست کے آثار اسکی پیشانی سے مترشح ہوتے تھے۔ جہانتک اسکے ہمجولی اپنا سامان لہو ولعب میں اکارت گنواتے۔ یہہ اسوقت بھی سوچتا ہوا نظر آتا تھا ۱۹ سال کی عمر میں ایک شریف لڑکی سے آپکی شادی ہوگئی۔ مگر یہہ دیکھکر کہ اس شادی نے میری آزادی کو چھین لیا ہے اور تعلیمی و روحانی ترقی کے بجائے دُنیاوی دھندوں میں اُلجھ گیا ہوں۔ تو اُسنے اپنی عورت کو طلاق دیدیا جب تعلیم سے کچھ فراغت پائی تو وہاں کے حاکم نے اسکی لیاقت دیکھکر اسکو محکمہ زراعت کا افسر مقرر کیا۔ اسنے اپنے منصبی فرائض کو اسقدر تندہی اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ کہ نہ صرف اسنے اس محکمہ کو بڑی عزت اور پسندیدہ عامہ خلائق بنا دیا۔ بلکہ اس محکمہ کے دوسرے حاکم اسکی نئی نئی تجاویز اور نئے نئے انتظام دیکھکر دنگ رہجاتے تھے۔ ۲۳ برس کی عمر میں والدہ نے بھی ساتھ چھوڑا۔ اُس زمانہ میں چین دیش کا رواج تھا۔ کہ جب کسی سرکاری ملازم کا ماں باپ مر جاتا تو اُسکو سرکاری ملازمت چھوڑ کر کریا کرم کرنا پڑتا تھا اور ۳ سال تک وہ گھر ہی محدود بن رہتا تھا۔ اسلیئے اسکو بھی لاچار سرکاری عہدہ سے دستبردار ہوکر گمساری میں یہہ عرصہ بسر کرنا پڑا۔ مگر اس عرصہ میں اُسنے علم حکمت۔ فلسفہ۔ ہیانسا کی کتب کو خوب غور سے پڑھا۔ گویا خوش قسمتی سے اسکو اپنی علمیت بڑھانیکا موقعہ ملا۔ اب اُسنے اپنے خیالات لوگوں پر ظاہر کرنے شروع کیئے۔ اگرچہ اس مہاتما کا منشاء ہرگز کوئی نیا مت چلانے کا نہیں تھا اور نہ کہیں اُسنے پیغمبر یا رسول ہونے کا دعوی کیا۔ مگر آجکل چین کا بڑا حصہ اُسکو اسکے نام کے مذہب سے مانتا ہے

اُسکے نصائح کا اصل اصول اور لُب لباب یہہ تھا کہ کسی کو تکلیف نہ دو (اہنسا پرمو دھرما) سب کا ادب کرو۔ خوب محنت کرو۔ اور باہم اتفاق رکھو۔ سب سے بڑا مدعا اُسکی زندگی کا یہہ تھا۔ کہ دُنیا میں پاکیزگی نیک اخلاقی۔ دیانتداری اور ایمانداری پھیلے۔ پھر اُسنے دیش بدیش گھومنا شروع کیا۔ اور اپنے خیالات کو عام لوگوں پر ظاہر کرنا آغاز کیا۔ اس عرصہ میں کئی حاکموں نے اسکے اپدیش سنکر اُسکے آگے سر جھکایا اُسکو اپنا اپدیشک مقرر کیا۔ اور ہر طرح سے اُسکی خاطر تواضع ہونے لگی۔ یہاں تک کہ چین دیش کے ایک بڑے حاکم نے ایک دفعہ اسکی فصیح تقریر سنکر اُسکو ایک صوبہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ یہہ موقعہ اسکی آزمائش کا تھا جسمیں اسکو کامیابی ملی۔ کیونکہ دُنیاوی اُپدیش نے اسکو موہت کر لیا۔ اور جب اپدیش کا کام چھوڑ کر حکومت کو سنبھالا۔ حکومت بھی اُس عمدگی جس انتظام کیساتھ چلائی کہ دوسرے صوبوں کے دل میں حسد کا کانٹا کھٹک گیا۔ ہر ایک صوبہ نے گمنام اُسپر شکایات لکھنی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ ایک صوبہ نے تو فغفور چین کو بڑا نذرانہ دیکر اُسپر ناراض کر ہی دیا جس سے بیچارے کو معزول ہونا پڑا۔ پھر عرصہ تک ادہر اُدہر بھاگتا پھرا۔ اُسکا مقولہ تھا کہ اگر بادشاہ لوگ میری راج نیتی پر عمل کریں تو میں سلطنتوں کی کایا پلٹ دوں۔ مگر بیچارے کی کہیں دال گلنی نہ پائی۔ آخرکار باقی زندگی بھی پھر اپدیش کرنے میں صرف کی۔ ملکی انتظام۔ تمدن۔ اور امور معاشرت میں اسکو بڑا دسترس تھا۔ خدا کی ہستی کا قایل تھا۔ مگر پراتھنا کرنا فضول سمجھتا تھا۔ کرموں کا پھل اور آواگون کا مسئلہ مانتا تھا قومی ترقی کی اسکو بڑی دُھن تھی۔ اور حب الوطنی اسکا دھرم کرم تھا۔ آج تک چین میں بہت لوگ اسکے پیرو کار ہیں۔ بلکہ چین کے ہر ایک شہر میں اسکے

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۹ - کارتک سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۳ - اکتوبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۹

آریہ سماجک جلسے

آرے آریہ سماج کا سالانہ جلسہ یکم و دوم نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مرادآباد - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۸ و ۹ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

شرقپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ - دسمبر و یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

نویدن

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر نے - امرتسر نگر میں عرصہ دس ماہ سے "آریہ ریڈنگ روم اور لائبریری" کھول رکھی ہے - جسمیں چند اڈیٹران اپنے اخبارات مفت ارسال کرتے ہیں - اس لائبریری کے لیے کلب نے پانچویں سالانہ جلسہ پر مبلغ ...روپیہ چندہ ممبران سے اکٹھا کیا ہے - جو صرف سوامی دیانند اور پنڈت گورودت جی کی تصنیفات خریدنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے - لہذا آریہ مصنفان (مثلاً مسٹر آتمارام جی - لالہ منشی رام جی وکیل لالہ دیوراج - پنڈت لیکھرام - ڈاکٹر جرل - ماسٹر درگا پرشاد وغیرہ) سے التماس ہے کہ اپنی تصنیفات بندست موہن لال ...

ستیہ دھرم پرچارک

آتم پرساد

"ہم امرت کے پتر ہیں"

اہا! ہمارا کیسا اتم اور اونچا ادھکار ہے "ہم امرت کے پتر ہیں" ہمیں یہ ادھکار جگت نے نہیں دیا - یہہ مہان پدوی ہم نے کسی منش سے نہیں پائی - اور نہ اس پوتر سب سے بڑے خطاب دینے کی کسی منش کی سامرتھ ہے۔

ایشور ہیں آپ کہتے ہیں "تم امرت کے پتر ہو" کیہ اکلیانند پاس سماچار - کیسا گورب بھا ہے کہ جو سب سے مہان - سب کی نیتا - بدھاتا - بندھو - جنتا - پتا اور ماتا ہیں - جس سرب ہمارے پرش کی اسیم شکتی - انکی ہم رچنائیں پرکاشت ہو رہی ہے - وہ آپ ہمیں امرت کے پتر اس نام سے پکار رہے ہیں۔

ہا! اتنا تو ہمارا ادھکار - اتنا بڑا خطاب ایسی مہان پدوی - اور ایسی ہماری ادھوگتی کو پراپت کرانے والے کرم - اس سے بڑھ کر اور کیا شوک کا وشے ہو سکتا ہے کہ امرت کے پتر ہو کر - امرت کے پتر کہلا کر ہم اپنی پدوی کو لبھا دیں - اور الٹا دشو کے پتر بنجائیں امرت کے پتر ہو کر - دشو کے مارگ کو

پہلے تیاگ رہنے پہنچے ہم نے امرت دھام تک پہونچنا تھا - ہاں ہم نے اعلیٰ ہونا تھا - امرت ہی جن کے شہر آلست ہوتے ہوئے امرت ہی امرت پان کرنا تھا - امرت الیدی سے ہمارے ہردیہ کی گانٹھ ٹوٹ جانی تھی ہمارے سب سنشے مٹ جانے تھے - اور ہم نے کمت اوستھا کو پراپت کرنا تھا - کنتو اپنی مند بدھی سے دشوں سے ہمارا سنیہ - کوکرموں سے ہمارا پیار - اتیاچار - سے ہمارا ہت - ادھرم میں ہماری بھاونا اور دشٹ آچار دل میں ہماری پردرتی ہو رہی ہے جس سے منش جاتی رسا تل کو پہنچ رہی ہے - اور ایسے سندر سنسار کو ادھوگتی کو پراپت ہوئی ہوئی منش جاتی نے نرک دھام بنا رکھا ہے - دکھ اور نیتر تاکا گھر بنا رکھا ہے - اور منکرموں کے چکر میں پڑے ہوئے پنچ یونیوں کو دھارن کر رہے ہیں۔

یدی کوئی نردھن پرش بھوک اور پیاس کے دکھ سے پیڑت ہو تو اسپر شوک نہیں - یدی کوئی اگیہ جیو کلیش ساگر میں ڈوب رہا ہو - تو اسپر آشچرج نہیں - کنتو شوک اور آشچرج تو یہہ ہے - کہ ہم امرت کے پتر - امرت دھام میں باس کرنیوالے منش - امرت نے پتا پرماتما کی جاں ان کٹ سنبندھ اتنا دکھ اٹھا رہے ہیں۔

جگت میں یدی کوئی ہمارا سمبندھی ہمارے کسی کرم سے ناراض ہو کر - ہم سے اپنا سمبندھ توڑ دیتا ہے - اور ہمارا اور اسکا ہت نہیں رہتا تو ہمیں کتنا بڑا پشچاتاپ ہوتا ہے - یدی کسی راجہ یا حاکم کی طرف سے کوئی خطاب دیا ہوا ہم سے چھینا جاتا ہے - تو ہم کتنا دکھ مانتے ہیں

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۳۲ ساون سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۴ اگست ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۵

آریہ سماجک جلسے

متھرا آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶ اگست ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

انبالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ اگست ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

بنوں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ و ۸ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جگراؤں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ دسمبر کی تعطیلات میں قرار پایا ہے۔

وزیرآباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

ست دھرم پرچارک

اپنشدوں کی پنڈت گورودت کرت ویاکھیا

دھرم کا ورتمان سمے میں اتینت بھرانتی گیان پھیل رہا ہے۔ مصنوعی براہمنا محض تیتر کٹوں کی تقریباً ان پڑھوں سے اوچارن کی جاتی ہیں جن کو کہ ان شبدوں کا لیش بھی بودھ نہیں۔ جو کہ ان کے منہ سے نکل رہے ہیں اور ویدی وہ پاٹھ ماتر جا کر پڑھ بھی رہے ہیں تو بھی وے انکے مطلب کو نہیں جانتے۔ انہیں کے بناوٹی دھرماتماؤں نے اپنی زندگی اور چال چلن سے ہنکر پاپ ظلم جذبات دشمنی اور درگزر نہ کیجانے والی کمزوریوں کا ثبوت دیا ہے جو کہ انہوں نے نقل عادت رواج یا محض کچھ رسے ختیار کی ہیں۔ ایسے ہی بناوٹی دھرماتماؤں نے بہت روپیہ صرف کرا بلا بیفائدہ بل اور رسم کھونیوالی رسومات کا پرچار کیا ہے۔ پروہتوں اور مذہبوں کے ہادیوں نے رشیوں کی ودیا میں منتوں کو جھوٹا بڑا بتلا اور راو پیچ پھیلا کر اپنے ہاتھ رنگے ہیں۔ ان اور ایسی بیہودہ باتوں نے دھرم کے نام کو بدنام کر کے دنیا کو معصیت گناہ جرم جنگ اور خونریزی کا گھر بنا دیا ہے۔ دھرم کا منور چہرہ۔ نفرت۔ دشمنی بغض کینہ اور لالچ کے داغوں۔ خود غرضی کی آلودگی جبر اور قہر کے بہودوں اور جھوٹھ کی زہریلی تشکیتوں کی خوفناک پیلی پژمردہ رنگت سے بدنما ہو رہا ہے۔

دلیل اور نیک نیتی کو علم کے راج سے بالکل نکال لیا ہے۔ دھرم کا شبد صرف مذہبی کلمہ کا مترادف ہو گیا ہے۔ نیک چلنی اور نیک اعمال کا جانشین صرف یقین ہی بنایا گیا ہے۔ دنیا کے راز ظاہر کرنے کے لیئے فرضی اور مذہبی کہانیوں سے کام لیا گیا ہے جنکے کریان الف لیلہ سے بڑھکر دلچسپ اور سچ ہتھیا گیا ہیں۔ فلسفہ کو حکایات بنانے اور جھوٹ گھڑنے والے کارخانہ کی لیاقت کی شہادت دینے کے لیئے تنگ کر رکھا ہے نربھرانت مت کے ستھان میں فرض اور اٹکل پچو بھر رہا ہے۔ لوگ خواہمخواہ معجزوں کے واقع ماننے کے لیئے مجبور کیئے گئے ہیں۔ کلپنا شکتی کی کھینچ تان سے قانون قدرت کے برخلاف مذہب معجزے اور پہیلی گھڑے گئے ہیں انسانی فطرت کا ذلت اور دہشت انگیز گویا کہ گناہ مجسم ہے آئندہ کے زمانے امید کو جلاوطن کر دیا ہے۔ دائمی دوزخ کی آگ اور عذاب دینے کے ہیبتناک معبود کا جھوٹھا خوف لوگوں کے دلوں پر بٹھایا گیا ہے۔ کئی مفید اور اعلیٰ انسانی طاقتوں کا عدم وجود مساوی کر دیا ہے۔ کئی طاقتوں کو دبا رکھا ہے۔ اور کئی طاقتوں کو ظلم و ستم

کے امتحان میں مجبور ڈالا ہے۔ کام کرنے کی
طاقت کا سارا خزانہ تعصب کے حوالہ کردیا ہے
داقعی اس قسم کے کام مذہب کے ٹھہرائے گئے ہیں
بہت سے ذہین اور روشن ضمیر موجودہ دہرم کی
مکروہ حالت دیکھکر اسکو گرانے کے لیئے کمربستہ
ہوئے ہیں اور ایسا ہی اب بھی خوفناک نظارا
موجود ہے۔ کہ بہت سی روحیں اس گناہ آلودہ
مذہب کو مسمار کرنی اور اسی وجہ سے سچے
دہرم سے بھی نفرت کر بیٹھتی ہیں۔ انکے سچے دہرم
سے یہہ نفرت ترقی اور روشنی کے راہ سے
انکو کوسوں دور بھٹکائے لے جاتی ہے۔ وہ
اعلیٰ خیالات جو سچے دہرم سے پیدا ہو سکتے۔ وہ
خوشیاں جو اس سے ظہور میں آسکتیں جن سے
کہ زندگی گلشن و گلزار کی طرح ہو جاتی۔ آجکل
کے ناستک مذہبی پرشوں سے چاہے وہ ست
گرہک اور نشدہ ہر دیہہ بھی ہوں کوسوں
دور ہو رہی ہیں۔

کیا یہہ حالت افسوسناک نہیں ہے؟
کیا اس سے بہتر حالت ممکن نہیں؟ کیا ہم
نیک نیت ہونے پر بھی گمراہی کے سمندر میں
غوطے کھانے سے رک نہیں سکتے؟ کیا زندگی
کا راز دائمی حل نہ ہوگا؟ شاید انسان کو
چیزوں کی اہمیت جاننے کی طاقت ہی نہیں
دیگئی۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو زندگی بھیانک
مایوسی کا عالم دکھائی دیگی اور اس دنیا کے
دکھ درد محض ناقابل برداشت ہو جائینگے۔
خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ مذکورہ بالا حالت
سچے دھرم کی ناواقفی کا نتیجہ ہے سچا دہرم بناوٹ
اور گھڑنت سے پاک ہے سچا دہرم نہ تو زبانی
جمع خرچ ہے۔ اور نہ ہی گپ کہانی ہے۔ یہہ
ہی جاگتی طاقت ہے۔ یہہ اول درجہ کا گل ہے

اسکی بنیاد صرف راستی پر ہے۔ باقی آیندہ
(آتمارام)

ایڈیٹوریل نوٹس

پیا تم دھنیہ ہو۔ تمہاری مہماں دھنیہ
ہے۔! تمہاری دیالتا دھنیہ ہے! پنیہ آتما
ہو خواہ پاپی تمہارے راجیہ میں کوئی بھی
محروم نہیں رہتا۔ ہر ایک منش کو آتمک اُنتی
کرنے کا موقع ہے۔ تمہاری طرف سے کوئی
روک نہیں۔ یدی نیونتا ہے تو ہم میں کہ تمہارے
دان کیئے ہوئے سمہ کو ہم وِیرتھ گنوا رہے ہیں
تمنے ہم سب کو برہم دہام کا ادہکار دیا۔ کنتو
ہماری ہی کوہ متی نے ہمیں پراکرت نرک کنڈ
میں ڈبو دیا۔ مہاں پاپی تک کے لیئے ان جل
تتھا شدھ وایو کا دان کر کے تم نے ہمیں
دیا کی شکشا دی۔ کنتو ہم نے اپنے بھائیوں کو
ان سب سے محروم کرنے کا ٹھیکہ لے لیا۔ تم چولہ
ڈاکو۔ اور ہتیاری تک کو گلے لگانے کو لیئے
تیار ہو۔ کنتو ہماری کٹڑ بدھی نے اپنے
پاپیوں پر پردہ ڈالکر ہمیں پاپیوں کا دشمن
بنا دیا۔ پریم تیا ہمیں شکشا دو۔ کہ ہم پاپیوں کو
انکے پاپ سے علیحدہ کر کے پریم کر سکیں جہاں
پاپ کو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھیں وہاں
ان پاپ کے سیون کرنے والے اپنے بھائیوں کی
سیوا کو اپنا کرتویہ سمجھیں۔ پاپیوں کے پریمی ترتا
تم دھنیہ ہو!

آریہ سماج کا دیوناگری جاننا میں ایکہی

سماچار پتر "آریہ ورت داناپور" تھا۔ وہ بھی
آریہ پرشوں کی کم توجہگی سے بند ہو گیا تھا۔
کچھہ مہینوں بند رہکر یکم اگست ۱۹۲۶ء سے
پھر سے جیوت ہوا ہے میں اس پتر کی نئی
زندگی پر اسکے منتظموں کو دہنیہ واد کہتا ہوں
آریہ ورت نے ہندی ان پبلک تک آریہ سماج
کے خیالات پہونچانے اور بروہیوں کے حملوں
سے اسکی حفاظت کرنے میں جو خدمات کی ہیں
وہ آریہ پبلک سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ایسے سیوک
کی ناقدردانی آریہ پبلک پر بڑا بھاری دہبہ
رہجاتا۔ لیکن بڑی پرسنتا کی بات ہے۔ کہ اس
کے بند ہونے کے بعد قریبًا ایک ہزار خطوط نے
ظاہر کردیا۔ کہ اسکے پاٹھک اپنے متر کو دہستو
میں بھولے نہیں تھے۔ کیول آلسیہ نے انہیں
اسکی حالت سے بیخبر کردیا تھا۔ اسمیں سندیہہ
نہیں کہ ہمارے سودیشی بھائیوں کے دلوں میں
اُنتی کرنے کی ابھلاشا تو کام کر رہی ہے لیکن
جبکہ اس ابھلاشا کا اظہار آلسیہ کے پیارے دبا رہا ہے
تو کیسے افسوس اور خوف کا مقام ہے میں امید
رکھونگا۔ کہ آریہ ورت کے گراہک کنبھ کرن کی
نیند نہ سویا کرینگے۔ بلکہ سمہ پر مولیہ بھیجکر اپنے
سیوک کو ہمیشہ کام کے لیئے مستعد دیکھا کرینگے۔

ویدک دھرم کے لیئے کام کرنیوالوں میں۔

"آریہ سماچار میرٹھ" ابھی ایک پورا رسالہ ہے
نو ماہ تک اسکے بھی درشن نہیں ہوسکے تھے۔ اب
اسنے بھی پھر نیا جیون حاصل کیا ہے۔ پرچے کے
بند ہونیکی وجہ ایڈیٹر مہاشہ نے یہہ بتلائی ہے
لوکل سماج میں کچھہ باہمی غلط فہمیاں ہوگئی تھیں
جو کہ اب دور ہوگئی ہیں۔ میں میرٹھ آریہ سماج کو
اس نئی باہمی صلح کی سپرٹ کے لیئے مبارکباد کہتا

ہوں - اور آشا ہے - کہ آئندہ بھی گروکل آریہ سماج کے اہتمام میں یہہ رسالہ برابر جاری رہکر ویدک دھرم کے پھیلانے کا مفید کام کرتا رہے گا -

سوامی وشیشورانند تھا برمہ چاری

نتیانند جی اب تک دھرم سالہ پربت پر براجمان ہیں - ۹ - اگست ۱۹۰۶ کو برہمچاری جی کا ویاکھیان منشیہ کے کرتیہ پر ہوا - مسٹر موتی لال بیرسٹرایٹ لا کے مکان پر بھی ویاکھیان ہوا تھا - حاضری بہت معقول تھی - برہمچاری جی نے موجودہ طریقہ تعلیم سے رشیوں کے طریقہ کا مقابلہ کرکے جتلایا - کہ شکشا پرنالی کو درست کرنے کی بڑی ضرورت ہے - مسٹر موتی لال جی نے دونوں مہاتماؤں کی خاطر اچھی طرح کی اور ویاکھیان کا پربندھ بھلے پرکار کرایا جسکے لئے کرتگیتا (لالہ ٹھاکر داس) آپکی پرشنسا لکھتے ہیں تتھا ہے کہ دونوں مہاتما ماہ ستمبر میں پنجاب نواسیوں کو بھی اپنے ویاکھیانوں سے لابھ پہونچائینگے -

[illegible]

کا روپ دھارن کرتی ہے - گنگا کے شدھ جل کو دیکھنا ہو تو ہردوار سے پرے گنگوتری پر پہنچ جانا پڑتا ہے - ٹھیک ویسے ہی منش کی وانی کو ویدی شدھ نرمل اکرترم دشا میں انوبھو کرنا چاہتے ہو - تو ویدکی گنگوتری رگوید کے منتروں کو دیکھو - آجکل ناستک پن کے پربھاؤ سے لوگوں نے منش وانی کو کرترم اور مصنوعی قرار دے رکھا ہے - مغرب میں لوک صاحب - ایڈم سمتھ - اور ڈگلڈ سٹوارٹ وغیرہ ادی پرشوں نے پرگٹ کیا - کہ منش بہت کال تک بے زبان رہا - لیکن پیچھے اشاروں سے کام لیتا ہوا اس اوستھا کو پہونچا - کہ لفظ اور جملے بنا سکے - پروفیسر میکس مولر اس سدھانت کا زوردار کھنڈن کرتا ہوا ہیں داروں کے برخلاف بتلاتا ہے - کہ "میرا مکھیہ اودیش یہہ ثابت کرنا ہے - کہ وانی منش کرت نہیں ہے - جیسا کہ تصویر یا عمارت یا تحریر ہے" یورپ ہاں مادی یورپ بہت محنت اور پورشارتھ کرتا ہوا رشی جیون کی شرن بنا اُن مسائل کو جو کہ مادی دنیا سے تعلق نہیں رکھتے - خاطر خواہ حل نہیں کر سکتا میکس مولر کا یہہ کتھن - کہ وانی منشیہ کی بناوٹ نہیں ہے - یا تنجلی مہرشی کے اس سدھانت کو کہ شبد منش کرت ہونے سے نت ہے - سوئے ہوئے یورپ میں چیتنہ جیوت جیوتی دکھانے والا ہے - جہاں میکس مولر نے اس رشی سدھانت کے انش کو سویکار کیا ہے اُس سے آگے چل کر وہ پھر مانو اندھیرے میں ٹکرا رہا ہے - جہاں کہ وہ وانی کے وکار کا برنن آرنبھ کرتا ہے - یدی بہاس

کا وہ آشرا لیتا تو ان دقتوں کو دور کرکے پار ہو جاتا ہے - لیکن نئی معلومات کا ابھمان منش کو ست مارگ سے کوسوں دور بھگاتا ہے - آریہ پرشو رشی تمہیں اصولیہ تعلیم کا کوش سونپ گئے ہیں - اُسکو پرگٹ کرکے دُنیا کو جیوتی دکھانا تمہاری ذمہ داری ہے - ویدپرچار کے حامیوں دُنیا تمہارے پورشارتھ کو تاک رہی ہے - دُنیا کی امیدیں تم کب پورن کروگے ؟ (ا - ر)

---

(۱) - ہے ایشور وہ دن کب آویگا جبکہ بھارت کنیائیں سوشکشا سے بھوشت ہوکر دیش میں اُتم شکشا کا پرچار کرینگی -

۲ - وہ دن کب آئے گا - جب استریوں کو وہی ادھکار پراپت ہونگے - جن ادھکاروں سے وہ پراچین سمہ میں - دیش میں کلیان اور سکھ کی برشا کر رہی تھیں -

۳ - وہ دن کب آویگا - جب بھارت ورش ایک ناک سے ہی نہیں کنتو سب انگوں والا ہوکر اُن کرموں کے کرنے والا ہوگا جن جن کرموں کے نہ کرنے سے پادھوگتی کو پراپت ہو رہا ہے -

(۴) وہ دن کب آئے گا - جب گھر گھر پرچارکائیں اور ادھیاپکائیں ہونگی -

(۵) وہ دن کب آئیگا - جب سوبیرتا کی کتھا سنانے والی سوبیر ماتائیں دیش میں پیدا کرتی ہونگی -

(۶) وہ دن کب آویگا - جبکہ چکتسا کی ودیا میں نس اور ناڑی کی ودیائیں نپن استریاں گنیوں کی چکتسا کرتی ہوئی سکھ پھیلانے والی ہونگی -

(۷) وہ دن کب آئیگا جبکہ آدیت اور داور پرود

...کے حال میں مجبور ڈالا ہے - کام کرنے کی طاقت کا سارا خزانہ تعصب کے حوالہ کر دیا ہے دھی اس قسم کے کام مذہب کے ٹھہرائے گئے ہیں بہت سے ذہین اور روشن ضمیر موجودہ دہرم کی مکروہ حالت دیکھکر اسکو گرانے کے لیے کمربستہ ہوئے ہیں اور ایسا ہی اب بھی خوفناک نظارہ موجود ہے - کہ بہت سی روحیں ایں گناؤنے مذہب کو مسمار کرنی اور اسی وجہ سے سچے دہرم سے بھی نفرت کرنے لگتی ہیں - انکے سچے دہرم سے یہہ نفرت ترقی اور روشنی کے راہ سے انکو کوسوں دور بھٹکائے لے جاتی ہے - وہ اعلیٰ خیالات جو سچے دہرم سے پیدا ہو سکتے . وہ خوشیاں جو اس سے ظہور میں آسکتیں جن سے کہ زندگی گلشن و گلزار کی طرح ہو جاتی - آجکل کے ناستک مذہبی پرستوں سے چاہے وہ ست گر اہک اور شدہ ہردیہ بھی ہوں کوسوں دور ہو رہی ہیں -

کیا یہہ حالت افسوسناک نہیں ہے ؟ کیا اس سے بہتر حالت ممکن نہیں ؟ کیا ہم نیک نیت ہونے پر بھی گمراہی کے سمندر میں غوطے کھانے سے رک نہیں سکتے ؟ کیا زندگی کا راز دائمی حل نہ ہوگا ؟ شاید انسان کو چیزوں کی اہمیت جاننے کی طاقت ہی نہیں دیگئی - اگر ایسا ہی ہے - تو زندگی مایوسی کا عالم دکھائی دیگی اور اس دنیا کے دکھ درد محض ناقابل برداشت ہو جائینگے - خوش قسمتی کی بات ہے - کہ مذکورہ بالا حالت نتیجہ دھرم کی ناواقفی کا نتیجہ ہے - سچا دہرم بناوٹ اور گھڑت سے پاک ہے سچا دہرم نہ تو زبانی جمع خرچ ہے - اور نہ ہی گپ کہانی ہے - یہہ ...تی جاگتی طاقت ہے - یہہ اول درجہ کا عمل ہے

اسکی بنیاد صرف ستی پر ہے - باقی آئندہ

(آتمارام)

ایڈیٹوریل نوٹس

پیا تم دھنیہ ہو۔ تمہاری مہماں دھنیہ ہے - ! تمہاری دیالتا دھنیہ ہے ! پنیہ آتما ہو خواہ پاپی تمہارے راجیہ میں کوئی بھی محروم نہیں رہتا - ہر ایک منش کو آتمک اُنتی کرنے کا موقع ہے - تمہاری طرف سے کوئی روک نہیں - یہ دی نیو نتا ہے تو ہم میں کہ تمہار دان کیئے ہوئے سمے کو ہم وِیرتھ گنوا رہے ہیں تمنے ہم سب کو برہم دھام کا ادھکار دیا - کنتو ہماری ہی کرومتی نے ہمیں پراکرت نرک کُنڈ میں ڈلوادیا - مہاں پاپی تک کے لیئے ان جل تھا شُدھ وایو کا دان کر کے تم نے ہمیں دیا کی شکشا دی - کنتو ہم نے اپنے بھائیوں کو ان سب سے محروم کرنے کا ٹھیکہ لے لیا - تم چولہ ڈاکو - اور بیبھچاری تک کو گلے لگانے کو تیار ہو - کنتو ہماری کٹھور بُدھی نے اپنے پاپیوں پر پردہ ڈالکر ہمیں پاپیوں کا دشمن بنادیا - پرم پتا ہمیں شکشا دو - کہ ہم پاپیوں کو انکے پاپ سے علیحدہ کر کے پریم کر سکیں جہاں پاپ کو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھیں وہاں ان پاپ کے سیون کرنے والے اپنے بھائیوں کی سیوا کو اپنا کرتویہ سمجھیں - پاپیوں کے پری تم دھنیہ ہو!

آریہ سماج کا دیونا گری سبھا میں ایک ہی

سماچارپتر "آریہ ورت دانا پور" تھا - وہ بھی آریہ پرشوں کی کم توجہگی سے بند ہو گیا تھا - کچھہ مہینوں بند رہکر یکم اگست ۱۹۲۶ء سے پھر پنر جیوت ہوا ہے - میں اس پتر کی نئی زندگی پر اسکے منتظموں کو دھنیہ واد کہتا ہوں - ایڈیٹر نے مہندی ان پبلک تک آریہ سماج کے خیالات پہونچانے اور برودہیوں کے حملوں سے اسکی حفاظت کرنے میں جو خدمات کی ہیں آریہ پبلک سے پوشیدہ نہیں ہیں - ایسے سیوک کی ناقدردانی آریہ پبلک پر بڑا بھاری دھبہ رہیجاتا - لیکن بڑی پرسنتا کی بات ہے - کہ اس کے بند ہونے کے بعد قریباً ایک ہزار خطوط نے ظاہر کر دیا - کہ اسکے پاٹھک اپنے پتر کو وسمرتو میں بھولے نہیں تھے - کیول آلسیہ نے انہیں اسکی حالت سے بیخبر کر دیا تھا - اسمیں سندیہہ نہیں کہ ہمارے سودیشی بھائیوں کے دلوں میں اُنتی کرنے کی ابہلاشا تو کام کر رہی ہے لیکن جبکہ انکی ابہلاشا کا اظہار آلسیہ کے پیارے دبا رہے تو کیسے افسوس ... رکھونگا - کیا آریہ ... نیند نہ سویا کرینگے ... سیوک کو ہمیشہ رتنہ ...

ویدک دھرم

"آریہ سماچار" نو ماہ تک ... اسنے بھی پھر ... بند ہونیکی وجہ ... لوکل سماج میں کچھ ... جو کہ اب ... ہوگا اس نئی باہمی صلح ...

ہوں - اور آشا ہے - کہ آئندہ میرٹھ آریہ سماج کے انتظام میں یہہ سلسلہ برابر جاری رہکر ویدک دھرم کے پھیلانے کا مفید کام کرتا رہیگا -

سوامی وشیشورانند تھا برہمچاری

نتیانند جی اب تک دہرسالہ پربت پر براجمان ہیں - ۹ - اگست سنہ ۹۶ کو برہمچاری جی کا ویاکھیان منشیہ کے کرتبیہ پر ہوا - مسٹر موتی لال بیرسٹر ایٹ لا کے مکان پر یہہ ویاکھیان ہوا تھا - حاضری بہی بہت معقول تھی - برہمچاری جی نے موجودہ طریقہ تعلیم سے رشیوں کے طریقہ کا مقابلہ کرکے جتلایا - کہ شکشا پرنالی کو درست کرنے کی بڑی ضرورت ہے - مسٹر موتی لال جی نے دونوں مہاتماؤں کی خاطر اچھی طرح کی اور ویاکھیان کا پربندہ بھلے پرکار کرایا جیکے لئے کرتگیہ ہیں (لالہ ٹھاکر داس) آپکی پرسنتا نکلتے میں نتیجا ہے کہ دونوں مہاتما ماہ ستمبر میں پنجاب تو نہیں تو بھی اپنے ویاکھیانوں سے لابھ پہونچائینگے -

آریہ ورت لوہی اسکو بھی پرکار

مانتے ہیں - کہ شبد انادی اور نت ہے - دیدوں کے ایشوریہ گیان ہونے کے ضمن میں آریہ گن ویدک شبدوں کو انادی اور نت مانتے ہیں آریوں کا دعویٰ ہے - کہ جس پرکار شدہ گنگا ہمالہ کی چھاتی سے نکلکر میدان میں دشٹ بھومی کے انتر گت وکار کو پراپت ہوتی ہے - ویسے ہی شبد آدی گنگا وید شروت سے نکلکر منشوں کی تنترتا کے کارن آنکی دوش دیش بھومی کے انتر گت وکار کو پراپت ہوکر پہلوی ایرانی چینی ۔ مصری ۔ ع بی ۔ یونانی ۔ لاطینی فرانسیسی اور انگریزی آدی نانا بھاشاؤں

کا روپ دھارن کرتی ہے - گنگا کے شدہ جل کو دیکھنا ہو تو ہردوار سے پرے گنگوتری پر ہمیں جانا پڑتا ہے - ٹھیک ویسے ہی منشوں کی وانی کو ویدی شدہ نرمل اکرترم وشا میں انو بھو کرنا چاہتے ہو - تو ویدک گنگوتری رچی منتروں کو دیکھو - آجکل ناستک پن کے پربھاو سے لوگوں نے منش وانی کو کرترم اور مصنوعی قرار دے رکھا ہے - مغرب میں لوک صاحب - ایڈم سمتھ - اور دگلڈ سٹوارٹ آدی پرشوں نے پرگٹ کیا - کہ منش بہت کال گنگا بے زبان رہا - لیکن پیچھے اشاروں سے کام لیتا ہوا اس اوستھا کو پہونچا - کہ لفظ اور جملے بنا سکے - پروفیسر میکس مولر اس سدھانت کا زور دار کھنڈن کرتا ہوا ہمیں ڈارون کے برخلاف بتلاتا ہے - کہ " میرا مکھیہ اودیش یہہ ثابت کرنا ہے - کہ وانی منش کرت نہیں ہے - جیسا کہ تصویر یا عمارت یا تحریر ہے " یورپ ہاں مادی یورپ بہت محنت اور پورشارتھ کرتا ہوا رشی جیون کی شرن بنا اُن مسائل کو جو کہ مادی دنیا سے تعلق نہیں رکھتے - خاطر خواہ حل نہیں کر سکتا میکس مولر کا یہہ کتھن - کہ وانی منشیہ کی بناوٹ نہیں ہے - پاتنجلی مہرشی کے اس سدھانت کو کہ شبد منش کرت ہونے سے نت ہے - سوئے ہوئے یورپ میں چیتنہ جیوت جیوتی دکھانے والا ہے - جہاں میکس مولر نے اس رشی سدھانت کے انش کو سویکار کیا ہے اُس سے آگے چل کر وہ پھر مانو اندھیرے میں ٹکرا رہا ہے - جہاں کہ وہ وانی کے وکار کا ورنن آرمبھ کرتا ہے - ویدی بھاشا

کا وہ آشرا لیتا تو ان دکھنوں کو دارن کرکے پار ہو جاتا ہے - لیکن نئی معلومات کا ابھمان منش کو ست مارگ سے کوسوں دور بھگاتا ہے - آریہ پرشو رشی تمہیں اسولیہ رتن کا کوش سونپ گئے ہیں - اسکو پرگٹ کرکے دنیا کو جیوتی دکھانا تمہاری ذمہ داری ہے وید پرچار کے حامیوں دنیا تمہارے پورشارتھ کو تاک رہی ہے - دنیا کی امیدیں تم کب پورن کروگے ؟ (ا - ر)

(۱) - ہے ایشور وہ دن کب آوینگے جبکہ بھارت کنیائیں سو شکشا سے بھوشت ہو کر دیش میں اُتم شکشا کا پرچار کرینگی -

۲ - وہ دن کب آئے گا - جب آریوں کو وہی ادھکار پراپت ہونگے - جن ادھکاروں سے وہ پراچین سمے میں - دیش میں کلیان اور سکھ کی برشا کر رہی تھیں -

۳ - وہ دن کب آویگا - جب بھارت دیش ایک انگ سے ہی نہیں کنتو سرو انگوں والا ہوکر اُن اُن کرموں کے کرنے والا ہوگا جن جن کرموں کے نہ کرنے سے یہ ادھوگتی کو پراپت ہو رہا ہے -

(۴) وہ دن کب آوے گا - جب گھر گھر پرچارکائیں اور اُپدیشکائیں ہونگی -

(۵) وہ دن کب آویگا - جب سوبیرتا کی کتھا سنانے والی سوبیر ماتائیں دیش میں بھرمن کرتی ہونگی -

(۶) وہ دن کب آویگا - جبکہ چکتسا کی پنڈت نس اور ناڑی کی ودیا میں نپن استریاں گنیوں کی چکتسا کرتی ہوئی سکھ پھیلانے والی ہونگی -

(۷) وہ دن کب آویگا - جبکہ آدیت اور ادو برہمچاری

پرچارنیں دیش کی شوبھا کو بڑھائینگی۔

(۸) وہ دن کب آئیگا - جبکہ کنیا مہا ودیالہ مکھیہ سبھا ہیں - اور پربندھ کرتری سبھائیں سب ادھکار - استریوں سے ہی شوبھا پائینگے۔

(۹) وہ دن ہے ایشور کب آئیگا - جب کہ سوشکشتا استریوں کے بیچ بکت بھجنوں سے پیرت اور بیت ہوکر وے پرش جو دوسروں کے ادھکار چھیننے یا دوسروں کی اُنتی میں بگھن ڈالتے ہیں - ایسے پرش یا تو اپنا مت سبھاؤ چھوڑ دینگے یا پشچاتاپ کرینگے - اور یا لکشت ہوکر مُنہ چھپا کر مون دھارن کرینگے - (دیوراج)

ہائے وہ کہاں گئیں !!! ادا

بھارت درش تمہاری شوبھا کو بڑھانیوالی - وید دویا سے سوشوبھت وہ دیویں کہاں گئیں۔

ویدشستروں کے گوڑھ ابھپرائے کو جاننے والی وِدوشی دشیو بہرا کہاں ہیں۔

۲ - پوسن برہم چارنی بان پرست آشرم کو دھارن کی ہوئی ویدک دھرم کے پرچار کا رشی امبرنا کی دھرما تما کنیا یک ہائے کہاں ہیں۔

راج کنیا - لوپ مدرا - ویدشستروں کی اوپدیشکا اپالا - ہے ماتا گنگ - تم پر اب کیوں نہیں بھیجتی۔

(۳) اپنشد شاستروں کے انتری بھاوا کو جاننے والی - جنک سبھا میں رشیوں سے شاستر ارتھ کرنیوالی - اور یاگیہ ولک کو پراجے کرنیوالی گارگی اے بندیا جل! اب کہاں ہیں۔

(۴) مہا رشی کپل کی ودوشی ماتا - دیوآہوتی کہاں ہیں - جنہوں نے اپنے پتر کو ایسی اُتم شکشا دی کہ یوگیہ پتر نے - فلاسفی کا سب سے پہلے بیج بویا۔

(۵) شنکراچارج کی سوشکشتا مانیہ شیشیا ہائے کہاں ہیں جنہوں نے ایسے یوگیہ پتر کو جنم دیا۔

(۶) بھاشنکر آچارج کی کنیا گمنت وویا میں رچی رکھنے والی - استری جاتی کی شوبھا لیلاوتی کدھر گئیں۔

(۷) مھتوح راجا کی مہارانی - بھانومتی کی جیراتی اب استریوں میں کیوں نہیں۔

(۸) جوتش شاستر کی پنڈتا کُنتی سی دیویں اب بھارت ورش میں ایک بھی دکھلائی نہیں دیتیں - (دیوراج)

لوکل

آٹھواں کو آریہ سماج مندر میں سبھا کا جلسہ بدستور ہوا - ہون پرارتھنا آدی کے بعد دو بار تھی بھگت رام جی نے پرشن اوپنشد سے کتھا کی - تت پشچات لالہ دیوراج جی نے ایک موثر لکچر دیا - استری سماج و بالا سماج منگل لعد شبہ کو بدستور ہوئی۔

بارش اپنا رنگ ڈھنگ خوب دکھلا رہی ہے
تیوہار تیاں بھی جالندھر میں عجیب طرح سے ہوتا ہے - شارع عام کوچوں میں بڑے بڑے شریفوں کی بہو بیٹیاں اکٹھی ہوکر ایسے ایسے خراب شبد بولتی ہیں - کہ ایشور کی پناہ تنیا لا چیراسی ہر دم سبھا نے یہ حال کئی سال تک دیکھ کر تمام شہر کے اچھے اچھے پنچایتی اشخاص کے پاس بہت دفعہ گیا - مگر کوئی اسکے بند کرنے پر مستعد ہوتا نظر نہ آیا - آخرش چند اشخاص نے یہ تیوہار بند کرنے کے لئے انسداد کردیں - مگر برخلاف اسکے ایک دو شہر کے ذی عزت آدمیوں نے بضد ہوکر

مستورات کو حوصلہ دیا - کہ بے شک تم یہ تیوہار مناؤ - جسوقت چیراسی روکنے کو آوے تو اسے خوب پیٹو - اور ہم بھی تمہارے مددگار ہونگے آخرش ایسا ہی ہوا - اور تیوہار شروع ہوا تو جونہی چیراسی روکنے کو گیا - تو اسکی خوب گت بنائی اور سابقہ کی طرح ہی تیوہار شروع ہوکر شریفوں کی بہو بیٹیاں سڑکوں پر شارع عام میں اکٹھی ہوکر ناچنا گانا شروع کردیا - اور چھابڑیاں والوں وغیرہ نے بدستور آنکر دوکانیں لگادیں - اور ایسے ایسے راگ گائے جاتے تھے جو فحش میلوں پر جب لوگ بکا کرتے ہیں - جنکو سن کر رستہ چلنے والے کانوں پر ہاتھ رکھ کر حیران ہوکر چلے جاتے تھے - ایک اور سے جو فحش الفاظ سے خالی ہے نمونہ کے لئے لکھی جاتی ہے - "ہار گیاں دا ہریاں جت گئے چوبڈے" جسکی شرح یوں ہے کہ پنچایتی اشخاص مدبر اشراف کے جو تیوہار بند کرنیکے لئے سعی کی تھی وہ تو ہار گئے - اور مستورات ایسی جوان مرد نکلیں کہ باوجود انکی سرگرم کوششوں کے جیت گئیں۔

ہمارے جالندھر کی پنچایت کو عموماً اور کمیٹی والوں کو خصوصاً مناسب ہے کہ اس تیوہار کو جسکی آجکل بہت ہی دشا بگڑ گئی ہے انسداد کی کوشش کرنی چاہئے مفصل ہم آئندہ اُن اشخاص کے جو اس کے بند کرنے کے حق میں اور جو اسکے جاری رکھنے کے معاون تھے نام بھی درج اخبار کرینگے۔

قصبہ کرتارپور میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوگیا ہے - اسوقت تک دس ممبر درج ہو چکے ہیں - پرمیشور ہی بھائیوں کا ... ہو ۔

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۲ کاتک سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۸

آریہ سماجک جلسے

مراد آباد - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ - نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ - نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ ڈسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ ڈسمبر سنہ ۹۶ کو -

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ ڈسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

وگیاپن

ودت ہو - کہ شری ستی پراوپکارنی سبھا کا وارشک ادھویشن تاریخ ۲۸ - ۲۹ ڈسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - پس نیم ۱۳ کے انوکول جو مشیر سبھا میں پیش کرنے لوگیہ ہوئے - وہ لکھکر میرے پاس اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء کے اخیر تک کرپا کر بھیج دیویں -

آپ کا

ہری ولاس سارڈا جائینٹ سکرٹری شری متی پروپکارنی سبھا -

اشتہار

آریہ سماج وزیر آباد کے لئے ایک ایسے پنڈت کی ضرورت ہے - جو سوامی جی کی پستکوں اور اپنشدوں سے بخوبی کتھا کر سکتا ہو - اور نیز لکچر دے سکتا ہو - تنخواہ ماہواری فی الحال مبلغ ۔ روپیہ دیجاویگی -

درخواستیں بنام ماسٹر آتما رام صاحب سکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام جالندھر آنی چاہئیں -

ایڈیٹوریل نوٹس

منش اور پشو میں صرف اتنا فرق ہے - کہ منش دھرم ادھرم کو بچار سکتا ہے (۲) جو منش دھرم ادھرم کو نہیں بچار سکتے - وہ پشو کے سمان ہیں (۳) پشو نے دھرم ادھرم کو بچارنے کے واسطے بدھی اور ویدید ہیں منش کو چاہئیے - کہ اپنے اپکار کے واسطے بدھی دوارا ویدوں کو پڑھے - اور بچار سے اور دھرم ادھرم کو جانے اور ادھرم کو تیاگ کر دھرم کو گرہن کرے (۴) پراوپکاری منش وہ ہیں - جو کہ اس بچار سے ہوئے دھرم کو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھتے - بلکہ اپنی منش جاتی کو بھی اس سے مستفید کرتے ہیں - اسی کو جاتی سدھار کہتے ہیں (۵) جاتی سدھار ایسا آسان نہیں - کہ بنا من کپٹ چھل سے بھرا ہو - اور بیٹھے ہی پر تخطرا ہو کہ جلسے میں دعوی ہے کہ ہم نے جاتی سدھار کا بیڑا اوٹھایا ہے - دیکھو حقیقت رائے نے دہرم کیواسطے جان دی گرو گوبند سنگھ کے لڑکوں نے زندہ دیوار میں چنا جانا سویکار کیا - ناظرین بے شک حقیقت رائے نے اپنا سر تلوار کے نیچے رکھا معصوم بچوں نے دیوار میں چنا جانا بڑی خوشی سے سویکار کیا - پرنتو وہ اس طلب کے واسطے نہیں تھا - کہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری شہرت ہوگی - یا مسلمان ظالم کہے جاویں گے بلکہ وہ اس مطلب کے واسطے تھا - کہ ہم ایشور کی آگیا کا سچے ہردے سے پالن کریں - اور قومی سدھار کے واسطے اپنے موجودہ اور آنیوالے بھائیوں میں نمونہ بنیں - اور جس دھرم کو ہماری بدھی نے سچا مانا ہوا ہے - اور جس پر ہمارا سچا وشواس ہے - اسکی دل و جان سے پیروی کریں - لیکن ہمارے نوین مہاتما اور قومی سدھار کا بیڑا اوٹھانیوالے صرف گلا پھاڑ پھاڑ کر اسکا نام لینا ہی فخر سمجھتے ہیں - انکے کرموں کو یاد کر کے انکے مطابق چلنا فوراً کہہ دیتے ہیں - کہ یہ ہماری کمزوری ہے - کمزوری کو خوب بہتر بنا رکھا ہے - ہوشیار رہو کوشش تو آپ سے کوسوں دور ہے - جب عمل کرنے کا سوال پیش ہوتا ہے - تو فوراً کمزوری کا دھکوسلا پیش کر دیتے ہیں - نوجوانو! اگر کمزوری آپکی ستر ہے تو پھر آپ قومی سدھار کا بیڑا اوٹھانے کا دعوی کس منہ سے کر سکتے ہیں - جو کہ ایک بڑا کٹھن کام ہے - (۶) مسلمانوں نے حقیقت کا سر اسواسطے نہیں لیا تھا - کہ ایک ہندو کم ہو جاویگا - یا ہم مشہور ہوں - بلکہ انکے ورشہ لشواس نے ان کو مجبور کیا (۷) جو کچھ کہا - اور جس پر یقین تھا یا جسکو انکی بدھی نے دھرم مان رکھا تھا - گو وہ جھوٹا یقین تھا - اسپر بخوبی عمل کیا - خواہ وہ ظلم تھا لیکن اپنی مانی ہوئی الہامی پستک کی ذرا بھی نافرمانی نہیں کی - ہمارے قومی سدھارکوں نے ایک معمولی بات کو بھی جسکو انہوں نے دھرم مان رکھا ہے - اور در حقیقت وہ سچا یقین ہے - مخالفین نے بھی انکی تائید کر رہے ہیں - اور اکبر بھی جانتے ہیں - پیارے تعلیم یافتہ بھائیو حقیقت تو معصوم تھا - گورو صاحب کے بیٹے بھی بچے ہی تھے - بھلا ابھی انہوں نے وہ لیاقت حاصل کی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے وہ استقلال دکھلایا - کہ آج ہر ایک منش انکو بڑے فخر سے یاد کرتا ہے - اب تعلیم یافتہ

ہیں وہاں ہمیں مستقل بیٹھنے کے واسطے اپنی بیچھائی ہوئی دریوں کی بچی شالیں دیکھا اپنا سارا اکٹھا خزانہ خرچ کر دیا ہے۔ پھر کیا باعث ہے۔ کہ سچائی و استقلال آپ کے پاس پھر کبھی نہیں پاتا۔ (باقی آئندہ) ہس۔ د

مراسلات

قابل توجہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ دھرم کے سدھانتوں کی تکمیل کیلئے جہاں ویدک دھرم اور ویدک پرچار کی ضرورت ہے۔ وہاں ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ سماج کا قایم کرنا بھی انہیں ضروریات میں سے ہے۔ آپ دیکھتے ہیں مسجدوں ٹھاکر دواروں اور دھرم شالاؤں کے کارن تمدنی پورانک اور مسلم صاحبان نے کہاں تک ترقی کی ہے۔ مسلمانوں میں اگر صرف یہ دستور تھا۔ کہ ہر ایک شخص گھر پر نماز پڑھے۔ تو نماز کا رواج مسلمانوں میں بہت کم پایا جاتا لیکن اب کئی مسلم صاحبان صرف مسجد میں جا کر جماعت میں شریک ہونے اور لوگوں کے طعنے سے بچنے کی خاطر نماز پڑھتے ہیں۔ ہندو مذہب کا اگر یہ اصول ہوتا کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر پر مورتی رکھ کر پوجا کرے۔ تو مورتیوں کی خاطر بالکل نہ ہوتی۔ مثل مشہور ہے کہ گھر کا پیر نکما ہوتا ہے یہی مثال ان مورتیوں پر صادق ہوتی۔ پجاریوں کو کئی دن تک اشنان تک بھی نصیب نہ ہوتا لیکن ٹھاکر دواروں میں آپ جا کر دیکھئے۔ کہ لوگ کس ذوق و شوق سے ناک رگڑتے ہیں۔ اور دیکھئے ارد گرد پھرتے ہیں۔ جل چڑھاتے ہیں۔ پھول اور نوشہ کہتے ہیں ایسا ہی دھرم شالاؤں کی بابت بھی غور کیجئے اسی طرح جس جگہ آریہ سماج قایم ہوگا۔ وہاں ضرور دھرم کا چرچا ہوگا اور ہر ایک شخص کی نظر پڑے گا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کئی لوگ بیشک بری نظر سے دیکھ کر اپنے پہلے خیال پر قائم رہینگے لیکن دھرم کے ابھلاشی ضرور دریافت کرینگے کہ یہ کیسا جلسہ ہے۔ جب ان کو جواب ملیگا کہ یہ آریہ سماج کا جلسہ ہے۔ تو وہ شبہ ہی اس دھرم کے نیموں کو معلوم کرنے کی خاطر وہاں جائینگے اور ویدک پاک اصولوں سے آگاہ ہو کر ان کو اپنے دلمیں جگہ دینگے۔ واپس جانے پر وہ اپنے ساتھیوں سے اس امر کا تذکرہ کرینگے۔ اور انکو بھی وہاں جانے کی ترغیب دینگے۔ قاعدہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص کو کہا جاوے۔ کہ وہاں بہت عمدہ گان ہو رہا ہے۔ تو اسکا دل ضرور وہاں جانے کو چاہتا ہے۔ اسی طرح جب وہ لوگ انکو ترغیب دینگے تو اسکا نتیجہ کیا ہوا۔ صرف آریہ سماج کی قایمی میں لاتمی ہوا کہ آریہ صاحبان بہت جلدی اپنے اپنے سماج مندر قایم کریں۔ لیکن مشکل صرف یہ ہے کہ روپیہ کی قلت کچھ نہیں کرنے دیتی۔ خیر یہ عذر بھی کسی درجہ تک معقول ہے۔ لیکن اگر یہاں کے لوگ التفات کریں۔ تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ مشکل بہت جلدی آسان ہو جاتی ہے ایشور کی کرپا سے آریہ سماج کے معتقد اچھے اچھے دھنا دیہ پرش ہیں۔ پھر نہیں معلوم کہ یہ عذر کیوں پیش کیا جاتا ہے کیا دھرم گھر کے واسطے روپیہ دینے میں عذر کرنا چاہیئے ؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ پیارے آریہ بھائیو۔ دھارمک کاریہ کارروائیوں اور خاصکر دھرم گھر کے واسطے اپنی حیثیت سے بڑھ کر دو کیونکہ سمجھدار بھی یہی کہتے ہیں۔ خیر ہمیں اس سے کیا مطلب ہم اپنی وہ التماس ظاہر کرتے ہیں جسکے واسطے ہم نے قلم اٹھایا ہے۔ مقامی آریہ سماج خواہ بھی اپنے مندر بنا دیں یا نہ بنا دیں۔ وہ تو انہوں نے خود ہی بنانے ہیں۔ لیکن ہم شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے معزز پردھان دفتری سے مودبانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ لائل پور داقعہ علاقہ بار میں (جو کہ لائل صاحب سابق لفٹننٹ گورنر صوبہ پنجاب کے نام پر ایک عظیم الشان شہر بنا ہے۔ اور دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ پھول کی نکھریوں کی طرح آٹھ بازار بڑے وسیع مدور چوک سے نکلتے ہیں۔ نہر کے دفتر ریلوے کا آفس محکمہ آبادی کے دفتر تحصیل و تھانہ سکول و ہسپتال اور بڑے بڑے وکیلوں ساہوکاروں کی کوٹھیاں تیار ہو رہی ہیں۔) آریہ سماج کی قایمی کا خود بندوبست کریں۔ کیونکہ آج وہاں زمین بہت سستی مل سکتی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ جیسا شہر باقاعدہ طور سے تیار ہو گیا تو یہاں ایک عظیم الشان سماج قایم ہوگا۔ اور اگر پرتی ندھی سبھا زمین کا بندوبست ابھی خود کر چھوڑیگی تو پھر قایم ہونیوالا سماج زمین کے بھاری دام دینے سے بچ جاویگا۔ کیونکہ اسوقت ایک قطعہ زمین جسکا رقبہ ایک مرلہ ہے اسکا نرخ یہی ہے اول درجہ میں پانچ روپیہ کو اور دوم میں دو روپیہ کو ملسکتا ہے۔ لیکن جنوری میں یہ سب قطعہ جو کہ ابھی تک نیلام ہونے سے بچے ہوئے ہیں نیلام ہو جاوینگے۔ گویا ایک کنال زمین پر اول درجہ میں قریب سو روپیہ اور دوم میں چالیس روپیہ خرچ ہوتے ہیں۔ اور ایک کنال زمین سماج

کے داسطے کافی ہے۔ اور شہر کی رونق بڑھنے سے یہ امید
ہوتی ہے۔ کہ تھوڑی مدت کے بعد زمین کی قیمت بہت
بڑھ جاویگی۔ کیونکہ ابھی سے ایک ایک دکان
کا صرف ماہواری کرایہ ہی چھ سات روپیہ ہے
پس مناسب ہے۔ کہ سبھا بہت جلدی اس معاملہ پر
غور کرکے زمین خرید لیوے۔ باقی رہا یہ سوال
کہ تعمیر مکان کا کیا بندوبست کیا جاوے۔ سو عرض
ہے۔ کہ فی الحال سبھا زمین کی چار دیواری اینٹ
اونچی تیار کرا دیوے۔ اور اسمیں صرف ایک
کوٹھری بنوا دیوے۔ اور جب تک وہاں سماج
قایم نہ ہو لیوے۔ تب تک وہ مکان کرایہ پر دیا
جاوے۔ کرایہ ماہواری کم از کم چار روپیہ ماہوار آ
سکتا ہے۔ جب سماج قایم ہو جاوے۔ تو سماج
پرتی ندھی سبھا کا خرچ شدہ روپیہ ادا کر دیوے
جو کہ قریب تین سو روپیہ کے ٹہر سکتا ہوگا۔ اور
مکان کی تعمیر خود کرا لیوے۔ اس سے فریقین کو
فایدہ ہوگا۔ سبھا کو یہ فایدہ ہوگا۔ کہ اسکو ماہواری
کرایہ بچت میں ملجاے گا۔ اور سماج زمین کے
بھاری دام دینے سے بچ جائیگا۔ یہ بھی مخفی نہ رہے
کہ مسلمان عیسائی اور سکھ صاحبان نے اپنے
مکان کیواسطے زمین لے لی ہے۔ سماج کو بھی یہ
موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔ ورنہ
بعد میں زمین مہنگے داموں پر اور شاید نامناسب
جگہہ پر ملیگی۔ اب جس قطعہ پر چاہیں۔ لے سکتے
ہیں۔ نیز ہم لائلپور کے آریہ صاحبان سے
بھی (اگر وہاں ہیں) التماس کرتے ہیں۔ کہ
اگر انہوں نے سماج سندر کی کوئی تجویز کی ہے
تو پرتی ندھی سبھا کو مطلع کریں۔

آریہ دہرم کا سیوک
سندر داس اگرہ جلالپور جہٹیاں

آریہ سماج کیمبلپور کا تاریخ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور سرشٹی اتپتی وشہ میں وید بیان کرتا ہے
کہ پرتھم ایک گائے تھی۔ جب اس نے گوبر
کیا۔ تو اس گوبر سے پرتھوی بن گئی۔ پھر اس
گائے کو سورج پیدا ہوا۔ گائے نے سورج کو
کہا۔ کہ بیٹا تو اس جگہہ پر ٹھیر کر پرتھوی کو چاندنا
کر۔ اور پھر اس گائے کو پرمیشور پیدا ہوا۔ گائے نے
پرمیشور کو کہا۔ کہ تو سرشٹی کو پیدا کر۔ پرمیشور
نے کہا۔ کہ ماتا میں سرشٹی کو اتپن کر کے کیا
کھلاونگا۔ گائے نے جوابدیا۔ کہ میرے دودھ سے
سرشٹی کی پالنا کرنا۔ اسیادی بھائیوں کے بعد
پنڈت جی اپنی طرف سے اعتراض کے ساکار ہونے
میں یہ یکتی دیتے ہیں۔ کہ بھلا یہ لوگ کہتے
ہیں کہ پرماتما نے سرشٹی اتپن کی۔ تو کوئی چیز
ہاتھ پاؤں کے بغیر نہیں بن سکتی۔ تو کیا پرماتما
کے ہاتھ پیر نہیں تہے۔ ضرور تہے۔ اور یہ جات
لوگ میں رہتے تہے۔ جو ساتویں آسمان پر ہے
کہاں تک عرض کیا جاوے۔ اور بہت سی
ایسی ہی ان گھڑت گپ اشلوک گھڑ رکھے ہیں
جب نوٹوں کے لیے دریافت کیا جاتا۔ تو
جواب ملتا۔ کہ تم وید میں۔ ہم آپکو کیا بتلاویں
وید لاؤ۔ ہم تمکو بتلا دینگے۔ ۳ ستمبر کی صبح کو
لالہ جیونمل والیس پریذیڈنٹ کی دوکان پر
بازار میں چودہری لچھمنداس فی سنتری دہرم سبھا
پانڈہا رام رتن کی بات چیت ہوئی۔ چودہری
صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ ویدوں کو گمراہ کن کہتے
کرتے ہو۔ وید ایشوری گیان ہے۔ جسمیں
ایسے مضمون سرشٹی کرم کے ورودہ اور خلاف

عقل نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ کل آپ کے پنڈت نے
بیان کیا۔ پانڈہا رام رتن نے جوابدیا۔ کہ اگر
یہ باتیں ویدوں سے نکلیں۔ تو پچاس روپیہ
آپکو دونگا۔ بلکہ علاوہ انکے اور بہت سی گاتھا
ویدوں میں بھری پڑی ہیں۔ چودہری صاحب
نے فرمایا۔ کہ اگر آپ چاروں ویدوں یعنی
سام۔ اتھرو۔ رگ۔ یجر سے یہ بات کہ
گرز جانور کے پیدا ہونے پر تینوں لوک
کانپ اٹھے۔ اور پرماتما نے بہت بہت ہو کر
یتن بار اوم نمہ کا شبد اوچارن کیا۔ نکالدیں
تو میں پانچسو روپیہ بطور تحفہ آپ کو
دونگا۔ اگر نہ نکالینگا۔ تو پچاس روپیہ ہرجانہ
آپ سے لیا جاویگا۔ ازاں بعد ۱۲ ستمبر
کو جب آریہ سماج کی طرف سے جوابی لکچر شروع
ہوا۔ تو انکے لکچر میں پانڈہا رام رتن نے آکر
شور مچانا شروع کیا۔ کہ میں پچاس روپیہ لایا
ہوں۔ میرے ساتھ فیصلہ کریں۔ جوابدیا
گیا۔ کہ آپ ہمارے لکچر میں دخل ڈالنا چاہتے
ہو۔ لکچر کی سماپتی پر چودہری صاحب سے
فیصلہ کرلیں۔ پانڈے صاحب مذکور لوگوں کے
سمجھانے سے چپ ہو گئے۔ لکچر کی سماپتی پر
پرشن اتر کے لیے سمے دیا گیا۔ تو ایک نابالغ
لڑکا مسمی رلارام نے ستیہ کا روپ ہی پیدا ہو
کیا۔ اتر دینے پر پانڈہ رام رتن اسکی تسلی
کے واسطے کھڑے ہوئے۔ اسیوقت اتر دیا
اسکی تسلی ہوگئی۔ حاضرین پر بہت ہی عمدہ
اثر ہوا۔

۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بھی جوابی لکچر ہوتے رہے
۵ ستمبر کو پانڈہا رام رتن و چودہری لچھمنداس
جی میں پانڈہا جی کے سخت اصرار کرنے پر
ایک مہینے کے اشتہار پر اقرار نامے لکھے

گئے ہیں - کہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۶ء کو چاروں ویدوں سے وہ
منتر جنکے ارتھ گزر جانور کا پیدا ہونا وغیرہ ادیپیا
ہو چکا ہے - دکھلایا جاویگا - جس منتر کا پہلا حصہ
یہ ہے - مذ گرس جات ہ ترین) اتیادی کھلایا
جاویگا - چودھری جی نے مطلب انترنگ سبھا منعقدہ
ستمبر میں پیش کیا - کہ ہند پنڈت جو دھرم سبھا
کا اوپدیشک ہے - وہ عجیب عجیب کہانیاں گھڑ گھڑ کر انکو
کلنک کرتا ہے - اور دعویٰ کرتا ہے - کہ یہ سب
سب باتیں ویدوں سے دکھلا سکتا ہوں - چونکہ
ایسے خیالات ویدک مت کے درشہ ہیں - لہذا
ویدمت الذاتی پرشوں کا فرض ہے - کہ ان کے
فیصلہ کرکے سروسادھارن کو مغالطے سے بچایا
جاوے - چنانچہ میرے ساتھ پنڈت رام تن
منتری دھرم سبھا کا معاہدہ ہو چکا ہے - کہ ۱۱
ستمبر ۱۸۹۶ء کو ہم ویدوں سے منتر مذکور دکھلاوینگے
جسکا پہلا حصہ یہ ہے - (گرد رسیہ جاتہ ترین)
اتیادی -

اتفاق رائے سے پاس ہوا - کہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۶ء کے
شاستر ارتھ کے لیے آریہ اوپدیشکوں تھا پنڈتوں
کو تاریں دیدی جاویں - تاکہ یہ لوگ عام لوگوں کو
مغالطہ نہ دے سکیں - چنانچہ فراہمی اوپدیشکان
موقعہ مذکور کے لیے سماج کی طرف سے کوشش
کیگئی - سوامی نتیانند جی و پنڈت بھیم سین
جی کو بھی تاریں دی گئیں - اور لالہ کنہیا لال و
بھولا ناتھ دفیرہ اعلم ممبران سماج کو خاص اپدیشٹا
پر اسی غرض سے بھیجا گیا - کہ چونکہ پنڈتان سبھا کی
منتری سبھا وہاں تشریف لے گئے ہوئے صاحب
موصوف اس شاستر ارتھ کے واسطے پورا انتظام
پربندہ کر دیویں - چنانچہ ۹ ستمبر ۱۸۹۶ء کو
۲ بجے دن کے پنڈتان لالہ منشی رام جی معہ پنڈت
لیکھرام جی مکیریاں پہونچ گئے - سوامی نتیانند و

پنڈت بھیم سین جی کی واپسی تاروں سے دریافت
ہوا کہ تاریخ معینہ پر تشریف نہیں لا سکتے
لہذا انکو پھر تار دوبارہ تشریف لانے سے
روکا گیا - پردھان جی و پنڈت لیکھرام جی کی
تشریف آوری پر جابجا لیکچر کے واسطے شہر میں
منادی کرائی گئی - تقریباً ۵ بجے شام ۲۵۰ سو
کی حاضری میں پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر شروع
ہوا - آپکی لیاقت کو ایک زمانہ جانتا ہے - تعریف
کی کوئی ضرورت نہیں - اثر بہت عمدہ ہوا -
۱۰ ستمبر کو لالہ منشی رام جی کا لیکچر تقریباً ۳۰۰ سو کی
حاضری میں ہوا - جو مثالاً کہ پنڈتان دھرم سبھا
کی طرف بھی دیتے جا چکے ہیں - آپکی بانی ویدک
پرچار دیکھنی وارا کی - ویدک سبھائی لوگوں کے
ذہن نشین ہو گئی - شروتاگنوں کے چہروں پر
بشاشت ٹپکتی تھی - متعصب ہندو آپ حیات
میں غرقاب تھے - ۱۱ ستمبر ۱۸۹۶ء کو صبح سے ہی
مکان مقررہ پر سماج کی طرف سے لیکچر کا پربندھ
کیا گیا - قریباً ۸ بجے صبح ایک پتر پنڈت ہنس جی
کی طرف سے منتری دھرم سبھا کے نام بہ مضمون
لکھا گیا - کہ ہم یہاں مکان مقررہ پر منتر کو
دیکھنے کے واسطے طیار ہیں - اور ۱۰ بجے تک
یہاں ٹھیرینگے - بہتر ہے کہ آپ دس بجے سے
پہلے پہلے آکر منتر مذکور دکھلا دیں - اسکا جواب
میں انہوں نے لکھا کہ سناتن دھرم سبھا کی طرف
سے کبھی بارہ بجے سے پہلے اوپدیش کا کام نہیں کیا
گیا - اسواسطے یہاں نہیں ہو سکتا - نیز جائے
مقررہ بہت تنگ ہے - اگر آپ منظور کریں تو
ہسپتال کے نزدیک سڑک میں سبھا لگائی
جاوے - اسکے جواب میں لکھا گیا - کہ اگر یہاں
آجاتے تو اچھا تھا - اگر آپ نہیں آتے - تو
ہمیں منظور ہے - اسکے بعد لالہ منشی رام جی نے

اسکے متعلق کچھ کہا - اسکے بعد پنڈت لیکھرام جی
نے ملک کی حالت موجودہ کا نقشہ باندھا - جو کہ
سب کے دلوں کو ہلانیوالا تھا - بڑا اثر ہوا - انکے
لیکچر کے بعد سردار گنگا سنگھ گلاب داسی نے پرشن
کیا - جسکا جواب پنڈت لیکھرام جی دیتے رہے
بہت سے اوتر پرشنوں کے بعد لالہ منشی رام جی کے
اتر دینے پر سردار صاحب نے ہاتھ جوڑ دیئے
کہ میں ہار گیا - آخر منتر دکھلانے کیواسطے فریقین
کی ہمتی سے متصل شفاخانہ سڑک ہی مقرر ہوئی
ازاں بعد کارروائی صبح کی سماج کی طرف سے
سماپت ہوئی -

دھرم سبھا کی طرف سے شہر میں ویدوں کا اپمان
پھیلا گیا - دیگر پنڈت رگھبیر دیال و پنڈت ...
وغیرہ پنڈتان جو منتر دکھلانے کے واسطے دھرم سبھا
میں آئے ہوئے تھے - وہ ساتھ نہیں تھے جس سے
معلوم ہوتا ہے - کہ پنڈتان مذکور سچائی کو پائے
ہوئے تھے - کہ دھرم سبھا کے دعوے کے مطابق
بے سروپا کتھا ویدوں میں ہے - مگر یہ ٹھیک جو
چاہے سو کرا دے) سماج کی طرف سے جا مقررہ
پر تقریباً ۱۲ بجے پہونچ گئے - میز وغیرہ
ہر دو طرف سے لگائی جا چکی تھیں - اسوقت
ہجوم (چونکہ گرد و نواح کے دیہات میں یہ خبر
پہونچ چکی تھی - اسواسطے بہت لوگ بڑے شوق
سے جمع ہو رہے تھے) حاضری قریباً ۲۰۰۰ ہزار
آدمی کے تھی - سماج کی طرف سے کہا گیا - کہ پہلے
بڑی بھاری سبھا کے لئے ایک پریزیڈنٹ کی
ضرورت ہے - پہلے تو ملتوی کرتے رہے - آخر ان کو
مجبوری انہیں ماننا پڑا - فریقین کی ہمتی سے
شریمان مہنت وشیشور ناتھ جی گورداسپور نواسی
پردھان مقرر کئے گئے - پشچات لالہ پورن سنگھ
جی مختار نے چودھری جی کی طرف سے اقرار نامہ

ثنائی کیواسطے پردہان سبھا سے اجازت لی اسپر دہرم سبھا
کی طرف سے اودہو رام عرضی نویس دسویہ بلا اجازت
پردہان کھڑے ہوگئے - اور یکایک بولنا شروع کردیا
کہ پنڈت صاحب ہماری طرف سے ابھی تک پردہان
نیت نہیں ہوئے وغیرہ - اسپر لالہ پورنچند جی نے
بڑے زور سے لوگونکی توجہ اس طرف دلائی کہ افسوس
ہے اتنی بڑی سبھا میں جس جگہ کہ شائستہ لوگ بیٹھتے
ہوں - آپ ہی اپنی زبان سے پردہان نیت کرلیتے
پھر کسی کی اجازت کے بغیر تمہیں کے واسطے بتاکید ہمیز
الفاظ کہنا دہرم سبھا کو اس شائستہ حرکت پر شرم کرنا
چاہئیے - نیز معلوم نہیں کہ اودہو رام جی دہرم سبھا
کی طرف سے بولتے ہیں - یا کہ آپ ہی اسپر پانڈہا
رلھ رتن منتری سبھا نے کھڑے ہوکر کہا کہ اودہو رام
جی کو کسی نے دہرم سبھا کی طرف سے بولنے کی
اجازت نہیں دی یہہ آپ ہی کھڑے ہوگئے ہیں
مگر اب خفیہ دیا جاتا ہی - کہ یہہ اقرار نامہ کو سنایا
اس لیئے پر راہتنا ہے کہ پردہان سبھا کا تنا پورا ہو
اگیا دیدیویں - سبھا پتی جی نے کہا کہ چونکہ میں پہلے
لالہ پورنچند جی کو اجازت دے چکا ہوں پہلے انکو
انکے بعد آپکو اجازت دیجاویگی - اس کارروائی
کا پبلک پر خوب اثر ہوا - بعدہ پورنچند جی نے
اقرار نامہ سنا کر کہا - کہ منتر دکھلایا جاوی - اسپر
پنڈت کاشی ناتھ اجودہیا باشی کھڑے ہوئے - اور
ایک پھول کلپت پری سنشٹ میں سے اگر شیہ
جات ماترین اتیا دی) یہہ شلوک پڑھکر سنایا
اور اسکے ارتھ سنائے کہ گرڑ جانور پیدا ہونے سے
تینوں لوک کانپ اوٹھے اور دیوتا لوگ بہی ہوگئی - اور
دیوتا بے ہیبت ہوئے -) ادھر سے پوچھا گیا - کہ
کون وید کون ادہیائے ہے یہہ بتایا جاوی -
(جواب) رگوید اشٹک ۲ ادہیائے ۵ ورگ
۱۴ بتایا - ہماری طرف سے لالہ پورنچند جی لالہ بھمسا نے

رگوید بھاشیہ سائن ہم چاہیہ اور سوامی دونوں ملیا
لیکر ان کے پاس گئے - کہ آپکے دہی ہوئی تیہ پر ان
میں نہیں ہے - آپ نکالکر دکھلادیویں -
(جواب) ہم آپکے ویدوں کو نہیں مانتے اسپر
لالہ منشی رام جی نے کہا کہ وید پستک سماجکی طرف سے
چہپے ہوئے نہیں ہیں - بلکہ جرمنی میں آریہ سماج کے
آغاز سے پہلے ۱۸۵۰ء کے چہپے ہوئے ہیں - اس سے
نکالکر دکھلا دیجئے - اگر آپ انمیں سے جیسا کہ
آپنے بتلایا ہے - (ٹھیک نہیں ہے نہیں نکال
سکے - تو جیسے آپنے دکھلایا ہے وہ پستک
ہیں وید ہیں - (جواب دیا) کہ ہم اپنا پستک
تمکو نہیں دیتے - اس بات کا خوب اثر ہوا یہہ
بیان سنکر زور دیا کہ اگر آپکے وید میں تو پستک
کیوں نہیں دکھلایا جاتا - بہت کشمکش کے بعد
ایک گھنٹہ کے واسطے تھوڑے سے ورق بڑی مشکل
سے امانتاً دیئے - پتر سے لیکر لالہ منشی رام جی
نے پبلک کو دکھلادیا - کہ یہہ پتر سے وید کے
نہیں ہیں - وید ختم ہوچکا ہے اور اس وید پستک
کے ساتھ انیر پر ویدوں کو کالنکت کرنے کے
واسطے یہہ بڑی سنشٹ باتیں پانچ چھہ ورق
جنمیں کہ راجہ جنمیجے کے یگیہ کی گاتھا ہے چھاپ
کردی گئی ہیں - اگر یہہ وید ہوتا تو سائینا چاریہ
ضرور اسکا بھاشیہ کرتا (دوم) یہہ شلوک ہیں
وید منتر نہیں جس سے ثابت ہے - یہہ شلوک وید منتر
نہیں ہوسکتے - (سوم) یہہ شلوک وید منتر
نہ ہونیکی حالت میں بھی اسکے وہ ارتھ نہیں
ہیں - کہ جنکی بابت مابین فریقین کا معاہدہ ہے
اگر اسکے یہہ ارتھ ہیں اور یہہ شلوک وید کا
منتر ہے تو پنڈت رگھبر دیال جی کھڑے
ہوکر بیان کریں - کہ آیا یہہ وید منتر ہے اور
اسکے ارتھ کیا ہیں - اگر وہ کہیں گے تو ہم چار پنچ

(چہارم) دیکھیے اسی پری سنشٹ کے پہلے
ورق پر جنکے چھاپہ خانہ میں یہہ وید پستک
چھپا ہی - انہوں نے درج فرمایا ہی کہ یہہ پری
سنشٹ نامی دفعہ میں نے جب پہلے یہہ وید پستک
چھاپا تھا تو اسکے ساتھ نہیں لگائے تھے
اسکے بہت سے پنڈتان نے مجھے زور دیا کہ پری سنشیہ
کو آپ ضرور وید کے ساتھ جوڑ دیویں اسلئے
میں نے اسکے دفعہ اس وید پستک کے ساتھ پری
سنشٹ کے شلوک کہیں کہیں سے جمع کرکے
چھپاں کردیئے ہیں - میں اس دوش کا بھاگی
نہیں ہوں -
بڑی خوشی کی بات ہی کہ پنڈت رگھبر دیال جی
نے اسبات کو منظور کرکے پبلک پر ظاہر کیا
یہہ شلوک درصل وید منتر نہیں ہے - مگر
یہہ جو پری سنشٹ ہی - ہم اسکو بھی وید مانتے
ہیں - کیونکہ پری سنشٹ کے ارتھ باقیماندہ کے
ہیں - اس لیئے یہہ ویدوں کا لقایا ہے - اسکے
جواب میں لالہ منشی رام جی نے ایک وید منتر
سے ثابت کیا - کہ سوائے رگ - یجو - سام -
اتھروید - ان چاروں ویدوں کے اور کوئی
پستک وید نہیں ہوسکتا - نیز پنڈت جی نے جو
اس परिशिष्ट شبد کے ارتھ کیئے ہیں
کہ یہہ ویدوں کا لقایا ہی - سو ویدوں کا لقایا
نہیں ہوسکتا - کیونکہ وید ایشوری گیان ہے
اور ایشور سروگیہ ہے - اور سرب شکتیمان ہے
اس لیئے اسکا گیان پورن ہے اسکا لقایا نہیں
ہوسکتا - اسوقت پبلک پر بہت ہی عمدہ اثر
ہوا - اس اثر کے مٹانے کے واسطے پنڈت رگھبر دیال
کپور تھلیئے نے کئی قسم کی گپیں ہانکیں - مگر مقابل
انکے لالہ منشی رام جی کے جواب جو اثر پیدا کرچکے
تھے - انکے اثر مٹانے کے واسطے انکی کوشش ایسی

تھا جیسے چاند پر تھوکنا تو اپنا ہی منہ خراب کرتا ہے اسکی مثال صادق آتی تھی آنکی یہ سب کلپت گپیں ایسی تھیں جیسے کہ سورج نے پرکاش ہونے پر چمگادروں کے گھر ماتم برپا ہوتا ہے۔ ہرچند کوشش کی کہ اُنکے لکچروں کا اثر مٹ جاوے۔ مگر کامیابی نہ دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیا اور آرتی وغیرہ کرنے لگ گئے جس پر عام لوگ فوراً کہہ اُٹھے کہ ہندو دھرم سبھا ہار گئی گو انہوں نے شور مچایا مگر لالہ منشی رام جی کے منوہر اپدیش کے اثر کو (چونکہ اسوقت رات کا وقت تھا) اور لوگوں کے دلوں کو آکرشت کر دیا تھا کس طرح روک سکتی تھی۔ لوگ بدستور ہمارے لکچر میں جمع رہے۔ ہماری طرف سے دیکھ کر انہوں نے پھر اپنا لکچر شروع کر دیا تب پنجاب آریہ لوگ سبھا ورسرجن کر کے بڑے جوش اور پریم سے نگر کیرتن کرتے ہوئے شہر کو چلے۔ سارے شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ نگر کیرتن میں بعض بعض جگہہ لالہ گنیالال جی نے جتلایا۔ کہ دیکھو ست کی ہمیشہ جے ہوتی ہے۔ ست کی جے ہو وغیرہ وغیرہ۔ قریباً ۹ بجے رات کے نگر کیرتن سماپت کیا گیا۔

دوسرے روز لالہ منشی رام جی جگراؤں اسٹیشن پر جانے کو تیار تھے۔ مگر انہیں صبح کا وقت ٹھہرنا پڑا گیا۔ اور پراتہ کال بھی انگریزی باجہ کے ساتھ نگر کیرتن کیا گیا۔ مین آٹھ بجے لالہ منشی رام جی کا لکچر ہوا جسمیں لالہ صاحب موصوف نے دکھلایا۔ کہ اگر کچھ سنسار کی ابھلاشا ہے اور اپنے گھروں کو سورگ دھام بنانے کی اچھیا ہے۔ تو آؤ آریہ سماج کی شرن لو۔ آپکے لکچر کا بہت ہی اثر ہوا حاضری اس لکچر میں قریباً ۲۰۰ کی تھی۔ لوگ دیوار بنے ہوئے تھے لکچر کی سماپتی پر لالہ پورنچند جی نے پرودھان آریہ پرتی ندھی سبھا و پنڈت لیکھرام جی کا شکریہ ادا کیا بعد جلسہ سماپت کیا گیا۔ بھوجن کے بعد قریباً ۱۲ بجے دن کے لالہ منشی رام جی یکہ پر سوار ہو کر جگراؤں کے جلسہ پر گئے۔

(نوٹ) ۸ ستمبر کی صبح کو دو آدمیوں نے جو کہ تھوڑے عرصہ سے کسی کارن سے مسلمان ہو گئے تھے۔ لالہ منشی رام جی کی سیوا میں شدھی کی درخواست کی جسپر کہا گیا۔ کہ آپ جالندھر میں آجاویں۔ آپکو شدھ کیا جاویگا جنمیں ایک راؤتا برہمن سکنہ علاولپور۔ دوسرا ایک کھتری دسویہ قوم ترکھان جسکا نام تھا۔ امید ہے کہ اگر وہ جالندھر میں حسب الارشاد لالہ منشی رام جی چلے گئے ہونگے۔ تو ضرور شدھ ہو گئے ہونگے

راقم آپ کا
منشی رام سکریٹری آریہ سماج نکیال

تحریری شاستر ارتھ متعلق آواگون مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و ماسٹر آتمارام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ۸ اسوج سمبت ۱۹۶۲ مولوی (سی نمبر ۱۱) آپنے اپنے پہلے مضمون کو صرف اس اصول سے کہ میں دعویدار ہوں متعلق کرنا چاہا۔ حالانکہ بموجب اصول مناظرہ میں کسی بات کا مدعی اول سے ہی نہیں بلکہ صرف سائل۔ دعاوی حقیقتہ کہیں آپکی طرف سے ہیں اگر آپ خواہ مخواہ زور سے مجھے مدعی بنا کر اپنا مطلب بناتے ہیں تو آپکا اختیار۔ ہاں نیستی سے ہستی کے متعلق جو کچھ میں نے کہا کہ یہ میرا ایک تجربہ ہے۔ اسکے ثبوت کا بالفعل میں نے ذمہ نہیں لیا۔ اگر آپ اس تجربہ کو نہیں مانتے۔ تو آپکا اختیار ہے۔ آپ ہی کوئی تجربہ اور ارتھ بتلا کر اصل مطلب کو صاف کریں۔ میں زائد باتوں کے پیچھے پڑ کر اصول مناظرہ سے نکلنا پسند نہیں کرتا۔ میں آپکے سارے مضمون کا خلاصہ یہ سمجھتا ہوں۔ کہ روح میں محکومی کی وجہ یہ ہے کہ روح اپنی ذات میں محدود ہے۔ اس لئے اُسے غیر محدود خدا سے سہارا لینے کی حاجت ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ پہلے تو آپ محدود اور غیر محدود کا مطلب بیان فرمایئے۔ پھر یہ فرمایئے۔ کہ روح محدود اپنی ذات میں خدا غیر محدود کی محتاج ہے۔ یا کسی وصف کے حاصل کرنے میں۔ ذات میں محتاج ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر ایشور کی طرف سے اسے سہارا نہ ہوتا تو فنا ہو جاتے۔ مگر یہ فنا اُسکے قدیم اور انادی ہونے کے لئے منافی ہے۔ اور اگر کسی وصف میں ہے۔ تو کون سے وصف میں پھر وہ اُسکو حاصل ہوا یا نہیں۔ نیز وہ وصف اُسکا بعد حصول انادی ہے یا نوین۔ ان ہر سوالوں کا مختصر لفظوں میں جواب عنایت ہو باقی رہا آپکا دے مثالوں پر گفتگو کرنا سو چونکہ اُنکا جواب مفصل اصل مع ہا سے دور لیجاویگا اسلئے میں اُس سے درگزر کرتا ہوں۔ ہاں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ سب مثالیں اس امر کی ہیں کہ جنکو کہا تھا۔ کہ کم اوصاف والا زائد اوصاف والے

کا محتاج ہوتا ہے اور اوصاف کی کوئی حد نہیں لگائی گئی۔ کہ کیسے ہوں۔ اسپر آپکا یہ تسلیم کر لینا کہ گو ہم خاص طور پر خالص بانوں وغیرہ کے محتاج نہ ہوں لیکن کوئی تو اُن کا محتاج ہی ہے۔ میرے اعتراض (پرشن) کو پختہ کرتا ہے۔ کیا وجہ کہ آپ ہیں حالانکہ جواد صاف نہیں ہیں۔ آپ اُنکے محتاج بھی نہیں۔ مگر چونکہ یہ سب باتیں اصل مدعا سے دور ہیں۔ اور نیز یہ کہ مثال میں خاص گفتگو اور بحث جائز نہیں۔ اصول مناظرہ ہے اس لیئے اصل مطلب کا خلاصہ لیکر جو منا سب تھا لکھا گیا۔

آریہ (ج نمبر ۱۱) میرا یہ مطلب نہیں کہ آپکو دعویدار ثابت کروں۔ مگر جس حالت میں سائل کا کوئی ایسا امر ظاہر ہو جسپر کہ باہم فیصلہ کی ضرورت پڑے۔ تو اُسکو فیصلہ کر لینا نہایت ضروری ہے۔ اسلیئے میں نے آپ سے ضروری سمجھا۔ کہ پیدائش کے متعلق بات چیت کیجائے۔ اب رہا یہ کہ آپ پیدائش کے معنے نیستی سے ہستی میں آنے کے بجز اور نہیں فرمانا چاہتے۔ اس لیئے میں جو پیدائش کے معنے لیتا ہوں عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مفرد چیزوں کو باہم ملا کر مرکب بنانا۔ روح وصف کے حاصل کرنے کے لیئے محتاج ہے۔ سب روحوں کی خاصیتیں ایکسی ہیں۔ اس لیئے جو ایک روح کے متعلق بات کہی جا سکتی ہے۔ وہ سب روحوں کے متعلق عاید ہو سکتی ہے۔ شالباف وغیرہ کوئی روح کی صفت نہیں ہے۔ جسپر کہ خیال کیا جاوے۔ لیکن میرا یہہ کہنا کہ جو شالباف کا محتاج ہے وہ اسکا

محکوم ہے۔ آپ جب رد نہیں کرتے تو پھر معلوم نہیں۔ آپکا سوال کس طرح مضبوط ہوتا ہے۔ اب بات یہہ ہے کہ روح خدا کی اُن معنوں میں پیدا شدہ نہیں۔ جیسا کہ آپ مانتے ہیں۔ بلکہ روح مع جسم لطیف کی موجود تھی اور یہہ جسم کثیف جو کہ مرکب ہے۔ اسکا روح کو مناسب الاثر سمجھنی چاہیئے۔

مولوی (سی نمبر ۱۲) بار خیر مگر پیدائش کے معنے میں آپکا اور میرا تنازعہ نہ رہا۔ اسلیئے پیدائش کے معنے جو آپنے تسلیم کیئے ہیں خواہ انکو کسی لفظ اور عبارت میں ادا کیجئے بالکل میرے مطابق ہے۔ اس لیئے کہ مفرد چیزوں کو جوڑ کے جو مرکب پیدا ہوگا۔ وہ صورت ترکیبی پہلے نہ تھی مثلاً کپڑا جو بتانا بانا ملا لینے سے بنتا ہے۔ اسکی صورت موجود پہلے اس بانا سے نہ تھی۔ جب نہ تھی۔ تو یہی نیستی سے ہستی کا ترجمہ ہے۔ رہی یہ بحث کہ خدا ایسی ہستی کو لو کر سکتا ہے۔ لیکن ایسی ہستی کو جسکا مادا اور مفرد اجزا نہ ہوں نہیں کر سکتا۔ یہہ امر دیگر ہے۔ اسکو دوسری بحث پر چھوڑتا ہوں۔ میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ ایک جزو کو چھوڑ گئے ہیں۔ کہ وہ اوصاف اُسے حاصل ہوا یا نہیں اور بعد حصول ابدی ہے یا نہیں۔ نہ ہی محدود اور غیر محدود کے معنے بتلائے۔ اس لیئے دوبارہ اسطرف توجہ دلاتا ہوں۔ شالباف کی محکومی کی نسبت میں پہلے پرچہ میں عرض کر دیا ہے کہ مطلب سے دور لیجانیوالی باتیں ہیں۔ گو یہہ بھی فی نفسہ (فیمیں) صحیح نہیں۔ مگر میں اسی وجہ سے اُسے چھوڑتا ہوں۔ جیسی کہہ چکا۔ نیز آپ کا یہہ فرمانا کہ سب روحوں

کی خاصیتیں ایکسی ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ اُن خاصیتوں کی بھی تفصیل فرما دیں۔ نیز یہہ بھی بتلا دیں۔ کہ یہہ فقرہ آپنے میرے کس سوال کے جواب میں کہا ہے۔ نیز یہہ بھی فرمائیں۔ کہ جسم لطیف جو روحوں کو پہلے جسم کثیف کے تھا۔ وہ انادی تھا یا نوین (قدیم یا حادث) اور وہ کسی کا دیا ہوا تھا۔ یا اپنا اور اُسکے بغیر روح کا موجود رہنا ممکن ہے یا نہیں۔ اور وہ جسم مرکب ہے یا مفرد۔

آریہ (ز نمبر ۱۲) یہہ عبارت صاف نہیں کہ پیدائش کے معنوں میں میرا اور آپ کا تنازعہ نہیں رہا۔ میں جب دلائل سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ تو کیا آپ اسکو تسلیم کرتے ہیں۔ مفرد سے مرکب بننا جو معنی پیدائش کے میں لیتا ہوں اسکو اگر آپنے تسلیم کر لیا تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر اسپر آپ یہہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ نیستی سے ہستی ہونے کے یہی معنے ہیں۔ آپ کیا اسکو تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ کپڑے کی ترکیب کا نام ہی نیستی سے ہستی میں آنا ہے۔ اور اسکے علاوہ نیستی سے ہستی اور کوئی چیز نہیں لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ اس بحث کو کسی اور موقعہ پر چھوڑا جاوے اور اس سے جو نتیجہ پیدا ہونیوالا ہے۔ اسپر ابھی بحث کیجائے۔ تو میں اسکو درست نہیں سمجھتا۔ چونکہ بحث اصل محکوم کے متعلق ہے اس لیئے جب تک وہ طے نہ پا جاوے۔ درست نہیں۔ کہ دوسرے مسئلوں کی طرف جاویں یہ وہ صفت جو روح کو حاصل ہوتے ہیں اس حاصل ہونے کی حالت کا نام ہم نے کیا رکھا ہے محدود اور غیر محدود کے متعلق [illegible] کہہ دیا ہے۔ سب روحوں کی خاصیتیں ایک

ایک ہونے سے مراد یہہ ہے۔ کہ روح جو چیز ہے اسکی جو صفات ہیں۔ وہ ہر ایک انسان کی روح میں گھٹ سکتی ہیں۔ خیر اسکو طوالت دینا مناسب نہیں لیکن اسکے ضمن میں اتنا کہدینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سب آدمی ایک سے افعال و عادات رکھتے ہیں۔ بلکہ صفات عادات وغیرہ کا رکھنا یہہ ایک مشترکہ وصف تمام روحوں کا بتلانا ہے۔ جسم لطیف کے متعلق چونکہ میں پہلے ہی کافی بتلا چکا ہوں۔ اس لئے اسکو یہاں دہرانا مناسب نہیں۔ اگر کہیں تو پھر دہرانے کو بھی تیار ہوں۔ اب بات یہہ ہے۔ کہ اگر یہ بات اس کے متعلق جسکی وجہ سے آپ روح کو محکوم مانتے ہیں۔ فیصلہ ہو جاوے۔ تو بحث آگے چل سکتی ہے۔ ورنہ ادھر ادھر کی باتوں میں پڑکر اصلی مطلب فوت ہو جانیکا احتمال ہے۔

باقی آئندہ۔ راقم آتمارام

پرشنوں کے اوتر

نمستے۔ یہاں چند سوال و جواب شکھا (چوٹی) کے بارے میں باہم چند دوستوں کے ہوئے تھے۔ چونکہ وہ پبلک کے ایک خاص وچار کے قابل معلوم ہوتے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ آپ انکو اپنے قیمتی پرچہ میں جگہ بخشیں گے۔

سوال۔ شکھا یعنی چوٹی کی اصلیت کیا ہے؟

جواب۔ سنسکار بدھی میں سنیاسی کے لئے جینیو اور چوٹی کا دور کرنا لکھا ہے۔ نیز یجروید کے سولہویں ادھیائے اور بعض دیگر ادھیایوں میں بھی سنیاسی کو ہی شکھا (شکھاہت) کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے یہی ارتھ سوامی جی نے بھی کئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شکھا سنیاسی کے ادرشٹ کے لئے ہے۔ یعنی وہ ایک عام علامت ان ویدک دھرم کے ماننے والوں کی ہے جو کسی قسم کی لیاقت حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یا دنیاوی کاروبار کی دھرم یکت پرورتی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً برہمچاری جو وید پاٹھ اور طرح طرح کی ودیاؤں کے سیکھنے میں مصروف ہے۔ اور گرہستی جو انواع و اقسام پیشہ و حرفہ میں مشغول ہیں اور بان پرستھ کہ وہ بھی ایک خاص قسم کی لیاقت کے حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے۔

سوال۔ دوج لوگوں کے لئے ہی صرف یہی نشان کافی کیوں نہیں سمجھا گیا یعنی انکے گلے میں اسکے علاوہ زنار کیوں ڈالا گیا؟

جواب۔ شودر وغیرہ صرف شکھا کی علامت سے ازلی دھرم کے ماننے والے اور پرورتی یکت جماعت میں تصور ہوتے ہیں لیکن دوجوں کے ذمہ چند بڑی بڑی ذمہ داریاں اور چند خاص پرتگیاؤں کا پالن بھی ہے اسواسطے انکے گلے میں ایک مزید نشان ہے۔

سوال۔ سنیاسی کو کیوں ایسی علامتوں سے بری کیا گیا؟

جواب۔ سنیاسی کسی پرورتی یا لیاقت کی تحصیل کے لئے نہیں۔ بلکہ وہ نبرتی ہے اس لئے نبرتی کے وقت پرورتی کی علامات دور کرنا درست ہے۔

سوال۔ جب شکھا ایک علامت ہے۔ تو اسکو نہ رکھنے میں کونسا نقصان اور رکھنے میں کونسا فائدہ ہے۔ اسمیں حسب ضرورت ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

جواب۔ ورن آشرم کی پاک علامتیں جو ابتدا سے مقرر ہو چکی ہیں بدستور رہنی چاہئیں۔ انہیں خواہ مخواہ ردوبدل کرنا بالکل بیفائدہ بلکہ خواہ مخواہ اختلاف اور نزاع پیدا کرنا اور خواہ مخواہ قوم کے دلوں میں ابہام ڈالنا ہے۔ اور یہہ کوئی تھوڑا نقصان نہیں ہے۔ تیاگنا۔ ادھرم اور پاکھنڈ کا ضروری ہے۔ جسکے واسطے ہم قوم کی ناراضگی وغیرہ کی بھی پرواہ نہیں کر سکتے نہ کہ ورن آشرم کے پاک اور بے عیب نشان کا تیاگنا۔

سب سے فوائد جو اسکے رکھنے سے متعلق ہیں سو (۱) مخفی نہیں ہے۔ کہ قومی پابندی کو نباہ اور اسکی عزت کرنے سے قوم میں اتحاد قائم رہتی اور بڑھتی ہے۔ اور اسکے تیاگ اور تحقیر کی صورت میں جو شتروتا نفرت اور بیفائدہ نزاع برپا ہوتے ہیں۔ انسے بچاؤ ہوتا ہے۔ (۲) جب انسان قوم میں پیارا ہوگا تو طرح طرح کی اعلے کامیابیاں حاصل کریگا۔ (۳) اسقدر اعلے اور نمایاں فائدے اور اسمیں نہ کوئی خرچ نہ تکلیف نہ وقت نہ عیب برخلاف اسکے ترک کرنے میں فائدہ تو ذرا بھی نہیں۔ مگر نقصان سب طرح کا موجود۔

سوال۔ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں آچار اناچار کے موقعہ پر لکھا ہے۔ کہ اتی اوشن دیش (نہایت گرم ملک) ہو تو شکھا سمیت چھیدن کرا دینا چاہئے۔

جواب۔ جبکہ سوامی جی نے سنسکار بدھی اور ویدبھاش میں صرف سنیاسی کے لئے شکھاہت ہونا لکھا ہے۔ تو اسصورت میں اس فقرہ کا

مطلب یہاں اتنا ہی لیا جاسکتا ہے۔ کہ سکھا کے زیادہ بڑے بڑے بال ہوں اور صحت میں خلل انداز ہوں۔ تو وہ بھی چھوٹے کرائے جاسکتے ہیں۔ اور یہہ بھی صرف نہایت گرم مقاموں کے لیئے بلحاظ تندرستی و حفظ صحت جائز ہوگا نہ کہ انگریزی وضع کی فریفتگی بنا و سنگار یا فیشن پرستی وغیرہ کی بنا پر۔

آپکا نیازمند
ترائن کشن آپ ہیرہان آریہ سماج گوجرانوالہ

نسیم

پرچہ ست دھرم پرچارک مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک سوال دربارہ یگیوپویت اور ان اہوتیوں کے درست ہوا تھا۔ جو سنسکاریدھی میں نامکرن سنسکار کے موقعہ پر تتھی وغیرہ کا نام لیکر دی جاتی لکھی ہیں۔ اُن کا اتر اپنے دچار کے انوسار ذیل میں گذارش ہے۔

سنسکاریدھی میں ہم لوگ جو کچھہ دیکھتے ہیں وہ صرف پرچین آریہ گرنتھوں کا ایک مختصر خلاصہ ہے۔ پس ہمیں دیکھنا ضروری ہے کہ آیا ان قدیمی گرنتھوں کے رو سے یگیوپویت صرف نشان ودیا پڑھنے کے لئے ہے۔ جیسا کہ پرشن میں جتلایا گیا ہے؟؟! اس قسم کی شہادت نہ تو سچے آرش گرنتھوں سے ملتی ہے۔ نہ سنسکاریدھی سے۔ بلکہ برخلاف اسکے قدیمی آریہ پستکیں بتلا رہی ہیں۔ کہ آریہ سنتان کو بذریعہ گایتری وغیرہ پرماتما کی طرف متوجہ کرنے یا اس زندگی میں دوسرا جنم دھارن کرنے کے لئے یہہ ایک ظاہری عمل یا دوسرے جنم کو یاد دلانے والے بیرونی ذریعوں میں سے ایک خاص ذریعہ ہے۔ مثلاً منوسمرتی کے ادھیائے دوم شلوک ۳۸ و ۳۹ میں ارشاد ہے۔

आषोड़शा द्ब्राह्मणस्य सा
वित्री नातिवर्त्तते आद्वावि
शात्क्षत्र बं धो रा चतु र्वि
शते विशः अतऊर्द्धं त्रयो
प्येते यथा कालमसंस्कृ तः
सावित्रीपतिता व्रात्या भव
न्त्यार्य विगर्हिताः

یعنی غایت درجہ براہمن کی سنتان کے لیئے ۱۶ سال کی عمر تک اور کشتریہ کے لیئے ۲۲ سال اور ویشیں کے لیئے ۲۴ سال کی عمر تک گایتری کی میعاد ہے۔ اس سے اوپر ست سنسکار متعلقہ اسکا (وہ مطابق مضمون اس کے ماقبل شلوک نمبر ۳۶ کے یگیوپویت سے مراد ہے) نہ ہونے پر دوجوں کی سنتان ساوتری پتت اور براتیہ کہلاتی ہے۔ جو آریوں میں مذمت ہے۔ علی ہذالقیاس شلوک ۱۶۹ ادھیائے مذکور میں کہا ہے۔

मातुरग्रेऽधिजननं द्वि
तीयं मौञ्जिबन्धने तृ
तीयं यज्ञदीक्षायां द्विज
स्य श्रुति चोदनात्

ترجمہ۔ دوجوں کے تین جنم ہوتے ہیں ایک گربھہ سے ماتا کے آگے گرنا۔ دوم یگیوپویت اور سیوم طرح طرح کے یگیوں سے اقسام القاب اور خطاب حاصل کرنا:

عقلاً بھی اسکو فضول اور نکما نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یہہ نہایت سادہ اور پاک نشان اس قسم کا ہے۔ کہ دوسرے جنم کی قدرتی پرتگیا اور قدیمی اور ازلی دھرم کی پرورتی روپ رکشا کو وقتاً فوقتاً یاد دلانے کے لیئے ہر وقت ہمارے جسم کے ساتھ ہے۔ اسکی پرنشا ویدوں میں بھی ہے۔ مثلاً یجروید ادھیائے ۱۶ کے منتر ۱۷ کی اخیر خبر میں کہا ہے۔

नमो हरिकेशायो पवी
तिने पुष्टानां पतये नमः

یعنی عزت ہو واسطے تازہ بالوں والے یگیوپویت دھاری اور تندرستوں کی رکشا کرنے والے کے لیئے۔

مخفی نہ رہے کہ اس منتر میں جو لفظ اپویت واقعہ ہے۔ اسکے उपवीतिने معنے تمام متقدمین اور متاخرین اور خود سوامی جی نے بھی زنار دھاری کی کیئے ہیں۔

قولہ ہم نے گورکل میں ودیا نہیں سیکھی

جواب۔ اسکا کچھہ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ یہہ نشان گورکل کا نہیں ہے۔ بلکہ الٰہی شبھہ آچرنوں کی درڑہ پرتگیا کا ہے۔ جو سچائی اور ودیا سے یا یوں کہو کہ دھرم سے لگاؤ رکھتے ہوں۔ چنانچہ سنسکاریدھی میں

अग्ने व्रत पते व्रतंच र
ष्यामि

وغیرہ وغیرہ کتنے ہی منتر پرتگیا کے اسم موقعہ پر لکھے ہیں۔ اور یہہ مخفی نہ رہے کہ سچائی ودیا گیان۔ اور دھرم کی پراپتی انیک طرح پر ہو سکتی ہے۔ اس لیئے وہ صرف گورکل پر منحصر نہیں ہو سکتی۔

قولہ تتھی اور نکشتر کے دیوتا اور نکشتر اور نکشتر کے دیوتا کے نام پر نامکرن سنسکار کے موقعہ پر کیوں آہوتی دینا لکھا ہے؟

جواب۔ پرماتما کی ہر ایک مہربانی اور برکی

کے سامان وغیرہ پر شکریہ واجب ہے۔ چنانچہ سنسکار ودھی میں جو ہم ہر بیدنہ الفاظ

ऋदातृभ्यो नम ऋतुभ्यो नम

اوچارن کرتے ہیں۔ درحقیقت اُس کی رکشا اور رکشا کے سامان کا ہر روز زبانی شکریہ اُسکے حضور میں ادا کرتے ہیں۔

نظر بریں زیر بحث موقعہ پر آہوتی کے ذریعہ سے بھی شکریہ کا اظہار ناموزوں نہیں ہے۔ تہتی تاریخ کو کہتے ہیں اور اُسکا دیوتا وہ چیز ہوسکتی ہے۔ جو مزید طور پر اُسکو ظاہر کرے۔ اسیطرح نکشتر (جنکی کسی مخصوص حرکت وسکون کے وقت میں بالک پیدا ہو) اُسکا دیوتا وہ ستارہ ہے جس سے کہ اُسکو کوئی روشنی یا تاثیر وغیرہ حاصل ہوئی ہے۔ ایک صاحب سے (جنکو پاس پنڈت گورودت صاحب مرحوم کی چند یادداشتیں ہیں) معلوم ہوا کہ جسطرح کہ فارسی میں تاریخ کا عدد (ہندسہ) لکھکر مزید توضیح کے لیے لفظوں میں بھی تاریخ کا نام لکھتے ہیں اسیطرح سنسکرت میں تاریخ کے ہندسوں کے متعلق بعض لفظ بنے ہوئے ہیں مثلاً پہلی تاریخ کے لیے لفظ برہم جوکہ ایک کے ہندسہ کو ظاہر کرتا ہے اور گیارہویں تاریخ کے لیے لفظ رُودر جو گیارہ کی گنتی کو پرکاش کرنیوالا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اُن کو تاریخ کا دیوتا تصور کرنا چاہیے۔

اور نام کرن سنسکار کے سمے پران تہتھوں نکشتروں اور اُنکے دیوتاؤں کا نام لیکر آہوتی دینا بعینہ زبان حال سے یہہ کہنا ہے کہ پرماتما کی سرشٹی میں وہ گھڑی اور پل اور اُن کا لوازمہ تہتی نکشتر اور اُنکے دیوتا دھن ہیں جو پرماتما کی مہربانی کی متعلقہ تولد فرزند کی تاریخ اور وقت کو بتلارہے ہیں۔ یا وہ تاریخ اور وقت دھن ہے جسمیں کہ پرمیشور نے ہمکو بالک دیا۔

آریہ بھائیوں کا سیوک
نرائن کشن اپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ

حالات خاص جلسہ آریہ سماج

ایبٹ آباد

پیشتر ازیں کہ خاص جلسہ کے حالات جو ۳۰-۳۱ اگست ۱۸۹۶ء کو یہاں پر منعقد ہوا پیش ناظرین اخبار کروں۔ مناسب معلوم کرتا ہوں۔ کہ کچھ وہ حالات بھی جو جلسہ سے پہلے وقوع میں آئے بغرض کردوں اس ننھے سے پودے کی بنیاد جنوری ۱۸۹۶ء میں شہریان پنڈت پورنانند جی کے آنے پر موجودگی سارے پورنشارتھی بھائی لالہ گوکلچند بساتی پوسٹ ماسٹر رکھی گئی تھی اُس وقت سے آج تک جسقدر سرتوڑ مخالف کوششیں کلچرڈ لیگ کی طرف سے ہمارے برخلاف کیگئیں۔ اگر اُنکو حیطہ تحریر میں لایا جاوے تو مضمون کی طوالت کا خوف ہے۔ صرف جلسہ سے چند روز پہلے جسقدر اسلامی نیشنلٹی جیالیک عملیں لائے سوزن کیے جاتے ہیں۔ اس جلسہ کو ناکامیاب کرنے بلکہ نہ ہونے دینے کے لیے اول اُنکی کوشش ہمارے لیے مکانات کا روکنا تھا چونکہ چھوٹا سا سٹیشن عنقریب دو ہزار کی آبادی ہے جسمیں تھوڑے ہی وسیع مکانات ہیں۔ اس لیے یہہ کام انہوں نے کچھ مشکل خیال نہ کیا۔ ایک سرائے یکہ کو ان لوگوں نے اس بہانہ پر بعذر یعنی ایام جلسہ کے لیے کرایہ پر لیا۔ کہ اُنکے کچھ کشتی کرنے والے آنیوالے ہیں۔ وہ مکان اُنکو اُنکے لیے ضروری ہے ایک دوسری سرائے کے مالک کو بھیجر اُنکے لالہ عبدالرحیم پریسیڈنٹ فلیش پارٹی نے بلاکر کہا کہ آپکی کشتی کے لیے باہر سے بہت سے مہمان آنیوالے ہیں۔ اُنکے لیے اسکو دوسری سرائے کی ضرورت ہے۔ اسیطرح اس مکان کو روک لیا۔ اور ساتھ ہی یہ مشہور کیا گیا۔ کہ اُنکے کچھ شہری دوکاندار ان تاریخوں پر ہمارے جلسہ کو بالکل بے رونق کرنے کے لیے کچھہ تماشگر عورتیں منگائیں گے۔ تماشہ کرائینگے۔ وغیرہ وغیرہ ان کمینہ چالبازیوں پر ہی اِن لوگوں کی مخالفت کا خاتمہ نہیں ہوا۔ جس رسالہ کے مالک کو جنہوں نے ہمیں اُستیہ کے لیے رسالہ دینی کی تھی۔ مکان نہ دینے کے لیے بہت کچھ کہا۔ اب جبکہ مکانات رد کیے نہیں اُنہوں نے شن کی کھائی یعنی ناکام رہے۔ تو بے رونق جلسہ کو گھٹانے کی تدابیر کرنے لگے ان دنوں میں پالیسی دلوی کا ادپاسک لاہوری سرغنہ انہیں موجود تھا۔ جس کو ذہنیت نے شگوفے چھوڑنے لگے۔ جلسہ کی خوشخبری نے انہیں آگ بگولا کر دیا تھا۔ اسموقعہ پر بذریعہ خطوط یا تار ہائے عزت رکھنے کے وچار کیے جانے لگے۔ کہیں پنڈت سری رام لالہ نہیں پہنچینگے۔ جیسا فیروزپوری اُنکا مرشد گزٹ کا شیوا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کے زندگی جبتک شرم سیری ہوتی رہی۔ تب تک وہ اُنکو پنڈت لکھاکئے۔ اب جب اُن سے امید منقطع ہوئی تو وہ لالہ لکھے جانے لگے۔) بلاکر ۲۹ اگست اُنکے لیکچر کے اشتہار دیے گئے۔ اور یہی نام اجل اشتہاروں میں جتلایا گیا۔ اور کہیں پنڈت لیکھرام کی آمد کو مدنظر رکھکر مسلمانوں کو بہکایا گیا۔ کہیں مسٹر سندرداس یہاں پر ۲۹ اگست کی دوپہر کو آپہنچا۔ غرضیکہ ۳۰ و ۳۱ اگست

کو انھوں نے بھی اپنا جلسہ قرار دیا۔ برخلاف سال
گزشتہ کے اب کی دفعہ لیکچراروں کا بلانا۔ بھجن وغیرہ کرکے
آٹیوار سادھن کا ہر روز قایم رکھنا۔ کنوں لوگوں نے
صرف سمدھی الگ تشنو انکے اندر کو دکھی کیا ہوا تھا
جتلانے کے لیئے۔ تاکہ ہمارے جلسہ سے لوگوں کی
رچی کو توڑا جاوے۔ لڑکوں کو روکا گیا۔ کہ ہمارے
جلسہ پر نہ جاویں۔ دوکانداروں کو بلاکر التجا کیگئی
کہ ہماری (لکچرروں کی) عزت رکھو۔ اور جلسہ میں
نہ جاؤ۔ دوکان دوکان سڑک سڑک پر لکچرر جیسے
(مدرسے کے لڑکے وغیرہ) مقرر کیئے گئے۔ کہ پہرہ دیں
خبردار ادہر کوئی نہ جاوے۔ ان ساری باتوں کے
کرنے کے باوجود بھی اب میں ناظرین کے روبرو
اپنے جلسہ کی حالات پیش کرتا ہوں۔ اور لوید یہی
ہوں کہ بلحاظ مخالفت وہ خیال فرماویں۔ کہ آیا ہمارے
جلسہ کو کسقدر کامیابی ہوئی۔

۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء آتیوار صبح۔ ہون ہوکر شریمان
لالہ منشی رام جی نے اوپاسنا کرائی۔ اور ایل سے
پرماتما سے دھرم بل کی پراپتی کی یاچنا کی
اور سرمن بھی انھوں نے ہی دیا۔ سرمن کیا تھا
دلوں کو کشش کرنے والا۔ سنیاس کرنے کے لیئے رچی
بڑھانے اور سچی ماتا کی گود میں بیٹھنے کو سادھن
بتلانے والا تھا۔ یہاں سے اوٹھکر نگر کیرتن کیا گیا
پنڈت رام رتن جی نے جلسہ کی خوشخبری سناتے
ہوئے دھرم اوپدیش بازاروں میں دیئے۔ حاضری
صبح کے وقت ۲۰۰-۷۰۰ کی تھی۔
بعد دوپہر اول دھرم چرچا کا وقت تھا۔ کہ ہوں
کے وشے میں پرشن اوتر ہوئے۔ پنڈت رام رتن
پورنانند جی اور لالہ منشی رام جی نے اُتر دیئے
ایک لاثانی پنڈت رام رتن جی نے گائی۔ اور
شریمان پنڈت پورنانند جی نے "نہارت اوہار"
پر ویاکھیان دیا۔ آپنے اتھروید کے دو منتر بطور ٹکسٹ

کے لیکر فرمایا۔ کہ بھارت نہیں تو پھر تھا جبتک
ورن آشرم ہوتا تھا بہن بھائی اور پتی پتنی سمبندھ
دھرم انوسار نہیں ہوتے۔ اور وہ دلیش پنیہ آتما ہے
جسمیں یہا مورات دھارمک اوتھا ہیں ہیں آج
لالہ منشی رام جی اور دیگر اوپدیشکوں نے گوبند
کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں کا امتحان لیا۔ اور لالہ
صاحب موصوف نے ۵ اور لالہ ٹہلرج جالندھری
نے ایک روپیہ تقسیم مٹھائی کے لیئے انعام دیا۔
اب لکچرروں نے یہ کُنکر کہ کل یعنی ۳۱۔ اگست کو
ہماری طرف اپیل واسطے وید پرچار فنڈ کے ہوگی
کہیں وہ اس بار سے بھی کامیاب نہ ہو جاویں
۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء کی شام کو اپنے ہاں ویدک
کالیج کی اپیل کردی۔ اور جسقدر کامیابی ان کو
اس سال ہوئی۔ انکا دل ہی جانتا ہے۔ کہ پچھلے
سال کے چودہ سو روپیہ کے مقابلہ میں چار سو روپیہ
کا جسمیں ڈیڑھ سو روپیہ سماج میں جمع شدہ تھا
کیا تنا سہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ اگر وہ اپنے اس
چار سو روپیہ کی فہرست اپنے آرگن میں شایع
کر دیں۔ انھوں نے یہ روباہ چال اس لیئے
چلی تھی۔ کہ ہمارے ہاں لوگ کچھ چندہ نہ دینے
پاویں۔
۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء چونکہ اس دن سرکاری
دفاتر میں تعطیل نہ تھی۔ بعد دوپہر کارروائی
شروع کیگئی۔ اور لالہ منشی رام جی کا ویاکھیان
ویدک دھرم کی تعلیم پر ہوا۔ لکچرار کی اعلیٰ
لیاقت پنجاب بھر میں مشہور ہے۔ انکی اپیل
اور مابعد پر مبلغ ساڑھے ۳۰۰ چندہ ہوا جسمیں
سے کہ کنیا مہا ودیالہ اور ساڑھے وید پرچار
فنڈ کے لیئے ہیں۔ اسمیں سے پہلے ساڑھے ۱۳۰ روپیہ
نقد لالہ صاحب کو دیئے۔ یہاں کے ہیڈ کلیجر ممبر
کے لیے چوڑے وعدہ نہیں ہیں۔ جو وہ دو تین

تین سال ہیران میں جمع ہوکر ہیران کو لمبا چوڑا
کردیتے ہیں فہرست چندہ آریہ پتر کا میں شایع ہونے
کے لیئے بھیجی گئی تھی۔ وہاں ملاحظہ ہو سکتی ہے
اپیل کے پشچات ایک غزل جو آیندہ سفتہ
نے پرچارک میں درج ہوگی۔ گائی جاکر جلسہ
برخواست ہوا۔
مالش پرچارک نے آرگن کے نامہ نگار کو شرمند
ہونا چاہیئے جنہوں نے ہماری تعداد چندہ کو دو اڑ
تین سو کے درمیان ظاہر کیا ہے۔ وہ صرف
اس لیئے کہ جلسہ کی رونق کو ہیچ ظاہر کیا جاوے
اور اپنی حاضری ۲۰۰ جسمیں سو سوا سو لڑکے
دس بارہ مدرس اور کچھ ماتحت قرضدار وغیرہ
شامل ہیں۔ ہماری حاضری چالیس پچاس
ظاہر کرنے میں بھی یہی مدعا ہے۔
انت میں میں اپنے انتٹ پرماتما کا شکریہ بجا
لاتا ہوں جنہوں نے ہماری تھوڑی سی تعداد ممبران کو
جلسہ کرنے کے لیئے یا دھرم پرچار کرنے کے لیئے
باوجود اسقدر سخت مخالفت کے دھرم بل پردان
کیا ہے۔ اسکے بعد شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کا جنہوں نے ہماری استدعا پر پرچارکوں کو
بھیجکر ہمیں دھرم کے اوپدیشوں سے مستفیض کیا شکریہ
دیتا ہوں۔ الراقم تابعدار عدیام سنگھ دھون کلارک
پیشن نمبر اول نائب مقام سکھر اسسٹنٹ
آریہ سماج

آریہ سماج جھنگ میں

خاص جھنگ میں آریہ سبھا سدوں نے ایک
نئی سبھا جسکا نام آریہ دھرم پرچارنی سبھا ہے
۸۔ بھادوں سمت ۱۹۵۳ سے قایم کی ہے۔ جسکے اوپدیشن

ہفتہ میں دو دفعہ بدھ وار اور جمعہ کی رات کو چوک بازار میں جو کمیٹی سے کرایہ پر لیا ہوا ہے ہوتے ہیں۔ حاضری معقول ہوتی ہے۔ عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں۔ لالہ ستوالا رام پردھان۔ چودھری جینڈا رام اپ پردھان۔ لالہ ٹھاکر بت منتری۔ لالہ گنگا رام اپ منتری کوشادھیکش بھگت روشن رام لیکھادھیکش دھاکا لا رام۔ اس سبھا کے نیم ذیل ہیں۔ (۱) آریہ دھرم کے اپدیش ہوتے رہنا۔ (۲) شدھی ست داویوں سے ست است کا نرنے کرنا۔ (۳) سبھا سدوں کی دیدک کرم بیر ہمیشہ بڑھانا۔

سنبھل ضلع مرادآباد میں شبھ ترین کا تیوہار عمدہ صورت سے منایا گیا۔ لالہ پرساد لال و لالہ گردھاری لال جی کے یگیہ پریت سنسکار وید کرت ہوئے۔ ایک ۱۴ سالہ لڑکے سپاہی سنگھ نے عام جلسہ میں سو سمت سندھیا کے منتر سنائے۔ منتری صاحب نے سندھیا پر ایک دیاکھیان دیا۔ شہر میں اشتہار دیا گیا کہ جو صاحب برہمن سندھیا ارتھ سہت سنادیں انکو ایک روپیہ اور جو بلا ارتھ انکو ۸ ر اور جو گایتری منتر معہ ارتھ سنا دے انکو ۴ر۔ جو بلا ارتھ سنا دے انکو ۲ر انعام دئے جاوینگے لالہ بیدی پرساد اور لالہ بہاری لال شکریہ کے قابل ہیں۔ کیونکہ انہوں نے باجے کا انتظام اپنی گرہ سے کر دیا تھا۔ چونکہ لالہ بہاری لال صاحب منتری مرادآباد کو تشریف لیجانے والے ہیں اسلئے انکے بجائے لالہ پورن چند منتری تین ماہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔

پنڈداد نخان میں ۲۰ ستمبر ۹۶ء کو پنڈداد نخان کے آریہ سماجیوں نے فکر پابندی نہ ہونے کے کارن ایک خاص جلسہ کیا۔ جس میں پنڈت گوکل چند اور ماسٹر ہرانند صاحبان کی دیگر سپیچیں تشریف

لائے۔ ہر دو صاحبان کے شہر میں لیکچر ہوئے اثر اچھا پڑا۔ دیوبنت سے تاکو بارش بھی ہوگئی۔ لالہ دیو داس نے اپنے پتر کے مونڈن سنسکار پر ایک روپیہ لوکل سماج اور ایک روپیہ ویدپرچار فنڈ کی امداد میں دان دیا۔

۱۶ و ۱۷ ستمبر ۹۶ء کو جلال آباد آریہ سماج کے سبھاسدان لالہ گوربخش رائے و ٹھاکر داس نے قصبہ سوہیال میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور قصبہ کولہ میں ایک پوہا سنگ پنڈت سے مباحثہ بھی ہوا۔

موضع گوبند کی ضلع سیالکوٹ کا باشندہ نہال چند زرگر معہ اپنی عورت کے عیسائی ہو گئے۔ گو ایسکے لواحقوں نے گوجرانوالہ آریہ سماج میں شدھ کرا کر اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا مگر گاؤں کے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے جس سے وہ بیچارہ تنگ آ کر پھر عیسائی ہوگیا۔ اور اپنی عورت کو ہمراہ لیجانے کی کوشش کی مگر وہ عورت ہمراہ نہ گئی۔ اور گاؤں کی مخالفت اس حد تک بڑھ گئی۔ کہ ممکن تھا۔ کہ کل کنبہ کا کنبہ پھر عیسائی ہو جاتا۔ اس دردناک واقعہ کی چٹھی گوبند کی سماج کے پردھان کی طرف سے پرتی ندھی میں پہونچی۔ جس پر سے لالہ سیتا رام اپ منتری اور لالہ امولک رام سبھاسد گوجرانوالہ ۱۵ ماہ اکتوبر سے وہاں تشریف لیگئے۔ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور لوگوں کو اسکو شامل کرنیکی طرف رجوع دلائی گئی۔ اور لوگ ہر طرح سے رضامند تھے۔ مگر ایک صد سپاہ پنشن یافتہ کی عیسائی شدہ کے لواحقوں سے سخت مخالفت تھی۔ اور یہ وہ برخلاف تھا۔ اور چاہتا تھا کہ اگر ۔۔۔ تو شدہ کیا جاوے۔ یا ہمیں دیوتا جانوں کے پیچھے تھے۔ جس پر ذیل کے اصحاب لالہ سیتا رام لاہور

لالہ امولک رام لاہور۔ لالہ بھری چند گوبند کی لالہ موتی رام۔ لالہ گنڈا مل۔ پنڈت موتی رام۔ نے اسکو عملی طور پر شامل کرنے کا ثبوت دینے کے لئے اسکے ہاتھ سے پانی پی لیا۔ مگر ذیلدار وغیرہ آریہ لوگوں کو سخت تکلیف دینے کی تحریک کر رہے ہیں۔ چنانچہ سنا ہے کہ اس امر کی کچھ بناوٹی اطلاع بھی دی ہے۔

۷۔ اکتوبر کو لالہ سیتا رام اور امولک رام بغرض پرچار سیالکوٹ روانہ ہوگئے ہیں۔

جھگڑا ریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت گورودت میموریل فنڈ کا لاہور بینک شملہ اور آگرہ میں جمع تھا۔ اسکا فیصلہ باہمی ہوگیا ہے جس پر چند اصحاب کے دستخط ہوگئے ہیں۔ اور چند کے باقی ہیں۔ جس وقت راضی نامہ کا عمل درآمد ہوجاویگا مطلع کیا جاویگا۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں اور والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بتجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پردال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند خون۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے بوڑھے ... تک یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ چوبیس ... کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (۲) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (۲۰) ممیرہ مصری نمبر فی تولہ ۲۰ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر۔ پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اسناد

میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ سفید کو تین لڑکیوں پر استعمال کیا جن کو پہلے دیگر ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک لڑکی کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی لڑکی کو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا۔ اور تیسری کو دھندلا ... ہو تھا۔ آپ کا سرمہ اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں سرمہ جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لیئے میسر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ ... بذریعہ ... فروخت ہونا چاہیئے۔ المرقوم ... غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو یاد کریں ... مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں۔ راقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ ... برنالہ ۵ مارچ ۱۸۹۹ء

جناب ... تسلیم۔ آپ کا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا ... سرمہ سے دھند ... تھا۔ ... لوشن کا ... لوشن ... لوشن۔ سفید لوشن کیسی سے اسکو فایدہ ہوا۔

آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فایدہ ہوگیا۔ راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔ ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے واسطے نہایت مفید اور سود مند ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی۔ راقم سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر (۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے بھی ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر رحیم شاہ ایل ایم ایس ... سرجن

ڈیرہ ... پروفیسر ... کالج لاہور۔ ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار ہیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھندلا غبار کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ... رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... میڈیکل کالج لاہور یکم جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات ... سے جو قریب دو ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو ... الائینس بنک میں ... ۱۸۹۵ء ... جمع کیا گیا ہے۔

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل واسطے علاج ... میری دوکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کا ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کے لئے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکورہ سے کیسا فائدہ ہوتا ہے۔

معجون حیات بخش معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کہنہ آتشک۔ سوزاک ... کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دماغی امراض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو ہفتہ کی خوراک ...

دوائی اٹھرا۔ دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکو دوائی بہت مفید ہے قیمت فی ڈبیہ ...

دوائی خارش تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ...

حبوب آتشک خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ پکنے ... دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

حبوب تاپ تلی مجرب ... تلی کے واسطے بہت مفید ہے۔ اگر کسی کی تلی بڑھ گئی ہو ... دنوں میں بالکل فائدہ کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

بوٹی ... سیر یہ بوٹی ... سب کی ... ہمارے پاس ... بہت ... ہے قیمت ...

معجون قوت باہ معجون مذکور قوت باہ کو ... قیمت ...

دوائی تپ دق و سل ... قیمت ...

حب ... ... قیمت ...

دوائی سوزاک ... [illegible]

[illegible]

... کثرت ریاح یعنی ریحی ... نفخ ... مقوی دماغ ... قیمت ... گولی ...

یاقوتی ... بے نظیر ... مفید ... اور گرمی کی تقویت اعضاء رئیسہ اور ... کی صفائی اور نیز گرمی کے ... فی ڈبیہ ...

سرمہ ... ضعف بصر ... تاریکی چشم ... آنکھوں سے پانی جانا ... خارش کے واسطے مفید ہے ... قیمت ... قسم سیاہ و سفید ...

اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہئے۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار ... ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔

المشتہر

حکیم ... داس بازار ... بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

برہمی بوٹی

دماغ ... حافظہ ... کو قائم رکھنے کو ... سے مشہور ہے ... بوٹی ہے کہ جسکو ... ذکر ... بزرگوں نے ... کیا کرتے ہیں ... صدی کے ... بھی ... اسکا استعمال ... اپنے ... اسکا ... کر کیا ہے ... کی باتوں کو جانتے ہیں ... بوٹی ... کی کوشش سے ... حاصل کی ہے۔ اور ... اسکا عام لوگوں کو فائدہ ... ارزاں کر دیا ہے ...

ترکیب استعمال موسم سرما میں اسکو کوٹ کر ... سے چھان لیں۔ اور ایک ... کے ساتھ ... گرمی کے موسم میں رات کو ... چاہئے ... گھوٹ کر پی لینا چاہئے۔

المشتہر ...

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

... [illegible]

... دھوتی ... وغیرہ ... جاتے ہیں۔

خریداران ... کی خدمت میں التماس ہے ... کی اشاعت ... اس کارخانہ کے ... فراکر ... کو ... فرماویں۔ علاوہ ازیں ... کسی مشہور ... فروخت ... جو صاحب ... تیار کرانا چاہیں ... کر دیا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست ... بھیجے جاویں ... ہونگے ... بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہر

... داس ... آرین کلاتھ ... بٹالہ ضلع گورداسپور

ست دھرم پرچارک پریس

جالندھر شہر

ہمارے ... میں ... کی کتابیں ... آریہ دھرم فروخت کے لئے موجود ہیں ... صاحب منگوانا چاہیں ... سے درخواست کریں۔ بہت جلد تعمیل ارشاد کیجاویگی۔ کتابیں ... بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔

ناول چاند

نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے قیمت ... مہیش ... [illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ترجمہ) ہم سب آپس میں مِتر بھاؤ سے برتیں

شوبھ ہے ... کا پن

सद्धर्म प्रचारक

سَت دھرم پرچارک

جلد ۱۸۹۹ء

جلد سمبت ۱۹۵۳

اودیش

(۱) ویدک دھرم کا پرچار اور ... (۲) شاستروں ... کرنا ... سے متعلق مضامین خاص ... شائع کرنا (۳) کبھی کبھی ... جیون چرتر پرگٹ کرنا۔ (۴) دھرم سمبندھی ... مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام ... (۲) ... چار آنہ ... سالانہ ... محصول ... دینا ... (۳) ... مفت ... کام ... نام ...

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اشتہار مجرب دوائیں

سچا اشتہار

مصنفہ ... والد جناب ... مرحوم ... ڈاکٹر ... جیسا ... [illegible]
... نہایت ... ڈاکٹری ... [illegible]
... اور ... ادویات ... [illegible]
پنجاب میں شہرت ... ادویات ... [illegible]
... نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں ... اور ...
... مشہور ہو چکی ہیں ... [illegible]
... اگر آپ ... [illegible]
... ڈاکٹری ... فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ادویات میں کوئی ایسا مضر جز شامل نہیں ہے ... [illegible]
... ادویات کے اگر ... [illegible]
زیادہ تکلیف دہ ... مرض ... کل ادویات
... نہایت ... [illegible]
... اور ... [illegible]
... [illegible]
انسان ... استعمال کر سکتے ہیں۔

... [illegible]
... مرض ... [illegible]
... [illegible]
... حالات ... [illegible]
... [illegible]
... دوا ... میڈیکل ہال جالندھر شہر ...
دوا ... ادویات ... [illegible]
... [illegible]
... کی نسبت ... سکتی ہیں۔

فہرست ادویات

جوہر ... [illegible]
... [illegible]

محنت ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
امراض ... فساد خون ... [illegible]
... [illegible]
دفعہ ... استعمال کیا جائے ... [illegible]
کے علاوہ ... [illegible]
... [illegible]
... زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت فی شیشی
... کی قیمت چار ...

دیسی ... ٹانک پلز یعنی ...

... دماغ کمزور ہو جاتا ہے ... [illegible]
میں ... کرنے کو دل نہیں چاہتا ... [illegible]
... (حفاظت) ... [illegible]
کی طاقتیں ... [illegible]
... [illegible]
... ضعف باہ ضعف اعصاب ... [illegible]
ضعف دماغ ضعف ... [illegible]
ایک برکت ... یہ گولیاں ... [illegible]
سکتے ہیں۔ قیمت ... ایک بکس میں ... گولیاں
ہوتی ہیں ... گولی کا بکس ...

نافری کی گولیاں

فی بکس ... گولی قیمت ...

چوتھیا ... [illegible]

... [illegible]
... کبھی ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

سلیمانی ... [illegible]

... [illegible]
... [illegible]
... حکیم ... ڈاکٹر ... [illegible]
... [illegible]

آشوب چشم ...

... [illegible]
ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف ...

ذیابیطس کی مجرب گولیاں

ان گولیوں کے ...
استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا ... زیادہ ...
میں آتی ہے ... موقوف ہو جاتی ہے ...
... قیمت فی ...

دیسی قبض کی گولیاں

جن لوگوں کو ...
تکلیف رہتی ہے ... ان کا استعمال ... قبض ... [illegible]
... [illegible]
تجربہ ... مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی ...

ہاضمہ کا مکسچر یعنی ہاضمہ کا عرق

... [illegible]
انسانی زندگی ... استعمال ... [illegible]
طاقتور ہوتا ... [illegible]
... فی شیشی ... درد ... [illegible]
... [illegible]
... قیمت ... [illegible]
دوائی ... [illegible]
قیمت فی بکس ...

درد دانت کی ... دوائی

خواہ کیسا ہی ... ہو ... [illegible]
لگانے سے ... آرام ہو جاتا ہے ... قیمت فی شیشی ...

خوشبودار منجن

... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
استعمال ... [illegible]
... [illegible]
فی شیشی ...

... مرہم کی دوا

نہایت عمدہ ہے ... قیمت فی ...

نوٹ

... [illegible]
عمدہ ادویات بھی ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

تمام خط و کتابت ... نام ... منیجر ... دوا ... میڈیکل ہال جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

تھمن رہنے کی بری کو ورشانے کی کوشش کی ہے۔ وہ کہانیاں ایک تو ہندو کی کتھا سرت ساگر سے اور دوسری ہنیس کی شنیدہ جو مصنف نے صفحہ ۱۵ سے ۲۱ تک درج کی ہیں یطیفوں کا کام دے رہی ہیں۔ مصنف کا منشا اس رسالہ کے لکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بہو بیٹیوں کو ایسے مندروں میں جہانکہ ایسے نراکھشر سادھو مورتی ماں ہوں بھیجنے سے بچیں۔

کرمی جاتی سمبندھی نوٹس

مرسلہ بابو ہنگ سنگھ سکرٹری کرمی کانفرنس کمیٹی دہلی ہیت۔ کرمی جاتی اپنے سدھار کا دھیان کر رہی ہے۔ چنانچہ چند معزز تعلیم یافتہ صاحبان کی بدولت اس جاتی کی صدر سبھا لکھنؤ میں قائم ہوئی ہے۔ صدر سبھا کے اپدیشک نے کئی انگریز مصنفوں کی تحریروں سے جاتی کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان تحریروں سے ایک ہی نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے کئی تحریریں بتلاتی ہیں کہ کرمی راجپوت سے اترا کرمی جاتی کے تھے۔ لیکن پادری شیرنگ نے جہاں کرمی کو کنبی کے نام سے یاد کیا ہے۔ وہاں انکو کاشتکار جاتی کا لقب دیا ہے۔ ان گنگا کنبی تحریروں سے کرمی جاتی کے لئے ایک نام ہی مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔ اسکے علاوہ بعض انگریزی رئیس برادری کے تمام لوگوں سے بہت ہی جن کا کہ سدھار مطلوب ہے۔ وزن دار یا مفید نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمارے کرمی بھائی اپنی جاتی کی اُنتی چاہتے ہیں تو انکو چاہیے کہ رشیوں کے وچن پر عمل کرتے ہوئے گن کرم انوسار اپنے لئے برہمن کھشتری ویش آدی کی پدوی پراپت کرنیکا یتن کریں۔

سالانہ رپورٹ محرکہ وید پرچار فنڈ کمیٹی

مراد آباد بابت ابتدا ۲ جون لغایت اخیر اگست ۱۹۰۶ء مرتبہ منشی نرائن پرشاد جی سکرٹری کمیٹی مذکورہ

رپورٹ زیر ریویو میں اختصار سے درشایا ہے۔ کہ سوامی جی کی دائمی یادگار انکی تصنیفات ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ کپل اور ویاس کے نام کو قائم رکھنے والی آج تک انکی تصنیفات ہی رہی ہیں تاکہ کوئی کالج انکی یادگار میں کھڑا ہے۔ محرکہ وید پرچار فنڈ کمیٹی کے اغراض کا ذکر کرنے کے بعد پنڈت کرپا رام جی اپدیشک اور اپدیشک و پنڈت بہو تر جی ٹھاکر اپدیشک کے برہمن بر تانت کو درشاتے ہوئے ظاہر کیا ہے۔ کہ ۲۲ سبھا جون میں قریباً پانچ ہزار منشیوں تک ویدک دھرم کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی آنند وہ یہ سنا جا رہا ہے۔ کہ ۷۷ سماجوں نے پتر دوارہ وید پرچار فنڈ قائم کرنے کی ضرورت جتلائی ہے۔ چندہ کی ضروری اور مکمل فہرستیں دینے کے بعد مختصر مگر پرزور الفاظ میں گرام گرام میں اپدیش کی ضرورت بتلاتے ہوئے آریہ پرشوں کو سوامی دیانند کی وصیت کے پورا کرنیکی ذمہ واری جتلائی ہے۔ اس رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جبکہ وید پرچار فنڈ کو تکمیل کے درجہ پر پہونچانے کے لئے ممالک مغربی و شمالی اور اودھ کے آریہ سجن پورشارتھ دوار اسماجوں کی دن دگنی اور رات چوگنی اُنتی کرنے کے سادھن بنیں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

ماسٹر درگا پرشاد کی قابل رحم حالت

آریہ سماج کے ہتیشی اسبات سے بخوبی آگاہ ہونگے کہ جب سے ماس پرچارک لوگ آریہ سماج سے الگ ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے آریہ سماج کے ذریعہ سے اپنے مشن کو پورا ہونے کی امید کو قریباً منقطع کر دیا ہے تب سے یہ لوگ آریہ سماج کو ہانی پہونچانے کی خاطر طرح طرح کی چالیں اختیار کر رہے ہیں۔ اول ہی اول وید پرچار فنڈ کی مخالفت کی گئی۔ ان لوگوں کے ولایتی لکچراروں نے طرح طرح کی بیہودہ دلیلیں تنخواہدار اپدیشکوں سے پرچار میں ناکامیابی کے بارہ میں پیش کرکے پبلک کی سمع خراشی کی اور پھر خود ہی شرم اور دھرم کو بالائے طاق رکھکر تنخواہدار اپدیشک اس غرض سے مقرر کئے۔ کہ بہروپئے کا سوانگ بھرکر آریہ سماج کو ہانی پہونچائیں۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا روپیہ ناجائز طور پر روک کے ان لکچراروں نے سبھا کے پوتر کام کو ہر چند روکنے کی کوشش کی۔ اور اپنے من میں اپنی کامیابی کے ہوائی قلعے باندھے۔ مگر آخر ستیہ کے مقابلے میں انکے جھوٹھ کی پانوں

الٹھرے اور بہتری مذہبی سبھا پنجاب جوں کی توں اپنے پوتر پرچار کے مشن میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے - جو اظہر من الشمس ہے - مگر پرچارک کے ناظرین ان چند چالوں کو پڑھکر سوال کرینگے کہ کیا کلچرڈوں نے یہہ ہی چالیں چلیں؟ جسکے جواب میں میں عرض کرونگا نہیں نہیں - کلچرڈوں کے ہتھکنڈوں اور انکی گورہ ادہرم یکت پالیسیوں کو ظاہر کرنے کے لئے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے - اگر میں انکے ہتھکنڈوں کی فہرست بیان کرنے لگوں - تو ضرور ایک کتاب کی صورت بنجائے - میں نے اشارتاً صرف چند باتوں کو بیان کیا ہے - اور اب آپکی سیوا میں انکی ایک تازہ چال کی کامیابی کا نہایت مختصر حال سناتا ہوں جو کہ عنوان مضمون کے متعلق ہے -

کلچرڈوں میں ذاتی انتقام کا خیال بہت زبردست ہے - مگر انکی گورہ پالیسی انکے ایک سادہ لوح دشمن کو برباد کرتی ہوئی سخت سے سخت انتقام لیتی ہوئی اسکو دائمی جہنم کے گڑہے میں ہمیشہ کیلئے سامان پیدا کرتی ہوئی - ایسی بھلی اور زبن موہنی معلوم ہوتی ہے - کہ سادہ لوح دشمن اپنے آپکو بخوشی انکے حوالہ کر دیتا ہے اور انکو اپنا اصلی دوست خیال کرنے لگتا ہے - انہیں انتقام لینے کا بخوشی موقعہ دیتا ہے - یعنی ایسی ہی قابل رحم حالت ماسٹر درگا پرشاد کی اسوقت ہو رہی ہے - ماسٹر درگا پرشاد سے آریہ پبلک اچھی طرح سے واقف ہے کہ وہ بیچارہ کیسا سادہ لوح آدمی ہے مگر کلچرڈوں کے دل میں شروع سے ہی وہ کانٹے کیطرح کھٹک رہا ہے - اور ساری مہاتما پارٹی میں اگر کلچرڈوں کا دانستہ کوئی جانی دشمن اور بانئی فساد ہے تو وہ ماسٹر درگا پرشاد ہے اور اگر کیفیات رنجت ہوکر دیکھا جاوے تو وہ اس خیال میں کسی قدر سچے بھی ہیں - کیونکہ اگر لاہور سماج کے بھاشنوں میں انکی نشری کو بدلنے کی اصلی کوشش کی تو اسی نے - اگر [illegible] ہی سابق اڈیٹر آریہ پتر کا بابو [illegible] سنگھ کو یکسخت موقوف کرکے انکو دلکو دکھایا تو اسی نے - اگر کسے سولراج کو فوراً نکالنے کے لئے جد و جہد کی تو اسی نے اگر ودہرم رکھتک اخبار نکالکر انکے رازوں کو طشت از بام کیا تو اسی نے - غرضیکہ بخیال کلچرڈوں اسکے کالج میں پنڈت گوردت مرحوم کے جیسے پرنسپل بننے کا خیال اوٹھا تو اسی کے دل میں - پس شروع سے جہاں سارا جگ کاموں میں الجھن ڈالنے کے لئے کلچرڈ لوگ اور کئی پرکار کی چالیں چلا کرتے تھے - وہاں اپنے دل ہی دل میں ماسٹر درگا پرشاد کو نیست و نابود کرنے کے درپے تھے - آخرش وہ اپنی چال میں بہت کچھ کامیاب ہوئے جبکہ ننگ سے انہوں نے بورڈنگ میں سے بچے بیرن بورڈروں کو نکالکر ماسٹر کو بورڈنگ کھولنے کے لئے اودیت کیا جبکہ چال سے انہوں نے ماسٹر کو بالمقابلہ سکول کھولنے کے لئے آمادہ کیا - جس پالیسی سے انہوں نے رکسے سولراج کو اس قابل رحم سوح کے دام تذویر میں لاکر خدمت اسیر کی جس طریقے سے اس ہیڈ کلچرڈ نے ماسٹر کے دلکو موہت کیا جس الفاظ میں سے اس نے ماسٹر کو ویدپرچار کے برخلاف کیا جس حکمت سے اس آسانی پالیٹیشن نے اسکو رفتہ رفتہ اپنا ہمخیال بنایا - (چنانچہ راولپنڈی کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ماسٹر نے کہا کہ اگر سوامی جی کو انگریزی دانی کچھ نہ بتلاتے تو وہ کچھ نہ کر سکتے تھے) جس چالاکی سے ماسٹر کو بہلا کر لاہور میں ایک پرانا نہتا یا آریہ سماج قائم کرائی اور اب حال میں جس ریاکاری سے اس غریب کو اپنے نام ماتر کا سالانہ جلسہ کرنے کے لئے مستعد کیا - اور جس ہوشیاری سے اس کو لاہور کی دونوں پارٹیوں سے اپنے آپکو الگ ثابت کرنے اور مفصل کی سماجوں کو سر کو جھکانے جاری کرکے اپنے جلسے پر بلانے کی صلاح دی یہہ سب ایسی کارروائی ہے کہ اخبار کی ناظرین کو کم از کم اسپات کے کہنے پر مستعد کریگی - کہ ایسے کلچرڈ صاحبان ذہن میں آپ اور ذہن سے آپکی چالیں !!!

مگر جہاں ہم کلچرڈوں کی چالوں اور انکی گورہ پالیسیوں کی داد دیتے ہیں - وہاں اگر اس بیچارے سادہ دل ماسٹر درگا پرشاد کی آخری عمر میں اسقدر تباہی اور کلچرڈ روپی کیچڑ کے گڑہے میں گرنے کی دردناک حالت پر رحم کئے بغیر نہیں رہ سکتے - اور ساتھ ہی ہمیں بعض ناواقف اور بھولی بھالی سماجوں کی اوستھا پر بھی افسوس آتا ہے - کہ جبتک وہ سخت نقصان برداشت نہیں کرتیں تبتک اپنے آپکو نہیں سنبھالتیں - اور ساتھ ہی دہرماتما پارٹی کے لیڈروں کو بھی اسقدر ہم ضرور کہینگے کہ وہ وقت پر آریہ پبلک کو کلچرڈوں کی اصلی چالوں اور انکے دام تذویر میں پہنسے ہوئے ماسٹر

درگا پرشاد جیسے سادہ لوح کی موجودہ کارروائیوں
سے آگاہ نہیں کرتے جس سے کہ آخر آریہ پبلک
کو بہت سا نقصان اوٹھانا پڑتا ہے - اخیر
میں ہم کیچڑ لیڈروں کو للکار کر کہتے ہیں
کہ تم خواہ کتنے ہی سوانگ بھرو - ایک ٹھاکر
درگا پرشاد نہیں - سینکڑوں ماسٹروں کو تم
بہکاؤ - مگر پچھلے مقابلے میں آخر تم زک
اوٹھاؤ گے - آریہ سماج ایک زندہ طاقت
ہے - وہ دھرم کی پرواہ کرتی ہے نہ کسی ایک
شخص یا چند اشخاص کی -

راقم
ملا چند آریہ اپدیشک

نابھہ شاستر ارتھ اور دھرم سبھا کی ہار

واضح ہو کہ پنجاب میں ویدک دھرم کا اپدیش
کرتے ہوئے اتفاقاً سوامی ایشور انند جی اور
برہمچاری نتیانند جی ریاست نابھہ میں تشریف
لائے - آپکے آنے سے چند روز پیشتر سادھو ایشور انند
جو چند وجوہات کے باعث آریہ سماج سے
علیحدہ کیا گیا تھا - یہاں آکر آریہ سماج و سوامی
دیانند سرسوتی جی مہاراج کے بارے میں بہت
کچھ برخلاف کہتا رہا - ایشور انند نے یہ سمجھا
تھا - کہ یہاں آریہ سماج کے خیال کا کوئی آدمی
نہیں میں اپنی الگ کھچڑی پکاتا رہونگا - مگر
مذکورہ بالا مہاتماؤں کے آنے سے اسکی قلعی
کھلگئی - اسکا مفصل حال آپکو سکریٹری صاحب
دھرم سبھا کے خطوں سے جو اسنے بابو ہرنام داس
صاحب کو لکھے ہیں - معلوم ہوگا - اس پتر میں
صرف کل ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کی کارروائی درج
کیجاتی ہے -

سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی
نابھہ نے جو ایک بڑے لائق رعیت پرور
اور انصاف پسند مہاراجہ ہیں - اور جنکا
انتظام ریاست دیکھکر وہ پرانے آریہ ورت
مہاراجہ ادھیراجوں کا وقت یاد آتا ہے
۲۴ - اکتوبر کی شام کو دونو فریق کو اطلاع
دی کہ ۲۵ - اکتوبر کو ۸ بجے سرکاری کالج میں
آریہ سماج و دھرم سبھا کے اپدیشکوں کا
شاستر ارتھ کرایا جاویگا - یہ خبر سنتے ہی
دھرم سبھا کے چند آدمی پنڈت سرکیرتن
شاستری کو پٹیالہ سے لینے گئے - اور دھرم سبھا
کے سکریٹری نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے
پرائیویٹ سکریٹری کو پنڈت جی کے بولانے
کیواسطے تار خبر بھیجی - مگر شاستری صاحب
نے آنے سے انکار کیا - اس خبر کو سنکر
دھرم سبھا کے سادھو ایشور انند جی کی ہمت
پست ہوگئی - یعنے ہوش باختہ ہوگئے -
سوامی ایشور انند و برہمچاری نتیانند جی کو
سرکاری چوبدار علے الصباح بگھی لیکر مکان
مذکورہ بالا پر لیے آئے - وہ ہمیشہ وقت مقررہ
پر ۲۵ - تاریخ کو کالج میں آگئے - اور مہاراجہ
صاحب بہادر و حضور ٹکہ جی صاحب
وقت معینہ پر قریب ۸ بجے صبح کالج میں رونق
افروز ہوئے - اور سوامی جی و برہمچاری جی
سے بہت پریم بھاو سے متعلق دھرم گفتگو
ہوتی رہی - اور حضور نے دریافت فرمایا
کہ دھرم سبھا والے آئے ہیں یا نہیں - چوبدار
نے دریافت کرکے عرض کیا - کہ نہیں -
اسپر سرکار والا دام حشمتہ نے حکم دیا - کہ ان کو
جلدی لاؤ - چوبدار و سپاہیوں نے اُن کو چاروں
طرف تلاش کیا لیکن ایشور انند جی ارادتاً
انہیں اصلی جگہہ چھوڑ کر کہیں چلے گئے
تھے - چوبدار نے واپس آنکے مکان سے آکر عرض
کی کہ بگھی سرکاری ایشور انند جی کی جائے
رہائش پر کھڑی ہے - اور وہ خود مکان پر
حاضر نہیں ہے - سرکار والا نے تب فرمایا
کہ وہ ہار گئے - یہی باعث ہے کہ تشریف نہیں
لائے - آپ برہمچاری جی اوپدیش کریں
برہمچاری نتیانند نے قریب دو گھنٹہ فرائض
انسانی پر دیاکھیان دیا - اور بہت دیر تک
سری مہاراجہ صاحب دونوں مہاتماؤں سے
عالمانہ گفتگو کرتے رہے - بعد ۹ بجے کے
ایشور انند جی کا پتہ لگا - اور اسکو وہاں
لایا گیا - سرکار والا ہمیشہ دس بجے کے قریب
پرشاد تناول فرماتے ہیں - اس لیے ایشور انند
جی نے سوچا تھا کہ سرکار والا بغرض تناول
پرشاد واپس تشریف لیگئے ہونگے - اور میں
شاستر ارتھ کرنے سے بچ جاؤنگا - مگر جب
ایشور انند آگیا تو برہمچاری جی نے سرکار
والا سے عرض کی کہ ہمارا اور سادھو ایشور انند
کا زبان سنسکرت میں تحریری شاستر ارتھ
ہو - تاکہ کسی کو بعد میں اپنی کہی ہوئی بات
سے گریز نہ ہو - تب ایشور انند نے کہا
میں سنسکرت نہیں لکھ سکتا ہوں - تقریری
گفتگو ہو - تب برہمچاری جی نے کہا کہ
تقریری گفتگو میں "شدہ اشدہ" کا جھگڑا
ہوتا ہے - اسواسطے مناسب ہے - کہ اپنی اپنی
قلم سے مباحثہ کرنے والا تحریر کرے - تب
سردار پرتاب سنگھہ صاحب وزیر اعظم ریاست
نابھہ نے جو ایک لائق آدمی ہیں کہا کہ شاستر ارتھ

تحریری ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تحریری مباحثہ سے علمیت معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن ایشورانند نے کہا کہ میں بالکل نہیں لکھ سکتا ہوں۔ کہ اگر تم مباحثہ کرنا چاہتے ہو تو باقاعدہ تحریری کرو۔ پھر ایشورانند نے جواب دیا کہ میں لکھنا نہیں جانتا ہوں۔ تب حضور مہاراجہ صاحب نے ایشورانند جی کو فرمایا کہ ثابت ہوا کہ تو ایک ہاتھ والا آدمی ہے یعنی لکھ نہیں سکتا۔ صرف پڑھ سکتا ہے۔ اور برہمچاری جی دو ہاتھ والے یعنی لکھ بھی سکتے ہیں۔ اور پڑھ بھی سکتے ہیں۔ ایک ہاتھ والا آدمی دو ہاتھ والے سے مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ اسواسطے تمکو لازم ہے کہ اگر تم کو کچھ شبہ ہے تو سوامی جی اور برہمچاری جی کا چیلہ یعنی شش بنکر اُن سے اپنا سنشے یعنی شبہ نورت کر لو۔ تب ایشورانند چپ ہو گیا اور حاضرین پر ظاہر ہو گیا۔ کہ ایشورانند برہمچاری جی سے مباحثہ کرنے کے لائق نہیں ہے۔ پنڈت رام دت جنکی عمر ساٹھ ۶۰ سالہ ہے۔ گالو کیھو تحصیل دہولہ ضلع جول علاقہ نابھہ کے رہنے والے ہیں۔ اور جنکا سناتن دھرم سبھا سے تعلق ہے۔ اور ویاکرن سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے بہت سے معزز شخصوں کے سامنے یہ ظاہر کیا۔ کہ میں اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ ایشورانند نے جو تھوڑی سی سنسکرت سری مہاراجہ صاحب کے سامنے بولی اسمیں بہت سی غلطیاں کیں سوامی جی اور برہمچاری جی بعد حصول رخصت سری مہاراجہ صاحب بہادر ریاست بڑودہ کونسل لیف لے گئے ہیں۔ اور اپنا آخری لکچر کالج ہال میں دیکر بعد میں سری مہاراجہ صاحب اور حضور ٹکہ جی کی دیرگیہ آیو کے بابت دعا کر کے روانہ ہو گئے ہیں۔

آپکا داس
رام تن نابہ سٹیشن ماسٹر

تحریری شاستر متعلقہ آواگون مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و ماسٹر آتمارام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سلسلہ کیلیے پرچارک مطبوعہ ۹ کاتک سنہ ۶۰ ع

مولوی - (سن نمبر ۱۲) نہیں معلوم آپ میرے سوالات نمبر ۱۲ کو کیوں معرض التوا میں ڈالتے جاتے ہیں۔ سارے آپکے مضمون کا خلاصہ قطع نظر اور باتوں سے یہ ہے کہ آپ اس مسئلہ کو نیستی سے ہستی کے (جو شی) محال ہونے پر موقوف سمجھتے ہیں اور اسکے تصفیہ کے بغیر شاید میرے سوالات کی طرف توجہ نہ دیں۔ اس لئے میں آپکی خاطر تھوڑی دیر کے لئے اسے تسلیم کر لیتا ہوں کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ پس اب براہ مہربانی اصل بحث کی طرف متوجہ ہوں علاوہ ان سوالات کے اسکا بھی جواب دیں۔ کہ روح میں جو آنند خداوندی حاصل کرنے کی صفت قدرتی مثل آنکھ کے ہے اسکے کیا معنے۔ کیا قدرت خداوندی نے یہ صفت بخشی جیسے کہ آنکھ کو یا روح کو یہ صفت اپنی ذاتی ہے۔ اور یہ بھی فرماویں کہ روح بغیر کسی جسم کے بھی کرم کر سکتی ہے یا نہیں۔

آریہ (ج - نمبر ۱۲) آپنے سوال نمبر ۱۲ میں یہ پوچھا ہے۔ کہ روح وہ وصف اُسے حاصل ہوا یا نہیں اور بعد حصول انادی ہے وغیرہ "اسکا جواب یہ ہے کہ جب روح کے نیک افعال بہت ہی زیادہ ہوں (دکھ کا اتنیا بھاو نہیں ہوتا) تب اُسکو وہ وصف یعنے ایشوری آنند حاصل ہوتا ہے۔ اور چونکہ وہ آنند روح کے سانت یعنے محدود کرموں کا پھل یعنے محدود نیک افعال کا نتیجہ ہے۔ اسلئے یہ آنند ہمیشہ کے لئے نہیں رہ سکتا جبکہ اس آنند کی اوستھا کا آغاز ہوتا ہے تب اسکا انت یا انتہا ماننا لازمی ہے۔ جب روح اس آنند کی اوستھا کو بھوگ لیتی ہے تو وہ پھر رہے سہے کرموں کے بھوگنے کے لئے جسم کثیف کو پراپت ہوتی ہے۔

محدود اور غیر محدود کے معنے میں نے ج - نمبر ۱۳ میں کہدیئے ہیں۔ آپ سوال نمبر ۱۲ میں پوچھتے ہیں۔ کہ ہم روح کی تعریف کی بابت نہیں کہتے۔ اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ میرے کس سوال کے جواب میں ہے۔ جناب من وہ یعنے روح کی تعریف کے متعلق کہا تھا۔ جیسا کہ کوئی کہے کہ روح مدرک بذات و متصرف بہ آلات ہے۔ تو یہ تعریف سب روحوں پر گھٹ سکتی ہے اگر کوئی کہے کہ سوچنا روح کی صفت ہے تو کیا یہ صفت سب روحوں پر نہیں گھٹ سکتی۔ تھا یہ کہ یہی یہ فقرہ آپکے کس سوال کے جواب میں

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۳۰ - کاتک سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۸

جلسے

(۱) آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا سالانہ جلسہ بمقام لاہور دربند آریہ سماج وچھووالی ۲۰ - نومبر ۱۸۹۶ء کو رات کے ۸ بجے ہوگا۔ سبھا کے ممبروں سے نویدن ہے۔ کہ ضرور شریک جلسہ ہوں کیونکہ نہایت ضروری امور پر وچار ہوگا۔

(۲) آریہ سماج لاہور واقعہ وچھووالی کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ - نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ آریہ اوپدیشک تھا سجن جن اوشیہ پدھاریں۔

(۳) آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

(۴) لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۹۶ء کو ہوگا۔

(۵) مالیرکوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

(۶) بھاگووالہ علاقہ بٹالہ آریہ سماج سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ - جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

لڑکا چار گھر - کھنہ سیٹھ - مرہوترہ اقوام میں سے ہو - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے اندر صحت بدنی عمدہ - گذارہ معقول - آریہ خیالات کا ہو - شادی ویدک ریتی سے ہوگی درخواستیں پرچارک کے مینجر کے نام آدیں

راقم مینجر

ست دھرم پرچارک

کیا آریہ سماج ویدوں کی رکھشا کرنے والی سبھا ہے

(نمبر ۳)

پچھلی اشاعت میں ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مہابھارت کے یدہ کے پشچات ویدوں کے ناش کرنے کے لئے ہر طرف سے کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ بیرونی حملہ آوروں نے اول تو وید جلا جلا کر ختم کرنے کی کوشش کی جب دیکھا کہ اس طرح سے ویدوں کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ برہمنوں نے انکو کنٹھ کر لیا۔ اور اپنی بانی بنا لیا۔ تب انہوں نے سوچا کہ ویدوں پر حرف رکھ کر انپر نکتہ چینی کیجا دے۔ تاکہ لوگوں کے دلوں سے انکی عظمت اور فضیلت کا قیاس ہٹ جاوے۔ انیسویں صدی کے پہلے تین حصوں میں جہاں مغربی سائنس نے مادی دنیا میں اسقدر غلغلہ ڈال مچا دیا۔ کہ وہ دوان پرش اسی کو آنند کا کیندر سمجھکر اسی کو خوشی اور تفریح کا مرکز سمجھ کر مرگ ترشنا کی طرح اسکے پیچھے دوڑے۔ اور مادی دنیا کے نشے میں ایسے مخمور و متوالے ہوئے کہ اپنے آتما اور پرماتما کی ہستی کو جواب دے بیٹھے۔ وہاں انکے مقابلہ میں مغربی مذاہب نے بھی زلزلہ اور ہلچل مچایا۔ کہ آریہ ورت کی گلی گلی کوچہ کوچہ محلہ محلہ شہر شہر گرام گرام میں انجیل کی صداقتی الوسع لوگوں کی ماتری بھاشا میں بذریعہ زبانی پرچار اور تحریروں کے پہونچائی گئی۔ اور ویدوں کے اوپر طرح طرح کے کمینے اور نامناسب حملے کئے گئے۔ اگرچہ آریہ ورت کے ست دھرم متلاشی پرش انجیلی خدا کی بزرگی اور حضرت مسیح کی قربانی اور اپدیش کے قائل تو نہ ہوئے لیکن کم از کم ویدک بزرگی اور ویدک دھرم کی عظمت جو انکے دل میں سمائی ہوئی تھی کم ہوگئی پس جیسا کہ آگے بتلایا جا چکا ہے کہ لوگوں کے خیال اور یقین میں وہ وید - وحدانیت پرستی - بلکہ دو دیاسے - پدارتھ ودیا آدی کے کیندر اور مخزن نہ رہے۔ اگرچہ کئی بھولے بھالے ہندو اور انکے چیلے زر پرستی یا شہوت پرستی کے غلام اپنی نفسانی خواہشوں اور حیوانی جذبوں کے بس میں آکر پادریوں کے سبز باغ دیکھ کر پری کی طرح شیشے میں اترتے رہے۔ اور بعض اپنے مذہب کی ناواقفیت اور لاعلمی کے سبب عیسائیوں کے ظاہری آڈمبروں - شان و شوکت سج دھج - پوشاک اور معاشرت اوضاع و اطوار کی خوبیوں پر مبہوت ہوکر حضرت عیسی کی شرن میں جا گرے - لیکن اگر سچ پوچھو تو تب تک انہی کے لحاظ سے لوگوں کے دل گمزدہ ہو رہے تھے۔ لوگوں میں دھرم پر تشویش اور درپیشائی نہیں تھی۔ ہاں اس زمانہ میں دھرم کی عظمت کمتر آدمیوں کے دلوں پر سمجھی جاتی تھی۔ پادری لوگ اپنی اپنی سالانہ رپورٹوں میں نئے نتیجے پا کر

کی تعداد دکھا کر عمدہ کارگزاری و خوشنودی
مزاج کے سارٹیفکیٹ حاصل کرتے تھے۔ لاٹ
پادری صاحب ایسات کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے
تھے۔ کیا آیا نے صفباغ یا نیوالوں کی زندگی پر
بھی پادریوں نے کچھ پڑتا دیا ہے یا کوٹ پتلون
پہنانا اور آگے سر پر انگریزی ٹوپ رکھنے کا
نام ہی عیسائی بنا رکھا ہے۔ غرضیکہ
اگر سچ پوچھو تو مشنوں کی دھارمک حالت۔ آتمک
حالت۔ سماجک حالت۔ اخلاقی حالت تعلیمی
حالت نیچی اور نیچی جا رہی تھی۔ جس کا کارن
یہ تھا کہ لوگوں نے بیشک نام ماتر دھرم کا
شبد تو ہاتھ میں پکڑا کر۔ مگر اس میں کچھ تاثیر
نہیں تھی۔ اس میں کچھ گن نہیں تھا کہ جو
آتمکی ساحانی حالت پر کچھ نمایاں اثر دکھلاتا۔
ایسے اندھکار کے وقت میں ضرورت تھی
اور ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ویدوں کا جھنڈا
پھر از سر نو قائم کیا جاوے۔ ویدوں کی رکھشا
تحقیق کرنے کے وسائل سوچے
لوگوں کے ہردوں میں ویدوں کے گیان کو
ڈالکر ان کو آنند دیا جاوے۔ جیسا کہ پہلی اشاعت
میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ایک ودوان سنیاسی
نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور انیسویں
صدی کے آخری حصہ میں پھر ویدوں کا
از سر نو پرکاش کیا۔ بڑے بڑے سائنسدان
فاضل کامل اور لبیب و علیم دنیا کے لیکچر سنکر
دنگ ہو جاتے تھے۔ کیونکہ انکی ہی وید ایشور
پرستی کے مخزن ثابت ہونے لگے۔ وہی وید
بت پرستی۔ مردم پرستی۔ دیوتا پرستی۔ پتھر
پرستی۔ اگنی پرستی کے عیبوں سے مبرا۔ اور
مبرا پائے گئے۔ جو خیال کہ مغربی سائنس نے
لوگوں کے دلوں میں جما دیا تھا۔ کہ سنسکرت تعلیم

انسان کو بے شعور بنا دیتی ہے۔ وہ بالکل بگ
کھا گیا۔ بڑے بڑے پادریوں سکاٹ صاحب
اور الکاٹ صاحب جیسی ماہران علوم کو اس
رشی کے وید بھاش اور ویدوں کی فضیلت
کے آگے سر جھکانا پڑا۔ اور اپنے منہ سے
بے تحاشا کہنا پڑا۔ کہ ہم اس کپن دہاری
سادھو کو قائل نہیں کر سکتے۔ بڑے بڑے منصف
مزاج انگریزوں اور غیر متعصب مولویوں اور
پنڈتوں کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ یہ شبد ہم نے
گنہگاروں کی جھلکیوں سے بہا گئے اور ڈرنے
والا معلوم نہیں ہوتا۔ غرضیکہ اس مہاتما نے
جب وہی وید جو پراچین رشیوں کی روح و جان
تھے۔ جو شہیروں، پتنیشیروں، رکھشیروں
کے آتما کی جیوتی تھے۔ پھر زیب و زینت کے
ساتھ چمکنے لگے۔ لاکن رشی اک ... اور
بنتا ہے نہ ایہ میرے بعد میرا استھانا پتی
(جانشین) کی کبھی پرورش الیانہ ہو۔ جو کہ ویدوں
کی رکھشا کرنے اور انکی پرچار کرنے کا بیڑا
اوٹھا دے۔ تو انہوں نے سماج اور پرنش کرکے
ایسی سبھائیں قائم کرنی شروع کیں۔ جو کہ
ویدوں کی رکشا کرنے لئے انکی اشاعت کرنیکا
ذمہ اوٹھا دیں۔ دوسرے لفظوں میں ایسی
سبھاؤں کا نام "آریہ سماج" رکھا گیا جسکے
معنے دوسرے شبدوں میں ویدوں کی رکشا کرنے
والی سبھا ہے (باقی آئندہ)

سمپادکی

پراچین رشیوں نے براہ کا ادویش سنسار اتھی
انا تھا۔ تھا بھارت کے پنچات جب کرم گئی تھے

پرتھوی کی کٹا یا لیلا دی۔ ویدک سدہانت
ہیرے تھرد مہوت ہو گئے۔ اس پرش استری کو
ساما نتوں کے نتو تبہ ہونے کے کارن بواہ کو ویسے
بھوگ کا ملن سادھن بنا رہے ہیں۔ اس سے
تو خیال میں یہ سمانا دستر ہو رہا ہے۔ کہ بواہ
کیول سنتان اتپتی کے لیے ہو سکتا ہے۔ مغربی
درا شغر کے ست اوپدیش اور سکھیہ کر بہت سے
جیتے اور سرلشٹ آشرم کی مہما درشاتے ہوئی بواہ
کی پوتر ابو دہن کرا رہے ہیں۔ مغربی بھی مغربی
دنیا ہی گھوم گھام کر رشی سدہانت کی آواز اٹھانے
لگی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ہولبروک ایلدی اپنی کتاب
میں درشاتے ہیں۔ کہ بواہ سکا دیہ اودیش سنتان
اتپتی ہے "آریہ پرشو بہتے اور سرلشٹ آشرم کے
دھارن کرنیوالی گر ہست تمنو کیا تم اپنے آچرن میں اپنی
رشی واک کے ایک ایک شبد کو سدھ کر دکھلاؤ گے"
"پ"

سورج کی روشنی سے حرارت کا جو سمبندھ ہے
پھول کی رنگت سے خوشبو کا جو سمبندھ ہے کمل
کا جل سے جو سمبندھ ہے۔ وہی سمبندھ وانی کا
خیال سے ہے۔ وانی کو آب و ہوا سے پرا کر
نہیں کر سکتے۔ وانی منش کا منش پن ہے
ہاتھی سے بل دھاری پشو بڑی متا میں کبھی منشوں
سے سریشٹ ہیں۔ مدھو مکھیاں بو بھایان
میں منش سے ادھم ہیں۔ ہرن دوڑنے میں منش
کو جیت سکتا ہے لیکن منش اپنی بانی کے کارن
سب پرانی ماتر سے سریشٹ ہے۔ لیکھنی وید ان
سیکھ واک ہے کہ وانی ہی منش کا سبادک
منش پن ہے۔ آج ہم منش کا وانی روپی منش
پن جنگل پر دوشت اور کلنکت ہوا دیکھ رہے
ہیں

"بھدر رم کرنے بھی شرنو یام" اتھرووید
انوسار ہمنے بھدر وانی کو ہی سرون کرنا تھا
پرنتو آج ہماری منسا سے بھدر کے تھان
میں ابھدر ادنگ کے ستھان میں انگل
شبدوں کی گونج ہو رہی ہے - بعض لڑکا
لڑکیاں گلوچ اور اپشبدوں کے بھرے
شبدوں سے کرنوں کو شدھ رکھنے کی ایسی ہم اکانت
سیوی بن جاتے ہیں - لیکن اس اکانت
ستھان میں بھی ہوا کے ادبھٹ پرواہ پر چڑھ
بھرشٹ شبد ہمارے کانوں تک پہنچ جاتے
ہیں - اب کیا کریں - او کہاں جائیں - کیا
کانوں پر پٹی باندھ لیں - یا کیا لوگوں کی
زبانوں کو سی دیں - ہم نہیں - کانوں پر پٹی
باندھنے کے لئے ہمیں آگیا نہیں دی گئی ہے - اور
زبان سینے کے بھی ہم ادھیکاری نہیں ہیں کیونکر
کر سکتے ہیں؟ ہاں لوگوں کو شدھ کرنا ہمارے
سامرتھ میں ہے - اور اسی میں ہم کامیاب
ہو سکتے ہیں - ہمیں سومیہ وید وانی کو دھارن
کرتے ہوئے منگل وانی کا اچار گھر گھر میں کرانا
کرنا چاہئے - ست اپدیشکوں کے سہاتھ سے
اپنے واک اندریہ کو شدھ کر ستیہ ہی بولنے
کو عمل سے اپدیش کرنا چاہئے - رشیوں کا
سدھانت رہا ہے - کہ عمل چھاننے سے
اور وانی ستیہ سے پوتر ہوتی ہے - اس لئے بندھو
آؤ تاکہ رشیوں کے واک کو دھارن کرتے ہی ہم
دریشٹ پرتگیا کرتے ہوئے اپنے منش پن
کی سندرتا کو سوچھ اور نرمل بنا سکیں -

ست کی جے ہوتی ہے - یدی اس
سدھانت پر تمہارا وشواس ہے - یدی تم نے
ایکانت میں کبھی ایک کشن بھی ابھیاس کا
نشچے کیا ہے - یدی تمہارے آتما کے اندر سے
چپکے چپکے آواز آ رہی ہے - مجھ کو کہ تم ہی
انو بھو کرنے کا ادھیکار رکھتے ہو - یدی تم اپنے
گزشتہ تجربہ سے اسکی سچائی اپنے لئے
کر سکتے ہو - یدی تمہارے پتے اوروں کے
چتر اسکو درشا سکتے ہیں - یدی تمہاری کی فطرت
اسکو سویکار کر سکتی ہے - تو بھائی بے خوف
ہو جاؤ اور نراش پن کو چھوڑ دو - ست کی
جے سدا ہو گی - ست ہمیشہ فتحیاب رہا ہے
اور رہے گا - اسکو دل کی لوح پر کھود لو یعنی
کے اکشروں سے لکھ لو - اسی واک کو اپنا
رہبر بنا لو - اس کسوٹی سے اپنے کاموں کی پڑتال
کرو - پھر بھیتر سے تم ہی دیوتا ہو جاؤ گے - کہ جو کام
ہم نے اٹھایا ہے - وہ انت کو سپھل ہو گا یا
نہیں - غلط فہمیاں کچھ مدت کے لئے تمہاری لوگی
ہو فصل پر ژالہ باری کا کام کریں - تو کچھ نہیں
لیکن تم امیدوار کسان کی طرح آشا کو ہاتھ سے مت
دو - سوچ سمجھنے والا ہو - ژالہ باری کا اثر خود ہی
دور ہو گا - تمہارا زمین کے اندر بویا ہوا
بیج انکر کی صورت میں باہر آئیگا - تمہاری محنت
کے فصل کو پھل لگیگا - ایک کے انیک دانے
ہونگے - کیول دھیرج اور آشا کا سہارا لیے رہو
مت سمجھو کہ دنیا کا انتظام الٹا ہو رہا ہو - نشچے
جانو کہ ایک سچا نرپکش نیتا کرموں کا پھل داتا
ہے - پھل کی آشا جلدی مت کرو - سمے پر پھل
ملیگا - جہاں گیہوں مہینوں میں پھل دیتا ہو
وہاں آم کو برسوں کے بعد پھل لگتے ہیں - یہ
ممکن ہے کہ تمہارے بعض کرم جلدی پھل دیں
اور بعض دیر کے بعد لیکن سمجھ لو کہ پھل اوشیہ
ملے گا - یہ بھی ممکن ہے - کہ تمہارے مخالف
تمہاری چال سے تم سے میدان میں چار قدم آگے
بڑھ جائیں - لیکن سمرن رکھو کہ پھر بھی وہ ہیں
ناکامیابی کا منہ دیکھیں گی اور تم دھیمی رفتار
سے کامیابی کے ساحل پر پہونچ جاؤ گے - کیونکہ
تم نے ست کو اپنا رہبر بنایا ہے -

جس ودیارتھی کا سولہ برس کی آیو میں بیاہ ہو
وہ اڑتالیس برس کی آیو تک گرہست آشرم کو دھارن
کر سکتی ہے - اسکے اپرانت وہ بانپرست
آشرم کی ادھیکاری ہے - کیونکہ وہ وشیش
ہی گرہست آشرم کا سمے ہے - اسی رشی سدھانت کا
گوتم اور کشیپ آچاریہ نے آدر کے وچن ایسا پرکار
بتلا رہے ہیں - کہ "ستریاں بالیر
اور پتلیاں نہیں ورش کے اندر اندر سنتان
اتپن کرنے کی سامرتھ نہیں رکھتیں"

ڈاکٹر رتنی اداکر لکھتے ہیں - کہ "سر شٹی سنتان کا
اتپن کرنا اس پرتھوی پر ایک مہان کاریہ ہے
ہم ہنو مان کے بت گھڑنے والے کاریگر ہیرے
جواہر کی تعریف کا پل باندھ دیتے ہیں کیا اس
بات کو کہ ہم اس پوتر ستری کی استتی نہ کریں جسے
جو کہ اس سنسار میں ایک بت نہیں کنتو جیتا
جاگتا سچا اتپن کرتی ہے - بت تو بے جان ہوتا
کاکریہ ہے لیکن سنتان زندگی اور سندرتا کا کاریہ
ہے"

والٹرنٹ ایڈی کے کتھن انوسار جن ستریوں کا
باسک دھرم عمر سے پیشتر بند ہو جاتا ہے انہیں
تپ دق ہو جاتا ہے - اور ہیروں کے روگ کا
اسکے لئے انوسار سے پتہ [illegible] بچے بھی بنانا
لیں [illegible] "ستری جاتی کے کاموں
[illegible] ادہیشٹن کی آوازیں [illegible] سمجھانے کے

لیئے کیسا ضروری ہے کہ ہم اُنہیں ودوشی بنائیں
اُنکی اودیا کے کارن گرہ آشرم کلیہ اور کلیش کا
روپ بن رہا ہے -

"پ"

جو دھرم کے لیئے کیول نربھاو ماتر اجیو کا
اپارجن کرتا ہوا لگن سے کام کرے - جو اور کسی
تعریف سے سچکر آتم شُدھی کے لیئے کام کرے جو
شُدھ آچرن رکھتا ہوا عمل سے اوروں کو شُدھ
بنائے - جو جسمانی عیش کو چھوڑ دیکر محنت کشی
اور تپسیا کرے - جو سر بخش ہو کر ست کا ہی کھنڈن
کرے - جو ویدوان بننے کی دیگ دان اچھیا
رکھتا ہو - جو کوریتی - اودیا - اور ادھرم سے
دیمکوں کی طرح لُڑنا سویکار کرے - وہی سجن
آریہ اپدیشک اور آریہ پرچارک کہلانے کا
مستحق ہے - اپدیشک کی مہان پدوی کو
سوارتھی برہمنوں نے ودشٹ کر دیا - اس سمے
لوگوں کو سچے اپدیشکوں کی ضرورت ہے - آریہ
پرشو کیا تم پورا کرو گے ؟

مراسلات

اڈیٹر نامہ نگار وں کی رائی کا ذمہ وار نہیں ہے

اجمیر

آریہ سماج اجمیر کی انترنگ سبھا نے پروپکارنی
سبھا کے آیندہ جلسہ میں پیش کرنے کے لیئے
اس سبھا کے سہکاری سکرٹری صاحب کی خدمت
میں حسب ذیل تجاویز بھیجی ہیں -
(۱) ہسپتال کا مکان اجمیر میں ایک اور جگہ بدل

کھُلنا چاہیئے -
(۲) اجمیر شہر میں پروپکارنی سبھا کی طرف سے
ایک لڑکیوں کا مدرسہ کھُلنا چاہیئے -
(۳) ویدک پریس کا مکان جلدی بننا چاہیئے -
(۴) سبھا میں پانچ جگہ خالی ہیں وہ اسطرح سے
بھرنی چاہئیں - پنجاب - مغربی شمالی و اودھ
راجپوتانہ - بنگال بہار - بمبئی - ان پانچ پرانتی
مذہبی سبھاؤں کے پردھانوں کو بہ حیثیت عہدہ
پریسیڈنسی کے جبتک کہ وہ اس عہدہ پر رہیں
پروپکارنی سبھا کے ممبر کیئے جاویں -
(۵) ویدک پریس سے پروپکارنی نامی رسالہ
ہفتہ وار شایع ہونا چاہیئے -
۶ سری سوامی جی کی وصیت کے موافق
پروپکارنی سبھا کی طرف سے اپدیشک مقرر
ہونے چاہیئے -
۷ ویدک پریس سے آرش گرنتھ شایع ہونے
چاہیئے -
۸ سری سوامی جی کی بنائی ہوئی کتابوں کی
قیمت اور کم ہونی چاہیئے -
۹ سری سوامی جی کی بنائی ہوئی کتابیں مختلف
زبانوں میں ترجمہ ہو کر جلدی شایع ہونی چاہیئے
(۱۰) شریمان شاہپورہ دربار کے عطا کیئے
ہوئے باغ کی دیوار اور گھاٹ کی مرمت ہونی
چاہیئے -

شیو پرشاد
اسسٹنٹ سکرٹری

دوسرا سالانہ جلسہ آریہ سماج کمالیہ

۲۹ ستمبر سنہ ۹۶ء کو نگر کیرتن بڑی کامیابی سے ہوا -

۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کی صبح کو کارروائی جلسہ شروع
ہوئی ٹھیک ½ ۶ بجے بھجن شروع ہوئے - ہون یگیہ
کرایا گیا - بعدہ سوامی وشیشورانند جی نے پرارتھنا
کرائی اور ایک منوہر اپدیش دیا - پھر بعد بھجنوں
کے پنڈت آتمارام جی نے لکچر دیا - اُن کے
بعد پنڈت پورنانند جی نے ایشور پراپتی کے
سادھنوں پر ایک عالمانہ ویاکھیان دیا - اسی
اثنا میں آپنے مرتک شرادھ کا بھی اچھی طرح
سے کھنڈن کیا - سامعین پر یہ نہایت موثر
ہوا - وقت بھوجن کا آگیا جلسہ برخاست ہوا
دوپہر کو بوقت ۲ بجے بھجنوں کے بعد دھرم چرچا
کا وقت آیا - ایک گمنام بھائی نے چند سوالات
تحریری پیش کرائے - جنکا اوتر پنڈت پورنانند
جی نے دیا - پھر کوئی سوال پیش نہ ہوا -
وقت گذرنے کے بعد پنڈت دلو دیا لو جی کا
ستنا دھرم کے لکشنوں پر ویاکھیان ہوا - چونکہ
انکو وقت تھوڑا ملا اس لیئے صرف تین لکشن
واضح طور پر بیان کر سکے - پھر برہمچاری بھانند
جی کا لکچر ہوا - کہ شش کسکو کہتے ہیں - عام فہم
بھاشا میں سمجھایا کہ جسمیں بہادری عقل
ست ودیا اور پُرشارتھ ہے وہی شش کہلانے کی
یوگ ہے - برہمچاری جی کو جنگ میں بولنے
کا بہت کام پڑا تھا - اس لیئے آپ کا کنٹھ کام
نہ دے سکا - انکو اپنا ویاکھیان جلدی ناکمل
سماپت کرنا پڑا - باقی وقت اُنکی جگہ پنڈت
آتمارام جی نے ویدوں کی بزرگی پر ایک مختصر
لکچر دیا - پھر بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست
ہوا -
دوسرے روز یکم اکتوبر سنہ ۹۶ء کو ہون یگیہ
کے بعد سوامی وشیشورانند جی نے پرارتھنا کرائی
اور ایک اُتم شکشا دینے والا موثر اپدیش دیا

کر مُکتش کا جیون ایک سنگھرش کی طرح ہے جسکو
اس سنگھرش سے سیتل والیہ اور سادہ اور اتم پھل کے
کھانے کی آشا ہو اسکو ست اور دھرم کی چال
سے اسے پہنچنا چاہیئے۔ اسکے بعد پنڈت آتما رام
جی کا ویاکھیان ہوا ایشور کی کوئی پرتما نہیں
ہے۔ پرمیشور کی جگہ کسی پرتما کی اپاسنا اور
پوجا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ تت پشچات پنڈت
پورنانند جی کا لیکچر ایک مت اور وید مت
کے مقابلہ پر ہوا۔ اتنے میں وقت بھوجن کا
آیا جلسہ برخاست ہوا۔ بوقت ۲ بجے پھر
کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے پنڈت دیویدیالو
جی کا ویاکھیان ہوا۔ بعدہٗ منتری نے رپورٹ
سالانہ سنائی۔ اسکے بعد برہمچاری نتیانند
جی نے ایک منوہر اور موثر لیکچر دیا کہ سنسار
روپی سمندر سے پار گذرنے کے لیئے کیول وید
روپی جہاز ہے۔ اور اس جہاز کے چلانے
کا ملاح صرف آریہ سماج ہے۔ کل دو گذشتہ
پیچ کی اسوقت حاضری قریباً پانصد تھی
اور روز حاضری دو سو سے پانچ سو تک ہوتی
تھی۔ وید پرچار فنڈ کی سال گذشتہ کی طرح
نہیں ہوئی۔ قریباً [illegible] نقد پنڈت
دیویدیالو جی کی معرفت بھیجے گئے۔ لوکل کنیا پاٹھ
شالہ کے لیئے [illegible] روپیہ کا وعدہ اور کچھ پیسہ
آئے۔ اور ایکروپیہ یتیم خانہ فیروزپور کے
دان ملا۔ امید کہ کچھ اور روپیہ وید پرچار
فنڈ کا بھیجا جاویگا۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کی طرف سے سوامی وشیشورانند
برہمچاری نتیانند جی۔ پنڈت دیویدیالو
پنڈت پورنانند جی۔ اور پنڈت آتما رام
جلسہ پر تشریف لائے۔ سماج ہذا شریمتی
پرتی ندھی سبھا کا از حد مشکور ہے۔ خصوصاً ان

صاحبان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے
اس چھوٹے سے قصبہ میں رونق افروز ہو کر
اپنے ست اپدیشوں سے جنگلی لوگوں کو
لابھ پہنچایا۔ اوم شانتی شانتی شانتی

۱۰- اکتوبر سنہ ۹۶ء کو جنڈپور انک لاہوریوں
نے اپنے تئیں سانگ کے شعروں کا بنایا۔
عین بازار میں ہماری دوکان کے مقابل
والی دوکان پر نائٹ کے گیت گائے
جو بالکل فحش اور نامہذب تھے۔ دوکانوں
کی چھتوں پر کماری کنیائیں اور بیوہ ستیا
استریاں سن رہی تھیں۔ افسوس اے
ہندو قوم باشندگان قصبہ کمالیہ تم خواب
غفلت سے کب بیدار ہو گے۔ کیا ابھی تمہارے
پیشوا مذہب تمہارا اسدھار کرینگے ؟ ہرگز
نہیں۔ ! اس نہیں تنزل کی کھائی
میں گرا کر استری دھن کو ہیچار روپی
کو کرم میں ڈالینگے۔ ہے پرماتما آپ
اس ہندو قوم پر انوگرہ کر یہ مہان
اندھکار روپی ساگر میں بہی جاتی ہے
آپکی دیا بنا کوئی سہارا نہیں دیکھتا۔
آپکا داس
شادی رام منتری آریہ سماج کمالیہ

آریہ سماج راولپنڈی کا
انیسواں وارشک اتسو

یہ جلسہ بتاریخ ۱۴-۱۵ و ۱۶- اکتوبر سنہ ۹۶ء
بڑے آنند سے ہوتا رہا۔ نگر کیرتن بروز
منگل یعنی ۱۳- اکتوبر کے شام کے ۵ بجے
شروع ہوا تھا۔ چار بھجن منڈلیاں بڑے
پریم سے کام کر رہی تھیں۔ سب سے آگے باجہ نواز
اور انکے وید منترادچارن کرنیوالی ودیارتھیوں
کی منڈلی شریمتی پنڈت سیتارام
جی۔ ستری سوسائٹی منترادچارن
کرتی جاتی تھی۔ پھر اسکے بعد دیگرے آریہ
سکول کے ودیارتھیوں کی بھجن منڈلیاں تھیں
اور سب سے آخری راولپنڈی سماج کی بھجن
منڈلی ہری لیلا گان کر رہی تھی۔ مشہور
بازاروں اور کوچوں سے گشت کرتے
ہوئے ساری منڈلیاں ۹ دس بجے راتکے
واپس سماج مندر میں پہونچیں۔ سرشٹ
ٹیچی شالا کے ودیارتھیوں کی بھجن منڈلی
نے ایسے ایسے عمدہ بھجن گائے کہ سب منڈلیوں
سے زیادہ خلقت کا جمگھٹ اسکے اردگرد
رہتا تھا۔ یہ نگر کیرتن بھی مثل سالہائے
گذشتہ کے بڑی رونق اور دھوم دھام سے
سماپت ہوا۔ سماج کا منڈپ حسب دستور
سر آریہ راؤ چودھری ششیر سنگھ سے منتخب
کیا گیا تھا۔ ۱۴- تاریخ کی صبح کو اول ہون
پنڈت ریوریدیال جی۔ پنڈت سیتارام جی۔ ماسٹر
درگاپرشاد جی وغیرہ وغیرہ مہاشیوں نے
کرایا بھجن ہو کر اپاسنا ماسٹر درگاپرشاد
جی نے کی۔ اور بعدازاں دو منٹ جگت
میں رہکر پرمیشور کو کیسے پاسکتا ہے"
اس وشے پر ایک عمدہ سرمن یعنے اپدیش
دیا جسمیں بتلایا کہ ست برہمچریہ۔ تپ
گیان۔ انکو اپنا آدرش بنانے اور پرماتما
کی بھگتی اور اپاسنا میں مگن رہنے سے ہی
لوک اور پرلوک کا سدھار ہو سکتا ہے۔ آر
سمہ کی کارروائی بسبب دیر ہو جانے کے

سرنا بھجن ہوکر ختم ہوئی اور لیکچر نہ ہو سکا۔ بعد دوپہر بھجن کیرتن کے بعد لالہ جمنا داس صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول جالندھر کا دیاکھیان آرنبھ ہوا جسمیں آنہوں نے عمدہ النکاروں سے اپنا تات پریہ یہ جتلایا کہ جیسے پیاس کے واسطے پانی ہی خالی ایک پدارتھ ہے۔ جو اسے بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح منش کے آتما کی ترپتی گیان اور وید دوارا ہی ہو سکتی ہے۔ اسلیئے سب سجنوں کو عمدہ وچار رکھتے ہوئے ویدوں کا ہی آشرا لینا چاہیئے۔ اسکے بعد سکرٹری سماج نے سالانہ رپورٹ راولپنڈی سماج کی پڑھکر سنائی۔ پنچایت ماسٹر درگا پرشاد جی نے دیاکھیان دیا۔ آپنے اول تبلایا کہ ہم لوگ کیا بمقابلہ دیگر قوموں کے اور کیا بمقابلہ اپنے بزرگوں کے بہر حال گری ہوئی حالت میں ہیں۔ اور ترقی کرنا تو در کنار ازحد دوسرے دلیشوں کے محتاج ہو رہے ہیں اس ادھوگتی کی خاص وجہ یہی ہے۔ کہ نہ تو ہم پورشارتھ کرتے ہیں اور نہ ہی ایشور کی بھگتی اور پرمارتھ کے واسطے کچھ وقت ارپن کرتے ہیں۔ دنیاوی اخراجات دنیاوی خواہشات میں ہی سارا وقت دے دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد بھجن ہوکر شام کا اجلاس ختم ہوئی۔ اور پھر آٹھ بجے رات کے ماسٹر آتمارام صاحب۔ سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا لیکچر بڑے فصاحت اور بلاغت کے ساتھ ہوا۔ سامعین کا ہجوم کثیر اسوقت آجکے سارے دن سے بڑھکر تھا۔ لائق اور شیریں کلام لیکچرار نے رشی جیون کی گویا تصویر کھینچ دی رشیوں کے زمانہ کی فضیلت پوترتا۔ شوبھیتا دیا رتھ اوپدیشا ایسی فصاحت اور تشریح کے ساتھ بیان فرماتے کہ دلائل اور تواریخی واقعات کی کوئی کمی نہ رہی۔ اس گئے گذرے زمانہ کی ادھوگتی اور اوشیہ رشیوں کے زمانہ کا مقابلہ بے اختیار دیش کے خیرخواہوں کے آنسو بہا رہا تھا۔ غرضیکہ یہ لیکچر بڑی ہی اتمتا سے ادا ہوا اور سب ستروتاگن نہایت عمدہ اثر ساتھ لیکر گھروں کو گئے

۱۵۔ تاریخ کو صبح ہون کے بعد اوپاسنا اور سرمن پنڈت دولت رام جی اوپدیشک نے دیا۔ سرمن یعنی اوپدیش میں عمر انسان کی ناپائیداری اور بے ثباتی درشا کر منش کا دشٹوں اور خواہشات نفسانی کا قیدی بنا رہنا اور موت سے لاپرواہ رہکر پرمارتھ کا کچھ بھی خیال نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ موہ مایا کے جالوں کا تفصیلوار ورنن کر کے پنڈت جی نے ایشور کی آگیا پالن اور آتما کے شدھ کرنے اور بھگتی کرنے پر بڑا زور دیا آپنے فرمایا کہ جب ہردے میں پرماتما بستا ہے تو کیا اسکا گیان دور ہے؟ جس طرح ایک کھیت میں سے دفن کیا ہوا خزانہ کسان کھود کر حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح منش پرشارتھ اور ہمت سے پرماتما اور اسکے ست گیان کو اپنے ہردے میں کھوجنا کرنے اور ست سنگ کرنے کے پورشارتھ سے حاصل کر سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پنڈت جی کا اوپدیش بیراگ کی نصیحتوں کا کوش تھا جسکا اثر حاضرین پر بہت عمدہ پڑا۔ اس سرمن کے بعد لالہ شیودیال صاحب ایم اے نے ایک مختصر سپیچ دی جسمیں انہوں نے منش اور پشو کا کیا فرق ہے۔ اسکو بتلاکر اس بات پر زور دیا کہ منش چونکہ بدھی والا ہے اس لیئے اسکو دھرم کا پالن اور ویدک کرم کرنا اور سارا جیون یہ قیمتی وقت گذارنا چاہیئے پھر ایک دو بھجن ہوئے۔ اور اسوقت کی کاروائی سماپت ہوئی۔

دوپہر کی کاروائی ۲ بجے سے شروع ہوئی ایک بھجن ہونے کے پنچایت ماسٹر بھیرانند صاحب کا نصیحت دیاکھیان ہوا جسکا مدعا یہ تھا۔ کہ گیان۔ اوپاسنا اور کرم ان تین سادھنوں ہی سے منش کو مکتی پراپت ہو سکتی ہے۔ اور یہ تینوں سادھن بمنزلہ آدمی تینوں آشرموں میں رکھکر ایک عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔ اگر ایک کو لے اور دو کو چھوڑ دیوے۔ تو کام مکمل نہ ہوگا۔ اس لیئے ان تینوں کو ساتھ ساتھ کرتا ہوا منش اوچ پدوی پا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لیکچر کے بعد پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کا دیاکھیان ہوا۔ آپکی تواریخی واقفیت آپکے لیکچروں کو جیسا کچھ دلکش اور دلچسپ بنا دیا کرتی ہے۔ عموماً آریہ پبلک سے مخفی نہیں۔ اس لیئے زیادہ تعریف لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آریہ قوم کی قدامت اور ویدوں کی فضیلت کو ثابت کر کے سامعین کو بتلایا۔ کہ آریہ سماج کوئی نیا مذہب نہیں جسقدر مذاہب آجتک ہوئے ہیں۔ سب کے مقابلہ میں ویدک سدھانت کا اعلی ہونا بڑے عمدہ دلائل اور حوالہ جات سے ذہن نشین کرا کے پبلک کو مژدہ دیا گیا۔ کہ اگر کوئی کام قابل امداد ہے تو سب سے بڑھکر ویدک دھرم پرچار اور اسکا پائیدار بنانا ہے۔ لیکچر کے خاتمہ پر اکہتر [illegible] روپے نقد مندر فنڈ اور وید پرچار کے واسطے فراہم ہو

(انہیں سے بیس تیس روپیہ کے آگ بھگ سنیا مہا ودیالہ وغیرہ دیگر فنڈوں کے ہونگے) اور ایکسو روپیہ کے قریب وعدہ میں علاوہ ازیں لکھی گئی۔ اسوقت کی کارروائی شام تک ہو چکنے پر پھر آٹھ بجے بابا ارجن سنگھ صاحب اڈیٹر آریہ پتر لاہور کا انگریزی لکچر ہوا جسمیں آپنے دکھایا کہ آریہ سماج اور اسکا مشن کیا ہی۔ آپکی انگریزی لیاقت کی عمدگی تو آریہ پتر کا ہی سے معلوم ہو جاتی ہے۔ مگر یاں جو اشخاص اخبار مذکور کو نہیں دیکھتے تھے انہوں نے آج بابا صاحب کے انگریزی لکچر کو سنکر نہایت ہی تعریف کی۔ اس لکچر کے بعد ماسٹر شیو دیال صاحب ایم اے نے بھی انگریزی میں دکشنا لگا اکر فرمانوں سے محظوظ کیا۔ ۱۶ تاریخ کو گیارہ بجے سے تین بجے تک دھرم چرچا ہوتی رہی جسمیں دھرم سبھا کے ایک ممبر بابو جیون پرشاد نے مورتی پوجن کی تائید میں بحث کیا تھا اور برہم سماج کی ایک ممبر ان اور ایک مسلمان صاحب نے مسئلہ تناسخ پر بحث کی اور ایک مورتی پوجک جینی نے مورتی پوجن پر۔ ہر ایک کو جواب نہایت عمدگی سے دیئے گئے۔ اوتر دانا ماسٹر ہیرا سنگھ صاحب اور پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر تھے۔

اخیر میں باشندگان شہر راولپنڈی اور باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں اور اوپدیشکوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جیکارہ بلا کر جلسہ کی سالانہ کارروائی آنند کے ساتھ سماپت ہوئی۔ ایسے موقعہ پر شہر میں

بیماری بخار کا بکثرت پھیل جانا۔ اس جلسہ کے لیئے کچھ نہ کچھ ضرور ہانی کا رکن ہوا مگر خیر پھر بھی بفضل پرماتما جلسہ بخیر خوبی اور کامیابی سے انجام کو پہونچا۔ حاضری ۲۰۰ سے لیکر ۶۰۰ تک ہو جاتی تھی۔ (لکچر و کتھا کے بوجب بھی حاضری ۲۰۰ سے ۶۰۰ تک ہے)

ایک دو درخواستیں ممبری کی آئیں اور ایک درخواست ممبری کی ایک استری نے (دیا کھیانوں کے اثر سے موثر ہو کر) بھی دی۔ باہر سے آئے ہوئے آریہ مہاشوں کی تعداد ۳۰ کے لگ بھگ تھی۔ اور یہ سب بھائی مندرجہ ذیل مقامات اور سماجوں سے آئے تھے۔

جالندھر۔ لاہور۔ بٹالہ۔ جہلم۔ وزیرآباد۔ گوجرخاں۔ ڈلاور ضلع گوجرانوالہ۔ ہوتی مردان۔ نوشہرہ۔ ایبٹ آباد۔ کوہ مری۔ پرتی ندہی سبھا پنجاب وغیرہ۔

۱۵ تاریخ کی صبح کو ہون ہو چکنے پر ایک آدمی قوم کا اگروال شدہ کیا گیا۔

راقم
گنگا رام دہیم اڈراولپنڈی

کوہمری

نقل رزولیوشن نمبر ۳ و ۴ و ۵ مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء

(۳) لالہ خوشی رام صاحب نے تجویز پیش کی کہ اس سماج کی رائے میں مانش بھکشن جیسا کہ سوامی جی نے لکھا ہے۔ ویدوں کے اور اسکو جایز سمجھکر کھانیوالا۔ یا اسکا

پرچار کرنیوالا پرش آریہ سماج کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ وہ سماج جسمیں ایسے پرش شامل ہوں۔ آریہ سماج کہلانے کے لایق ہے اور نہ وہ پرتی ندہی سبھا جسمیں ایسے پرش شامل ہوں۔ وہ آریہ پرتی ندہی سبھا کہلائی جا سکتی ہے۔ لالہ مہرچند صاحب نے اسکی تائید کی اور سروسمتی سے تجویز پاس ہوئی۔

(۴) لالہ ودنی چند بزاز نے تجویز پیش کی کہ اس سماج کا تعلق آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے کہ جسکے پردھان لالہ منشی رام جی ہیں پیدا کر لیا جاوے۔ لالہ خوشی رام نے اسکی تائید کی۔ اور سروسمتی سے تجویز پاس ہوئی۔

(۵) لالہ خوشی رام نے تجویز پیش کی کہ مندرجہ بالا رزولیوشن نمبر (۳) و (۴) کی نقل آریہ پتر کو اور سدھرم پرچارک میں شایع ہونے کے لیئے بھیجی جاوے۔ لالہ ڈھینچند کپور نے تائید کی اور سروسمتی سے تجویز پاس ہوئی۔

نقل رزولیوشن نمبر ۶ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۶ء

لالہ خوشی رام صاحب نے تجویز پیش کی کہ رائے بہادر رام صاحب ساہنی جو کہ آریہ سماج کے بڑے سچے ہتیشی اور بڑے پرادپکاری تھے۔ آپکے بیوقت موت سرگباش ہونے کا اس سماج کو نہایت رنج ہے۔ اور آپکے صاحبزادے لالہ جیا رام سے سماج کی طرف سے ہمدردی ظاہر کیجاوے اس تجویز کی نقل آریہ پتر کو اور سدھرم پرچارک میں شایع ہونے کے لیئے بھیجی جاوے لالہ ڈھینچند بزاز نے تائید کی اور سروسمتی سے تجویز پاس ہوئی۔

ایکا داس
ڈنیچند کپور منتری آریہ سماج کودھری

آریہ سماج پشاور کے سالانہ جلسہ کا بریانت

نگر کیرتن ۱۳ اکتوبر سنہ ۹۶ء کی شام کو ۵ بجے سماج مندر سے شروع ہوا۔ بازار قصہ خوانی اندر شہر کی گلیوں اور بازار اندر شہر اور کریم پورہ اور کریم پورہ کی گلیوں سے ہوتے ہوئے قریباً ۸ بجے رات کے جلوس واپس آیا۔ بہت بھجن منڈلیاں تھیں۔ ایک لڑکوں کی اپنی کلی ممبران نے دیر سنجات کی اور ایک خاص حصہ دیوریال کی۔ خوب رونق ہوئی۔ اور لوگوں نے بھجن بڑی توجہ سے سُنے۔ پنڈت دیویدیالی کی بھجن منڈلی کے ساتھ بہت جمگھٹ تھا ۱۴ اکتوبر سنہ ۹۶ء صبح کی کارروائی پہلی ایک گھنٹہ ہون ہوا۔ جسمیں پنڈت دیوپال اور لالہ سندرداس جی نے سوسہت وید منتر پڑھے۔ بعدہ بھجن ہوکر ماسٹر ہنسراج جی نے اوپاسنا کرائی۔ پھر پنڈت دولت رام جی نے ادب لشدوں کی سار سے بھرا ہوا ایک اوپدیش ڈیڑھ گھنٹہ تک دیا۔ جسکا بہت عمدہ اثر ہوا۔ پھر لالہ سندرداس صاحب نے سری رامچندر جی کا درشن سوسہت گایا۔ بعد بھجن و آرتی ہوکر جلسہ ختم ہوا دوپہر کی کارروائی دو بجے بھجنوں سے شروع ہوئی۔ تت پشچات لالہ سندرداس صاحب نے ایک نہایت منوہر اور دلکش عالیشان تقریر بیان کی جو نہایت پرجوش اور پُراثر تھا۔

پھر بھجن ہوکر پنڈت لیکھرام جی نے تاریخی واقعات سے بھرا ہوا ایک لکچر اوپدیش پر دیا۔ جسکا اچھا اثر ہوا۔ بھجن و آرتی ہوکر کارروائی سماپت ہوئی۔ صبح کے وقت حاضری قریباً ۲۰۰ اور دوپہر کو ۳۰۰ کے لگ بھگ ہوگی۔

۱۵ اکتوبر سنہ ۹۶ء کو صبح بھجن ہوکر اوپاسنا ماسٹر ہنسراج جی نے کری۔ تت پشچات اوپدیش پنڈت راجہ رام جی نے ایک گھنٹہ تک دیا۔ بعد اسکے ماسٹر درگا پرشاد جی نے ایک نہایت عمدہ لکچر ایک گھنٹہ تک دیا جسکا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہماری سندھیا قومی ہو۔ ہماری سوسائٹی قومی ہوں۔ اور اسی طرح دیگر امور ہیں۔ بعدہ بھجن ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔ دوپہر کو بھجن ہوکر پہلے ماسٹر آتمارام جی کا لکچر بانی کے دوارا اوپدیش اس مضمون پر ہوا۔ پھر لالہ سندرداس جی نے حقیقت رائے کے جیون چرتر کی آخری غزل گائی۔

"مسلمان ہونیکو اسے قبلہ میں تیار نہیں"،

بعدہ ماسٹر ہنسراج جی نے ویدک کالج کے واسطے اپیل کی۔ چونکہ یہاں کے پورشارتھی ویدک کالج کی سبکمیٹی نے پہلے بہت روپیہ جمع کر رکھا تھا۔ اسواسطے قریباً الیکہزار ۱۷۵۰ نقد اور ۵۰ وعدہ جملہ الیکہزار ۱۸۰۰ روپیہ ہوا۔ جسمیں صاحب اٹا فنڈ چری بکس اور ۹ بار وید رسالکھی کے موقعہ کے جمع شدہ تھے۔ وید پرچار سبکمیٹی نے قریباً ۱ ما روپیہ نقد و وعدہ جمع کیا ہے۔ جسمیں کچھ ابھی وصول ہونا باقی ہے۔ بر موقعہ رسالکھی وید پرچار اتب پر دیا جاویگا۔ بعدہ بھجن و آرتی ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔ باقی آئیندہ

راقم
شیورام ہیڈ ماسٹر سکرٹری آریہ سماج پشاور

لوکل

دیوالی کے روز اگرچہ بباعث بیوقت وفات لالہ بھوانی رام جی بی اے سبھاسد لوکل سماج میں چراغ بندی نہیں کیگئی تھی۔ مگر باہم تاہم وقت ہون کرنے کے بعد لالہ جمنا داس بی اے نے سوامی جی کے جیون چرتر اور اپکاروں پر ایک پرجوش ویاکھیان دیا۔ آپنے ایک انتکار میں بتلایا۔ کہ تاریک تما۔ اور اندھ گھور سے نکالنے والا سوامی دیانند تھا۔ جہاں لوگ مادہ پرستی کے غلام بن رہے تھے۔ اس مہاتما نے دنیاوی سکھ کو روحانی سکھ کے مقابلہ میں کچھ نہ بتلایا۔ اس مہاتما نے بتلایا کہ علم کا خزانہ۔ روحانی ودیا کا بھنڈار ہمارے اپنے گھر پڑا ہے۔ لوگ انگریزی رواج و مذہبیت کی ظاہری نمائش پر محو ہوکر انکے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ جب لوگ پرانوں کی تعلیم سے بیزار ہوکر بطلان پرستی اور توہمات پرستی سے متنفر ہوکر ناستکپن کی طرف جھک رہے تھے۔ اس مہاتما نے ایسا روحانی سبق دیا۔ کہ ہر ایک کو اسکے آگے سر جھکانا پڑا۔ آپنے بتلایا کہ جہاں ہمارے ملک میں ویدوں کی رکشا کرنیوالے خود غرض اور خود پرستی کا شکار ہوگئے تھے۔ اس مہاتما نے آکر پھر ستیتا اور محبت کا بیج بویا۔ اور دنیا میں آنند کا

راج قایم کرنے کا جھنڈا گاڑا - آپنے بتلایا کہ سوامی دیانند جی مہرشی روحانی ڈاکٹر تھا جسنے کہ برہم گیان کا شفاخانہ مفت کھلوا دیا - اور ہر ایک مریض کو وہاں سے مجرب نسخہ دیکر صحت دی کیا - اسکے بعد سوامی جی کی اوایل عمر (ب) برہمچاری کی زندگی (س) کارنمایاں پر روشنی ڈالی دیکر بتلایا کہ وہ رشی جیسی اپنی یادگار وید بھاشیہ اور تصنیفات انکا پرچار چھوڑ گیا ہے - اور دنیا کو برہمچریہ کا سبق سکھلا گیا ہے - اسکا جیون چرتر ہمکو اپنے ہر شے میں لکھنا چاہیئے - اخیر میں بتلایا کہ دیوالی کا روز جہاں دوکانداروں کے لیئے سالانہ حساب کتاب کرنے کے لیئے ہے - آریہ سماج کے لیئے اپنے کرموں کے سوچ بچار کرنیکا دن ہے - اور آئیندہ کے لیئے نیک کرم کرنے کی پرتگیا کا وقت ہے - جہاں دنیاداروں کے خیال میں مکانوں کی صفائی کرنیکا دن ہے - آریہ سماج کے لیئے اپنے آتمک پوترتا اور روحانی پاکیزگی کا دن ہے - جہاں یہ دن روشنی کرنے اماوس کی تاریکی ہٹانے کا دن ہے - آریہ سماج کے لیئے سنسار سے بذریعہ وید منتر روپی دیپکوں کی جوتی اور انکو جگانے یعنی پرچار کرکے ذریعہ اندھکار کو ہٹانے کا دن ہے :-

لیکچر کے اختتام پر لالہ دیوراج جی نے لالہ لیکھرام کی بے وقت موت پر افسوس کا اظہار کیا اور بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

ویدک آشرم کی طلباء نے بھی پرارتھن کیا اور سوامی جی کی تعلیم و شکشا پر کتھائیں کیگئیں - ایتوار کو آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں بابو منشی رام جی نے معمولی ہون کے بعد پرارتھنا کرائی اور ایک موثر سرمن دیا -

قحط کے باعث غلہ کے نرخ میں روز مرہ

گرانی ہوتی چلی جاتی ہے - اسوقت تک غلہ گندم کا نرخ ۱۲ سیر تک پہونچگیا ہے غربا کا خدا ہی حافظ شریف خاندان بھوک جان تک کھیلنے کو تیار ہیں - چنانچہ پانچ چھ روز کا ذکر ہے کہ ایک بیوہ جس کی دو لڑکیں جنمیں ایک جوان بیوہ اور دوسری نادان اور ایک لڑکا عمر قریباً دس سال ہے اپنے چھوٹے لڑکے سے مشورہ کرنے لگی کہ بیٹا اب کیا کیا جاوے - لڑکے نے جواب دیا کہ میں دو آنہ کی افیون لے آتا ہوں - بہتر ہو کہ فاقہ کشی کے بجائے سب ہم افیون کھاکر مر جاویں - آخر اسکی والدہ نے گھر میں پڑتال کرکے ایک چھوٹی سی تین چار روپیہ کی طلائی مُرکی نکالی اور کسی پڑوسی کے ہاتھ میں دی کہ اسے فروخت کرکے غلہ لا دیوے - اسکو رحم آیا مرکی تو واپس دیدی اور غلہ قریباً چار روپیہ کا اپنی گرہ سے لادیا - کیا ہمارے شہر کے روسا اور حکام کو ایسے ایسی حالات دیکھکر رحم نہیں آتا - رحم کا ثبوت تو تب ہو - جب گرہ سے کچھ کھلے - سنتے تھے - کہ شہر کی حیثیت کے مقابلہ میں کچھ تھوڑا سا چندہ امدادی دوکان کھلوانے کے لیئے ہوا تھا - مگر نہیں معلوم کہ وہ کسوقت کے لیئے رکھا ہوا ہے -

ساماجک خبریں

نکیریاں آریہ سماج میں ایک سترا کو شدہ کرکے اور مبلغ چھ روپیہ چندہ جمع کرکے گوسنداپریں ہمراہ اور ممبران سیکرٹری انکو ریل پر اپنے وطن ہزارہ کو جانے کے لیئے سوار کرا دیا -

سمنفر فیروزپور آریہ سماج نے بھی ابکی دفعہ بموقعہ دسہرہ خوب پرچار کیا - بابو مہتیداس اور بابو ٹھاکرداس جی نے خوب لکچر دیئے - پنڈت ملارام اور پنڈت ہرداس جی نے اس کام میں بڑی مدد دی - ۱۸ - اکتوبر کے ہفتہ وار جلسہ میں بابو منشی رام جی نے پرارتھنا کرائی - اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - اور بابو ٹھاکرداس جی نے سرمن دیا - ۲۶ اکتوبر سے ۲۹ - اکتوبر تک پنڈت رام رتن جی فیروزپور میں پرچار کرکے مفصلات کو بغرض پرچار روانہ ہوئے - صرف اس علاقہ میں ۲۰ دن پرچار کرینگے - مگر منتری فیروزپور سماج پرتی ندہی سے انکو اس علاقہ میں زیادہ ۶ ماہ تک رکھنے کی درخواست کرتے ہیں - کیونکہ زیرہ - موگا - مکتسر وغیرہ قصبوں میں سماج قایم ہونے کی امید ہے -

برھمچاری ٹھاکرداس نے ۱۸ ستمبر ۹۶ سے لیکر ۷ - نومبر ۹۶ء تک مندرجہ ذیل قصبہ جات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - ٹانڈہ - اُڑمڑ - ٹانڈہ - جنگر کلاں - دسوہہ - دوگل ودا گھری قصبہ اچھی پور میں تو پنڈت دیو کی نندن سے جیو برہم کے رشتہ پر مباحثہ بھی ہوا آخرش انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ ماننا سویکار کیا -

کرتارپور آریہ سماج نے دیوالی کی رات کو خوب بھجن کیرتن کیے - اور تمام رات ایسا ہی آنند رہا -

باگڑیاں آریہ سماج کے منتری نے ۲۰ نومبر کو امرگڈھ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - پورن چند اُپ منتری کو خراب چال چلن کی وجہ سے سماج سے خارج کیا گیا - لالہ رام لال کی ساد ھو ایشور انند سے خوب چرچہ ہوئی جس میں ایشور انند وغیرہ نے چند ساتھیوں کے خود مان لیا کہ ہم پتت ہوں -

آریہ سماج پنڈ دادنخاں نے رشی لیکھرام کی موت پر رزولیوشن افسوس کا پاس کیا -

مراد آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام ساہت ہوا - بنگال بہار سپلی مذہبی بھی وید پرچار کے لیے جوش میں آ رہی ہے - چنانچہ اسوقت دو پرچارکوں کے واسطے ایک ہزار روپیہ منظور کر لیا جیسی جیسی امداد پہونچتی جاویگی - ویسے ہی پرچار کے کام میں ترقی ہوتی جاویگی -

سنگھری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام ساہت ہوا - قریباً سو اسو روپیہ کے وید پرچار کے لیے چندہ ہوا - اھرت سر آریہ ڈبیٹنگ کلب کا اشتہار سابقہ منفصل نہیں چھپا تھا - اس لیے دوبارہ چھاپا جاتا ہے - ماسٹر ہنس لال پردھان - لالہ دولت رام جی اُپ پردھان موہن لال شرما منتری - لالہ ٹھاکر داس اُپ منتری - لالہ ... خزانچی لالہ مادھو رام لائبریرین - ممبران انترنگ

سبھا ذیل ہیں - لالہ ایشور داس - بابو پرچند بخش - پنڈت بشن لال - بھائی سنت سنگھ پنڈت ٹانک رام - لالہ بھوجو رام - لالہ ہنس راج ۲۰ نومبر ۱۸۹۶ء کو اس کلب کی خاص میٹنگ میں لالہ بھوجو رام جی اسکی بوجہ موت پر افسوس ظاہر کیا گیا -

لاہور سماج کے پورشارتھی سبھاسد لالہ شیو دیال جی ایم اے راولپنڈی تبدیل ہو گئے ہیں - ہمیں امید واثق ہے کہ ہمارے یہ بھائی راولپنڈی سماج کی اُنتی کرنے میں ویسے ہی سرگرمی اور پریم سے کام کرینگے - جیسا کہ وہ لاہور کرتے تھے -

لالہ رام داس صاحب سارڈ وا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و لالہ نذیر چند جی ودیارتھی نے جے پور نگر میں دسہرہ کے موقعہ پر ویاکھیان دیے - اسی مقام سے اسی روپیہ راجستھان وید پرچار فنڈ کی سہائتا میں اکٹھے ہوئے -

بیر ڈیہان آریہ سماج کو تاپ نے وید پرچار راجستھان کی سہائتا میں اکسو روپیہ دیا -

لطیفہ ایک انگریزی اخبار کا اڈیٹر ایک اردو دان منشی سے ریل میں کہہ رہا تھا - کہ ہمیں دیسی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں - جہاں تک دیسی چیزوں کی اشاعت ہوجاویگی - ملکی اور مالی ترقی ہوگی - منشی نے کہا کہ جناب آپکا فرمانا بجا اور درست ہے - ہمیں ایسی ہی کوشش کرنی چاہیے - پھر اڈیٹر صاحب

بولے کہ آپ کیا کام کرتے ہیں - منشی نے کہا کہ عرضی نویسی چند منٹ کے بعد منشی نے کہا - جناب کیا کام کرتے ہیں - اڈیٹر صاحب نے کہا کہ میں ایک انگریزی اخبار کا اڈیٹر ہوں - منشی نے کہا - واہ جناب خوب آپکسی دیسی زبان کے اخبار کے اڈیٹر بن جائیں - ورنہ یہ کہنے سے کیا فائدہ کہ ہمیں دیسی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جبکہ آپ ہی پردیسی انگریزی بولی کو استعمال میں لا رہے ہیں -

آریہ سماج حیدر آباد دکھن ترقی کر رہا ہے - سالانہ جلسہ پرشوں کی کوشش سے قریباً دو ہزار روپیہ مندر فنڈ کے لیے چندہ ہو گیا ہے - وہاں کسی سناتن سبھا کے ایک جلسہ میں ایک پورانک نے شرادھ کی لیلا سدھ کرتے ہوئے کہا کہ مرگ آدمی کے ماس کے پنڈ دان سے سورگ میں پتروں کی کئی مہینے تک ترپتی رہتی ہے شوک ہے سناتن دھرم سبھا پر جسکے اپدیشک سوا رتھ سادھنے کے لیے ایسی دیکھو لیلا کر رہے ہیں -

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کی باضابطہ رجسٹری ہوگئی -

صاحبان ذیل آیندہ کے لیے آریہ سماج شملہ کے ادھکاری اور ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوئے - لالہ بھنڈاری رام صاحب پردھان - پنڈت لعل چند صاحب اُپ پردھان - پنڈت رگھناتھ داس منتری لالہ گوری شنکر صاحب اپ منتری - لالہ دولت رام صاحب کوشادھکش - پنڈت دیوی چند صاحب پستکادھکش -

... صاحب - لالہ تیاسند صاحب
... رام صاحب - منشی لیکھراس صاحب
ممبران -

آریہ سماج حافظ آباد کے ہفتہ واری جلسہ اتوار پنجم نومبر میں بھجن اور پرارتھنا کے بعد پنڈت تلسی داس جی نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - اور دیوالی کے ہون کے لئے چندہ ہوا - اور لالہ جگن ناتھ جی نے سماج مندر کی ایک کوٹھڑی کے لئے لکڑیاں دان کریں -

موضع ساہووالہ میں جو تھوڑے دنوں سے حکیم سنت رام جی کی کوششوں سے سماج قائم ہو چکا ہے - اسمیں اسوقت گیارہ ممبر مندرجہ رجسٹر ہیں - اور عہدہ داران بہ تفصیل ذیل ہیں - لالہ لچھمنداس صاحب پردھان لالہ حاکم رائے صاحب پسر لالہ لوڑامل اپ پردھان - سردار گورمکھ سنگھ صاحب منتری لالہ حاکم رائے پسر گوردتامل اپ منتری - لالہ ... کو شاستر ارتھ - ایک نوین ویدانتی کو شاستر ارتھ کا چیلنج دیا گیا - مگر اُس نے انکار کیا -

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

لالہ متھراداس جی پرچارک نے ۲۳ اگست ۱۸۹۶ء سے ۶ ستمبر ۱۸۹۶ء تک جھنگ گھیانہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - ایک ... سنسکار اور ہون کرایا - ۸ و ۹ - کو ... میں ایک ویاکھیان دیا - اور کنیا پاٹھشالا کا معائنہ کیا - ۱۰ و ۱۱ - کو دیپالپور میں ایک مولوی صاحب سے پرشنوتر ہوئے ۱۳ سے ۳۰ ستمبر تک منٹگمری میں پرچار کیا یعنی دس ویاکھیان اور دو اپدیش دیئے ایک پتت سبھی کو بابارام ساکن پاکپٹن کو شدھ کرنے کے وشے پر آریہ لوگوں اور ممبران سنگھ سبھا سے بات چیت کر کے شدھ کیا - اور اسکو سماج کا ممبر بنایا - اور نوین ویدانتی سے پرشنوتر ہوئے

پنڈت ٹھاکرداس پرچارک نے ۳۰ - ۳۱ اگست کو کمرور (ڈیرہ اسمعیلخاں) میں دو لکچر دیئے - یکم ستمبر سے ۴ ستمبر تک ... میں تین ویاکھیان دیئے - اور ایک پنڈت سے شاستر ارتھ کیا - ۵ سے ۱۵ ستمبر تک ڈیرہ اسمعیلخاں میں سماج کے دو بالکوں کو سندھیا اور دیاکرن پڑھایا - ۱۶ سے ۱۹ تک بھکر میں چار ویاکھیان دیئے ۲۰ و ۲۱ کو ... میں ایک ویاکھیان دیا ہون کرایا - اور دھرم چرچا کی - ۲۲ و ۲۳ کو کوٹلہ جام میں دو ویاکھیان دیئے - ۲۴ کو کھواڑ میں ایک اپدیش دیا - ۲۵ و ۲۶ کو دریا خاں میں ایک ویاکھیان دیا اور دھرم چرچا کی -

شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع
سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے
تدارک کیلیے یہ آبحیات ہے۔ یہ روغن
مسیحا کیے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں
اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بیچی
جاویگی۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ

روغن مسیحا - مایوس العلاج اس سے
صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق آدرشت
آدمیونکے لیے نہایت مفید ہے۔ رگ
پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ
تندی وفربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی
تولہ للعہ روپیہ -

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا
کیوں نہ ہو۔ اگر تالو بھی راخ بھی ہو گیا ہو
بغیر منہ دست وشتہ آنیکے دور ہو جاتا ہے
قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ -

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا
پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ
ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے
ہیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ -

المشتہر حکیم تاراچند ارکی گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۶ میں ایک مہاتما سادھو
سے ملی تھیں اب سات سال کے تجربہ سے
نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس بیماری
کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ
دو روپیہ - **المشتہر** برکت رام شرما
پردھان آریہ سماج نابہ دال (سیالکوٹ)

نقل اشتہار

آریہ سماج صدر شاہ پور نے ایک اہل ہنود کے
قحط زدہ یتیم بچگان کی پرورش کے واسطے
جنکی عمر بارہ سال سے کم ہو اور جنکی پرورش
انکے والدین یا بصورت مرجانے انکے
والدین کے خویش واقارب نہ کرسکتے ہوں
انتظام کیا ہے۔ اور ایسے یتیمان کے صدر
شاہ پور میں پہونچانے کے واسطے حسب
مفصلہ ذیل منتظمان مقرر کیے گئے ہیں۔
اس لیے بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام اہل
ہنود کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جس شخص کو
ایسا یتیم بچہ ملا ہو وہ اسکو نزدیک
تر منتظم کے پاس پہونچادیوے۔ اور وہ
منتظم اسکو صدر میں پہونچادیگا۔

آپکا داس دہو رام بیدی سکرٹری
آریہ سماج صدر شاہ پور

نام سکونت منتظمان

خوشاب - منشی بدھ سنگھ صاحب عرضی نویس
بھیرہ - پنڈت گوکلچند صاحب پردھان -
میانی لالہ جوالا سہائے صاحب -
ساہیوال - لالہ گورسہائے صاحب پلیڈر
بھاودریاں - لالہ شنکرداس صاحب -
چک رامداس - بھائی رامداس صاحب -
مرہ پیانچہ سردار دلیوا سنگھ صاحب -
بہوچھی تحصیل بھیرہ - لالہ رام اسرا صاحب -
چک سوسی - لالہ دیوان چند صاحب -
منتھہ لوالہ سردار باغ سنگھ صاحب
نور پور - سردار جودہ سنگھ صاحب -
نوشہرہ لالہ گوپی چند صاحب -
گرو ٹھہ لالہ شنکرداس صاحب -
ملک وال - لالہ بھگوانداس صاحب -
ٹہی جلال - لالہ گوردتا مل صاحب پٹواری

بر کی ضرورت

۲۶/۸

ایک لڑکی عمر ۱۴ اور ۱۵ سال کے درمیان
پونچھا ہی کھتری خواہ پنج ذاتی ہو بیوہ کے لیے
بر کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت لالہ کرم چند
پردھان آریہ سماج جگراؤں سے کریں۔

بر کے لیے کنیا کی ضرورت

ایک بہتر با نوکر با علم قوم سائنی جاتی کے لیے
سرسہ سرکن رود پرچالی وال انجن ڈرائیور ریلوے
سرسہ جنکی عمر ۲۹ سال کی ہے۔ اور مبلغ بیس روپیہ
ماہوار مع اوور ٹائم وغیرہ کے تنخواہ پاتے ہیں
اور بدن سے تندرست ہیں۔ اور
انگریزی اور اردو میں عمدہ لیاقت رکھتے
ہیں۔ اور سماج کے ممبر ہیں۔ ایک ایسی لڑکی
سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جسکی عمر ۱۶ و ۲۰
سال کے درمیان ہو۔ شادی ویدک رسم سے ہوگی
جن صاحب کو یہ سمبندھ کرنا ہو اور مفصل حال
دریافت کرنے ہوں۔ وہ مندرجہ پتہ پر
خط وکتابت کریں۔ **المشتہر** بابو نجیت
ہیڈ کلرک لوکو فورمین آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے سرسہ ضلع حصار

نوٹس

سیٹھن پرسو ہمیں اپنے ایک نیک چلن عمدہ
خاندان کھیس لہ کھتری آریہ کمار کے لیے
جوکہ الف اے تک تعلیم حاصل کرچکا ہے۔ اور
آجکل منا سو مبلغ بیس روپیہ ماہوار پر ملازم ہے
ایک کھتری آریہ کماری کی ضرورت ہے۔ جو
کم از کم ۱۳ سالہ ہو۔ اور جسکے والدین رتی سے
شادی کرنے پر راضی ہیں۔ **المشتہر**
جے چند اسسٹنٹ سکرٹری آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب لاہور -

ممیری سرمہ کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اعلیٰ قسم کا بھی ہے تا عام خاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس پیسہ (عہ) مصری کا سرمہ فی تولہ ۱ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

آرہ سند

میں نے آپکے ممیری کے سرمہ سفید کو تین لڑکیوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا ایک بوڑھی عورت کی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دو مرد ہندوستانی کو جنکو شروع کترکٹ (موتیابند) تھا - ورم کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں بہرحال جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلیے تیار نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ مثل ٹوٹکہ کونین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں - راقم ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جالل اپر برما - ۹ - مارچ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن ہنک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ کے ایکہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا -

راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام لدھیانہ - ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ ازیں آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی - راقم مرزا محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ سیشن جج قسمت جالندھر (۱۰ فروری ۱۸۹۶ء)

میں اس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان لوگوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاص کر ان لوگوں کیواسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -

راقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال جموں (۱۸۹۶ء)

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو الاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کیلئے ۱۸ مارچ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹننٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب ور انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند

روح حیات

سندات روح حیات

فوائد

روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی کی جالتیں جیسا عیش بے اعتدالیوں یا خلاف قدرت لطف اٹھانے اور اس کمزوری اعصاب اور طرح طرح کی شکایات پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ اس مقوی بے بہا روح کو استعمال کریں۔ دو دن میں ہی قوت باہ میں ترقی شروع کر دیتا ہے۔ جملہ امراض جو کثرت جماع کی بدولت اور طفولیت کی بدکاریوں کی وجہ سے ہوئی ہوں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ دماغ معدہ جگر اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری لاغری پیر دقتی زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ خاص ان عضلوں پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اس کے مقوی جسم ہونے کے قائل و خوبی کے مداح ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کے واسطے لفٹنٹ سرجن صاحب یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و دیگر معزز صاحبان نے تجربہ فرما کر اس کی تصدیق کی ہے

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ



شرطیہ

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات (بتل عمہ) روغن دافع سستی ایتمفتی (للعہ) اور زاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کجی دماغ معدہ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسیقدر بیماری باقی رہجائے۔ تو ازالہ مرض کے واسطے اور کتنی دوائی بلا قیمت دیجائیگی

المشتہر

حکیم محمد شفیع آئی ڈاکٹر منیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

نوٹ۔ مفصل فہرست کے واسطے ۱ پائی کا ٹکٹ عنایت ہو۔ مردی کا بکس ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے

شعم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلیشر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ: ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

اخبار

ست دھرم پرچارک

جلد ۸۱

۱۹۵۳ بکرمی

ہفتہ وار بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ستیہ سے نیہ کا پرچار نصب لئے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکاشت کرنا (۴) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک چار روپیہ چار آنہ بلا محصول تین روپیہ آٹھ آنے طالبعلموں سے سالانہ معہ محصول تین روپیہ بلا محصول دو روپیہ چار آنہ (۲) کار پردازوں کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ہر یکبارگی زیادہ عرصہ کے لئے خاص انتظام

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل فاہ عام کیواسطے میری دوکان میں جو ہیں اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کار ہیں اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکورہ سے کسقدر فایدہ ہوتا ہے۔

معجون حیات بخش معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ درد مثانہ۔ کہنہ آتشک۔ سوزاک بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے قیمت دو روپیہ۔ دو ہفتہ کیواسطے ہے۔ **دوائی اٹھرا** دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ

دوائی خارش تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر قسم کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸ر **حبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر **حبوب تلی** مجرب حبوب مذکور تلی کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی برسوں کی ہو تو چالیس روز میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ر **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتائی ہوئی ہماری پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے جو

کیسا ہی پرانا ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۲ر ڈبیہ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ عہ **دوائی تپ دق و سل** کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ۸ر **حب حلوس** حب مذکور زنانہ کیلئے ہوتی ہے تو تحفہ سے تنقیح۔ امراض بادہ۔ اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۸ر **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ۸ر **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ۔ اصلاح ہاضمہ کرتی ہے یعنی رفع ریاح دافع قراقر و تبخیر شکم۔ مقوی دماغ۔ تصفیہ حواس و تفریح سدہ۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ **یاقوتی بادہ** محرورین کے لئے نہایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضا رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فایدہ مند ہے فی ڈبیہ عہ **سرمہ مروارید** یہ سرمہ دھند۔ غبار۔ جالا ضعف بصر۔ تاریکی چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ہے **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہئے۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا۔ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم لشمبر داس بازار ٹپیالہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی امریکی اکسیر دوا میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا کہ جو

آنشاہی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ ہیرج یعنی رحم گرنے سے یا استحاضہ کوئی خرابی آنے سے نسل میں یا ہیرج میں کوئی نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کا علاج

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈھونڈیں ۹۵ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ استعمال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بڑے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

[illegible]

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب سرجن فرسٹ کلاس خصوصاً بحضور نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی والئی ریاست بہاولپور رسید یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ اور جو اپنی اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت کیلئے صوبہ پنجاب میں خاص نام و شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزاروں مریضوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کر کے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لیئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور درد اعضا جسم پر سیاہ یا سفید داغ یا دھبے درد اعضا کی اکڑن۔ درد شانہ۔ بدھ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش۔ گنٹھیہ۔ دھدر الو۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عا کلاں ہے۔

دیکھنی ٹانک نروائین ٹانک پلز یعنی جب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور۔ کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں۔ تب انکو یہ نروائین ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت برائے نام یعنی ایک خوبصورت ڈبیا میں جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں۔ مبلغ عہ۔ ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے بجائے بذریعہ تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

نامردی کی گولیاں یہ دوا نامردی کیواسطے خواہ کسی قسم کی کمزوری اور رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس للعہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کیلئے بیجا کرو (ہمارے مجرب نامردی کی گولیوں کیساتھ) استعمال کرنے سے دوران شباب کھلاتا ہے۔ بالکل بے ضرر چیز ہے۔ آبلہ وغیرہ بالکل نہیں پڑتا۔ قیمت فی شیشی عہ

گنوریا (سوزاک) قرص کا مجرب ہے جو ذی مرض کے ہزاروں بے شمار نتائج دیکھ کر ثابت ہو چکے ہیں۔ دائمی مریضوں کو دیکھنے نصیب ہوئے ہیں جن سے تمام تر تکلیفیں دور ہو گئی ہیں۔ اگر ہماری دوائی ہفتے بھر استعمال کیجائے تو نئے اور پرانے سوزاک کو شرطیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن سے بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔

سفلس (آتشک) کا مجرب کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہاں تک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر پھوڑے پھنسی اور زخم بھی نکلے ہوئے ہوں۔ اور گلے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور بغیر منہ دکھے مریض کی صحت کامل ہو جاتی ہے اور دوبارہ موسم پر نہیں پھوٹتا۔ قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں ہے۔

جور ہری یہ عجیب و غریب دوا ہر قسم کے بخار کیلئے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پُر تاثیر ہے۔ اور جو تپ بخار کیلئے تو خاص کر شرطیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

سیلیبن پلز یعنی طحال (تلی) اور تاپ تلی بالغ کی گولیاں۔ ان گولیوں سے شرطیہ فائدہ ہوتا ہے قیمت فی بکس عہ۔

استحاضہ کا مجرب یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا و تشنگی لاغری بیچینی و بیخوابی انکے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مہلک دنبل جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ شکر پیدا ہونے و خرابی جگر و دمہ کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس ہے۔

دائمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ انکو چند روز استعمال فرمادیں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس ۱۲ ۔ ۳۲ گولی کا عہ

بواسیر کا عرق مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو۔ شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ۔ مرہم عہ

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات بادگولہ۔ رحم کی مختلف امراض اور خون حیض کی مختلف شکایات کے لیئے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے ملسکتی ہیں۔ بادگولہ کیلئے گولیوں کی قیمت فی بکس عہ۔ دیگر امراض کا حال لکھکر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثلاً دھند۔ جالا موتیا بند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس جدا جدا ادویات ملسکتی ہیں۔ آپ بیماری کا حال لکھیں پوری توجہ کیساتھ دوائی منتخب کر کے ارسال کیجاویگی۔

اسکے علاوہ بہت سی عمدہ دوائیں ہیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں فی بکس عہ۔ بچھو کے کاٹنے کی نادر مجرب دوائی فی شیشی ۲ اور درد سر کی دوائی ۲ ، پوڈر عہ۔ دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ۲ اور درد دانت کی نادر دوائی فی شیشی ۸ ، عرق دافع درد گردہ فی شیشی عہ۔ بچوں کے جمال گھو بند کرنیکی پوڑیاں ۲ پوڈر عہ۔ داد کی دوائی فی بکس ۲ ، گنٹھیہ کی دوائی فی بکس عہ ، تیل فی شیشی عہ۔ بڑی فہرست تیار ہے۔

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دوایہ ہاسپٹل جالندھر شہر سے خط و کتابت کر نیسے ہر قسم کی مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب ملسکتی ہے اور نیز دوایہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت صاف و تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں و دوکانداروں کی نسبت با کفایت ملسکتی ہیں (۲) ادویات کو استعمال کرنے کی ترکیب ہر شیشی وغیرہ کا پرچہ دوائی کیساتھ ملیگا۔ مذکورہ بالا پتہ پر خط مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھجوائی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مفصل فہرست ادویات مفت۔

المشتہر پنڈت امنا تھ میڈیکل پریکٹیشنر و پروپرائیٹر کارخانہ دوایہ میڈیکل ہال جالندھر شہر پنجاب

نمبر ۴۳ | مطبوعہ ۷ مگھر سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

جلسے

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جلسہ بمقام لاہور اندر مندر آریہ سماج وچھووالی ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ۱ بجے دن ہوگا۔ سبھا کے ممبران سے نویدن ہے کہ ضرور شریک جلسہ ہوں۔ کیونکہ نہایت ضروری امور پر وچار ہوگا۔

(۲) آریہ سماج لاہور واقعہ وچھووالی کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ آریہ اوپدیشک تھا جن جن اوشیہ پدھاریں۔

(۳) آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

(۴) لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

(۵) مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر سنہ ۹۶ء و یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

(۶) دھاگووالہ علاقہ سیالکوٹ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

نوٹس

آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ جس وقت وہ کوئی رقم کسی اوپدیشک کی معرفت یا بذریعہ منی آرڈر سبھا کے پاس بھیجیں۔ اسوقت چالان بھر کر دفتر میں بھیجیں کئی آریہ سماجوں نے روپیہ بھیجا ہے مگر چالان اسوقت نہیں بھیجا۔ بلکہ بہت دیر کے بعد بھیجا۔ بعد میں چالان بھیجنا بیفایدہ ہوتا ہے۔ چالان کا روپیہ کے ساتھ آنا ہی ٹھیک ہے بعد ازاں حسابوں کو خراب کرنا پڑتا ہے حساب کا کام جسقدر جلدی اور صفائی سے کیا جاوے۔ اچھا ہے۔ آشا ہے کہ آریہ سماجیں اسطرف ضرور دھیان دینگی۔ بوجہ چند سہائک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ستدھرم پرچارک

آریہ سماجوں کی رکھشا اور بردھی کا اپائے

جب سے ویدپرچار فنڈ کھلا تب سے ہی آریہ پرشوں نے اس فنڈ کی دھن سے سہایتا کرنی آرمبھ کردی لیکن پنجاب دیش کے سینکڑوں گرام اور بیسیوں نگر اب بھی ایسے ہیں۔ جہانکہ اوپدیشکوں کے ابھاو سے ویدک دھرم کی دھنی نہیں پہونچ سکی۔ جو کام اس سال اوپدیشکوں نے کیا ہے۔ وہ نہایت تسلی بخش اور آیندہ کامیابی کی پوری امید دلانیوالا ہے کہاں تو اوپدیشکوں کے ابھاو سے سماجیں مشکل سے ٹوٹ رہی تھیں اور کہاں آج ہم یہ شبھ سماچار سنتے ہیں کہ اس سال چھبیس نئی سماجیں پنجاب دیش میں ستھاپت ہوئیں۔

کہاں تو وہ دن تھا کہ سبھا کے دو تین ہی اوپدیشک ہوتے تھے۔ اور کہاں آج وہ دن ہے کہ اس سے چہار چند اوپدیشک کام کر رہے ہیں۔ کہاں وہ دن تھا کہ پنجاب کی طرح دیگر پرانت کی پرتی ندھی سبھائیں بھی ڈھیلی پڑی ہوئیں تھیں۔ اور کہاں آج وہ مبارک دن ہے کہ راجپوتانہ ممالک مغربی شمالی اودھ کے اندر ہی نہیں۔ کنتو بنگال بہار میں بھی ویدپرچار فنڈ کی ستھاپتی کی کوشش کرتے ہوئے آریہ گن آریہ سماجوں کی رکھشا اور بردھی کے لئے اوپدیشکوں کی بھاری ضرورت کے واقعی نہایت سنجیدگی اور دھرم بھاو سے قایل ہو رہے ہیں۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ لوگ ویدپرچار فنڈ کی تحریک کی کامیابی کے شاکی نظر آتے تھے۔ لیکن آج کیسا سبھ دن ہے کہ راجپوتانہ جہاں پرتی ندھی سبھا نے جہاں ایک طرف ویدپرچار فنڈ کو کھول دیا وہاں دوسری طرف ممالک مغربی شمالی میں محرک ویدپرچار فنڈ کمیٹی کا وجود اس کی کامیابی کی امید دلا رہا ہے۔ کہاں وہ دن تھا کہ وہ ویدپرچار کی دھنی پنجاب کے چند نگروں اور گراموں تک ہی محدود تھی اور آج وہ دن ہے کہ سمگر بھارت ورش میں ویدپرچار ویدپرچار کی گونج اٹھ رہی ہے۔ کیا وہ سمے کہ آریہ گن اندھیرے میں آریہ سماج کی بہتری کے وسایل ٹٹول رہے تھے۔ اور کہاں آج وہ دن کہ بھارت ورش میں آریہ سماجیں مہرشی دیانند کی وصیت کے انوسار ویدپرچار کی تحریک کو یک زبان اپنی جان کہہ رہی ہیں۔

مہرشی دیانند کی وصیت کے پورا کرنے میں کام بھرنے والے آریہ پرشو تو تمہیں یہ کامیابی مبارک ہو! مہرشی کے لگائے ہوئے آریہ سماج روپی برکش کی جڑ کو مضبوط رکھنے کے اپائے کرنیوالے دیر جنو تمہیں ویدپرچار کا کام شبھ ہو! ادنش بھر سے ادھرم پاپ کی کالی گھٹا کو ویداپدیش کے سورج سے ہٹانے والے آریہ پرشو آج سے آنیوالے سال کے لئے اس سے ادھک اتساہ اور پرشارتھ سے کام کرنے کی منچھی پر نگیا دھارن کرو

گزشتہ کامیابی سے اتساہت ہوتے ہوئے اپنے اوچیہ آدرش کے نکٹ اور نکٹ پہونچنے کے لیئے مضبوطی سے قدم بڑھاتے جاؤ۔

دھرم مارگ کے چلنے والے بھائیو۔ اگلی منزل پر پہونچنے کے لیئے کمر ہمت باندھ لو۔ تن من دھن سے نگاتار پورشارتھ کرتے جاؤ۔ اور دم نہ لو۔ جبتک کہ پنجاب دیش کے نگر نگر اور گرام گرام آریہ پرتی ندھی سبھا کے اوپدیشک تمکو ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے دکھائی نہ دیں اس پرچار روپی یگ کے مہان آدیش کو سدھ کرنے کے لیئے بہدر پرشو ویدپرچار فنڈ کے رچے ہوئے مہان ہون کنڈ کی سدھ لو اس ہون کنڈ میں دھن کی آہوتی ڈالنا آپکا پرم کرتب ہے۔ دھن سامگری ہی اس کنڈ کو پورت کرنے کے لیئے پورن پرشارتھ کرکے دکھاتے ہوئے آریہ سماجوں کی تھشا اور بردھی کے سادھن بننے کا سچا گورو حاصل کرو۔ پرماتما آپکے پرشارتھ اور دان کو سپھل کرینگے۔ اوپدیش کی امرت ورشا دگدہ ہردیوں کو شانت کرنیکا سامرتھ رکھتی ہے۔ اور اس آتمک ورشا کے لانے کا اوپائے تمہارے آدھین ہے (ا۔ ر)

ایڈیٹوریل نوٹس

ستھول درشٹی پرش دان کرتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ کہ دان کرنا مانو دھن کا کھونا ہے پرنتو دیر گھ درشٹی دان کو اپنی آنتی کا اوپاد سمجھتے ہیں۔ آنکو الینور کی مہان درشٹی اس سندیہ

ہیں کہتا پر دان کر رہی ہے۔ وہ آتمک نیتروں سے الوبھو کرتے ہیں۔ کہ سورج پرتھوی کے بھنڈار سے جل کا دان گرہن کرتا ہے پھر اسی دان کو جو اسنے پرتھوی سے لیا تھا۔ امرت بناکر پرتھوی پر ورشا تا ہو پرتھوی کے رہنے والے پرانیوں کی کلیان کو سدہ کرتا ہے۔ یہ کلیان ہی دان کا مکھیہ اودیش ہے۔ ٹھیک اسی پرکار دھرم کام میں ہمارا دان کیا ہوا ہمکو روپ بدل کر کلیان پہونچاتا ہے۔ دان کی مہما کو رشی منیوں نے خوب وچارا تھا اور آج تک بھی رشی سنتان دان کے بھاؤ کو دل سے نہیں دور کر سکتی۔ اسمیں سندیہ نہیں کہ آج دیش کال اور پاتر کو وچارے بنا لوگ دان کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں روپیئے جیرہ مندروں کے بنوانے۔ دریاؤں پر نہلانے اور آلسی بھگوے پوشوں کو کھلانے میں بھارت سنتان کے صرف ہو رہے ہیں بھارت سنتان کو سچے راستہ میں چلانے اور سچے پاتر میں دان کرنے کا عملی سبق پڑھانے کی ضرورت ہے۔ آریہ پرشو۔ کیا تم اپنے عمل سے بھارت سنتان کو دان کے بھاو کو بلیٹنے کے لیئے شبھ دان کی مہما نہیں دکھاؤگے کیا جو آنکھیں رکھتا ہے اسکی ذمہ داری اندھوں کو خود رہبر بنکر راہ چلانے کی نہیں ہے ؟ آریہ پرشو سوامی جی کے ست اوپدیش نے تمکو آنکھیں دیدیں اب تمہارا فرض ہے کہ گمراہ بھارت سنتان کے سچے رہبر بنو۔ (ا۔ ر)

جسنے اندریوں کو جیتا وہی جگت جیت ہے

گنگا تٹ پر تپسیا کرتے ہوئے پوتر شلا پر سمادھی لگائے ہوئے رشی نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو کھل کھلا کر ہنستے ہوئے دیکھکر پاس بیٹھے ہوئے شردھالو منش نے نمرتا سے پرشن کیا۔ بھگون ؟ آپ کیوں ہنس رہے ہو۔ آپکی آنکھوں میں پہلے سے ادہک پرسنتا کے چنہ کیوں ودیمان ہیں ؟ رشی بولا۔ میری جے ہوئی۔ اب میرا کوئی شترو نہیں۔ میں نے سب کو جیت لیا میں آج کی یدھ میں شترو کو مردن کرکے دور بھگا دیا۔ اب مجھکو کسی کا بھے نہیں۔ میں اب نشچنت ہو کر نربھے پربندر سوؤنگا۔

ہا ! میری جے ہوئی۔ میری جے ہوئی رشی نے سچ کہا تھا کہ میں نشچنت ہو کر نربھے پربندر سوؤں گا کنتو نکہ کام۔ کرودہ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار یہ ہمارے پانچ پرم شترو ہر سمے ہمیں ستاتے رہتے ہیں۔ انکا بھے ہم پر ہر سمے پربل بنا رہتا ہے۔ اور یدی ہم مہان بل کے ساتھ انکا مقابلہ نہیں کرتے تو ہمیں یہ باندھ لیتے ہیں۔ اور ہمیں ایسا چکنا چور کر دیتے ہیں کہ پھر ہمارا کچھ پتا نہیں لگتا۔ انکے آدھین ہونے سے ہمارا سارا نیچ نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور ہم بل ہین ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کیول شریر ہی کی جوتی مند نہیں پڑ جاتی۔ کنتو آتما بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ اور جب شریر اور آتما دونوں کا بناش ہو گیا تو پھر جینے کا سواد ہی کیا ہے ایسی اوستھا میں جینے کی وہی اچھیا رکھ سکتے ہیں۔ جو ویسی زندگی کو برا نہیں سمجھتے جو موریوں میں رہنے والے کیڑے مکوڑے سے آدمی کی زندگی ہوتی ہے

یہ دشمن ہمارے سمپورن باہر اور بھیتر کی
اندریوں کی شوبھا - پراکرم - بل - ستّو ہم
بھاؤ - ایشوری بھاؤ - دہرم بھاؤ - اور انکے
پرکاش کو ہر لیتے ہیں - اور ہم انکے بس ہوتے
ہوتے ہوئے ایسے سوتے ہیں جیسے پراہی
منش جسے یدھ کرنے کی آگیا ملی ہوئی ہے
تتر بتر کرتا ہوا سونے کی اچھیا کرتا ہے
یا جیسے ٹوٹی ہوئی ناؤ کا میں جس ناؤ کا میں
جل بھر رہا ہے - بیٹھے ہوئے منش سونے
کی اچھیا کرتے ہیں - جب دشمنوں نے
ہمیں اپنا غلام بنا لیا - تو پھر سکھ کہاں
پھر سکھ شانتی کہاں - پھر تو سکھ کی ابلاشا
ایسا ہی ہے مانو بیٹھے ہوئے تیل کی کڑاہی
میں پڑ کر سیت جل میں سنا[...]
پراپتی کا ابلاشی ہونا ہے -

سو بھیر دھرماتما پرش ان دشـ[...]
کرتے ہیں - بھگتی بھاؤ دھـ[...]
لے کر لڑتے ہیں - آتم پر[...]
ہوئے - یہ مہابلی منش ستو[...]
اوپاسنا کی ایسی زبردست گو[...]
ہیں - کہ انکے شستر و نراش ہو[...]
جاتے ہیں - پھر ان مہا پرشـ[...]
ہوتی ہے - اور جب تک یہ[...]
کو پراجے نہیں کر لیتے - تب تک نہیں
آرام نہیں ہوتا - تب تک یہ اپنی جیت نہیں
مانتے - اپنی پورن جے کی پراپتی پر یہ
بلوان منش ایسے جنرل کی طرح جسکی یدھ
کشیتر میں جے ہوئی ہے - اور جو پرسنتا
منتا ہے - یہ مہاتما بھی اسی پرکار سے جے
کی پرسنتا میں ہنستے ہیں - اور آنند مناتے
ہیں -

دشمنوں پر جے پانے کے سمے ایشور انکے
ہردیوں پر آتم پرساد روپی پشپوں کی
برشا کرتے ہیں - پھر انکا بل - انکا تیج اور
سے ادھک ہو جاتا ہے - اور وہ اس پشپ
برشا - اس پرساد کے لئے پرماتما کا دھنیواد
دینے میں آنند کے آنسو بہاتے ہیں (دیوراج)

مرتیو - ایک شبد ہے - جسکا نام سنکر ہر ایک
منش کانپ اٹھتا ہے - ہر ایک ہکا بکا سا
ہو جاتا ہے - ہر ایک منش اپنے عیش و عشرت
میں بیٹھا ہوا ہے - اپنے دوستوں اور متروں
کے ساتھ گلچھرے اڑا رہا ہے - رنگ
رلیوں میں مست ہے - لیکن کیسے نا ہی
[...]
ایسا بھیانک [...]
دیا فی شکل کا بنا کر اپنے [...]
شنکراچاریہ جی مہاراج نے منش کے
مرتیو ہونے کو ایک کوٹھی کے ایک کمرہ
سے اٹھ کر دوسرے پر جا بیٹھنے کی مثال
سے مانا ہے - یا پرانے دھیلے بستر کو اتار
کر نئے پہننے کا نام رکھا ہے -
سکول میں نئے سبق کا پڑھنا اور اپنے
استاد کے سبب جا کر اپنی پچھلی سنتھا سنا[...]

L. Labhu Ram
Nayer
Anand Ashram
Ludhiana.

DELHI ... OFFICE — THREE PIES

دانتوں میں بھیانک نہیں - پرنتو جو ودیارتھی
کہ اپنی پچھلی سنتھا کو ٹھیک نہیں کرتا - نئی
سنتھا کا مطالعہ نہیں کرتا - اسکو پاٹھشالا میں
جاتے ہوئے بھے لگتا ہے - اسکو سکول کا نام
دشمن جیسا کا نام بھیانک معلوم ہوتا ہے مگر
جو طالب علم کہ اپنے پچھلے سبقوں کو طیار کر لیتا
ہے - آئندہ پڑھنے کے لئے مطالعہ کر لیتا ہے
اسکو سکول میں جانے سے بڑی خوشی معلوم
ہوتی ہے -

یہی حال موت کا ہے - ہم لوگ اپنے اعمال
افعال ایسے نہیں کرتے جیسے کہ ہمارے
دلکو اپنے پرماتما استاد کے پاس جانے کے
لئے دل میں آنند معلوم ہو - جب وقت مرتیو کا
[...]ذبان پر آتا ہے یا کان میں سنتے ہیں ڈر
[...]تا ہے - ہم سست و کاہل طیار طالب علم
[...]ح رخصت چاہتے ہیں - یہی چاہتے ہیں کہ
[...]ی سکول نہ کھلے - اور نہ استاد کا منہ دیکھنا
[...]ے - لیکن ہوشیار و محنتی طالب علم جیسا
رخصت سے نفرت کرتے ہیں - ویسے ہی
[...]ماتما پرش جو کہ اپنی زندگی میں اپنے
[...]ن کو سدھار کر اپنے ٹھیک اعمال رکھتے
[...] - وہ اس مرتیو سے ذرا بھی نہیں ڈرتے
[...]رتیو در اصل اپنے کرم اندریوں گیان
[...]یوں کے ذریعہ اپنے آتما کو آرام دینے
کا نام ہے - جیسے منش سارا دن کام کرتے
کرتے تھک جاتا ہے - تو رات کو کیسی آنند
سے نیند آتی ہے - اور نیند کیسے آنند دایک
ہوتی ہے - کسان جو سارا دن ہل جوتنے اور
کھیتی باڑی کے کام میں سر سے پاؤں تک
پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے - رات کو کیسی آنند سے
زندگی بسر کرتا ہے - اسکے کانوں کے نزدیک

گزشتہ کامیابی سے اتساہت ہوتے ہوئے اپنے ادچیہ آدرش کے نکٹ اور نکٹ پہونچنے کے لیئے مضبوطی سے قدم بڑہاتے جاؤ۔

دہرم مارگ کے چلنے والے بھائیو۔ اگلی منزل پر پہونچنے کے لیئے کمرہمت باندہ لو۔ تن من دہن سے نکا تار پورشارتھ کرتے جاؤ۔ اور دم نہ لو۔ جبتک کہ پنجاب دیش کے نگر نگر اور گرام گرام آریہ پرتی ندہی سبھا کے اپدیشک تمکو ویدک دہرم کا پرچار کرتے ہوئے دکھائی نہ دیں ... اس پرچار روپی یگ کے مہان ... دستر کرنے کے لیئے بہدر پرشو ... کے رچے ہوئے مہان ہون کنڈ ک ... اس ہون کنڈ میں دہن کی ... آپکا پرم کرتب ہے۔ دہن سا ... کنڈ کو پورت کرنے کے لیئے پور ... کر کے دکھاتے ہوئے آریہ سماج ... اور بردہی کے سادہن بننے کا ... کرو۔ پرماتما آپکے پورشارتھ اور ... کرینگے۔ اپدیش کی امرت ورشا ... کو شانت کرنیکا سامرتھ رکھتی ہے۔ اور اس آتمک ورشا کے لانے کا اپائے تمہارے آدہین ہے (ا۔ ر)

ایڈیٹوریل نوٹس

سھتول درشٹی پرش دان کرتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ کہ دان کرنا مالی دہن کا کھونا ہے پرنتو دیرگھہ درشٹی دان کو اپنی اُنتی کا اپائے سمجھتے ہیں۔ آنکو ایشور کی مہان درشٹی اس ...

ہیں بھجنا پردان کر رہی ہے۔ وہ آتمک نیترو سے انوبھو کرتے ہیں۔ کہ سورج پرتھوی کے بھنڈار سے جل کا دان گرہن کرتا ہے پھر اُسی دان کو جو اُسنے پرتھوی سے لیا تھا۔ امرت بناکر پرتھوی پر ورشا ہو پرتھوی کے رہنے والے پرانیوں کی کلیان کو سدہ کرتا ہے۔ یہہ کلیان ہی دان کا مکھیہ اودیش ہے۔ ٹھیک اُسی پرکار دہرم کام میں ہمارا دان کیا ہوا ہمکو روپ بدل کر کلیان پہونچاتا ہے ...

... سچے پاتر میں دان کرنے ... کی ضرورت ہے۔ آریہ پرشو۔ کیا تم اپنے عمل سے بھارت سنتان کو دان کے بھاو کو سمجھنے کے لیئے شبھ دان کی مہما نہیں دکھا سکتے۔ کیا جو آنکھیں رکھتا ہے اُسکی ذمہ داری اندہوں کو خود رہبر بنکر راہ چلانے کی نہیں ہے؟ آریہ پرشو سوامی جی کے ست اپدیش نے تمکو آنکھیں دیدیں اب تمہارا فرض ہے کہ گمراہ بھارت سنتان کے سچے رہبر بنو۔ (ا۔ ر)

جسنے اندریوں کو جیتا وہی جگت جیت ہے

گنگا تٹ پر تپسیا کرتے ہوئے لوتر سلا پر سمادھی لگائے ہوئے رشی نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو کھل کھلا کر ہنستے ہوئے دیکھکر پاس بیٹھے ہوئے شردہالو منش نے نمرتا سے پرشن کیا۔ بھگون؟ آپ کیوں ہنس رہے ہو۔ آپکی آنکھوں میں پہلے سے ادہک پرسنتا کے چنہ کیوں ودیمان ہیں؟ رشی بولا۔ میری جے ہوئی۔ اب میرا کوئی شترو نہیں۔ مینے سب جیت لیا ہے آج ک... ...س شترو کو مردہن کر کے دور بھگا دیا ... ہو کسی کا بھے نہیں۔ میں اب سکھہ شانتی ... سو سکونگا۔

...یری جے ہوئی۔ میری جے ہوئی رشی ... کہا تھا کہ میں سکھہ شانتی پرنتو سوؤنگا ... نکے کام۔ کرودہ۔ لوبھہ۔ موہ۔ انکا ... ہمارے پانچ پرم شترو ہر سمے ہمیں ستاتے ... ہیں۔ انکا بجر سم پرہار ہوتا ... ہے۔ اور یدی ہم مہان بل کے ساتھ ... مقابلہ نہیں کرتے تو ہمیں یہہ باندہ لیتے ... ہیں۔ اور ہمیں ایسا چکنا چور کر دیتے ہیں کہ پھر ہمارا کچھہ پتا نہیں لگتا۔ انکے آدہین ہونے سے ہمارا سارا تیج نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور ہم بل ہین ہو جاتے ہیں یہانتک کہ کیول شریر ہی کی جوتی مند نہیں پڑ جاتی۔ کنتو آتما بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ اور جب شریر اور آتما دونوں کا بناش ہو گیا تو پھر جینے کا سواد ہی کیا ہے ایسی اوستھا میں جینے کی وہی اچھیا رکھ سکتے ہیں۔ جو ویسی زندگی کو برا نہیں سمجھتے جو موریوں میں رینگنے والے کیڑے مکوڑے آدمی کی زندگی ہوتی ہے۔

218
گنگا تٹ پر
رشی دیا نند کو

یہ وشے ہمارے سمپورن باہر اور بھیتر کی اندریوں کی شوبھا - پراکرم - بل - ستّ - ہم بھاؤ - ایشوری بھاؤ - دھرم بھاؤ - اور ایکھی پرکاش کو ہر لیتے ہیں - اور ہم انکے بسی بھوت ہوتے ہوئے ایسے سوتے ہیں جیسے پراہی منش جسے یدھ کرنے کی آگیا ملی ہوئی ہے تتر بتر کرتا ہوا سونے کی اچھیا کرتا ہے یا جیسے کوئی ہوئی ناؤ کا بیس جب ناؤ کا بیس جل بھر رہا ہے بیٹھے ہوئے منش سونے کی اچھیا کرتے ہیں - جب وشیوں نے ہمیں اپنا غلام بنا لیا - تو پھر سکھ کہاں پھر سکھ شانتی کہاں - پھر تو سکھ کی ابلاشا ایسا ہی ہے مانو بیٹھے ہوئے تیل کی کڑاہی میں پڑ کر سیت جل میں سنان کرنے کے سکھ پراپتی کا ابلاشی ہونا ہے -

سوربیر دھرماتما پرش ان وشیوں سے یدھ کرتے ہیں - بھگتی بھاؤ دھرم بھاؤ کی شستر لے کر لڑتے ہیں - آتم پرساد کا آہار بنائے ہوئے - یہ مہابلی منش ستوتی - پرارتھنا اپاسنا کی ایسی زبردست گولیاں چلاتے ہیں - کہ انکے شتر ونراش ہوکر دور بھاگ جاتے ہیں - پھر ان مہاپرشوں کی جے ہوتی ہے - اور جب تک یہ ساری شتروں کو پراجے نہیں کر لیتے - تب تک نہیں آرام نہیں ہوتا - تب تک یہ اپنی جے نہیں مانتے - اپنی پورن جے کی پراپتی پر یہ بلوان منش ایسے جنرل کی طرح جسکی یدھ کشیتر میں جے ہوئی ہے - اور جو پرسنّا ہوتا ہے - یہ مہاتما بھی اسی پرکار سے جے کی پرسنتا میں ہنستے ہیں - اور آنند مناتے ہیں -

وشیوں پر جے پانے کے سمے ایشور انکے ہردیوں پر آتم پرساد روپی پشپوں کی برکھا کرتے ہیں - پھر انکا بل - انکا تیج ادھک سے ادھک ہو جاتا ہے - اور وہ اس پشپ برکھا - اس پرساد کے لیئے پرماتما کا دھنیاواد دینے میں آنند کے آنسو بہاتے ہیں (اپدیشک)

مرتیو - ایک شبد ہے - جسکا نام سنکر ہر ایک منش کانپ اٹھتا ہے - ہر ایک ہکا بکا ہو جاتا ہے - ہر ایک منش اپنے عیش و عشرت میں بیٹھا ہوا ہے - اپنے دوستوں اور متروں کے ساتھ گلچھرّے اڑا رہا ہے - رنگ رلیوں میں مست ہے - لیکن اسکے نام ہی ایک تار آ جاوے کہ تمہارا لڑکا مرتیو ہو گیا ہے - فوراً ہاتھ کے طوطے اڑ جاتے ہیں - وہی عیش زہر کی طرح معلوم ہونے لگتا ہے - وہی عیش و تنعم خاک میں ملجاتا ہے - کیا سچ مچ مرتیو ایسی بھیانک چیز ہے جو کہ منش کی شانتی کو اشانتی میں متبدل کر دیتی ہے - جو کہ منش کے عیش کو غم میں بدل دینے کی طاقت رکھتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں - سچ پوچھو تو ہمنے ہی مرتیو کو ایسا بھیانک بنا دیا ہے - ہم نے ہی تو اسکو ڈراونی شکل کا بنا کر اپنے سامنے رکھا ہے شنکراچارج جی مہاراج نے منش کے مرتیو ہونے کو ایک کشتی کے ایک کنارے سے اتر کر دوسرے پر جا بیٹھنے کی مثال سے مانا ہے - یا پرانے میلے بستر کو اتار کر نئے پہننے کا نام رکھا ہے -

سکول میں نئے سبق کا پڑھنا اور اپنے استاد کے سمیپ جا کر اپنی پچھلی سنتھا سنانا دیتھو میں بھیانک نہیں - پرنتو جو ودیارتھی کہ اپنی پچھلی سنتھا کو کنٹھ نہیں کرتا - نئی سنتھا کا مطالعہ نہیں کرتا - اسکو پاٹھشالا میں جاتے ہوئے بھے لگتا ہے - اسکو سکول کا نام دینی سنتھا کا نام بھیانک معلوم ہوتا ہے مگر جو طالبعلم کہ اپنے پچھلے سبقوں کو طیار کر لیتا ہے آئیندہ پڑھنے کے لیئے مطالعہ کر لیتا ہے اسکو سکول میں جانے سے بڑی خوشی معلوم ہوتی ہے -

یہی حال موت کا ہے - ہم لوگ اپنے اعمال افعال ایسے نہیں کرتے جیسے کہ ہمارے دل کو اپنے پرماتما استاد کے پاس جانے کے لیئے دل میں آنند معلوم ہو - جس وقت مرتیو کا شبد زبان پر آتا ہے یا کان میں سنتے ہیں ڈر لگتا ہے - ہم سست و کاہل طیار طالب علم کی طرح رخصت چاہتے ہیں - یہی چاہتے ہیں کہ ابھی سکول نہ کھلے - اور نہ استاد کا منہ دیکھنا پڑے - لیکن ہشیار و محنتی طالب علم جیسا کہ رخصت سے نفرت کرتے ہیں - ویسے ہی وہ مہاتما پرش جو کہ اپنی زندگی میں اپنے جیون کو سدھار کر اپنے نیک اعمال رکھتے ہیں - وہ اس مرتیو سے ذرا بھی نہیں ڈرتے ہیں مرتیو در اصل اپنے کرم اندریوں گیان اندریوں کے ذریعہ اپنے آتما کو آرام دینے کا نام ہے - جبکہ منش سارا دن کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے - تو رات کو کیسے آنند سے نیند آتی ہے - اور نیند کیسے آنند دایک ہوتی ہے - کسان جو سارا دن ہل جوتنے اور کھیتی باڑی کے کام میں سر سے پاؤں تک پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے - رات کو کیسے آنند سے زندگی بسر کرتا ہے - اسکے کانوں کے نزدیک

ہمارے سماج کو اسکی خبر تک نہیں۔ پرنتو جو پرش کہ اپنے دولت میں مخمور ہو کر عیش و عشرت۔ تکلف و تساہل میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں انکو رات بھر نیند نہیں آتی۔ حکیموں کے پاس نیند آور دواؤں کے نسخے تلاش کرنے جاتے ہیں۔ راتکو کروٹیں لیتے ہیں۔ مگر بے چینی اور بیقراری میں وقت بسر کرتے ہیں۔ یہی حال آتمک اودیا میں ہے۔ جو کہ پرش کہ آتمک اودیا جاگ کر ودیا کے پالن میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں انکو مرتیو بھیانک نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ انکو آنند دینے والی ہوتی ہے۔ کیونکہ مرتیو کے پشچات وہ اپنی گیان اندریاں اور کرم اندریاں سوتنتر کرکے وشرام پاتے ہیں۔ مگر جو پرش کہ اپنی زندگی کو پاپوں۔ بدخیالوں۔ کرتویہ کے پالن میں اگیان سے الجھن کرنے میں بسر کرتے ہیں۔ انکو مرتیو کا نظارا بھیانک معلوم ہوتا ہے۔ وہ بے چینی اور بیقراری میں مرتیو کے سمے کو گذارتے ہیں۔ اس لئے منش کو اپنی زندگی ایسی گذارنی چاہیئے کہ مرتیو انکو بھیانک معلوم نہ ہو۔ بلکہ مہا آنند سورگ دھام پہنچانے کا ذریعہ ہو۔ (ج۔ د)

لوکل

دوابہ کی قحط سالی اور جالندھر والوں کی عملی ہمدردی

اتنا تو نہ کر شور و فغاں نالہ اے بلبل
ذرا دل تھام کے دیکھ کہ میری باری آئی

کچھ دن ہوئے کہ دوابہ پنجاب کی حدود میں ایک سرسبز علاقہ سمجھا جاتا تھا۔ عام لوگ آسودہ اور مرفہ الحال و فارغ البال تھے۔ لیکن گذشتہ سال سے بارشوں کی قلت کے سبب دوابہ کی سبزی و تازگی اڑ گئی ہیں۔ وہ سبزی اور طراوت خشکسالی کے ساتھ تبدیل ہو گئی ہے۔ سچ پوچھو تو خالی میدان کا منظر رہ گیا ہے۔ خون سارا خشکسالی نے ہضم کر لیا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے۔ جہاں کہ پچھلے سال ۱۰ سیر پختہ گیہوں کا بھاؤ تھا اور آج وہ حالت ہے کہ سارے سات سیر کا بھاؤ ہم پاتے ہیں۔ دن و رات ہر ایک گلی و کوچہ محلہ سے ہائے ہائے کی پکار آ رہی ہے۔ بیچارے غریب لوگ بھوک کا پتھر پیٹ پر باندھ کر سوتے ہیں۔ سنہ [illegible] کا قحط بنگال آنکھوں میں پھر گیا ہے۔ بیچاری بے کس بیوہ عورتوں کی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ جگر کانٹے کی طرح خشک ہو گیا ہے۔ ہزاروں جانیں بیچاری راتکو بھوکی سوتی ہیں۔ اور کوئی انکی فریاد کو نہیں سنتا۔ حکام بالا کی رائے ہیں چاہے قحط نہ ہو۔ مگر بقول

بہ بانگ دہل خواجہ بیدار گشت
چہ داند شب پاسباں چوں گذشت

چنانچہ میونسپل کمیٹی نے اس ضرورت کو محسوس کرکے ایک جلسہ ٹون ہال میں کیا تھا جس میں کہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پریزیڈنٹ جلسہ تھے۔ قحط کی وجہ سے ملک کی دردناک حالت کا خاکہ کھینچکر کمیٹی نے چندہ جمع کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور قریباً تین ہزار کے چندہ بھی ہو گیا تھا۔ مگر چونکہ اس ہمدردی نے کوئی عملی جامہ نہیں پہنا تھا۔ ہمدردان قوم نے غربا اور فقرا کی روزمرہ ابتر حالت اور گرانی کا زور دیکھ کر ایک عام جلسہ کرنے کی تجویز کی۔ تاکہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں غریب سفید پوشوں اور مسکینوں اور بیوہ زنوں کی دردناک اور دلخراش آواز پہنچائی جاوے۔ چنانچہ مورخہ ۲۰ اکتوبر کو ایک اشتہار منجانب لالہ منشی رام پلیڈر۔ پنڈت دیو چند میونسپل کمشنر۔ لالہ ٹھاکر داس و لالہ جوالا سہائے میونسپل کمشنران۔ خان صاحب میاں فضل کریم خان صاحب وائس پریزیڈنٹ کمیٹی ...... کی طرف سے بعنوان "کیا سچ مچ قحط آن پڑا ہے" نکلا۔ جس میں پبلک کو ایسے الہداد کے لئے چوک سوداں میں مدعو کیا گیا۔ چنانچہ شام کے ۵ بجے جوق در جوق وہاں آدمی جمع ہونے لگ گئے۔ غریب لوگ سمجھتے تھے۔ کہ یہیں وہاں کچھ کھانا ملیگا۔ چنانچہ سامعین کی تعداد ایک ہزار سے بڑھ گئی تھی۔ اور شہر کے تمام معزز رؤسا۔ امرا۔ شرفا مثلاً "........." جمع تھے۔ سب سے پہلے پنڈت دیو چند پلیڈر نے اس مجمع کا مقصد بتلا کر تجویز پیش کی کہ خان صاحب میاں فضل کریم صاحب وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی جالندھر اس جلسہ کے میر مجلس مقرر کیے جاویں۔ پنڈت ہردے نرائن نے تائید کی۔ اور بالاتفاق پاس ہوا۔ بعدہ پنڈت دتاترے نے پنجاب کی موجودہ حالت پر ایک مختصر پرجوش تقریر کرنے کے بعد رزولیوشن مندرجہ ذیل پیش کیا۔

"بلحاظ موجودہ نرخ غلہ و نیز بلحاظ خشکسالی جسکی وجہ سے آئندہ زیادہ سخت قحط کا احتمال ہے۔ اس جلسہ کی رائے میں وہ وقت آن پہنچا ہے۔ کہ سرکار دولتمدار کی طرف سے امدادی کام جاری کیے جانے چاہیئے۔ مثلاً"

عمارت میونسپل بورڈ سکول ہوشیار پور۔ جالندہر کپور تھلہ ریلوے وغیرہ اور تمام خوراک شرخ غلہ دس سیر فروخت کرنا چاہیئے ؎

خواجہ شاہ محمد صاحب وکیل۔ لالہ جواہر لال میونسپل کمشنر لالہ رلارام صاحب ساہوکار۔ پنڈت ہرسنجے نارائن جی پلیڈر نے تائید کی اور بالاتفاق رائے یہہ رزولیوشن پاس ہوا۔

(۲) لالہ منشی رام پلیڈر نے ایک دلولہ انگیز تقریر میں بڑی وضاحت کے ساتھ ظاہر کیا۔ کہ سخت قحط آگیا ہے۔ اور لوگ پیٹ بہوکا رہنے کے سبب کئی قسم کے عیب کرینگے۔ اسپر آپنے رزولیوشن پیش کیا " چونکہ نرخ غلہ گندم ۸ سیر تخمینہ تک پہونچ چکا ہے۔ اور آئندہ اس سے بھی زیادہ گرانی ہونیکا احتمال ہے۔ اس لیئے اس جلسے کی رائے میں گورنمنٹ پنجاب سے باادب التماس کرنا چاہیئے کہ سول کوڈ کی ہدائت کے بموجب اُن ملازمان سرکاری کی تنخواہ میں اضافہ کرے جنکی تنخواہ بیس روپیہ ماہوار سے کم ہے"

مصر نظام الدین صاحب نمبردار آنریری مجسٹریٹ شیخ محبوب بخش صاحب میونسپل کمشنر اور خواجہ شاہ محمد وکیل نے تائید کی۔ بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

(۳) پنڈت موتی رام صاحب پلیڈر نے پیش کیا " چونکہ جو چندہ واسطے دور کرنے سخت قحط کے جمع ہو رہا ہے۔ وہ قحط زدوں کی امداد کے لیئے کافی نہیں ہے۔ اس لیئے گورنمنٹ کی خدمت میں باادب گزارش کی جاوے کہ ہماری "لوکل فیمین ریلیف کمیٹی" کو کچھہ حصہ گورنمنٹ کے قحط فنڈ اور انکم ٹکس فنڈ سے دیا جاوے تاکہ خلق خدا کو کسی قدر قحط کی مصیبت سے حفاظت ملے"

مولوی عبد الرحمان صاحب اور شیخ فضل کریم صاحب نے تائید کی اور بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

(۴) پنڈت دیوی چند صاحب پلیڈر میونسپل کمشنر نے بعد مختصر پُرجوش تقریر کے پیش کیا " معزز میونسپل کمیٹی جالندہر شہر کی خدمت میں التماس کیجاوے۔ کہ جو آمدنی محصول غلہ سے کمیٹی کو ہوتی ہے۔ وہ قحط زدگان کی مدد کے لیئے صرف کیا جاوے۔"

شیخ محبوب بخش لالہ لسنبت رائے صاحب نے تائید کی اور بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

(۵) حکیم فضل احمد صاحب نے تجویز پیش کی کہ " رزولیوشن نمبر اول۔ دوم اور سوم کی نقل گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیجاوے اور نمبر ۴ کی نقل خدمت میں جناب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی ارسال کیجاوے۔"

شیخ فضل کریم خاں صاحب نے تائید کی۔

(۶) پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر جناب نواب حضور والئی ریاست نواب بہاولپور حال پنشنر نے تجویز پیش کی کہ " چونکہ قحط کی سختیاں بیوگان اور سفید پوشوں کے لیئے بہت ہی ناقابل برداشت ہو رہی ہیں۔ اور اوپر کے رزولیوشنوں کی تعمیل سے بھی ایسے ستم رسیدوں تک کوئی مدد نہیں پہونچ سکتی اس لیئے صاحبان ذیل کی ایک سب کمیٹی مقرر کیجاوے۔ تاکہ وہ اپنے ساتھ اور صاحبان کو شامل کرکے باقاعدہ کام شروع کریں اور ہر ایک جائز ذریعہ کو استعمال کرکے مستحقوں کو مدد پہونچا دیں۔ موجودہ فیمین ریلیف کمیٹی سے جس کے پریزیڈنٹ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ہیں بھی مدد حاصل کریں۔

پنڈت دیوی چند میونسپل کمشنر۔ لالہ منشی رام پلیڈر خواجہ شاہ محمد۔ منشی نیاز محمد صاحب وکیل لالہ بھاگمل داس صاحب میونسپل کمشنر۔ میاں فضل کریم صاحب۔ شیخ محبوب بخش صاحب۔"

بیچارے غریب لوگ یہہ کارروائی دیکھہ کر اشاؤں کے پُل باندہ رہے تھے۔ کہ ہماری بھی خدا نے سُنی ہے۔ کیونکہ یہہ سب کوششیں ہمارے لیئے ہو رہی ہیں۔ اسقدر کارروائی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

گزشتہ سنیچر مورخہ ۱۴۔ ماہ نومبر کو اہالیان جالندہر شہر کی طرف سے ایک خاص جلسہ واسطے اظہار افسوس بے وقت وفات لالہ بھورام جی بی اے دوابہ ہائی سکول جالندہر کے میدان میں کیا گیا۔ لالہ منشی رام جی پلیڈر اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ لالہ اتما رام جی منتری پرتی ندہی سبھا پنجاب نے لالہ بھورام جی کے شریفانہ چلن اور بہتر زندگی پر ایک دلخراش تقریر کرکے رزولیوشن پیش کیا۔ کہ حاضرین جلسہ لالہ بھورام جی کی بیوقت وفات پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ پنڈت سورستی رام جی بی اے ریاضی ماسٹر دوابہ ہائی سکول جالندہر نے اسکی تائید کی۔ پھر لالہ گوجرمل فرانسیس منیجر دوابہ ہائی سکول نے لالہ بھورام کی حالت زندگی پر رُلانیوالی تقریر کرکے پیش کیا۔ کہ رزولیوشن نمبر اول کی ایک نقل لالہ بھورام جی کے والدین کو ارسال کیجاوے اور ایک ایک نقل ست دھرم پرچارک بھارت سیوک اور آریہ پترکا میں ارسال کیجاوے۔ اسکے بعد لالہ منشی رام جی پریزیڈنٹ جلسہ نے آخری تقریر کرکے تبلایا کہ ہمکو ایسی بھیانک موت کے لیئے ہمیشہ طیار رہنا

چاہیئے۔ بعدہٗ جلسہ برخاست ہوا۔ نوٹس باقاعدہ تقسیم نہ ہونے کے سبب حاضرین کی تعداد جسقدر کہ امید کیجاتی تھی نہ پہنچی گزشتہ آیتوار کو سماجمندر میں لالہ منشی رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور پھر ایک اوپدیش دیا کہ تت پنچات لالہ دیوراج جی نے استریوں کی جہالت اور اسکے نتیجہ پر تقریر کی۔ تھوڑا دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ نہ معلوم ملک کا کیا حال ہو۔ بادل کبھی کبھی آتے ہیں مگر خالی چلے جاتے ہیں۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

لاہور نگر میں ایک غیر معمولی شادی مہرشی کے کام کے عملی نتیجے

جبکبھی ملک میں ایسے نتیجے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جو خلق اللہ کیلئے ڈاکہ زنی وغیرہ سے نقصان پہنچاویں۔ تو گورنمنٹ کو باشندگان ملک کی رکھشا کی خاطر انکا انسداد کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پس اسے ضرور کوئی نہ کوئی ایسی تجویز نکالنی پڑتی ہے کہ جس سے اس قسم کے آدمی لوگوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بس اسے آریہ سماج کیا ہوا ممکن ہے۔ کہ جب پرانی ماتر پاپ اور ت کے پھل دتا تھے اور کو دل سے دور کر کے بُرے کرموں میں پرورت ہو جاتے ہیں تو وہ بھان گورنمنٹ وہ مہاراجہ کا راجہ اور وہ ہماری رکھشک ہماری حفاظت کیلئے کوئی بھی انتظام نہ کرے اور ہمارے اوپکار کیلئے کوئی بھی مناسب بندوبست نہ کرے۔ میرے خیال میں ایسا ہونا نہ صرف امر محال بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ ہم عملی طور پر دنیا میں اسکا ثبوت پاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھولے نہیں ہونگے۔ کہ جب ہم لوگوں نے ویدک دھرم کو چھوڑ دیا کو عمل کرنا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اودیا روپی اندھکار میں پھنس کر خود غرضی کی لا علاج بیماری کا شکار ہوئے اور جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اپنے ہی فائدہ کے خیال نے ہمیں ایسا دبایا۔ کہ اس بھان گورنمنٹ پاشن ہار کے پتا کو بھول بیٹھے چنانچہ اوشواس اور اشانتی کے سبب ناستک چاروں طرف پھیل گیا تھا سارا دھرم کرم نشٹ بھرشٹ ہو گیا۔ بھارت کی پوتر سنتان ہنا وغیرہ دوشوں سے کلنکت اور دوشٹ ہو گئی ایسے پاپ کرنے کی دلیری سنت وادی کے شتر اور اچھوت جیسے کشتریوں کی اولادوں نے کہانی۔ کہ جس کسی شخص سے ہر دے کا شپ جاتا ہے۔ اور کیچ مند کو آتا ہے۔ ویدک دھرم کی جگہ وام مارگ مت پیدا ہو کر وہ گڈا بھیڑ بھی اس اچھی بڑی میں ہو گئے جنکی باہر لمبے سے سامعین کا جسم کھڑا جاتا ہے۔ ناداو جیتی سے ان نا ہنجار اور بد کردار وام مارگ نے انہوں نے اپنے رشیوں کے نام کو بٹہ لگا دیا۔ شاگرد اور اولاد ہونے کا فخر کھو

کے اعلیٰ معراج پر پہنچی ہوئی قوموں کے بزرگ اپنی تصانیف میں تحریر کرتے ہیں۔ ہاں شوک انکی ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کیا اس آدک رشی مہرشیوں اور پاتنجل جیسے یوگراج منی دو مہاتشیوں کا خون ہماری رگوں میں نہیں آتا تھا۔ نہیں نہیں۔ اسے آریہ بھائیو خون موجود تھا۔ رشیوں کا بیرج ہمارے جسم میں موجود تھا۔ مگر ویدک ودیا کو بھولکر خود غرضی کی مہلک مرض جو ہمکو لگ گئی تھی۔ اس سے وہ خون ہماری رگوں میں جم کر برف کی مانند ہو گیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ ہماری خود غرضی سے ان لیلاوتی گارگی اور سیتا جیسی ماتاؤں کی بجائے مذہبی مسائل سے بہتر مانگنے والی اور اودیا روپی سمندر میں ڈوبی ہوئی استریاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جہاں ماتا سے سنتانوں کو ستیہ وادی اور برہم چاری بننے کا اوپدیش ہوتا تھا۔ وہاں جہوٹھ اور گالیوں کے کہنے میں رچی ہو گئی تھی۔ ہائے افسوس جہاں دوسری قوموں کے بزرگ ہمارے رشیوں کے شاگرد وغیرہ ہونیکا فخر کرتے تھے۔ وہاں بزرگ کی سنتانیں ہمکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوئی وحشی وغیرہ ناموں سے پکارنے لگ گئی تھیں۔ یہہ دو گتی جبکہ بھارت کی ہو گئی تھی۔ تو ست چت آنند سروپ پرماتما نے کیا گیا۔ غوراً سری ۱۰۸ پرمہنس پری براجک چاری جیون گت مہرشی دیانند سرسوتی سوامی کو اس جگت اور خصوصاً بھارت ورش کے اوپکار اور ادہار کے کام پر نیت کیا۔ مہرشی موکش سے دنیا میں آیا۔ اور نیم الوسار برہم چریہ کی اوستھا کو طے کرتا ہوا سنیاس آشرم میں داخل ہوا۔ اور بھارت کو

تصور نہ رہنے سے جگانا شروع کر دیا - جیون مکت
ہو رشی نے خود غرضی کی اصلاح اور ایک
رشی کے دو ویدک دھرم کے پرچار کا نسخہ تجویز
کرکے ہم سب کی تادیب کیا - اور جس ہونے
تک تعلیم جوش دے دیا - اور یہ سکھایا
ودیا ہی اچھا دیوی پیدا ہوا ...
تیاگ بنا کر وہی - تیاگ بنا کر وہی اُٹھی
سمپیا سکھیم - جس دیانند نے جو ادارام کو
بلایا - کہ جیا دھرم ہے - کہ عمر زندگی بسر میں
یا پاک خیالات کو حق کا جامہ بنا دیں - آخر
مہان تپا کی آگ کو پالن کر جنونی جیون
یاترا سے چلتا ہوا ادہم بھی خود غرضی کے
مرض سے نجات پا کر اپنا کریں سوچنے لگے پھر
پھر کیا تھا - دھرم کا ... پیوند کا
از سر نو آغاز ہوا - اور آریہ سماج میں جن
اشخاص نے خود غرضی کی بیماری سے صحت
حاصل کی تھی مختلف کام عملی طور پر کرکے دکھلانے
لگے چنانچہ حال میں ہی ماشیہ ور مہاشہ لالہ کدار ناتھ
تھاپر سیکرٹری آریہ سماج لاہور نے وہ کام کر دکھایا
جو کہ ہمارے آریہ پرشوں کے لئے نمونہ ہے یعنی
انہوں نے چھوٹے بھائی کی بال بدھوا کے
رونے اور بلبلانے پر ترس کھایا - دھارمک
بھائی کے جوش سے آپ لوگ واقف ہونگے
رہا نہ گیا - اور اس کی بید انوسار کرنے پر
ادیت ہو گئے - چنانچہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۶ء بروز منگل
بال بدھوا لودی کی شادی لالہ جیندا رام صاحب
سبھاسد آریہ سماج لاہور سے ویدک ریتی سے
نہایت عمدگی سے وقوع میں آئی - میں جہاں
لالہ کدار ناتھ جی کو اتنی دھنیاواد دیتا ہوں اُن کو یقین
دلاتا ہوں - کہ ایشور ایسے اتم کام کا عوض اُنکو
ضرور دیگا - اور جہاں کہ میں فخر کرتا ہوں - کہ

ہماری سماج میں ایسے ایسے عملی آدمی موجود
ہیں - وہاں اس مہان ایشور سے پرارتھنا
کرتا ہوں - کہ وہ اس جوڑی کو سب بس
... ہمارے ... سے وہ
پورو ک کام کرتے ہوئے رکھے - اور وہ چونکہ
جلد ہی ہماری پیاری بہن شریمتی ہنالی دیوی
اور عزیز دوست لالہ جیندا رام کو وہ دن نصیب
کرے جو ہماری اور بھی خوشی کا باعث ہو سکے
اگرچہ آریہ سمجھو ایک بال ودھوا کا دکھ تو دور
ہو گیا لیکن اُن دیر تک بدھواؤں کی آہوں
نے جو ہمارے اس آریہ ورت کو دھواں دھار
کر رکھا ہے - جب تک ان کے دور کرنے کے لئے
مستعد نہ ہونگے - اور اپنی ان آہ و زاری کرتی
بہنوں کے آنسو نہ پونچھینگے - تب تک ہم کم از
کم رشی منیوں کی اولاد ہونے کا دم تک نہیں
بھر سکتے - اس لئے اے آریہ ویرو اٹھو - اور
ایک ایک آریہ جو بال اور مختلف کاموں کو
اپنا دھرم سمجھتا ہے - وہاں اس بات کو دھرم سمجھ
کر کہ اپنی بال بدھوا بہنوں کے بید کا سکھ
کے لئے بھی پرشرم کرتا ہے - تب بیشک
آپ اپنے دھارمک خیالات کو عملی لباس سے
ملبوس کرتے ہوئے بھارت یا آریہ ورت کو
اعلیٰ معراج پر پہونچانے یا رشیوں کا زمانہ
واپس لانے کا دعویٰ کرنے کے مستحق ہو سکتے
ہیں - اوم شم - آریہ سماج کا خدمتگذار
خاک رہنے ... آریہ لاہور

بقیہ سالانہ جلسہ آریہ سماج پشاور

ہفتہ گذشتہ سے آگے

۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۶ء کو پہلے صبح ہون ہو کے

نیو ماسٹر درگا پرشاد جی نے اُپدیش دیا
ایک ... نے ... کی ... کے ...
کر دیا - اس دھرم ... کا وقت آ گیا
اس وقت ایک صاحب ... کھڑے
اور پیش ... ہوتا رہا ... یا ... کا
اثر دیا گیا - مگر ... اُن کی ... اسماعیل
... ہو کے بند کر دیا گیا - بعد ایک بھائی
نے بولی کے ... میں پیش کیا - ایک
شبھ کی آدتی اور ایک بھائی نے پرشنا
پر جسکو جوابات دیئے گئے - ایک بھائی نے
لیاقت سے ... الفاظ میں ... پرشن کیا اور کی
حقیقت ہم کو ... کو جو تی ما رہنے ... ہو
ایشور کبھی جوتی یا ... کرتی ہے یا نہیں جسکا
اُتر پنڈت راجا رام جی نے دیا - ایک بھائی
نے پرشن کیا - کہ ایشور کی اُپاسنا لازم بالذات
ہے یا ضروری - جسکا جواب ماسٹر جگت رام
جی نے معقول دیا - کہ اگرچہ لازم بالذات
ہے مگر اگیان کی وجہ سے لازم بالذات معلوم
نہیں ہوتی - جیسے جب ... ہو ... اگر
تب باوجود آنکھیں ہونے کے نظر نہیں آتا
بعدہ بھجن و آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا
باہر سے ۲۱ صاحبان تشریف لائے تھے یعنی
صاحب لاہور - جالندھر امرتسر
راولپنڈی کوہاٹ ایبٹ آباد ...
سے تشریف لائے تھے -
علاوہ لکچروں کے پنڈت ... رام جی کا
۱۸۹۶ء کو ہی سماج مندر میں ایک لکچر ہوا
جس میں قریباً ۲۰۰ آدمی ہونگے - ... کی
حاضری ... کے قریب ہوگی - ... اشرفیاں
... روپیہ ویدک کالج کو دیئے - لالہ ...
جی نے باہر کے آئے کا آریہ پرشوں کو ...

لالہ رلا رام اور بابو گنجو مل جی پردھان نے کل باہر سے آئے آریہ پرشوں و ممبران آریہ ممبروں کو ہ ا تاریخ کو پریتی بھوجن دیا۔ علاوہ اسکے مختلف اصحاب نے مختلف مضامین پر ... آ ور بیان کیا۔ اب پنڈت دولت رام جی راولپنڈی سے واپس ہو کر پھر آئے ہیں۔ ان کے اوپدیش آریہ سماج مندر میں ہو چکے ہیں۔ کل سے ایک دھرمسال میں اوپدیش ہوگا۔

آپکا شبھ چنتک
شیو رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور

امرتسر

آجکل شہر امرتسر کے اہنیت بھاگ ہیں کہ چند سادھو صاحبان بباعث اوپدیش گوپال داس جی ودیارتھی جو آریہ منتو کا اوپدیش ہر روز بوقت شام پانچ گور و متعلقہ دربار صاحب کرتے ہیں۔ راہ ویدمت پر آ گئے ہیں انہیں سے دو صاحب نے امرتسر کلب کی ممبری سویکار کی - اور ایک صاحب جو اچھے ودوان ہیں۔ کلب کی سبھا اور سماج کی سبھا میں حصہ لیتے ہیں۔ ایکمرتبہ اپنے منش کے ران یعنی تین فرضوں کا ذکر کیا۔ جو ہر ایک فرد بشر کے لیے واجب التعلیم اور واجب الادا ہیں۔ اس واقعہ سے نتیجہ ضرورت پرچار محسوس ہوتی ہے کہ اچھے اچھے آدمی بھی اوپدیش کے محتاج ہیں۔ یہی نرہی سبھا پنجاب و ممالک مغربی شمالی غور کریں۔

(۲) آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر نے جو کام متعلق اشاعت ویدک دھرم گزشتہ پانچ سال سے اور خاصکر سال گزشتہ سے کیئے وہ دقتاً فوقتاً اخبار ان آریہ دھرم کی وساطت گو جر بذریعہ اخبار ہذا و آریہ پتر کا لاہور ہوتے رہے ہیں اس کلب نے زمرہ طلبا میں داخل اشاعت دھرم جو کوشش کی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کلب میں سوائے چند ہی اصحاب کے باقی کل ممبر جنکی تعداد اسوقت پچاس ہے نوجوان طالبعلم ہیں۔ اس جماعت کی واقفیت اور توسیع علم کے خیال سے ایک ریڈنگ روم اور لائبریری سابق کمرہ میں لالہ رام جیداس جی کی تحریک سے کھولا گیا ہے۔ ریڈنگ روم میں مندرجہ ذیل اخبار خبارات کے صاحبان اڈیٹران نے مفت عطا فرمائی ہیں۔ اور لائبریری کے لیے کتب سرچیا رتھ ویدمول چھ درشن معہ ٹیکا بھاشا اور کل تصنیف سوامی دیانند جی مہاراج اُس جمع کی ہوئی رقم سے جو پانچویں سالانہ جلسہ پر صاحبان وکلاء و دیگر منصفان وغیرہ شہر امرتسر نے عطا فرمائی ہے خریدی گئی ہیں۔ اسی رقم سے سامان متعلقہ مثلاً میز کرسی و الماری وغیرہ بھی خریدی گئی ہے۔ رجسٹر کتب عطیہ و رجسٹر خبارات باضابطہ رکھے گئے ہیں۔ ہر ایک شخص ۲ بجے دوپہر سے ۶ بجے شام تک اس ریڈنگ روم میں ملاحظہ اخبارات و کتب بخوبی کر سکتے ہیں

فہرست اخبارات مفت

(۱) ست دھرم پرچارک جالندھر شہر
(۲) آریہ پتر کا لاہور (۳) بھارت سیوک جالندھر شہر (۴) کانپور گزٹ کانپور شہر
(۵) آریہ ورت دناپور (۶) آریہ بھاسکر ہندی لکھیم پور (۷) وید پرکاشک رودا ضلع کانپور (۸) وید پرچارپترک مراد آباد
(۹) ہمدرد ہند لاہور (۱۰) النسیم آگرہ آگرہ

اسکے علاوہ فہرست ذیل میں دو اخبارات ہیں۔ جو چند مخیر و کریم النفس صاحبان خاص امرتسر اس کلب کیلئے بطور مدد بھیجدیتے ہیں۔

پنڈت کشن نرائین صاحب - اخبار عام مع خیر خواہ رائے سیتا رام جی صاحب اسسٹنٹ انجنیئر بارڈ امرتسر - امرت بازار - رنجیت ناتھ بالوہ گزٹ بابو دینچند جی وکیل ٹریبیون -
لالہ رامسرنداس جی و کانداررسہند وستانی -
لالہ گنڈورام و دکاندار - آریہ درپن - بنگالی بنی وغیرہ

(نوٹ) ریڈنگ روم اور لائبریری کے لیئے صاحبان خیر خواہ ملک و قوم کتب اور اپنے اپنے اخبارات مفت عطا فرمائیں کیونکہ نفنڈ اسوقت کم ہے۔ (واسو دیو من لال شرما)

پیشن

پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر یا کوئی اور مہاشے جوابدیویں۔ بذریعہ اخبار ست دھرم پرچارک۔ پرچہ ... پران کی سنی بنائے اردو " صفحہ ... ثبوت نمبر ... سے ثابت ہے کہ بھاگوت مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں بنایا گیا ہے۔ اور اسی پرچہ کے صفحہ ... پر جو شلوک ہیں ۔ اتیری کی سمرتی کا پران ہے جسکا ترجمہ ہو صاف ظاہر ہے کہ سب تیت بھاگوت بانچتے ہیں۔ اس سے پیدا ہوتا ہے کہ اتیری کی سمرتی بھی بھاگوت بننے کے بعد تصنیف ہوئی۔ کیونکہ اگر یہ ان گرنتھوں میں سے ہوتی تو بھاگوت کا کھنڈن نہ کر سکتی۔ کیونکہ بھاگوت پرانے زمانے میں موجود نہ تھی۔ اور اگر سمرتی مذکورہ بھاگوت بننے کے بعد تصنیف ہوئی تو وہ بھی نئی کتاب ہے۔ کوئی مانیک پتک نہیں ہو سکتی۔ مگر امید ہے کہ صاف صاف جواب بذریعہ ست دھرم پرچارک دیکھئے کہ اتیری

مژدہ

۱ — میں نے آریہ بھائیوںکے فائدہ کے لئے مندرجہ ذیل چند اُردو پُستک نئے تصنیف کرکے اسی اکتوبر مہینے میں چھپوائے ہیں جن صاحبوںکو مطلوب ہوں نقد قیمت بھیجکر مجھسے منگالیں اور قیمت خواہ بذریعہ ٹکٹ یا وی پی پارسل کے ارسال فرمادیں واضح ہو کہ بتقریب جلسہ سالانہ سماج مذکور ماہ نومبر ۱۸۹۶ء کے لئے ان پستکوںکی قیمت بہت کم کردی ہے جسکی تشریح نیچے درج ہے۔ شایقین جلد خریدلیں ورنہ بعد میں پوری قیمت دینی پڑیگی اور عجب نہیں کہ کمی قیمت کے سبب مفصلات کی سماجیں اپنے اپنے پُستکالوںکی بکری کے لئے سب کے سب پُستک یکمشت خریدلیں اور اوروںکے لئے نہ بچیں +

۲ - نِت کرم گُٹکا وہی پُستک ہے جو پچھلے نومبر مہینے میں اُردو پنچ مہایگ ودھی کے نام سے دو ہزار چھپکر ہاتھوں ہاتھ بِک چکا ہے اور اب دوسری بار ایک آریہ بھائی کی خاص فرمایش سے بہت سی اصلاحوںکے بعد نئی شکل میں چھاپا گیا ہے مثلاً (۱) پانچوں یگوںکے کُل منترونکا ارتھ مفصل لکھدیا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ (۲) یہ کُل منتر بحروف دیوناگری ٹائپ کے چھاپہ میں چھپوا کر اسکے ساتھ لگوادئے ہیں۔ (۳) اخیر پر ہندی حروف کے مقابل فارسی حروف لکھدئے ہیں تاکہ فارسی خوان صاحب اُنکی مدد سے خود بخود ہندی حروف سیکھکر منترونکا شدّھ اُچارن کرسکیں۔ (۴) پانچوں یگوںکی کیفیت زیادہ تشریح کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ (۵) منترونکے ارتھ بہت تلاش سے صحیح کرکے لکھے گئے ہیں — (۶) مضمون وغیرہ کی ترتیب بھی درست کیگئی ہے۔ (۷) سماج کے دس اصول بھی اخیر پر چھاپدئے ہیں +

۳ - لالہ امیچند صاحب سُود گوت دوساجھ متوطن ضلع لودھیانہ نے جنکی فرمایش سے یہ

نت کرم گٹکا چھاپا گیا ہے - چار سو کاپیاں اسکی مفت تقسیم کرنے کیواسطے مجھسے خریدی ہیں - جو صاحب مفت لینا چاہیں لالہ صاحب موصوف سے منگالیں جنکا پتہ یہ ہے -

مقام برائچ صوبہ اودھ - باغ راجہ ہیرا سنگہ صاحب سود مرحوم

فہرست کتب

نام کتاب مع کیفیت مضمون	قیمت
نت کرم منتر بحروف دیوناگری متذکرہ فقرہ ۲ ضمن ۲ مندرجہ بالا (۱۶ صفحہ) نوٹ - یہ پستک آریہ سماجونکو یا مفت بانٹنے والونکو ماہ نومبر میں ایک روپیہ کی سو ملینگے	-/
نت کرم گٹکا معہ نت کرم منتر متذکرہ بالا (دیکھو فقرہ ۲) - (۱۱۲ صفحہ) نوٹ - اس گٹکے کی بہت سی کاپیاں لاہور سماج نے خرید لیں اور باقیماندہ ماہ نومبر میں ۲ فی کاپی فروخت ہونگی	۰۲/
گربھادھان ودھی - ویدوکت سنسکارونکا پستک نمبر ۱ (۳۲ صفحہ)	۰/
وواہ سنسکار - ” ” ” نمبر ۲ ”	۰/
نوٹ - یہ دونو پستک نمبر ۱ و ۲ بالکل نئے ہیں انکا مضمون سنسکار ودھی وغیرہ پستکونسے انتخاب کرکے مختصر طور پر لکہا گیا ہے ماہ نومبر میں ان دونو پستکونکی سو سو کاپیاں ۲ - ۲ روپیہ میں ملینگی	
مندرجہ ذیل پستک ماہ نومبر میں نصف قیمت پر بکینگے	
مسئلۂ الہام - یہ پستک پچھلے ماہ نومبر میں بعد تصحیح مزید کے چوتھی بار چھپا تھا اپنے مضمون میں لاثانی ہے - (۲۴ صفحہ)	۰/
سوال وجواب مابین ایک پادری اور ایک آریہ کے (۷۲ صفحہ)	۱۰/
دھرم چرچا - اسمیں اُس مباحثے کا مفصل حال درج ہے جو لاہور سماج کے ایک سالانہ جلسہ پر ممبران سماج کے درمیان مضمون گوشتخوری پر ہوکر باعث تفرقہ لاہور سماج ہوا تھا - (۲۰ صفحہ)	۰/

المشتہر

جیونداس پنشنر لاہور (پردھان آریہ سماج لاہور) ۲۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء

نوٹ - آریہ اُدیش رتن مالا پستک کا اُردو ترجمہ غالباً ماہ نومبر میں چھپ جائیگا - جو آریہ سماجیں ماہ نومبر کی ۱۵ تاریخ تک سو سو کاپی کی درخواستیں بھیجینگی اُن کو یہ پستک نصف قیمت پر دیا جائیگا +

ضمیمہ اخبار ست دھرم پرچارک ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶

فہرست کتب پستکالہ آریہ سماج لاہور واقع وچھووالی

جن کی قیمت بہ تقریب جلسہ سالانہ سماج ہذا ماہ نومبر ۱۸۹۶ء کیلئے کم کی گئی

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت سابق	قیمت حال
	اُردو		
	کتب مرتبہ پنڈت لیکھرام صاحب		
۱	نسخہ خبط احمدیہ بلا جلد	عـہ ۴ر	عـہ ۲ر
	〃 〃 مجلد	عـہ ۶ر	عـہ ۴ر
۲	مسئلہ جہاد	۴ر	۳ر
۳	نوید بیوگان	۱ر	۰ر
۴	تاریخ دنیا حصہ اول	۰۲ر	۲ر
	〃 〃 دوم	۴ر	۳ر
	کتب مرتبہ لالہ جیونداس یا جنکو انہوں نے چھپوایا		
۵	سوال و جواب متضمن حال آریہ سماج	۰ر	-ر
۶	تحفہ درویش	-ر	
۷	خاکساران ہند	۰ر	-ر
۸	اُردو پنچ مہایگ ودھی	۲ر	۱ر
۹	رت کرم گنگا۔ جسکے ساتھ پانچوں یگوں کے مول منتر بحروف ناگری چھاپہ ٹائپ کے چھپے ہوئے شامل ہیں	۰۲ر	۰۱ر
۱۰	رسالہ دیسی زبان	۰ر	-ر
۱۱	زبان سنسکرت	-ر	
۱۲	دو ہندو بیوہ عورتوں کی بات چیت	-ر	-ر
۱۳	اصلاح معاشرت اہل ہنود	۰ر	-ر
۱۴	ایضاً وغیرہ پانچ مختلف رسالوں کا مجموعہ	۰۲ر	۱ر

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت سابق	قیمت حال
۱۵	لاہوری سیاپا	۰ر	-ر
۱۶	سنسکرت زبان کا تنزل	۰ر	-ر
۱۷	ویدک سنسکار نمبر۱۔ گربھادھان ودھی	فیصدی	فیصدی
۱۸	〃 نمبر۲۔ وواہ سنسکار	۲ر ہے	عـہ
	متفرق		
۱۹	ست آنکی پرارتھنا پستک مرتبہ لالہ دیوراج	۰ر	-ر
۲۰	گنگا اشنان اور دان پن۔ دو پستک	۰ر	-ر
	نوٹ۔ یہ دونو پستک سماجوں کو فیصدی دس دس آنے میں ملینگے		
۲۱	دیدہ بصیرت	۸ر	۴ر
۲۲	جگت پرستارتھ	۸ر	۶ر
۲۳	گاین سنسکار	۴ر	۳ر
۲۴	دائرہ حقیقت	۶ر	۴ر
۲۵	سوانح عمری محمد صاحب	عـہ	۱۲ر
۲۶	مسئلہ نیوگ مرتبہ لالہ آتمارام	۱ر	۰ر
۲۷	ثبوت تناسخ خورد	۰ر	-ر
۲۸	ویدک دھرم پرچار مرتبہ رائے ٹھاکر دت	۱۲ر	۱۰ر
۲۹	شرادھ رت کرم اور مہورت دو پستک	۰ر	-ر
۳۰	خدا کی ہستی کا ثبوت مرتبہ لالہ پوربچند مختار	۱ر	۰ر

فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	اصل قیمت	کم قیمت
۳۱	گرنتھی فوبیا	۲؍	ا؍
۳۲	سادھوؤں کی کرتوت جسکو حسب منشاے عدالت کے درست کیا گیا ہے	ا؍	۰؍
۳۳	میلہ چاندا پور	۰۱؍	ا؍
	بھجن کے پُستک		
۳۴	آریہ سنگیت پُشپاولی (اُردو گُٹکا)	۵؍	۴؍
۳۵	سنگیت سُدھاکر	۰۲؍	۰۱؍
۳۶	آریہ پنے پتر کا	ا؍	؍
۳۷	چیدہ بھجن سنگیت سار۔ فی پُستک	ا؍	۰؍
	ہندی پُستک		
۱	یجروید مول	عسعہ	۱۲؍
۲	ساتون اُپنشد ترجمہ پنڈت بھیم سین	ہے ۸؍	عہ ۹؍
۳	تیرتھ وشے	۳؍	۲؍
۴	جیون اُدّیش	۰؍	–؍
۵	پرتیک آریہ	۰؍	–؍
۶	نوین چندری چیلا	۴؍	ا؍
۷	ستیاست وچار ناٹک	۰۱؍	ا؍

نمبر شمار	نام کتاب	اصل قیمت	کم قیمت
۸	رشو سمرتی مول	۸؍	۴؍
۹	بھوج پربندھ سار	۳؍	۲؍
۱۰	شاریرک ورتی	عسعہ	۱۲؍
۱۱	ویدانت پردیپ	۸؍	۶؍
۱۲	تینوں ستک	۶؍	۵؍
۱۳	وشیشٹ درشن پرشست پادبھاش سہت چھاپہ بمبئی	۸؍	۶؍
۱۴	ہارمونیم گائڈ	۶؍	۴؍
۱۵	راجستھان کے کشتریونکے چال چلن پر ایک نظر	ا؍	۰؍
۱۶	سچے دلیش بھگتی کی گورو پیرا ایم یا کہانیاں	۳؍	۲؍
	ہندی بھجن		
۱۷	آریہ سنگیت پشپاولی۔ مجلد	۸؍	۶؍
۱۸	” ” بلا جلد	۶؍	۴؍
۱۹	سنگیت سار	ا؍	۰؍
۲۰	سنگیت سدھاکر	۳؍	۲؍
۲۱	آریہ پنے پتر کا	۰۱؍	ا؍

چند نئے اُردو اور ہندی پُستک چوپُستکالہ میں آئے ہیں

نمبر	نام کتاب	قیمت
	مصنفہ پنڈت کرپارام صاحب جگرانوی	
۱	السیدھ وچار حصہ اول	–؍
۲	” ” دوم	–؍
۳	چھتی اوستھا	–؍
۴	نسخہ تباہی ہند	–؍
۵	بادہ کی ندامت جسکو پُستک پرچارنی سبھا پنجاب نے چھپوایا	۰؍
۶	پُرشارتھ پرکاش مصنفہ برہمچاری نتیانند جی	عہ ۸؍
۷	اِستری دھرم نیتی مصنفہ بابو پنچم سنگھ صاحب ہندی میں	عہ ۴؍
۸	بہشت تاسخ مرتبہ پنڈت لیکھرام صاحب	صفا
۹	سچا یاتری (ایک ناول)	۴؍
۱۰	روپی کیول ہو (”)	۱۰؍
۱۱	رتن پرکاش ہندی	ا؍
۱۲	گرہست آشرم زنانہ نیتی سِکشا	عہ ۴؍
۱۳	حفاظت منی	۲؍
۱۴	تصویر سوامی جی جسکا دام اخبار ست دھرم پرچارک اور آریہ پتر کا میں بارہ آنے درج ہے	۱۰؍

المشتہر:۔ کرشنچند اسسٹنٹ لائبریرین پستکالہ آریہ سماج لاہور وچھوالی۔ ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء

مفید عام پریس لاہور

بقیہ حال سالانہ جلسہ آریہ سماج جنگ گھیانہ

۲۰ دسمبر ۹۶ء کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی - اول ہون ہوا - بعد ازاں سری سوامی بھگوانند جی نے اپنی منوہر بھجن دیا - پھر ایک بھجن کے بعد پنڈت دیوی دیالو جی کا لکچر ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی - دوپہر کو بھجنوں کے بعد اول منتری سماج نے رپورٹ سنائی بعد ازاں پنڈت دیوی دیالو جی کا لکچر ہوا - پھر ایک بھجن ہو کر تیرہمان برہمچاری نتیانند جی نے سنسکرت ودیا کی فضیلت جتلا کر ویدک پرچار فنڈ کے لیے اپیل کی جس پر چاروں طرف سے چندا جمع روپیہ برسنا شروع ہوا - بہت سا حصہ روپیہ کا ہمارے لائق بھائی سردار سلطان سنگھ صاحب سپروائزر اور لالہ ولوا مچند سب اوورسیر کی کوششوں سے جمع ہوا بمقام جھنگ نے بھی جھنگ سے بہت سا روپیہ جمع کیا - گھیانہ میں کچھ تھوڑا پڑ گیا تھا - مگر پھر بھی کافی روپیہ پڑ گیا - خزانچی سماج و ڈاکٹر ملکند صاحب کی کوششوں سے جمع ہو گیا مفصل چندہ ذیل میں درج ہے -

ویدک پرچار فنڈ نقد ۱۸۸ وعدہ ۵۵ میزان ۲۴۳ (۸۹۶)
کالج فنڈ نقد ۲۶ وعدہ ۹۵ میزان ۱۲۱
یتیم خانہ فیروزپور ۴ میزان ۴
کنیا مہاودیالہ جالندھر نقد ۱۲ وعدہ میزان ۱۲
مشن فنڈ نقد ۳
آنا فنڈ نقد ۱۲
کل میزان نقد ۲۴۵ وعدہ ۱۵۰ میزان ۳۹۵

علاوہ اس کے ایک سٹ چاندی - علاوہ بکری ایک چھری جو بوقت سردار سلطان سنگھ

صاحب نے پانچ روپیہ کو خرید لی - دان کے بعد تیرہمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا لکچر ہوا - بعد ازاں لالہ جیندا رام جی نے ایک لاونی گائی - اس موقعہ کے لیے ہندو سبھا نے سماج میں گھبن ڈالنے کے لیے نئی طرح کی چالیں چلیں - پنڈت شام لال کو منگوا کر شاستراتھ کا رولا ڈالا - منڈپ کے قریب آ کر دیا کھیان دلایا - مگر جب سماج کی طرف سے جواب ملا کہ بروئے ضابطہ ہم شاستراتھ کو تیار ہیں خواہ کسی مضمون پر ہو - پھر تو پانی کی طرح بہہ گئے - کارروائی مفصل شاستراتھ علیحدہ شائع ہوگی - باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیاد دیکر مضمون کو ختم کرتا ہوں -

آپکا کانشی رام سکریٹری
رقم آریہ سماج جھنگ گھیانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پریہ ودھاشتہ منتریان آریہ سماج اے - جی نمستے -

اس دش کے آرنبھ میں ایک ایک کاپی بک کی ہر ایک آریہ سماج کی سیوا میں بھیجی گئی تھی - اور سرکلر چٹھی نمبر ۳ مورخہ ۲۰ دسمبر ۹۵ء کے دوار انویدن کیا گیا تھا کہ جو رقم کسی فنڈ کی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی جاوے - وہ چالان بک میں درج کر کے بھیجی جاوے - اور ایک پرت چالان کی خزانچی سبھا اور دوسرا پرت منتری سبھا کے پاس آیا کرے - مگر اس چٹھی پر اکثر سماجوں نے بالکل دھیان نہیں دیا -

چونکہ یہ روپیہ کا معاملہ ہے - اس لیے اس پر خاص دھیان دینا چاہیے - اگر سماجوں کا بھیجا ہوا روپیہ کسی طرح کھویا جاوے - یا نقصان ہو جاوے - تو اسکی ذمہ وار وہ سماج ہوگی - جو ہدایات پر عمل نہ کریگی - اگر ویدک یا اور کسی معتبر آدمی کی معرفت روپیہ بھیجا جاوے - تو چالان براہ راست فوراً سبھا کے دفتر میں بھیجا جانا چاہیے - میں آشا کرتا ہوں کہ بھوشیہ میں آریہ سماجیں قواعد کی پوری پابندی کرینگی - اور بہت احتیاط سے کام کرینگی -

آپکا سیوک
جے چندر منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سیوا میں منتریان آریہ سماج ہائے
پریہ ودھاشے جی - نمستے -

آپکی سیوا میں سرکلر چٹھی نمبر ۱۵ - مورخہ ۹ جون ۹۶ء کے دوارہ پرارتھنا کیگئی تھی - کہ آپ شانتی اور چار آنہ فنڈ وغیرہ کے متعلق جسقدر رقم آپکے پاس جمع ہے - وہ جلدی بھیجیں - بہت تھوڑی سماجوں نے اس سرکلر چٹھی پر دھیان دیا ہے آپکو معلوم ہوگا - کہ اس سال کے بجٹ میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۵ء کو پاس ہوا تھا - ایک ہزار روپیہ کا دو شانتی - ہزار روپیہ کا چار آنہ فنڈ - اور ہزار روپیہ کا ... فنڈ کی آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا تھا لیکن دو شانتی میں ۸۰ روپیہ - چار آنہ فنڈ میں ... روپیہ اور ... فنڈ میں ... روپیہ اب تک آئے ہیں - مجھکو امید تھی - کہ آریہ سماجیں اس تخمینہ سے بڑھکر دھن بھیجکر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سہایتا کرینگے لیکن مجھے ہرگز یہ کہنا پڑتا ہے - کہ آریہ سماجوں نے

تخمینہ کو بھی پورا نہیں کیا۔

۲۸۔ نومبر ۱۸۹۶ء بروز سنیچر کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور کے مندر واقع وچھووالی میں ۸ بجے رات کے ہوگا۔ اسمیں سالانہ بجٹ بھی پیش ہوگا۔ جب تک آریہ سماجیں اپنا اپنا لگا یا دشانش۔ چارآنہ فنڈ۔ آنہ فنڈ۔ ویدپرچار فنڈ۔ چرنجی لال میموریل فنڈ وغیرہ کا اسوقت تک نہ بھیجیں خرچ اور آمدنی کا ٹھیک تخمینہ لگانا مشکل ہے۔ لہٰذا پھر التجا کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور ۱۵۔ نومبر ۱۸۹۶ء سے پہلے ہر ایک فنڈ کا بقایا جو آپکے پاس موجود ہو بھیجدیں۔ (۲) نقشہ آمدنی کا ارسال خدمت ہے۔ اسکو بھر کر دفتر سبھا میں بھیجدیں۔ (۳) کئی آریہ سماجوں نے باوجود بار بار لکھے جانے کے بھی اب تک نہ نقشہ جات بھیجے ہیں۔ اور نہ اپنا پرتی ندھی منتخب کر کے اطلاع دی ہے اسواسطے اب ان سماجوں کے منتری بھاشیوں کی سیوا میں پھر نویدن کرتا ہوں۔ کہ ۱۵۔ نومبر ۱۸۹۶ء تک ضرور نقشہ جات بھیجدیں اور پرتی ندھیوں کی انتخاب سے اطلاع دیں۔

(نوٹ ۱) جو سماجیں کسی خاص کارن سے اپنا دشانش وغیرہ ۱۵۔ نومبر تک نہ بھیج سکیں وہ اپنے اپنے پرتی ندھیوں کے ہاتھ ارسال بھیجدیں۔

(نوٹ ۲) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھاسد ہر تیسرے سال منتخب ہوتے ہیں۔ دسمبر ۱۸۹۶ء سے دوسرا سال شروع ہوگا۔ لیکن جن سماجوں نے اب تک اپنے پرتی ندھی منتخب نہیں کیے۔ وہ ضرور منتخب کر کے اطلاع دیں۔

آپکا سیوک
جے چند اپمنتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت پورنانند جی اپدیشک نے ۱۲۔ اگست ۱۸۹۶ء سے ۲۵ تک شملہ میں ۲۶۔ کو کسولی ۲۷۔ کو سکالکا میں۔ ۳۰ و ۳۱۔ کو ابیب آباد میں۔ یکم و ۲۔ ستمبر کو راولپنڈی میں ۳ و ۴ کو کوہاٹ میں۔ ۶ سے ۹ ستمبر تک بنوں میں۔ ۱۱ و ۱۲ ستمبر کو ڈیرہ اسمعیلخاں میں۔ ۱۳ کو کروڑ میں ۱۴ سے ۱۷ ڈیرہ غازیخاں میں۔ ۱۸ کو مظفر گڑھ میں۔ ۱۹ سے ۲۱ تک سکھر میں۔ ۲۶ و ۲۷ کو جھنگ میں۔ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کو کمالیہ میں بھرمن کر کے اپدیش اور ویاکھیان دیے۔ آجکل انبالہ۔ کالکا سے بھرمن کر کے شملہ میں پرچار کر رہے ہیں۔

حکیم سنت رام جی پرچارک نے یکم ستمبر سے ۴ ستمبر تک دیانگر میں تین ویاکھیان دیے۔ اور ایک مولوی سے دھرم چرچا کی۔ ۶۔ کو کوٹلی صوبتی میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۱۳۔ کو موضع راووال (گوجرانوالہ) میں ایک ویاکھیان دیا اور ایک برہمن سے شاستر ارتھ کیا۔ ۱۵۔ کو آریہ سماج لاہور کی ڈیبیٹنگ کلب میں لکچر دیا ۱۷۔ ۱۸ کو پسرور میں دو لکچر دیے۔ ۲۰ سے ۲۳ تک موضع کیرو کی میں گلوشاہ کے میلہ میں بڑی دھوم دھام سے پرچار کیا۔ بارہ آدمی آریہ سماج کے ممبر بنے۔ اور ایک مولوی صاحب نے شدھ ہونیکی درخواست کی۔

پنڈت دولت رام جی اپدیشک نے ۶ و ۷ ستمبر کو وزیر آباد آریہ سماج کے وارشک اتسو پر دو اپدیش دیے۔ ۹ و ۱۰ کو لودھیانہ میں دو ویاکھیان دیے۔ ۱۲ و ۱۳ کو جگراؤں کے اتسو میں ایک اپدیش اور دو ویاکھیان دیے ۱۹ و ۲۰ کو آریہ سماج نکودر کے جلسہ میں

ایک اپدیش اور ایک ویاکھیان دیا ۲۴ کو ملتان میں ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک شخص بھیم راج کا بنا۔ ۲۵ کو سکھر میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۲۶ سے ۲۸ تک کہ مہ تمیں تین اپدیش دیے اور پانچ شخص نئے ممبر بنے۔ ۳۰ کو سکھر میں ایک ویاکھیان دیا۔

پنڈت رام رتن جی پرچارک نے ۱۶ سے ۱۸ اگست تک جگراؤں میں دو ویاکھیان دیے۔ اور بھجن گائے۔ ۲۲ کو بسیاں میں ایک ویاکھیان دیا ۳۰ و ۳۱ کو سیٹ آباد کے اتسو میں بھجن گائے اور بکھر کیرتن میں تین لکچر دیے۔ یکم ستمبر کو بھیجہ صاحب (حسن ابدال) میں ہرم وشیہ پر ایک لکچر دیا اور بھجن گائے۔ ۲ ستمبر کو لدھیانہ میں بھجن گا ۲ سے ۱۴ ستمبر تک جگراؤں میں ۳ لکچر مختلف مضامین پر دیے۔ ۱۵ کو بسیاں میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۱۶ کو رکے کوٹ میں بھجن گائے۔ ۲۰ کو چھوپار (لودھیانہ) کے میلہ پر لکچر دیے ۲۳ کو رائے کوٹ کے میلہ پر پرچار کیا۔ ۲۴ کو وہاں ہی لکچر دیا۔ ۲۶ کو جگراؤں میں ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک ادواسی سادھو سنگھ اس سے شدھ ہو کر ممبر ہو گیا۔

پنڈت تولارام جی سندھی پرچارک نے یکم ستمبر سے ۵ ستمبر تک نئے سکھر میں۔ ۶ کو لدھی میں ۷ و ۸ کو نہر نئے سکھر میں۔ ۹ کو پورانے سکھر میں۔ ۱۰ کو راجا بیر میں۔ ۱۱ کو غریب آباد میں۔ ۱۲ کو پورانے سکھر میں۔ ۱۳ کو نئے سکھر میں ۱۴ کو بیرا دسال میں۔ ۱۵ کو راجا بیر میں ۱۶ کو بندرہی میں۔ ۱۷ کو غریب آباد میں۔ ۱۸ کو روہڑی میں۔ ۱۹ کو پورانے سکھر میں۔ ۲۰ کو کالکا دیوی کے مندر پر۔ ۲۱ کو روہڑی میں ۲۲ سے ۲۵ تک نئے سکھر میں۔ ۲۶ کو پورانے سکھر میں

۲۸ کو غریب آباد میں - ۲۹ کو سدر ہی میں اور ۳۰ کو نیچے سکھر میں آریہ دھرم کا اپدیش کیا اور پرنشٹ ہوئے - چار شخص آریہ سماج کے ممبر بنے -

آریہ سماجک خبریں

— تھیکل ضلع انبالہ میں ایک کنیا بیو بعمر ۱۷ سالہ ایک ہیرے اتم برہمن خاندان کی اپنا پنرلوہ کرنا چاہتی ہے - برادری کے لوگ اسکو دق کر رہے ہیں - بیدھوا ادھار سبھا کو چاہیئے کہ اسکے ارادہ کو پورا کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہیئے - ورنہ ممکن ہے بیچاری مظلوم برادری کی سختی سے اپنے ارادہ سے باز رہ جاوے -

— ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو جلال آباد ضلع امرتسر میں پنڈت شادی رام دھرم سبھا امرتسر کی طرف سے اپدیش کرنے گئے - وہاں پر آریہ سماجیوں نے گیتا اور نیم شاستر ارتھ مقرر کیئے - دوسرے روز شاستر ارتھ ہوا جس میں اپنے پیش کردہ پران مورتی پوجا کے وشے کے ویدوں سے نہ دکھلا سکے جسپر پبلک نے انکی ناکامیابی ثابت کی - اس سے اگلے روز مہر تک شرادھ کے وشے پر بحث ہونی تھی - مگر پنڈت جی صبح ہی بلا لیئے وقت کے روانہ ہوگئے -

— سکھو ضلع لائلپور میں پنڈت رام رتن جی اپدیشک نے ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا -

— برہمچاری ٹھاکر داس جی نے ۵ نومبر ۱۹۲۶ء لغایت ۸ نومبر ۱۹۲۶ء قصبہ ٹکیراں ضلع ہوشیارپور میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - برہمچاری جی آیندہ بھی اس علاقہ میں اور بھی سرگرمی سے کام کرینگے -

— مصطفےٰ آباد میں بہت سے لوگ آریہ سماج کی سخت مخالفت کرتے اور بار بار جھگڑے کرتے ہیں کیا شرم کی بات ہے خود تو انکا ایک بھائی مسلمانی سے منہ کالا کرتا پکڑا جاوے - اور آریہ سماج کا حقہ پانی بند کرنے کی کوشش کریں - یاد رکھیں یہ آریہ سماج ہی آپکو راہ راست پر لاویگا -

— کرنال آریہ سماج کے سابقہ منتری لالہ کرپا رام جی کے مستعفی ہونے پر بجائے انکے بابو نہال سنگھ منتری مقرر ہوئے ہیں - اس لیئے آیندہ کل خط و کتابت بابو نہال سنگھ جی کے نام ہونی چاہیئے -

— صدر شاہ پور میں ۱۳ نومبر کو لالہ سر چند اس صاحب نے سوامی جی کی یادگار ہیں ہون کرایا - دو روپیہ مختلف اخباروں کی امداد میں دان دیا - اس سماج نے ہندو یتیم بچوں کیلئے یتیم خانہ کھولا ہے جسکا اشتہار چیپچہ مفصل گزشتہ میں درج ہے - مفصلہ ذیل اصحاب نے اس کار خیر میں امداد دی - لالہ شنکر داس وکیل نے دس یتیموں کا سفرخرچ جانے سکونت سے فیروزپور میں ہو سکیگا اور پانچ ایسے یتیموں کا جو فیروزپور جانے کے قابل نہ ہوں - چھ ماہ کا خرچ اور مہتہ دونی چند جی نے بھی لنبر صدر سردار گوپال سنگھ جی نے ایک بچہ کو چھاونی شاہ پور تک پہنچانے کا خرچ اور ایک بچہ کی خوراک کا خرچ بہت سا چندہ لکھا گیا ہے - جس میں آٹھ روپیہ نقد وصول اسوقت ہوئے - مہتہ دونی چند جی سول سرجن کے ۶ نومبر ۱۹۲۶ء کو ہون ہوا - لالہ گوکل چند صاحب پردہان آریہ سماج صدر شاہ پور میں تبدیل ہو کر آئے ہیں سماج مندر میں ہر اتوار ہون ہوئیکی تجویز قرار پائی - برادر دیوالی آریہ سماج مندر میں روشنی کی گئی لالہ نند داس وکیل اور لالہ شیو رام جی نے لیکچر دیئے -

— پنڈت رام سرن داس ممبر آریہ سماج سکھر نے یتیم خانوں کی امداد کے لیئے مبلغ ۵ روپیہ خاص دوا خانہ سیالکوٹ کو بھیجا ہے -

بواہ کیلئے ضرورت

میرے پتر جسکی عمر ۲۰ سال کی ہے اور جو کہ ویدک نیتر الدین مشنو دہک ہیں - زیادہ تر خوبی یہ ہے کہ برہمچاری سناڈھ برہمن ہیں - معاہدہ شادی کی ہے - ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنی چاہتے ہیں جسکی عمر بارہ سال سے زیادہ ہو لکھی پڑھی ہو - اور کار خانگی کرنے میں ہوشیار ہو - بیاہ ویدک ریتی سے ہوگا - اس رشتہ میں جس کسی کو ویوہار کرنا ہو نیچے لکھے پتہ سے کرے آپکا داس

رادن لال ممبر آریہ سماج اجمیر

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

میرے دو منتر میر بانوں کو اپنی اپنی کنیا کے لیئے لائق بر کی ضرورت ہے - ہر دو کنیا ہندی وغیرہ پڑھی ہوئیں بعمر ۱۴ - ۱۲ سال ہیں - درخواست بہت جلد راقم کے پاس آنی چاہیئے - بر میں صفات ذیل ہوں - (۱) عمر ۱۸ سے ۲۵ سال تک اور نقص بدنی سے پاک ہو (۲) معقول روزگار رکھتا ہو - یا معقول روزگار ملنے کی کامل امید ہو - (۳) قوم کا کھتری نہ بھی ہو - زیادہ کا مقابلہ درخواست آنے پر سمجھا جاویگا - اگر صفات بالا کے ساتھ آریہ بھی ہو تو ترجیح دیجاویگی - المشتہر

پورن چند وکیل عدالت لودھیانہ

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

لڑکا چار کھتری کھنہ سیٹھ - مرہوترہ اقوام میں سے ہو عمر ۱۶ اور ۳۰ سال کے اندر صحت بدنی عمدہ - گذارہ معقول آریہ خیالات کا ہو - شادی ویدک ریتی سے ہوگی - خط و کتابت

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں اہالیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی بچوں سے لیکر بوڑھوں تک یکساں مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس پیسہ (۵) مصری ممیرہ فی تولہ ہ محصولڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پیر وپنیسر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تارہ شہادت

میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ سفید کو تین اشخاص پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویات کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا - ایک بچے کی آنکھ کے پردہ میں زخم تھا - اور دو مستورات ہندوستانی کو جنکو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا - اور ایک کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں یہ جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لیے تیار نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ مثل لوگوں پر بذریعہ ڈاکخانہ نجات فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو یاد کریں براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمائیں - رقم ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جالل اپربرما - ۹ - مارچ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب بعد تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو ہمیشہ دھند و ناخونہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بوریک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ کے ایکہفتہ کے استعمال سے کچھ فائدہ ہو گیا -

رقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر بمقام دہیندہ - ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - در حقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی - رقم مسٹر محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ و سیشن جج قسمت جالندھر (۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء)

میں اس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے - رقم خان بہادر ڈاکٹر رحیم شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈسپنسری کالج لاہور - ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے - ان لوگوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان لوگوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -

رقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء

پانچھزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچھزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو الاسوسی ایٹیڈ بنک میں اسی مطلب کیلئے ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

فوائد

سندات روح حیات



روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پروائی کیجانشیں بیا بے عہد الیوں یا خلاف قدرت لطف اٹھانے سے امراض کمزوری اعصاب ور طرح طرح کی شکایات پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ ہمارے مقوی ہی روح کو استعمال کریں۔ دو دیوم میں ہی فوری اثر دکھاتا ہے دیگر امراض جو کثرت تو جہات اور طفولیت کی بدکرداریوں سے لاحق ہوتی ہوں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی درد کمر ذیابیطس ضعف مثانہ جریان ضعف دماغ معدہ جگر اختلاج قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری لاغری۔ پیر دنتی زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے لطف یہ کہ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان عضووں پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اس کے مقوی ممسک ہونے کے قابل دھوبی کے مداح ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کے واسطے لفٹنٹ سرجن صاحب سند یافتہ یونیورسٹی انگلستان و دیگر معزز صاحبان نے تجربہ فرما کر اس کی تصدیق کی ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

مصدقہ ڈاکٹر ...

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اشتہار

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات ۲ بوتل (عہ) روغن دافع سستی ایکٹیشی (للعہ) مادرزاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری گوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کجی۔ دل دماغ۔ معدہ۔ جگر کی کمزوری کیوں نہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ) ♦
نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسیقدر بیماری باقی رہجاوے۔ تو ازالہ مرض کے واسطے اور کتنی دوائی بلا قیمت دیجاویگی ♦

المشتہر

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر مینجر شفا خانہ عام لاہور متصل کوتوالی

... مفصل فہرست کے واسطے ۱ پائی کا ٹکٹ عنایت ہو۔ مرد بکس ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے ♦ شمشیر پرنٹنگ ورکس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلشر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ: ہم سب اپس میں متر کی نگاہ سے دیکھیں

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۱ — سمبت ۱۹۵۳ بکرمی

اُدیش

(۱) ویدوکت ست دھرم کا پرچار اور ترقی ستیہ کے لئے کرنا (۲) شاستریک آتم تتو کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی معاملات حیوان پر تبصرہ کرنا (۴) اہم واقعات دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا ::::::::

نیم

(۱) قیمت عام خریداران ... محصول ڈاک ... چار روپیہ ... تین روپیہ ... سالانہ ... (۲) ... (۳) ... کسی خاص انتظام ...

ہفتہ وار ہر جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اشتہار

ناظرین عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل فائدہ عام کیلئے تیار کی گئی ہیں دکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں اور ایسی بھی ہیں جن کو ضرورت ہو میری دکان سے آزمائش کر سکے منگا لیں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور کیسی فائدہ مند ہیں۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکور کی قوت فرح و دماغ روشنائی چشم اکسیر... کے واسطے مفید ہے۔ خون بڑھاتی ہے۔ اور قوت کو بڑھاتی ہے۔ اور دماغی ضعف کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ دو ہفتہ کیلئے کافی ہے۔ **دوائی اُٹھرا** ... جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی ہو ان کو واسطے مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ... **دوائی خارش** تر و خشک ... خارش ہر قسم کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ... **حب ... اکسیر** ... خواہ کیسا ہی پرانا ... ہو۔ دوائی مذکور بغیر ... کسی قسم کی تکلیف کے ... بالکل فائدہ کرتی ہے۔ قیمت فی روپیہ ... **حب ...** عجیب و غریب ... اگر ... ہو تو ... بالکل فائدہ کرتی ہے۔ قیمت فی ... یعنی ... ایک ... حب کی ... موجود ہے۔ ... آدمی ... ہو کر ...

کیسا ہی ... ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ روپیہ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ۲ ... **دوائی تپ دق و سل** کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ... **حب عطریس** حب مذکور نزلہ و زکام ... کھانسی ... امراض بادی ... اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۱۲ ... **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی حاصل ہوتی ہے قیمت ۱۲ **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ ... اصلاح ... یعنی ہضم ... دافع قبض ... مقوی دماغ و تصفیہ خون ... قیمت ۱۲ گولی دو روپیہ۔ **یاقوتی بازار** ... کے لئے نہایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی ... تقویت اعضا رئیسہ ... اور ... کی صفائی اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ ... **سرمہ ... ریکی** ... ضعف بصر ... کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... ہر قسم ... **المشتہر**

حکیم ... واقع بازار ... جالندھر شہر

دو دو ... کی بنائی ہوئی ہر مرض کی اکسیر دوا ... میں ...

آنکھ کی کوئی ... ایسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن ... تجربہ اور کوشش سے یہ دوا کمالی ہے جس کی ... یا ان میں کوئی خرابی آ گئے ... ہیں یا ... نقص یا کمزوری ہو تو اس ... کے لگا نے سے یا گولی کے کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی کو عورتوں کی ... بیماری سے آرام ہو جاتا ہے ... شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ

عرق ... فرنگی ...

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ... بہت ... نہیں ... ۵ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ استعمال ... شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ ... آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال ... دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر ... کا بنایا ہوا ... ہم نے بھی ... حالتوں میں ... استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

[illegible]

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

مندرجہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف لیفٹیننٹ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب جن فرزند ارجمند حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی آئی ای والئی ریاست بہاولپور
ڈسند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اور جو اپنی اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت کے لئے صوبہ پنجاب میں خاص نام و شہرت
رکھتے ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزارہا مریضوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنیسے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اسکی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ ناسور درد اعضاء جسم پر سیاہ بدنما داغ یا دھبے درد اعضا کمی اشتہا۔ درد شانہ۔ بدھ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش۔ گنٹھیہ۔ درد زانو۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلان ہے۔

ویجیٹیبل نروائین ٹانک پلز یعنی حب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ بے رونق ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور۔ کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہوگئی ہوں۔ تب انکو لئے یہ نروائین ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ پیچ کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گمشدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت برائے نام یعنی ایک خوبصورت ڈبیا میں جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں بمبلغ ... اور ۹۶ گولی کا بکس ... ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے بجائے بذریعہ تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

نامردی کی گولیاں یہ گولیاں نامردی کیلئے خواہ کسی قسم کی کمزوری اور رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور پورا لطف جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس ...

روغن طلاء صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کیساتھ استعمال کرنے سے) دوران شباب کے لطف دکھلاتا ہے۔ بالکل بے ضرر چیز ہے۔ آبلہ وغیرہ بالکل نہیں پڑتا قیمت فی شیشی ...

گنوریا (سوزاک) قرحہ کا مکسچر ان تکلیف دہ مرض کیلئے ہزاروں بیماروں نے نتائج تھوڑے دنوں میں مریض کو دیکھنے نصیب ہوئے ہیں جس سے تمام عمر تکلیف میں گذرتی ہے۔ اگر ہماری دوائی ہدایت کے مطابق استعمال کیجائے۔ تو پرانے سے پرانے سوزاک کو بشرطیکہ چند روز میں تجربہ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن پیپ سے بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

سفلس (آتشک) مکسچر کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہانتک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر جابجا پھوڑے پھنسی اور زخم بھی نکلے ہوئے ہوں۔ اور گلے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور بیمار تندرست ہو کر ... صحت کامل ہو جاتی ہے اور دوبارہ موسم پر نہیں چھوٹتا۔ قیمت فی شیشی خورد عہ کلان ہے۔

جوہری یہ عجیب و غریب دوا ہر قسم کے بخار کیلئے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پر تاثیر ہے۔ اور جو تھیا بخار کے لئے تو خاص کر بہترین علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزاء سے تیار کیگئی ہے۔ قیمت فی شیشی ...

سپلین پلز یعنی طحال یا تاپ تلی یا لف کی گولیاں۔ ان گولیوں سے بشرطیکہ فائدہ ہو ورنہ قیمت واپس۔ فی بکس عہ۔

استھما مکسچر یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی و لاغری ... انکے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مٹھاس جو کا نیکل (شکر) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ نیز پیدا ہونے والی خرابی جگر و معدہ کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس ہے۔

دائمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ اسکو چند روز استعمال فرمادیں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس ... ۳۲ گولی کا ...

بواسیر کا عرق معہ مرہم اسکے چند روزہ استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی بلکہ خواہ کیسی ہی بری حالت میں ہو۔ بشرطیکہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسّے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... مرہم ...

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات بادگولہ۔ رحم کی مختلف امراض اور خون حیض کی مختلف شکایات کے لئے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔ بادگولہ کے لئے گولیوں کی قیمت فی بکس ... دیگر امراض کا حال لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثل دھند۔ جالا موتیا بند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس جدا جدا ادویات مل سکتی ہیں۔ بیماری کا حال لکھیں پوری توجہ کیساتھ دوائی منتخب کر کے ارسال کیجاویگی۔

اسکے علاوہ بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں فی بکس ... بچھو کے کاٹنے کی نادر اور مجرب دوائی فی شیشی ... درد سر کی دوائی ... ابوٹیہ مرہم ... دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ... درد دانت کی نادر دوائی فی شیشی ... عرق دافع درد گردہ فی شیشی ... ہیضہ کی مجرب ... بچوں کو بند کرنیکی پڑیاں ... ابوٹیہ مرہم ... داد کی دوائی فی بکس ... گنٹھیہ کی دوائی فی بکس ... تیل فی شیشی ... بڑی فہرست تیار ہے۔

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دوا بیہ ہاسپٹل جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنیسے ہر قسم کی مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور نیز دوا بیہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت صاف و تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں و ڈاکٹروں کی نسبت بکفایت مل سکتی ہیں (۲) دوائیوں کو استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوائی کیساتھ ملیگا۔ مرض کا حال خوشخط و مفصل لکھنا چاہئیے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجائی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانے کی مفصل فہرست ادویات مفت بھیجی جاتی ہے

المشتہر پنڈت امرناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و پروپرائٹر کارخانہ دوابیہ میڈیکل ہال جالندھر شہر پنجاب

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۱۴ مگھر سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

جلسے

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا سالانہ جلسہ بمقام لاہور اور مندر آریہ سماج وچھووالی ۸ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو رات کے ۸ بجے ہوگا۔ سبھا کی ممبروں سے نویدن ہے۔ کہ ضرور شریک جلسہ ہوں۔ کیونکہ نہایت ضروری امور پر وچار ہوگا۔

آریہ سماج لاہور واقعہ وچھووالی کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ آریہ اوپدیشک تتھا سجن جن اوشیہ پدھاریں۔

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج لودہانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر و یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

جیا گیبوالہ علاقہ پٹیالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۰ و ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

اعلان

سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور پر تشریف لانیوالے صاحبان جنکے ذمہ پرچارک کا لبقایا ہے۔ وہ کرپا کرکے بابو منشی رام منیجر والیتی رام اسسٹنٹ منیجر کو دیدیں۔

ست دھرم پرچارک

کیا آریہ سماج ویدوں کی رکھشا کرنیوالی سبھا ہے

پچھلی اشاعت سے واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ آریہ سماج اور ویدوں کی رکھشا کرنیوالی سبھا مترادف الفاظ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آریہ سماج کی بنیاد۔ اصل اصول یعنی نکتہ مرکز تو یہ ویدوں کی رکھشا ہے۔ یعنی آریہ سماج کی جان و روان وید ہی ہیں۔ اب سوال یہہ ہوتا ہے۔ کہ رکھشا کس طرح ہوسکتی ہے۔ آیا رکھشا کے معنی صندوق میں مقفل کرکے رکھنا یا الماری میں تالا لگا کر محفوظ کرنا ہوسکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ میرے خیال میں رکھشا کے معنے سیع حالت میں انکی جا بجا اسقدر اشاعت کرنا ہے۔ کہ جنکا لیپ وگپت ہونا پھر سمبھو بھی نہ ہوسکے۔ جبکہ انکے پرچارک اور قاری اسقدر کثرت سے ہر ایک شہر و ملک میں ہوجاویں۔ تو اس حالت میں انکی رکھشا سمپورن طور پر ہوسکتی ہے۔ کیونکہ پھر ایک ستھان یا گھر سے انکی نیستا ہوجانے سے انکی عمدگی و اشاعت پر کچھ خراب اثر نہیں پڑ سکیگا۔ اس لئے آریہ سماج کا وجود اور جسم و جان ویدوں کی رکھشا کرنا ہی۔ ویدوں کو لفظ دا بے توسنا تنی بھائی۔ وام مارگی۔ جولی ہم غرضیکہ سینکڑوں سمپردائی ہیں انمیں اور آریہ سماج میں فرق ہے تو یہہ کہ دوسرے سمپردائی ویدوں کو اپنے خیالات کا مجموعہ مانتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج والے ویدوں کو اس سچی حالت اور ٹھیک معنوں میں پرگٹ کرتے ہیں کہ جو سرشٹی نیم اکول۔ سائنس اور دیگر آریہ ودیاؤں فلسفی آدی کے ویرودھ نہ ہوں۔ پس آریہ سماج کا مکھیہ فرض یہہ ہے کہ جا بجا شہر بشہر ایسی معقول انتظام کرے۔ کہ جس سے ویدوں کی دھونی ہر ایک کان میں جا پہونچے۔ لیکن جس حال پر کہ موجودہ حالت میں آریہ سماج چل رہی ہے ویدوں کی اشاعت کے لئے چنداں مفید نہیں ہوسکتی۔ تاکہ زبانی پرچار کے ذریعہ سینکڑوں لوگ آریہ سماج کے ممبر بنجاویں گے۔ اور آریہ سماجیں بنجاوینگی لیکن میری ذاتی رائے میں آریہ سماج کی ترقی کا معراج اسوقت بلند ہوگا۔ جبکہ ہر ایک ممبر ویدوں کے مہتو کو سمجھنے والا ہوگا۔ اور اس کے گیان سے اخلاقی مجلسی اور دہارمک فائدہ اوٹھا کر سچے آنند کا ابھلاشی ہوگا۔ آریہ سماج اسی حالت میں ویدوں کی رکشا کرنیوالی سبھا کی خطاب کی مستحق ہوسکتی ہے۔ جبکہ ہر ایک کان میں اسکی ماتری بھاشا کے انوسار وید کی صدا پہونچائی جاوے۔ آریہ سماج کے اوپدیشک جا بجا لکچر تو ویدوں کے گیان پر دیتے ہیں۔ لیکن سوائے اردو بولنے کی یا انگریزی بولنے کے یا سنسکرت کی کٹھن الفاظ استعمال کرنے کے جو اصل میں انکا مطلب اپنی لیاقت دکھلانے کا ہوتا ہے کچھہ اثر نہیں باقی رہتا۔ بیچارے سول جوبز

والے کسان - دکاندار - اور دیگر اہل حرفہ پیشہ تو بہت ہی کم آریہ سماج کے لکچروں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ گویا دوسرے شبدوں میں آریہ سماج چند تعلیم یافتہ لوگوں میں اپنی فصاحت و بلاغت دکھلانیوالی سبھا بن رہی ہے۔ کیونکہ جہاں اپدیشک چند پڑھے ہوئے پرشوں میں لکچر دیتا ہے - تو وہ پڑھے ہوئے لوگ بھی اسکی دھارمک سپرٹ کی طرف اسقدر خیال نہیں کرتے جسقدر کہ اسکی طرز تقریر استعمال الفاظ اور محاورہ کی طرف توجہ لگاتے ہیں - پس سب سے اول امر تو ویدوں کی رکھشا کرنے کے لیئے ضروری یہ ہے کہ ہر ایک زبان کے لائق اپدیشک پیدا کیئے جاویں جنکو ہر ایک شہر و ملک و صوبہ کے ورنیکلر زبانیں ذہن نشین کیا جاوے - تاکہ لوگوں کے دلمیں سننے کا شوق پیدا ہو - اور سنکر لابھ اٹھاویں۔ اگرچہ انگریزوں کی تقلید کرنے سے میں بالکل برخلاف ہوں - لیکن اگر انکی کسی ایک تجویز ڈھنگ سے ہم فایدہ اٹھا سکیں - تو اس کے ماننے میں کوئی ہرج نہیں - ولایت کے علم الہیات کے مدرسوں میں - چین - تبت - ہندوستان برہما - وغیرہ کل ملکوں کی زبانیں ان طلبا کو پڑھائی جاتی ہیں - جو کبھی مذہبی مدرسوں یا ٹریکٹ کے پرچارک بننے کی ابھلاشا کرتے ہیں اور اس طرح سے پر جوش و سرگرم دو بارہ بھی مختلف ملکوں کی زبانیں پڑھکر لاٹ پادری کی زیر قلم وعظ کرتے ہیں - اور جہاں کام کرتے ہیں وہاں کی پرچلت بھاشا میں انجیل کا ترجمہ کر کے لوگوں کو بھی انکھوں تک اپنے مذہبی عقائد پہونچاتے ہیں - پس آریہ سماج جو ویدوں کی رکھشا کرنے کا دعوی کرتی ہے - اس کے

لیئے سب سے اہم اور اشد ضروری امر یہ ہے کہ ویدوں کا بھاشیہ مختلف زبانوں میں ہونا چاہیئے - تاکہ لوگ اسکو پڑھکر فایدہ اٹھاویں زبانی پرچار تو صرف لوگوں کی رچی آریہ سماج کی طرف کھینچ سکتا ہے - لیکن سچا آریہ بنانے کے لیئے ویدوں کے مہتو اور سدھانت کو سمجھکر آنند حاصل کرنے کے لیئے تو پستکیں ہی سہارا دے سکتی ہیں - پس پستکوں کا پرچار ایسی بھاشا میں ہونا چاہیئے - جسکو ہر ایک پرش مطالعہ کر سکے - اگر گورو نانک صاحب اپنی بانی کو پنجابی زبان میں نہ چھوڑ جاتے اور صرف اپنے زبانی پرچار پر اکتفا کرتے - تو میرے خیال میں آج انکے اسقدر معتقد نظر نہ آتے - اور نہ ہی ہزاروں دھرم سالوں میں پراتہ کال کو انکے نام کی بانی پڑھی جاتی - اگر بنگال اور پشچم اتر دیش میں گورو نانک صاحب کی بانی نے فروغ نہیں پایا - تو اسکا اصل کارن یہی ہے - کہ انکے خیالات کا مجموعہ پنجابی زبان میں ہے وہ لوگ سمجھ نہیں سکتے یا سمجھ نہیں سکتے - ایسا ہی میں تو بے تردد کہونگا - کہ آریہ سماج کبھی انتی کبھی درجہ تکمیل تک نہیں پہونچ سکتی - جبتک کہ ویدوں کا بھاشیہ ہر ایک زبان میں کر کے لوگوں کے آگے سہل طریقہ سے ہم نہ پہونچا پاویں -

پرچار لوگوں کی ہمدردی آریہ سماج کی طرف کھینچیگا لیکن تحریری اپدیش لوگوں کے لشواش اور خیالات کو آریہ سماج کے عظیم الشان مشن پر دڑھ اور مکمل کریگا - پس اسکے لیئے ہمارے لیئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ جیسا اور وید پرچار فنڈ سے صرف اپدیشکوں کو تنخواہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے

وہاں ساتھ ہی وید پرچار کا کچھ حصہ ویدوں کے بھاشیہ کرنے کے لیئے بھی صرف کیا جاوے - دو تین مہاتما پرش ایسے حاصل کرنے چاہیئیں جنکا کام ویدوں کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنیکا ہو - اگر ہم اس قابل نہیں کہ ابھی چین برہما - جاپان - فرانس - جرمنی - اٹلی وغیرہ ملکوں کی زبان میں ویدوں کا بھاشیہ کریں تو کم از کم ہندوستان کی پرچلت زبانوں میں تو انکا بھاشیہ ہو جانا ضروری تھا اور لازم ہے - اے آریہ گنو - آپ کس سوچ وچار میں ابھی بیٹھے ہو آپکے اوپر تو بڑے گمبھیر کاموں کا بوجھ ہے پبلک کی آنکھیں آپکی طرف لگ رہی ہیں - آپ جلدی کوشش کرو - اور انتظام کرو - کہ ویدوں کی رکھشا سمپورن طور پر ہو۔ ج - د

پرانی اتہم پر ساد
سارا برہمانڈ ہی ایشور کا گن کر رہا ہے

"اہا! کیسا سندر گان ہے - کیسا منوہر آلاپ ہے" سچا جگیاسو اتم ودیشی بھگتی سے نیندر جب ...شر گیاسو بولا - "آپ کس کا گان سن رہے ہیں - یہاں کوئی گا رہا نہیں - مجھے نہ تو یہاں کوئی باجا سنائی دیتا ہے - نہ بجانے والا - کسکا منوہر آلاپ آپ کہہ رہے ہیں -" رشی بولا - "اوپاسنا میں مگن ہوا ہوا میرا آتما اس سمے سارے برہمانڈ کو گاتا ہوا سن رہا ہے - بیٹا جبتک الشوری آنند کو آپ بھوگ نہیں کیا تھا - تب تک میرے لیئے سب کچھ گونگا تھا - جب سے میں نے آنکھیں اگنی جوتی کو ہردے میں دھارن کیا - اور انکی دھیان شکتی پر میرا درڑھ نشچے ہوا - تب سے مجھے سنسار کی ہر ایک وستو

ہری گیت - مدہر سُور سے سنا رہی ہے -
پھول پرسن مگھ ہو کر مجھے پرماتما کے گیت سنا رہے
ہیں - اہا! انکا گان کیسا میٹھا ہے -
لتائیں جھوم جھوم کر مجھے بھجن سنا رہی ہیں -
اور اپنی میٹھی سُور سے مجھ پر موہنی اور آکرشت
کر رہی ہیں -
پربت اُونچے سُور سے سُندر گیت گا رہے ہیں - او
ایسی ہی جوا دل سے تال بجاتے ہوئے کیسے پریم سے
بھرے ہوئے ہیں انہیں دیکھ رہا ہوں -
ندیاں میٹھے سُور سے شانتی پاٹھ اُچارن کر رہی
ہیں -
سمندر گمبھیر سُور کے ساتھ وید پاٹھ کرتے ہوئے
ہوائیں آہوتیں ڈالتا ہوا ہیں پر تیرتھ گیند بکھیر رہا
ہوں - چندرماں اپنی کرنوں کی تار زنجی ستار کو
جب مگن ہو کر بجاتا ہے - تو میرا آتما اسپر کیسا مست
ہوتا ہے -
دالیکہی دھیمی - کبھی اونچی آواز سے جب اپنا
ناد بجاتی ہے - تو اس کے ہر ایک کے بھاؤ
پر میرا آتما ترپت ہوتا ہے - پرتھوی ماتا جل
تھل - اور سب وستو اسی ایشور کے گُنا نُواد گاین
کر رہے ہیں -
بیگیا سو! تو کیا اسور کے ادھیں - جگے کو سویت
پروفکو آئش ہوتا پرش کے گیت گاتے ہوئے
نہیں دیکھتا - دیکھ اور دھیان دے یہ
بھگتی گن پراتہ اور سائینگ کال اپنے گھونسلوں
میں اس پرماتما کے مہت کو ورنن کر رہی ہیں -
جیسے بھوریں برہمانڈ پتا پرماتما کی شوبھا کو ہی گا رہا
ہے - آتم درشی پُرش تو جدھر نظر اٹھاتا ہے
ہر ایک وستو کو اپنے ہاتھ میں ستار لئے ہوئے
مست آواز سے گاتا ہوا دیکھتا ہے - اور ایسی
گان پر وہ آتم درشی پُرش ایسا مست ہوتا ہے
کہ پھر سدھ بدھ نہیں رہتی - اور پھر وہ سوتے
ہی اس پرماتما کے یش کے گیت گانے لگتا
ہے - اوٹھتا بیٹھتا ہے - ہری تم دھن ہو پر بھو
تم دھن ہو - سارا برہمانڈ تمہارا یش گا رہا ہے

اڈیٹوریل نوٹس

استری شکشا - استری جاتی کے سُدھار پر
بیٹھے کہاں کہاں لکچر دیئے -
(۱) ننگی چھاتی کو پیٹتی ہوئی - سارا دن
شانتی گرہن کرنے کی جگہ روتی چلاتی ہوئی
اپنی بہنوں کے سوہ کو دیکھ کر - مجھے استری
جاتی کے سُدھار کرنے پر اُپدیش ہوا -
(۲) حکمت کو نہ جانتی ہوئی - اور اگیان میں
پھنسی ہوئی علاج کرنے کی جگہ گنڈے
تعویذ پر لٹتی ہوئی [illegible] اپنے بچوں کو
شمشان بھومی میں لیجاتی ہوئی - ہاہاکار
کرتے سمے مجھے استری شکشا پر موثر اُپدیش دیا -
(۳) ہنستان کی اچھائیں - لُوٹنے جادو پر
وشواس کرکے آدھی رات کو چوراستہ میں
زندہ سرپ کو لٹکا کر اسپر سنان کرتی
ہوئی بہت سی استریوں نے اپنی جاتی کے
لئے پریتن کرنے کی ضرورت پر موثر لکچر
سنائے -
(۴) ست دھرم کو بھولی ہوئی - ایشور کو
بھولی ہوئی - بھرم جال میں پھنسی ہوئی - تن
من - دھن کو پاکھنڈیوں کے ارپن کرتی
ہوئی کلیش اوٹھاتے ہوئے استریوں نے
مجھ پر کشش اپنی درد شا پر لکچر دیا -

(۵) گھرست آشرم میں کولاہل مچاتی ہوئی پتی
ساس سسر - اور دوسرے سمبندھیوں سے
نرادر پاتی ہوئی - اور نہیں دُکھ دیتی ہوئی
اور آپ بھی کشٹ اٹھاتی ہوئی - سنتان کی
بھاوت رکھشا کرنے کی بدھی نہ جانتی ہوئی
اور اپنی پریہ سنتان کی ناش کرنے والی مورکھ
استریوں نے - رو رو کر سنایا کہ ہماری جاتی پر
وید وکت دھرم الوپائی پُرش ترس کھائیں -
(۶) ذرا ذرا بات پر روٹھنے والی - سارا دن
جنکا چت اشانت رہتا ہے - اور جنکی سنتان
بھی سدلی صورت ہوتی ہے - ایسی استریوں
نے مجھے ایسا موثر لکچر دیا - کہ میں جنم بھر نہیں
بھول سکتا -
(۷) سنسکاروں کے سمے - آریہ پرشوں کے کام
میں بگھن ڈالتی ہوئی اور اُدپدر مچاتی ہوئی
استریوں نے پرگیٹ کیا کہ ہمارے سُدھار کے
بنا تمہارے سنسکار اُتم نہیں ہو سکتے -
(۸) بھارت ورش کی درد شا نے وید وکت دھرم
کی بیوستھا نے دھن مان کے نشٹ ہونے - استری
جاتی کے سُدھار پر بہت ہی موثر لکچر دئیے -

ارشاد

ایڈیٹر نامہ نگاران کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ دولت رام سب اوورسیر انہ دولی ضلع لدھیانہ
و پانشد ترمرچا ستر کا جواب آریہ سدھانت میں کسی قدر
چھپ چکا ہے - اب پنڈت تلسی رام جی اسکو
مکمل لکھ کر پمفلٹ کی شکل میں چھپوانے والے ہیں -

کمالیہ

ست دہرم پرچارک نمبر ۲۰ میں ایک مہاشہ کی طرف سے شایع کرایا گیا ہے۔ کہ انپڑہ آدمیوں میں دہرم اوپدیش کا اثر ہو سکتا ہے۔ اور وہ لوگ بہت درڑہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ یہی مہاشے اس شخص پر (جنہو آریہ گزٹ فیروزپور میں ظاہر کیا ہے۔ کہ سوامی جی مہاراج کے اوپدیشوں نے تعلیم یافتہ لوگوں میں اثر کیا) متعصبانہ حملہ کرتے ہیں۔ کہ بہت سے ایم اسے۔ بی اسے لوگوں کو سوامی جی موصوف نے آریہ بنا لیئے۔ افسوس جب منش میں پکشپات آجاتا ہے۔ تو ستیہ پر بھی پردہ ڈالنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ بتلایئے کون پکشپات رہت منش ہوگا۔ جو یہ نہ کہیگا۔ کہ آج جسقدر آریہ دہرم کا اوپدیش پہیلا [illegible] تعلیم یافتہ لوگوں میں ہی اسکا اثر ہوا۔ خواہ وہ منش کسی بھاشا میں پڑھے ہوں۔ آدی سرشٹی سے آج تک کل رشی مہارشی ودوان ہوئے ہیں نہیں جانتا کہ کس طرح سے انپڑہ لوگوں کو بغیر ودیا پڑہے خواہ وہ زبانی پڑہیں۔ خواہ بذریعہ کتب پڑہیں ودوان اور مہاتما بنا سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو وہی مہاشہ ایک لسٹ شایع فرما دیں جسمیں وہ ظاہر کریں۔ کہ اسقدر انپڑہ لوگ آریہ ہوئے ہیں۔ انپڑہ لوگ شروتی کے برخلاف ہی ہوئے ہیں۔ جس وید منتر میں آریہ کی ویاکھیا ہے اسمیں صاف لکھا ہے کہ ودوان دہرماتما کو آریہ اور انپڑہ کو شودر یعنی اناریہ کہنا چاہیئے۔ پس سب مہاشوں کو چاہیئے کہ جب تک استری پرش ودوان نہ ہونگے کبھی سچے دہرم کی پرتیگیا کرنے کے لایق نہ ہونگے۔ جب ستیہ اور استیہ کے [illegible] کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔ تو کس طرح سے وید مت کو [illegible]

ہو سکتے ہیں۔ تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کا پرشرم کرنا بیفائدہ ہے۔ تعصب میں پڑ کر اپنے منتوسے گر جانا بدہی مانوں کا کام نہیں ہے آریہ سماج کا اوپدیش ویدوں کا پڑہنا پڑہانا اور سننا سنانا پرم دہرم ہے۔ جو کتب وید انکول ہوں۔ خواہ کسی بھاشا میں ہوں۔ اپنی سنتان کو اوشیہ پڑہانے چاہیئے۔ تاکہ دیش دیشانتر کی بھاشا سے واقف ہو کر سنسار بھر میں ویدمت کا پرچار ہو سکے۔ کسی کوی نے کیا اچھا کہا ہے "مکتی نہیں بن گیان گیان نہیں بن وید چار" اسے آریہ بھائیو! آپکا اعلیٰ فرض یہی ہے کہ اپنی سنتان کو ودوان بنائیں۔ اور اوپدیش دوارا آپکے منتو کو درڑہ کرائیں۔ ایک طرف [illegible] جانا ٹہیک نہیں۔ اسی مضمون میں وہ مہاشے بیان فرماتے ہیں۔ کہ چند ریفارمر انپڑہ ہوئے ہیں۔ ہائے اسنتیجہ کا بالکل وچار نہیں کیا جاتا۔ انہیں مورکھ ریفارمروں کی کرپا سے سنسار بھر میں اندھکار پہیلا۔ اگر پورے ودوان ہوتے۔ تو آریہ ورت کی یہ دشا کیوں ہوتی جس قوم میں دہرم کی کشتی کے چلانے والے مورکھ ملاح ہوتے ہیں۔ وہ اوشیہ ڈوب جاویگی۔ مورکھ لوگ اگرچہ سن سنا کر دہرم کے لکھشن جان لیتے ہیں۔ مگر دہرم کی پیروی سے وہ کوسوں دور رہتے ہیں۔ ایک مہاتما لکھتے ہیں کہ دہرم پر چلنا تیز تلوار کی دھار پر چلنا ہے پورن ودوان ہی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار روپی شتروں کو جیت کر دہرم کے پالنے والے ہوتے ہیں۔ مورکھ منش ایک ادنیٰ سے لوبھ میں پہنسکر دہرم کو فوراً چھوڑ دیتا ہے۔ پس جسقدر ودوان لوگ آریہ سماج کے سبھاسد ہونگے۔ اسی قدر سماج ہذا کو بڑا فخر ہوگا کیسی

صورت میں آریہ سماج مورکھ منش کو ادہکار ان سماج دانستہ نکو سمجھا ہیں ادہکار نہیں دیکھئے غرض میں سب آریہ بھائیوں سے نویدن کرتا ہوں کہ ہر ایک وشے میں پکشپات کو چھوڑ کر دہرم انوسار مباحثہ کرنا چاہیئے۔ دہرم کارج میں ہر ایک منش کا ساتھ دینا اور ادہرم کارج میں الگ رہنا بدہی مانوں کا کام ہے۔ اوم شانتی شانتی شانتی

آپکا داس

نمادی رام

سالانہ جلسہ آریہ سماج سکندرآباد ضلع بلندشہر

۱۳- اکتوبر کی صبح کو اول اگنہوتر ہوا۔ بعد دوپہر کے دو بجے سے پھر جلسہ شروع ہوا پنڈت کرپارام جی نے سرمن اور اسکی ویاکھیا نہایت خوش الحانی سے کی۔ پھر پنڈت نندکشور جی نے وید دہرم کی اُنتی اور پنڈت بدری دت جی نے منش جیون کے اودیش اور پنڈت [illegible] شرما جی نے ویدک دہرم کے مہتو پر لکچر دیئے جس سے سامعین کے دل پر جو کثیر تعداد میں تھے بہت بڑا اثر ہوا۔

۱۴- کی صبح کو پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے نے سرمن دیا۔ اور آپکے فواید نہایت فصاحت کے ساتھ بیان کئے۔ بعد اسکے بھجن ہوئے اور سوامی سہجانند سرسوتی جی نے باجے پر ایک بھجن گایا۔ جو بہت پر اثر تہا۔ اسکے بعد آٹھ بجے سے [illegible] بجے تک وقت سناتن دہرمیوں کا تہا جسمیں آریہ گن اور پنڈت صاحبان تیار ہو کر خاموش بیٹھے رہے۔ اور باوجودیکہ

پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے نے کئی مرتبہ کھڑے ہو ہو کر فرمایا تھا۔ کہ جو صاحب کچھ اعتراض رکھتے ہوں اعتراض کریں جواب دیا جائیگا۔ اور آخیر مرتبہ یہہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی صاحب اعتراض نہ کرینگے تو یہہ سمجھا جائیگا کہ کسی کو بھی ویدک دھرم پر اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اسپر بھی سوا دس بجے تک کوئی بھی نہیں بولا۔ اسکا بہت بڑا اثر ہوا۔ اور ۸ شخصوں نے اپنے نام آریہ سماج کے رجسٹر میں درج کرانے کے واسطے درخواست جلسہ میں پیش کیں۔ بعد سوا دس بجے کے ایک پادری صاحب نے کچھ سوالات پیش کئے۔ باوجود وقت ختم ہو جانیکے بھی انکو اجازت دی گئی۔ بعد انکے سوالات کے جوابات کافی طور سے دئیے گئے۔ بعد دوپہر کے ۲ بجے سے پھر جلسہ شروع ہوا اول بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت بھیم سین جی تاکی نے سنسکرت میں ایشور وشہ پر دیا کھیان دیا۔ اور سوامی پنڈت تلسی رام جی نے اس کا ترجمہ سمجھایا۔ اسکے بعد پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے نے ویدک دھرم کی عظمت پر بڑے زور کا لکچر دیا۔ پھر سوامی پنڈت تلسی رام جی نے کالج فنڈ اور پنڈت کرپا رام جی نے وید پرچار فنڈ کی جانب سے اپیل کیا۔ اور دونوں کے واسطے چندہ ہوا۔ اسکے بعد سوامی برہمانند سرسوتی جی کا لکچر ہوا۔ بعد اسکے ٹھاکر مہابیر سنگھ صاحب نے لکچر دیا۔ ازاں بعد لکچرار صاحبان و دیگر صاحبان شریک جلسہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ بعد میں آرتی گا کر جلسہ برخاست کیا گیا۔ اسکے بعد بھجن ہوتے رہے۔

آپکا کرپا ابھلاشی

سکرٹری آریہ سماج سکندر آباد

محمد صاحب کا خط

مسلمانوں میں نئی زمانہ نیا ہی شگوفہ نکلتا رہتا ہے ابھی مدت نہیں ہوئی۔ کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام دور دور تک مشہور ہو گیا اور مرزا صاحب بھی خدا کے رسول بن بیٹھے لیکن تابہ گئے۔ طالبان حق نے ان کو ایسا قائل کیا۔ کہ وہ دعوی پیغمبری چھوڑ بیٹھے۔ حال ہی میں ایک تازہ واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج ہے۔

انیس ہند بحوالہ مصر نیر ذریہ بجنور رقمطراز ہے۔ کہ "حضرت محمد صاحب پیغمبر اسلام نے ایک شخص عبداللہ نامی کی معرفت (جو انکے مزار پر قرآن شریف پڑھا کرتا ہے) یہہ تحریر بھیجی ہے۔ کہ ہماری امت میں ایک کروڑ ستر لاکھ آدمیوں نے وفات پائی منجملہ انکے صرف ستارہ آدمی بہشتی ہوئے۔ باقی سب دوزخی۔

رامپور سے ایک مسلمان صاحب اسکی بابت پوری تصدیق کرتے ہیں۔ کہ ہم نے وہ فرمان بچشم خود دیکھا ہے۔ اسپر سلطان روم اور شرفا مکہ معظمہ کی مہریں موجود ہیں"

واہ رے انگریز بہادر۔ تم نے تو ملک عدم تک ڈاکخانہ بنا دیا۔ او ہو ہم بھول گئے۔ شاید بہشت شریف انگریزوں کی عملداری میں ہے یا کسی اور کی بادشاہت میں۔ خیر جسکی سلطنت میں ہو۔ اسی کو واہ رے تصدیق نامہ بھی ساتھ ہی موجود ہے کہ "سلطان روم و شرفا مکہ معظمہ کی مہریں لگی ہوئی ہیں"

چار سے ایڈیٹر سلطان روم وغیرہ کی مہروں سے تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جبتک کہ (اشونگ پوسٹ آفس) کی مہر نہ ہو۔ کہاں تک سمجھائیں۔ یہہ تو ضروری ہی نہیں کہ یہہ خط وہیں سے آیا۔ چلو۔ ہار مانی او جھگڑا ختم ہوا۔ ہم ہی مان لیتے ہیں۔ کہ خط وہاں سے ہی آیا سہی لیکن محمڈن صاحبان سے ملتمس ہیں۔ کہ وہ اسکے مضمون پر نظر عمیق سے دھیان کریں۔ اور دیکھیں کہ یہہ خط ہمیں کیا عمدہ نصیحت دیتا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ "ہماری امت میں ایک کروڑ ستر لاکھ آدمیوں نے وفات پائی۔ منجملہ انکے صرف ۱۷ بہشتی ہوئے۔ باقی سب دوزخی" محمڈن منتر لو۔ افسوس کہ جتنا اودیش تم نے آج تک کیا محض جھوٹ ثابت ہوا۔ تم لوگ یہی پکارتے رہے۔ کہ محمد صاحب کے نام کا کلمہ پڑھ لیا۔ اور سیدھے بہشت میں جا داخل ہوئے۔ لیکن محمد صاحب آپکو اس تحریر کے بموجب یقین دلاتے ہیں کہ مت سمجھو۔ کہ میں تمکو نجات دونگا۔ بلکہ تمہارے شبھ کرم ہی بہشت کی طرف لیجانے والے ہیں۔ اور اشبھ کرم دوزخ میں لیجانے والے۔ آپ سماجوں میں پکار پکار کر کہتے رہے۔ کہ ہزاروں مسلمان نجات پا چکے ہیں۔ لیکن محمد صاحب کا یہہ خط یقین دلاتا ہے۔ کہ صرف سترہ آدمی بہشتی ہوئے ہیں اب ہم کس کا کہنا مانیں۔ آپ کا یا محمد صاحب کا۔ محمد صاحب کا ہی قابل پذیرائی ہو سکتا ہے۔ پس مسلمان ہونے سے یا محمد صاحب پر ایمان لانے سے کبھی بہشت نصیب نہیں ہو سکتا بہشت تب ہی ملیگا۔ جبکہ ہمارے چال چلن

درست ہونگے - ہم ایک خدا کو ماننے والے ہونگے
اور خدا کے سوا اور کسی پر بھروسہ نہیں رکھینگے
ایک کوی نے کیا ہی خوب کہا ہے - ع
"بھروسہ ایش پر رکھ دھرم اگر کچھ تو مانا ہو"
پیارے مسلمان دوستو - ہمارے دور کے
بچھڑے ہوئے بھائیو - صرف اسی لئے آپنے
ہم سے بچھڑنا سوچا رکھا تھا کہ محمد صاحب
نجات دیں گے - اب تو محمد صاحب بھی
بتلا رہے ہیں - کہ نجات کرموں سے ملیگی
تو پھر کیوں آپ ہم سے بچھڑا رہنا چاہتے
ہیں - آؤ - سچے آریہ دھرم کو (جو کہ پراچین
ایشوریہ دھرم ہے - اور پکار پکار کر کہہ رہا
ہے - کہ نجات کرموں سے ملیگی) گرہن
کرو - اور اپنے پراچین بھائیوں کے ساتھ
مل کے تپاک سے ملو - تاکہ تمہارا بھی لوک و
پرلوک سدھر جاوے - اور سب بھائی ایک
جان ہو کر غریب ہندوستان کو پھر وہی
آریہ ورت بنا دیں - جیسا کہ اسمیں ہزاروں
کیا لاکھوں مہاتما رشی ہوتے تھے - جو کہ
دھرم کا ڈنکا روئے زمین پر بجا گئے جیسا
کہ کئی مہاراجے ہوتے تھے - جو کہ دھرم کے
واسطے جان تک کھیل جانے کو تیار تھے - بیشک
آپ محمد صاحب کے سچے گنوں کی بڑی خوشی
سے تقلید کرو - محمد صاحب کیا بلکہ جس شخص
میں کوئی اُتم گن سمجھو - اُسی کی پیروی کرو -
لیکن چھوڑ دو جھوٹا آدمی بُرے کرموں کو
جو کہ راہ نجات میں شیر و ہیبت کے جیسے تیز
روڑے اٹکائینگے - اور تمکو کاٹنے پر تیار ہو جاوینگے
اندھ وشواس کی غلامی کو چھوڑ دو اور پریم سے یہ
بحث مہاتماؤں کی فدائی سوچا کرو - ساتھی ہمارا
بیشک قرآن نجات دے گا یا نہیں - دیکھو آپ ہی

سوچو - کہ ہزاروں مسلمان قرآن کے حافظ
اور قرآن کے بہرہ نہیں تھے - لیکن نجات
تو صرف شارع کو ہی ہے - صاف ظاہر ہے
کہ نجات قرآن نہیں دیگا - بلکہ مقدس
ویدوں پر سچا ایمان لانے سے نجات ملیگی -
نہ کہ قرآن کو ماننے سے - بھائیو - اگر آپ
مکتی چاہتے ہیں - تو شُدھ کرموں کو گرہن کرو
اور ایشور اور اُسکے رچے ہوئے مقدس ویدوں پر
ایمان لاؤ - جو تم ضرور ہی کامیاب ہو گے -
آمین - نقل فرمان یہیں درج ہے -

آریہ دھرم کا سیوک
سندر داس نگر ٹھٹھہ - جلالپور بھٹیاں

نقل فرمان جو کہ بیت اللہ شریف سے
آیا ہے - واسطے اطلاع عام مسلمانوں کے
روانہ کیا جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ رب العالمین کیواسطے اور
درود و سلام ہمارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم اور انکی آل اور اصحاب پر بعد اس کے
یہ وصیت نامہ رسول اللہ کا ہے شیخ عبداللہ
خادم روضہ شریف کے ہیں - اس روضہ
کے مالک اور افضل الصلات والسلام کے ہوئے
ہیں شیخ عبداللہ کہتے ہیں - کہ ایک جمعہ ل
سنہ ہجری کی رات کو حضرت کے روضہ
شریف پر تلاوت قرآن شریف کر رہا تھا کہ
جمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
اور مجھہ کو کہا - اے شیخ عبداللہ اس برس
میں سترہ لاکھ آدمی مرے ہیں - انمیں سے
سترہ آدمی ایماندار اور باقی خارج از ایمان
گئے ہیں - اللہ پناہ رکھے - انہوں نے خدا کے
خلاف اور اُسکے رسول کے خلاف کیا بہت

بہت فسق و فجور اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ
بولنا اور حرام کھانا اور کسیکو بہتان لگانا
یتیموں کا مال ظلم سے کھانا - جھوٹی گواہی
دینی اور حسد کرنا اور حد سے بڑھ جانا اور
لوگوں پر ہنسنا - خدا سے نہیں ڈرتے - اور
قرآن شریف کی تعظیم نہیں کرتے - عالموں کی
محبت نہیں کرتے - اور رشوت لیتے اور دیتے
اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے - اور چھوٹوں
کی توقیر نہیں کرتے - دنیا کی خواہش پورا کرنے
کی کوشش کرتے ہیں - دنیا و اولاد کی محبت
میں گرفتار رہیں - آخرت کو بھول گئے کیونکہ
نے کوئی عمل خدا اور رسول کے واسطے نہیں
کیا - اور اے شیخ عبداللہ انکو کہہ دے
کہ میں خدا عز و جل سے بہت شرمندہ ہوا خدا
جل شانہ نے کہا - اے محمد تم اپنی امت کا
حال نہیں دیکھتے - کہ انکا کہاں تک مجھ سے دور ہو گیا
ہے - میں اپنا غضب اتارنا چاہتا ہوں - تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اپنے
عز و جل کے واسطے ایکبار سفارش انکے حق میں
قبول کر اور معاف کر کہ میں انکے پاس سب
طرف سے ایک وصیت نامہ بھیجدوں - اور
خبر کر دوں - کہ اس سے عبرت پکڑیں - کہ یہ
آخری وصیت ہے - اے شیخ عبداللہ توکل
کر کے خدا پر یہ وصیت میری امت پر بھیجدے
کہ میں ظاہر بھیجتا ہوں - کہ خوف کریں اور ڈریں
اور تابعداری کریں - اور استغفار کریں اور
امر نہی بجا لاویں - اور ڈریں - گناہ نہ کریں
حق دیں - اور اگر کچھ انکے نفس پر نہ ہووے
اور جس نے شک کیا - اسپر سخت عذاب جہنم
کا ہوگا - اللہ تعالیٰ سبکو اپنی پناہ میں رکھے
خدا عز و جل نے فرمایا - کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں نے سورۂ بقر اتارا انہوں نے نہ جانا
راہ پکڑلی اور نہ سُنا - اور ہیں نے ان پر بس
برس عذاب و بلا نازل کیئے ہیں یعنی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا - کہ اے شیخ عبداللہ مری
امت کو کہہ دے کہ روزہ رکھیں سنگل سے جمعرات
تک اور استغفار خدا کی جناب میں کریں اور
اسکی تسبیح پڑھیں اور مساکین اور فقیروں کو
اپنے مال سے نفقہ دیں - اور انکو خبر دیں
کہ قیامت نزدیک ہے - اور عنقریب توبہ کا
دروازہ بند ہوجائیگا - اور اسکے کچھہ آثار ظاہر
ہوتے ہیں - کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے
مجہکو کہا ہے کہ دس بار اتریں گے - پہلے حق لیجاوینگے
دوسرے برکت - تیسرے محبت بھائیوں کے
دلوں سے - چوتھے ثواب - پانچویں صبر - چھٹے
سخاوت - ساتویں ایمان - آٹھویں حلم - نویں
علم - دسویں تعظیم قرآن شریف انکے دلوں سے
دور اے شیخ عبداللہ کہہ استغفار کریں
اور تسبیح پڑھیں - نہیں تو اتریگا انکے واسطے
عذاب اور بلا اور غضب اور کہہ نماز پنجگانہ
اور جمعہ پڑھیں - اور دیویں زکوٰۃ اور کہدے
کہ صدقہ دیویں فقیروں کو اور محتاجوں کو اور
جو ہے تحقیق صدقہ پروردگار کے غضب
کو ٹھنڈا کرتا ہے - جیساکہ پانی ٹھنڈا کرتا
ہے آگ کو - اور تارک الصلوٰۃ کا جنازہ نہ
پڑھیں - یعنے بے نماز کی نماز نہ پڑھیں اور نہ
کھاویں ساتھہ اسکے - اگر وہ بیمار ہو تو بیمار پرسی کو
نہ جاویں - اگر وہ مرجاوے تو غسل نہ دیویں
مسلمانوں کے قبرستان میں نہ گاڑیں - فرماتے
ہیں شیخ عبداللہ کہ قسم ہے پروردگار کی
کہ جب مجھ کو ہوش آیا تو یہہ وصیت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پہ دہری ہوئی پائی اور

جوکوئی ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا ایک
مقام سے دوسرے مقام کو روانہ کریگا
میں شفیع ہوں دن قیامت کے اور میرے
ساتھہ جنت میں ہوگا - اگر ایک مقام سے
دوسرے مقام کو یا ایک شہر سے دوسرے
شہر کو یہہ وصیت نقل نہ کریگا اور روانہ
نہ کریگا - تو اللہ تعالیٰ منہ اسکا کالا کریگا
دن قیامت - اور اے لوگو توبہ کرو اور
کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
جو شک لاوے وہ کافر ہے - اور کوئی
صاحب غلطی پر اعتراض نہ کریں - کہ یہہ وصیت
نامہ نقل بہ نقل چلا آتا ہے - تمام مسلمانوں کو
سُننا چاہیئے -

اوپدیش

پیارے بابو ہو - اس سرشٹی میں انیک
پرکار کے اننت جیو جنتو اور پشو پنچھی اور
پرش آدمی اپنے اپنے کرم انوسار دیہہ دھاری
ہوکر بچر رہے ہیں - پرنتو جب ہم چاروں
اور نظر اوٹھاکر دیکھتے ہیں - تو اس پرماتما
کی اس جہان کا کچھہ وار پار نہیں ہے - اس
سرشٹی میں ایک سے ایک نیوان سے نیوان
اتھول اور سوکشم سے سوکشم جیو دکھائی
دیتے ہیں - جس سے ہم دل ہی دل میں
چکرت ہوکر بچارتے ہیں کہ ہے پرماتمن
تیری رچنا ادہ بدہ ہے - ہر ایک پشو پنچھی
جاتی بڑے آنند پوروک پریم سے گزرا کرتے
ہوئے اپنا اپنا جیون بتیت کر رہے ہیں مگر
شوک ہے کہ منش اپنے کرموں سے بھولا ہوا
انیک پرکار کے کھوٹے دشنوں میں پھنس کر

دیاکل ہورہا ہے - پرماتمانے اپنی دیا کے
بھنڈار سے منش جاتی کو اشرف المخلوقات
بناکر بُدہی پراکرم اور سوتنترتا کا دان دیا
ہے - مگر ہم راہ راست سے بھولے ہوئے
اپنی اندریہ ادہین ہوکر درگتی کو پراپت ہو
رہے ہیں - بلکہ دشنہ ادہین ہوکر اس کو کر
دکہا کی بیائیں وشیا آنند میں ایسے مگن ہوئے
ہیں - کہ جسکی حالت بیان کرنے سے ہمارا
شریر اور ہمارا من سبحت مان ہوکر کمپایمان
ہوتا ہے - اور ہماری اندریہ کام اور کرم
وہ لذت اوٹھا رہے ہیں - جیساکہ ایک کتا
سکان دم بریدہ الی دربل شریر کیڑوں سے
کہایا ہوا جواتی کلیش میں پرپت ہو - اور
بھی کہو دالوا سن ارتہ گلی گلی پھر رہا ہو
اور اسکو ورگندی کی وجہ سے کوئی منش
نزدیک آنے نہیں دیتا - مگر بھوک سے
دیاکل ہوکر ادہر اودہر گھوم گھوم کر اپنی قسمت
کی خوبی سے کوئی پرانی ہنڈیا کوئی بیولی
کہ جسمیں اناج کی انش لگی ہوئی ہے اسکو
چاٹنے لگتا ہے - اگرچہ کچھہ سمے بھوک کی
ویاکلتا اور جیساکہ رس کے اس بیرکو
جو کنوں کے دکار سے اسکے شریر کو ہے آنو بہا
نہیں کرتا - ایسے سمے میں ننھے ننھے بچے
جو گلیوں میں کھیلتے اور کودتے ہیں ہنڈیا
کو پھوڑ دیتے ہیں - تو وہ کُرہ دیگ شکستہ
اسکے گلے کا ہار بنجاتا ہے - ایسے درگتی سمے
میں جبکہ اسکو کوئی کتیا نظر پڑجاوے - تو
کام آتر ہوکر اسکے پیچھے لگ جاتا ہے - دیکھو
کتا ایسی حالت میں کام آتر ہوکر دیاکلتا
کو پراپت ہوتا ہے - تو یہہ پرش نوجوان
لیگ رہت عمدہ غذا کے کہانیوالا اس کام کے

کے ہاتھوں سے کب بچ سکتا ہے۔ دھنیہ ہیں
دے پُرش جنہوں نے کام وشنہ کو کوکر کرم
تل سمجھ کر جیت اندریہ ہونے کا فخر حاصل کیا ہے
اگر ہم انہیں برہمچاری پکارتے ہیں کہ جو گرہستی
پُرش قانون قدرت کے نیم انوسار بواہ
آدی سنسکاروں سے سنپورن استھاپت
ہے۔ اپنے جیون کو ایسے وشنہ ادھین کرکے
درگتی میں بتیت کر رہا ہے۔ آہ پیارے
متر کام دیو کے بھیجے ہاروں سے بچ کر
ذرا دل میں بچار تو سہی۔ یہ اندریہ وشنہ
تمکو کس نرک کُنڈ کی طرف لئے جا رہا ہے
آپکو معلوم نہیں کہ یہ شریر جس کی گوشت
رستی یعنی ہڈی اور رکت یعنی رودر اور
ہاتھ کو رودر سے تیار ہوا ہے۔ اور پرماتما
نے اسکو وہ خوبی عطا کی ہے۔ کہ جسکا بیان
کرنا عقل اور قیاس اور وہم اور خیال سے
باہر ہے۔ مانو منش شریر اس سنسار
روپی سمندر کو پار اترنے کے لئے ایک
نوکا ہے۔ جس پُرش نے منش شریر دوارا
پرماتما کی سچی بھگتی میں مگن ہوکر اپنا جیون
سپھل کیا ہے۔ بار بار جنم مرن کے
بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور آج
تک جسقدر رشی منی جوگی جتی مہاپرش
موکش پد کے بھاگی بنے ہیں۔ منش دیہی
سے موکش پدی کو پہونچے ہیں۔ جنہوں نے
کام آتر ہوکر برہمچریہ کی رکشا نہیں کی ہے
اپنی آئندہ آیندہ حالت کو کانٹے دیتے
ہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ جسکے
سے ایسے مہاتما جین ہوکر تمام سرشٹی کے
ریفارمر بن گئے۔ یا راجہ مہاراجہ ہوکر چکر
ورتی کہلائے۔ یا عالم فاضل رشی منی

ودوان ہوکر جگ میں اپنا نام چھوڑ گئے
برہمچریہ کی نگرہ کرنے والے جتی اندری ہوکر
اور ایک ناری برت دھارن کرکے رام چندر
آدک بلوان شور ویر پودھا جگ میں دھرماتما
کہلائے گئے۔ تو دیکھئے ہم ان مہاپُرشوں پر جو
لیسے سمے میں ادھم وشنو کو بے ارتھ وشنہ
ارپن کرکے وشنا اسند میں مگن ہوکر تن من
دھن آدی کو مٹی میں ملا رہے ہیں۔ موکھ
سے مورکھ کسان بھی شور ہوکی اتھوا دوسری
کی دھرتی میں بیج نہیں ڈالتا۔ دیکھئے ہماری
ہتی پر ہم برہمچریہ کے ہیتو کو نہ جانتے ہوئے
گوکرمی بننے کا فخر حاصل کر رہے ہیں کہ
دنیا میں ہمیں وشنہ پور یک انتائی کرتے
ہوئے کوئی شخص یہ نہ کہے۔ کہ ہم نے اپنی
دوستی کے فرائض کو پورا نہیں کیا۔ افسوس
کہ ہمیں ستر اور شتر دشمن کی تمیز نہیں
ہے سچ ہے جو ہی گنوا کر نہ ہماری
جنم بھومی سمجھا گئی ہوئی ہے۔ آج ہمیں
ہمکو وہ سوسائٹی یا ایسے دور دلیش میں تھا
کی سنگت پراپت نہیں ہوئی کہ جس سے
ہم ست اور است کے نرنے کرکے ستوگن
کے ہیتو کو پہچانتے۔ ہے پیارے سجنوں
تم قدرتی نیم وید انوسار گرہست آشرم کے
بھاگی بنکر اپنے جیون کو سکھ پوربک
استری سہت بتیت کرو اور ایک ناری
برت دھارن کرکے برہمچاری بنو اور
پتی برتا کنیاؤں کو ادھین کرتے ہوئے
اپنے گرہست آشرم میں سورگ دھام بناؤ
اپنی ایسی پیاری وستو جو تمہارے شریر
کا انگ اور آتما کو بلوان بنانے والی ہے
جسکی نگرہ سے تم سورگ کے بھاگی بن سکتے ہو

بے ارتھ مت گنواؤ۔ تم بخوبی یاد رکھو
اسکے ویرتھ گنوانے سے جو جو نقصانات
تمہارے شریر اور آپکی اولاد کو پہونچ رہے
ہیں۔ اسکا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ اس
وشنہ نے لاکھوں اشراف خاندانوں کی
بنیاد جڑ سے اکھیڑ دی۔ اور ہزاروں آدمیوں
کا خون کیا۔ ہر ایک مذہب کا ریفارمر اور
پیشوا اس کرم کو نشٹ بھرشٹ کرنیوالا
سمجھتا رہا ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں
جو غذا آدمی کھاتا ہے۔ تینوں ہضموں سے
گزر کر اسکا خون بنتا ہے۔ خون سے ویریہ
اُتپن ہوتا ہے۔ ایک بوند ویریہ چالیس
اولس خون کا جوہر ہے۔
اب میں اپنی تحریر کو ختم کرکے ونئے پوربک
پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ہے
پرماتمن ہمارے متروں کو ان بھرشٹ
کو کرموں سے بچا کر ایسا بل دو کہ سچے سُکھ
کو پراپت ہوکر آپکا گنا یا دکھایا کریں۔

آپکا داس
رام رتن شرما ملازم ریاست جودھپور

کوڑی

(کلجگ میں ست جگی دیوی)

۷۔ نومبر ۱۹۱۶ء کو دو پہر دن کے قریب
یہ حادثہ واقعہ ہوا۔ تاریخ مذکور سے ایک
ہفتہ پہلے دیوی کو جسکی عمر ۷۰ سال سے کچھ
کم و بیش ہوگی۔ مرحوم خاوند خواب میں آیا
اور کہا کہ مجکو یہاں تکلیف ہے۔ ہمارے ہمراہ
چلو اور ہمارے فلاں فلاں جو پارچات ہیں
خیرات کردو۔ دوسرے ہی روز اس دیوی نے

وہ پارچات غریبوں کو تقسیم کر دیئے اور خود چلنے کی تیاری کر دی۔ اور عام لوگوں پر اپنے خواب کا بیان ظاہر کر دیا۔ اپنے بھائی کے نام تاکیدی خطوط روانہ کیے۔ کہ وہ اپنی عورت اور لڑکی کو آخری ملاقات کیواسطے بھیج دو۔ جو شمشان بھومی میں پہنچی۔ اپنے بیٹے (کمترین) کے نام خط تاکیدی تحریر کر کے بار بار دینے کیواسطے کہا کہ اگر اپنا گھر سمبھالنا ہے۔ لیکن چونکہ وہ نمبر دار معلوم ہوتی تھی کسی نے اسکی تعمیل نہ کی۔

۷۔ نومبر ۱۹۱۸ء کو ایک پنڈت کو طلب کر کے دریافت کیا کہ نومی کب ہے۔ اُسنے جواب دیا کہ سات روز کو۔ اُسوقت نا امیدی کی حالت میں اسکو کہا۔ کہ کیوں نہیں بولتا۔ کہ نومی کل ہے۔

۸۔ نومبر ۱۹۱۸ء کو اول قبل از طلوع آفتاب حسب معمول اشنان کیا۔ (کیونکہ کاتک کی مہینے میں وہ ایسا کیا کرتی تھی) اور ایک برہمن کو کچھ اسکی عورت کے کھانے کو کہا۔ دوبارہ اشنان کیے بعد حسب دستور پوجا شروع کی (وہ ہر روز چھ گھنٹہ گیتا کا پاٹھ اور دوسری پوجا کرتی تھی اور ایک وقت اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھایا کرتی تھی) ایک بجہ کے قریب نوکر کو کسی کام بھیجا اور خود روٹی پکانی شروع کی۔ روٹی پکاتے دوپٹہ کو آگ لگ گئی۔ چونکہ سے اوپر کردہ دوپٹہ پھینک دیا۔ جو ایک گٹھڑی گندم پر جا پڑا۔ اور گٹھڑی کو آگ لگ گئی اس لڑکی نے دوسرے چوکہ میں جو نزدیک تھا جاکر جان دیدی۔ جب وہ دیکھی گئی تو اُسکے دونوں ہاتھ ماتھے پر تھے۔ دکھن کی طرف منہ تھا اور ایسی حالت میں تھی جسطرح کوئی پرنام کرتا ہے۔ بالکل امداد کیواسطے نہ پکار کی اور نہ کسی کو معلوم ہوا۔

آپکا داس
مہتہ گیا سنگھ ڈپٹی انسپکٹر ریلوے پولیس

لوکل

آئیوار سماج مندر میں سپتاہک جلسہ کی کارروائی اول ہون سے شروع ہوئی بھجن اور پرارتھنا کے بعد بالو بھگتی رام جی نے اپدیش دیا اور ماسٹر جمنا داس جی نے ایک مختصر لکچر دیا۔

ہم حیران ہیں کہ جالندھر شہر میں فیمن ریلیف فنڈ کے لئے بہت تھوڑا روپیہ قریباً پندرہ سو کے ہوا بمقابلہ اسکے لئیہ ایک چھوٹا سا قصبہ جو جالندھر سے کہیں حصے کم آبادی رکھتا ہو اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو دہن کے مقابلہ میں بہت درجہ کم ہے۔ وہاں قریباً تین ہزار روپیہ چندہ ہوا۔

آئیوار کی رات کو بادلوں کو دیکھنے سے بارش کی امید قوی تھی۔ مگر افسوس کہ ہماری امید چند بوندیں ہی برس کر خطا ہوگئی۔

شہر میں قحط کی سخت آفت ہے۔ غربا تو کسی سے مانگ بھی لیتے ہیں۔ مگر شرفا کا خدا ہی حافظ ہے۔ نہ وہ اپنا حال کسی پر ظاہر کر سکیں۔ اور نہ منہ سے مانگ سکیں۔ اندر ہی اندر بھوک کا شکار ہوتے جاتے ہیں فیمن ریلیف کمیٹی نے جو قواعد تیار کیے ہیں۔ وہ صرف ادنی قسم کے غربا کیلئے کافی ہو سکتے ہیں۔ شرفا کو اُن سے کسی قسم کی امداد کی امید نہیں ہے۔

جالندھر چھاؤنی میں فیمن ریلیف فنڈ کے لئے چھ سو روپیہ چندہ ہوا۔ بدارکو مسٹر ... صر

سماجک خبریں

——ایبٹ آباد آریہ سماج میں بموقعہ دیوالی اول ہون ہوا بعد ازاں لالہ تولارام جی نے سوامی جی کا مختصر جیون چرتر سنایا۔ پھر بھجن ہو کر حاضرین کو میوہ جات تقسیم کیئے۔ کل خرچ میوہ جات اور سامگری ہون کا لالہ پرتھی دیال جی کی گرہ سے ہوا ۸۔ نومبر کو لالہ لیکھرام کی بے وقت موت پر سماج مندر میں میٹنگ کر کے اظہار افسوس کیا۔

——حافظ آباد اینگلو سنسکرت سکول کے ہیڈ ماسٹر نے کل طلبا کو اکٹھے کر کے لالہ لیکھرام جی آتما کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کیا۔ اور اسوقت ایک دن کے لئے سکول میں ماتمی تعطیل کر دی۔

——برہمچاری ٹھاکر داس نے ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ٹانڈہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

——جلالپور جٹاں سے شکایت آئی ہے کہ وہاں پر قریباً آٹھ ماہ سے کوئی اپدیشک نہیں آیا۔ منتری صاحب ادہر دھیان دیویں۔

——زیرہ ضلع فیروزپور میں پنڈت رام رتن جی اپدیشک نے ایک ہفتہ تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ پھر دھرم کوٹ روانہ ہو گئے

——ڈاکٹر گنیش داس جی کلر کہار سے لالہ لیکھرام جی کی بے وقت موت پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔

—— شاہ آباد کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام ہوا۔ مختلف مقامات سے سماجک بھائی تشریف لائے۔ پنڈت کرپارام۔ پنڈت تلسی رام سوامی۔ برہمانند۔ پنڈت نند کشور۔ پنڈت رام بلاس کے لکچر ہوئے۔ وید پرچار فنڈ کے لیئے ۱۰۰ روپیہ چندہ ہوا۔

—— گوجرخاں نواسی مہاشہ گیان چند جی آنریری کام کے لیئے آسام کو گئے ہوئے ہیں۔ وہاں پہ اپنی فرصت کے وقت ویدک دہرم کا پرچار کر رہے ہیں۔

—— افسوس کہ بابو پنجم سنگھ صاحب پردہان آریہ سماج میانمیر کا انتقال ۹۔ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدوکت ہوا۔ قریباً ۲۰ ممبران لوکل سماج اور تین صاحب لاہور سماج سے سنسکار میں شامل تھے۔ مرحوم کی دہرم پتنی نے پانچ روپیہ لاہور سیتری پاٹشالا کو اور دو روپیہ لوکل سماج کو دان دیئے۔ سال آیندہ کے لیئے اس سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔ بابو گوبند رام پردہان۔ بابو دیوا سنگھ اپ پردہان۔ بابو تارا چند سکرٹری۔ بابو بھگوانداس اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ مہتا رام کوشا دہیکش۔ بابو جیونداس پستکادہیکش۔ بابو بینی مادہو۔ بابو گنپت رائے کوہلی۔ مستری امیرچند ممبران انترنگ سبھا۔

—— بہون علاقہ چکوال میں پنڈت دیو دیال جی نے ۹۔ نومبر ۱۸۹۶ء سے ۱۳۔ نومبر تک ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ سردار شام سنگھ۔ رائیزادہ رام سنگھ صاحب منشی گوبند داس لال صاحب و راے الیوز داس صاحب نے پرچار میں عمدہ مدد کی۔ یہاں کے بہت سے اصحاب مخالف آریہ سماج کے سبھاسد ہیں۔ اور باعث ملازمت باہر رہتے ہیں۔ اس وقت وہی ممبر وہاں موجود تھے جنہوں نے ۱۰۰ وید پرچار فنڈ کے لیئے دان کرکے حوالہ پنڈت جی کیئے۔

—— قصبہ وجان گڑھ اور رام گڑھ ریاست بیکانیر میں نئے آریہ سماج قایم ہوئے ہیں۔

—— آریہ سماج اجمیر کے سابق سکرٹری بابو متھرا پرشاد صاحب باندی کوئی کو تبدیل ہو گیئے۔ اور بجائے انکے لالہ شیو پرشاد صاحب سکرٹری مقرر ہوئے۔

—— بریلی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پہ باہر کے آئے ہوئے بھائیوں کی کانفرنس ہوئی جس میں وید پرچار کی ترقی کو سویکار کیا۔ اس اکتوبر کو کسی کام کی اپیل نہیں ہوئی۔ مگر تو بھی بابو بلدیو پرشاد پردہان سماج ہذا نے ۱۰۰ روپیہ دینے کی پرتگیا کی اور دوسرے لوگوں نے ۱۰۰ روپیہ چندہ دیا۔ گویا کل دوسو روپیہ وید پرچار کے لیئے چندہ ہوا۔

—— ہمکو یاد ہے کہ حیدرآباد دکن میں ایک پتر اردو مسلمانوں کی طرف سے جسکا نام جریدہ روزگار ہے۔ شایع ہوتا ہے جسکی بابت ہم نے کئی دفعہ اس پتر کے مہتمم کو لکھا اور اپنا پتر تبادلہ میں بھیجا۔ مگر نہ تو اسکا کوئی جواب ہی آیا اور نہ کوئی پتر ہی آیا۔ اسلیئے ہم حیدرآباد دکن کے سماجک بھائیوں سے نویدن کرتے ہیں کہ وہ کرپا کرکے اس پتر کو حاصل کرکے ضرور ہمارے پاس بھیجا کریں۔ تاکہ وقتاً فوقتاً اسکی تردید ہوتی رہا کرے۔

—— اخبار وکیل امرتسر بھی عجیب قسم کی چال چلتا ہے۔ چند سفحے اخبار کا پا بھیجکر پھر بند کر دیتا ہے۔ جسے مجبوراً دو چار دفعہ انتظار کرکے ہمکو بھی اپنا پتر بند کرنا پڑتا ہے۔

—— دیانند تمر بھاسکر کے جواب میں سری پنڈت تلسی رام سوامی چھپوا رہے ہیں۔ اور چھپ جانے پر اسکا مول نیم ہوگا۔

—— آریہ درپن دانا پور لکھتا ہے کہ ایک پنڈت ان پستکوں کا جواب تیار کر رہے ہیں جو کہ آریہ سماج کے برخلاف شایع ہوئی ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں آریوں کی پوراکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کی ٹھہری تھی۔ پوراکوں کی پرتگیا تھی کہ ہم چاروں ویدوں میں سے مورتی پوجا ثابت کر دینگے۔ مگر وقت پر کوئی وید منتر اپنے حق میں نہ دکھلایا۔ اب آریہ سبھا جو کے کام میں کوئی پوراک بے سدراہ نہیں ہوتا۔

عجیب خونی

اس نام کا ایک نہایت ہی دلچسپ ناول انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ زبان نہایت سلیس پاکیزہ سلیس۔ بامحاورہ ہے۔ اور مصنف کی جذبات اور عاشقانہ مضامین کا ہو بہو فوٹو کھینچ دیا ہے بلکہ اصلی پلاٹ پر مترجم کی خوش بیانی اور عبارت نگاری نے قصہ کے لطف کو دوبالا کر دیا ہے۔ خوبی مضامین حسن و عشق۔ ناز و نیاز۔ مفارقت کے عاشقانہ صدمے خفیہ پولیس کی جانفشانی۔ اور طریق تفتیش۔ اور نیویارک کے ایک قدیمی سربرآوردہ خاندان کے حیرتناک اسرار۔ نہایت ہی آب و تاب سے ظاہر کیئے گئے ہیں۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ایسا کوئی ناول دیسی زبان میں تصنیف یا تالیف نہیں ہوا جسمیں دیسی ڈیٹکٹو پولیس کے کارنامے اس خوبی سے مفصل لکھے گئے ہیں۔ ابتدا سے آخیر تک

اشتہارات

استری شکشا کی ہندی پستکیں
لالہ دیوراج جی منیجر کنیا مہا ودیالیہ کی پستکیں

شالا کی کنیا

۱۰۶ صفحہ کی الفت سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱۲ محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشا میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ٹائمز منیجر۔ اتی اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

پنجابی چیف۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اونچ نیچ اور اُتم بیوہار اور اُتم ادا نبھانے کے لیئے سکھا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکشک۔ کنیاؤں کے لیئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں۔ اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹریبیون۔ ہم خوشی کے ساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں۔ جو اپنی کنیاؤں کو مفید۔ دلچسپ اور نصیحت دائک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی۔ اسمیں بڑے اُتم اُپیوگی اپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹھشالا کے لیئے یہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور۔ ہر ایک کنیا کو نصیحت ...کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر۔ اس پستک کی بھاشا منوہر اور سرل الفاظ سے بھری ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں نرالا ہی ڈھنگ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنیکی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک۔ کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدھار۔ یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کیلیئے مصنف کے ارادہ کو پورا کر رہی ہے۔

انڈین منیجر۔ اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ ان کے بارے میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں عبارت نہایت سلیس با محاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر۔ کتاب بہت عمدہ ہے۔

پیپل جیسی ہیرالڈ۔ ہم اس کتاب کی تمام ہندی والوں کے لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سو لوچنا کنیا

۲۴۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لائق ہے۔ اسمیں پرانے اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکو بار بار استریوں میں دھرم بھاؤ سویم سیوا اور فرض ادا کرنے کی رغبتی بڑھتی ہے۔ قیمت ۱۲ محصول۔

اخباروں کی ریویو

ہارنبجر۔ اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں۔ جس سے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ۔ کہانیاں منوہر ہیں۔ اور اسکا پاٹھ کنیاؤں کیلئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

ٹریبیون۔ کہانیاں عمدہ رنگ سے بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی۔ بہت ہی اُپکارک پستک ہے اسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں الفاظوں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑھ استریوں کی یاترا اور چترشالا بھی گورمکھی اردو حروف میں۔ قیمت فی ۳ پائی۔

المشتہر منیجر بک ڈپو کنیا مہاودیالیہ جالندھر

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

لڑکا چاہیئے گھر کھلندسیٹھ مرہوترہ اتوام میں سے ہو۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے اندر صحت بدنی عمدہ۔ گذارہ معقول۔ آریہ خیالات کا ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں پرچارک کے منیجر کے نام آویں۔ رقیم منیجر

آرین کالج مینوفیکچری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں ولیسی پرچہ از قسم گبرون چدری کھیس۔ دوہتی۔ دسوتی۔ دسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی و اشاعت ولیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے۔ تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیئے جاویں گے

عدم واپسی نمونہ پر ۲؍ چارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہر رات جیرام متھرا داس پوری پروپرائٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کو دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکو کھانے سے دل و دماغ و جگر گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ منی پکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بہت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنا چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کے لیے بہت اچھا ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جملہ زردوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ۵؍ روپیہ۔

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و پست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و تیزی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؍ روپیہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ ۲؍ روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو۔ یا پرانا۔ یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱؍ روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب۔

بر کی ضرورت

ایک لڑکی کی عمر ۱۴ اور ۱۵ سال کے درمیان ہو پنجابی کھتری خواہ پنج ذاتی ہو۔ کنیا کے لیے ضرورت ہے۔ خط و کتابت لالہ کشن گوپال سپرد ہان آریہ سماج جگہ انبوہ سے کریں۔

بر کے لیے کنیا کی ضرورت

میرے ایک مترا بابو کرتا رام قوم ساہنی اچارج ساکن رودیٹ جال انجن ڈرائیور ریلوے ہے جنکی عمر ۲۹ سال کی ہے۔ اور مبلغ تیس روپیہ ماہوار معہ اوور ٹائم وغیرہ کے تنخواہ پاتے ہیں۔ اور بلن سے شدہ اور تندرست ہیں۔ اور انگریزی اور اردو میں عمدہ لیاقت رکھتے ہیں۔ آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جنکی عمر ۱۲ و ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ جس صاحب کو یہ منظور کرنا ہو۔ اور مفصل حال دریافت کرنے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر بابو نہال چند رلیے ہیڈ کلرک لوکو فورمین آفس آر الیف ریلوے سرسہ ضلع حصار۔

اشتہار سودیشی ستو

سرب بھینوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی درخواستوں پر سرب بھینوں کو اشیاء ذیل بہم ہر قسم ٹھیک قسم۔ گڑ و چار مغانہ۔ شہد خالص دھوپ سوگندھت۔ اور چاول ہر قسم کی یعنی گیرین سیاہ۔ پیلی چورا وغیرہ اور بھی بہت سی اس پہاڑ میں ہوتی ہے۔ بہم پہنچانے کا بندوبست کیا ہے۔ جن مہاشیوں کو ضرورت ہو۔ نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ مال ہر طرح عمدہ اور مناسب آڑت چڑھیگی۔ چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جا سکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۲۰؍ روپیہ کا اکٹھا مال منگوا وینگے۔ تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں اور مال روپیہ آنے پر خریدا جاویگا۔

دلیپ چند بھرتا دھرم سال ضلع کانگڑہ فسٹ گورکھا پور لائین۔

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

مجھے اپنی بھتیجی کے واسطے ایک ایسے بر کی ضرورت ہے۔ جو قوم کا کیستھ سکسینہ دوسرے سے ہو۔ عمر سترہ سے بائیس تک ہووے مڈل خواہ انٹرنس پاس ہووے صحت جسمانی عمدہ رکھتا ہووے۔ لڑکی کی عمر ۱۳ سال کی ہے۔ اور گھر ہستی کے کاریہ اور سینا پرونا اور قصیدہ جانتی ہے۔ اور ناگری بھاشا بھی اچھی طرح لکھ پڑھ سکتی ہے۔ زیادہ خط و کتابت سے طے ہو سکتا ہے۔ شادی خاص ضلع علیگڈہ سے ہوگی۔

المشتہر بابو بسل ورما اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج چھبرہ دتہ

ممیری سرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں اہالیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ - اس سرمہ کی تصدیق دائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی پیچھے سے عینک لگانیوالوں کو یہ سرمہ مفید ہے - قیمت سلوچم کر کھنے ہی کہ عام خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (سے) مصری سرمہ فی تولہ ۱ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سند

میں نے آپکے ممیری سرمہ سفید کو تین شخصوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دو دوسرے ہندوستانی کو جنکو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا - اور ایک کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں بر ہا میں جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلیئے میسر نہیں ہو سکتی آپکا سرمہ مثل لوہے کو مقناطیس ذریعہ کسی ایجنٹ فروخت ہونا چاہیئے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کریں براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں - رقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چال ایریرہا - ۹ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخونہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فایدہ نہ ہوا آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال ہی کلّی فایدہ ہوگیا -
رقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر بمقام لدھیانہ - ۵ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھونکی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی - علاوہ اسکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہی - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہی - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی - رقم سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندھر (۸ جنوری سنہ ۹۶ء)

میں اس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھونکی بیماریوں سے بچنے کے لیئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے -
رقم خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے - ان شخصوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان شخصوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو - اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -
رقم ڈاکٹر برج لال گھوش رکن بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۲۸ جون ۱۸۹۶ء

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے مارچ سنہ ۹۵ء سے جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ سرجن ... صاحب ... سرولیم ... حضور ... قیصر ہند

سندات روح حیات

روح حیات

فوائد



روح حیات

بچپن زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی کی وجہ سے ... یا خلاف قدرت لطف اٹھانے ... کمزوری ... اور اسی طرح کی ... پیدا ہو گئی ہیں ... تمام ... مقوی ... استعمال ... نامردی ... اعصابی کمزوری ... مقوی ... اس سے ... لفٹنٹ سرجن صاحب ... انگلینڈ ... صاحبان نے تجربہ فرما کر اس کی تصدیق کی ہے

قیمت فی شیشی ... روپے آٹھ آنے

سرٹیفکیٹ

پانچ ہزار ... اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اس بکس میں ادویات ... داخلی و خارجی علاج کی ... نامردی ... کمزوری ... مذکورہ بالا ادویات کے استعمال ... صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس ... روپے ...

نوٹ - اگر بیماری ... ادویات کے استعمال ... دوائی بلاقیمت دی جاتی ہے

المشتہر

حکیم محمد ... آئی ڈاکٹر مینیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

... شفاخانہ ... ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے ...

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ: ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

اخبار ست دھرم پرچارک

کا پالن

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی مع محصول ڈاک چار روپیہ و چار آنہ بلا محصول تین روپیہ آٹھ آنے بلا تعلیم ودیارتھیوں سے سالانہ مع محصول تین روپیہ بلا محصول دو روپیہ چار آنہ

(۲) کارسپانڈنٹوں کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ہر ایک بار کے لئے زیادہ عرصہ کے لئے خاص انتظام

اُودّیش

(۱) وید و کت ست دھرم کا پرچار اور ستیہ اَستیہ کا بے تعصب نرنے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کی جیون چرتر پرکاشت کرنا (۴) دھرم سنبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

جلد ۸

۱۹۵۴ بکرمی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب جن کو ریاست بالا نے خصوصاً القاب خان بہادر و صاحب بہادر جی ایس آئی دلی ریاست بہاولپور و سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ رائج ہو گیا ہے۔ اور جو اپنی اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت کیلئے صوبہ پنجاب میں خاص نام و شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزاروں مریضوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کر کے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لیئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی عمدہ بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور درد اعضا جسم پر سیاہ بدنما داغ یا دھبے درد اعضا کی انتہا۔ درد شانہ۔ بدھ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش گنٹھیا۔ درد زانو۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ۱ کلاں ۲ ہے۔

دیسی نرو-وائین ٹانک پلز یعنی حب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور۔ کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں۔ تب انکے لیئے یہ نرو وائین ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ پیچش کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گمشدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت بڑے نام یعنی ایک خوبصورت ڈبیا میں جسمیں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں ... اور ۷۶ گولی کا بکس ... ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے بجائے بذریعہ تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

نامردی کی گولیاں ہر قسم نامردی کو ... خواہ کسی قسم کی کمزوری اور رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس ...

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کیسی ہی کیوں ہو ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ بالکل بے ضرر ہے۔ آبلہ وغیرہ بالکل نہیں پڑتا۔ قیمت فی شیشی ...

گنوریا (سوزاک) قرحہ کا مسیحا یہ ایک ذی فن کے ہزاروں نتائج تجربہ ... تھوڑے دنوں میں بعض مریض کو ... نصیب ہو چکے ہیں جن کی تمام عمر تکلیف میں گذرتی ہے۔ اگر ہماری دوائی ہدایت کے مطابق استعمال کیجاوے۔ نئی اور پرانی سوزاک کو ... چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن پیپ بالکل آرام آ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

سفلس (آتشک) مسیحا کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہاں تک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر بھی پھنسی اور زخم بھی نکلے ہوئے ہوں۔ اور گلے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور بغیر منہ دکھے مریض کو صحت کامل ہو جاتی ہے اور دوبارہ موسم پر نہیں پھوٹتا۔ قیمت فی شیشی خورد ۲ کلاں ۳ ہے۔

جوہر ہری یہ عجیب و غریب دوا ہر قسم کے بخار کیلئے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پر تاثیر ہے۔ اور جو تپ بخار کے لیئے ... علاج ہے اور بالکل نایاب چیز ہے

تیار کیگئی ہے۔ قیمت فی شیشی ...

سپلین پلز یعنی طحال یا تاپ تلی یا الف کی گولیاں۔ ان گولیوں سے فوراً فائدہ ہوتا ہے قیمت فی بکس ...

استھما مسیحا یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ...

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی و لاغری بھی ان گولیوں کے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ کھانڈ جسکو کیمیکل (شوگر) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ پھر پیدا ہونے و خرابی جگر درد کمر کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس ...

دائمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ اسکو چند روز استعمال فرما دیں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس ... ۳۲ گولی کا ...

بواسیر کا عرق مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی کیسی ہی سخت حالت میں ہو۔ ... آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... مرہم ...

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات باد گولہ۔ رحم کی مختلف امراض اور خون حیض کی مختلف شکایات کے لیئے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں باد گولہ کے لیئے گولیوں کی قیمت فی بکس ... دیگر امراض کا حال لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثل دھند جالا موتیا بند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس جدا جدا ادویات مل سکتی ہیں۔ بیماری کا حال لکھیں پوری توجہ کیساتھ دوائی منتخب کر کے ارسال کیجاویگی۔

انکے علاوہ بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں۔ فی بکس ... بچوں کے کانٹے کی نادر مجرب دوائی فی شیشی ... درد سر کی دوائی ... دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ... دانت کی ناسور دوائی فی شیشی ... عرق دافع درد گردہ فی شیشی ... بال کو بند کرنیکی پوڑیاں ... واو کی دوائی فی بکس ... گنٹھیا کی دوائی فی بکس ... تیل فی شیشی ... فہرست تیار ہے۔

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ ہاسپٹل جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور نیز دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں کی نسبت بکفایت مل سکتی ہیں۔ ... ادویات کے استعمال کرنے کی ترکیب ... مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مفصل فہرست ...

المشتہر پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و پروپرائیٹر کارخانہ دوائیہ میڈیکل ہال جالندھر شہر پنجاب

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۲۱ مگھر سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

جلسے

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۵ کو۔

آریہ سماج لودہانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

بھاگو والہ علاقہ بٹالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

برکے لیے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست عمر ائیس سال کھتری پنجابی کسی ایسی کنیا سے بواہ کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۲ سال کے اندر ہو۔ اور پنجابی خاندان سے ہو۔ بواہ ویدوکت ہوگا۔ مزید خط و کتابت بنام اوتم سنگھ ہربھگوان دوکاندار ان تن تالاب کرانچی سندھ فرمایئے گا۔

التماس

جن مہربان کی خدمت میں اخبار کے چندہ کا ویلیو پے ایبل پارسل پہونچے۔ براہ مہربانی بہت جلد ڈاک خانہ میں روپیہ دیکر وی پی پارسل لے لیویں۔ اگر کچھ غلطی ہو۔ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ حساب کریں۔ واپس ہرگز نہ فرماویں۔ راقم مینجر

ست دھرم پرچارک

پرماتما کا راج اٹل ہے

اس جگت میں ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں سلطنتیں قایم ہوئیں۔ اور ہزاروں تباہ ہوگیں وہ بڑے بڑے سیمل والے راجے اور دیوتا جن کے نزدیک یہ ہرگز نہ ہوگا کسی کو خواب میں بھی خیال نہیں آتا تھا۔ ایسے گر سے کہ آج انکی ہڈیوں کا غبار گرد ہوا میں پھرتا ہے۔ کون خیال کرسکتا تھا کہ راجہ ہرنا کشپ جسنے اپنے نام کے رعب داب سے ایک دنیا کے حصہ میں زلزلہ ڈال رکھا تھا۔ ایک جانور کے ہاتھ سے خستہ حال ہو جائیگا۔ کون خیال کرسکتا تھا کہ چندر بنسی اور سورج بنسی خاندان جو اپنے زمانہ میں معلوم شدہ دنیا کی ادھیراج تھے۔ ایسے نیست و نابود ہوجاونگے کہ انکا نام صرف تاریخوں میں ہی پڑھنے کے لیئے باقی رہجاویگا۔ کس کا زعم تھا کہ جادو بنسی خاندان جو اپنے زمانہ میں بجائے رونق کا تھا۔ جا بجا بوار میں ایسا غرق ہوگا کہ اسکا کہیں پتہ بھی نہیں ملیگا۔ ایسا ہی سیوا جی کی زبردست سلطنت اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے اقبال کے آگے کس کا جلال تھا کہ وہم تک بھی گمان میں لا دے کہ یہ زبردست سلطنتیں صفحہ ہستی سے مٹ جاوینگی۔ غرضیکہ کوئی زبردست سلطنت کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ اپنی مقررہ میعاد بھوگ کر کسی اور کو اپنا جانشین چھوڑ جاتی ہے اور یہہ کلمہ منہ سے کہہ جاتی ہے۔

اوٹھ جا اے بلبل اوٹھا اپنا یہاں سے آشیانہ
گئی موسم بہار آیا خزاں کا اب زمانہ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی سلطنت دنیا میں قایم رہ بھی سکتی ہے۔ میرے خیال میں وہ سلطنت قایم رہ سکتی ہے۔ جو اپنی خودغرضی کے لیئے نہ ہو۔ جو ایک شخص کے آنند اور آرام کا صرف ذریعہ نہ ہو۔ بلکہ دوسروں کو فایدہ پہونچانے اور راہ راستہ پر لانے اور مدد دینے کا وسیلہ ہو۔ سینکڑوں بادشاہ صفحہ ہستی سے گئے اور اپنا اپنا راج کر کے چلے گئے یہہ کہہ کر

یہہ چمن یوں ہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جاینگے

ہمیشہ کے لیئے ست دہرم کی سلطنت قایم رہ سکتی ہے۔ بناوٹی دہرموں کی سلطنت چاہے دکھلاوے کے لیئے کچھہ چمکیلی ہی کیوں نہ بنجاوے۔ مگر وہ چار دن کی چاندنی ہے ست دہرم روپی سورج کی روشنی کبھی کم و بیش نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یکساں ہے۔ اس لیئے پرماتما کے اٹل راج میں پرماتما کے نیم روز اول ہی نافذ ہوسکتے ہیں اور قایم رہ سکتے ہیں۔ شروع سرشٹی سے لیکر آج تک ہزاروں بہت متانتر قایم ہوئے لیکن انمیں سے اکثر اپنی اپنی آیو بھوگ کر نیست نابود ہوگئے۔ ایسا ہی موجودہ پرچلت مذاہب جنکی بنیاد پرماتما کے اٹل نیموں پر نہیں۔ چند روز کے بعد کافور

ہو جاوینگے۔ پرماتما کی راج میں پرماتما کے دیے ہوئے ست گیان وید کی راجدھانی ہی قایم رہ سکتی ہے اور رہیگی۔ ایک دن آویگا کہ تمام دنیا وید کے سایہ کے نیچے آکر بسر کریگی۔ اور تب ہی دنیا سورگ دھام ہوگی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ سرشٹی کے کل آدمی زبان سے ویدوں کے معتقد اپنے تئیں ظاہر نہ کریں۔ مگر انکی عملی زندگی بتلاویگی کہ بنا ویدوں کے شرن لئے دنیا میں کہیں بھی آنند نہیں مل سکتا۔ اس لئے بندھو گن آو۔ ہم پرماتما ہی کے راج میں رہکر اپنے تئیں اس سے باہر ظاہر نہ کریں کیونکہ کوئی اور استھان نہیں۔ جہاں کہ اس سے پرتھک ہو کر بھاگ جاویں۔ بس اس کے راج میں رہکر اسکے قانونوں پر عمل کرنا سیکھیں۔ تاکہ کسی دوش اور ڈنڈ کے بھاگی نہ ہوں۔ اور نہ ہی اس مہان پربھو کو کسی طرح سے ناراض کریں۔ بلکہ ہری گن گاتے ہوئے سورگ دھام کی سیر کریں۔ ج۔ د

مجھے تو اشچرج آتا ہے

(۱) پرات کال کو چنڈول۔ مرغ چڑیا اور دیگر پرندوں کا بنا ٹایم پیس کے الارم کے ٹھیک سمے پر اٹھ کر چہچہے کرنا۔ اور ایشور کے یش گانا۔ دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۲) کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹے۔ مکھیوں اور دیگر سوکھشم جیو جنتوؤں کا بنا استاد ماتا پتا کسی بھی پرکار سرپرستی کی ودیا اور ڈر کے اپنے کام میں سارا دن لگا رہنا۔ دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۳) چھوٹے چھوٹے تنکوں۔ بھوسہ کی ڈنڈلوں۔ غلہ کے خوشوں میں چکناہٹ لیچلیچاہٹ کا پانا بلا کسی روغن و تیل ڈالے کے دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۴) سڑی ہوئی بدبودار۔ عفونت دار زمین سے ہرے ہرے گھاس کا نکلنا اور سندر پھولوں کا ابھرنا۔ اپنی نگہت و مہک سے دماغ کو معطر کرنا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۵) زمین میں بیج ڈالنے کے بعد بدبودار کھاد ڈالنا۔ گوبر و پیشاب و میلا ڈالنا اور اس سے شیریں۔ خوشگوار و لذیذ حلاوت دار میوؤں اور پھلوں کا نکلنا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۶) ناریل کے بدنما ڈھکنے سے میوہ گری کا نکلنا۔ بادام کے سخت چھلکے سے نرم و لذیذ میوہ کا نکلنا۔ چلغوزہ کے بدصورت چھلکے سے لذیذ گودا کا نکلنا۔ گلاب کے پھولوں سے شہد کا نکلنا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۷) پتھروں سے پانی کا نکلنا۔ زمین سے سونے کا نکلنا۔ بلا سوراخ پھلوں کے اندر سے کیڑے کا نکلنا۔ اگنی میں کیڑوں کا جینا۔ سمندروں میں جانوروں کا رہنا اور انڈے دینا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۸) پہاڑوں کے اوپر ہرے ہرے گھاس کا اُگنا۔ برف کے اندر سبز و خوشنما گھاس کا پیدا ہونا۔ سمندروں کے بیچ میں سبزی کا پیدا ہونا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

اشچرج ہے تیری لیلا اے پربھو اور اشچرج تم آپ ہی ہو۔ آپکی قدرت اشچرج ہے۔ اشچرج ہے اُن آدمیوں پر جو ایشور کی اشچرج لیلا و قدرت کو دیکھ کر بھی اسکی ہستی کو اشچرج مانتے ہیں۔ ج۔ د

پنڈت گرودت جی کے جیون پر ایک نظر

آریہ سماج میں کون پُرش ہے۔ جو انکی او بہت یوگتا سچی دھرم پریمی اور پروپکار کو نہیں جانتا۔ انکے شدھ جیون۔ اوگر بدھی اور برہمچاریہ کو وہ پُرش جس نے کہ انکو ایک بار بھی دیکھا ہو بھلا سکتا ہے۔ مہرشی دیانند کے رشی جیون روپی آدرش کو دھارن کرنیکی دیگ وان اچھا۔ لوگ ماہری سے بدھی کو نرمل شدھ بنانے کے اپائے۔ اور ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں تدروپ ہونیکا پورن نمونہ ایک ماتر انکا آریہ جیون پردرشن کرتا ہے۔ انگریزی سائنس اور فلاسفی کے ودوان ہونے پر انکو سچے گیان سائنس کی سیما کا پتہ لگ چکا تھا۔ جب وہ سائنس اور فلاسفی کے اُتم سے اُتم پرمانک پُستک پاٹھ کرتے تھے۔ تو انکی عملی بھانی ودت ہوتا تھا۔ کہ سنسکرت ودیا کے اتھاہ سمندر کے سنمکھ انگریزی فلاسفی کی کیا تلنا ہو سکتی ہے۔ ایک سمے لاہور سماج کے وارشک اُتسو کے اوپر انہوں نے انگریزی میں لکچر دیتے ہوئے جیوتش شاستر اور سوریہ سدھانت کی مہما درشاتے ہوئے یہ

وچن کہتے تھے۔ کہ سنسکرت ودّیا کی کا وہاں آرمبھ ہوتا ہے۔ جہاں کہ انگریزی سماپتی کو پہونچتی ہے
نتھی باوؔ آریہ سماج کے سبھاسدوں کو یہہ اپدیش کرتے رہتے۔ کہ انگریزی وِدّیا میں سوائے سائینس کے کچھ نہیں ہے۔ اور سائینس کی بنائی ہوئی کلیں پرمیشور کی مہما کو پرگٹ کرتی ہیں۔ اور ان کلوں سے بہی ادبہت وچار سائینس کے سدہانت ہیں۔ لیکن وہ سدہانت وشیشک شاستر کے آگے شانت ہو جاتے ہیں۔ بیسیوں وغیرہ میں ... انکو کہتے ہوئے ... ہوئی ...

...

دونوں کو ... جی کی مہان وِدّیا اور انکا مہان بل اس چھوٹے سی بدہی اور میرے تچھ شریر میں آسکتا ہے۔ کدا پی نہیں۔ ایشور مجھے اس سے بڑہیا بدہی اور شریر دینے کا اپائے کر رہا ہے۔ تاکہ میں اگلے جنم میں اپنی اچھا کی پورتی کر سکوں۔ یہ وچن سنکر ہم دنگ رہ جاتے اور وہ ایک ایک شبد پر وچار کرنے لگتے۔ آواگون کو تو ہم بہی مانتے تھے۔ پر آواگون کا اثر یہہ اور اسکی مہما اسکے یہہ بچن سنکر ہی پرتیت

ہونے لگی سبھول رشی جہاں سدگوں سے بہرتے ہوئے پرم آتما کے سمندر میں سہو چھت ڈوب جاتے ہیں۔ وہاں پنڈت جی کی یہہ آشائیں وچن کہ موت کے پیچھے ہیں سوامی جی کے رشی جیون دہارن کرنے کا اوسر ملے گا۔ کیسی سار گربہت اور سچے آریہ جیون کے بودہک ہیں۔

جبکہ وہ روگ سے نربل ہو رہے تھے۔ ایک ...

... ادھائیں ہے تھے ...
ایسی ساکشی بھلی پرکار دے سکتے ہیں۔ جبکہ انکو رات کو کھانسی زور سے آنے لگتی اتھوا بخار اپنا زور دکھاتا وہ کبھی بہی ایسی اوستھا میں تکلیف سے ہائے اوہ کے وچن نہیں سناتے تھے۔ بلکہ شانتی سے دکھ سہن کرتے تھے۔ اور اگر کوئی پوچھتا۔ کہ پنڈت جی کیا حال ہے۔ تو کیول اتنا ہی کہدیتے تھے کہ کھانسی ہو رہی ہے۔

ایک دفعہ لاہور سماج کی انگریزی بلڈنگ ...

کلب میں مضمون زیر بحث "موجودہ طریقہ تعلیم" تھا۔ اس مباحثہ میں کئی بی۔اے ایم۔اے صاحبان انگریزی تعلیم اور انکے موجودہ طریق کی خوبیاں دکھانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن آخری تقریر میں پنڈت جی نے "ماتری مان۔ پترمان۔ آچاریہ وان پرشو وید" کا ... رکھکر بڑی زوردار ... کے عالمانہ تقریر ... وہ طریقہ تعلیم ... سمجھا ہے۔ ایک ...

روز بہی اور یہ مشتی ہے۔ اور سارا شہر ہی جھوٹھے کرتا بیاں تو گن کرم سبھاؤ سے الو کول چار ہو سکتی ہیں۔ ہیم شرما۔ ورما آدی تو لکھ سکتے ہیں۔ لیکن مہیشری۔ تھا پر آدی نہیں۔ انہوں نے ہی مجھے کہا تھا کہ اپنے نام کے پیچھے مہیشری کا لفظ لکھنا چھوڑ دو۔

جب کبھی وہ ہمیں سناتے کہ یورپ میں سائینس کے متعلق فلاں نیو تھیوری (نوین سدہانت) نکلی ہے۔ تو انتیت پرسن ہوکر ساتھ ہی کہتے کہ یورپ ست کے نکٹ آ رہا ہے۔ اگر کوئی ان کو

اَیڑے دشمن تینوں پیا چاہ بھرایا

نیناں تیریاں سانوں سرلایاں سانگاں		زلفاں ڈنگ چلاون وانگوں کالیاں ناگاں
	روز روز سوز تیری بھٹیں بیٹھی ہاراں جانگاں خونی عشق تساڈے سولی پکڑ چڑھایا	
پیا خاطر تیری ڈھونڈاں جنگل بیلے		تن چوٹاں لایاں تیرے عشق مریلے
	سولاں درد غماں دے نت دکھ سہیلے جیہڑا تو ڑا ساں بھٹیں نیہڑا ہوکے لایا	

ہوجاوینگے۔ پرماتما کی کرپا سے آج بھی پرماتما کے دیئے ہوئے ست گیان وید کی راہ دکھانی ہی قایم رہ سکتی ہے اور رہیگی۔ ایک دن آویگا کہ تمام دنیا وید کے سایہ کے نیچے آکر بسیرا کریگی۔ اور تب ہی دنیا سورگ دھام ہوگی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ سرشٹی کے کل آدمی زبان سے ... تئیں ظاہر نہ کر... کہ بنا وید... ہی آنند...

(۳) اچھوتے چھوٹے چھوٹے تنکوں۔ بھوسے کی ڈنڈیوں۔ غلہ کے خوشوں میں چکناہٹ لچکیلاہٹ کا پانا یا کسی روغن ڈھیل ڈالے کے دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۴) اشٹری ہوئی بدبودار عفونت دار زمین سے ہرے ہرے گھاس کا نکلنا اور سندر پھولوں کا اُبھرنا۔ اپنی نکہت دھیک سے ...

اور اشچرج تم آپ ہی ہو۔ آپکی قدرت اشچرج ہے۔ اشچرج ہے اُن آدمیوں پر جو ایشور کی اشچرج لیلا وقدرت کو دیکھ کر بھی اسکی ہستی کو اشچرج مانتے ہیں۔ ج۔ د

پنڈت گورودت جی کا جیون

شفقت نال جمال پیارا چا مینوں مسرور کردتا

شام	تلنگ	دفت ...جے

پڑھ پڑھ تھکی علم کتاباں پر یا نظر نہ آیا
بلبجھ گرنتھ قرآن بھی واچے اکمل نظر نہ آیا

... کو اشچرج آتا ہے

(۱) برات کال کو چنڈول۔ مرغ چڑیا اور دیگر پرندوں کا بنا نائم پیس کے الارم کے ٹھیک سمے پر اٹھ کر چہچہے کرنا۔ اور ایشور کے یش گانا۔ سنکر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۲) کیڑے۔ مکوڑے۔ پتنگے۔ مکھیوں اور دیگر ہر قسم جیو جنتوؤں کا بنا استاد ماتا پتا کسی ماہر یا سرپرست کی دیکھی اور ڈر کے اپنے کام میں سارا دن لگا رہنا۔ دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

... سونے کا نکلنا۔ بلا سوراخ پھلوں کے اندر سے کیڑے کا نکلنا۔ اگنی میں کیڑے کا جینا۔ سمندروں میں جانوروں کا رہنا اور انڈے دینا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔

(۸) پہاڑوں کے اوپر ہرے ہرے گھاس کا اُگنا۔ برف کے اندر سبز وخوشنما گھاس کا پیدا ہونا سمندروں کے بیچ میں سبزی کا پیدا ہونا دیکھ کر مجھے تو اشچرج آتا ہے۔
اشچرج ہے تیری لیلا اے پربھو

... برہمن کرتا ہے۔ انگریزی سائنس اور فلاسفی کے وار پار ہونے پر انکو سنسکرت گیان کانڈ کی سیما کا پتہ لگ چکا تھا۔ جب وہ سائنس اور فلاسفی کے اُتم سے اُتم پرمانک پستک پاٹھ کرتے تھے۔ تو انکی بھلی بھانتی ودت ہوتا تھا۔ کہ سنسکرت ودیا کے اتھاہ سمندر کے سنمکھ انگریزی فلاسفی کی کیا تُلنا ہو سکتی ہے۔ ایک سمے لاہور سماج کے وارشک اُتسو کے اوپر انہوں نے انگریزی میں لکچر دیتے ہوئے جیوتش شاستر اور سوریہ سدھانت کی مہما درشاتے ہوئے یہ

وچن کہتے تھے۔ کہ سنسکرت فلاسفی کا وہاں آرمبھ ہوتا ہے۔ جہاں انگریزی سماپتی کو پہونچتی ہے۔ کئی بار آریہ سماج کے سبھاسدوں کو یہ اپدیش کرتے تھے۔ کہ انگریزی ودیا میں سوائے سائنس کے کچھ نہیں ہے۔ اور سائنس کی بنائی ہوئی کلیں بھی کی عظمت کو پرگٹ کرتی ہیں۔ اور ان کلوں سے بھی اور بہت چار سائنس کے سدھانت ہیں۔ لیکن وہ سدھانت ویشیشک شاستر کے آگے شانت ہو جاتے ہیں۔ بیسیوں دفعہ میں نے اور آریہ سجنوں نے انکو کہتے ہوئے سنا کہ میں چاہتا ہوں کہ پڑھی ہوئی انگریزی ودیا بھول جاؤں۔ وہ کہتے تھے کہ جو کچھ صاحب نے اپنے نیاے میں سدھانت روپ سے لکھا ہے۔ وہ تو نیاے درشن کے دو ہی سوتروں کا آشے ہے۔

۱۸۹۹ء کے شیت کال میں اور لالہ جگن ناتھ جی انکے درشنوں کو گئے۔ وہ اس روگ سے جو انت کو انکی مرتیو کا کارن ہوا۔ گھیرے جا چکے تھے۔ میں نے پوچھا کہ پنڈت جی آپ ایسے ہٹے کٹے ہونے پر کیوں روگ سے پکڑے گئے۔ اُتر میں مسکراتے ہوئے سومیہ درشٹی سے ہم دونوں کو کہنے لگے۔ کہ کیا آپ سمجھتے ہو۔ کہ سوامی جی کی مہان ودیا اور انکا مہان بل اس چھوٹی سی بدھی اور میرے تُچھ شریر میں آسکتا ہے۔ کداپی نہیں۔ ایشور مجھے اس سے بڑھیا بدھی اور شریر دینے کا اپائے کر رہا ہے۔ تاکہ میں اگلے جنم میں اپنی اچھا کی پورتی کر سکوں۔ یہ وچن سُن کر ہم دنگ رہ گئے اور ایک ایک شبد پر وچار کرنے لگے۔ آواگون کو تو ہم بھی مانتے تھے۔ پر آواگون کا انوبھو اور اسکی مہما اسکے یہ وچن سُن کر ہی پرتیت ہونے لگی۔ ستھول درشی جہاں روگوں سے گھبراتے ہوئے پر نراشا کے سمندر میں ہو جھٹ ڈوب جاتے ہیں۔ وہاں پنڈت جی کی یہ آشامئے وچن کہ موت کے پیچھے ہمیں سوامی جی کے رشی جیون دھارن کرنے کا اوسر ملے گا۔ کیسے سار گربھت اور سچے آریہ جیون کے بودھک ہیں۔

جبکہ وہ روگ سے نربل ہو رہے تھے۔ ایکدن کہنے لگے کہ "ہمارا ارادہ ہے کہ ایک ویاکھیان اس وشے پر دیں کہ موت کیا ہے؟

Death is no mystery

مرتیو کوئی راز کی بات نہیں۔ لوگ موت سے یوں ہی ڈرا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ پنڈت جی سے ایشور اپاسک اور دھارمک یوگ ابھیاسی کے لئے موت بھیانک نہ ہو۔ پرنتو وہ پُرش جو ابھی ادھیہ اوستھا کو نہیں پہونچا وہ کیونکر اپنے مُکھ سے کہہ سکتا ہے کہ موت بھیانک نہیں۔ پنڈت جی نے اس واک کو اپنی موت پر جیون میں سدھ کر دکھایا۔ لالہ جے چند جی اور بھگت رلیا رام جی جو بہودا انکے پاس روگ کی اوستھا میں رہتے تھے وہ اسکی ساکشی بھلی پرکار دے سکتے ہیں۔ جبکہ انکو رات کو کھانسی زور سے آنے لگتی اور بخار اپنا زور دکھاتا تو کبھی بھی ایسی اوستھا میں مُکھ سے ہائے اور وہ وچن نہیں سناتے تھے۔ بلکہ شانتی سے دُکھ سہن کرتے تھے۔ اور اگر کوئی پوچھتا۔ کہ پنڈت جی کیا حال ہے۔ تو کیول اتنا ہی کہہ دیتے تھے کہ کھانسی ہو رہی ہے۔

ایک دفعہ لاہور سماج کی انگریزی ڈیبیٹنگ کلب میں مضمون زیر بحث "موجودہ طریقہ تعلیم" تھا۔ اس مباحثہ میں کئی بی اے ایم اے صاحبان انگریزی تعلیم اور اسکے موجودہ طریق کی خوبیاں دکھانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن آخری تقریر میں پنڈت جی نے "ماتری مان۔ پتری مان۔ آچاریہ وان پُرشو وید" کی پرتیک رکھ کر بڑی زوردار لیکن نہایت سنجیدہ اور غضب کی عالمانہ تقریر میں یہ سدھ کر دکھایا کہ موجودہ طریقہ تعلیم سر سے پاؤں تک ناقص اور سراسر نکما ہے۔ انکا ایک فقرہ غالباً یہ تھا کہ

Modern system of Education is rotten from top to bottom.

انکی اس تقریر نے لاہور میں ایک تہلکہ سا مچا دیا تھا۔

جب کبھی وہ آریہ سبھاسدوں کو اپنے نام کے پیچھے اپنی جاتی کا لفظ لکھتے ہوئے دیکھتے۔ تو وہ روک دیتے تھے۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ جاتی کی اپادھی کسی گُن کرم کی بودھک نہیں۔ کنتو روڑھی اور بے معنی ہے۔ اور ساتھ ہی کہتے کہ جاتیاں تو گُن کرم سبھاؤ سے انوکول چار ہو سکتی ہیں۔ برہم شتری۔ ویش آدی تو لکھ سکتے ہیں۔ لیکن مہیشری۔ تھاپر آدی نہیں۔ انہوں نے ہی مجھے کہا تھا کہ اپنے نام کے پیچھے مہیشری کا لفظ لکھنا چھوڑ دو۔

جب کبھی وہ ہمیں سناتے کہ یورپ میں سائنس کے متعلق فلاں نیو تھیوری (نوین سدھانت) نکلی ہے۔ تو اتینت پرسن ہو کر ساتھ ہی کہتے کہ یورپ ست کے نکٹ آرہا ہے۔ اگر کوئی ان کو

سمجھا کہ پنڈت جی یورپ ترقی کر رہا ہے تو
کہتے "کہ بھائی ویدک کے ٹکٹ آ رہا ہے
سچے اصول کی ترقی نہیں ہو سکتی - کیا
دو اور دو چار کو کوئی تھیوری اُلنگھن
کر سکتی ہے - کدا پی نہیں" وہ کہتے تھے کہ چونکہ
یورپ لوگ ودیا سے شونیہ ہونے کے کارن
سچے اصولوں کو نہیں جان سکتا - اسی واسطے
ایک تھیوری آج نکلتی ہے - دس برس
کے بعد وہ غلط ہو جاتی اور پھر نئی تھیوری
نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے - اگر لوگ رشیوں
سے یورپ کے ودوان شکشت ہوتے تو جو
تھیوری آج نکالتے - وہ کبھی برسوں
کھنڈن نہ ہوتی - انکا کتھن تھا کہ سائنس
اور ودیا نا لوگ کے نامکمل رہا کرتی ہے
آریہ شاستر اس وجہ سے مکمل ہیں کہ انکے کرتا
یوگی تھے - انشٹادھیائی اسی لئے مکمل ہے
کہ مہرشی پانینی یوگی تھے - درشن شاستر
اپنے اپنے موضوع کو اس لئے مکمل ریتی سے
لکھتے ہیں - کیونکہ انکے کرتا یوگی تھے کئی
مترو انکے یہہ وچن سنکر کہہ دیتے کہ
یوگی تو کسی کاروبار کے لائق نہیں رہتے
اس شنکا کے اتر میں وہ کہتے کہ یہہ سرتجاز
نہیں ہے - دیکھو مہرشی پاتنجلی نے
یوگی ہونے پر یوگ شاستر - اور ویدیہ شاستر
ارتھات مہا بھاشیہ لکھا - کیا تھوڑا کام
ہے - کیا کرشن یوگی ہونے پر اپکار نہیں
کرتے تھے - وہ کہا کرتے تھے کہ موجودہ
مغربی میڈیکل سائنس یوگ کے ہی نہ ہونے
کے کارن ادھورا اور نامکمل بن رہا ہے جبکہ
کلا ٹوٹ گئی - اور پرزے نشٹ بھرشٹ
ہو گئے - تو اس سے چلتی ہوئی کلا کا انومان
کرنا ٹھیک نہیں ہو سکتا - مردے کی چیر
پھاڑ سے ہم بے شک مردے شریر کی بناوٹ
جان سکتے ہیں - لیکن اس سے جیتے شریر
کی کریہ کا کچھ پتا نہیں لگ سکتا - ایک
یوگی جیتے جاگتے شریر کی کلا کو یوگ پرتیکش
سے دیکھتا ہوا اسکے بیمار ہونے کی اوستھا
میں پورا اور بے خطا علاج کر سکتا ہے
لیکن موجودہ میڈیکل سائنس یہہ نہیں
کر سکتا -

جب کوئی ان سے پرشن کیا کرتا کہ میں بھی
انتی کے لئے کیا کروں تو جواب میں کہتے
کہ انشٹادھیائی سے لیکر وید پرینت پڑھو اور
یم نیم کو پالتے ہوئے یوگ سادھن کرو -
ایک دفعہ پرانا یام کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہنے
لگے کہ موروثی لاعلاج بیماریوں کو بھی
پرانا یام دور کر سکتا ہے - انہوں نے بتلایا
کہ بعض اوقات ایک چنگے بھلے آدمی کو
پرانا یام دبلا اور نربل کر دیتا ہے - لیکن
تھوڑے ہی کال کے بعد وہ منش بلوان
اور پشٹ ہو جاتا ہے - انکا کتھن تھا - کہ
قدرت میں سب سے مفید شے بن مول ملا
کرتی ہے - اس لئے سب سے اتم اوشدھی
لاعلاج مرضوں کو دور کرنے کے لئے
ہوا ہی ہے - اور وہ ہوا پرانا یام کی
ریتی سے ہمیں دوائی کا کام دے سکتی ہے
ایک دفعہ لالہ شیو نارائن سابق ملازم
محکمہ ترجمان چیف کورٹ لاہور اپنے
لڑکے کو لیکر پنڈت جی کے پاس گئے
اور کہنے لگے - کہ پنڈت جی اسکو میں
انشٹادھیائی پڑھاتا ہوں - پنڈت جی
یہہ سنکر بڑے پرسن ہوئے - اور کہنے لگے
کہ "اسکو انشٹادھیائی آدی گرنتھ خوب
کوشش سے پڑھاتے جاؤ - انگریزی پڑھانے
کی ضرورت نہیں - جو لوگ سمجھتے ہیں کہ
بنا انگریزی پڑھے کے روٹی نہیں کما سکتے
وہ سخت غلطی کرتے ہیں - کیا بھارت ورش
کے ۹۵ فیصدی آدمی جو انگریزی پڑھے
ہوئے نہیں ہیں - روٹی نہیں کھاتے"

ایک دفعہ میرے ساتھ پنڈت جی نے صبح
سیر کے لئے باہر جانے کا وعدہ کیا - میں
علی الصباح ہی انکے مکان پر گیا - اور
سب سے اوپر کے چوبارہ پر انکو ایک ٹوٹی
ہوئی کھاٹ پر بنا بچھونے اور سرہانے
کے سوتا پایا - میں نے ایک ہی آواز دی
فوراً اٹھکر میرے ساتھ ہو لئے - میں نے
پوچھا پنڈت جی آپکو ایسی ٹوٹی سی چار
پائی پر نیند آ گئی - کہنے لگے کہ ٹوٹی چار
پائی کیا نیند روک سکتی ہے - میں نے کہا کہ کیا
آپکی شان کے وہ شایان ہے - بولے
کہ سونا ہی ہے کہیں سو رہے - لوگ بھی تو
سوتے ہیں - ہماری شان کیا نرالی ہے
اس طرح بات چیت کرتے ہوئے میں اور
لالہ جگناتھ جی پنڈت جی کے ساتھ
شہر سے باہر نکل گئے - راستہ میں انہوں
نے گھوڑوں اور دیگر حیوانوں کی صفات
کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں ذہن نشین کرایا
کہ حیوانوں میں بھی ہمارے جیسا آتما ہے
اور یہہ بھی سکھ دکھ کو محسوس کرتے
ہیں - گول باغ میں آکر انہوں نے ہمیں
بتایا کہ بنسپتی میں بھی آتما سوشپت
اوستھا میں ہے - اور ایک پودے کے
پھول توڑ کر بہت کچھ ودیا دنیک باتیں

سنائیں۔ اتنے میں لالہ گنپت رائے جی بھی آملے اور ہم سب اکٹھے ہوکر ایک میز پر بیٹھ کر پنڈت جی کی ودیا وِویک باتیں سنتے رہے۔ انہوں نے عشقیہ گندے ناولوں کے پڑھنے کی خوفناک برائیاں ظاہر کیں اور مغربی دنیا کے بڑے بڑے امیر آرام امیروں کے ذکر سنا کر یہ کہا کہ ضروریات کو دھرم سے پورا کرنا ہی سچی امیری ہے۔ نہ کہ پاپ سے روپیہ جمع کرنا امیری ہے۔

ایک دفعہ Christian young mens association

ڈھوکے ہال میں ایک انگریز نے لکچر دیا جس میں اُسنے میکس مولر آدی پروانوں سے ویدک دھرم کو دوشت بتلایا۔ پنڈت جی بھی لکچر سننے گئے تھے۔ واپس آتے ہوئے راستے میں کہنے لگے کہ ہم ایسے لکچر سے بالکل اتفاق نہیں کرتے

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم ہندوستانی ولایت جاکر انگریزی کے پروفیسروں کے ساتھ شیکسپیر اور ملٹن کی غلطیاں نکالیں اور انگریزی محاوروں اور اصطلاحوں کے اپنے معنے انگریزوں کو سنا کر انکو کہیں کہ تم انگریزی نہیں جانتے ہم سے انگریزی کے سچے ارتھ سیکھو۔

جب کوئی اُنسے سوامی جی کے جیون چرتر کے متعلق پرشن کرتا تو وہ سب کام چھوڑ کر فوراً اُسکے سوال کو سننے اور جواب دینے کو تیار ہو جاتے۔ ایک دفعہ کسی نے انکو کہا کہ پنڈت جی آپکو سوامی جی کے متعلق اور وشیش کر اُنکے یوگی ہونے کے وشے میں اتنی باتیں معلوم ہیں۔ آپ کیوں نہیں انکا جیون چرتر لکھتے۔ اُتر میں کہنے لگے کہ ہاں کوشش تو کر رہا ہوں کہ سوامی جی کا جیون چرتر لکھا جائے۔ چنانچہ آرمبھ تو کر دیا ہے۔ اُسنے کہا کب چھپیگا۔ بولے کہ آپ کا غذی جیون چرتر چھپ رہے ہیں ہو۔ ہمارے خیال میں سوامی دیانند کا جیون چرتر جیون میں لکھنا چاہیئے میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ اپنے جیون میں اُنکے جیون چرتر کو لکھوں۔

ایک دفعہ آریہ سماج کے اُتسو پر لکچر دیتے ہوئے انہوں نے ورنن کیا کہ سوامی جی کی پوری عزت جسکے وہ مستحق ہیں۔ دو سو سال کے بعد ہوگی جبکہ عالم لوگ تعصب چھوڑ کر انکی تصنیفات کو پڑھینگے اور دنیا میں علم و عقل کا اس سے ٹھیک ٹھیک اندازہ ہو جائیگا۔ ابھی لوگ اس قابل نہیں کہ یوگی اور ویدارتھ جاننے والے مہرشی کی باتیں انوبھو کر سکیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جیسا پانچ ہزار برس گذرے کہ ایک بھارت یُدھ پرتھوی پر ہوا جسکے کارن ویدادی شاستر کا پٹھن پاٹھن دنیا پر سے کم ہوتا گیا۔ اب ایک اور مہابھارت کی دنیا پر تیاری ہو رہی ہے جبکہ مشرق اور مغرب میں علمی لڑائی ہوگی اور پھر ویدوں کا راج پرتھوی پر پھیلیگا۔ اور اُس علمی یُدھ کا بیج بونے والی سوسائٹی آریہ سماج ہی ہے۔

ایک اوسر پر کسی پرشن کے اُتر میں انہوں نے بتلایا کہ سوامی جی نے ایک دفعہ اجمیر میں کہا تھا کہ مہاراجہ یدھشٹر کے راج سے پہلے جو بڑے ارتھات ٹل اُٹھانیوالے پرش آریہ ورت میں نہیں رہتے تھے آرش گرنتھوں میں بھنگیوں کے لئے کوئی شبد نہیں ہے۔ (باقی آئندہ) (آتما رام)

ایڈیٹوریل نوٹس

پھر تم کیا کرو گے۔ ایک ہندوستانی نوجوان ولایت اپنے من کی کامناؤں کو پورا کرنے کے لئے گیا۔ وہاں ایک پادری سے ملا۔ اُسنے دریافت کیا کہ آپ یہاں کیا کرو گے۔

نوجوان۔ میں یونیورسٹی کا اعلیٰ امتحان پاس کرونگا۔

پادری۔ پھر تم کیا کرو گے۔

نوجوان۔ پھر میں اعلیٰ رتبہ پاؤں گا۔ اپنے باپ دادا کا نام روشن کرونگا۔

پادری۔ پھر تم کیا کرو گے۔

نوجوان۔ ملازمت حاصل کر کے عیش و عشرت مناؤنگا۔ بڑی خوشی حاصل کرونگا۔ بیکروں پر حکومت کرونگا۔

پادری۔ پھر تم کیا کرو گے۔

نوجوان۔ پھر پھر پھر مر جاؤنگا۔

پادری۔ اہا۔ اتنی محنت۔ مشقت صعوبت اور کلفت اور نتیجہ یہی جو ہر ایک ان پڑھ ڈھیر ہوئے دانا و جاہل ہر ایک کے حصے میں آتا ہے۔

نوجوان۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

پادری۔ اگر ساری محنت۔ عیش و عشرت کا نتیجہ موت ہی ہے تو پہلے سے اُسکی تیاری کر۔ تاکہ پرماتما کے سمیپ بڑے آنند سے جا سکیں۔ موت کے حکم پر ہر ایک کو دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ اور ہر ایک کو اُسکی تعمیل کرنی ضروری ہے۔ پس بہتر ہے کہ

پہلے سے ہی ہر ایک کو اسکی تیاری کرنی چاہیے۔ یہ سوال ہم میں سے ہر ایک پر عاید ہو سکتا ہے۔ جن صاحب کا یہ خیال ہے کہ دنیاوی امتحانوں اور دھندوں سے فارغ ہو کر پھر ایشوری امتحان کی تیاری کے لیے جد و جہد کرینگے بالکل غلط ہے۔ حقیقت میں وہ کبھی بھی طیاری نہیں کر سکتے۔ جو شخص کہ اپنی آیندہ زندگی بھی آنند کے ساتھ ہو گذارنا چاہتا ہے۔ اسکے لیے ضروری ہے کہ شروع سے آخرت کے امتحان کی طیاری شروع کرے۔ ورنہ آخر کار پچھتانا پڑیگا۔ ستوخ

میں کیونکر ادھین ہوا۔ یہ سوال ہر ایک شخص کے ہردے میں اٹھتا ہے۔ کوئی اسکا اتر یوں دیتا ہے۔ کہ میں شٹے بھوگنے کے لیے ادھین ہوا۔ کوئی اولاد پیدا کرنے کے لیے۔ کوئی علم دویا پڑھنے کے لیے۔ کوئی عیش و عشرت و تنعم کے حاصل کرنے کے لیے کوئی دولت جمع کرنے کے لیے۔ کوئی دوسروں کا گلا کاٹنے کے لیے غرضیکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے نفسانی جذبات کے مطابق اسکا اتر دیتا ہے لیکن ہمیں تو شخص ایشور کی آگیا پالن کرنے کے لیے سنسار میں ادھین ہوا ہے۔ اپنے پچھلے کرموں کے انوسار گیان اندریوں اور کرم اندریوں سے ملبوس ہو کر انکے ہتھیار سے استعمال کرنے اور انسے فایدہ اٹھانے کے لیے جنم لیا ہے بس معلوم کر تو یہ ہے کہ ہم اپنے اندریوں کے غلام نہیں۔ ہم تو انکی غلامی دیوی دیوتوں کی غلامی چھوڑ کر اندریوں کی حکومت کے پنجہ نہ چلے جاویں۔ بلکہ ان سے ستر ہانی حاصل کر کے آنند کو بھوگیں۔ ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کہ اپنی اندریوں پر حکومت کرتا ہے۔ ہزارہا درجہ اچھا ہے اس شخص سے جو کہ سات ملکوں پر حکومت کرتا ہے۔ لیکن اپنی اندریوں پر حکومت نہیں کر سکتا۔ اس لیے شخص کے ادھین ہونے کا مول مدعا تو جب اندری بنکر پرماتما کا سوروپ دیکھنا ہے۔ اور اسی سے نجات آنند کو پراپت ہو کر سنسار کے دکھوں اور سکھوں سے فرصت ہوتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمتہ ذوق کہا ہے

نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بنجاتا
کسی اکسیر گر پارہ کو گر کشتہ کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

بند ہو گئی۔ آؤ ہم ایسی راجدھانی میں چلیں جہاں کہ اندریوں کی غلامی نہ کرنی پڑے بلکہ سوتنتر ہو کر پرماتما کی آگیا پالن کرتے ہوئے جاہ و جلال سورگ دھام کے آنند کو پراپت کریں (ج۔د)

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی آراء کا ذمہ دار نہیں

غلط فہمی کا جواب

گزشتہ اشاعت میں ایک چٹھی مہتو مہ لالہ شادی رام سکنہ کمالیہ کی ہے جسمیں آپ نے میرے مضمون "وید پرچار فنڈ اور ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور" پر اپنی غلط فہمی کو بیجا نکتہ چینی کی ہے۔ ایک صاحب کا قول ہے کہ دنیا میں چند ایسے پرش بھی ہوتے ہیں جنکا کام صرف نکتہ چینی کرنا ہی ہوتا ہے خواہ کتنی ہی عمدہ چیز کیوں نہ ہو۔ اسپر بھی نکتہ چینی کیے بغیر نہیں رہینگے۔ انہیں سے ایک میرے پیارے بھائی لالہ شادی رام جی ہیں۔ سب سے پہلے آپ مجھے متعصب بتلاتے ہیں اگر اپنی بات کو دلائل کے ذریعہ ثابت کرنیکا نام تعصب کرنا ہے۔ تو پیارے بھائی صاحب یہی لفظ آپ پر بھی عاید ہوتا ہے اور دنیا کے ہر ایک ریفارمر پر۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان پڑھ کسان ہل چلانے والے وغیرہ بھی آریہ نہیں بن سکتے۔ جب تک کہ وہ تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ اول تو آپ کا یہ دعوی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ساری دنیا کبھی تعلیم یافتہ ہو جاوے۔ شروع سرشٹی سے سنسار میں ان پڑھ اور خواندہ چلے آئے ہیں۔ اور اسی سے ویدوں کے پرچار کی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے۔ خواندہ لوگ تو خود ہی پستکیں منگوا کر مذہب کی جستجو کر سکتے ہیں۔ لیکن پرچار صرف ان پڑھ لوگوں کے لیے ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج کا تیسرا اصول وید کا پڑھنا پڑھانے کے ساتھ سننا سنانا بھی ہے۔ اگر آپکا کہنا ٹھیک ہوتا تو اپدیشکوں کے رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ اور کیوں آپ سالانہ جلسے کیا کرتے کیا آپنے اسسال سالانہ جلسہ پر وید کا ندار دل اور ان پڑھ لوگوں کے کان تک ویدک دھونی نہیں پہنچائی تھی۔ اگر آپکا یقین تھا کہ ان پڑھ لوگ کچھ فایدہ نہیں اٹھا وینگے تو انکو سماج مندر میں جلسہ کے وقت نہ بیٹھنے

دیتے کیونکہ انکا مبانیہ وقت ضایع کرنا تھا جب وہ کچھ فایدہ نہیں اوٹھا سکتے تو انکا کیوں مفت وقت کھویا گیا۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ بالمیکی میں ڈاکو رہزن پر اوپدیش نے کیا اثر پیدا کیا تھا۔ اور کس طرح اسکو آچرن شدھ بنانیکا رشی بنا۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ حضرت پولوس کی زندگی کیسی آوارہ گرد اور عیاش تھی۔ لیکن کسطرح اسکی زندگی میں پلٹا دیا۔ کیا آپ اس سے منکر ہیں کہ گرو نانک جی نے سینکڑوں بھٹکے اور گرے ہوئے پرشوں کو بچایا۔ اور انکے چلن میں بڑا بھاری فرق ڈالا۔ اسبات کو تسلیم کرونگا۔ کہ چیلا بنیا خود بھی پورن گیانی نہیں تھے اس لیے انکے معتقد بھی پورے گیانی نہ ہوئے۔ مگر سوال تو صرف یہ تھا۔ کہ آیا آریہ سماج بھی ہل چلانیوالوں اور دیگر ان پڑھ پرشوں کو فایدہ پہونچا سکتا ہے۔ یا نہیں۔ کون آپکو کہتا ہے کہ ویدوں کے اونچی اور اہم مسایل انکو سنائے۔ آپ بڑی خوشی سے انکو سادہ الفاظ میں سرل عبارت میں میٹھی زبان میں اوپدیش کرو۔ انکا چلن سدھارو۔ انکے آچرن ٹھیک کرو۔ ان کو دھرم بھگت کاموں پر چلنے کے لیے رغبت دو۔ افسوس ہے کہ آپ بھی سناتنیوں کی طرح ویدوں کو صرف برہمنوں کے لیے مقفل کرنے لگے۔ اور باقیوں کو محروم کرنے لگے۔ وید کی کوئی شرتی شودر کی یہ تعریف نہیں کرتی۔ جو آپنے کی ہے میں تو ان پڑھ شدھ آچاری پرش کو چاروں ویدوں کے پڑھے ہوئے دراچار پرش سے اتی اتم سمجھتا ہوں۔ میں ان

جیسے ویدوں کے دیکھا کو وہ پوری نہیں دیکھتا جو بھرتری جیسے شدھ آچار کو باوجودیکہ اسنے ویدوں کی شکل بھی نہ دیکھی ہو۔ اسواسطے منو جی مہاراج دھرم کے چار لکشن بتاتے ہیں۔ اول وید پڑھنا۔ دوم سمرتی پڑھنا لیکن بحالت عدم موجودگی انکے شدھ آچار پرشوں کی صحابت کرنا اور بحالت عدم موجودگی ہر سہ امور اپنے آتما سے ساکشی لینا۔ افسوس ہے کہ آپ آریہ سماج کا دایرہ اسقدر تنگ کرنے لگے ہیں۔ وید پکار پکار کر کہتے ہیں کہ سنسار سے اندھکار کو بذریعہ اوپدیش کے ہٹاؤ۔ جب رشیوں کو ویدوں کا گیان ہوا تھا۔ اسوقت کون سا پڑھا ہوا تھا کیا وہ آپکی دلیل کے مطابق کسی کو پرچار نہ کرتے۔ واہ رے دانائی اور سمجھ۔

لیکن اگر بالفرض آپکی رائے کو تسلیم بھی کرلوں تو پوچھے کب کہا تھا۔ کہ ہل چلانے والوں کو آریہ بنالو۔ میری عبارت حسب ذیل تھی۔ "آریہ سماج کا مشن صرف تعلیم یافتوں کے لیے نہیں۔ بلکہ ہل جوتنے والوں۔ کسانوں اور دوکانداروں کے لیے بھی ہے" اسکا مطلب آپ یہ سمجھیں تو کیا کریں۔ آپ انکو آریہ نہ بنایے اگر آپ برا سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ کیا انکو بحکم مشن سے بھی محروم رکھ سکتے ہیں۔ کیا آپ انکو ویدوں کے گیان سننے سے بھی محروم کر سکتے ہیں۔ اگر خواندہ آدمی آپکے لیکچر و اوپدیشوں سے دس گنا فایدہ اوٹھاتا ہے۔ تو کسان ایک گنا اوٹھائیگا

مگر آپ انکو محروم کیوں رکھتے ہیں۔ جتنا جسکی لیاقت اتنا فایدہ اوٹھا سکتا ہے مگر تشنہ کوئی بھی نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ اوپدیش کرنیوالا اپنی لیاقت نہ دکھلاتا ہو۔ بلکہ انکا خاص مدعا لوگوں کو فایدہ پہونچانیکا ہو۔

آگے چلکر میرے بھائی صاحب مجھے اسبات کا متہم کرتے ہیں۔ کہ آپنے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ مذہبوں کے بانی اکثر ان پڑھ ہوئے " .. .. "

پیارے بھائی صاحب کیا خوب ہوتا اگر آپ جواب لکھتے وقت اخبار کو سامنے رکھ لیتے۔ آپ تو ایک دفعہ مضمون کو پڑھکر اسپر اپنے ہوائی قلعے بنانے شروع کر دیتے ہیں۔ اسکا کیا علاج کروں۔ میری عبارت یہ تھی "کیا رامچندر جی و کرشن جی جیسے پیروان پڑھ نہیں تھے۔ کیا مسیح کے حواری سب کچھ پڑھے تھے۔ کیا محمد صاحب کے پیرو سب علم آتے تھے۔ کیا کبیر دادو نانک وغیرہ کے معتقد سب انگریزی خواندہ تھے بے ادبی معاف میرا یقین ہے کہ یہ سب ریفارمر خود بھی کلچرڈ نہیں تھے" عبارت کو غور سے ملاحظہ کیجئے۔ آپکے طرز بیان اور اس عبارت میں تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ ان سب ریفارمروں کے پیرو ان پڑھ لوگ بھی تھے۔ شاید آپنے کلچرڈ کے معنے یہاں خواندہ کے سمجھ لیے ہونگے۔ چونکہ آجکل یہ لفظ ایک پارٹی کی اصطلاح میں آگیا ہے۔ اس سے مراد وہ شخص لیے جاتے ہیں۔ جنکا دعویٰ ہے۔ کہ انگریزی

ہی نے مکت کا ادھکار ہو سکتا ہے۔ اور انگریزی
خوانده ہی آریہ سماج کو اوٹھا سکتے ہیں اور
رونق دے سکتے ہیں۔ اسیواسطے انگریزی
خوانده ایم اے اور گریجویٹ کے الفاظ زیادہ
توضیح سے استعمال کیے گئے ہیں۔ یہ الگ
بات ہے کہ مفصلہ بالا ریفارمر آریہ نہیں تھے
لیکن اس سے مجھ کو ہرگز انکار نہیں کہ
انہیں کچھ نہ کچھ سچائی تھی۔ انہی سچائی کی
بدولت انہوں نے ہزاروں ناخوانده لوگوں
کو اپنا غلام بنایا۔ میری رائے میں ست
اور است کے درمیان تمیز کرنے کا مادہ
ہر ایک میں ہوتا ہے۔ ناخوانده آدمی اپنے
تجربوں اور تربخش بیانوں اور سنے
ہوئے باتوں سے کرتا ہے۔ خوانده آدمی
بذریعہ کتب کے فلاسفروں اور عالموں کی
رائے سے اگر فرق ہے تو اتنا کہ خوانده
ذرا جلدی کے ساتھ کسی بات کو سمجھ سکتا ہے
کتابوں کا نہ پڑھا ہوا ذرا دیر سے لیکن
اپدیش سے فائدہ ہردو اوٹھا سکتے ہیں۔
عیسائی لوگ تو افریقہ کے حبشیوں خونخوار
جنگلیوں اور وحشی جاہلوں کو عیسائی کرشچن
بنا دیں۔ اور آریہ سماج اپنی چار دیواری
میں اوٹھائی لو بھر انگریزی خواندوں کو
جمع کر کے منادی کرتے رہے۔ کہ ہم نے
سارے سنسار کا ادھکار کر لیا ہے۔ میں پھر
زور سے کہونگا کہ آریہ سماج کا مشن بحیرہ
روم کے سطح زمین سے لیکر بحیرہ شمالی کو ڈانڈلا
تک ہمالیہ پربت کی کیندراؤں سے لے کر
مونٹ ایورسٹ کی شکھر تک۔ رجپوتانہ اور
افریقہ کے ریگستان سے لیکر اٹلی اور سپین
کے سرسبز علاقوں اور ہرات کی گھاٹیوں

تک۔ افریقہ کے وحشیوں اور چین کے ان پڑھ
لوگوں سے لیکر فرانس اور امریکہ کے ایم اے
بی اے اور اعلیٰ فلاسفروں تک ویدوں
کی آواز کو پہونچانا ہے۔ آریہ سماج کا مشن
مثل ڈاکٹر کے ہے۔ کہ ہر ایک مریض خوانده و
ناخوانده کو ڈاکٹری کے اصولوں سے واقف
اور ناواقف کو ویدک روپی امرت کا نسخہ دیتا
ہے۔ جس سے ہر ایک شفا پا کر آنند کو بھوگ
سکتا ہے۔ آریہ سماج کا مشن مثل بڑ کی درخت
کے ہے۔ جسکے سایہ کے نیچے ہر ایک امیر غریب
بادشاہ و گدا۔ خوانده و ناخوانده۔ تکلیف
و مصیبت کی حالت میں آ کر آرام لے سکتا
ہے۔ اور آنند حاصل کر سکتا ہے۔
آریہ سماج کا مشن مثل سورج و بادل کے
ہے کہ ہر ایک امیر و غریب۔ فقیر و بادشاہ
حاکم و محکوم خوانده و ناخوانده کے کھیت
و مکان میں یکساں فائدہ پہونچاتا ہے
یہ الگ بات ہے۔ کہ ایک اپنی زیادہ
واقفیت سے زیادہ فائدہ اوٹھا دے۔ اور
دوسرا کم فائدہ اوٹھا دے۔ آریہ سماج کا
مشن مثل سروبانی کے ہے کہ ہر ایک امیر و
غریب خوانده و ناخوانده کی پیاس کو بجھاتی
ضرورت اُس سے رفع کر سکتے ہیں۔ اسواسطے
وید میں کہا گیا ہے کہ "ہر ایک پرانی کو
متر کی نگاہ سے دیکھو" اور ایک اور جگہ
میں پرماتما کہتے ہیں کہ جیسے میں منشیوں
گیان کا اپدیش کرتا ہوں اور لوگوں کو
اندھکار سے ہٹا کر راہ راست پر لاتا ہوں
ہوں۔ ہے منشیو ویسا تم بھی کرو" اور
سوامی جی کی وصیت میں بھی یہی لکھا ہے
کہ آریہ سماج کا مشن دیش دیشانتر دیپ

دیپانتر میں پھیلنا چاہیے (نہ کہ صرف ان شہروں
میں جہانکہ بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم
ہیں۔

اخیر میں اپنے بھائی صاحب سے بینتی
کرتا ہوں۔ کہ ذرہ مضمون کو غور سے پڑھا
کریں۔ اور اسپر غور سے وچار کیا کریں۔
آپکا پیارا بھائی
جمنا داس از جالندہر

ایک مہان پنڈت جی کی بکھتی

اخبار سدھارک مقام شہر پونا نمبر ا تاریخ
۱۳ - اکتوبر ۱۸۹۶ء دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ
مقام راجاپور ضلع رتناگری علاقہ بمبئی کی
ایک سبھا میں مہا مہوپادھیہ گوپال اچاریہ
کرہاڑکر نے ویاکھیان میں کہا کہ میری رائے
میں وید سوائے برہمنوں کے دوسرا کوئی نہ
پڑھے۔ اگر شودروں نے وید شروان کیے
تو انکے کان کاٹ ڈالنا چاہیے اور وہ اوچارن
کریں تو جیبھا چھید ڈالیں۔ اور اسکے پرمان
میں انیک شلوک پڑھے۔ تب اسپر سیتارام
نارائن کرگنگر نے پرشن کیا کہ یجروید ادھیا
۲۶ منتر ۲ میں ایشور نے وید پڑھنے کا ادھکار
منش ماتر کو دیا ہے۔ ہم وید آپکو پڑھ کر بتا
سکتے۔ اسوقت آچاریہ موصوف نے
سوچکر یہ جواب دیا کہ یہ منتر ہی وید
میں نہیں ہے۔ اور سبھا برخاست کر دی
ایسی بکھتی آج تک کوئی دھرم سبھا کے پنڈت
نے نہیں نکالی ہوگی۔ رام سرن داس آریہ از دیانند

آریہ سماج لاہور کا انیسواں سالانہ

جلسہ

غیر معمولی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا باوجود
ان واقعات کے جنسے کہ لاہور آریہ سماج کو بڑی
بھاری رکاوٹ کا احتمال تھا۔ یہہ جلسہ بہت بڑی
کامیابی سے سماپت ہوکر آئندہ کے لیے امیدیں
بندھانیوالا ہوا۔ نگر کیرتن جو ۲۷۔ نومبر کی شام کو
ہوا سالہائے گزشتہ کی نسبت کہیں بڑھ چڑھ
کر تھا۔ وہ نگر میں اسقدر بھیڑ تھی کہ راستہ
کہیں کہیں بند ہوجاتا تھا۔ راولپنڈی کے
تین لڑکے بڑے میٹھی سُور سے بھجن گاتے تھے
انکی منڈلی کیساتھ بعض اوقات چار چار سو
آدمی ہوجاتے تھے۔ آریہ ودیالیہ بھی آشرم لاہور
ویدک آشرم جالندھر گورنمنٹ کالج وغیرہ وغیرہ
انسٹیٹیوشنوں کی بھجن منڈلیوں کے علاوہ اور
بہت سی منڈلیاں تھیں۔ ۲۸ و ۲۹ کو کل
کاروائیوں میں کامیابی ہوتی رہی۔ ہر دو روز
صبح کو تعداد حاضرین ڈیڑھ ہزار کے قریب
پہنچ جاتی تھی لیکن شام کو حاضری اڑھائی
ہزار سے کسی حالت میں کم نہ ہوتی تھی۔ دو منزلہ
اور سہ منزلہ چھت کی کل چھتیں انبوہ کثیر کے بھار
سے پھٹی پڑتی تھیں۔ خصوصاً ۲۹ کی شام کو
تو سینکڑوں آدمی ستھان کے ابھاؤ سے مایوس
واپس چلے گئے۔ پنڈت دولت رام جی کے دونو
دنوں کے اپدیش اعلیٰ درجہ کا آتمک بھاؤ
پھونکنے والے تھے۔ پنڈت آریہ منی کا گمبھیر
اور دارشنک ویاکھیان لوگوں نے بہت پسند
کیا۔ پنڈت لیکھ رام جی کے لکچر میں حسب معمول
پانچ پانچ منٹ بعد اظہار خوشی سامعین کیطرف
سے ہوتا تھا۔ پنڈت پورنانند۔ لالہ ہیرانند
پنڈت دیو ودیالوان سبنے ہی عمدہ عمدہ وکتریتائیں
کیں لیکن لالہ آتمارام جی کا ویاکھیان بڑے
اعلیٰ قسم کا تھا۔ سوا گھنٹے سے زیادہ تک لالہ
آتمارام نے ڈیڑھ ہزار کے قریب مجمع کو تصویر
بنادیا۔ برہمچریہ کی مہما کا ورنن کرتے
اور برہمچاری رشیوں کے جیون کی خوبصورتی
دکھلاتے ہوئے لوگوں کو رُلا رُلا دیا۔ آپنے
مہرشی دیانند کے برہمچریہ کی بھیشم پتامہ
کے برہمچریہ سے مطابقت کرتے ہوئے
انکی وصیت کی طرف دھیان دلایا اور ویدیہ
پرچار فنڈ کے لیے اپیل کی جسکا نتیجہ قریباً
اٹھائیس سو روپیہ چندہ ہوا۔ اس کاروائی کے
علاوہ پہلے دن صبح کو لاہور آریہ سماج کی
پتری پاٹھشالا کی لڑکیوں کو رائے بہادر
بابو پرتول چندر چٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب
نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیا۔ اور اسی
دن شام کو لالہ منشی رام نے آخری لکچر مضمون
ذیل پڑھا "اور متر ابھاس سے خبردار ہونا"
دوسرے دن شام کو دھرم چرچا کی نسبت
لالہ رچی رام ساہنی صاحب ایم اے پروفیسر
آف سائنس (برہمو) سے کچھ دلچسپ بات
ہوئی۔ اور پھر سوامی لکشمانند کے جیو آتما
وشیک پرشن کا لالہ آتمارام اور بابو بھاگ سنگھ
نے جواب دیا۔ اور پھر لالہ گوردھن داس
کے پرشن کا اُتر پنڈت لیکھرام اور لالہ رلارام
نے دیا۔ اسکے بعد کنیا مہاودیالہ جالندھر کی
پتریوں نے اپنی ودیا پراپتی کے لیے اپیل
کی۔ لالہ دیوراج جی نے مجمع کو دیرتک
اپنے معمولی میٹھے طریقہ پر استریوں میں اعلیٰ
تعلیم کی ضرورت جتلائی جسکے بعد لالہ منشی رام
جی کا ویاکھیان مضمون ذیل پر ہوا۔ "کنیا مہا
ودیالہ اور اسکے معترض"۔ آخری لکچر ڈاکٹر
جیندا رام جی کا انگریزی میں تھا۔ یہہ وہی
بھائی ہیں جنہوں نے کہ بے سروسامانی
کی حالت میں بھی پاتال (امریکہ) دیش میں
ویدک دھرم کا ڈنکہ بجا دیا۔ ڈاکٹر جیندا رام کا
مضمون "وید پرچار امریکہ میں" تھا طرز
بیان آپکا بڑے بڑے فصیح لکچرار کا مقابلہ
کرتا ہے۔ تلفظ بہت ہی صاف اور مفصل
حال آئندہ درج ہوگا۔

متھرا کے لنپٹی گوسائیں

اور راس منڈل

متھرا کے لنپٹی گوسائیوں کے عیش عشرت
اور فضول خرچی کا خاکہ ان ہی کے ایک سیوک
نے جو آج تک نمک حلالی کا دم بھرتا ہے
بلبھ کل چرتر نامی ہندی کی ایک پستک
میں خوب کھینچا ہے۔ واقعی اس کتاب میں
انکی گپت لیلاؤں کا رنگین فوٹو کھینچنے میں
کمال دستکاری کی ہے۔ جو صرف دیکھنے ہی سے
تعلق رکھتا ہے۔ گجرات کاٹھیاواڑ وغیرہ پرانت
کے انکے مورکھ سیوک صرف دھوکے ہی میں پڑکر
میں اپنے دھرم کا ناش کر رہے ہیں۔ آنکھ
کے اندھے اور گانٹھ کے پورے باوجود
ایسے کہ ممبئی کے "_____" نامی لائبل کیس میں
جسمیں انکے فرقہ کی پوری پوری قلعی کھولی
گئی ہے۔ ہفتہ ہزار ہا روپیہ انکے صندوقوں میں
ڈالتے ہیں۔ اور وہ روپیہ دانے حرام ہونے کے
حرام نفقہ۔ اسی قول کے موافق زندگی بسر کرتے

اور اس دہاری کے لونڈوں کی ہینیٹ ہوتا ہے۔ انکے موہرکھ کارندے و دیگر کرم چاری صدہا روپیہ پولیس عدالت کے نام ہضم کرجاتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں انہوں نے ایک مصنوعی مقدمہ ۲۵۰۰ روپیہ کے سرقہ کا ایک چوبے کو باہم عداوت کی وجہ سے ماخوذ کرنے میں عدالت فوجداری میں پیش کیا گیا تھا۔ اور اس مقدمہ میں انکا صدہا روپیہ برباد ہوا تھا۔ مگر واہ رے بیدار مغزی اور انصاف پسندی جناب مسٹر لینیبرتھ صاحب بہادر جو ان دنوں میں یہاں کے قایم مقام مجسٹریٹ تھے۔ اس مقدمہ کو جھوٹا گردانا۔ اور راوکت چوبے کو رہا کیا۔ انکی اس طرح کی شہرت کی فیاضی کو سنکر منشی دیندیال جی کا بھی دل لبھایا اور یہہ ساون میں تشریف لائے۔ ان ایام میں جبکہ متھرا آریہ سماج کا بارہواں وارشک اتسب بڑی دھوم دھام سے ہو رہا تھا۔ اور ہر چہار طرف تمام شہر میں اسکا چرچا ہو رہا تھا۔ ہر ایک پرلیسی اس آنند کو دیکھ کر اسپر وچار کرتا تھا منشی جی صاحب تھوڑے دن تک تو بندرابن کی کنج گلی کے کسی گوشہ میں چھپ ہوئے ہری رام۔ پچیہ رام۔ سنکالے تمام بیٹھے رہے۔ مگر جب دیکھا کہ آریہ سماجک درش انسداد پرلیک مہاشے متھرا سے والنٹیئر بن لے گئے۔ تب منشی جی کا ظہور متھرا میں ہوا۔ اور لگے بندرابن و متھرا شہریوں کو ایڈریس دینے سکھچیستا نے منشی جی کو خوب یاد تھا کہ ابھی مقام بندرابن سے انکے منڈل کو آریہ سماج کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۲ میں شکست فاش ہوئی تھی۔ اور انکے کرایہ کے لائے ہوئے سو دو ڈیڑھ دو بکر

بندرابن سے بھاگے تھے۔ مگر ویدک دھرم کا جھنڈا انکے چلے جانے کے دو تین دن تک لہرتا رہا ہم آریہ پرتی ندہی سبھاؤں ممالک مغربی شمالی پنجاب و راجپوتانہ کا بھی دل سے دھنباد ادا کرتے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر ادکت سبھاؤں نے ہماری پوری پوری سہایتا کی تھی۔ منڈل کے حساب کتاب میں ان ہی سوارتھی مہاشے نے کچھ گول مال کیا تھا۔ اس وجہ سے متھرا بندرابن کے لوگوں میں انکا وقار اُٹھ گیا تھا۔ اور ادھر کا آنا بھی منشی جی نے ترک کیا تھا اور اپنا ڈیرہ دہلی میں برائے نام کچھ چھوڑا تھا۔ اب مقام بندرابن سے چند دلال بھائیوں نے انکی شہرت پھیلا کر بندرابن سے متھرا لانے کی کوشش کی۔ انکے ایک دو لیکچر گوبردھن ناتھ کے مندر میں اور ایک دو اسکا شہر کے مندر میں ہیں۔ یہہ وہی اپنے پورانی طرز کا بھاؤ تاب بتلا کر دو سے چوپائی گا کر لوگوں کو خوش کرتے تھے۔ آپنے بڑے غضبناک ہو کر فرمایا کہ بڑے شوق کی بات تھی کہ متھرا پوری میں "آریہ سماج روپی توپخانہ ہمارے سر پر لگا ہوا ہے" اور ہمارے متھرا باشی کچھ کوشش نہیں کرتے منشی جی کو پورا پورا خیال ہے۔ کہ پوپ لیلا کا اب جلد خاتمہ ہونیوالا ہے منشی جی کو اس بھاؤ تاپ بتلانے سے یہاں کے پیسہ لے تو اور کچھ تو وصول نہیں ہوا۔ مگر انہوں نے روپیہ کمانیکا ایک نیا ڈھنگ نکالا ہے یعنی آپ فرماتے ہیں۔ کہ شہر میں ایک نیا مندر کرشن جی مہاراج کا تعمیر کر رہا ہوں۔ ابھی شہر میں جہاں بیشمار مندر ہیں۔ انکی ابھی کمی سنتا تھا۔ مگر ان منشی جی کے منڈل اور راس منڈل

کی قدر کر بنوالے متھرا کے بلبی گوسائیں بیٹا ایک گوسائیں نے منشی جی کو ایک دو دیہ لینے سیلا اور ۵ روپیہ نقد انعام دلوائے۔ اب منشی جی کو متھرا کے کھرچن اور پیڑوں کا ذائقہ اچھا معلوم دیا۔ لہذا آپنے یہاں چند اور قدم بڑھا ایک سلسلہ نکالا ہے۔ اپنے جاتریوں کے روپیہ جمع کرنیکا یہہ ڈھنگ خوب سوچا ہے کہ گو دشملہ میں اب مندر بنواتے ہیں لیکن کچھ چندہ مرحمت فرمائیے۔ اور اس سبب سے آپنے ایک شاگرد رشید نے ہولی دروازہ پر ایک کرایہ کے مکان میں منڈل کا نیا دفتر جسکا نام بھارت دھرم مہامنڈل کی ایک شاخ (برجمنڈل سبھا) کھولا ہے جسکی غرض یہہ ہے۔ کہ بھارت ورش کے تمام جاتریوں کو جو یہاں آتے ہیں۔ ہر ایک مقام سے آگاہ کیا جاوے۔ کہ کرشن جی مہاراج نے اس برجمنڈل میں فلاں فلاں مقام پر یہہ کام کیا ہے۔ اور فلاں مقام فلاں تیرتھ کے واسطے مشہور ہے۔ یہہ کام بذریعہ اوپدیشک جو کہ ریلوے اسٹیشن سے انکو اوپدیش کریگا۔ کیا جاویگا۔ اور اس کا جلسہ سالیانہ بھی ماہ ساون میں ہوا کریگا یہہ دفتر بتاریخ ۱۶ نومبر بروز دیو اٹھان اکادشی بوقت ۴ بجے شام بلبھ پیستی ایک بلبی گوسائیں کھولا گیا ہے۔ اور ایک ابتدائی جلسہ بھی کیا تھا۔ اول ہی اول بجائے پونہ مٹی کے پان سپاری کی پوجا کی گئی۔ لوگوں کو یہہ کہکر روپیہ کمانے کی فکر کی گئی ہے کہ یہہ تھوڑے عرصہ میں متھرا آریہ سماج کو اکھاڑ دیں گے۔ عقل کے دشمنوں کو یہہ نہ سوجھا کہ آریہ سماج کی بنیاد

سچائی پر ہے۔ اور اسکے نیم ایک سچے مہاتما کی بنائے ہوئے ہیں۔ بہت سے سوارتھی اور ہٹیارتھی دہورتوں نے اسکے ہانی پہونچانے کے سبب کوششیں کیں۔ آخر کار ناکامیاب رہے۔ اب ان لوگوں نے اس پرچنڈ آسیب ایک نئی طرز کا اس منڈل کھڑا کر کر سماج کے مقابلہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ مگر یاد رہے کہ ست کی سدا جے ہوتی ہے۔ اوشم

رستم

آریہ سماج کا قدیمی خیرخواہ از متھرا

بدہوا بواہ سہایک

بھارت سنتان کب تک اودیا کے اندہکار میں اگیان کی چٹانوں سے ٹکراتے اور ٹھوکریں کھاتے رہوگے۔ اُدھوا دھو دہرم کا آفتاب سمت الراس پر پہونچ گیا۔ دہرموان مہاشیوں نے دہرم کاریوں کو عملی جامہ پہنا دیا۔ دیگر ست شاستروں نے تمہارے رکھشک گرنتھوں سے ایک ایک بوند ست ودیا کی حاصل کر کے نقلی کہانیوں کو توحید تکبیر اور الشوریہ داک کر دکھایا۔ مگر افسوس تم اب تک خود غرضی کے بھنور میں غوطے کھا رہے ہو۔ حضرت محمد صاحب بانئے دین اسلام نے اگرچہ آپ شاستروکت شادیاں کرنے میں کوتاہی کی جیسا کہ انکی سوانح عمری سے ظاہر ہے۔ مگر اُن کے پیش نظر اور پیرووں کو ہم تمہارے ہی بزرگوں کی تقلید کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور تمہیں تمہارے شاستر اور بزرگ اپنے دیکھ دوار پکار پکار کر رہے ہیں کہ آدرست کی شرن لو۔ مگر خود غرضوں کی پالیسی کا شکار ہو رہے ہو۔ سنتے ہو اور دیکھتے ہو۔ اور باور کرتے ہو۔ مگر ہندوستانی جھوٹی پرجلیت شرم اور جھوٹی منڈا تمکو اپنی ڈراونی شکل دکھلا دکھلا کر تمہارے ست کاروں کو روکتی ہے۔ آؤ۔ آؤ۔ دہرم مارگ پر چلو۔ دیکھو منوسمرتی میں صاف طور پر لکھا ہے

نشٹے مرتے پرورجتے کلیبے چ پتتے پتچ سو آپتسو ناریناں پتی رنیو ودہیتے۔

ادھر اجس استری پر اس پنچ پرکار کی آپت پڑ جاوے۔ یعنی جس کا پتی مفقود الخبر ہو جاوے۔ یا مر جاوے۔ یا سنیاسی ہو جاوے یا دہرم سے پتت ہو جاوے۔ یعنی محمدی عیسائی وغیرہ بنجاوے۔ یا ہیجڑا ہو۔ اسکو دوسرے پتی کا بدہان ہونا چاہیئے) مگر تمکو حلوا پوری اڑانے والے مفت خوروں نے بدہوا کی نالہ و زاری کا انوکھا علاج بتلا رکھا ہے۔ یعنی آگ میں جلا دو۔ کیا سفید بیرحمی ہے۔ ۹۹ برس کا بابا ۷ برس کی کنیا سے بواہ کرانے جائز کسی شاستروکت آگیا کی ضرورت نہیں۔ مگر بدہواؤں کی نالہ زاری سننا ادہرم ہے۔ کیوں نہ ہو قوم کو ست مارگ پر چلانے سے منڈلی کی آمدنی میں ٹوٹا پڑتا ہے۔ میں تمام دہرم بھاؤں اور ہندو پبلک کی سیوا میں بدہواؤں کی نالہ و زاری سننے کی اپیل کرتا ہوا دیوان سنت رام جی اور لالہ کدار ناتھ کو ابھی دہنیاد دیتا ہوں کہ جیسا ہی ابرم ہرم کاریہ کے عوض پرماتما آپ صاحبان کو جزائے نیک دیگی۔ آپ صاحبان کے نام آسمان مردانگی پر مانند آفتاب و مہتاب ہو کر چمکیں گے۔ آپنے سری سوامی جی مہاراج کے اپدیش کو جس کو ست اپدیش کہا جاوے تو ٹھیک ہے پورا کر دکھایا۔ اور ہماری بلکتی ہوئی بدہوا بہنوں کی گریہ و زاری کو سچے کانوں سے سنا ساتھ ہی پرارتھنا ہے۔ پرماتما اس دہرم کاریہ میں سب بھائیوں کو سہایتا دیں۔ مگر میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا ہوں۔ کہ یہ جو کچھ ست دہرم کا ظہور ہوا ہے۔ سب ہمارے مہانبدلوں شری ہبتی بہرتی مذہبی سبہا کے اپدیشکوں کی کارگزاری اور اتساہ کا نتیجہ ہے۔ آریہ بھائیو اگر آپ ست کا پرکاش اور است کا ناش چاہتے ہیں۔ تو اس انمول فندگی سہایتا کو دل و جان سے سویکار کرو وہ دن جلد آنیوالا ہے۔ کہ پنڈت وادی لوگ انٹھوں اور بچھڑوں کا پیچھا چھوڑ کر اور کانوں اور منہ سے پٹیاں کھولکر ویدک دہرم کی شرن لینگے۔ آپ صاحبان نے جتنے قدم ترقی میں آگے ادھگے ہیں اودیا اندہکار اور پرجلیت ادہرم اُس سے اتنے ہی کوس بھارت ورش سے دور چلے گئے ہیں۔ منش ماتر کی زبانیں ویدک دہرم کی تعریف سے چاک چاک ہیں۔ اور جو لوگ کہ اب تک بھی اس ست مارگ کو ستروتا کی دشٹی سے دیکھتے ہیں۔ جلد ہی اپنی غلطی کے اقراری ہونے والے ہیں۔ پرماتما سب بھائیوں کو عمل کی توفیق بخشیں۔

آریہ بھائیوں کا داس

تیلو رام از دُگلی باہو ضلع حصار

قحط

قحط جسکا دوسرا نام کال یعنی موت ہی۔ اسکی تکلیفوں سے عام پبلک تو کیا امرا بھی جان بر نہیں ہو سکتے ہیں۔ سال حال کے لیئے قحط نے تو سر سبز اور زرخیز علاقوں کو بھی زرد رو اور بہار خزاں دکھلا دی ہے۔ مگر ہر ایک علاقہ میں حسب حیثیت جیسا کہ اخبار دوارا دریافت ہوا ہے۔ غریب رعایا کو فاقہ کشی کے دکھوں سے بچانے کے لیئے کوشش کی گئی ہے۔ مگر ضلع حصار میں کہ یہ ایک بارانی ضلع ہے۔ اور اسکا بہت سا حصہ باگڑ ہے جسکی بابت زبان زد خلائق ہے کہ کال باگڑ سے اوپجے۔ نیز اس علاقہ میں کئی سال سے باران رحمت نے اپنی بخشش کا ہاتھ کھینچا ہوا ہے۔ اور امرا و رؤسا نے کوئی بندوبست جو کہ غربا کو قحط سے بچانے کے لیئے ضروری ہے نہیں کیا۔ باوجودیکہ گورنمنٹ عالیہ نے قحط کے بندوبست میں بہت کچھ مہربانی فرمائی ہے۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ خاص تحصیل بھوانی کے لیئے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ عام رعایا کو مدد دینے کے لیئے منظور ہوا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس وقت کے لیئے رکھا ہوا ہے۔ غریب اہل دیہہ اس وقت فاقہ کشی کے دکھوں کو سہتے ہیں۔ سرکار دولتمدار کو بہت جلد خیرات خانے اور امدادی دوکانیں کھولنی چاہیئے نیز صاحبان ذی مقدور کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ ہر کام میں گورنمنٹ کے دست نگر رہنا آپ صاحبان کو زیبا نہیں۔ آپ کو امرا معلوم ہوگا اگر آپکے خرچ کرنے سے غربا کی کچھ مدد ہو سکتی ہے تو اس سے زیادہ کونسا موقعہ ہوگا۔ اگر ۵

مداہنت بطرازن لمعنان جہ باک

کے مصداق نہیں بنے ہو تو ضرور غریب بیکسوں کی دستگیری کرنی چاہیئے۔ بھوانی حصار سرسہ آدک نگروں میں بڑی بڑی دہناڈھ ساہوکار اور شرفائے ذی اقتدار موجود ہیں۔ جوکہ پراپکار کے کاموں میں تن من دھن سے سہایتا کرتے رہے ہیں مگر معلوم نہیں کہ اسوقت کیوں انکی طرف سے کچھ ظہور میں نہیں آیا۔ میں یہہ اپیل کرتا ہوا امیدوار ہوں کہ بہت جلد آپکی فیاضی سخاوت کا شہرہ ہمارے کانوں تک پہونچے گا۔ اور بھارت کے افلاس اور قحط پر آپ صاحبان اور ہماری عادل گورنمنٹ ضرور غور کریگی اوم شم۔ آپکی کرپا کا امیدوار

تیلو رام انڈھانی باہو

ساماجک خبریں

—— پنڈت دلّو یا لوجی نے ۱۸۔ نومبر سے ۲۰۔ نومبر تک بند داوشخاں میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

—— ۱۹۔ نومبر ۱۸۹۹ء کو بموقعہ میلا رام تیرتھ آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی طرف سے آریہ دہرم کا خوب پرچار ہوتا رہا۔ پنڈت ماہو رام و پنڈت موہن لال اور ودیارتھی گوپالداس نے اپدیش دیئے۔ اثر اچھا رہا۔

—— امرت سر شہرہ گنہیاں کے سماج کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیئے۔ انکی سستی کی شکایت سنی جاتی ہے۔

—— پرتی ندہی سبھا پنجاب کو کم سے کم میلوں پر پرچار کا انتظام ضرور کرنا چاہیئے۔

—— پنڈت پورنانندجی نے آریہ سماج مصطفے آباد میں ایک لکچر ویکر بہیر ابھی ممبر آریہ سماج مصطفے آباد اور پنڈت آتمارام جی میلہ گوپال موچن پر پرچار کیا۔ و نئے ممبر بنے پھر وہاں سے موضع بلاسپور میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

—— برہمچاری رگھوبنس جی نے ۱۶ و ۱۷ نومبر کو آریہ سماج گنگوہ میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ اور ۱۸ و ۱۹ کو قصبہ چوسانہ ضلع مظفر نگر میں پرچار کرکے کرنال کو تشریف لے گئے۔

—— راولپنڈی آریہ سماج کے ادہکاریاں سال حال کے لیئے حسب ذیل منتخب ہوگے۔ لالہ مرلیدہر کلرک خزانہ پردہان۔ لالہ شیودیال ایم اے اپ پردہان۔ لالہ کانشی رام جوہرہ منتری لالہ سدانند چوہرہ اپ منتری۔ لالہ ٹیکہ رام داس کوشادہکش۔ لالہ ہرہگوان پستکادہکش۔

لوکل

لوکل سماج کے ادہکاریاں اور ویدک آشرم کے کل ودیارتھی اور ودوا بہائی سکول کے دس بورڈر لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر شامل ہوئے تھے۔ ایتوار کے دن پنڈت شری پت جی نے پرارتھنا کرائی اور تت اپنجات پنڈت جی نے سوامی جی کے منتویا منتویہ میں سے تھوڑا سا حصہ پڑھا۔ تت اپنجات ماسٹر آتمانند اس جی نے قحط کے وجوہات پر لکچر دیا۔

اشتہارات

استری شکشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیو راج منیجر
کنیا مہا ودیالہ جیت پستکیں

شالا کی کنیا

یہہ ۲۸ صفحہ کی اُتم تاسی چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ر بلا محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو عمدہ اوپدیش دئیے ہوئے ہیں۔

اخبارون کا ریویو

ہار بینجر - اتی اُتم پستک ہے۔ استریون کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ - اس پستک میں لالہ دیو راج نے صاف اور سرل بھاشائیں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اُتم بیاہتا اور اُتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک - کنیاؤں کے لئے یہہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اوپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں۔ اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹریبیون - ہم خواہش کے ساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں۔ جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور شکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اُتم اپدیش دیئے گئے ہیں۔ پتری کنیا پاٹھ شالا کے لئے یہہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہہ پستک پڑھنی چاہئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپدیش گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل الفاظوں سے یکت ہے۔ یہہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں نرالے ڈھنگ کی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ پنجاب دیش کی کنیا پاٹھ شالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنیکی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک - کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سماچار - یہہ کتاب چھوٹی چھوٹی بچیوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لئے مصنف کے ارادہ کو پورا کریگی۔

انڈین ہیرلڈ - اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہئے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی دانوں کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

سوبودھ کنیا

۱۴۳ صفحہ کی یہہ کتاب کنیا د استریون کے پڑھنے یوگیہ ہے۔ اسمیں پراچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں۔ جنکی پاٹھ سے استریون میں دھرم بھاؤ سوبیرتا اور فرض پورا کرنے کی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۱۰ ر بلا محصول

اخبارون کے ریویو

ہار بینجر - اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں۔ جس سے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ - کتھائیں منوہر ہیں۔ ۱۲

اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابہہ دایک ہوگا۔

ٹریبیون - کتھائیں عمدہ ریتی سے بیان کی گئی ہیں۔ عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اوپکارن پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹھ شالاؤں میں ہونا چاہئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشائیں الفاظوں کے ساتھہ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑہ استریون کی یاترا اور چرتر شالا وغیرہ دیگر نسخہ اردو حروف میں۔ قیمت فی ۲ پائی۔

المشتہر - بند ابن کوٹ کشنچند جالندھر۔

کنیا کے لئے برکی ضرورت

لڑکا چار گھر - کھتری - سیٹھی - مرہوترہ - اقوام میں سے ہو - عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے درمیان صحت بدنی عمدہ - گذارہ معقول - آریہ خیالات کا ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی - درخواستیں پرچارک کے منیجر کے نام آویں۔ راقم منیجر۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو - کہ اس کارخانہ میں دیسی پارچہ از قسم گبرون - دری - کھیس - دوتہی - وسوتی سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیا اس کارخانہ کے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کی ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے۔ تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کی چیز تیار کرانا چاہیں بھیجدیں تیار کرا دیجاویگی۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بھیجدیئے جاوینگے۔

[illegible]

روانہ کئے جاوینگے - صرف والسی خرچ بذمہ خریدار ہوگی - مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا -

المشتہر - شفا حیرام متھرا داس لوہری پرو پرائٹر آہن کلا تھ میو فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور -

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دفع کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں - قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں -

کشتہ نقرہ - اسکے کھانے سے دل اور دماغ دیگر گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے - دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں - منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہوجاتی ہے - جریان کی مرض کو بالخاصیت مفید ہے - پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے - جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں - انکو ضرور قسمت آزمائی کرنا چاہیئے - غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں - انکی تدارک کیلئے یہ اکسیر ہے - یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے - چند ماشہ سے کم نہ دوائی بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ روپیہ -

روغن مسیحا - بالیوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں - مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے - کبڑے ٹیڑھے درست ہوجاتے ہیں - اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ للعہ روپیہ -

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہو - اگر ناک میں سوراخ بھی ہوگیا ہو - پھیپھڑے و دست و منہ آنیکے دور ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کی عہ - …

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو - یا پرانا - یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اسکے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں - قیمت فی تولہ للعہ روپیہ -

المشتہر - حکیم تاراچند گجرات پنجاب -

بر کی ضرورت

ایک لڑکی کی عمر ۱۴ اور ۱۵ سال کے درمیان ہو پنجابی کھتری خواہ بیج ذاتی ہو - کنیا کیلئے ضرورت ہے خط و کتابت لالہ کشن گوپال پیر دہان آریہ سماج جگراؤں سے کریں -

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک مترا بابو کرتارام قوم ساہنی جاٹ ساکن روہتک حال انجن ڈرائیور ریلوے سرسہ جنکی عمر ۲۹ سال کی ہے - اور جو مبلغ تیس روپیہ ماہوار مع اوور ٹائم وغیرہ کے تنخواہ پاتے ہیں - اور دین سے شدہ اور تندرست ہیں - اور انگریزی اور اردو میں عمدہ لیاقت رکھتے ہیں - اور سادا جیون سمجھتے ہیں - ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - شادی ویدک ریتی سے ہوگی - جس صاحب کو یہ سمبندھ کرنا ہو - اور مفصل حال دریافت کرنے ہوں - وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں -

المشتہر - بابو بنجیت رائے ہیڈ کلرک لوکو فورمین آفس آر ایل ایم ریلوے سرسہ ضلع حصار -

سولیشن وستو

سب سجنوں کو ودت ہو - کہ ہم نے ایک بیوپار کی دیو استھان پر سب سجنوں کو اطلاع دی ہے کہ چار قسم کی ارتھ بہار خانہ شبہد خالص دھوپ و سوگندھ - اور چار قسم کی بتی گر بن سیاہ -

پیلی چمپا وغیرہ اور بھی جو دستو اس سجا میں ہوتی ہے - ہم پہونچانے کا پربندھ کیا ہے - جن مہاشیوں کو ضرورت ہو وہ نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں - مال پر صرف خرچ اور مناسب آڑھت چڑھیگی - چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جاسکتا ہے - مال ریلوے پارسل وغیرہ ارسال ہوگا - جس سے خرچ کم پڑے - جو صاحب عہ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے - تو خرچ بہت کم پڑیگا - درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں - اور مال روپیہ آنے پر خرید کیا جاویگا -

المشتہر - دلیپ سنگھ بھرتا دھرم سال ضلع کانگڑہ فسٹ گورکھا بدرانی لین -

"عجیب گمشدگی"

اس نام کا ایک بہت ہی عجیب ناول انگریزی اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے - زبان نہایت شستہ پاکیزہ سلیس بامحاورہ ہے - اور مصنف کی جذبات اور اعلیٰ مضامین کا بجنسہ فوٹو کھینچا گیا ہے - بلکہ اصلی پلاٹ پر مترجم کی خوش بیانی اور جادو نگاری نے قصہ کے لطف کو دوبالا کردیا ہے - شوخی متانت اور ظرافت کے جا بجا صدمے خفیہ پولیس کی جانفشانی - اور طریق تفتیش اور نیو یارک کے ایک قدیمی سربرآوردہ خاندان کی حیرت ناک اسرار - نہایت ہی آب و تاب سے ظاہر کئے گئے ہیں - ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں - کہ ایسا کوئی ناول دیسی زبان میں تصنیف یا تالیف نہیں ہوا جس میں ڈیٹکٹو پولیس کے کارنامے اس خوبی سے مفصل لکھے گئے ہیں - ابتدا سے اخیر تک ختم کئے بغیر آپ کتاب کو ہاتھ سے نہیں رکھ سکتے - اور بالخصوص یہ ناول

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ۔ اس سرمہ کی تعریف فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ جن ذیل کے لیئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اعلےٰ کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اوٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (سہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (للعہ) مصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اسناد

میں نے آپکے ممیری کے سرمہ سفید کو تین لفریوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی اور دیسی استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا۔ اور دو سرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا۔ اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں یہ ماہیں حال ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلیئے میسر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ مثل کونین بذریعہ ڈاکخانہ جات فروخت ہونا چاہیئے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس درسرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں۔ ر قم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ نہال اپر بربا۔ ۹۔ مارچ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔ ر قم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔ ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلیئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیلئے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ ر قم سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندھر (۸ جنوری ۹۶ء)

میں اس امر کی بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک آنکھ کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے۔ ر قم خان بہادر ڈاکٹر اشیرہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار وکمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ر قم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور یکم جون ۱۸۹۶ء

پانچہزار روپیہ انعام

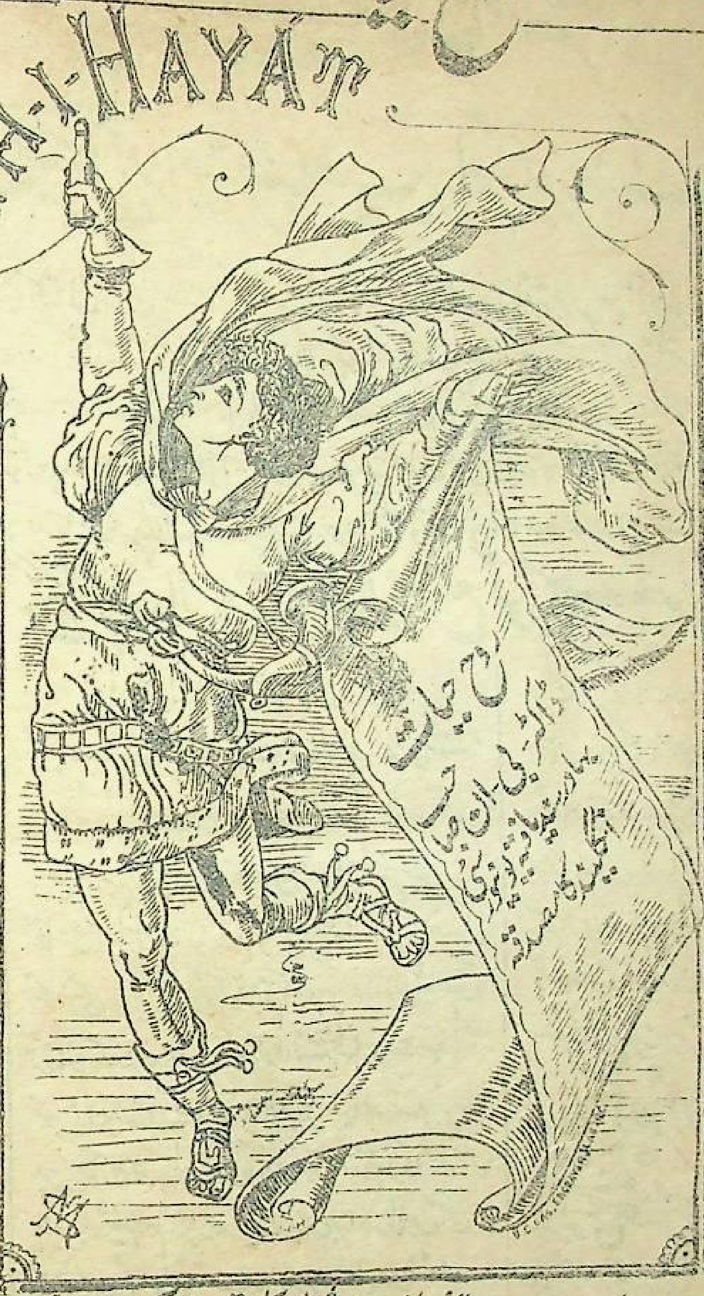
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کیلئے ۱ مارچ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹننٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

سندات روح حیات

فوائد



روح حیات

بچپن کی نادانی یا جوانی کی بے پروائی کی عادات قبیحہ یا بے اعتدالی یا اقتضائے قدرت ضعف اعضائے... امراض کمزوری ... جو تمام لذتوں کو ... ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اس مقوی روح کو استعمال کریں۔ دو ایام ہی میں ... کو بالکل شروع کر دیتا ہے دیگر امراض جو کثرت ... دماغ ... ہوں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی و دیگر ... ضعف ... کیلئے ... سے ... ہے۔ ... اس کے مقوی ... قابل ... ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کیواسطے لفٹننٹ سرجن صاحب بہادر ... انگلینڈ و دیگر ... صاحبان سے تجربہ کر کے اس کی تصدیق کی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

مصنفہ ... نامردی کا ... [illegible]

[illegible]

پانچ ہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

سرٹیفکیٹ — مستقل

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات ایک بوتل (عہ) روغن دافع سستی ایک شیشی (للعہ) مادر زاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کجی دل دماغ و معدہ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ) ۔

نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسی قدر بیماری باقی رہ جائے۔ تو اس مرض کے واسطے اور کتنی دوائی بلا قیمت دی جاویگی۔

المشتہر

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر منیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

نوٹ۔ مفصل ثبوت کے واسطے ... کا ٹکٹ عنایت ہو۔ مردمی کا بکس ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ شمس پریس جالندھر ... منشی ... بلدیو ... مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ — ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۱

۱۹۵۳ بکرمی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ... پیشگی مع محصول ڈاک چار روپیہ ... [illegible]
تین روپیہ ... [illegible]
... مع محصول تین روپیہ ... [illegible]
(۲) ... [illegible]
... [illegible]

اودیشیہ

(۱) ویدوکت ست دھرم کا پرچار اور ... [illegible] لئے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک ... اور سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا
(۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا
(۴) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

اشتہار

... عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل ... [illegible] دکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور ... [illegible] ... جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دکان سے آزمائش کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔

معجون حیات بخش معجون مذکور واسطے قوت دماغ و درد گردہ و مثانہ، کہنہ آتشک، سوزاک ... کے واسطے مفید ہے۔ ... رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت ... [illegible]

دوائی اٹھرا ... [illegible] ... جلدی جلدی استقاط ہو جاتا ہے۔ یا ... اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

دوائی خارش تر و خشک ... [illegible] ... قیمت فی بکس ...

حبوب آتشک خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور ... [illegible] ... بالکل فائدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

حبوب تلی مجرب ... [illegible] ... بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی ... ہو تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

بوٹی بواسیر یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہماری ... موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے ... [illegible]

کیسا ہی ... [illegible] دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ... [illegible]

معجون قوت باہ معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ...

دوائی تپ دق و سل کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ...

حب عطوس حب مذکور ... [illegible] ... امراض باردہ۔ اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت ...

دوائی سوزاک سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ...

حب حیات حب مذکور تقویت معدہ۔ اصلاح ہاضمہ ... [illegible] ... تقویت دماغ ... [illegible] ... قیمت ... گولی ...

یاقوتی بارہ ... [illegible] ... کے لئے نہایت مفید ہے خفقان اور گرمی و تقویت اعضاء رئیسہ ... [illegible] ... فائدہ مند ہے۔

سرمہ دار چینی یہ سرمہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ضعف بصر۔ تاریکی چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے ... مفید ہے۔ قیمت ...

اطلاع ... [illegible] ... ذمہ خریدار ... [illegible] ... ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔

المشتہر

حکیم ... داس ... [illegible] ... پنجاب

ڈاکٹر بیرمن کی بنائی ہوئی تامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا ... [illegible]

آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن ... تجربہ اور کوشش سے ... [illegible] ... یا ان میں کوئی خرابی آنے سے ... [illegible] ... نقص یا کمزوری ہو تو اس ... [illegible] ... کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ... بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ ... [illegible] ... شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ... [illegible]

عرق کافور ہیضہ کی تیغ

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے ... [illegible] ... سو مریضوں میں سے ... کو ضرور ہی آرام ہوا ہے۔ استعمال کا طریق شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر ... کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ... [illegible]

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال ... [illegible]

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر ... کا بنایا ہوا عرق کافور ... آزمائش ہم نے بھی ... حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

... [illegible]

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۲۸ ماگھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۱ دسمبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

جلسے

آریہ سماج جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۵ کو۔

آریہ سماج لودیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

شہر فیروزپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

کھانگو والہ علاقہ بٹالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لئے بر کی ضرورت۔ لڑکا پنجابی کھتری بعمر ۱۵-۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک۔ اور ایسے والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور جسم کی بڑائی سے مُبرّا۔ اور لڑکے کا سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کشن گوپال مختار پردھان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست شادی کرانی چاہتے ہیں جنکی عمر اس وقت ۲۳ سال کے قریب ہے۔ اور آریہ خیالات رکھتا ہے۔ اور آریہ سماج کا ممبر بھی ہے۔ اور ذات برہمن ہے۔ اور اچھے خاندان سے ہے۔

ست دھرم پرچارک

پنڈت گورودت کے جیون پر ایک نظر

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

ایک دفعہ لاہور میں جبکہ لوگ انشا چاہی پڑھانے کے مخالف دلیلیں گھڑ رہے تھے تو انہوں نے سماج میں ایک لکچر اس وشے پر دیا کہ "لوگ کیا کہیں گے"

What will people say.

جسمیں انہوں نے ثابت کیا کہ جب کوئی نئی تحریک ہوتی ہے۔ تبھی یہی پرشن لوگ اٹھایا کرتے ہیں لیکن استقلال اور دھرم کے آگے ایسے پرشن کرنیوالے سویم ہی چپ ہو جاتے ہیں۔

صحت کے متعلق پنڈت جی آریہ سبھاسدوں کو جو اکثر انکے مکان پر جایا کرتے تھے بہت مفید ہدایتیں بتلایا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ صبح سیر کرنے کے بعد ۵ یا ۷ منٹ آتے ہی لیٹ جانا چاہیے۔ اس سے معمولی بدہضمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اگر رات میں شکر کھایا جائے تو بدہضمی کے لئے اور بھی مفید ہے۔ وہ لوگوں کو گوشت شراب تمباکو۔ بھنگ آدی کے استعمال سے روکتے تھے لال مرچ۔ دہی۔ کھٹائی۔ پیاز گرم مصالحہ کے استعمال اور روٹی کے ساتھ پانی پینا منع کیا کرتے تھے۔ وہ بتلاتے تھے کہ پانی کم سے کم ایک گھنٹہ روٹی کے بعد پینا چاہیے

ایک دفعہ سوامی سوتنترانند نے ان سے پرشن کیا کہ جنگجو کھتریوں کے لئے کیا گوشت کھانا ضروری نہیں ہے؟ اسکے جواب میں انہوں نے نامدار سکھوں۔ سپارٹا (یونان) کے دلیر سپاہیوں اور راجپوتانہ کے جاٹوں کی مثالوں سے سدھ کر دیا۔ کہ سپاہیوں کو کھانے کی بالکل ضرورت نہیں اسکے علاوہ انہوں نے ارجن کی مثال سے ظاہر کیا کہ بہادری خیالات سے آتی ہے جسوقت ارجن نے خیال کیا کہ مجھ کو نہیں لڑنا چاہیے۔ وہ بزدل ہو گیا۔ لیکن جب کرشن جی کے اپدیش نے اسکے خیالات پلٹا دیے۔ تو وہ پھر بہادر ہو کر لڑنے لگا اخیر میں انہوں نے کہا کہ آنند ہی جو سچے ویر اور سپاہی کے لئے بہت ضروری ہے۔ سوامی سوتنترانند انکی دلائل قاطع سے مان گئے۔ کہ بنا گوشت کھانے کے سپاہی بہادر ہو سکتے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے لالہ کیدار ناتھ جی کو اپدیش کیا۔ کہ پانی کی انسداد جھریا کروا کر عینک لگانا چھوڑ دو۔ چنانچہ لالہ کیدار ناتھ جی نے انکے وچن پر عمل کیا۔ اور تب سے عینک اتار دی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا

بھائیوں کو بچھو کے کاٹنے حافظہ کے بڑھانے
اور چیچک کے روکنے کی دوائیاں بتلائیں تھیں۔
(پہلی دو کو تو میں آزما چکا ہوں لیکن
تیسری کو ابھی تک نہیں آزما سکا)
اکتوبر ۱۸۸۹ء میں انہوں نے ایک کارڈ
مجھے امرتسر بھیجا تھا۔ چونکہ اس کارڈ کا مضمون
شکشا دایک ہونے سے سرب اپکاری ہے
اس لیے انکی نقل نیچے درج کرتا ہوں جس کے
پڑھنے سے انکے آشا مئے جیون کا بھلی پرکار
بودھ ہو سکتا ہے۔

"I am here not knowing how I am. I am however more hopeful than ever of a better future. I hope the pain will soon leave you. There is nothing to despair so long as there is even one breath of life in the body. For even one moment of pious thoughts in my opinion recompensates hundreds of indolence & vicious deeds. Why should despair while "the world is as we make it"? Let us then resolve just now and make it better."

Yours ever affy.
(Syd) Gurudatta Vidyarthi

(ارتھ) "میں نہیں جانتا کہ کیسی حالت میں ہوں۔ تاہم میں آگے کی نسبت آئندہ بہتری کا زیادہ آشا دان ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کو درد سے جلد آرام آ جائیگا۔ جب تک ایک سانس بھی شریر میں ہے۔ تب تک نراش ہونے کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ میری رائے میں ایک چھن جس میں شدھ بھاو دھارن کیے جائیں سینکڑوں پرمادوں اور پاپ مئے کرموں کو ناش کرنے کے سامرتھ ہے۔ ہم نراش کیوں ہوں۔ جبکہ سنسار ہمارے ہی کرموں کا پھل ہے۔ آؤ ہم ابھی سنسار کو اُتم بنانے کی پرتگیا کریں۔"

آپ کا ... ...
گورودت ودیارتھی

ایک دفعہ جبکہ وہ بیمار تھے۔ لالہ جوالا سہائے جی نے ان سے پوچھا کہ پنڈت جی کشٹ تو نہیں ہوتا۔ اُتر میں کہنے لگے کہ لالہ جی جب ہم نے نشچہ کر لیا کہ آتما امر ہے تو پھر کوئی بھیہ اور کشٹ نہیں ہو سکتا۔ کشٹ تو انکے لیے ہے جو آتما کو امر نہیں جانتے۔

ہم دستاریوریکہ پنڈت جی کا جیون چرتر نہیں لکھ رہے۔ کیول موٹے موٹے درشٹانتوں سے سِدھ کر رہے ہیں کہ انکا جیون کس پرکار کا اُدہ بہت اور پوتر تھا۔ معمولی سی بات چیت میں وہ گوڑھ سے گوڑھ فلاسفی اور کٹھن سے کٹھن دھارمک سادھنوں کی میمانسا پرکاش کیا کرتے تھے۔ اُنکی دماغی طاقتوں اور حافظہ کا خیال کرتے ہوئے ہم اُنکو فیضی اور ملٹن ٹائز پاتے ہیں۔ اُنکے نہ تھکنے والے پورشارتھ اور محنت میں ہمیں یونان کے ڈیموس تھینز کے پورشارتھ کا الوکیہ ہوتا ہے۔ اُنکے مریدوں سے رہتے ہونے میں ہمیں سقراط کا درشن ملتا ہے۔ اُنکے لیکچر اور انکی تصنیفات کی عظمت کی داد زمانہ حال کے ودوان اور ابھی مان دے رہے ہیں۔

ایسی اُدہ بہت اور پوتر شکتیوں کے رکھنے والے گورودت کو کس چیز نے آریہ سماج کی طرف کھینچا۔ کس نے اسکی نظروں میں مغربی سائنس اور فلاسفی کو ہیچ بتلاتے ہوئے اس نے برہمیا سنسکرت کا درشن کرایا۔ ایسی سنسکاری اور دیوتی کو کینہ رشیوں کے جیون پر لٹو کر دیا۔ سنسارک مان پدوی اور شوبھا کو کس نے اس سے چھڑا کر ایک ماتر لوگ سادھنوں کی اور جھکا دیا۔ کیا اس نوجوان کو جو یونیورسٹی کے سب امتحانوں میں اول نکلا کرتا تھا۔ دکالت کا امتحان پاس کرنا مشکل تھا۔ کیا وہ ڈپٹی کمشنری کے لیے یتن کرتا تو آج تک اُس عہدہ پر نہیں پہونچ سکتا تھا۔ کیا وہ کتابیں فیشن کے مطابق لکھتا تو اُسکو مغربی دنیا کی طرف سے فضیلت کی پدویاں نہ ملتیں۔ یہ سب کچھ اُسکو مل سکتا تھا لیکن نہ ملا۔ اُس سے کسی نے چھینا نہیں۔ بلکہ اُسنے اپنی مرضی

سے چھوڑا۔
کیا کسی مباحثہ میں ہار کر اُسنے سنسکرت کی مہما جانی تھی۔ کیا کسی نے اُسکو کبھی سے اپدیش سکار اپاسک بنایا تھا۔ کیا اُسکے سننے کسی کتاب کے پڑھنے سے تھے۔ اُسکے کان میں کسی نے پھونکا تھا۔ کہ مہرشی دیانند کا جیون تمنے اپنے جیون میں ناٹک کر دکھانا۔ کیا اُس سے یہ تمام حرکات بنا کارن ہی ظہور میں آ گئیں۔ نہیں یہ نہیں۔ کارن کے بغیر کچھ نہیں ہوتا وچتر شکتی رکھنے والے گورودت کے آتما کو کیسا مہان آتما نے یہہ سب کچھ کرنے کے لیئے پریرا تھا۔ ایک ایشور پریل دھاری آتما کی یہہ شکتی تھی۔ کہ گورودت جیسے آتما کی کایا پلٹا دی۔ اور وہ مہرشی لوگی دیانند کا ہی بولان آتما تھا۔

مہرشی دیانند کا جب اجمیر میں مرتیو سمہ آ رہا تھا۔ تو گورودت غور کی آنکھوں سے اس درشیہ کو دیکھ رہا تھا جب شانتی اور بھیلہٹ رہتی ہے رشی نے پران تیاگے وہ شانتی اور نربھیتا گورودت کے سننے آتمک کایا کو جادو کر رہی تھی۔ بیسیوں شنوں کو گورودت نے مرتے دیکھا ہوگا۔ کسی کی موت نے اُسکے آتما کی کایا نہ پلٹا ئی۔ دیانند کی موت ایک معمولی پُرش کی موت نہ تھی۔ یہ ایک یوگی اتھوا برہم اپاسک کی موت تھی۔ وہ برہم اپاسک جو آیو بھر برہم یگ دوارہ پرماتما کی اپاسنا سے بل دھارن کرتا رہا۔ اُسکو سپنے موت کا بھیانک روپ موہنی مورت سے بدل جاتا ہے۔ آپکے لیئے اس سمے یہہ کہاں۔ الیشور اپاسک رشی کو مرتے ہوئے گورودت سے بات چیت کا سمے نہ تھا۔ اس پر برہم تیج ہاری رشی آتما کے تیج نے ہی سبھاوک گورودت کی کایا پلٹا دی۔ گورودت کو نشچے ہو گیا کہ کوئی شکتی ہے جسکو بل دھارن کرنے پر ایک منش مرتیو کے سمے بھی سوبھ نربھے رہ سکتا ہے اور جن لوگ سے دوسرے کو وشئی بہوت کر کے نو جیون دے سکتا ہے۔

رشی کے آتما کو بل دینے والی شکتی کو دھارن کرنے کے سادھن اب گورودت کھوجتا ہے۔ اُس شکتی کی نربان کی رہی وید ریا کو اب گورودت سر آنکھوں پہ ادھتا ہے اُس شکتی کے دھارن کرنیوالے دیانند رشی جیون کو گورودت اپنا جیون سمجھتا ہے۔

برہم یگ کی سدھی۔ برہم اپاسنا کا پھل برہم تیج کی سوریہ ہے جسکی کا درشانت رشی نے اپنی مرتیو پر دکھا دیا۔ گورودت نے اسکو انوبھو کرتے ہوئے اپنی کایا پلٹا لی۔

کیا ہم اس سمے جنکے جیون ہین ہو رہے ہیں۔ کیا ہم جو دکھوں سے بھیرت اور ویاکلتا سے آچھادت ہیں۔ ان زندہ درشانتوں سے کچھ سکھشا پراپت نہیں کرینگے۔ جیتے جاگتے آتماؤں پر وجے پانے کے لیئے جیتی جاگتی روحوں کو دھرم پتھ میں لگانے کے لیئے منش کے سریر دلی آتما کو شدھ کرنے کے لیئے یہہ۔ سندیہہ۔ اور نراشا کے مارگ سے رہت ہو نیکے لیئے بھرا تبری گن آؤ۔ ہم بھی سرب ادھم تل مٹے مہان شکتی سے برہم یگ رچتے ہوئے بل دھارن کی سچی پرتگیا کریں۔ فقط

(آتمارام)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

نقل رزولیوشن نمبر ۵ آریہ پرتی ندھی انترنگ سبھا منعقدہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۶ء

(الف) یہ سبھا اپنے سبھاسد پنڈت پرمانند جی کی موت پر شوک پرگٹ کرتی ہے اور پنڈت جی کے پس ماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(ب) یہ سبھا اپنے سبھاسد لالہ بھبو رام جی آئی کی بے وقت موت پر شوک پرگٹ کرتی ہے اور انکے پتا لالہ میلا رام و دیگر رشتہ داروں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

قرار پایا کہ اس رزولیوشن کی نقل آریہ پتر کا۔ آریہ درت ست دھرم پرچارک اور آریہ سبھاؤں میں مشتہر کی جائے۔

جے چندر
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

نوٹس

سال حال کے لیئے مفصلہ ذیل ۱۶ صاحبان آریہ پرتی ندھی انترنگ سبھا سد نیت ہوئے ہیں۔

(۱) لالہ خوشی رام (۲) لالہ جیون داس (۳) پنڈت رام بھجدت
(۴) منشی رام (۵) رائے ٹھاکر دت (۶) رائے بیرا رام
(۷) لالہ رام کشن (۸) لالہ ملا رام (۹) لالہ گیان چند
(۱۰) لالہ دیو راج (۱۱) لالہ امیر داس بی اے (۱۲) لالہ تیرتھ رام ایم اے
(۱۳) ماسٹر سیوا رام (۱۴) لالہ آتما رام (۱۵) لالہ کیدار ناتھ
(۱۶) لالہ جے چندر بھگت دیوان داس ڈاکٹر چمپا نند

لالہ جوالا سہائے ۔ لالہ مینجند لالہ کرم چند بی اے جالندھری

(۲) سال حال کے لئے رائے پیرا رام جی آریہ ہوا بیتی آشرم کے ادھشٹاتا لالہ رلا رام جی آریہ بیتر کا کے ادھشٹاتا اور رائے ٹھاکر دت جی آریہ گیہہ ٹکٹ پرچار کے ادھشٹاتا نیت ہوئے ہیں۔

جے چندر

منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

ضروری نویدن

آریہ سماجوں کے ادھکاریوں اور دیگر سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ سال حال کے لئے لالہ رام کرشن جی وکیل جالندھر پردہان ۔ لالہ خوشی رام جی اور لالہ رلا رام جی اپ پردہان ۔ جے چندر منتری ۔ بھگت رلیا رام جی آپتکا دکشن ۔ لالہ کنیا لچند کوشادکش ۔ نیت ہوئے ہیں۔

اس لئے تمام خط وکتابت متعلقہ ان مہاشیوں کے نام سے ہونی چاہئے ۔ شریان پردہان جی نے بہت کچھ کام اپ پردہان مہاشیوں کے سپرد کر دیا ہے ۔ اس لئے آپکے ساتھ براہ راست خط وکتابت کرنی ضروری نہیں ہے خط وکتابت سب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے دفتر لاہور سے ہونی چاہئے۔

جے چندر

منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

نقل رزولیوشن نمبر ۱۱ و ۱۲ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب منعقدہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۶ء

(۱۱) نتیجہ ہوا ۔ کہ جو جو خدمات لالہ خوشی رام جی نے چار سال گزشتہ میں ۔ اپنے پردہان ہونے کی حالت میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خصوصاً اور آریہ سماجوں کی عموماً بلا لحاظ اپنے خانگی امورات کے ادا باوجود اپنی صحت کے قابل اطمینان نہ رہنے کے ادا کی ہیں ۔ یہ سبھا انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے ۔ اور افسوس ظاہر کرتی ہے ۔ کہ بوجہ اسکے کہ انکی صحت اچھی نہیں ہے ۔ انہوں نے سبھا کو اس دفعہ موقعہ نہیں دیا ۔ کہ ان کو پردہان منتخب کر سکے۔

(۱۲) نتیجہ ہوا ۔ کہ جو جو خدمات لالہ آتما رام جی نے تین سال گزشتہ میں اپنے منتری ہونے کی حالت میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خصوصاً اور آریہ سماجوں کی عموماً بلا لحاظ اپنے خانگی امورات کے ادا کی ہیں ۔ یہ سبھا انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

جے چندر

منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

مراسلات

لالہ بھورام جی کی بیوقت موت پر اظہار افسوس

" تاریخ ۱۴ ۔ نومبر ۱۹۱۶ء کو ایک عام جلسہ دوابہ ہائی سکول جالندھر کے میدان میں لالہ بھورام صاحب بی اے کی بے وقت موت پر اظہار ہمدردی کے لئے منعقد ہوا ۔ جی ایم فرنسیس کی تجویز اور لالہ آتما رام صاحب کی تائید پر اتفاق رائے سے لالہ منشی رام صاحب ذیل جلسہ کے میر مجلس قرار پائے ۔ لالہ آتما رام نے ایک مختصر تقریر کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا " " لالہ بھورام صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول جالندھر شہر نیک چلن اعلیٰ اور پاک تھے ۔ جو کہ آریہ سماج کے سچے سبھاسد اور پورے ہتیشی اور دوابہ ہائی سکول جالندھر کے بانیوں میں سے ایک تھے ۔ انکی بے وقت موت پر انکے دوست آریہ سماج کے ممبر دوابہ ہائی سکول کے مددگار اور جالندھر کے باشندے جو اسوقت موجود ہیں اظہار ہمدردی کرتے ہیں ۔ پنڈت سرسوتی رام صاحب بی اے نے اسکی تائید کی اور اتفاق رائے سے رزولیوشن پاس ہوا ۔ " جی ایم فرنسیس نے اسکے بعد ایک مختصر تقریر کی اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا جو کہ لالہ منشی رام صاحب کی تائید پر سب نے کھڑے ہو کر بالاتفاق پاس کیا ۔ اس رزولیوشن کی ایک نقل لالہ بھورام صاحب کے پتا لالہ میلا رام صاحب کے پاس اور ایک ایک نقل اخبارات ذیل کو بھیجی جاوے ۔ ست دھرم پرچارک جالندھر ۔ آریہ پتر کا لاہور ۔ آریہ ورت داناپور ۔ سچ لاہور اخبار عام لاہور ۔ بھارت سیوک جالندھر ۔

جی ایم فرنسیس ہیڈ ماسٹر
دوابہ سکول جالندھر

کبیر والہ ضلع ملتان

جب سے آریہ سماج نے اپنی کایا پلٹی ۔ یعنی مہرشی سوامی دیانند جی کی وصیت انکول کام کرنا آرنبھ کیا ۔ سماج دن دونی رات چوگنی انتی کرنے لگا ۔ ست دھرم پرچارک آریہ [illegible]

کے پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جتنا کام پچھلے چھ سات سالوں میں ہوا۔ اتنا اکیلے اس سے بڑھکر ایک سال میں سوامی جی کی وصیت انوسار چلنے سے ہوا۔ یعنی سوامی جی نے وصیت میں اوپدیشک چھوڑا۔ جب سے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے رشی وصیت کو سارتھک کرنے کے لئے ویدپرچار فنڈ کھولا۔ اوپدیشک اوپدیش کے لئے گرام گرام نگر نگر میں بھرمن کرنے لگے۔ جہاں پہلے بڑے مشکل ایک دفعہ سال بھر اوپدیشک پہونچتا تھا اب دو تین دفعہ دو دو تین تین اوپدیشک پہنچنے لگے۔ اور علاوہ ان استھانوں کے جہاں پہلے سماج کی سبھا تک وشنی لوگوں کو دھرم کیطرف پریرنا کرنیوالی انکے کو جو نہیں ہوتی تھی اب انکے کان تک نہیں لگے ان سے اس اوتم فنڈ کے لئے معقول رقم دان لاکر پرتی ندہی کا ہاتھ بٹنے لگا۔ چنانچہ اب کے بھرمن کرتا ہوا ۱۳ نومبر ۱۸۹۶ء پاکپتن پہونچا وہاں اوپدیش ہوا۔ مگر وہاں کے پورشارتھی و دان کے بھائیوں نے کہا کہ آپ ۱۶۔ نومبر ۱۸۹۶ء کو آویں۔ چنانچہ ۱۶۔ نومبر ۱۸۹۶ء میں اور پنڈت دولت رام جی پاکپتن پہونچے۔ پنڈت جی ۱۹۔ کو واپس فیروزپور کو ہوئے۔ اور میں ۱۹ و ۲۰۔ نومبر ۹۶ء تک رہا۔ لکچر برابر ہوتے لوگ بہت پرسن آنند چت ہوئے۔ اور بڑے شوق سے لوگوں نے لکچر سنے۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ ایک ہفتہ اور ٹھہریں چنانچہ اسی اثنا میں بہار سے دہاں تک بھائیوں نے فہرست چندہ کھولی جسمیں ایک سو پچیس روپیہ چندہ لکھا گیا۔ ایکسو دو روپیہ فوراً وصول کرکے سیوا میں آپ منتری آریہ پرتی ندہی روانہ ہوا۔ جسکی فہرست ذیل میں درج کرتا ہوں

باقی روپیہ عنقریب وصول ہوکر روانہ ہوگا۔ آخر میں لالہ گنگارام صاحب رئیس پاکپتن جو ہمہ صفت موصوف ہیں جنکی دوکان پر ہمیشہ ویاکھیان ہوتے تھے۔ بڑے لائق و فائق ہیں۔ اور دھرم کے کرنے میں بڑی مددی۔ اور دیگر صاحبان جنکے نام نامی ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ہزار ہزار دھنباد کے یوگیہ ہیں۔ معلوم ہے کہ بڑے بڑے معزز صاحبان لکچر میں ہوتے تھے۔ آپ فہرست میں اہل اسلام کے نام بھی پائینگے جنہوں نے اس اوتم فنڈ کے اغراض سنکر اور خوشی سے چندہ دیا۔ سب صاحبان کا جنہوں نے دان دیکر ہمیں کرتارتھ کیا دھنباد ادا کرتا ہوں۔

لالہ گنگارام صاحب رئیس عسہ
لالہ گنگابشن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ عہ
شیخ فیروزدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر صہ
لالہ لشنداس صاحب گرداور قانونگو صہ
لالہ لوٹارام صاحب ۲/ - لالہ ہرچند صاحب ۲/
لالہ دیوید تال صاحب ۲/ لالہ گوکل چند صاحب ۲/
لالہ جگن ناتھ صاحب قانونگو ۲/
لالہ کرمچند ۲/ لالہ ایشر داس صاحب عہ
شیخ امیر دین صاحب سعہ - لالہ سجادہ رام عہ
لالہ گنپت رائے صاحب ۲/ لالہ دہالا رام صاحب ۲/
سید بہادر شاہ صاحب قانونگوئے ۲/
لالہ کشن رام صاحب عہ - لالہ بہالچند قانونگو عہ
لالہ کانشی رام صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صہ
میاں روشن علی صاحب عہ
لالہ دینا ناتھ دہون ممبر کمیٹی عہ
لالہ اسانند جی ۲/ - لالہ نرائنداس جی ۲/
لالہ جیٹھہ رام صاحب رئیس پاکپتن عہ

مہتہ دیوی چند صاحب نائب تحصیلدار صہ
سردار گنیش سنگھ صاحب قانونگوئے عہ
لالہ لعبہا رام صاحب عہ لالہ گنگارام صاحب ۲/
بھائی شام سنگھ صاحب عہ - میزان کل مبلغ سو روپیہ نقد۔ ایک روپیہ فیس اور ایک روپیہ لالہ گنگارام صاحب رئیس کے پاس جمع ہے۔ باقی روپیہ وصول کرکے بہت جلد بھیجینگے۔

آپکا دھرم ہتیشی
مہتراداس دہا پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

مقدمہ

ترجمہ فیصلہ کپتان ایچ۔ ایس۔ پی۔ ڈیوس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دھلی

مقدمہ فوجداری نمبر ۲۱۰ بابت ۱۸۹۶ء
تاریخ رجوع ۲۸۔ اگست ۱۸۹۶ء

(۱) مولوی عبدالحق ولد شاہ محمد امیر (۲) حبیب احمد ولد شیخ حسن علی (۳) محمد دین ولد شاہ محمد حسین (۴) قمرالدین ولد شیخ جھنان (۵) حافظ عبدالکریم ولد حافظ عبداللہ سکنائے دہلی مستغیثان۔

بنام

(۱) پنڈت لیکھرام آریہ (۲) نرسنگھداس ملزمان جرم زیر دفعات ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۸ و ۵۰۱ و ۵۰۲ تعزیرات۔

حکم آخری — استغاثہ خارج

حکم۔ یہہ ایک استغاثہ از جانب عبدالحق اور چار دیگر کسان برخلاف لیکھرام کے ہے۔ جو کہ باشندہ امرتسر کا بیان کیا جاتا ہے۔ استغاثہ یہہ ہے۔ کہ لیکھرام نے ایک کتاب شایع کی ہے (جسکی ایک جلد کہ عدالت میں داخل کیگئی ہے) جسمیں کہ فحش کلمات نسبت پیغمبران اسلام کے استعمال کیئے گئے ہیں جس سے کہ وہ (یعنی لیکھرام) مستوجب سزا کا زیر تعزیرات ہند ٹھیرتا ہے۔ مستغیثان کے بیانات ۲۔ اگست ۱۸۹۶ء کو قلمبند ہوئے تھے۔ لیکن مقدمہ کا التوا کیا گیا تھا۔ کیونکہ خان عزیز الدین وکیل استغاثہ نے مجھہ سے درخواست کی تھی کہ میں چند فیصلہ جات ہائیکورٹ کو دیکھوں جنکو کہ مقدمے کے متعلق سمجھتے تھے۔ دفعات جنکو کہ وہ متعلق سمجھتے تھے ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۲۹۸ ہیں۔

واقعات جو استغاثہ میں ظاہر کیئے گئے ہیں یہ ہیں کہ قریباً اڑہائی مہینوں کا عرصہ گذرا کہ ایک جلد کتاب متنازعہ کی ایک آدمی نے عبدالحق کو دی اور کہا کہ کتاب لیکھرام نے بھیجی ہے۔ جس آدمی نے کہ کتاب دی وہ لامعلوم ہے۔ عبدالحق ایک مذہبی مصنف ریاست حیدرآباد کا ملازم ہے۔ اُس نے وہ کتاب اپنے دوستوں کو دکھلائی جنمیں محمد دین دوسرا مستغیث بھی شامل تھا۔ اور ایک تیسرا مستغیث قمرالدین بھی حبیب احمد کا بیان ہے کہ اُسنے ایک جلد (کتاب متنازعہ کی) ایک سکول کے ترکے سے لی۔ اور کہ اُسنے اب تک اُسے واپس نہیں کیا۔ گو اُسکے پاس قریباً دو ماہ سے (کتاب) ہے عبدالکریم کہتا ہے کہ اسنے اس کتاب کا شہرہ سنا۔ پس اُسنے بازار سے ایک جلد (قیمتاً) منگائی۔

انمیں سے کسی بیان سے بھی کوئی جرم زیر دفعات ۲۹۸ یا ۲۹۳ یا ۵۰۱ یا ۵۰۲ برخلاف لیکھرام کے ظاہر نہیں ہوتا۔ کیا وہ (بیانات) ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کوئی جرم زیر دفعہ ۲۹۲ سرزد ہوا۔ جرم جسکا دعویٰ کیا جاتا ہے یہہ ہے۔ کہ ایک لامعلوم آدمی نے یہہ کتابیں عبدالحق کو دیکر کہا کہ وے لیکھرام نے بھیجی ہیں۔ ان کتابوں کا شایع کرنے والا لیکھرام کہا جاتا ہے۔ جگہہ شایع کرنے کی امرتسر ہے۔ اور تاریخ سنہ ۱۸۹۳ء کی ہے۔ میں نہیں خیال کرتا کہ بادی النظر میں لیکھرام کی نسبت ضلع دہلی میں کوئی جرم سرزد کرنیکا ثبوت دیا گیا ہے۔ ماسوائے اسکے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر زیر دفعہ ۲۹۲ بادی النظر میں کوئی جرم دکھلایا بھی جاتا۔ تب بھی واقعات اس مقدمہ کے ایسے ہیں کہ فوجداری کارروائی کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اشاعت کی تاریخ سنہ ۱۸۹۳ء ہے۔ مستغیثان کے قبضہ میں یہہ کتاب مہینوں سے ہے اور وے اب استغاثہ کرتے ہیں کہ وہ (کتاب) فحش ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ زیادہ کارروائی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور استغاثہ کو خارج کرتا ہوں۔

دستخط ایچ ڈیوس
۱۰ ستمبر سنہ ۹۶ء ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

ترجمہ کپتان ایچ۔ اے۔ پی ڈیوس صاحب

بہادر ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع دہلی

متفرق مقدمہ فوجداری نمبر ۲۱۹ بابت سنہ ۱۸۹۶ء
تاریخ رجوع ۲۸۔ اگست سنہ ۱۸۹۶ء

(۱) عبدالحق (۲) حبیب احمد (۳) شیخ محمد دین (۴) قمرالدین (۵) عبدالکریم سکنائے دہلی مستغیثان۔

بنام

پنڈت لیکھرام ورا منجند

مجرم زیر دفعات ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۸ و ۵۰۱ و ۵۰۲ تعزیرات ہند۔

حکم آخری۔ مقدمہ خارج

حکم۔ یہہ مقدمہ مذہبی بنیاد پر اوٹھایا گیا ہے۔ تمام شہر میں جلسے کیئے گئے۔ اور تمام اطراف سے مسلمانان بلائے گئے ہیں تاکہ آج عدالت میں جمع ہو کر اپنی شمولیت ظاہر کریں۔ استغاثہ زیر دفعات ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۸ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ تعزیرات ہند دائر کیا گیا ہے۔ مستغیث عبدالحق ایک مولوی ہے۔ اور نام بھی استغاثہ میں شامل کیئے گئے ہیں لیکن وکلاء استغاثہ نے بیان کیا کہ وے اپنے نام آگے نہیں کرنا چاہتے واقعات جو ظاہر کیئے گئے ہیں۔ یہہ ہیں۔ کہ قریباً دو ماہ ہوئے۔ ایک لامعلوم آدمی نے ایک کتاب موسوم بہ کرشچین مت درپن عبدالحق کو دی کہ وہ پنڈت لیکھرام نے اُسکے پاس بھیجی ہے۔ اور کہا کہ وہ (کتاب) اُسکے (عبدالحق کے) پاس پنڈت لیکھرام نے اسغرض سے بھیجی ہے۔ کہ وہ اُسکا جواب مجہدی پہلو سے لکھے۔

اسجگہہ یہہ ظاہر کرنا ضروری ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام آریہ رہنماؤں میں سے ایک ہی۔ ملزمان میں سے جنکی نسبت کہ استغاثہ ہے۔ ایک لیکھرام ہے۔ جو کہ باشندہ جالندھر کا کہا جاتا ہے۔ اور رامچند جو میرٹھ کا باشندہ ہے۔

میں قرار دیتا ہوں کہ بادی النظر میں کوئی جرم ازالہ حیثیت عرفی کا زیر دفعات ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ ظاہر نہیں ہوتا۔ اور بادی النظر میں زیر دفعہ ۲۹۸ بھی کوئی جرم برخلاف لیکھرام یا رامچندر کے ظاہر نہیں ہوتا۔ اب باقی دو دفعات ۲۹۲ و ۲۹۳ رہ گئیں۔ یہہ کسی طرح پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ لیکھرام نے اس کتاب کو دہلی میں فروخت کیا یا تقسیم کیا۔ یا لایا۔ یا فروخت کرنے یا کرایہ پر دینے کے لئے طبع کیا قطع نظر اس امر کے کہ یہہ کتاب فحش ہے بھی یا نہیں۔ یہہ بھی نہیں ظاہر کیا گیا۔ کہ رامچند کسی متذکرہ بالا امور کا دہلی میں مرتکب ہوا۔ یہہ بھی بیان نہیں کیا گیا۔ ان دونوں میں سے کسی نے اغراض متذکرہ دفعہ ۲۹۳ کے لئے اس کتاب کو دہلی میں رکھا۔ بادی النظر میں انکے خلاف کوئی مقدمہ نسبت کسی جرم کے نہیں ہے جیسے کہ دہلی میں مرتکب ہوئے ہوں۔ اس سوال کی نسبت کہ آیا کتاب فحش ہے یا نہیں میں نے وہ کل خاص حصے جنہیں کہ فحش بیان کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کئے۔ یہہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ انمیں کثرت سے ایسے جملے ہیں جو کہ بالکل فحش نہیں کہے جا سکتے

دوسرا سوال صرف یہہ ہے۔ کہ الفاظ کس طریقے پر استعمال کئے گئے ہیں۔ اصلیت اس دفعہ کی یہہ ہے۔ کہ یا تو نہایت ہی فحش الفاظ استعمال کئے جاویں۔ جو کہ قدرتی طور پر ایک شائستہ اور سلیم العقل آدمی کو صدمہ پہونچانے والے ہوں۔ یا ایسے الفاظ ہوں۔ جو کہ فحش کی طرف اشارہ کریں میری رائے میں کتاب کے الفاظ ان معنوں میں نہیں لئے جا سکتے۔ ایک اور بھی امر مقدمہ میں یہہ ہے۔ کہ مستغیث کے قبضہ میں یہہ کتاب قریباً دو ماہ سے ہے۔ اور وہ بعد بہت سی تحریک مسلمانوں میں کرنے کے اب استغاثہ دائر کرتا ہے۔ میں صاف طور پر خیال کرتا ہوں۔ کہ مستغیث نے مقدمہ کسی رفاہ عام کے خیال سے دائر نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ذاتی اغراض کے لئے میں قرار دیتا ہوں کہ بادی النظر میں کوئی جرم نسبت لیکھرام یا رامچند کے ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور مقدمہ کو زیر دفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری خارج کرتا ہوں۔

۱۰ ستمبر ۱۸۹۶ء { دستخط انگریزی۔ ایچ ڈیوس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔

نوٹس

قریباً قریباً کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر مطبع ہذا سے قیمتاً بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت آنے پر مل سکتی ہیں۔

راقم منیجر مطبع ہذا

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ جلسہ

منٹگمری آریہ سماج یونتو پرمیشور کی مہان کرپا سے اپنے چار جلسے بڑی خوش اسلوبی اور کامیابی سے کر چکا ہے۔ مگر پانچواں سالانہ جلسہ کی کامیابی میں جو غیبی ہاتھ کی مدد ہوئی۔ اسکو دیکھ کر ممبران بھی بھونچک چکت ہیں۔ ایک طرف تو انترنگ سبھا میں سالانہ جلسہ کی تاریخ مقرر ہو کر مشتہر کرنے کی اجازت ہو گئی۔ مگر تاہم بعض مہاشا جلسہ کے سخت مخالف اور ملتوی کرنے کے درپے تھے۔ دوسری طرف کال ایک بیکرال صورت بنائے کہتا تھا۔ کہ سالانہ جلسہ اور محتاجوں کی امداد میں سے کسکو پسند کرتے ہو۔ دونوں پراوپکاری کام ہیں۔ مگر فیصلہ جلد ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ تاریخ جلسہ قریب ہے۔ تیسری طرف لکشمی دیوی کال کو دیکھ کر خوف زدہ ہے۔ اور پاس نہیں پھٹکتی ٹکٹکی باندھ تکتی ہے۔ کہ بتا میرے کارج کس طرح سدھ ہو سکتے ہیں۔ اس شبد کو سنکر بیچارے چھکے چھوٹ گئے اور کام کرنیوالے پرشوں کی ہمت اور جوش سرد ہو گیا۔ کیونکہ گھر کا سب کاج اس دیوی کے سپرد تھا۔ اور جب وہی مخالف ہے تو کامیابی کی کیا امید ہے گرہست سنگ اور اوپدیشک میں بھی کچھ طاقت ہے۔ اور دھرم بھی ایک بلی پرش ہے اسنے کہا دیوی ہوش کر۔ جہاں تو ہو پھر وہاں کال کی کیا مجال ہے۔ کہ تیرے معمولی کام میں بگھن ڈال سکے۔ میں تیری سہائتا کرونگا۔ اتنے کہنے پر کچھ دھیرج آیا اور پھر

ایک دفعہ کمربستہ ہوئی۔ صاحبان دس پندرہ روز سے بھی کم عرصہ رہگیا تھا۔ جبکہ جلسہ کی تیاری شروع ہوئی۔ ہاں نوٹس جلسہ صرف چھ روز پیشتر چھپنے کے واسطے روانہ کیے گئے تھے۔ موٹوز وغیرہ اسی عرصہ میں تیار کرنے تھے۔ کیونکہ لاہور سماج سے اس سال کچھ امداد ملنے کی امید منقطع ہوچکی تھی جلسہ کی تاریخ ۲۰ نومبر ۱۸۹۶ء جیسا کہ مشتہر کیگئی تھیں مقرر تھیں۔ باہر سے پنڈت دولت رام جی اپدیشک۔ پنڈت بھگت رام جی۔ لالہ متھرا داس جی۔ اپدیشکان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ماسٹر آتمارام جی لالہ گنگا رام جی منتری مظفر گڑھ سماج۔ لالہ دیو دیال جی ممبر آریہ سماج ملتان [illegible] صاحبان مذکورہ بالا کا یہ سماج تہ دل سے مشکور ہے۔ کہ انہوں نے ادھار باسیوں کو اپنے درشن و بچنوں سے کرتارتھ کیا۔ خصوصاً ڈاکٹر چرنجی رام جی کا دھنیواد ہے کہ انہوں نے بیماری پر استھتا کو سویکار کیا۔

پہلے دن کی کارروائی صبح کے ۸ بجے سے شروع ہوئی۔ اول ۸ - ۹ بجے تک ہون ہوا۔ اور درمیان میں بھجن بھی ہوتے رہے۔ اسکے بعد لالہ متھرا داس جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور پنڈت دولت رام جی نے کام۔ کرودھ وغیرہ کے جنگ پر ایک منوہر اپدیش دیا۔ بتلایا کہ منش جیون میں کیسے کیسے یدھ انسان کے جسم میں ہر وقت ہوتے ہیں اور جیو آتما کس طرح انپر فتحیاب ہوسکتا ہے۔ جبتک اندری دمن یوگ ابھیاس وغیرہ کی طاقتیں اسکے اندر موجود نہ ہوں۔ ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ پنڈت جی کس خوبصورتی سے اپنے مضمون کو نبھاتے ہیں۔ حاضرین ازحد خوش و محظوظ ہوئے۔ اسکے بعد آرتی ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر کے بعد ایک بھجن ہوکر ۲ بجے سے دھرم چرچا شروع ہوئی ایک دو صاحبان نے پرشن کیے۔ ایک صاحب کا یہ اعتراض تھا۔ کہ آریہ سماج مانتا ہے۔ کہ مکت جیو پھر آواگون یا جنم مرن میں آویگا تو پھر کیا ضرورت ہے۔ کہ تھوڑے سے سکھ کیواسطے اتنا پرشرم کریں۔ جسکا جواب ماسٹر آتمارام جی نے دیا۔ کہ بھوک انسان کو دونوں وقت لگتی ہے۔ مگر کیا ضرورت ہے۔ کہ اسکی تورتی کے واسطے انسان روٹی پکاتا ہے۔ اور اتنی تکلیف سہتا ہے۔ جبکہ جانتا ہے کہ گو اب ترپتی ہوگئی۔ مگر پھر بھوک لگیگی اس جواب سے پرشن کرتا کی تسلی ہوگئی۔

اسکے بعد دوسرے صاحب نے مسلہ نیوگ پر اعتراض کیا۔ جسکا اتر دیا گیا۔ مگر چونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ ستیارتھ پرکاش دیکھکر مفصل پرشن اسوقت کے بعد بحث کے طور پر کرونگا۔ اس لیے کچھ مفصل پرشن اوتر نہیں ہوئے۔ اس لیئے اسکو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ۳ بجے سے ۵½ بجے تک مشہور آریہ مسافر پنڈت لیکھرام جی کا لکچر تھا۔ آپنے بتلایا کہ جن لوگوں نے اندھیرے میں کام کرکے لوگوں کو ٹھگنا چاہا۔ انکا مذہب کس طرح پھیلا اور انت میں کیا پرنام ہوا۔ پوجاری شبد کے ارتھ آپ نے بہت عمدہ نکالے تو وہ یہ تھے۔ کہ اصل میں یہ لفظ پوجا۔ اری دو شبدوں سے مرکب ہے۔ پوجا کے معنے عام فہم ہیں مان۔ پرتشٹھا وغیرہ۔ اور اری نہ چاہنے والا۔ یعنی پوجا سے متنفر وغیرہ وغیرہ۔ اس لکچر سے لوگوں نے خوب آنند اوٹھایا اور شام کی کارروائی ایک بھجن و آرتی ہوکر ختم ہوئی۔

۸ بجے رات کے ہمارے لائق بھائی ماسٹر جوالا داس جی کا تصنیف شدہ ناٹک ہونا تھا۔ اس لیئے لوگوں کو کہا گیا کہ وہ رات کو تشریف لاویں۔ اور آنند لیویں۔ یہ ناٹک اس طرح ہوا کہ پہلے پرمیشر پریتم جنہے وستارا یہ بھجن لڑکوں نے ملکر گایا بعد ازاں دیانت رائے کے لڑکے نے اپنی حالت پر ایک غزل گائی جسکا لب لباب یہ تھا۔ کہ میں بھوک سے دو دن سے مر رہا ہوں۔ اور اے والد تو کدھر گیا میری جان نکلی جاتی ہے۔ اور دانہ تک اندر نہیں گیا۔ آہا کیسا بھیانک اور بکرال سماں آگیا ہے۔ اسوقت جملہ صاحبان کی آنکھوں میں کال کی صورت اور اسکی تکلیفات کا نقشہ پھر گیا سچ مچ یہ اصلی فوٹو تھا اتنے میں مالک مکان آیا اور کرایہ کا متقاضی ہوا مگر لڑکے نے جواب دیا کہ والد شام کو آویں گے اسوقت فیصلہ کرنا۔ میں خود بھوک سے ویاکل اور بیزار ہوں۔ آجکل کھانے کو ایک حبہ تک نہیں سمجھی کہاں سے دیں مالک مکان نکلنے کی دھمکی دیتا ہے اور لڑکا اسکو وعدہ دیتا ہے۔ کہ گھبرائیے نہیں آپکا کرایہ ادا کردیا جاویگا۔ شام کو دیانت رائے گھر واپس آتا ہے۔ لڑکا ساری مصیبت سناتا ہے۔ باپ کہتا ہے اچھا بیٹا۔ یہ ہے روٹی اور کہا آج ایک ہی روٹی نصیب ہوئی ہے۔ مگر لائق فرزند جواب دیتا ہے کہ اسکے دو ٹکڑے کرو اور نصفا نصف تقسیم

کر دیجیو۔ مگر وہ انکار کرتا ہے۔ اور بہت تکرار کے بعد روٹی کو باپ توڑتا ہے تو اسمیں دو اشرفی برامد ہوتی ہیں جنکو دیکھ کر لڑکا بڑا خوش ہوتا ہے مگر باپ کہتا ہے خبردار اسکو ہاتھ نہ لگانا یہہ زہر قاتل ہے اور ہمارا حق نہیں کہ ہم اسکو کھائیں پھر نان بائی کو بلایا۔ نان بائی آتا ہے اور اشرفی روٹی میں ہونے سے انکار کرتا ہے۔ مگر دیانت کے پیچھے پہ جیسے ہونے پر کہتا ہے کہ آپ کو ناقدمست اور دیانت کا پتلا دیکھ کر ایک سیٹھ نے یہہ دو اشرفیاں روٹی میں مجھے ڈالنے کو کہا تھا۔ کیونکہ وہ ساہوکار اپنے نوکر چاکروں کی بے دیانتی سے بیزار تھا اور کسی دیانتدار شخص کی تلاش میں میرے پاس آیا تھا میں نے اسکو آپ کا نام بتلایا تھا۔ اور اسنے آزمائش کے طور پر مجھے دو اشرفی روٹی میں ڈالنے کو کہا تھا۔ خلاصہ کلام یہہ کہ آپ سچ مچ دیانت دار اور ایماندار ہو جیسا سنا تھا ویسا پایا۔ آپ اس شخص کے پاس جائیں۔ اور یہہ دو اشرفیاں بیشک تمہارا حق ہے۔

اسکے بعد غزل گا کر ناٹک ختم کیا گیا۔

باقی آئندہ۔

راقم
بندہ گوردہن داس سکرٹری آریہ سماج منٹگمری

انیسواں سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور

(از آریہ پتر کا لاہور)

یہہ جلسہ غیر معمولی دھوم دھام کے ساتھ لاہور آریہ سماج کے مندر میں مورخہ ۲۸ و ۲۹ ماہ نومبر کو واقع ہوا۔ قریباً دس ہزار بھائی

باہر سے تشریف لائے۔ نگر کیرتن اعلیٰ درجہ کے تجمل کا نظارہ تھا۔ یعنی سنیچر کے روز شام کے ۴ بجے آریہ سبھاسد۔ ممبران اور سہایکان باہر کے بھائیوں کے استقبال کے لئے سٹیشن پر جمع ہوئے۔ پانچ بجے کے قریب مختلف منڈلیاں بھجن گانے کی غرض سے اور شہر کیطرف رخ کیا۔ منوہر بھجنوں اور سندر وید منتروں نے دوکانداروں کے دلونکو ہلا دیا۔ اور دلوں میں مذہبی تلاطم اور ولولہ ڈالدیا۔ تماشبیں ہندو اور مسلمان کے بڑے انبوہ تھے۔ اور ہر ایک اپنی منڈلی کو دیکھ کر سر ہلاتا تھا۔ اور واہ واہ کا نعرہ مارتا تھا۔ پونے چھ بجے دہلی دروازہ پر پہونچے۔ کوتوالی کے قریب پہونچکر مشعل جلائے گئے۔ نشانوں کا لہرانا اور خوشنما جھنڈوں کا وید منتروں سے سجا ہونا دیکھ کر ہر ایک کے دل میں مذہبی امنگ اٹھتی تھی۔ ودیارتھی آشرم کے لڑکے بھی منڈلی میں وید منتر سور سہت گاین کرتے تھے۔ اور پنڈت شہزادہ نند جی پربدھ بھجن منڈلی لاہور سماج کی منڈلی سب سے پیچھے تھی۔ گورنمنٹ کالج مشن کالج اور دوسرے کالجوں کی طلبا بھی اپنے اپنے کپتان کے ماتحت منڈلیوں میں بھجن گاتے جاتے تھے۔ رات کے دس بجے شاہ عالمی دروازے پہونچے۔ اور وہاں کوتوال پولیس کا انتظام عمدہ رکھنے کے لئے شکریہ ادا کیا گیا۔ سنیچر کے روز صبح کو ہون کرنے کے بعد پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور پنڈت لیکھرام جی نے ایک مختصر اوپدیش دیا۔ آپنے بتلایا کہ ہماری اودھا

مثل اس شخص کے ہے۔ جو گھر کو جاتے ہوئے ایک کنوئیں میں گر پڑا ہو۔ اور برسے کالی گھٹا چھا گئی ہو۔ اس بیچارے نے ایسی بیقراری کی حالت میں ایک درخت کی جڑ کو پکڑ لیا۔ جو کہ کنوئیں کے کنارے پر اگی ہوئی تھی۔ ایسی بیاکلتا کی حالت میں اسکو بھیانک سانپوں کا ڈر بھی بھول گیا۔ جو کہ پانی کے اوپر اپنے منہ اور پھن پھیلائے ہوئے نگلنے کو پھرتے تھے۔ اور ان شہد کی مکھیوں کے چھتے جو کہ درخت کی چوٹی سے گرتے تھے مست ہوگیا۔ اسنے ذرا بھی خیال نہ کیا۔ کہ ایک آدمی کنوئیں کے اوپر اسکی امداد کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے ایسا ہی مادی دنیا کی خوشیاں منش کو سب طرف سے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ پرنتو رشیوں کے اپدیش جو ہمکو ملتے ہیں انکی ذرا پرواہ نہیں کرتے اور سمرتیو کے بھیانک نظارے سے بھی نہ ڈرتے ہوئے ہم اپنی اوستھا کو ذرا تبدیل نہیں کرتے نتیجہ یہہ ہوتا ہے۔ کہ مادی اشیاء اور اندریاں ہمکو برباد کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہمکو ویدک سنگرام کا خیال کرنا چاہئے۔ ادھر سے وہ اپنی سینا لیکر بڑے کروفر کے ساتھ ہمارے اتمکا کو دبانے کے لئے منڈلاتا پھرتا ہے۔ آتما ایک بیچارہ مرشد بن بیٹھا ہے یعنی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار۔ اسکے بیچ میں اسکی باستری کا منا بھی آکر اسکا ادھ بہگت کرتی ہے۔ اور کئے شترو وویک کی طاقت کے بابت میں

دریافت کرتی ہے۔ وہ اُسے بتلاتا ہے کہ میری سینا بہت ہے۔ میں اپنے شترو کو ناش کر دونگا۔ پرنتو ساتھ ہی اپنی فوج کی کمزوری کا حال بیان کر دیتا ہے اور وہ اُپاؤ بھی بتلا دیتا ہے جس سے کہ وہ مغلوب ہو سکتا ہے۔ پرنتو ساتھ ہی اسکو اپنی فتح کا اُسے یقین دلاتا ہے۔ اور ہر طرح تسکین و طمانیت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بیشک میرا متر ہے۔ میں اسکا سب حال جانتا ہوں میں اُسکے وجے نہیں ہو سکتا۔ پرنتو میں نے داناؤں سے سُنا ہے۔ جوکہ اوپنشد سے اُتپن ہونیوالی ہیں۔ اوپنشد استری ہے۔ وبیک کی لیکن وہ اُسکو پسند نہیں کرتی۔ اسنے شانتی اور شردہا دو منتروں کو نیت کیا ہے کہ اسکو سمجھا کر وبیک اور اوپنشد کے درمیان صلح کرا دیں۔ اُنکے باہم متر ہونے سے اور پھر سنجوگ ہونے سے اُسکے ودیا اور بدھی پیدا ہونگے۔ وہ ہماری سینا کو پسپا کر سکتے ہیں۔ ورنہ کوئی اور ہم سے بڑھکر نہیں ہے بس میں بھی آنکی عداوت کو بڑھانے کے لئے اپنا جاسوس روانہ کرتا ہوں۔ ودیک نے اپنی استری متی کے ساتھ بھی یدہ کرنے سے پہلے مشورہ کیا اور کہا کہ میری دوسری استری اوپنشد مجھ سے ناراض رہتی ہے۔ اگر اسکے ساتھ صلح ہو جاوے تو میں اپنے شترو موہ پر فتح حاصل کرلوں۔ پس اسنے متی کو شردہا اور شانتی کے پاس روانہ کیا۔ جوکہ اوپنشد کے دوست تھے تاکہ اُسکو سمجھا کر باہم صلح کرا دیں۔

(چونکہ وقت ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے پنڈت جی نے بقایا مضمون کو دوسرے دن پر چھوڑا)

اسکے بعد حسب پروگرام لالہ منشی رام جی کا لکچر تھا

مگر برمہچاری نتیانند جی کے نہ آنے کے سبب انکا لکچر برمہچاری جی کے شام کے وقت لکچر سے تبدیل کیا گیا۔ اور لالہ منشی رام جی کے بجائے لالہ ہیرانند جی کا لکچر ہوا۔ آپنے فرمایا کہ منش ماتر کا خاص ارادہ دنیا میں سچا آنند حاصل کرنیکا ہوتا ہے۔ مگر جو وسایل کہ اُسکے حاصل کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہ ناکمل ہیں منش کی رُچی عموماً اُن اشیا کی طرف ہوتی ہے۔ جو بجائے تفریح دینے کے دُکھ ساگر میں لیجاتی ہیں منوجی کا مقولہ کہ انسان کی خواہش کبھی رفع نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ پوری ہو سکتی ہیں۔ بالکل قطع نظر کیا گیا ہے۔ روحانی ترقی میں ایسے خیال کو مد نظر رکھنا منش جاتی کے مقصد میں بڑا بھاری رکاوٹ ہوا ہے۔ محبت خود غرضی کو بڑہاتی ہے اور جبتک کہ منش نشکام نہیں ہوتا وہ اپنے تئیں اُن آزمائشوں سے بری نہیں کر سکتا جو ہر وقت اسکو محیط کئے ہوئے ہیں وچار نشکی منش کو آنند دام میں لیجا سکتی ہے جبکہ منش مکتی کے دوارہ ہا ایک امر پر بچار کرتا ہے۔ تو وہ اُن کاموں کے کرنے سے پرہیز کرے گا۔ جو دُکھ ساگر میں لیجانے والے ہیں۔ کیونکہ منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ جو کچھ منش خیال کرتا ہے وہی بولتا ہے۔ اور اُسپر عمل کرتا ہے۔ پس ایسا کرنے سے منش کی اخلاقی اور ذہنی اوستھا عروج کو پہونچ سکتی ہے۔ پھر آپنے بتلایا کہ خیالات کو شدہ کرنے کا اعلیٰ ذریعہ برت اور تپ ہیں۔

آپکے لکچر کے بعد لوکل گرل سکول کی لڑکیوں کو انعام تقسیم ہوا۔ پہلے لڑکیوں نے وید منتر بڑے میٹھی سور سے گائے۔ پھر منوہر بھجن گایا تب پنچایت مسٹر جسٹس پرتول چندر جی چٹر جی رائے بہادر نے پریذیڈنٹ جلسہ انعام پتری بانٹنا لاہونا منظور کیا۔ اور لڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیا۔ اور ایک مختصر و دلچسپ تقریر میں فرمایا کہ ہمیں اپنی لڑکیوں کو تمام لڑکیوں کی علمیت اور کاملیت کا خوب خاکہ کھینچا اور حاضرین کے دلوں پر استری سکشا کی ضرورت کو نقش کر دیا۔ آپکی تقریر کے خاتمہ پر پنڈت پورنانند جی نے سنسکاروں کی فلاسفی پر عالمانہ طریقہ سے تقریر شروع کی۔ آپنے فرمایا کہ سنسکار لیا کا کرنا اتی اوشک ہے۔ کیونکہ یہہ ہمارے جیون پر بڑا اثر ڈالتے ہیں۔ آپنے گربھادان سنسکار کی بجا آوری پر بڑا زور دیا اور کہا کہ گربھادان کے سمے میں استری کو اعلے خیالات سوچنے چاہیئے۔ اور نشتر خیالات ہرگز کبھی نہ چاہیئے آپکے اختتام لکچر پر صبح کی کارروائی ختم ہوئی

باقی آیندہ

قحط

بٹالہ

مکرم بندہ۔ تسلیم۔ سطور ذیل درج اخبار گوہر بار فرما کر مشکور فرما دیں۔

مورخہ ۲۴۔ نومبر ۹۶ء کو ایک جلسہ واقعہ قصبہ بٹالہ بغرض امداد قحط زدگان بصدر نشینی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد ہوا۔ جسمیں قریبًا دو ہزار روپیہ چندہ ہوا۔ لیکن سب سے بڑھکر چندہ سردار میا سنگھ صاحب آہلووالیہ

مالک کارخانہ میریکا سرمہ بٹالہ نے جو اپنی فیاضی کے باعث مشہور ہیں دیا۔ علاوہ ازیں ایک کمپنی اس غرض سے قایم ہوئی۔ کہ وہ روپیہ جمع کر کے غلہ بیرونجات سے خرید کرے اور جس نرخ پر انکو پڑے۔ اُسی نرخ پر بٹالہ میں فروخت کرے۔ چنانچہ اس کار خیر کے واسطے لوگوں نے چونتیس ہزار روپیہ کے حصص خرید کیے جنمیں سے دس ہزار کے حصص صرف سردار میان سنگھ صاحب آہلووالیہ نے خرید کیے ہیں۔ ہم اور تمام اہل بٹالہ تہ دل سے سردار صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمیشہ اپنی دریا دلی سے روپیہ خرچ کر کے پبلک کی تکالیف میں ہمدردی کرتے ہیں۔

آپکا نیاز مند
علی احمد خاں ہیڈ پنسل کمشنر بٹالہ

پشاور

مہاشے اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک جی۔ نمستے۔ کرپا کر کے ذیل کی تحریر چھاپ دیجیو۔

آجکل سخت قحط پڑا ہے۔ اور عیسائی سوسائٹیوں نے بہت جگہ قحط زدوں کی امداد کا بندوبست کیا ہے۔ بلکہ ایک میم صاحبہ کی تحریر ہے کہ یہ قحط ہمارے لیئے برکت ہے۔ کہ اسکے ذریعہ سے لوگ عیسائی زیادہ ہونگے۔ پس ایسے وقت میں آریہ سماجوں کو کچھ ہمت دکھانی چاہیے۔ چنانچہ اسی وجہ سے پشاور سماج نے پرتی ندھی سبھا سے اس امر کی تحریک کی ہے۔ کہ وہ مناسب بندوبست کرے۔ سوال یہ ہوگا کہ روپیہ کہاں سے آوے۔ میرے خیال میں کہ جونکہ ریزرو فنڈ میں سے ½ یا ¼ [illegible] ہو روپیہ لیا جاوے۔ اور اگر اسکے علاوہ کوئی صاحب کچھ دیں۔ تو وہ بھی بخوشی قبول کیا جاوے۔ کیونکہ ریزرو فنڈ کا روپیہ ایسے ہی اڑے وقت کے لیئے ہے۔ ورنہ اور کس کام آویگا۔ آریہ مہاشے اس معاملہ میں ہمت کا ثبوت کریں۔

راقم
شیورام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور

مہاراجہ فرید کوٹ کی فیاضی

بھارت ورش سب سے زیادہ دھارمک ملک ہے اسکی رعایا سب سے زیادہ قانع ہے۔ یہ ملک کی خرابی ہوتے پر اپنی ہی قسمت کو روتی ہے۔ جبکہ اسمیں بدقسمتی سے چاروں طرف قحط کی وجہ سے مصیبت پڑ رہی ہے اور لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ اور کوئی غریبوں اور مفلسوں کا پرسان حال نہیں ہے۔ تو ایسے وقت میں ہم نے ایک دو اخبارات میں مفصلہ ذیل خبر پڑھکر نہایت خوشی اور مسرت حاصل کی ہے۔ کہ سری مہاراجہ صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ نے قحط زدہ رعایا کی امداد کی غرض سے اپنے ہاں کے کھاتے جنمیں بائیس لاکھ من گندم غلہ موجود ہے۔ کھول دیے ہیں۔ اور گندم نخود فی من خام ۲ اور دیگر غلہ فی من خام ۲ پر اپنی رعایا کے ہاتھ فروخت کرنیکا حکم دیدیا ہے۔ اور زمینداروں کو تخم ریزی کے لیئے مفت غلہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ بے شک پنجاب میں ریاست فرید کوٹ اور ریاست نابھہ ایسے مفید اور نیک کام کرنے کے لیئے ہمیشہ سے مشہور چلی آئی ہیں اور وہ اس اپنی فیاضی پر جسقدر فخر کریں بجا ہے۔ بیشک سچ بھی ہے۔ جتنا زیادہ دیا گیا ہے۔ اُن سے زیادہ مانگا بھی گیا ہے۔ مگر کسقدر سخت افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ دیگر والیان ریاست چپ چاپ بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ اور اُن کو دن رات عیش و عشرت سے فرصت نہیں ملتی۔ کہ اپنی مصیبت زدہ رعایا کے دکھ درد میں [illegible] کے ساتھ ہمدردی کر سکیں۔ کاش کہ وہ اپنے نازک فرائض سے بیدار ہو کر اپنی رعایا کو اس مصیبت سے رہائی دلائیں۔ میں نے ابھی ابھی سنا ہے۔ کہ کئی دیسی رئیس والیان ریاست آئندہ سال کے مبارک جشن قیصری کے لیئے ولایت جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور غریبوں کا روپیہ اپنے عیش و عشرت میں پانی کی طرح بہائیں گے۔ وہ دن ہمارے ملک کے لیئے نہایت برکت دہ ہوگا۔ جب یہ راجے مہاراجے اپنے فرائض کو ادا کرنا سیکھیں گے۔

آپکا داس
پنڈت رام ناتھ [illegible]

منقولات

ہمارے پرچارک نمبر ۳۲ مورخہ ۱۴ مگھر میں جو ایک خط محمد صاحب کا کسی مسلمان کی طرف سے شائع ہوا ہوا چھپ چکا ہے۔ پیسہ اخبار حسب ذیل لکھتا ہے۔

آجکل ہندوستان کے اکثر شہروں میں ایک اشتہار گشت کر رہا ہے۔ جو نقل

اگر مسلمانوں میں ہمت کہ واعظ وار
والے گرانبہا امور زیر غور فرما

فرمان وصیت آں حضرت صلعم بیت المقدس شریف سے آیا ہوا۔ اور شیخ عبداللہ خادم روضہ مبارک کا الہام ظاہر کیا جاتا ہے۔ میرے پاس بھی چند اہل الحجت صاحبان نے باہر سے بھیجا ہے کہ میں ایسے مضمون کو اخبار میں مشتہر کردوں۔ اسمیں مسلمانوں کو جہاں تک ترک اوامر و اختیار نواہی سے تنبیہ و تخویف۔ اور نیکی عبادت و نیکوکاری کی ترغیب و تحریص کی گئی ہے۔ وہاں تک تو عام مسلمانوں پر اسکا اثر نیک ہوگا لیکن اسمیں بعض مبالغے حد اعتدال اور اجازت شرعی سے یہاں تک متجاوز ہیں۔ کہ جو صریح یا وہ گوئی من گھڑت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ اول تو ہر مسلمان ایک اس بات پر بھی معترض ہیں کہ اتوار سے جمعرات تک روزہ رکھنا " (جیسا کہ اشتہار مذکور میں حکم ہے) احکام مندرجہ حکایت دینی سے خارج ہے۔ دوسرے یہہ باتیں کہ جو شخص ایک شہر سے دوسرے شہر کو نقل نہ کریگا۔ اللہ تعالی اسکا منہ کالا کریگا۔ دن قیامت کے " تیسری " جوان باتوں پر شک لائیگا وہ کافر ہوگا " محض بیہودہ ہیں۔ اگر یہہ واقعی خدا و رسول کا حکم ہو تو بے شک انکی عدم بجا آوری یا انمیں اشتباہ مسلمانوں کا فرد عمل سیاہ کرسکتا ہے۔ لیکن جب نبوت ختم ہوئے ۱۳ سو برس گزر گئے۔ تو اب انکی کیا دلیل اور تصدیق ہے کہ یہہ واقعی " نقل فرمان " اور " وصیت نامہ " آں حضرت ہے۔ ایسے بعد انکے معتبر ہونے کی شہادت طلب کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ مگر اسمیں کوئی معقول اور کارآمد باتیں نہیں ہیں۔ مگر یہہ تو سراسر جاہلانہ مفوات کا ذخیرہ ہے۔ پھر اسپر یقین لاکر مسلمان کیونکر بیدل ہوں کہ اسلام ایسا نازک اور مشکل مذہب ہے " الا کہ مسلمانوں

میں صرف ۱۷ با ایمان مرے۔ باقی سب خارج از ایمان " باشاء اللہ اسلام کے نادان دوستوں کو مسلمانوں کی کمر ہمت توڑنے اور غیر قوموں کو ہنسی ٹھٹھا کرنے کا موقعہ دینے کی کیا خوب تدبیر سوجھی ہے۔ ایسے " فرمان " کے مشتہر اور یقین کرنے والوں کو میر اودہی سے سلام ہو مثل مشہور ہے " ہر فرعونے راموسٰے " اس لغو اور فرضی " وصیت نامہ " کی نسبت میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ معلوم ہوا کہ اسکی تکذیب میں اس سے بھی الٹ پھیر چوڑا ایک اشتہار آگرہ کے کسی چیچی تکا پھرتا ہے جسمیں اس " وصیت نامہ " کی ایک ایک بات کو کسی عالم یا چند علما نے آیات قرآنی اور احادیث کے تفصیل کے ساتھ رد کیا ہے الغرض معقول منقول دونوں طرح سے اس " وصیت نامہ " کی لغویت سمجھدار آدمی کے سامنے بخوبی ظاہر ہے۔ ست دھرم پرچارک جالندھر نے کیا مزے سے کہ اس خط سے مذاق کیا ہے۔ مگر پرچارک نے خواہ مخواہ ایک ایسے بیہودہ کام کی طرف توجہ کی کہ جسکو مسلمان بھی نوٹس کرنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ "

لوکل

گذشتہ سنیچر کے روز پنڈت آریہ منی جی نے آریہ سماج بستی نگر میں آریہ سماج کی عظمت پر اپنی اپدیش دیا۔ آیتوار کو سمولی سنبھگن پر تیکشا کے بعد پنڈت گنگادت جی شاستری منتری کے چالیس ادھیائے دوسرے منتر پر جو گیتا اور تتواپنیشات الا نشٹ رام جی نے اسی منتر پر لیکچر کرکے وہی تیاگ اور دان خالی نہیں لکھا

جبتک کہ ساتھ اتم کرم بھی نہ کئے جاویں۔ سالانہ جلسہ کے لئے بڑی سرگرمی سے طیاریاں ہو رہی ہیں۔ لالہ دیوراج جی۔ لالہ رام کرشن جی اور رائے زادہ بھگت رام جی اتوار کو بنگہ میں گئے اور کنیا مہا ودیالہ کے لئے سہایتا مانگی۔

کرتار پور میں پنڈت گنگا رام شاستری نے جا کر شور مچایا اور آریہ سماج کے برخلاف کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ میرے ساتھ کوئی شاستر ارتھ کرلے۔ اسپر جالندھر سے پنڈت گنگادت جی شاستری اور پنڈت کالو رام دو یاترھی جا پہنچے مگر پنڈت گنگا رام کے چھکے چھوٹ گئے۔ چنانچہ نشری سماج نے بذریعہ منادی نوٹس اطلاع دی کہ اب جس کسی کو آریہ سماج پر کچھ اعتراض ہو وہ پیش کرے۔ مگر پنڈت گنگا رام جی ایسے سکتہ کے عالم میں تھے۔ ستیارتھ پرکاش سے کچھ غلط ہی بتا کر پھیلانے لگا۔ مگر پنڈت کالو رام جی نے معقول جواب دیا۔ دو گھنٹہ تک وہاں برابر لیکچر ہوتے رہے مگر پنڈت گنگا رام نے عام لوگوں کے اصرار کرنے کے باوجود بھی اعتراض کرنے کی جرات نہ کی۔ لوگوں کی تعداد چار سو کے قریب تھی۔ اسپر سب لوگ کہنے لگے کہ پنڈت گنگا رام محض کیسہ بھرنے کے لئے یہاں کاشاستر ارتھ کرانے آیا تھا۔ ورنہ اب تیوں سے کترا گیا۔ لوگوں کو نتیجہ ہو گیا۔ کہ آریہ سماج جیسے زبردست اور ست پر قائم سماج کے آگے سناتنیوں کا چراغ گھری ٹھہرنا مشکل ہے۔

لالہ بھیو رام مرحوم کی یادگار ہری بھگتی کے لئے یہہ تجویز کیگئی ہے کہ انکے جانب کم از کم ہزار روپیہ جمع کریں جسکے سود سے ایک وظیفہ اور ایک تمغہ ودیا سکول کے دو طلبا کو دیا جاوے۔ تمغہ اسکو دیا جاویگا۔ جو طالبعلم سیکنڈ کلاس پاس کرکے ودیا سکول میں ہی تعلیم پائے گا۔ اور وظیفہ ...

اشتہارات

استری شکشا

کی ہندی بھاشا میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہا ودیالہ چھپت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۸ صفحہ کی اچھی چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ ربلا محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشا میں کنیاؤں کو سندر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخبارون کا ریویو

اپکار - اتی اتم پستک ہے۔ استریون کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب سماچار - اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اتم سے اتم بہن اور اتم بیوی اور اتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک - کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں۔ اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدہ ہو جائیں۔

ٹربیون - ہم خوشی کے ساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں۔ جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور شکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اتم اپدیش دیئے گئے ہیں۔ پرتیک کنیا پاٹھ شالا کے لئے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس پستک کی بھاشا سندر اور سرل الفاظ سے بھری ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے رستوں میں نرالی ڈھنگ کی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھ شالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنیکی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک - کنیاؤں کو انکی تمام عمر کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتوں سندر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے اور اس مطلب کے لئے مصنف کے ارادہ کو پورا کریگی۔

انیس ہند - اس کتاب میں شروع سے لیکر آخر تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہئے اسکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب بذات عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی والوں کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

سو بودھ کنیا

۴۳ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے یوگیہ ہے۔ اسمیں پراچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں۔ جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ سو بیرتا اور فرض پورا کرنے کی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۱ ربلا محصول

اخبارون کے ریویو

ہار بنجر - اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں۔ جس سے استریوں میں بڑی بہتری ہوگی۔

پیوپلز سرونٹ - کتھائیں منوہر ہیں۔

اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ٹریبیون - کتھائیں عمدہ ریتی سے بیان کی گئی ہیں۔ عبارت منوہر ہے چھپائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اپکارن پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹھ شالاؤں میں ہونا چاہئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے ان ۲۰ استریوں کی یاترا اور چتر شالا بھیدہ وگیر نہ اندہ و حروف ہیں۔ قیمت فی ۶ پائی۔

المشتہر - بندرابن کوٹ کشن چند جالندھر

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

لڑکا چار گھر - کمبوہ - میٹھہ - ریو تڑہ - اقوام میں سے ہو۔ عمر ۱۲ اور ۲۰ سال کے درمیان تجارت یا نوکری عمدہ - گذارہ معقول - آریہ خیالات کا ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل کے منیجر کے نام آویں۔

فیسم منیجر

آرین کلاتھ مینوفیکچری بٹالہ

یہ مشتہر کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اس کارخانہ میں دیسی یا ہر ایک قسم کی گبرون سوسی کھیس دہوتی وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بغرض ترقی و اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کی ریشمی آزار بند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کے ہمپر تیار کرا لیا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بھیج دیئے جائینگے۔

روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر جارج ہوگی۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہر جیرام متھراداس پوری پروپرائٹر ہیمن کلاتھ ہیوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ وجگر و گردہ و مثانہ و ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگ چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہوجاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں۔ انکے تدارک کیلئے یہ آبحیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم نہ دوائی بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ عہ روپیہ۔

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خارش خواہ تندی ہو فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ ... روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو۔ یا پرانا۔ یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اسکے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب۔

برکیضرورت

ایک لڑکے کی عمر ۱۲ اور ۱۵ سال کے درمیان ہو پنجابی کھتری خواہ پنجذاتی ہو۔ کنیا کیلئے ضرورت ہے۔ خط وکتابت لالہ کشن گوپال پیرو ہان آریہ سماج جگرانو سے کریں۔

برکے لیئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر بابو کرتارام قوم سائینی جاٹ ساکن روہتک حال انجن ڈرائیور ریلوے سرسہ۔ جنکی عمر ۲۹ سال کی ہے۔ اور مبلغ تیس روپیہ ماہوار معہ اوور ٹائم وغیرہ کے تنخواہ پاتے ہیں۔ اور بدن سے شدہ اور تندرست ہیں۔ اور انگریزی اور اردو میں عمدہ لیاقت رکھتی ہیں۔ اور سادہ مزاج ہیں۔ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ جس صاحب کو یہ سمبندہ کرنا ہو۔ اور مفصل حال دریافت کرنے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔ **المشتہر** بابو رنجیت رائے ہیڈکلرک لوکو فورمین آفس آرالیٹ ریلوے سرسہ ضلع حصار۔

سولیش ومیتو

سرب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی درخواستوں پر سرب سجنوں کو اشیا ذیل بٹی قسم ہر قسم لگڑی چار تنانہ شہد خالص دھوپ سوگندت۔ اور چاہ ہر قسم کی بیچی گئیں سیاہ۔

پیلی پچور وغیرہ اور بھی جو دستوایں بھارت میں ہوتی ہے۔ ہم پونچانے کا پربندہ کیا ہے جن مہاشیوں کو ضرورت ہو۔ نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ مال پر صرف خرچ اور مناسب آڑت چڑیگی۔ چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جاسکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل وغیرہ ارسال ہوگا۔ جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب صہ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے۔ تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال روپیہ آنے پر خرید اجاویگا۔

المشتہر دیوچند بھراتا دھرمسالی ضلع کانگڑہ فسٹ گور کھا پور یلٹی لین۔

"عجیب گمشتگی"

اس نام کا ایک بہت ہی دلچسپ ناول انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ زبان نہایت شستہ پاکیزہ سلیس با محاورہ ہے۔ اور مصنف کی جذبات اور اعلیٰ مضامین کا بجنسہ فوٹو کھینچا گیا ہے۔ جسکہ اصلی پلاٹ پر مترجم کی خوش بیانی اور جادو نگاری نے قصہ کے لطف کو دوبالا کردیا ہے۔ شوخی متانت اور مفارقت کے جانگداز صدمے خفیہ پولیس کی جانفشانی۔ اور طریق تفتیش اور نیویارک کے ایک قدیمی سربرآوردہ خاندان کی حیرت ناک اسرار۔ نہایت ہی آب وتاب سے ظاہر کئے گئے ہیں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی ناول دلچسپی میں ... تصنیف یا تالیف نہیں ہوا جس میں خفیہ پولیس کے کارنامے اس خوبی سے مفصل لکھے گئے ہیں۔ ابتدا سے اخیر تک ختم کئے بغیر کتاب کو ہاتھ سے نہیں رکھ سکتے۔ اور بالخصوص ... ناول

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مغزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں لیان ہاسٹ اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں ہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اعلیٰ قسم کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (للعہ) مصری سرمہ فی تولہ ۸؍ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اسناد

میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ سفید کو تین لڑکوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا ایک بڑھی کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا۔ اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں بہ تمام جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلیئے میسر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ مثل یورپ کے ہمیں بذریعہ ڈاکٹری نجات فروخت ہونا چاہیئے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں۔ رقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جالل اپر برما۔ ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ کے ایکہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوگیا۔ رقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دلہیند ۵ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلیئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ رقم سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ سشن جج قسمت جالندھر (۱۰ جنوری سنہ ۹۶ء)

میں اس کی بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک شخص مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلیئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے۔ رقم خان بہادر ڈاکٹر اسٹیرہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹسٹری کالج لاہور ۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان لوگوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان لوگوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ رقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۱۰ جون ۹۶ء

پانچہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جولائی سنہ ۹۵ کے الامین ہفتہ میں اسی مطلب کیلیئے پانچہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب وراَنڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

سندات روح حیات

فوائد

روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی کی کچالتیں مثلاً عادت بدیہ جلق العبوس یا خلاف قدرت لطف اٹھانے سے امراض کمزوری اعصاب اور طرح طرح کی شکایات پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں کو مجسم غم بنا دیتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ہم سے مقوی جسم روح کو استعمال کریں۔ دو دن میں ہی اثر ظاہر ہونا شروع کر دیتا ہے۔ دیگر امراض جو کثرت جرعات اور طفولیت کی بدکاریوں سے لاحق ہوتی ہیں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی دور کرنے یا بیس ضعف مثانہ جریان ضعف دماغ معدہ جگر اختلاج قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری لاغری۔ بے رونقی زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے لطف یہ کہ طلق ساتھ ہی اس کا اثر خاص ان عضو پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اس کے مقوی ممسک ہونے کے قائل و خوبی کے مداح ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کے واسطے لفٹنٹ سرجن صاحب سند یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و دیگر سرجن صاحبان نے تجربہ فرماکر اس کی تصدیق کی ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے



تدبیر نوجوانی اگر ہے تو یہ ہے

مفصلہ ذیل صاحبان نے روح حیات کا مقوی ممسک ہی مقوی اعصاب سریع التاثیر نامردی کے واسطے تیر بہدف ہونا ثابت کیا ہے

جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

جناب نواب محمد فضل خان صاحب بہادر ڈسٹرکٹ انڈیا نجم الہند آنریری ڈی لٹ وائس ویلز انگلینڈ

جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور +

جناب خان بہادر مرزا محمد اعظم بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول اعظم آباد

جناب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب زبدۃ الحکماء ایل ایم ایس پی - ایچ پروفیسر اورینٹل کالج و لیکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور +

جناب خان بہادر بابو فضل الدین صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر ضلع کانگڑہ

جناب خان بہادر صوبیدار میجر شیخ علی خان صاحب ملٹری پولیس لاٹ نوبٹالین برہما

عالیجناب سید عالم صاحب میر منشی ریاست حیدرآباد دکن +

سٹرطیہ — ناامیدی کا خاتمہ

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات ۲ بوتل (عمہ) روغن بادام مستی ایک شیشی (للعہ) اور زنانہ نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کجی۔ دل دماغ معدہ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو ان ادویات کے استعمال سے انشاءاللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ) + نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسیقدر بیماری باقی رہجائے۔ تو ازالہ مرض کے واسطے اور کتنی دوائی بلا قیمت دیجاویگی +

المشتہر

حکیم محمد شفیع آئی ڈاکٹر منیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

شفاخانہ کے واسطے ۔۔۔ بالی حکمت عنایت ہو ۔۔۔ ہر دو بکس ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے + مطبع پنجاب پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

نمبر ۳۶ | سمبت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۷ اپریل ۱۸۹۴ء | جلد ۶

(یجروید ادھیائے ۴ - منتر ۲۹)

प्रति पन्थां अपद्महि स्वस्तिगामनेहसम् ॥ येन विश्वाः परि द्विषो वृणक्ति विन्दते वसु ॥२९॥

"ارتھ" ہے جگدیشور! جس راستے سے وہ دوان منش شترو و ہنسا کو سب پرکار سے دور کرتا اور سکھ کرنے والے دھن کو پراپت ہوتا ہے - اُس ہنسا رہت سکھ پوربک جانے کے لائق مارگ (راستے) کو پرتیکش پراپت ہوویں"

کام کرودھ آدی شترو دل کس تیزی سے منش جیون کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے - ان آپتیوں کے باہر نکلنا بڑے پورشارتھی پرشوں کا کام ہے سانسارک یدھ جس میں شترو دل کے خون کی ندیاں بہانا بہادری اور جے کی نشانی سمجھی جاتی ہے کچھ مشکل نہیں ہے - کیونکہ اسکا راستہ جہاں ایک طرف کانٹوں سے پُر ہے وہاں دوسری طرف انکو دور کرنے میں کوئی بندھن نہیں - لیکن وہ مارگ جس میں ہنسا کی آگیا نہیں - جہاں ہنسا کرنا ہی پاپ کی نشانی ہے - بڑا کٹھن ہے - رشیوں نے اسے کھنڈے کی دھار سے اوپما دیتے ہوئے بڑی دانائی سے کام لیا ہے - اسی جیون میں یہہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے - سنسار یاترا میں چلتے چلتے کسی نہ کسی وقت ہر ایک منش ایک ایسی جگہہ پہنچتا ہے - جہاں سے دو راستے صاف دکھائی دیتے ہیں - ایک میں ہنسا ہی ہنسا اور اسلئے دکھ - دوسرے میں اہنسا اور اسلئے سکھ ہی سکھ - پیارے بھائیو! تم کرم کرنے میں سوتنتر ہو - بولو کس مارگ میں جانا چاہتے ہو - اوم تت ست

اصلاح

ترجمہ مضمون بابو چھاجو رام صاحب کھتری

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور کسی بری رسم نے ہندوستانیوں کو اسقدر نیچے نہیں گرایا جسقدر کہ اس خانہ خراب رسم شادی صغیر سنی نے - پچھلے زمانہ میں جب لڑکا لڑکی خاوند اور جورو کے فرائض ادا کرنے کے قابل ہوتے تھے - تب ہی انکی شادی کیجاتی تھی - برہمچریہ کا زمانہ گزرنے کے بعد جبکہ انکی جسمانی اور عقلی طاقتیں اسقدر ترقی کر چکی ہوتی تھیں کہ وہ اس دنیا کی بیشمار ہوسوں اور مصیبتوں کا پورا پورا مقابلہ کر سکیں - اسوقت ہی انکی شادی وقوع میں آتی تھی - سیتا ساوتری دمینتی شکنتلا - دروپدی کنتی گوری وغیرہ وغیرہ کی شادی کی ایسی عمدہ مثالیں موجود ہیں - مگر نہایت افسوس ہے کہ اپنے گھر کی بہتری اور اپنے بال بچوں کی آئندہ خوشی قائم رکھنے کے لئے ہمارے ہندو بھائی ان نیک مثالوں کی بالکل نقل نہیں کرتے - جہاں یہہ رسم جاری ہے تاہم ہمیں کہا جاتا یعنی لوگ برہمچریہ رکھنا نہیں کرتے (جو کہ مردوں کو ۲۵ سال تک - اور لڑکی کو کم از کم ۱۶ سال تک رکھنا چاہئے) وہاں کے نوجوان بھیم ارجن بلرام رامچندر لچھمن پرسرام کرشن ہنومان درونا چاریہ کرن مہادیو گرگیہ

اور کالی تارا درگا وغیرہ کی طرح جن کے کارناموں اور جنگی دلاوریاں پرانوں یا ہندوؤں کی تواریخوں میں نہایت واضح طور سے مرقوم ہیں - کی طرح قوی اور مضبوط کبھی نہیں ہو سکتے کیا کوئی شخص سیتا جیسی کوئی اور بہادر ماں بتا سکتا ہے کہ جس نے اپنے دو لخت جگروں لو اور کش کو حکم دے رکھا تھا کہ کبھی میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہ آؤ - ناظرین غور سے پڑھیں کہ ان بہادروں کو اپنے عزیز باپ رامچندر جی سے مقابلہ کرنا تھا - جنکے اشومیدھ کے گھوڑے کو انہوں نے بہادری سے روک دیا تھا - اور صاف صاف کہدیا کہ کھتری کے دھرم کے بموجب ہم بغیر لڑے اس گھوڑے کو آگے نہیں جانے دینگے - آجکل یہہ حال ہے کہ ماں باپ لڑکے لڑکیوں کو بھوت اور چڑیلوں کی خوفناک کہانیاں سنا کر ڈرا دیتے ہیں - اور جو تھوڑا بہت حوصلہ ان میں رہجاتا ہے - وہ جنتریاں اور پتریاں لکھنے والے بھوکے ننگے برہمن دیوتا چھین لیتے ہیں - کہ فلاں فلاں دن فلاں ستارہ ہاتھ میں شمشیر لئے ہوئے ان بیچارے بھولے بھالے لوگوں کا سر توڑ ڈالیگا - اس خوف سے وہ بیچارے بالکل دب جاتے ہیں - اور برہمنوں کے ذریعہ مناسب پوجا اور چڑھاوے دیکر اس منحوس ستارے کے غصے سے بچنے کی کوشش کیجاتی ہے -

حوصلہ ہی تو نوجوانوں کے خون اور انکی مردانگی کی طاقت کا نشان ہے - اور یہہ بیبہا عطیہ برادری کے بیہودہ رسم اور جہالت اور واہیات وہم کی قربانگاہ پر ہم قربان کر رہے

ہیں - صفائی - عمدہ غذا پرہیزگاری روزانہ بدنی ورزش نفسانی خواہشوں کو پورا پورا قابو میں رکھنا جسم اور طبیعت سے مناسب کام لینا - ایسی ایسی باتوں ہی سے طبعی اصلاح ہوسکتی ہے ہماری مہربان گورنمنٹ عالیہ نے کمال توجہ سے ہمارے لڑکوں کی بدنی طاقت کو ترقی دینے کے لیئے ہائی سکولوں میں جمنیاسٹک اور اور زور کرنے والی کھیلوں کا انتظام کر رکھا ہے - مگر ہمارے لڑکوں کی اوایل عمر میں جو طاقت زائل ہو جاتی ہے اسکا انتظام کرنا گورنمنٹ کا کام نہیں تھا - والدین اور سر براہوں کا یہہ سب سے بڑا فرض ہے کہ وہ اس طرف دھیان دیں ؎

طبیعت انسانی جس قسم کی اسکو تربیت دیجاوے اسکے مطابق اچھی یا بری بن جاتی ہے - اور اسی سے پاکیزہ خیالات - اعلے تصورات اور اولوالعزم ارادے پیدا ہوتے ہیں - لہذا جہاں تک ہو سکے اس غور و فکر کے مقام کو تربیت اور ترقی دینی چاہیئے ہر ایک چیز کی جڑ اور اسکا سر انجام ہوتا ہے -

کنفیوشس (ملک چین کا بڑا مذہبی پیشوا) کا قول ہے کہ جس چیز کی جڑ کی احتیاط نہیں کیجاتی - اسکے پھل پھول وغیرہ کبھی عمدہ اور باقاعدہ نہیں ہو سکتے جن متقدمین نے اپنے ملک بھر میں بڑی بھاری نیکیوں کا رواج دینا چاہا - انہوں نے سب سے پہلے مطالعہ کی طرف توجہ مبذول کی - جب کسی چیز کا مطالعہ کیا جاتا ہے - تو اسکی ماہیت پوری پوری واضح ہو جاتی ہے - جب ماہیت معلوم ہوگئی تو خیالات صاف اور شستہ ہوگئے جب خیالات صاف ہوگئے تو آتما شدہ ہو جاتی ہے آتما کی روشنائی سے جسمانی ترقی ساتھہ ہی ہو جاتی ہے - منش ماتر کی ترقی ہونے سے انکے گھر بار کا انتظام ایک باقاعدہ سلسلہ پر ہوگا - اور جب گھر بار میں امن چین ہو گیا - تو تمام ملک بھر میں امن و چین خود بخود ہو جائیگا - کس خوبی سے درجہ بدرجہ ترقی کے درجے بنائے گئے ہیں - مندرجہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہو گیا ہوگا - کہ ملک چین کے اس بڑے ریفارمر کے قول کے بموجب کہ اصلاح ملک کے وسایل مطالعہ سب سے پہلا اور اعظم ہے - اگر یہ مطالعہ درست ہو تو اسکی شاخ علم گویا عام واقفیت بھی ہرگز درست اور صحیح نہیں ہوسکتی اسلیئے ہر فرد بشر کا یہہ پہلا فرض ہونا چاہیئے - کہ حتی الوسع لڑکے اور لڑکیوں کے طریقہ تعلیم میں اصلاح کرنیکی کوشش کرے سکولوں اور کالجوں کا طریقہ تعلیم نہایت ہی ناقص ہے کیونکہ ان میں روحانی تعلیم بالکل نہیں دیجاتی - لڑکوں کو اعلے روحانی اور اخلاقی مسائل نہیں پڑھائے جاتے - اور یہی وجہ ہے کہ خود غرضی کے سوا اور کچھہ نہیں چاہتے وہ کم عقل اپنے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں کرتے - دل کی تربیت اور شدھار اور منش کی ترقی و صفائی تو صرف واجب اور صحیح تعلیم سے حاصل ہوسکتی ہے - کیا وجہ ہے کہ ہم اور ہماری اولاد اپنے ملک کی بگڑی ہوئی حالت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے - وجہ صرف یہہ ہے کہ دل کو جو کہ غور و فکر کی جگہہ ہے مناسب طور پر تربیت نہیں ملی - اور جو خیالات کہ سست پڑ گئے ہوئے ہیں - اُن کو نہیں جگایا گیا - وہ قوم ہرگز ترقی نہیں کرسکتی - جو کہ اپنے ملک کی بہتری کی طرف دھیان نہیں دیتی - ہمارے ارادے چند لمحوں کے بعد جھٹ ٹوٹ جاتے ہیں - جب کسی دل کے ابھارنے والے سرمن یا اور فاضلانہ تقریر کو سنتے ہیں تو ہمارے دل میں بڑا جوش پیدا ہوتا ہے - مگر وہ زور و شور اسیوقت کے لیئے ہوتا ہے جب ہم سماج مندر سے باہر نکل آتے ہیں تو ہمارا دل ویسا ہی سرکش اور پتھر کی طرح سخت بنجاتا ہے - اسلیئے ہمکو چاہیئے کہ دل کی تربیت کرنے میں بھی اسی قدر محنت اور احتیاط کریں - جسقدر کہ ہم دماغی طاقت بڑھانے پر ہی خرچ کرتے ہیں - اور تمام لوگ اپنی جسمانی صحت اور ڈگریاں جیسے بڑے امتحانوں کے تمغے اور پلاد بے حاصل کرنے میں غرق ہیں - اور دل اور اخلاقی تعلیم کی طرف کسی کی توجہ نہیں - مگر یہ صرف دماغی ترقی ناپایدار اور ظاہری ہے جیسی دیوالی کی رات کی سفیدی جسکا اوپر ذکر آچکا ہے - روحانی ترقی کے بغیر دل اصلی ترقی کبھی حاصل نہیں کرسکتا - ہمارے طلبا کا خام خیال ہے کہ سکول اور کالج کی تعلیم کا تمام اول و آخر مطلب یہہ ہے - کہ نئے قصوں اور افسانوں کی رنگین عبارت پڑھی جاسکے - اگر کبھی آپ ریل میں سفر کر رہے ہوں - تو کسی نوجوان ہندوستانی کو آپ ان فرصت کی گھنٹوں میں کسی علمی سائینس کے رسالے پڑھتے ہوئے یا اور کسی پاکیزہ اخلاقی کتاب کو مطالعہ کرتے نہ پائینگے - فضول خرافات سے بھری ہوئی ہزارہا کتابیں ہر روز چھپ رہی ہیں - جنکی بیہودہ اور بے سود مطالعہ سے ہمارے نوجوانوں کی عقل کا ستیاناس ہو رہا ہے جو لوگ کہ قصے کہانیوں کی کتابوں میں اسقدر محو ہیں - وہ سچ کی چہان بین میں تکلیف گوارا کب کر سکتے ہیں - ناولوں کے پڑھنے سے کونسی نئی معلومات ہوتی ہیں - اور یہہ گندے عشقیہ قصے کہانیاں آپکے دل میں کونسی پاکیزگی کی

محبت پیدا کرتے ہیں۔ یا کوئی ملکی ہمدردی پیدا کر کے ہمکو آپکو مدد دیتے ہیں۔ مدرسوں اور ناٹکوں میں ضرور ہی اصلاح ہونی چاہئے۔ یوروپین اور امریکن برائیوں سے خدا اپناہ بخشے کہ جو تماشوں اور ناٹکوں میں فاحشہ عورتوں سے بڑے بڑے کرتب کراتے ہیں افسوس ہے کہ ہمارے ہموطنوں نے بھی کئی جگہ ان بری مثالوں کی تقلید کی ہے۔ انکا یہہ جواب ایکٹ ہکو ملا ہے کہ ناٹکوں میں عورتوں کا پارٹ معقول مردونکی نسبت فاحشہ عورتیں بہت صفائی سے کرسکتی ہیں کیا کبھی یہ خیال میں آسکتا ہے۔ کہ آدمی ان فاحشہ عورتوں کی صورت دیکھ کر اپنی ہمت اور دلکو قابو میں رکھ سکیں۔ کیا لوگ اپنی پاکیزگی اپنا ننگ ناموس نیکی اور انسانیت سب کچھ ان غارت گردین و ایمان کے دام میں گرفتار ہو کر نہیں کھو بیٹھتے۔ کیا انکی مصنوعی آرائش اور سفیدہ والی ظاہری خوبصورتی کے دھوکہ میں آکر کئی معزز ذی رتبہ گھرانے تباہ اور خستہ حال نہیں ہو گئے۔ جب یہ حال ہے تو ان برائیوں کو رواج کیوں دیا جاتا ہے۔ ایسے واہیات ناٹکوں میں جانا بند کر دو۔ جنکا مطلب تمہارا اخلاق بگاڑنا ہے۔ اور تمہارے گھربار کو برباد کرنا۔ خیالات کی صفائی کرنے اور دل کی تربیت کرنیکا عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ فلسفہ علمی کتب اور علم معرفت کا مطالعہ کیا جاوے۔ یہ آتما کی شانتی قایم رکھنے میں میٹھی پیار بھنا اور بھجن بہت مدد دیتے ہیں میری رائے ہے کہ یہی قدرتی اور سیدھے رستے ہیں کہ جنسے ہو کر آتما کو شانتی اور آنند حاصل ہو سکتا ہے۔ چند نصیحت آمیز فقرے یا منتر

ہمارے دل پر منقش رہنے چاہئیں۔ جتنی دفعہ ہو سکے ان کو دوہرانا چاہئے اور ان کے مطلب کو صدق دل سے اور گوڑہ درشٹی سے وچارنا چاہئے۔ اس طریق کو متقدمین جپ کہتے تھے۔ منتر کے اوچارن کا نام جپ ہے۔ ایشور کے اوصاف پر غور و فکر کرنا اور دوسرے جہانوں اور روحانیت کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکا نام تپ ہے۔ جس طرح حواس کے ذریعہ طبعی دنیا کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کے لئے ہمارے اندر بعض خیالات اور طاقتیں موجود ہیں۔ اسی طرح کانشنس کی ذریعہ سوسائٹی کے معاملات میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے دل میں ہی کئی ایک اخلاقی فرائض موجود ہوتے ہیں جس طرح کہ کنبہ میں اور سوسائٹی میں مختلف اشخاص ہوتے ہیں کہ انکی اور اپنی بہتری کے لئے ہمکو چند فرائض اور خدمات ضرور ہی کرنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح پر تمہارے اندر بھی سچے اور پاکیزہ خیالات یعنی یقین۔ محبت اور مہربانی بھگتی۔ توکل وغیرہ کا ایک گھر قایم ہوتا ہے جسمیں ہر ایک بڑے پاکیزہ فرائض کے تپ دینے ہیں۔ تمکو یہہ دیکھنا ضرور لازمی ہے کہ ہر ایک کی پوری پوری واجب ترقی ہو رہی ہے۔ اور کوئی بھی فراموش نہیں کیا گیا۔ اور مناسب تربیت اور توجہ کے نہ ہونے سے ان میں سے کسی کو تنزل تو نہیں پہنچا اس اندر کے گھرانے کا بھلا یا برا بنانا تمہارے اختیار میں ہے۔ تمہارے چال چلن کے خوب بیہہ پشمار جذبے اور خواہشیں تمکو آسمان پر چڑہا سکتی ہیں۔ یا تمکو زمین کے تحت الثرا میں بھی بھیج سکتے ہیں۔ اسلئے اخلاقی اصلاح

بخوبی اصلاح کے ساتھ ساتھ ہونی چاہئے جو شخص کہ اخلاقی حوصلہ نہیں رکھتا۔ وہ اپنے نام کی برادری کے غصے کی وحشتناک لہر کو نہیں روک سکتا۔ جبکہ وہ اپنے اصولوں یا مذہبی اعتقادوں کے بموجب کوئی رسم کرنے لگتا ہے۔ اخلاقی ترقی کی بنیاد سچائی ہے صداقت اور ایمانداری خود بخود اس سے نکل آتی ہے۔ اور جسجگہہ سے کہ وہ گزرتے ہیں اسکو بھی تر و تازہ کرتے ہیں۔

کارلائل صاحب (مشہور انگریز مولف) فرماتے ہیں "کہ خیرات کی طرح اصلاح بھی اپنے گھر سے یعنے اپنے آپ سے شروع ہوتی ہے جب ایک دفعہ اپنی درستی ہو جاتی ہے۔ تو ہر ایک چیز جو ہم چھوتے ہیں یا جس سے ہماری بات چیت یا ہمارا تعلق پڑتا ہے۔ ان میں خود بخود اس اصلاح کا ظہور دکھائی دیگا۔ اور ہر ایک شخص تعلق کے ساتھ نئی روشنی پیدا ہو جاویگی اور دور و نزدیک جہاں انکی پہونچ ہوگی۔ وہاں پر نیکی پھیلتی جاویگی۔ بدی کبھی نہیں۔ ایک قادر لازال کی عبادت سے ہر روز ہمارا گھر متبرک ہونا چاہئے۔

گرہست آشرم کی پاکیزگی اسی خدا کے ذریعہ جسکا نام برہمنہ ہے۔ گرہستی کو ہر روز اپنے خالق اور گھر کے سچے مالک کے حکموں کے مطابق چلنا چاہئے شہوتوں اور لذت کی شیطان کی لبس میں نہیں رہنا چاہئے۔ کیا بدیوں اور شہوتوں کا بھی پہلا دنیا میں دور دورہ رہتا ہے۔ پہلن۔ مہادیو۔ وشنو۔ رامچندر۔ بیچن ڈاک۔ بوامتر۔ لیفٹنٹ جنک۔ یہہ سب گرہستی یعنے دنیادار آدمی تھے ایمانداری کے ساتھ کام کرنے سے کس خوش اسلوبی کے ساتھ انہوں نے اپنے دنیاوی فرائض

کو ادا کیا۔ وائے برحال ما کہ ہم اُنکی اولاد یہہ گمان نہیں کرسکتے۔ کہ اِس دُنیا میں صداقت اور ایمانداری اور نیک نیت پر کاربند رہکر گذارہ کرنا ممکن ہوسکتا ہے۔ اِس تمام دُنیا کے مالک کے روبرو بہائی بہنوں کے جائز مساوی حقوق کی وعظ آریہ سماج کرتا ہے۔ جب تک کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور برادرانہ خیالات دل میں قایم نہیں کرلیتے۔ سوسایٹی میں راحت ہونی ناممکن ہے۔ جو شخص کہ اپنے بے نیاز خالق کو پیار نہیں کرتا۔ جس کے ہاتھوں سے کہ وہ ہر روز روٹی اور ہر طرح کا آرام پاتا ہے۔ وہ شخص اپنے کسی بہائی سے کب محبت کرسکتا ہے۔

از کھتری سماچار لاہور

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

ہمارے پچھلے سال کے اخبار ست پرچارک کے نمبرات میں جو ایک مضمون بعنوان "مہابھوگ" نکل چکا ہے۔ اس کے مصنف پنڈت لعل چند کورٹ انسپکٹر پولیس کو رہیں جنکا وطن موضع بنج تھانہ ترنتارن ضلع و تحصیل امرتسر ہے اور وہ ان کے برہمن ہیں۔

ویدک پتری اللہ اجمیر

سری یت سمپادک ست دھرم پرچارک جالندھر نمستے۔ نویدن ہے کہ مندرجہ ذیل خبر کو جو میں بھیجتا ہوں مہربانی سے اپنے پتر میں درج فرماکر

کرتارتھ کریں۔
راقم شیو پرشاد منتری پربندہ کرتری سبھا
۱۰۔ اپریل ... سری یت لالہ کیسو رام جی سابق سپنکا دہکش آریہ سماج لاہور۔

پریہ ورنستے۔ مجھ کو پربندہ کرتری سبھا ویدک پتری اللہ اجمیر نے آگیا دی ہے کہ او کت سبھا کی در سے آپکی سیوا میں اتیک دہن واد ارپن کروں کیونکہ ... میں تین ماس کی چھٹی لیکر جو آپنے پنجاب کے ۲۵ سے ادہک نگروں میں دورہ کرکے اس پتری اللہ کا ۱۳۰۰ روپیہ سے ادہک وصول کرایا نہ کیول سواری کے ذریعہ بلکہ کہیں کہیں پیدل بھی چلے اور کئی پرشوں کے آبہہ سہار بھی ہے۔ آپنے جو اتنے کشٹ اُٹھائے یہہ آپ کی پراوپکاری برتی کا ایک ساکشات نمونہ ہے ایشور آپکا ست دھرم کی برودہی میں سدا اُتساہ بڑہاتا رہے۔ اور ہم میں آپ سے سجن اوہتا سے ہوں۔

آپکا کرپا ابھلاشی
شیو پرشاد منتری پربندہ کرتری سبھا
ویدک پتری اللہ اجمیر

پریہ ورمہاشہ اڈیٹر صاحب اخبار ست دھرم پرچارک۔ نمستے۔

بہارت شد ہار مطبوعہ ۲۱۔ اپریل ۱۹ میں جو یہہ لکھا ہے۔ کہ لودہیانہ آریہ سماج بھی پرتی ندہی سبھا پنجاب سے قطع تعلق کرچکی ہے۔

نہ معلوم اڈیٹر مہاشہ کو یہہ بے بنیاد خبر کہاں سے ملی۔ ؟ جو کہ سراسر غلط ہے۔ پیارے اڈیٹر لودہانہ آریہ سماج سری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسی طرح سمبندہ قایم ہے۔ ایسا کبھی خیال تک

کبھی نہیں ہوا۔ چونکہ لودہانہ سماج کچھ عرصہ سے قاعدہ نمبر ۵ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے انوسار او پنیم (۴) کی پوری پوری پابندی نہیں کرسکتا۔ اور نہ سماج مقروض ہونے کے کارن بموجب قاعدہ نمبر ۱۳ (الف) آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو آمدنی کا ۱/۱۰ دیتا تھا۔ اس لئے قاعدہ نمبر ۱۳ (ب) کی پرتی ندہی سبھا اکول لودہانہ سماج کا پرتی ندہی شمولیت کا فخر حاصل نہیں کرسکا۔ اس سال انتخاب سماج اپ نیم انوسار کیا گیا ہے۔ اور اپ نیم (۴) کی پابندی پورے پورے طور پر کیگئی ہے۔ بہت جلد کافی فنڈ ہونے پر قاعدہ ۱۳ (الف) کی تعمیل کرکے لودہیانہ سماج کے پرتی ندہی شامل کرنیکا فخر حاصل کریگا۔

لبھو رام منتری آریہ سبھا سد۔ آریہ سماج لودہیانہ

پرشن

چونکہ یہہ بات مانی جاتی ہے کہ ہر ایک انسان کو اپنے کرم انوسار پھل ملتا ہے۔ اور ہر ایک بُرے کرم کی سزا بھوگنی پڑتی ہے۔ اور نیز یہہ بھی ایک بھجنوں کی کتاب میں پایا گیا ہے۔
ہوا کو بھی جز حکم یارا نہیں
کہ پتا شجر سے ہلاوے کبھی
یعنی بغیر حکم ایشور پرماتما کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ اور آدمی بھی بغیر حکم اُسکے کوئی نیک و بد کرم نہیں کرسکتا۔ میری ناقص سمجھ میں نہیں آتا کہ یہہ کس طرح پر ہے۔ اسلیئے آپکو تکلیف دیجاتی ہے۔ کہ بذریعہ اپنے اخبار گوہر بار کے اس پرشن کے جواب سے نیازمند کو ممنون فرماویں۔

نند لال برنج پوسماسٹر تلونڈی جھوہریاں ریاست کپورتھلہ

آریہ ورت کا فوٹو

(خواب)

(سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گزشتہ)

بھارت نواسی " دیکھئے مہاراج اُدھر دیکھئے۔ کیا پیچھے کیرتن ہو رہا ہے اور اسکی وجہ بتلائیے"
بوڑھا " چپ رہئے چپ رہئے۔ مگر تھوڑی ہی دور آگے گئے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عالیشان مکان کہ جسپر خوبصورت پتھر اور سنگ مرمر کی ہی صفائی سے زیادہ صفا ہے۔ دروازہ کے پاس سے نکلکر خود بخود ایک بوندوں کی شکل میں نظر آتا ہے۔ اور اندر میں ایک وسیع مکان ہے جسکو ہر ایک طرف دروازہ ہے کہ ہر ایک پہلو سے لوگ آ کر اسمیں شامل ہوئے ہیں۔ اور دیکھیان بھجن سے پریم ادہ بہاتے ہیں۔ اس مکان کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ بوڑھے نے کہا کہ ارے بھائیو آؤ ہم اسپر بیٹھکر تمام حال دیکھیان بھجن گیت سنیں۔

ہم اس پہاڑی پر جا بیٹھے کیا دیکھتے ہیں ایک عمدہ نظارہ دے رہا ہے۔ کہ وہ لوگ ہمکو دیکھ نہیں سکتے ہیں مگر ہم تمام نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ پہلے بہت دیر تک راگ بھجن ہوئے۔ اسکے بعد ایک شخص سادہ لباس اوڑھا اور بیچ میں کھڑے ہو کر دیکھیان دینے لگا۔ اُسکے ہاتھوں میں چار پُستکیں تھیں (ویدوں سے مراد ہے) اُن میں سے وہ دیکھیان دینے پر امادہ ہوا۔ جب یہہ نظارہ بوڑھے نے دیکھا تو ہنسکر کہا ارے بیٹا تم یہیں بیٹھو میں اُنکی سبھا میں جا کر جلد واپس آتا ہوں۔ یہہ کہہ کر وہ چلے۔ جب سبھا نے اُنکو دیکھا تو سبکے سب سبھاسد اُٹھ کر تعظیم کرنے لگے۔ سب نے علیحدہ علیحدہ پرنام کیا۔ گویا اُنکو اعلیٰ مقام دیا گیا ہے۔ غرضیکہ سب نے دیکھ دیکھ کر اُنکو بٹھا دیا۔ اور دیکھیان ہونا شروع ہوا۔ وہی شخص کہ جسکے ہاتھ چار پُستکیں تھیں۔ اُنکو ویدی پر رکھدیا۔ اور پرمیشور کی اوپاسنا کرکے اپنے دیکھیان کو شروع کیا۔ چونکہ میرے مکان سے فاصلہ دیکھیان کا دور تھا۔ اسلئے زیادہ سمجھ والی آواز میرے کانوں تک نہ پہونچی۔ مگر مطلب قدرے سا ساتھ جیسے کہ دیکھیان ہوتا گیا۔ میں بھی حاصل اپنی بدھی کے انوسار کرتا گیا۔ مگر جب لکچرار پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ تمام کے تمام سبھاسد مدہوش ہو گئے۔ کسی کو بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ ہم کہاں تھے اور کہاں آ گئے ہیں۔ غرضیکہ جو پریم اسوقت دکھائی دیا۔ وہ بیان نہیں ہو سکتا ہے۔ بعد تھوڑی دیر کے لکچرار صاحب نے اپنی تقریر کو قدرے نرم کر دیا اور پھر لوگ کچھ سنبھلنے لگے۔ بہت عرصہ تک ایسی ہی حالت رہی۔ کہ کبھی وہ صاحب اپنے دیکھیان کو نرم لفظوں میں ادا کرتے تھے۔ اور کبھی جوشدار زوردار شبدوں میں۔ جسسے اخیر چند منٹوں کے بعد سب کے سب گھبرا گئے تھے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ ایک بلا آسمانی اپسر پڑی اور سب کے سب منتشر ہونے لگے۔ یہاں تک آخر چند آدمیوں کے سوائے وہاں کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ میں نہائت گھبراہٹ میں آ گیا۔ اور حیران ہوا۔ کہ ہے پرمیشور تیری عجیب ہی لیلا ہے۔ کہ اب دیکھنے میں کیا رونق تھی۔ راگ رنگ ہو رہا تھا۔ اور دیکھیان ہو رہے تھے۔ اب چند منٹوں میں ویرانہ کا ویرانہ نظر آ رہا ہے۔ اور بوڑھا صاحب بھی کہیں ادہر اودھر کھسک گئے۔ میں جیسا کہ پریشان تھا اُس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ایک نا امیدی کی حالت میں اُس جگہہ سے چل پڑا۔ چونکہ خیال آیا ضرور کوئی ایسی سخت بیماری ایسا موقعہ موجود ہے۔ جوکہ اُن سب کو نگل گئی۔ مجھے کہیں ہڑپ نہ کر لے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ پھر ویسے کے ویسے چہرے زرد زرد دکھائی دیتے جانوروں کی مانند گفتگو کر رہے ہیں۔ جوکہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتی تھی۔ جب دور تک چلا گیا اور کوئی ہمراہی نہ پایا۔ چونکہ شام ہونے والی تھی۔ اسواسطے ایک نہائت اونچے ٹیلے پر چڑھکر دیکھنے لگا کہ کہیں رات کی رہائش کے لئے مکان معلوم کروں۔ جب ایک سب سے اونچے ٹیلے پر چڑھا تو ہر ایک طرف جنگل گونج رہا ہے آدمی کی ذات تک نہیں ہے۔ اور جنگل سائیں سائیں کر رہا ہے۔ مگر ایک طرف دور سے ایک آواز پانی گرنے کی آ رہی تھی میں اودھر چل پڑا۔ چونکہ پیاس نے بھی زور کیا ہوا تھا۔ اس لئے چاہا کہ وہاں جا کر جل پیوں۔ اور وہاں کسی جگہہ رات کو بسرام کرونگا۔ جب اور نزدیک گیا تو کیا دیکھتا ہوں۔ وہی بوڑھا بھارت ایک سفید پتھر پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جب اُس نے مجھے دیکھا تو آگے چل پڑا۔ میں بہت خوش ہوا اور آواز دی۔ کہ ہے مہاراج ٹھہرئیے ٹھہرئیے۔ اور وہ پانی کا تو خیال بھی نہ رہا۔ مگر جب دیکھا کہ وہ آگے ہی آگے چلے جا رہے ہیں تو میں نے پھر بلند آواز سے کہا کہ اب ٹھہریں تو سہی اور کیا اسچرج لیلا دیکھنے میں آئی ہے۔ اسکا بھید بتلائیے۔

بوڑھا " چپ رہئے چپ رہئے۔"

بھارت نواسی " اجی مہاراج مہربانی کرکے اس حالت جنگل سے کہ ابھی جابجا پریم تھا اب کچھ اور کچھ اور رنگ نظر آ رہے ہیں۔ بتلائیے۔ کہ کیا بھید ہے۔

بوڑھا " ارے بیٹا بہت دفعہ تمکو کہا کہ چپ رہئے مگر تو پھر پھر ستاتا ہے۔ کیا پوچھنا ہے پوچھ۔

بھارت نواسی " مہاراج میں چاہتا ہوں کہ اس بھید سے واقف کرو۔ کہ جنگل ویسا ہی ہے۔ اور چراگاہ

بھی عمدہ بہار دکھا رہی ہیں۔ اور ہر ایک چرند و پرند خوش ہیں۔ اور انسانوں کی ذات افسردہ سی ہے کہ کبھی زرد کبھی پریم کیا وجہ ہے اور وہ کون آدمی تھا کہ جسکے ہاتھ میں چار پُستکیں بھی تھیں اور پہیان کھڑا ہو کر دے رہا تھا۔ بتلائیے۔

بڈھا۔ ور کیا تم ضرور اُسکے نام سے اور پہیان کے بھید سے واقف ہونا چاہتے ہو۔

بہارت تو اسی سرتاں جی مہاراج چاہتا ہوں"

بڈھا " تو پھر تمکو بتلاتا ہوں"

باقی آئیندہ - ویدک دھرم کا سیوک

دیوی دیال سبروال ممبر آریہ سماج بھیرہ سکنہ چک رسالہ

زندہ جاوید کی پڑتال

(باب دوم صفحہ ۲۳ - ۲۶ علم روحانی کی ضرورت)

ناظرین۔ ہم آج بہت سے زندہ جاوید طیار ہوئے ہیں کہ حسب وعدہ زندہ جاوید کی دھجیاں اوڑائیں اور دہوکھہ میں آجانے والے بھولے بھالے بھائیوں کو اُسکے پھندوں سے بچائیں۔

صفحہ ۲۳ - ۲۶ **مولف** - علم روحانی ہر مذہب والے جانتے تھے۔ مگر حال خال - یہہ بڑا تسکین وہ علم ہے - صدہا اشخاص اِس علم کی آرزو میں مرگئے اور داغ حسرت لے گئے ہم بھی اِس علم کی تلاش میں آوارہ و سرگرداں مارے مارے پھرے۔ مگر آخرکار ہمکو ایک مرشد نے علاوہ اِس علم کے صدہا عطیات عطا کیئے۔ ہمنے فائدہ عالم کے واسطے اِس جدید طرز پر یہہ کتاب لکھی ہے۔

معترض یعنی بات کی بات میں بلکہ کچھہ بات میں ۴ صفحہ غارت ہوئے - اور نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات صرف تین چار سطروں کی بات کو ضخامت کتاب بڑہانیکی غرض سے تین چار صفحوں میں لکھہ مارا۔

باب سوم صفحہ ۳۷ - ۴۱ - زمانہ موجودہ میں علم روحانی کا آغاز

دیکھیں اِس باب میں بھی کچھہ مطلب کی تحریر ہے۔ یا وہی رٹل اور فضول گوئی کی تقریر۔

صفحہ ۳۷ - ۴۱ - **مولف** - کہ امریکہ میں علم روحانی کا چرچا صرف ۵۱ سال سے ہے۔ نیویارک شہر میں فاکس نامی ایک انگریز نے اول تجربہ کیا اور اُسی وقت قریب قریب اور کچھہ شہروں میں بھی چرچا ہوا۔

معترض - یہہ لو - اِس باب سوم کی بھی تنکی تمام ہوئی - غضب ستم - ایک کتاب کے ۴ صفحہ غت ربود میں رل گئے - اور شمہ بھر بھی اِس علم کی بابت جسکا اِس کتاب میں ذکر ہونا تھا نہ معلوم ہوا - افسوس جنھوں نے اِس کتاب کو بڑے شوق سے منگا کر دیکھا ہوگا - کلیجہ مسوس مسوس کر رہ جاتے ہونگے - اور جو اُنکے دل سے زبان پر آیا ہوگا کہتے ہونگے - خیر آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

باب چہارم معمولوں کے اقسام صفحہ ۴۲ - ۴۵

صفحہ ۴۲ - ۴۵ - **مولف** - معمول بہت قسم کے ہوتے ہیں - مگر یہاں آٹھہ قسم کے بیان کیئے جاتے ہیں -

معترض - ہائے افسوس اِن چار صفحوں سے بھی کچھہ مطلب نہ نکلا - معرفت آٹھہ قسم کے معمول بتا کر یہہ جا وہ جا - شرم کی بات ہے کہ آج ہندوستان میں ایسا کوئی نہیں جسکی مثال بھی لکھی جائے - جب دیکھیئے ولایت دوڑے جاتے ہیں - اور وہیں سے جھوٹھ موٹھ کا بنوا بنا کر لاتے ہیں - بہتر تھا کہ ایسی کتاب ولائیت ہی میں چھپتی - اور وہیں فروخت ہوتی تاکہ کذب صدق کی اچھی طرح قلعی کھل جاتی - ایسی باتیں ہمکو تو بیچ اور لغو معلوم ہوتی ہیں اچھا ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کون قسم کے میڈیم ہیں اور آپنے کتنے تجربے کیئے اور لوگوں کو دکھائے بہتر تھا کہ آپ اپنے تجربے دکھاتے تاکہ بہت سے لوگ جھوٹھ سچ کی تحقیقات کر کے راستی کی طرف مائل ہو جاتے اور ناراستی پر تُف کر کے دور سے شرم شرم بے ایمان بے ایمان دغاباز دغاباز کا نعرہ بلند کرتے -

باب پنجم ۴۶ - ۵۰ ایک مشہور معمول

صفحہ ۴۶ - ۵۰ - **مولف** - ایک مشہور معمول

معترض - ناظرین ایک قصہ غیر ملک کا (جسکی شہادت عوام الناس کے واسطے ایسی ہی مشکل ہے جیسے کہ اِس علم کی تعلیم و تدریس) مولف صاحب نے ۵ صفحہ میں لکھہ مارا ہے خدا جانے جھوٹھا ہے یا سچا - اور بالفرض سچا ہی ہے تو ہمیں کیا اِس ملک کے واسطے اِس کا کیا فائدہ ہے - ہزاروں اِس طرح کے قصے کہانیاں مشہور ہیں -

اِسی طرح معمولی باتوں کا سلسلہ کتاب کے قریب تک ختم ہو گیا ہے - غریب بیچارے شوقین و تو دھوکے میں پھنس گئے ہیں - دیکھتے ہیں کہ آگے اگلے صفحوں میں اصل کیا کیا قواعد اس علم کے بتائے جاتے ہیں -

بہتر ہے ذرا پڑھنے والوں کو چشم دید گواہ کر

اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید
باقی آئندہ — راقم نیاز
گردہاری لال نظیمین سابق اڈیٹر خیم غلط

راولپنڈی آریہ سماج کی طرف سے بساکھی کے میلہ پر حسن ابدال میں ویدک دھرم کا پرچار

راولپنڈی آریہ سماج کی طرف سے قصبہ حسن ابدال میں جو کہ پنجہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ اور اہل ہنود اور سکھ بھائی دور دور سے یہاں اشنان کرنے آتے ہیں۔ بتقریب میلہ بساکھی آریہ منڈلی آریہ دھرم کے پرچار کے واسطے بھیجی گئی۔ یہہ قصبہ راولپنڈی سے تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہہ پہلی ہی دفعہ ہے کہ راولپنڈی سماج کی طرف سے اس میلہ پر آریہ دھرم پرچار کے لیئے پربندہ کیا گیا۔ ۱۱- اپریل ۱۹۱۵ع کی شام کو آریہ منڈلی معہ شامیانہ دریاں وجھنڈا وغیرہ وہاں پہونچی۔ اسی رات کو ایک نہایت عمدہ موقعہ پر شامیانہ کھڑا کیا گیا۔ اور جھنڈا جس پر بڑے بڑے موٹے دیوناگری حروف میں " اوم آریہ سماج راولپنڈی " لکھا ہوا تھا۔ شامیانہ کے ساتھ بہت اونچا باندھا گیا۔ یہ نہیں کہ دھرم کا جھنڈا آکاش میں لہرانے لگا تمام میلہ میں شور مچگیا۔ کہ یہہ تو آریہ لوگ یہاں بھی آگئے۔ پھر ۱۲- اپریل ۱۹۱۵ع بروز بساکھی اشنان و سندھیا آدمی سے فارغ ہوکر دل ہی اول بھجن ہونے کے بعد ساتھی

لالہ کانشی رام صاحب چوپڑہ نے تقریباً دو گھنٹہ تک دو سو کی حاضری میں ویدک دھرم کی عظمت پر لکچر دیا۔ اس لائق نوجوان لکچرار نے وید و سمرتی کے پرمان دیکر اپنے سوہردیا کیسا سے شروتاگنوں کے ہردوں کو شانت کیا لوگ جوق جوق اس لکچر کے سننے کے واسطے آنے لگے۔ اور اتی پرسن معلوم ہوتے تھے۔ سناتن دھرم سبھا پشاور کے دو ایک پرجوش ممبروں سے پرشن اوتر ہوئے۔ جنکو لائق لکچرار نے بڑی شانتی اور پریم بھاؤ سے شانت کیا۔ اس کے بعد ریاست جموں کے ایک پنڈت نے کچھہ اعتراض کیئے جب لکچرار نے انکا تسلی بخش جواب دیا۔ تو پنڈت صاحب نے لکچرار کے جواب کا جواب دینے کے لیئے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی جسپر حاضرین نے بہت ہنسی کی صبح کی کاروائی سماپت ہوئی۔ دو گھنٹہ بھوجن و آرام کرنے کے بعد لالہ کانشی رام صاحب چوپڑہ۔ و لالہ سدانند صاحب اپ منتری و ماسٹر سکھ دیالداس صاحب شہر و میلہ میں دھرم پرچار فنڈ کے واسطے بھکشا مانگنے کے لیئے گئے جنکی پرشسا رضا سے جو (پانچ روپیہ تین آنہ پائی) جمع ہوئے۔ واپس آتے وقت دیکھا کہ بہت سے لوگ لکڑیاں پینے کی اشنا سے لکچر کے استہان پر (جسکے نیچے) موجود ہیں۔ جس سے پایا جاتا تھا کہ اس گرام نے بہت سے پرشنوں نے ایک ہی لکچر سے ویدک دھرم کی عظمت کو بہت محسوس کیا ہے خاص کر قصبہ حضرو کے باسیوں نے جو ہوا اپنے بڑی پرسنتا ظاہر کی۔ اور تمام آریہ منڈلی کو اپنے خرچ کرایہ وغیرہ پر اپنے نگر میں ہمراہ لیجانے کی درخواست کی۔ چونکہ دوسرے دن کسی کو بھی عام تعطیل نہ تھی۔ اسلیئے ان سے وعدہ

کیا گیا۔ کہ پھر کسی موقعہ پر آپکے درشن کریں گے اسپر ایک شخص نے اپنا پتہ لالہ کانشی رام صاحب چوپڑہ کو لکھوا دیا۔ کہ جب آپ آویں۔ مجھہ کو پہلے مطلع کریں۔ بعدہ مین بارہ بجے دو پہر پنڈت بھگوانداس صاحب نے میلہ کی اصلیت پر لکچر دیا۔ پنڈت صاحب موصوف نے بڑی شانتی سے اپنے لکچر کا دستہ سامعین پر ذہن نشین کیا۔ بیچ بیچ میں لوگوں کو پرشن کرنیکا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اور لالہ کانشی رام صاحب یکتی اور پرمانوں سے ایسے اتر دیتے تھے کہ پرشن کرتا اپنا سا منہ لیکر واپس چلے جاتے تھے۔ آخرکار ایک ویدانتی صاحب برہم کی تکرار سے سامنے آئے۔ اور جیو برہم کی ایکتا سدہ کرنے کے لیئے ہاتھہ پاؤں مارے مگر جب لالہ کانشی رام صاحب نے اسکے پرشنوں کا اتر دیکر ان سے تین سوالوں کا جواب مانگا یعنی جو چیز جس سے نکلتی ہے۔ اسکے ویسے ہی گن ہوتے ہیں جیسے کہ جس چیز کے جسمیں وہ نکلی۔ اسلیئے برہم کے گن جگت میں ہونے چاہئیں مگر ایسا نہیں ہے۔ دوم ایشور کو رچکر دکھ میں پھنسنے کی کیوں اچھا ہوئی۔ سوم ایشور گیان سے کو اگیان کیوں ہوا۔ ویدانتی صاحب ان پرشنوں کو سنکر بہت گھبرائے اور لاجواب ہوئے۔ اور اسکو کبھی پاس لی سناتن دھرم سبھا والوں نے بھی ایسا تنگ اور شرمندہ کیا۔ کہ بیچارے برہم کے ٹکڑے کو سوائے بھاگ جانیکے اور کچھہ بن نہ پڑی پھر ایک مسلمان بھائی نے رحم سے پر بحث چھیڑی۔ کافی شافی اتر پاکر اپنے مسئلہ تناسخ پر گفتگو بدلی جسکا ایسا دندان شکن جواب دیا گیا۔ کہ خاموش ہوکر گھر کی

والی۔ پھر پنڈت بھگوان دین صاحب کا عام طور پر کھنڈن منڈن پر لیکچر شروع ہوا۔ پھر ویر سنگھان صاحب سامنے آئے مگر بیفائدہ۔ لیکچر کی سماپتی پر آریہ سکول صدر بازار راولپنڈی کے دو چار چھوٹے چھوٹے طلبہ نے بہت شدومد سے ایک بھجن "دشوپتی کے دھیان میں جنہے لگائی ہو لگن" گایا۔ جسکو لوگوں نے بڑے پریم سے شروان کیا۔ جسکا اثر یہ ہوا کہ ہر ایک شخص نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے لڑکے کو بھی جو اسوقت چہارم پرائمری میں پڑھتا ہے کسی ایسے سکول میں داخل کرنا چاہتا ہوں جہاں ایسی عمدہ تعلیم ہوتی ہے۔ اسپر ماسٹر سکھرام داس نے جو آریہ سکول صدر بازار راولپنڈی کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ لڑکے کو اپنے پاس رہنے کے لئے جگہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد لالہ منشی رام صاحب جوڈیشل نے عام حاضرین سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ اگر آپ نہیں چاہتے کہ آپکی سنتان آپ کو گالیاں نکالے۔ اور باپ دادا کی داڑھی پکڑے۔ بلکہ ایسے ایسے سندر بھجن سنائے۔ تو فوراً اپنے اپنے گاؤں میں آریہ سماجیں بناکر آپ خود آریہ بنئے۔ اور اپنی سنتان کو آریہ سماج کے حوالے کیجئے۔ پھر آپ دیکھئے کہ آپکی سنتان سو ستر سنتان ہوکر آپ کو پرسن کرتی ہے۔ اسکے پشچات ہمارے نوجوان پرچارک بھائی لالہ آنند سروپ صاحب اپمنتری سماج نے ایک بھجن گاین کرکے اپنا لیکچر نہایت ہی شروع کیا۔ مگر افسوس کہ تصویر کی مانند بےحس و حرکت اس کثرت سے جمع تھے کہ چلنے کا راستہ بند ہوگیا تھا۔ اس لیکچر نے بھی دیرتک اثر کرتے

رہے۔ جسکا نتیجہ تسلی بخش ہوا۔ ہر ایک لیکچر کی سماپتی پر ٹریکٹ مفت تقسیم کیے گئے۔ اور کئی ویدک آریہ پستک بھی فروخت ہوئیں۔ میں اس موقعہ پر نہایت ادب سے سکریٹری شری آتم پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نویدن کرتا ہوں کہ وہ کرپا کرکے قصبہ حسن ابدال و حضرو میں ضرور ایک آریہ اوپدیشک واسطے دھرم پرچار کے بھیجیں۔ امید ہے کہ وہاں سماج قائم ہو جاوے گی کیونکہ وہاں ویدک دھرم کی دھولی اس جا سے بہت کچھ چمکتی ہے۔ اور نگرواسی آریہ دھرم اوپدیشوں کی بہت ابھلاشا رکھتے ہیں۔

راقم
خوشی رام منتری آریہ سماج راولپنڈی

دینانگر

سری یت مہاشہ مہاشہ ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک نمستے۔ پرارتھنا ہے کہ کرپا پوروک اسکو ذیل کو اپنے ست دھرم پرچارک پتر میں جگہ دیکر کرتارتھ فرماویں۔

مجھے آج دینانگر آریہ سماج کا جلسہ عام جلالہ کشمیرا مل کی تجویز دربارہ قطع تعلق از آریہ پرتی ندھی سبھا پیش ہونے پر انترنگ سبھا سماج مذکور نے منعقد ہونا قرار دیا تھا) دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کل حالات جو میں نے بچشم خود دیکھے یہہ عام کرتا ہوں۔ پرتھم وہ بجے شام کے کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے گنگا بشن وانپرست ودیگر ممبران سماج مذکور نے پردھان صاحب سے با ادب تمام التماس کی۔ کہ نوٹس باوجود ہمارے ممبر ہونیکے ہمیں نہیں دیا گیا۔ اور اب ہم اپنی رائے دینے کا ادھکار

ہیں یا نہیں۔ جواب ملا کہ تمہارا انترنگ سبھا میں کیس دائر ہے۔ اس لئے تمہیں نوٹس نہیں دیا گیا۔ اور نہ تم اب رائے دینے کے ادھکاری ہو۔ اسپر روپ لال صاحب نے تردید پیش کی کہ جبحالت ہے تاہنوز انترنگ سبھا نے ان ہردو ممبران کو معطل نہیں کیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ یہہ رائے دینے کے ادھکاری نہیں۔ مسٹر منشی ہی لالہ کشمیرا مل نے تجویز پیش کردی کہ پہلے ابھی انترنگ سبھا ہوکر ان دونو ممبران کے کیس کا فیصلہ کیا جاوے۔ اس تجویز پر لالہ دساسل پردھان (یہہ لالہ پورن چند وکیل ہائیکورٹ کے قریبی رشتہ دار) نے حکم لکھہ دیا۔ کہ انترنگ سبھا کا جلسہ شروع ہو۔ بعد میں جلسہ عام کی کارروائی شروع ہو۔ لالہ جیٹھو مل و روپ لال نے کہا کہ یہہ انترنگ سبھا ناجائز ہے۔ اگر تم ضرور کرنا چاہتے ہو۔ تو پہلے یہہ بیانات پروسیڈنگ بک میں لکھا جاوے۔ اب اس تجویز سے بھی پردھان مہاشہ نابر رہے۔ اور جب جانا کہ پہلی پچھلی سے کچھہ ممبر اپکی سینہ زوری دیکھہ کر چلے گئے ہیں۔ تو پھر ووٹ سے کام لیا۔ جسمیں کثرت رائے سے پاس ہوگیا۔ کہ ہردو ممبران مذکور رائے دینے کے ادھکاری نہیں ہیں۔ اب تجویز کشمیرا مل دربارہ قطع تعلق پیش ہوئی۔ لالہ روپ چند نے اپنیم نمبر ۲۸ ضمن دوم و سوم کا حوالہ دیکر جتلایا کہ سبھاسد جو باہر ہیں انکو پتر دوارا ہمتی لیجاوے۔ درخواست متعلقہ اپنیم نمبر ۲۸ ضمن ۲ پردھان نے حکم دیا کہ چونکہ درخواست محتجاً پیش ہوتی ہے۔ اس لئے قابل لحاظ نہیں ہے۔ پھر جب ضمن نمبر ۳ پر بھی زوری سے پردھان نے نابرداری دکھلائی۔

ونشت میں ممبران اوپدیشک چلے گئے صرف چار ممبر شیش بیٹھ رہ گئے - جو صاحبان اوٹھ کر چلے گئے انھوں نے یاد رکھیے جتلا دیا کہ دھرم اب پورا نہیں رہا کیونکہ کل سبھاسد اس سماج کے باسٹھ ہیں اسلیئے کم از کم آٹھ آدمی کورم پورا کر سکتے ہیں مگر ان صاحبان کو کیا پرواہ تھی - چار ہی ممبران نے جنکے نام نامی یہہ ہیں - لالہ داس اسائیں مل لالہ کنہیا لعل تجویز دانا - لالہ فقیر چند - لالہ گنگا رام پاس کر دیا کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے قطع تعلق کیا جاوے -

بخشیش رام پٹھان آریہ سماج میان پورہ

چکوال میں دھرم پرچار

سوامی راماں نند جی ۱۳- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو کٹاس سے ہوتے ہوئے چکوال پہونچے ۱۴ صبح کو مندر آریہ سماج میں دھرم وشے پر سبھا ضری ایک گھنٹہ کے ۱۵- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو جیو برہم کا بھید ورنن کیا - ۱۶- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو پتری خانہ لالہ موتی رام گرور کہ جہاں ضرورتاً کہ استریاں اکٹھی ہوئی تھیں - دھرم وشے پر اوپدیش کیا اور منجملہ اسکے ایک استری نے اُتر پرشن کیا - جو سوامی جی نے معقول جواب دیا اور مندر آریہ سماج میں ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - شردتا گن تہہ کے قریب تھے - ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو آرام فرمایا - ۱۸- کو آریہ سماج کے ٹھیوں پر منڈی شہر چکوال میں سبھا ضری دو گھنٹہ کس کے ویاکھیان دیا - ۱۹- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو دھرم سالہ بھائی سولا جی کہ جہاں بہت استریں اور پرش اکٹھے ہوئے تھے - جسکا انتظام ممبران آریہ سماج نے کیا تھا - دھرم وشے اور فرائض استری پر ویاکھیان دیا - جسکا بہت اثر ہوا

۲۰- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو سادھو گوبند انند سنیاسی نے دیکھا - کہ چونکہ سوامی راماں نند جی روانہ ہونیوالے ہیں - بہتر کا سمجھا - کہ جیو اور برہم کے ابھید میں ویاکھیان دونگا کسی کو منشا ہو - تو شاسترارتھ و بحث کرے - اور تاریخ ۲۳- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو مقرر کرائی - اس لیئے سوامی جی نے ۲۰- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو ٹھہرنا قبول کر کے سبھا ضری ۲ گھنٹہ کس کے جیو اور برہم کی ایکتا کھنڈن پر ویاکھیان دیا - اور سادھو گوبند انند کو خاص نوٹس دیا گیا - لیکن تشریف نہ لائے - اُنکا پتر کا جو سوامی راما نند جی کے پاس ہے - جو کہ سبھا میں پڑھا گیا - اور چکوال کے خاص پنڈت نے تائید کی - کہ واقعی اشدھ ہے - سوامی راماں نند جی کے پرچار سے بہت لابھ شہر چکوال کو ہوا - اگر اسی طرح اوپدیشک مہاشے تشریف لاتے رہے - تو بہت لابھ ہوگا - اب سوامی جی ۲۱- اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو بطرف راولپنڈی تشریف لیگئے - آریہ سماج چکوال پردھان صاحب پرتی ندہی سبھا پنجاب کا شکریہ ادا کرتی ہے - کہ جنکی تحریک سے سوامی جی کو اس طرف رُجھی ہوئی -

آپکا داس
میا داس منتری آریہ سماج چکوال

مانیہ ور مہاشے اڈیٹر صاحب دھرم پرچارک نمستے - نویدن یہہ ہے کہ آپنے جو کہ پرچارک میں ورن بیوستھا کے راستہ میں قانونی رکاوٹ ظاہر کر کے آریہ سماجوں کو اس امر کی تحریک کی ہے کہ وہ جلدی اس قانون کی منسوخی کیواسطے ریزولیوشن پاس کر کے اپنے اپنے صوبہ کی پرتی ندہیوں کی معرفت گورنمنٹ میں بھیجیں سو بہت ٹھیک معلوم ہوتا ہے - اور آریہ سماجوں کو نہایت جلدی اس امر میں کوشش کرنی چاہیے - مگر میں نے سنا ہے - کہ سندھ میں ایسا قانون ہے - کہ اگر کسی استری کا پتی مر جاوے تو وہ استری اپنے پتی کی کُل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی مالک تصور کیجاتی ہے - اور اسکو اپنے پتی کی وفات کے بعد پتی کی کُل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے خرچ کرنیکا ایسا اختیار ہے - جیسا کہ اسکے پتی کو اپنی حیات میں - مگر پنجاب میں ایسا قانون نہیں - خیر میرا اس قانون سے مطلب نہیں میرا سوال یہہ ہے - کہ اگر کوئی پوتر کُل ونشاد پُرش اپنے بیواہ کے تھوڑے عرصہ بعد مر جاوے اور اسکی استری پتی کی وفات کے بعد سنتان کی ابھلاشا کے سبب نیوگ کر کے اپنے لیئے سنتان اُتپن کرے - تو وہ سنتان قانوناً اس جائداد کی مالک ہو سکتی ہے یا نہیں جو کہ اسکا پتی چھوڑ مرا ہے - (چونکہ آپ لیڈر ہونیکے سبب قانون سے پورے واقف ہیں اسواسطے میں نے یہہ امر آپ سے دریافت کیا ہے) اور اگر قانوناً وہ سنتان جائداد کی مالک نہیں ہو سکتی - تو کیا آریہ سماجوں کو اس کے واسطے بھی کچھہ کوشش کرنی چاہیئے یا نہیں "

آپکا شُبھ چنتک
کرم چند نارنگ

آریہ سماج ہرک

بتاریخ ۱۴-۱۵ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء پنڈت ودیا ٹھیکیدار و اب منتری آریہ سماج ہرک کے مکان پر سب سماجک ممبران وغیرہ کو اکٹھا کر کے ہون یگیہ ہوا - اُسکے بعد پریم تی لالہ رلدو ناگسن منتری

ودہرم پتنی لالہ گردہاری لال خزانچی سماج نے مبلغ ایک ایک روپیہ پتری پاٹھشالا جالندھر کے لیئے دان دیا۔ تعبدہ بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۸۹۵ء بر مکان لالہ رادہاکشن منتری آریہ سماج ہیرک لالہ ہرداس رام ٹھیکہ دار کی سگائی کے موقعہ پر سب آریہ بھائیوں کو اکٹھا کر کے ہون یگیہ ہو کر رسوم سگون اندازی کی گئیں۔ اسموقعہ پر دہرم پتنیوں لالہ رادہاکشن و گردہاری لال نے جو لالہ ہرداس رام مذکور کی ہمشیرہ ہیں۔ مبلغ پتری پاٹھشالا جالندھر کے لیئے دان دیا۔ اور لالہ ہرداس رام نے حسب ذیل دان دیا۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر ویدک کالج لاہور یتیم خانہ فیروزپور آریہ سماج سندر فنڈ ۔

اسکا
رادہاکشن منتری آریہ سماج ہیرک

کارروائی جلسہ تاریخ ۱۱ اپریل ۱۸۹۵ء جو واسطے نیت کرنے آریہ دہرم ہون پرچارک منڈلی کی بمقام جودہ پور لچھمن جی آریہ کے استھان پر ہوا

(۱) پنڈت گنیش رام چند شرما نے سمست سبھاسدوں کی سیوا میں سامایک ادھکاری نیت کرنے کے واسطے پرارتھنا کی۔ وچار ہو کر سروسمتی انکول پنڈت رام لال جی شرما سام ویدی اس سبھا کے سبھاپتی نیت کیئے گئے۔ اور سامایک منتری پنڈت میگھراج جی کو سمست سبھاسدوں نے سویکار کیا۔

(۲) جودہ پور میں ویدک دھرم سمبندھی اُنتی کے وشئے میں کیا اوپاؤ ہونا چاہئیے۔ اس وشئے کا پرشن پنڈت گنیش رام چند شرما نے سبھا میں نویدن کیا۔ واد انوواد کی پشچات سروسمتی انکول نشچے ہوا کہ پرتھم ویدک دھرم اُنتی ارتھ ایک منڈلی نیت کیجاوے۔ (جسکا نام آریہ دھرم ہون پرچارک منڈلی) ہووے۔ اسکا مکھ اُدیش سماجک سبھاسدوں کا سروسادھارن میں پرچار تتھا سندھیا ہون آدی کرموں میں رچی سبھاسدوں میں بڑھانا ہوگا۔

(۳) استھان تتھا سمئے کا وچار کیا جاوے۔ اس وشئے کا پرشن ٹھاکر امر سنگھ جی ورما نے نویدن کیا۔
سروسمتی انکول نشچے ہو کر ایک رجسٹر چندہ کا کھولا جاوے۔ اسکی آمدنی سے ایک استھان کرایہ پر لیا جاوے۔ جہاں پر اس منڈلی کا نیم انکول ستپاہک اُدھیویشن ارتھات پرتیک سوموار کو ہوا کریگا۔ ہون آدی پراتہ کال ہوا کریگا۔

(۴) جب تک چندہ آدی کا پربندھ پورن نہ ہو۔ تب تک یہہ منڈلی کہاں ہوا کرے۔ یہہ پرشن سبھا میں پنڈت رتن لال شرما نے اُپستھت کیا۔ اسپر لچھمن جی آریہ نے کہا کہ کچھ کال کے لیئے ہون آدی دھرم وچار کے لیئے میرا استھان سبھا کی سیوا میں اُپستھت ہے۔ سروسمتی انوسار نشچے ہوا کہ لچھمن جی کو اس دہرم سیوا کے لیئے دھنیواد دیا جاوے اور سب بھائیوں کو سوچنا دی جاوے کہ بھوشیت میں چندہ کی ویوستھا ہونے تک لچھمن جی آریہ کے استھان پر ہی سوموار پراتہ کال اُدھیویشن ہوا کریں۔

(۵) لاجپت رائے شرما نے سبھا میں پرشن کیا کہ جبتک نیموں انکول ادھیکاری نیت نہ ہو جاویں تب تک چندہ کا رجسٹر کسکے پاس رہیگا۔
سروسمتی انکول یہہ نشچے ہوا کہ ادھیکاری چننے تک چندہ کا رجسٹر اور حساب کتاب لچھمن جی آریہ اپنے پاس رکھا کریں۔ اُنھوں نے اس کاریہ کو سویکار کیا۔ اور انکو سروسمتی سے دھنیواد دیا گیا۔

(۶) پنڈت ایشور پرشاد شرما نے یہہ پرستاب کیا کہ شریمان مہاراج ادھیراج سری ۱۰۸ سری حضور (پرتاپ سنگھ) جی صاحب بہادر کا انیک انیک دھنیواد مانا جاوے کیونکہ آپکے نیائے چھتر کے تلے ہم لوگ دہرم بھاو کو نشپکش پات بنا سرو سادھارن میں دکھا سکتے ہیں۔
سروسمتی انکول نشچے ہو کر راج راجیشور کا پورن دھنیواد مانا گیا۔ اور انکی چرایو ہونیکے لیئے ایشور سے پرارتھنا کیگئی۔

(۷) سروسمتی سے نشچے ہوا کہ سبھاپتی کی آگیا سے منتری جی اسکی ایک ایک نقل آریہ اخباروں کو بھیجیں۔ اور انگریزی و اردو اخبار میں منتری جی اسکول ٹھاکر امر سنگھ جی اسکا سدای کو بھیدیں۔

نقل بدستخط شری رام لعل شرما سبھاپتی
میگھراج شرما سکرٹری

رقم
امر سنگھ ورما از جودہپور مارواڑ

بنوں آریہ سماج

بنوں سماج نے جو رزولیوشن پاس کیے ہیں۔ انکا خلاصہ مطلب ارسال خدمت ہے۔

براہ مہربانی درج اخبار فرما دیں۔

(۱) لاہور میں آجکل دو سے زیادہ سماجیں قایم ہوگئی ہیں۔ مگر اصلی سماج وہ ہے جو سالہا سال سے سماج مندر واقع چھووالی میں ہوا کرتی ہے۔ اور تمام پرانے حقوق متعلق کالج و سماج اسی کو حاصل ہیں۔ اور عرصہ ۶-۷ ماہ سے جو سماجیں قایم ہوئی ہیں وہ نئی سماجیں ہیں۔ ان کو کسی قسم کا پورانہ حق متعلق سماج اور کالج حاصل نہیں ہے۔

(۲) جو اوپدیشک کوہاٹ یا ڈیرہ اسمٰعیل خاں وغیرہ متصلہ مقامات میں اوپدیش کو بھیجے جاویں وہ براہ مہربانی بنوں بھی تشریف لاویں آمد و رفت کا کرایہ دیا جاویگا۔ بشرطیکہ وہ انس پر چارک ہوں۔ ورنہ کرایہ نہیں دیا جاویگا۔

راقم

جیمل سیکرٹری آریہ سماج بنوں

آریہ سماج راولپنڈی

رزولیوشن جو جلسہ انترنگ سبھا منعقدہ ۱۶ اپریل ۱۸۹۳ء میں پاس ہوئے۔

اخبار بھارت سدھار مورخہ ۷ اپریل ۱۸۹۳ء جسمیں راولپنڈی سماج کی جانب سے یہ اطلاع درج ہے۔ کہ سماج مذکور نے اپنا تعلق شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے قطع کر لیا ہے اور لالہ سیاداس وکیل کو دیانند اینگلو ویدک کالج کمیٹی میں اپنا تیسرا پرتی ندھی مقرر کیا ہے پڑھا گیا۔ اور مفصلہ ذیل رزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوئے۔

(۱) آریہ پبلک کو اطلاع دیجاوے کہ راولپنڈی آریہ سماج نے کوئی ایسا رزولیوشن پاس نہیں کیا۔ اسکا تعلق شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب سے بدستور ہے۔ اور پرتی ندھی سبھا کی کارروائی کا تسلی بخش نہ ہونا ظاہر کرنا سماج کی رائے میں سراسر جھوٹا الزام ہے۔ اور ایسے مغالطہ دہی پر سخت افسوس کیا جاتا ہے اسکی اطلاع سیکرٹری پرتی ندھی سبھا کی خدمت میں بھیجی جاوے۔

(ب) چونکہ راولپنڈی آریہ سماج نے جسکو اسوقت تیسرا پرتی ندھی کالج کمیٹی میں بھیجنے کا حق حاصل ہے۔ لالہ سیاداس وکیل کو اپنا پرتی ندھی ہرگز مقرر نہیں کیا۔ اسکی اطلاع سیکرٹری مینیجنگ کمیٹی دیانند اینگلو ویدک کالج کی خدمت میں بھیجی جاوے۔

راقم

خوشی رام سیکرٹری آریہ سماج
راولپنڈی

میرہ کا حل

پرچہ مہاشہ ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک مطبوعہ ... بیساکھ میں ... رائے شرما نے میرہ کی پہچان کے واسطے سوال کیا ہے۔ لہذا ان کو اور دیگر صاحبان کو بھی جو کہ پیشتر میرہ پر بحث کا اظہار کرتے تھے اپنے اخبار گوہر بار کے ذریعہ جواب ذیل سے دوست کرکے مشکور فرما دیں۔

میرہ جسکی لفظی صحت مامیران ہے بفتحہ میم والف وکسرہ میم وسکون یائے مثناۃ وفتحہ رائے مہملہ والف سکون کے ہے یہ ایک قسم زرد چوبہ سے ہے۔ جڑ اسکی پتلی ایک جگہ سے جمی ہوئی ہلدی کی چھوٹی گانٹھ کے مشابہ اور پاس سے پتلی اور گرہ دار سخت غیر مستقیم اور ناہموار اور گرہوں میں ریشے زرد رنگ کے مانند بالوں کے اور سخت ساتھ تھوڑی پیچیدگی کے۔ نبت یعنی پیدایش اسکی بلاد ہند و خراسان و چین ہے۔ بلاد ہند و خراسان کا زردی مائل سبزی اور زردی مائل سیاہی چینی کا رنگ زبون تر یعنی ناقص ہند و خراسان سے ذائقہ اسکا تلخ اور تیز یعنے کچھ قدرے شیریں بھی لیکن تلخی اور تیزی غالب جبکہ اسکا تھوڑا سا حصہ منہ میں چبایا جاوے۔ اگر حوالہ جات کی ضرورت ہے تو وہ بھی دیکھو۔

مخزن الادویہ جلد دوم ردیف میم اور الف صفحہ ۷۷۰۔ تحفۃ المومنین ردیف میم اور الف صفحہ ۴۴۶ ترجمہ قانون شیخ بوعلی سینا المعروف قانون شیخ الرئیس کتاب دوم ادویات حروف میم کا بیان صفحہ ۵۰۱ غیاث اللغات ردیف میم اور الف صفحہ ۳۹۳ میری رائے میں شاید اور حوالہ جات دینے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ میں نے اپنے اشتہارات میں جواب چھپے ہیں۔ اس میرہ کی کل ہسٹری کو جو کہ ایک بلی کا لمبند خاں بنا ہوا تھا۔ اندوے علم طب جو کچھ میں نے دیکھا اور پڑھا اور تجربہ کیا عام پبلک پر روشن کر دیا ہے۔ بلکہ اسکا استعمال اور خواص بھی علانیہ طور پر لکھدیا گیا جسکے بارے میں

لالہ بسنت رام صاحب بٹالوں نے مطبوعہ ۱۴ بھادوں کو اخبار ہذا کے ذریعہ سے دریافت کیا تھا۔ یہہ میرہ جسکی تصدیق کتب آئے طبیہ سے حل کیگئی ہے۔ یہہ وہی کتب طبیہ ہیں جنپر کل انسان کے وجود یعنی جسم کا دار مدار ہے۔ پس جسپر کہ کل انسان کی زندگی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی اور بھی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔

پس یہی میرہ جسکی تصدیق کتب آئے طبیہ سے کیگئی ہے۔ اس سے بڑھکر اور کون بتلا سکتا ہے۔ (ہاں) اگر کوئی فرشتہ کسی کے کان میں علاوہ ان شناختوں کے کوئی اور بھی شناخت بتلا گیا ہو۔ تو وہ صاحب اخبار ہذا کے ذریعہ سے ہدایت کر کے اس کمترین کو بھی مشکور فرماویں۔ جو صاحبان اسکا زیادہ حال دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ہمارے اشتہار میں جو کہ ہمیں نے اب تیار کیا ہے۔ منگوا کر دیکھہ سکتے ہیں۔

آپکا
شیدیال حکیم مالک آریہ اوشدالیہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کوروکھیتر کا سورج گرہن

اس میلہ میں جس خوبی سے آریہ دھرم پرچار ہوا ہے۔ وہ آپ ۳-اپریل ۱۸۹۶ء کے اخبار سے معلوم کر چکے ہیں۔ مگر ٹریکٹ تقسیم ہونے کا حال اسمیں غلط طبع ہوا ہے۔ اصل یوں ہے۔

از جانب پنڈت کرپا رام شرما مالک رسالہ ویدپرچارک مگراؤں ضلع لودہانہ

شہزادہ بودھا ۳۰۰ راماین سار ۴۰۰
کن بھیکو سے گورہ اور بیل کی پوچھہ ۱۷
ایشیور وچار ۳۰۳ نوجوانو اٹھو ۴۰۰
نسخہ تباہی ہند ۴۰۰ اصول ناگری ۲۰۵

علاوہ اسکے دو تین باتیں ایسی ہیں جنکا ذکر کرنا متعلق میلہ کے نہایت ضروری ہے۔ اول تو کوئی بیماری کی شکایت نہیں سنی گئی۔ دوم ایک وکیل صاحب نے استری کو اچھی طرح زیوروں سے آراستہ کر کے معہ ایک دہتہ اور چند دیسی سیلوں کے اپنے پروہت کو پر لوک میں لینے کے واسطے دان کیا۔ اور اسکے ساتھہ اسکا سیوڑا جوڑا گیا۔ بعد ازاں ایک معقول رقم دیکر اپنی استری کو واپس لے لیا۔ اسی طرح ایک گاؤ نے اپنے آپ کو دان کیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مبلغ کثیر دیکر واپس ہوگئی۔ افسوس جہالت اور نادانی اس روشنی کے زمانہ میں بھی لوگ اودیا جال سے نکلنے کی کوشش نہیں کرتے۔

نیکھہ رام آریہ مسافر

لوکل

ایتوار کو نشی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں لالہ منشی رام جی نے پراپہنا کر کے گووند دیو بہاش ہو مکا سے کتھا کی۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے ایک پرتاثیر دیا کھیان دیا۔

منگلوار کو استری سماج بھی بدستور ہوا۔

سیدن آڈیٹر لالہ بسنت رائے سبھاسد آریہ سماج کی دوکان پر اور پرہیت وار کو لالہ گنیشداس سبھاسد آریہ سماج کی دوکان پر اوپاشنا ہوئی۔

حرارت آفتاب دن بدن بڑھتی جاتی ہے علی الصباح نسیم سحری عجیب فرحت افزا چلتی ہے جس سے کسیقدر خنکی ہو جاتی ہے۔

اشتہارات

اشتہار بموجب دفعہ ۹۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی اجلاس لفٹنٹ کرنل ... صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ کمشنر و منصف درجہ اول ضلع تحصیل چونیاں چونیاں

راولو ... لالہ گنگا رام مدعی سندر سنگھ ولد مہتاب سنگھ قوم سیتیا ساکن چک ... بنام کمہار نمبر ۱ ساکن چندیالہ وامر ناتھہ ولد باقی ... کھتری نمبر ۲ ساکن خاص جالندھر

دعوی بمعاوضہ اسپ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہان تعمیل سمن سے گریز کر کے عمداً روپوش ہیں۔ اس لیئے بزیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہان بتاریخ ۷ مئی ۱۸۹۶ء وقت ۱۰ بجے دن تک عدالت ہذا میں بمقام شاہکوٹ حاضر ہو کر جوابدہی و پیروی مقدمہ کی نہ کریں گے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹-۱۰ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بدہوا لواد کی ضرورت

ایک سارجنٹ درجہ اول پولیس جو عہدہ ڈپٹی انسپکٹری کے امتحان پاس یافتہ ہیں قوم سے گوڑ برہمن بشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہواری ملازم ہیں۔ اور صاحب جائداد ہیں۔ عمر ۲۵ سال

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع وِدیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و سپید کاغذ تقطیع ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

اغراض

زیب و زینت سے ہمیشہ شائقین قدردان با شان کیخدمت میں پیش کیا جاتا ہے جسمیں عام مختلف خیالات کے علاوہ اخلاق حسن و شہرت پولیٹکل سوشل اور مضامین متعلق تعلیم کی تازہ خبریں و تبادلے و احکام گورنمنٹ۔ نہایت دلچسپ و بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی مجرب باتیں نصیحتیں و ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو کرشن سروپ صاحب ورما مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحب سے یکساں یعنی باہر والوں سے معہ محصول چار روپیہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے ان کو ایک نہایت عمدہ ناول مفت نذر کیا جاویگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر کشن سروپ ورما مینجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشچین مت درپن

اگر آپ ہو سکے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں حسب ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرشچین مت کی تردید بوجہ احسن کی گئی ہے حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے حضرت مسیح کنواری سے نہیں پیدا ہوئے حضرت مسیح کی چوری حضرت مسیح کی بے رحمی و سنگدلی۔ حضرت مسیح کی بے علمی صحبت کو روزگار کیا۔ حضرت مسیح کا کرشمہ مصلوب ہونے کے بعد زندہ ہونا پر شبہ۔ حضرت مسیح کے معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا ظالم و جاہل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا پہلی۔ دوسری تیسری چوتھی۔ پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں عیسائی صاحبوں کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز۔ عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ یہودیہ۔ ایبیونی۔ مانی کینس۔ رومن کیتھولک۔ یونانی۔ سیرین۔ ملکانیہ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب یشعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقائع عیسوی۔ انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا مذہبی اوتار۔ غرضیکہ حضرت مسیح کا امرکہیں اور اساسی جنبش قوم چند ستیہا پال بنت مچہانا تراالفاظ میں ادا کی ہے یہ ایک سو صفحہ کی ۲۰ جزو کی کتاب عمدہ و سپید کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہو کر کا اور بکثرت فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر و مفید کتاب ہونے کے قیمت قلیل صرف چھ آنہ محصول ڈاک اور رعایہ وی پی علیحدہ نئے خریداروں کو بیس جلد سے زیادہ خریدنے پر

کمیشن بیس فیصدی کمیشن بھی صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمائیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود کہ بارہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ رواں نہیں ہوتی۔ قلم ایک ہی آن میں گڑ جاتا ہے۔ اور پتھر پر جب کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکثر جاتی رہتی ہے۔ اور اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ کاپی تیار ہونے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر پر مشکلات پیش آتے ہیں جس کے سبب اشد حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں کے رفع کرنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل سیاہی جہاز کی یہ کیفیت ہے۔ کہ چلتے پھر ایک نقش کھود کر نوشنویس کا جی خوش ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے جس نے خریدی اپنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع کے مالک لکھتے ہیں۔ کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کیگئی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول ذمہ خریدار

المشتہر منصرم مطبع ودیا درپن

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکا تیار ہو گیا ہے جسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات مع لگانے و دیگر باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور پیمانہ وغیرہ تیار کرنے کے قواعد تا ترتیب وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ [illegible]

کہ آپ خود تعریف کریں گے۔ اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام لمبائی پیدائش تک موسم مناسب استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین انگریزی کے طرز پر ہیں۔ اور نہایت معتبر بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ و سپید ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور چھپائی معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے ہمیشہ ہونے والے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۳) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجوردار درخت	(۱۶) انتظام و ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ منتخبات

المشتہر کشن سروپ ورما منصرم مطبع ودیا درپن

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ۳۲ روپیہ پیشگی بھجوا دیں گے۔ ان کو ایک بہت عمدہ گھڑی بائیسکل واچ قیمتی چھ روپیہ جو نہایت صحیح وقت دینے والی ہے مفت نذر کیجائیگی۔ المشتہر

مینجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام عام — جو شخص ثابت کرے کہ ہمکو ہمارے سرمے کے سبب سے کسی کو آنکہ کی کسی قدر نقصان پہونچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے۔ الانعام

ممصری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو کہ اسلاخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پردال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخونہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑہ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اس کے استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اندیشہ ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔

کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸ہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ

ہزارہا اسناد میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنھوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ڈسٹری کالج لاہور۔
جناب ڈاکٹر پنڈت بال کرشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لعل گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔
جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۳۱ مقام پشاور
جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر ریاست بہاول پور۔
جناب ڈاکٹر سید محبوب شاہ صاحب شفاخانہ کمسریٹ مقام عدن ملک عرب۔
جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب مقام نرسنگھ پور ممالک مغربی شمالی
جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادہم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ سنگرور ریاست جیند۔
جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام اکلیرہ ریاست جہالاوار۔
جناب حکیم اسمعیل خان صاحب پریزیڈنٹ میونسپل لوکل بورڈ مقام کہاڈا احاطہ بمبئی۔
جناب دیوان امر ناتھ صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کیمپ بلوچستان
جناب دار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر۔
جناب مسٹر نکٹ راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔
جناب مسٹر الفرڈ نین تہم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام بریلی۔

نوٹ انعام اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسناد میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۲ع تک جمع کیا گیا ہے۔ پروفیسر میا سنگھ

مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر شہر میں لالہ منشی رام ملیسر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ایشوریہ نسیم کا پالن "ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں" ایشوریہ نسیم کا پالن

(۱) اُدیش ویدک ست دھرم پرچار کرنے اور ست اسکا لی تعصب دور کرنا (۲) اشاعت آرٹیکل سماجک نیز ملکی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر شائع کرنا (۴) ...

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی ... (۲) ... محصول ... (۳) ... اشتہارات فی سطر ... کا نرخ ...

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں بمد پیشگی

ثبوت تناسخ ثبوت تناسخ ثبوت تناسخ

عرصہ سات سال سے ہمیں یہ خیال دامنگیر رہتا تھا کہ ایک کتاب مسئلہ تناسخ پر تیار ہونی چاہیے اور وہ اس قسم کی ہو کہ جسمیں تمام مخالفین کے اعتراضات کے جواب کافی دیے جاویں۔ اور نہایت وضاحت کیساتھ تناسخ اور دیانت سے اس مسئلہ پر بحث کیجائے۔ ہمارے کئی مہربانوں نے بھی اس تصنیف واسطے مشورہ کی اور ایسی کتاب کی بہت ضرورت بتلائی۔ بنا بریں ہمنے باوجود عدیم الفرصتی بھی اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے تیار ہو گئی ہے۔ صرف چھپنی باقی ہے۔ ہم نے مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر میں اسکے طبع کرانے کا بندوبست کر لیا ہے۔ اسکے دو حصے ہیں۔ **حصہ اول** مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ **باب اول** مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب **باب دوم** عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب **حصہ دوم** ثبوت تناسخ **باب اول** وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت۔ **باب دوم** بُدھ مذہب اور تناسخ **باب سوم** تھیوسافسٹ اور تناسخ۔ **باب چہارم** پارسی مذہب اور تناسخ **باب پنجم** مختلف ممالک کے حکماء کی رائے۔ **باب ششم** سری سوامی دیانند جی کی تحقیقات۔ **باب ہفتم** بابا نانک اور کبیر جی کی رائے۔ **باب ہشتم** بائبل سے تناسخ کا ثبوت۔ **باب نہم** قرآن سے تناسخ کا ثبوت اور علمائے اسلام کی رائے۔ **باب دہم** تناسخ نہ ماننے کی حالت میں انسان کی جانوری سفاکی اور گریہ آزاری اور خدا کی نسبت اتہام **خاتمہ** اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ جس قدر اعتراض اس مسئلہ پر کئے گئے ہیں۔ ان سب کے جواب صواب دیے جاویں۔ بالکل نئے ڈھب اور نئی طرز کی کتاب ہے۔ اور تمام تر دیکھنے کے متعلق ہے۔ حجم ۵۰۰ صفحہ بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہوگا۔ اور قیمت دو روپیہ مجلد مقرر کیگئی ہے۔ پیشگی درخواست کرنیوالوں سے محصولڈاک نہیں لیا جاویگا۔ دو سو درخواست آنے پر چھپنی شروع ہو جائیگی۔ درخواستیں خریداری بنام منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر آنی چاہئیں۔ **المشتہر** لیکھرام آریہ مسافر جالندھر شہر

اشتہار مجرب دوائیں

اور یہ ذیل جس مرض کے دور کرنے میں نہایت کا حکم رکھتی ہیں۔ نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ملا کیجا سکتی ہیں۔

تنقیہ نقرہ۔ اس کے کھانیسے دل اور دماغ جگر و گردہ و مثانہ وضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ بلکہ آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ منی اس کے استعمال سے گاڑھی

ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت ... ہے۔ بہتوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو کہ ... باہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ انکو ضرور تسست ... کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے یا بدی ...

میں کثرت جماع سے جو جو نقص آتے ہیں۔ اگر ایک
کے لیئے تیر بہدف ہے۔ یہ روغن عضو کے ہمراہ جسم کو
کے حق میں اکسیر ہے۔ چونکہ شے کم [illegible] بھی ہے
قیمت فی تولہ ... روغن مسیحائی اس العلاج مرد
ایسے ضعف پائے ہیں محقق ... دیتا ہے دیسوں کے
لیئے نہایت مفید ہو۔ رگ و پٹھے درست کرتا ہے اور خاطر
خواہ فرحت اور فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ چار
روپیہ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں
نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ اگر تالو میں سوراخ
بھی ہو گیا ہو تو بغیر نقص دوست دشمن آنکھ کے دور ہو جاتا ہے۔
قیمت خوراک ایک ہفتہ ۵ المشتہر
حکیم تاراچند گجرات پنجاب

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بعدی کی تیاری چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ فوٹو
گرافی سیکھنے کے لیئے اب کسی استاد کی ضرورت نہیں رہی
قیمت صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک۔ دس یا دس
سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن دیا جاوے گا۔ دیل کے پتہ
سے منگانا ہے۔ المشتہر [illegible] پنجی شیخ ملتانی

اشتہار

شائقین حق کو مژدہ ہو کہ کتاب مجمع علاج الاوہام بزبان
اردو مصنفہ [illegible] صاحب رئیس حکیم [illegible]
جسکی نہایت ضرورت تھی۔ بکمال کوشش [illegible]
بمعہ اصل منقول ثبوت ... منقسمہ پانچ باب
اول در بیان وجود بھوتان و پریاں جنات خبیثہ
وغیرہ باب دوم در بیان جوتش ... حالات
مستقبل قسمت انسان پر مبنی ہے۔ دوسری کتاب انگریزی
موسومہ ... ترجمہ تحقیق ...
مصنفہ ... جسکو کہ مسٹر [illegible] صاحب
بہادر ایک مشہور عالم لندن نے ... جسکو ...

ہو گئی ہے۔ اور یہ ہر دو کتب مذکورہ قسم کے پاس سے مل سکتی
ہیں۔ قیمت ہر ایک کی بلحاظ رفاہیت عامہ صرف ایک
روپیہ علاوہ ڈاک محصول رکھی گئی ہے۔ جن اصحاب کو
مطلوب ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت بھیج کر طلب
فرماویں۔ المشتہر ڈاکٹر [illegible] میڈیکل ہال [illegible]

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی ناہر دی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور [illegible]
مریض پر آزمائی کوئی نسخہ کچھ فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ
اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرونی یعنی ہاتھ گرنے وغیرہ سے
کوئی خرابی نسوں میں یا بیرونی میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری
ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت
میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ... کی بیماری
سے آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ فی شیشی تین ... گولی فی شیشی
۵۰ ... عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ
سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے ...
مریضوں میں سے ۹۰ کو تو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا
کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک
شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو
بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸
المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی۔

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا
بنایا ہوا عرق کافور بڑے امتحان سے ہم نے بھی ہیضہ کی
حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

استریوں کے گانے کے لائق

بھجن مالا چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت ... فی جلد
ملنے کا پتہ ... کتب فروش ... ضلع ہوشیارپور
ست دھرم پرچارک کا نام آنی چاہیئے

آریہ اوپدیشک ٹبالہ

... کو ... نصف ... ہے

آریہ اوپدیشک کا اپنے سوامی دیشی بھائیوں کی سیوا میں رکھا
دیا ہے۔ جو صاحب اپنا علاج بذریعہ از روئے ویدک و
یونانی بیرونی ... کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں
اور چند ایک نسخے جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی
کے آزمائے ہوئے ہیں انکی بابت تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے
نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ہے
مگر بقول کہ دروغ ... سست۔ دوائی ... آزمانے والے
عام شہزادوں کی طرح نظر ... نہ پھیرئیے ...
سیمی اکسیر یہ امراض دل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم
رکھتا ہے ضعف بصر جالا ... نزلہ غبار ناخنہ ... پانی
موتیابند جالا خارش پڑبال رتوندا وغیرہ قیمت فی تولہ ...
مفید ثابت ہوا ہے۔ کشتہ طلائی دیسی ... یہ معجون
قوت باہ و ضعف دل کیلیئے از بس مفید ہے۔ بیماری جریان احتلام
نامردی نسیان کمزوری دماغ سستی بدن کی۔ جو لوگ ...
کیلیئے بھیج کو ... ہوتے ہیں ... قیمت فی ...
معجون ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو
جس سے دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا۔ آنکھوں کا ... وغیرہ
علامات ہوتی ہیں۔ ... باکل آرام ہو جاتا ہے قیمت
فی ... ۔ ناسور کی دوا ... میں کچھ آرام ہو جاتا
ہے۔ ناسور خواہ کتنا ہی ... قیمت فی ...
سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کتنا ہی پرانا ہو گیا ہو ایک
ہفتہ میں کچھ آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ...
آتشک کی دوا جب ... ہو۔ اسکے لیئے فائدہ بخش دوا
بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ فی ڈبی ... آتشک کی گولیاں
ایسے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آتشک بہت جلدی خشک
ہو جاتی ہیں۔ فی ڈبی ... ضعف ...
ترش ... اسہال ... خوراک تھوڑی
کھانی ... فی ڈبی ... لیف کی گولیاں
... فی بکس ... کی دوا ...
... محصول ...
المشتہر ... آریہ اوپدیشک ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب

آریہ سماجوں کے پاس کردہ رزولیوشنز

خوشاب

جو آریہ سماج محلہ وچھووالی چوبیس سال سے قایم ہے جسکے پردھان ماسٹر درگا پرشاد صاحب اور سکرٹری لالہ خوشی رام ہیں وہی اصلی سماج ہے اور اسی کو استحقاق پہنچنے ممبران کالج کمیٹی کا ہے۔ انارکلی والے سماج کو جسکے پردھان لالہ لاجپت رائے صاحب ہیں کالج کمیٹی میں ممبر بھیجنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ فیصلہ کالج کمیٹی نادرست ہے۔ اسکا فیصلہ پرتی ندہی میں ہونا چاہئیے تھا۔

آپکا داس
حکم چند سکرٹری آریہ سماج

کرنال

نمبر ۲۰۔ اپیل مورخہ ۲۔ مارچ ۱۸۹۲ع

لالہ خوشی رام سکرٹری آریہ سماج لاہور بابت تحریک یہ آریہ سماجہائے پنجاب وغیرہ نسبت قایمی رائے کہ کون آریہ سماج لاہور جائز ہے اور کون ناجائز۔

اپنتری نے کل چٹھی پڑھکر سنائی۔ پیش ہوکر متفق ہستی سے یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ جائز آریہ سماج لاہور وہی ہے۔ جسکے پردھان ماسٹر درگا پرشاد اور منتری لالہ خوشی رام ہیں اور وچھووالی میں سماج منعقد ہوتی ہے۔ اور انارکلی والی سماج آریہ سماج لاہور تصور نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ صرف ماتس چار کے سبب بوجہ ناراضگی و رنجش باہمی اپنیوں کے خلاف کھولا گیا ہے۔ اور جسکی نسبت آریہ سماج لاہور کے گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہندو ہوٹل میں بیرونجات کے تقریباً کل آریہ سماجہائے کے معزز ممبران نے یہہ فیصلہ دیا تھا۔ کہ انارکلی والے سماج چونکہ اپنیوں کے خلاف اور فساد باہمی کی وجہ سے الگ کھولا گیا ہے۔ اس لئے وہ آریہ سماج لاہور تصور نہ کیا جاوے۔

دوسرے جو کالج کمیٹی کی سوسائٹی نے انارکلی والے سماج کو جائز بنایا ہے۔ یہہ فیصلہ اُن کا بالکل بیجا اور نامناسب ہے۔ کیونکہ انارکلی والے سماج کے جو ممبر ہیں وہی کالج کمیٹی کے اہلکار وغیرہ ہیں۔ جنکی کثرت نے کہ سوسائٹی میں شامل ہوکر فیصلہ دیا ہے۔ اس امر کا فیصلہ پنجاب پرتی ندہی سبھا کے اختیار میں تھا۔ نہ کہ کالج سوسائٹی کے اختیار میں۔ اس سماج کی رائے میں کالج سے اُسی سماج کا تعلق ہے۔ جسکے پردھان ماسٹر درگا پرشاد اور منتری لالہ خوشی رام ہیں۔

دیا تسیم
گربا رام اپمنتری آریہ سماج کرنال

راولپنڈی

رزولیوشن منجملہ ضمن (ب) چونکہ کالج کمیٹی کے پیچھے والے جلسہ کا باقاعدہ نوٹس نہیں دیا گیا تھا اس لئے وہ جلسہ ناجائز سمجھا جاوے اور ساتھ یہ رزولیوشن پر جس اُنہوں نے اپنی سینہ زوری سے اُس جلسہ میں اصلی آریہ سماج لاہور وچھووالی کو ناجائز قرار دیکر انارکلی والی سماج کو جائز قرار دیا ہے۔ یہہ سماج سخت ناراضگی کرتی ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ کہ کالج کمیٹی اپنی ناجائز کارروائی کو رد کرکے اس سوال کو کالج سوسائٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرے۔ تاوقتیکہ کالج کمیٹی اپنے اُس رزولیوشن کو واپس نہ لیوے۔ اُسکی کوئی کارروائی جائز نہ سمجھی جاوے۔

ضمن (ا) ہمیں سماج کی رائے میں وہ سماج جو انارکلی میں منعقد ہوتی ہے۔ اور اپنے آپکو آریہ سماج لاہور کے نام سے مشہور کرتی ہے۔ اور جسکے پردھان لالہ لاجپت رائے ہے وہ آریہ سماج لاہور نہیں ہے۔ کیونکہ اُسکے ممبران نے اصل سماج کی کثرت رائے کو نہ مان کر نیم اور اُپ نیم ورود نئی سماج بنالی ہے۔ اسی واسطے انارکلی والی سماج کے ممبران کو بحیثیت لاہور آریہ سماج کالج سوسائٹی کی ساتھ تعلق رکھنے کا استحقاق نہیں ہے اور اگر اُس سماج کے ممبر بحیثیت اصلی لاہور آریہ سماج کالج سوسائٹی کے جلسہ میں شریک ہونگے تو جلسہ سوسائٹی کی کارروائی ناجائز متصور ہوگی۔

آپکا خیر اندیش
خوشی رام سکرٹری آریہ سماج راولپنڈی

ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا

تمام انسان خطا سے مرکب ہیں۔ انسان عیب سے مبرا نہیں پایا۔ مگر بعض ایسے اصحاب ہیں کہ اپنا ایک اخلاقی معراج مقرر کرتے ہیں اور خاص اصولوں کے زینہ کے ذریعہ اس معراج تک پہونچنے کی صدق دل سے کوشش کرتے ہیں۔ ایسے انسانوں کی تعداد دنیا میں بہت کم ہے۔ وجہ یہہ کہ اکثر لوگ تو اپنا عقلی مادہ ہی نہیں رکھتے کہ معراج کسے کہتے ہیں اور اصول

ہم ہرج کیا ہے۔ سرزنش کیا ہے۔ ذمہ داری
وجوابدہی کس جانور کا نام ہے۔ اپنے نیک نام
کے نہ ہونے کی وجہ صرف دنیا کا ایہام تو
مگر افسوس میں حیرت تو ایسے مقام پر ہوتی ہے
کہ جب ایک انسان صرف یہی نہیں کہ اپنے
فرائض کو بخوبی سمجھتا ہے۔ بلکہ اوروں کو سمجھانے
کے لئے بھی تیار ہے۔ مگر جب عملی مثال دکھلا کر
نمونہ بننے کا موقعہ آتا ہے۔ تو اخلاقی بزدلی
دکھلاتا ہے۔ اور کمزوری کی آڑ میں پناہ لیتا
ہے۔

یہہ خیالات ہمکو خواہ مخواہ سوجھتے ہیں جبکہ
ہم یہہ افواہ بڑے معتبر ذریعہ سے سنتے ہیں
کہ ہمارے ملک کے بہی خواہ ہماری قوم کے ریفارمر
کہ جن سے شغل بوشن میں بڑہکر کم آدمی پنجاب
میں ملسکتے ہیں۔ یعنی لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل ڈی
اے وی سی ایسی اخلاقی بزدلی دکھلانے کو تیار
ہیں۔
آپکے صاحبزادہ لالہ بودہ راج ابھی ایک
نابالغ لڑکے ہیں انہوں نے غالباً ابھی تک
تعلیم ختم نہیں پائی۔ اور جنکی عمر غالباً ۱۶ یا ۱۷ سال
سے کم ہے۔ انکی نسبت ... کو شادی ہونے
کو ہے۔ یہہ تو رہا صرف صغیر سنی کا معاملہ
اس شادی پر بھی بہت لوگ حیران ہونگے
کہ ہیں کہ ایک ایسے کم عمر لڑکے کی شادی کیا
معنے حالانکہ منشاء یہہ ہے۔ (خدا کرے کہ
ہمیں منشا میں کامیابی ہو) کہ انکو انگلینڈ بھیجکر
سول سروس کی تعلیم دلائی جائے۔
مگر ناظرین ابھی گھبرائے نہیں۔ آپ اور
بھی زیادہ متعجب ہونگے کہ اس شادی پر ناچ کا
انتظام کیا جاتا ہے۔ بلکہ شادی سے کئی
روز پہلے محفلیں گرم ہونگی اور مجرے پر

مجرا ہوگا۔
ہر تعلیم یافتہ انسان ناچ کے نقصانات
سمجھ سکتا ہے۔ مگر لالہ ہنسراج جی ان نقصانات
کو ہم سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں چنانچہ
وہ خود انکے نقصانات کے بارہ میں ایک
مضمون دستخطی نومبر ۱۸۹۳ء کی پیوری سمرٹ
میں شایع بھی کراچکے ہیں۔
پھر اسقدر جلد یہہ تبدیلی! چار مہینے میں
ہی اتنا تغیر۔ کیا جناب نے رائے بدل لی
اگر بدل لی تو شایع کیوں نہ کیا؟ پبلک کو
وجوہات دیکر اپنی طرف کیوں نہ کیا۔؟ یا
صرف کسی کے دباؤ میں آکر یہہ کام مجبوراً
کیا جاتا ہے۔ اگر حقیقت میں یہہ بات ہے
تو لالہ صاحب کی Moral
courage کہاں گئی۔ خود فضیحت
دیگراں را نصیحت۔ والی مثل صادق آتی
ہے۔ کیا لالہ صاحب نے ناچ روکنے کی صدق
دل سے کوشش کی۔ یا انکے برخلاف زور
لگایا۔ اور یہہ اصحاب ہمارے ریفارمر ہیں
فخر قوم ہیں۔ نمونہ ہیں۔ جنکا مسئلہ یہہ ہے
اگر "زمانہ با تو نسازد تو بہ زمانہ بساز"
ابن الوقت کا ناول حقیقت میں ہم اپنی آنکھوں
کے سامنے دیکھتے ہیں۔ کیا کیا جائے۔ کہاں
ہیں۔ آستی کے پیرو کہ ایسے لیڈروں کو اپنی
حرکات سے نادم کریں۔ اسے ہمارے درس۔
گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد
اگر لالہ صاحب کو اپنے نام و رتبہ کا خیال
تھا تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ایسے اخلاق
کے خلاف کام کرنے سے بدنامی ہوتی یا
نیکنامی۔ مگر بعض اشخاص کو ناک کا بڑا

خیال رہتا ہے۔ ہائے کہیں دنیا یہہ نہ کہدے
کہ لالہ صاحب کنجوسی کر گئے یا غریب ہیں۔ اگر روپیہ
کا زور دکھلانا تھا تو کیا اس سے بہتر اور ہزار
طریقہ دولت خرچ کرنیکے نہ تھے۔ بیوہ عورتوں
کی امداد کرتے۔ غریب طلبا یا یتیموں کی پرورش
کرتے۔ کوئی رفاہ عام کا مکان بنوا دیتے۔ وظیفہ
یا انعام مقرر کرتے۔ اخبارات کو دان دیتے
یا زیادہ اگر راگ کا خیال تھا۔ تو ایک
music school
کھولنے کے لئے روپیہ کو خرچ کرتے۔ اگر یہہ
اس مقام پر پہلا ہی ایسا موقعہ ہوتا تو ہم شاید
زیادہ دلیری دکھلانی پڑتی۔ مگر کئی شادیاں
ہوچکی ہیں۔ اور بڑے بڑے معزز خاندانوں میں
جبکہ ناچ بالکل نہیں کیا تھا۔ صرف مثال
کے لئے اسی شہر کی دو تین مثالیں کافی ہونگی
اول رائے لبہا رام صاحب اگزیکٹو انجنیر
نے اپنے صاحبزادے کی شادی پر پار سال
ناچ نہیں کرایا۔ خود لالہ ہنسراج اس شادی
میں شامل تھے۔
دوم۔ لالہ رادہا کشن صاحب منصف کے ہاں
ایک شادی ہوئی تھی۔ اسموقعہ پر بھی ناچ
نہیں ہوا۔
سوم لالہ جولا سہائے چڈہ کی شادی پر
بھی ناچ نہیں ہوا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ
جان بوجھہ کر شوقیہ نوجوانوں کے اخلاق کو
غارت کرنے کے لئے ناچ کرایا جاتا ہے
یا کہ آپکو دولت کی بہی پرواہ نہیں۔ مانا کہ
آپ اخلاقیہ نقصان سے ابھی اپنے آپکو
بری رکھ سکیں۔ تاہم غور کا مقام ہے کہ
آپکی بزدلی کا اوروں پر کیا اثر ہوگا۔ کیا وہ
غریب لوگ بھی آپکی مثال کی پیروی کرکے

... بلحاظ لڑکیوں کی تعلیم کے ... [illegible] ... کہاں تک ... [illegible]

چھپی۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

راقم
پرشوتم سہائے سکینڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول پھیرہ

ستری شکشا

ہاہا! واہ وا! آئیے! سنئیے نئی خوشخبری سُناتے ہیں۔ آپ جو ہاتھ پھیلا پھیلا کر پوچھتے ہیں۔ کہ وہ بات سوچو جس سے ملکی ترقی مُنظہر ہو۔ یا یہہ کہو۔ کہ زمانہ حال کی نئی تعلیم اور ترقی کرتے ہوئے دیگر اقوام کی دیکھا دیکھی آپ کو مجبور کر رہی ہے کہ ہمارے ملک میں فیمیل ایجوکیشن پھیلے۔ جو کہ درحقیقت ہر قسم کی ملکی ترقی کا دارومدار ہے۔ یا یہہ سمجھو۔ کہ بنیاد یہی ہے۔ جو خوب مضبوط ہونی چاہئیے۔ پھر اس دور اندیشی کا نتیجہ بھی دیکھا۔ الو! وہ سکول یکے بعد دیگرے کھلنے لگے۔

ضلع کانگڑہ میں بھی جو تعلیم میں بالکل Backward ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے حسن انتظام سے چند گرل سکول پچھلے سال جاری ہوئے۔ لیکن سکول کیا کریں جبکہ پہاڑی لوگ تعلیم ہی سے متنفر رہیں۔

میں امتحان انٹرنس سے فارغ ہوکر اس طرف راغب ہوا۔ کہ کوئی خدمت بجا لاؤں۔ چنانچہ دو تین نئے کھلے ہوئے سکولوں میں اجلاس بھی کئے۔ جس کا اثر تھوڑے عرصہ کے واسطے ہوا۔ پھر سے لکیر کے فقیر (مثل مشہور ہے سیل مرغی کی ایک ہی ٹانگ) جلدی ہی پھر ہی مخالف ہو گئے۔ آخر سکولوں کی حالت اچھی نہ دیکھ کر میں نے انکی ضروریات بہم پہنچانے کے واسطے ماہ نومبر ۱۹۰۳ء میں جبکہ میں جودھ پور تعلیم کے واسطے گیا ہوا تھا۔ چیرٹی فنڈ گرل سکولز ضلع کانگڑہ قائم کی۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں چندے جمع ہونے لگے۔ اچھے اچھے اشخاص نے اسکی قدر کی۔

اب تھوڑا عرصہ گزرا۔ کہ مجھے جودھ پور سے اس طرف آنیکا اتفاق پڑا۔ جبکہ...

اعزت مسر پہاڑی شخصوں سے جو امتحان انٹرنس میں شامل تھے۔ میں نے یہہ ماجرا ان کے آگے پیش کیا۔ جملہ صاحبان متفق ہوئے۔ اور دل و جان سے اس خدمت کا بجا لانا انہوں نے اپنے اوپر فرض سمجھا۔ اب جبکہ ہم اپنے وطن کو واپس لوٹے اور میدان کی گرمی سے بے چین طبیعتوں کو جوں ہی جسم پر سبز رنگ لباس اور سر پر پہاڑی نگہ پہنے پنڈت ہماچل صاحب کے درشن نصیب ہوئے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی شیریں ہوا سے جان میں جان آئی۔ آنکھوں کو طراوت پہنچی۔ دماغ کو تازگی حاصل ہوئی۔ تو براہ وطن میں ہمارے بھائیوں نے کیا ہی عمدہ بات سوچی۔ جو درحقیقت کسی دن کلید بنکر ضلع کانگڑہ کے نصیبہ کو کھولیگی۔ یہہ سوچ ایک کمیٹی کے قائم کرنے کی تھی۔ جو گرل سکولوں کے انتظام کا بیڑا اٹھاوے۔ چنانچہ جملہ صاحبان کے اتفاق سے ..... Committee ہوا۔

لالہ دلیپ سنگھ صاحب باشندہ ریاست منڈی پریذیڈنٹ و پنڈت رادھا کشن صاحب وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ ادوہو رام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری و لالہ لالو رام صاحب سکرٹری قرار پائے۔ بندہ کو ٹریژری کی خدمت عنایت ہوئی۔ گورداسپور اور پالمپور ہائی سکول کے چہاڑی متعلم و دیگر سابق ممبر ہوئے۔ فی الحال ہر ممبر نے ایک روپیہ سے لیکر ماہواری چندہ دینا منظور کیا ہے۔ امید ہے۔ جس جوش اور ارادہ سے یہہ کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ اسکے نتائج بھی آخر عمدہ رہینگے۔ اس سال کمیٹی نے منظور کیا ہے۔ کہ ضلع کے ہر سکول میں کاغذ قلم دوات اور سالانہ امتحان میں انعام کنیاؤں کو دیے جاویں۔ یہہ بھی کمیٹی نے تجویز کی۔ کہ عمدہ موقعوں پر سالانہ اجلاس ہوں۔ جنہیں پبلک کو شوق دلایا جاوے۔ اور فنڈ کو عام چندوں سے طاقت دیجاوے۔ آئیں ممبران کی تعداد بھی بڑھیگی۔ اور اتفاق سے اور تجاویز کی صلاح کیجاویگی۔ اگر کمیٹی متواتر اپنے عمدہ نتائج دکھاتی رہی۔ اور فنڈ طاقتور ہو گیا۔ تو غالباً پنڈت ہماچل صاحب کے ہر ان تعلیم کسی دن سجو لی بہرہ ور پائے جاوینگے۔

... کے وقت ہم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ خوشی کے موقعہ جات پر عموماً لوگوں سے چندے جمع کیے جاویں گے۔ پرمیشور ان کے دلوں پر ایسی ہی ہمت ڈالے نیکی کرنے والے کو خدا بخود اسکا انعام دیتا ہے اور چاہ کن را چاہ در پیش۔ کیا خوشی کا مقام ہے کہ بھائی اپنی بہنوں کی تعلیم کے واسطے کمر ہمت باندھ رہے ہیں۔ کہ وہ دروناک نظارہ مصنف رائے زادہ دلور اج سے

جبر تا بچوں سے اور ریل سے سٹیشن لدہیانہ سے سٹیشن مبارک جگہ میں اپنی بہنوں کے ساتھ ساتھ آئی ہیں۔

راقم
دیارام سٹوڈنٹ پاس سٹیپہ ڈی

لودہیانہ

جناب اڈیٹر صاحب
تسلیم۔ کرپا کر کے مندرجہ ذیل امور کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر ممنون فرمائیے۔
(۱) نقل رزولیوشن نمبر ۱۱ پاس شدہ ۱۴ اپریل ۱۸۹۶ء۔ اپیل لالہ خوشی رام جی سکرٹری وچھو والی آریہ سماج لاہور پیش ہوئی۔ بعد مباحثہ نتیجہ ہوا۔ کہ چونکہ یہہ اپیل یک طرفہ ہے۔ اس لئے انترنگ سبھا انکی نسبت اکمیٹی لینا نہیں چاہتی نہ کوئی رائے دینا چاہتی ہے۔
(۲) لالہ گنپتی لال منولی ممبر آریہ سماج لودہانہ نے اپنے نئے مکان میں پرویش کرنے کے موقعہ پر ہون وغیرہ کیا۔ اور مفصلہ ذیل دان دیا۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر ۳ آریہ سماج لودہانہ پر ۲ دیاں ۱ پنجتاں کو ۱
(۳) لالہ ..... جی اپ پردہان نے اپنے پوتے کے مونڈن سنسکار پر مفصلہ ذیل دان دیا۔ کنیا مہاودیالہ جالندہر ۲ دیانند اینگلو ویدک کالج ۱ فیروزپور یتیم خانہ ۱ آریہ سماج لودہانہ ۱ سری اناتھ سہایک فنڈ ۱ پنڈت ۱
راقم سکرٹری آریہ سماج لودہانہ

ہمت مرداں مدد خدا

نمستے۔ آپکے اخبار مطبوعہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۰ء میں اشتہار بیواہ کا دیکہا گیا جسمیں میرے ایکہ برہمن بہائی نامعلوم الاسم نے اپنی لڑکی کے بیواہ کرنے کے واسطے بڑا بہاری حوصلہ دکہلایا ہے۔ آفرین صد آفرین لاکہہ لاکہہ شکر ہے۔ اس پرماتما کا کہ اسنے نادار مفلس بیواؤں کی فریاد بہی سنی ہے۔ اور میں دہنیواد کرتا ہوں اس پیارے بہائی کا کہ جسنے اسقدر دلیری اور بہادری کا جہنڈا کہڑا کر دیا ہے۔ پرمیشور انکو اپنی مرادوں میں کامیاب کریں۔ میری آشا ہے کہ آپ اس عریضہ کو اپنے قیمتی اخبار میں درج فرماکر اپنی طرف سے ایک پرجوش نوٹ تحریر فرما دیں۔ تاکہ میرے بہائی مذکور کا حوصلہ بلندی پر پہونچ جاوے۔ نیز دیگر برہمنوں کو بہی ایسا اتم کام کرنے میں پرنشرم ہو۔ آشا ہے کہ میرے دیگر برہمن بہائی بہی اپنا اتساہ ظاہر کریں گے۔

راقم
لعل چند کورٹ انسپکٹر کوٹ برہمن باشندہ
ضلع امرتسر

منقولات

سچی یاترا

لفظ یاترا کے معنے اور دسایل کا اختیار کرنا ہے کہ جس سے انسان اپنے سنسار کی سمندر سے تیر کر موکش پد حاصل کرنیکے قابل ہوجاوے۔ یہہ وسایل خلق خدا کے ساتھ بہلائی کرنا اپنے آتما اور من سے اندریوں کا دمن کرکے شدہ کرنا ہی ہو سکتے ہیں۔ اسی غرض سے زمانہ سلف میں خاص خاص مقام مقرر کیے گئے تھے۔ کہ جہاں رشی منی مقدس دلوں پر جمع ہوکر خلق خدا کے شکوک کو رفع کرتے اور انکے آتماؤں کو شدہ کرنیکی کوشش کیا کرتے تھے۔ ایسی جگہوں ہی کا نام تیرتھ یا مقام یاترا مشہور تھا مگر برخلاف اس کے آجکل کے ہندو بہائی میلے کچیلے پانی میں غوطہ لگاکر اپنے شریر کو شدہ اور پوتر کرتے اور طرح طرح کے ہیبتناک نظاروں سے اپنے من کو چلایمان کرتے اور مندر منڈے سادہوؤں کی پیٹ پوجا کرتے ہی کو یاترا کہتے ہیں۔ کہاں تو پہلے زمانہ میں ہمارے پراچین رشی منی ہمیں اس پکشا سے امرت روپی ودیا کرکے ہمارے اندر سے دلوں کو شانتی اور پاپوں سے جلتی ہوئی آتماؤں کو ٹہنڈک پہنچایا کرتے تھے۔ اور کہاں آجکل کے مشٹنڈے سادہو ہیں جن سے ہمیں ہمیشہ کے لیئے ودیا سے دین۔ اور سنسارک پیشوں میں لین کرانے کے درپے نظر آتے ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

تاہم ہمیں پژمردہ دل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ جہاں ایک طرف اس قسم کی گمراہی رہتا ہے۔ وہاں دوسری طرف سے انہیں پرانے رشیوں یاری کا معدلی بہی دیکہہ پڑتی ہے جیسا کہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان

دونوں لالہ جینتی رام و لالہ منسا رام صاحبان نوری
جو پاتال دیش یعنی امریکہ میں مع مسٹر ٹامسن شکاگو
اپنے پرانے [illegible] کی نئی چال سے [illegible]
ویدک دھرم کے خیالات کو پھیلا رہے ہیں اور پاتال دیش
کو ویدک سدھانتوں سے آگاہ کر رہے ہیں وید منتروں
کی تعلیم دیتے ہوئے اور اپنے چال چلن سے دکھلا کر انہوں
نے ویدک دھرم کی [illegible] وہاں گئے ہوئے
تھے۔ ویدک دھرم کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے دکھائی
دیتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف عوام کو ہی
اپنے لکچروں کے اثر سے متاثر کر دیا ہے۔ بلکہ
وہاں کے لائق و قابل علماء و فضلاء کے دلوں
پر ویدک دھرم کی سچائی کا نقش [illegible] کر دیا
ہے۔ چنانچہ ہم اس انگریزی چٹھی کا ترجمہ
جو کہ مسٹر جان ہیورڈ صاحب متوطن اضلاع
متحدہ امریکہ نے ہمارے معزز بھائی لالہ جینتی رام
[illegible] امریکہ کو لکھی تھی اور جو آریہ پتر لاہور
مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ء میں شائع ہو چکی
ہے۔ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مشفقی ام لالہ جینتی رام۔ میں نے آپ کی
بھیجی ہوئی چار عدد کتب کو بخوبی پڑھا اور
میں اس امر کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتا
کہ بمقابلہ بائبل اور قرآن نیز دیگر کتب علم الہیت
جنکہ میں نے دو دو تین تین دفعہ مطالعہ کیا تھا
تمہاری بھیجی ہوئی کتب کو ایک دفعہ مطالعہ
کرنے سے نیچر اور [illegible] ایشور کا سبق ملتا
ہے۔ جو قبل ازیں میرے علم میں نہیں آیا
تھا۔ اگرچہ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں تمہارے
پنر جنم کے مسئلہ کا پورا پورا قائل ہو گیا ہوں۔
لیکن ساتھ ہی اس کے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ
جو دلائل اس مسئلہ کے ثبوت میں دیتے ہیں
واقعی بہت مضبوط ہیں۔ نیز حقیقت خدا کے

انصاف کو جتلانے کا طریقہ بلکہ قابل تعریف طریقہ
صرف یہی ہو سکتا ہے۔ میں بائبل کو اسی وجہ
سے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ اس میں
شیطان کو سچائی اور انصاف کی صفات میں
خدا کے برابر مانا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی
بڑھ کر مانا گیا ہے۔ بائبل کے مسئلوں کے بموجب
خدا نے تقریباً چھ ہزار برس [illegible] سے لیکر
[illegible]
[illegible] جرائم کی حسب قانون اضلاع متحدہ
امریکہ کی سخت مخالفت ہے۔ بلکہ ان کے
مجرموں کے لئے سزائیں مقرر ہیں [illegible]
دے رکھی ہے یا حکم دیا ہوا ہے۔ اگرچہ
بائبل میں چند ایک اچھے مسائل بھی پائے
جاتے ہیں۔ لیکن کتاب کسی انسان کی تصنیف
معلوم ہوتی ہے بجائے اسکے اسکو مخلوقات
کے خدا کا الہام کہا جاتا ہے۔

جہاں ایک طرف لاکھ عیسائی معلم مختلف
فرقوں کے اضلاع متحدہ میں موجود ہیں۔ اور
لاکھوں کا روپیہ ہر سال اس مذہب کے پھیلانے کی
غرض سے صرف ہوتا ہے۔ اور اس مذہب کے
اصولوں کو قبول کر لیا ہے۔ ایک عام بات
ہے کہ وہاں تقریباً ایک تہائی آبادی کے
ایسی پائی جاتی ہے۔ کہ جو عیسائی مت
کے کسی فرقہ سے بھی تعلق نہیں رکھتی۔ اگر آپ کے
مذہب کے اصول بڑے زور و شور کے ساتھ
اس ملک میں پھیلائے جائیں تو مجھے یقین
واثق ہے۔ کہ تمہارے خیالات کی پیروی کرنے
والے ان لوگوں کی نسبت دس حصے زیادہ
بڑھ جاوینگے۔ کہ جو لوگ ہندوستان میں
پادری ہو کر پیروی کر رہے ہیں
سینٹ جوزف ریپبلک میں پہلے اتوار کے

اس مشہور لفظ [illegible] نے جو ایک عیسائی پادری
نے اپنے خیالات کی نسبت کی تھی آپ کے اصولوں
کی اور بھی جڑ قائم کر دی۔

اے ناظرین کیا آپ اس تحریر کو ایک خوش
بختی اور ایسے لائق آدمی کے ہاتھ سے لکھی
ہوئی نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ جو جدید خیالات کا
رکھنے والا اور ایک جہاندیدہ شخص ہے۔ ایسے
ایسے اشخاص کو قابو میں لانا اور ان پر اپنے
خیالات کا سکہ بٹھا ڈالنا کوئی سہل بات نہیں ہے
بڑی کوشش و جانفشانی اور خیالات کی پختگی
کا نتیجہ ہے۔ ہم اس موقعہ پر لالہ جینتی رام و منسا
رام کو کہ جنہوں نے اتنا بڑا پرشرم کیا ہے اپنی
بھی یاترا کے کرنے میں کمر ہمت باندھی ہے
شامل ہو کر شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے
ہیں کہ وہ اسی طرح سے عوام کو فائدہ پہنچا کر
اپنا جنم سپھل کریں گے۔ ایشور انکے اس نیک
کام میں برکت دیوے۔ لیکن جہاں ہم لالہ
جینتی رام و منسا رام صاحبان [illegible]
پورا کرنے میں آشا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم
کل ہندو لوگوں کی عموماً اور آریہ پبلک کی
خصوصاً توجہ لالہ جینتی رام کی اس اپیل کی
طرف دلاتے ہیں۔ کہ جس پر انکے اس بھاری
مشن کا دار و مدار ہے۔ لالہ صاحب موصوف بھائی
نے اپنے خیالات کو آزادانہ شائع کرنے اور اس
مشن کو بہم پہنچانے کے اخراجات پورا کرنے
کی غرض سے ایک ماہواری رسالہ نکالنے کا
ارادہ کیا ہے ....
...... اس رسالہ کی قیمت صرف تین روپیہ
سالانہ ہے۔ [illegible] لیا جاویگا
ہماری التجا ہے اس رسالہ کی مدد کے لئے حتی المقدور
کوشش کیجاوے۔ ضروری ہے کیونکہ اس

ایک منہتہ دو کاج ہونگے - یعنی ایک تو یہہ کہ (رہتے ہیں ہر) رسالہ جنہیں کہ اچھے اچھے مضامین نکلنے کی امید ہو سکتی ہے حاصل ہونگے - اور دوم یہہ کہ ویدک خیالات دُنیا کو دوسرے حصے میں یعنی امریکہ دیش میں اس رسالہ کی امداد و اشاعت سے پھیلائے جاوینگے بہرصورت یہہ چار آنہ ماہوار کا چندہ اکارتھ نہیں جا سکتا - اور پھر آریہ سماج کا خواہ اصلی یا انگریزی ترجمہ شدہ انکے پاس بھیج جاویں تاکہ وے اُن کتب کو تقسیم کر کے امریکہ باشیوں کو سوامی جی کے پنتھے اور ویدک خیالات سے واقف کریں - علاوہ ازیں اور اچھی اچھی کتب انگریزی مشمولہ خیالات ویدک دھرم جو انبک طیار ہو چکی ہیں - وے بھی انکے پاس بھیجی جاویں - ہم شریمتی پرادیکاری سبھا اجمیر کی توجہ سوامی جی کی پستکوں کی نسبت مبذول کراتے ہوئے نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ایسی کتب کے بھیجنے کی ضرور بالضرور کوشش ہونی چاہیے - کیونکہ اسموقعہ پر اگر کتب مطلوبہ امریکہ نہیں پہونچیں تو لالہ جنیدارام کی بہت دل شکنی ہوگی - اور عوام پر بُرا اثر پڑیگا -

انگریزی کی کتابوں کی نسبت ہم اپنے معزز رؤسا بھارت ورش سے اپیل کرتے ہیں کہ جیسے وے اور بڑے بڑے تہن دان روز مرہ کرتے ہیں - اسی تن کہاتہ سے کسی قدر روپیہ دیکر بھی حتے المقدور خرید کر کے لالہ جنیدارام کو پاس ضرور روانہ فرماویں - اے پیارے بھائیو ودیا دان سب سے اُتم دان ہے - پرنتو کبھی گمراہ شدہ کے خیالات کی اصلاح کرنا یہہ اس سے اُتم ہے - کیونکہ اور سب دان تو شمار کے گنے جاتے ہیں - پرنتو خیالات کا درست کر دینا گویا جنم جنمانتر کی پھانسی کو کاٹ دینا ہے - ہم دیکھینگے کہ ہماری اس اپیل کی کہاں تک سماعت ہوتی ہے آخر میں ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہے سرب شکتیمان تو ہماری آتماوں کو اتنا بل دے کہ جس سے ہم نیک روش میں تمیز کر کے بدی سے بچیں اور نیکی کی جانب رجوع رہنے کے لئے سردا ادیت ہیں - اوم شانتی شانتی شانتی -

از آریہ سماچار میرٹھ

خراب طریقہ تعلیم کے نتائج

۱۷ - اپریل ۱۹۱۱ء کو گریجویٹوں کی ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں مسٹر راناڈے جج ہائی کورٹ بمبئی نے ایک اڈریس پڑھا جسمیں بالخصوص ڈاکٹر بہنڈارکار وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی کی اُس امر کی تردید تھی جو انہوں نے یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ میں اس طرح پر بیان کیا تھا - کہ نوجوان ہندو گریجویٹوں کا قبل از وقت مرجانا انکے قومی رسم و رواج کے باعث ہے - اسکی تردید میں مسٹر راناڈے نے وہ خط و کتابت سنائی جو انہوں نے ڈاکٹر بہنڈارکار کے اڈریس کے سُننے کے بعد صوبہ بمبئی کے سررشتہ تعلیم کے اعلیٰ افسروں سے کی تھی - اور یونیورسٹی کی قایمی سے اب تک کے نقشے بھی پیش کیے - جس سے اُن کے بیان کی تائید بھی ہوتی تھی - اُنہوں نے دکھلایا کہ پارسیوں میں موت کی اوسط چار فیصدی ہے - گجراتیوں میں ۵ فیصدی اور دس فیصدی دکھنیوں میں ہے - اور یہہ بھی ثابت کیا کہ جو نوجوان یونیورسٹی کی اہم اور دقیق ڈگریوں کے لیئے کوشش نہیں کرتے ہیں - اُنکی موت کی اوسط بہت ہی کم ہے - مسٹر راناڈے نے ہندو نوجوانوں کی قبل از وقت موت کے بواعث یہہ بتلائے - سب سے پہلے مفلسی - دوسرے یونیورسٹی کے کورسوں کا مشکل اور طویل ہونا - انکا علاج مسٹر راناڈے نے یہہ بتلایا کہ طلباء مجبور ہیں اور جب تک پڑھیں - تب تک انہیں کالجوں میں ہی جبراً رکھا جاوے - کہیں باہر نہ جانے دیا جاوے - کورسوں میں ترمیم کر کے انکو آسان کرنا چاہیئے - جس سے طالب علم کھل نہ جاوے یونیورسٹی کے معیار میں بھی توسیع کیجائے مرہٹی اور گجراتی زبان کی تصانیف کی حوصلہ افزائی کیجائے - اور جو طالب علم کسی قسم کی ایجاد اور تحقیقات کرے - اُسے خاص خاص خطاب دیئے جاویں -

(از ہفتہ وار اخبار لاہور)

لوکل

اَتوار کو آریہ سماج مندر میں لالہ دیوراج جی نے پرارتھنا کے بعد رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی - اور اُسے زادہ سنگت رام نے منگلوار کو استری سماج بدستور ہوا - سوموار کو بوقت صبح ہمارے خیرخواہ ملک و رعایا جناب مسٹر گلیڈسٹون ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع جالندھر نے کل رؤسا شہر کو بغرض اصلاح رسومات وکمی اخراجات کے جمع کیا - جسمیں مہر نظام الدین وغیرہ صاحبان

نے رنڈیوں کے ناچ وشراب خوری ودیگر فضول اخراجات کی بابت تقریریں کیں۔ اور بعد ازاں مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب نے اسکے انتظام کے واسطے تقریر کی۔ پھر شام کے لئے جلسہ ملتوی کیا گیا۔ بوقت شام سب صاحبان جمع ہوئے۔ جنمیں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر پریسیڈنٹ اور رائے زادہ بھگت رام بیرسٹرایٹ لا سکرٹری مقرر ہو کر تجویز ہوئی کہ کل رسومات و تخمینہ اخراجات کی فہرست جو کہ ضلع انبالہ ولودہانہ کے واسطے مقرر ہو چکی ہے۔ سکرٹری چھپوا کر کل برادریوں کے سرگروہوں کے پاس ارسال کر دیوے تاکہ وے انکو دیکھ بھال کر اپنے خرچ اخراجات و رسومات جائز کی فہرستیں پیش کریں۔

پیپر وار کوڑے پیلو لعل صاحب منصف کے مکان کی پرتشٹھا ویدک ہون یگیہ کرایا گیا۔ اور لالہ صاحب نے پاٹ شالا کی کنیاؤں کو بھوجن بھی کرایا۔ اور شام کو بلحاظ مذہب اور ملت کے عام روسائے شہر کو دعوت ہوئی۔

آریہ سبھا پرتی ندھی سبھا پنجاب

کل خط وکتابت بنام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آئندہ کے لئے بمقام لاہور ہونی چاہئے کیونکہ دفتر پرتی ندھی سبھا کا بدستور لاہور میں ہے۔
المشتہر اتمارام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لعل من
۱۵ اپریل ۱۸۹۰ء کو پٹیالہ میں پردہان آریہ سماج

کے مکان پر اپ نشد دن سے کتھا کی ۱۶ و ۱۷ کو کچھ نہیں ہوا۔ ۱۸ کو مورتی پوجا واوتار آدی کے کھنڈن پر ویاکھیان ہوا۔ ۱۹ کو کچھ نہ ہوا ۲۰ کو ویاکھیان چاروں آشرموں پر ۲۱ کی صبح کو پردہان کے مکان پر ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی اور شام کو پنج مہایگوں پر ویاکھیان دیا۔ ہر ایک ویاکھیان میں حاضری اوسطاً ۲۰۰ کی قریب ہوتی رہی۔

پٹیالہ آریہ سماج میں ۳۴ ممبر اور ۴۹ سبھاسد درج رجسٹر ہیں۔ ۱۶ مہاشا جاننے ۱۰ سندھیا کرتے ہیں۔ ماسک چندہ چار روپیہ وصول ہوتا ہے۔ پرتی ندھی میں شامل ہے۔ سماج فنڈ کا ۳۰۰ روپیہ جمع ہے۔ سماج مندر اپنا نہیں ہے۔ یہہ سماج ۱۸۸۵ء میں قائم ہوا ہے۔

برمھ چاری برمھانند

۱۷ مارچ تک تعداد ۲۰ صدر برمھ چاری برمھانند جی نے موضع بہل (سندہ ساگر) میں اپدیش کیا۔ اور ۲۰ کو ہی ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پہونچ گئے۔ وہاں پر ایک اپاسنا اور ایک ویاکھیان ہوا۔ پھر ۲۵ مارچ کو بنوں سماج میں پہونچکر ۳ اپریل تک ۶ ویاکھیان دیئے اور انہی ایام میں بنوں کے پاس جسنی میں ایک سبھا ہے۔ وہاں دو ویاکھیان ہوئے۔ ۴ اپریل کو روانہ ہو کر ۵ اپریل کو چھاونی شاہ پور کے اتسب میں شامل ہوئے۔ یہاں پر دو اپاسنا ایک سمرمن اور دو ویاکھیان ہوئے۔ پھر شہر شاہ پور میں جا کر ایک ویاکھیان دیا۔ اور ایک ناستک کو آستک بنایا اور پھر شاہ پور چھاؤنی میں ۴ آدمین سنسکار کرائے۔
.... شاہ پور میں بھی آریہ

سماج قائم ہو گیا۔ پھر شاہ پور چھاؤنی میں ایک ویاکھیان ہوا۔

ساماجک خبریں

شاہپور (راجپوتانہ) آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔ سری حضور پریسیڈنٹ مہاراج سری چترودت وائیس پریسیڈنٹ۔ لالہ بھورج نرائن جی سکرٹری۔ پنڈت منگلیشور جی جائنٹ سکرٹری۔ ماسٹر کلیان سنگھ جی خزانچی۔ پنڈت دوارکا ناتھ جی لائبریرین۔ پنڈت ہیرالال و منشی جگناتھ پرشاد جی انترنگ ممبران۔

پٹیالہ آریہ سماج کی طرف سے سادہو الشیوانند کے ویاکھیانوں کی جو اسنے بموقعہ جلسہ دھرم سبھا پٹیالہ میں دیئے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ تردید ہوتی رہی۔

کرنال آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا ہے۔ بابو نہال سنگھ صاحب پریسیڈنٹ۔ لالہ ہرالعل صاحب وائس پریسیڈنٹ۔ لالہ کرتا رام منتری۔ پنڈت اودے رام اپ منتری۔ بابو بنواری لال پستکا دھکش۔ لالہ گوکل چند کوشا دھکش بابو چھجو رام و بابو کشن سروپ و لالہ دھنپت رائے و لالہ نرسنگھ داس ممبران انترنگ سبھا۔

سردار سنت سنگھ صاحب لانبہ سکنہ چکوال نے اپنے پسر کی شادی کے موقعہ پر ۵ روپیہ چکوال آریہ سماج کو دان دیئے۔

لاہور آریہ سماج مندر وچھوالی میں ڈاکٹر سنگت رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ریاست نابہ کی شادی ہیڈ کلارک ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع شاہ پور کی لڑکی سے ویدک ہوئی۔

بر کی عمر ۷۰ سال اور دلہن ۱۶ سالہ ہے۔ بر کی طرف سے ... اور دلہن کی طرف سے ... مختلف فنڈات کی امداد میں دان ہوئے۔

تازہ خبریں اور آرائیں

دہلی کھتری اُپکارک سبھا کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸-۲۹- ماہ اپریل بروز سنیچر و اتوار قرار پایا ہے۔

افسوس کہ راؤ بہادر شنکر پانڈورنگ پنڈت کا جنہوں نے پونا میں عورتوں کے لیے ایک ہائی سکول قایم کیا تھا۔ دیہانت ہوگیا۔

مسٹر سید علی بلگرامی سابق ڈائرکٹر تعلیم حیدرآباد دکن ایک ویدک گرامر اور اتھروید کا ترجمہ تصنیف کر رہے ہیں۔

حال میں ایک ایسا کیڑا دریافت ہوا ہے جو ریشم کے کیڑے سے بہت زیادہ ریشم پیدا کرتا ہے۔ پہلے یہ کوہ منصوری تک سے پایا جاتا تھا اب کلو میں بھی بہت نظر آتا ہے۔ پور پین تجربہ کر رہے ہیں۔

ناگپور میں گنور کھشتری سبھا کی طرف سے ایک ٹیکنیکل سکول جاری کیا گیا ہے۔

ولایت میں ایسا ٹیکا ایجاد ہوا ہے۔ کہ جس کے باعث سانپ کا زہر اثر نہیں کرتا۔

لاہور میں گانجہ کمیشن کی نشست کا خاتمہ ہوا عام رائے ہے کہ چرس موقوف ہو اور بھنگ قایم رہے۔

نواب رامپور نے اپنی مسند نشینی کی خوشی میں ۱۵۰۰ علی گڈھ کالج کو عنایت فرمایا۔

مرزاپور میں ایک جدید لائبریری کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

ثابت ہوا ہے کہ لیموں و نارنگی کے عرق سے ہیضہ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

ماہ جولائی سے میرٹھ کالج پورا آرٹس کالج بنایا جاویگا۔

کانپور میں گورنرائن کھتری سکول کھلا ہے یہاں اعلےٰ قوم کے ہندوستانی بچوں کے لیے کھولا گیا ہے۔

بالوکرشن ... سرکار نے مرزاپور میں ایک سنسکرت سکول کے لیے چھ ہزار روپیہ دان دیا۔

لنڈن میں عورتیں والنٹیروں میں شامل ہونگی۔ یہ عورتیں جنگ میں زخمیوں کی تیمارداری و علاج معالجہ کیا کرینگی۔

لاہور مشن کالج کے کچھ لڑکے عیسائی ہونے والے تھے جنمیں سے ایک بھگوانداس نامی کا اسباب بورڈنگ سے پروفیسر کالج کی کوٹھی پر پہنچایا گیا۔ چند لوگوں نے اسکے والدین کو خبر دی۔ والد نے ہرچند منت و سماجت کی۔ مگر لڑکے نے نہ مانا۔ آخر حسن اتفاق سے اسکا والد بیمار ہوگیا۔ یہ سنکر لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔ پروفیسر صاحب نے ہرچند کوشش کی مگر پھر لڑکا اُنکے ہمراہ نہ گیا۔ بلکہ اپنے والد کے ہمراہ ہوشیارپور کو چلا گیا۔ اسکے بعد ایک عظیم جلسہ ہوکر یہ قرار پایا کہ ہندو لڑکوں کو عیسائی درسگاہ میں تعلیم کے لیے بھیجنا پر از خطر ہے۔

اب تک ۱۸ طلباء مشن کالج چھوڑ گئے ہیں۔

سرسید علی گڈھ کالج کی امداد کے واسطے پنجاب سے ۳۰۰۰ ہزار لے گئے ہیں۔

سندھ میں تعلیم کی بہت ترقی ہو رہی ہے حال ہی میں وہاں عورتوں کے لیے ایک ٹریننگ کالج بنانیکی تجویز درپیش ہے۔

ہندوستان سے جو تار لنڈن میں بھیجا جاتا ہے ۲۰ منٹ میں پہنچتا ہے۔

اشتہارات

اشتہار بموجب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی اجلاسی لفٹننٹ ... صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر منصف درجہ اول ضلع تھل چوٹیالی بلوچستان

سندر سنگھ ولد جھنڈا سنگھ قوم کمہار ... ساکن ... بنام ... سیتا ساکن ...

دعوی معاہدت

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہان تعمیل سمن سے گریز کر کے عمداً روپوش ہیں۔ اس لیے زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہان تاریخ ۷ مئی ۱۸۹۴ء وقت ۱۰ بجے دن تک عدالت ہذا میں بمقام شاہرگ حاضر ہوکر جوابدہی و پیروی مقدمہ کی نہ کرینگے۔ تو اُن کے برخلاف کارروائی ایکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹۔ ماہ اپریل ۱۸۹۴ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع وِدیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ تقطیع ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اڈیٹر

[illegible] اعلیٰ درجہ کی شان کے ساتھ [illegible] اس میں علاوہ عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل [illegible] مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں و تار برقیاں احکام گورنمنٹ - نہایت دلچسپ و بامذاق لطایف ظرائف تجربہ کی پرمغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں - باوجود ان خوبیوں کے حالی ہمت بانی اخبار [illegible] صاحب [illegible] مالک مطبع اخبار [illegible] قیمت ہر درجہ کے صاحبوں سے یکساں یعنی باہر والوں سے محصول چار روپیہ اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے - تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں - جو صاحب پیشگی [illegible] قیمت سالانہ [illegible] عطا فرمائیں گے ان کو ایک نہایت عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا - درخواستیں [illegible] پر آنی چاہئیں -

المشتہر کشن سروپ [illegible] منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرشمین مت درپن

اگر آپ یہ ہونے کہ آپ [illegible] عیسائی مذہب صاحبان کے مذہب سے سچا مسئلہ ہو تو یہ ضرور ملاحظہ فرمائیں

اس کتاب میں ذیل مضامین درج ہیں - یعنی کرشمین مذہب کی تردید علاوہ [illegible] حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے حضرت مسیح کی جھوٹی [illegible] حضرت مسیح کی بیرحمی [illegible] حضرت مسیح کی [illegible] علمی [illegible] روز کا کام [illegible] حضرت مسیح [illegible] [illegible] حضرت مسیح کے [illegible] معجزوں کے اوہام - بائبل کا خدا رحیم و عادل [illegible] عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلایا گیا - دوسری تیسری چوتھی - پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں عیسائی صاحبوں کا [illegible] کتابوں سے سلوک - تثلیث اور اسکا [illegible] - عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات - فرقہ [illegible] - [illegible] - [illegible] - انجیل متی انجیل یوحنا - رسالہ اعمال حضرت موسیٰ کی کتاب - [illegible] کی کتاب - حضرت سلیمان کی کتاب - لوقا کی کتاب - [illegible] عیسوی - انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف - دوسرے حضرت مسیح کا [illegible] [illegible]

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی ہی باوجودیکہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے - روانی نہیں ہوتی - قلم [illegible] کرچلتا ہے - اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ بکھر جاتی ہے - جاوہ [illegible] ٹھیک طرح نہیں ہوتا - اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ [illegible] [illegible] سیاہی نا قص [illegible] [illegible] ہیں - جس کے سبب [illegible] ہوتا ہے - ان تکلیفوں سے بچنے کے لئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے - جو روانی میں مثیل ہے - اور جاوہ کی یہ کیفیت ہے - کہ [illegible] پتھر پر ایک [illegible] نقش کا [illegible] ہو جاتا ہے - اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کردیا [illegible] استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے جس نے خریدی اسنے تعریف کی - منشی [illegible] صاحب شہر لاہور کے مشہور مطبع [illegible] کے [illegible] لکھتے ہیں - کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف ہوگی ہے - قیمت فی [illegible] محصول [illegible]

خریدار - المشتہر منصرم مطبع ودیا درپن

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو [illegible] [illegible] [illegible] اور باغ کی حفاظت کرنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کی آپ خود تعریف کریں گے - اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام هندی پیدایش ملک موسم شباہت استعمال پھل پھول رنگ اقسام وشناخت وغیرہ دیا ہے - مضامین انگریزی شانہ کے طرز پر ہیں - اور نہایت معتبر بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں - اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - [illegible] تقطیع [illegible] کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف [illegible] ہے - قیمت صرف [illegible] ہے

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول [illegible] درخت	(۵) پھول کے بیل والے درخت
(۲) پھول [illegible] درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) [illegible] درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) [illegible] دار درخت	(۱۶) انتظام [illegible] باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) [illegible]

المشتہر کشن سروپ منصرم مطبع ودیا درپن

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] المشتہر

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر … سے چھپ کر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ایشوریہ نیم کا پالن "ہم سب آپس میں متر بہاؤ سے برتیں" ایشوریہ نیم کا پالن

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۶ — قیمت ہر حالت میں پیشگی — جلد ۶

[illegible]

جیون چرتر پورن بھگت۔ قیمت ا/ اسمیں پورن کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے۔ اسمیں حقیقت رائے دھرمی کے اصل حالات درج ہیں۔ قیمت ۔/ پیارا بہا اُپدیش رشی کا اُپدیش جو اس گرنتھ کا سارانش ہے قیمت ۔/ ایک نیا ناٹک نظارہ قیمت ۔/ ایک یاترا کے اصلی طور پر اسکی ضرورت ظاہر کی ہے۔ پتیبرتا کی تصویر اپنے پتا سے۔ یہ بھجن نہایت رقت انگیز ہے قیمت ۔/ رسالہ نشید بار اول بجواب رسالہ پر چار نمبر ا قیمت ۱/ رسالہ نشید بار دوم قیمت ا/ مصنف نے نہایت قابل داد تحقیقات کی ہے مسئلہ نیوگ پر پادری کی اصلاح کے اعتراضات کے جواب پنڈت لیکھرام نہایت اسکی تعریف مصنف کے نام سے ظاہر ہے۔ آریہ سماج میں شانتی پھیلانیکا اصلی اوپائے۔ اور اخبار اچھی کا سچا درشن مصنف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ا/ امرت برشا قیمت ۔/ وید راگ بھجنا ولی قیمت ۔/ حصہ دوم قیمت ۔/ ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں سالانہ جلسوں پر پڑھنے قابل۔ بھجن آنند قیمت ۔/ بھجنوں کے ساتھ اسکا راگ اور سُر تال لکھا گیا ہے۔ راہ نجات یا موکش مارگ قیمت ۔/ بجواب ہم نجات آریہ۔ جو ایک مولوی نے لکھ کر مصنف سے خوشنما جواب لکھا تھا جواب بڑی متانت سے دیا گیا ہے۔ سلخ کو تلخ نہیں۔ ایک کالیستھ کے اعتراضوں کا جواب۔

اشتہار

شائقین حق کو مژدہ ہو کہ کتاب علاج اللئام بزبان اردو مصنفہ ٹھاکر گنگا سنگھ صاحب زیر چھپ ہے۔

علیگڑھ جسکی فی زمانہ اشد ضرورت تھی بکمال کوشش و جانفشانی سجو الاصل و منقول ثبوت پر بہا تفصیل سے باب یعنی باب اول وجود میں بیان وجود بھوت پریت جنات جنتر منتر وغیرہ باب دوم بیان علم جوتش جو حالات ماضی و مستقبل نسبت انسان بتلاتی ہے۔ اسمیں کتاب انگریزی موسومہ کواری ٹھوری ترجمہ بعد تحقیق الحق مصنفہ زین العابدین جسکو شہرہ عالم نے لکھا ہے اور ایک مشہور عالم نے پسند فرمایا ہے جسکی تیاری ہو گئی ہے۔ اور ہر دو کتب مذکورہ راقم کے پاس مل سکتی ہیں قیمت ہر ایک کی بالحاظ رعایت عام ہے علاوہ ڈاک محصول بھی جن صاحب کو مطلوب ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت بھیجکر طلب فرما ویں۔ المشتہر ڈاکٹر گنپت سنگھ محلہ حال علیگڑھ محلہ میاں گنج۔

ڈاکٹر برمن کی جاپانی ہومیوپیتھی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں ادویات کا تجربہ کیا لیکن کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے جس سے سوجن یعنی دماغ گرنے سے ہمیں کوئی خرابی لاحق نہ ہو بس ہر کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی درد کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی تین روپئے گولی فی شیشی ۵۰ عدد عہ/ عرق کافور سعف کی قلمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اسکے سعف سے بہت درد ہیضہ ہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۹ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/ المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی۔

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بڑے امتحان سے ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالیہ بٹالہ

خاکسار نے پچھلے ہفتہ بطور نمونہ دکھانے کر جسمانی صحت کیلئے آریہ اوشدالیہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں وگیاپن دیا ہے جو صاحب اپنا علاج معالجہ اور سوچ بیدک نیر مانی میں نجات سے کرانا چاہیں۔ بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جات کیساتھ صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی بہت سی تعریف دینی لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ہے کس نگوید کہ دوغ من ترش است۔ دوائی منگا کر آزمائیے۔ یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر انداز نہ کیجیئے۔ بھان سمی اکسیر یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ضعف بصر جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ سبل جرب خارش۔ پڑوال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید سرمہ سیاہ ۲/ گوشٹ بل آیتی رس۔ یہ معجون قوت باہ و عوارض ذیل کیلئے از بس مفید ہے۔ جریان منی احتلام نامردی نسیان کمزوری دماغ سستی پٹھوں کی۔ جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے جسم کو اپنے ہاتھوں سے تباہ کر چکے ہیں قیمت فی بکس ... ضعف جگر یہ دوائی ضعف جگر کو جسم سے دور کرتا ہے۔ سانس کا چڑھنا۔ ناخنوں کا زرد ہو جانا وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں۔ ۔ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ دو روپیہ۔ نارو کی دوا۔ ۔ روز میں آرام ہو جاتا ہے۔ نارو خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کتنی ہی پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیتہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ۲/ سوزاک آتشک کی دوا۔ جو کشتہ ہے اسکے نیچے فائدہ بخش بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ فی ڈبیہ آتشک کی گولیاں اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبیہ ہیماسر رس جوہر ضعف ہاضمہ ترش آروغ معدہ ہیضہ درد شکم نفخ شکم خوراک ہضم نہ ہو سکنی کی

نمبر ۵ — مطبوعہ ۳۰ بیساکھ سمت ۱۹۵۱ بمطابق ۱۱ مئی سنہ ۱۸۹۴ع — جلد ۶

ایڈیٹر کی طرف سے نویدن

(۱) گراہک مہاشیوں سے کھشما مانگتا ہوں اُس تُرٹی کے لیئے جو اُنکی سیوا کرنے میں مجھ سے پچھلے ایک مہینے میں ہوئی ہے۔ شریر اور من کی اوستھا کچھ ایسی بگڑ گئی تھی کہ تھوڑا سا کام کا بوجھ بھی اسہیہ ہو گیا تھا۔

(۲) اُن آریہ سماجستھ بھائیوں سے بھی مجھے اوشیہ کھشما مانگنی ہے جنکے پتروں کا اُتر میں نہ دے سکا۔ اسکے ساتھ ہی اُن سہردیہ پُرشوں کا دھنیہ باد کرتا ہوں۔ جنھوں نے باوجود ظاہری اسباب میرے برخلاف ہونیکے مجھکو شک کا فائدہ دیا اور ناراض نہیں ہوئے۔

(۳) گراہک مہاشے مطلع ہوں کہ ہفتہ گزشتہ میں جو سنسکار ودھی کے پترے اُنکی سیوا میں پہونچے تھے وہ حصہ اخبار ہی سمجھنا چاہیئے یہ پترے اُسی سلسلے میں ہیں جو پہلے گراہکوں کی سیوا میں جا چکے ہیں۔ منشی رام ایڈیٹر

ستدھرم پرچارک

آریہ سماج میں اُتم ہلچل

آریہ سماج روپی ناٹک کا انتم درشیہ نزدیک آ رہا ہے۔ بھارت نواشیوں کے پراربدھ کے فیصلے کا دن دور نہیں ہے۔

۲۶ مئی ۱۸۹۴ء کے دن انتم جبنکا (پردہ) گر جائیگی۔ تماشبین جگہ تھام کر بیٹھے ہوئے ہیں دیکھیئے اس ٹریجیڈی Tragedy کی انتہا کس کیفیت پر ہوتی ہے۔ آتمک۔ سماجک اور شاریرک اُنتی اس سماج کا اُدیش تھا۔ کہیں آریہ پدوی کے ابھلاشی تینوں کا گلا گھونٹ کر تو نہ بیٹھ رہینگے! سوتردھار نے تو آریہ سماج کے سنت اور نٹوں کو شریر آتما اور سماج تینوں کی اُنتی کے لیئے تیار کیا ہے۔ دیکھیں سوتردھار کا پڑھایا ہوا اور آریہ سماج کے پرشوں کو کیا کیا ناچ نچاتا ہے۔ دیانند اینگلو ویدک کالج کا ہال موجودہ ٹریجیڈی کی آخری رنبھومی ہوگی۔ دیکھنا کیول یہ باقی رہگیا کہ ودیش کی اگنی اسموقعہ پر کل سماج کو جلا کر ہی شانت ہو رہیگی۔ یا آریہ سماج روپی سونے کو وہاں منڈلی کی گڑی اور اینٹ نکھ کو خاکستر کر کے دم لیگی۔ پرم پتا۔ تراہے مان! دیالو پتا۔ تراہے مان۔ ڈوبتے بھارت جہاز کے تم ہی کھیوٹ ہو اور کسکے پاس پرارتھنا کو لیجائیں۔

پرماتما کے بنا آستک اور کس کا لے سکتے ہیں کنتو پرماتما پر وشواس اور اپنے کرتویہ کا پالن دونو پہلو بہ پہلو چلیں۔ تب مصیبت دور ہونے کا کچھ اُپاو بن سکتا ہے۔ ہم اپنی کچھ بدھی انوسار

اِس پرچنڈ جوالا کی شانتی کا اُپاو بتلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ آریہ پبلک اسپر غور کرے اور اپنا کرتویہ اپنی بدھی انوسار پالنے کی کوشش کرے۔ اسوقت کے جھگڑے کی بنیاد بھی اُسی پرچنڈ کے اوپر ہے جو آریہ سماج میں دویش اگنی کو پرچنڈ کرتا گیا ہے۔ دیانند اینگلو ویدک کالج کے ادھکاریوں نے یہ وشواس کر لیا ہے۔ کہ پنجاب کی آریہ سماجوں کی کثرت رائے اُنکو اُنکے ادھکار سے علیحدہ کرنے پر آمادہ ہے اور اسلیئے اُنہوں نے بہتر ذریعہ اپنی طاقت کو قایم رکھنے کا یہ سوچا کہ کسی نہ کسی طرح اُنکی اپنی کثرت رائے کالج کی منیجنگ کمیٹی اور سوسایٹی میں ہمیشہ موجود رہے۔ ہمارا اپنا خیال کبھی بھی نہیں ہوا۔ کہ کالج کے موجودہ ادھکاری (جنمیں بعض بعض انتظام کرنے کا اعلیٰ سے اعلیٰ مادہ رکھتے ہیں) اپنی خدمات سے سبکدوش کیئے جاویں اور نہ ہی پنجاب کے آریہ سماجوں کا (جہاں تک کہ ہمیں معلوم کرنے کا موقعہ ملا ہے) کبھی ایسا خیال ہوا ہے۔ ہاں ممکن ہے اگر اس قسم کا خیال گھر کر بیٹھا ہو تو لاہور والے جانیں۔ لیکن ہمیں سندیہہ نہیں کہ پنجاب کی آریہ سماجوں کی متفق آواز کے روبرو لاہور کی ایسی یا اُس پارٹی کی کوئی حقیقت نہیں ہو سکتی۔ ہاں ہم کہتے ہیں کہ کالج کے ادھکاریوں نے اپنی طاقت قایم رکھنے کے لیئے اپنی کثرت رائے کا قایم رکھنا ضروری سمجھا اور اسکے لیئے اُنہوں نے جن جن وسایل کا پچھلے کچھ مہینوں تک آسرا لیا پبلک کو بدظن کرنیکا باعث ہوئے۔ ایک آریہ سماج کے دو ٹکڑے کر کے ایک کو کالج کی انتظام میں ادھکار دیکر دوسرے کو بالکل جواب دینا اُن وسایل میں سے ایک ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو خفیہ اور علانیہ بدنام کر کے اپنے ودیاد اور دوستی کے ذریعہ بعض آریہ سماجوں کو اس سے علیحدگی کر

آمدہ کرنا دوسرا ذریعہ ہو جاوے گا۔ اسکے علاوہ اور بہت سے وسائل استعمال میں آتے رہے ہیں۔ جنکے بیان کرنے کی یہاں کچھہ ضرورت نہیں ہے۔ اب سوال یہہ ہے کہ کیا ایسے وسائل سے کالج کے ادہکاری آریہ اودیش کو پورن کر سکتے ہیں؟ اگر اس کالج کو قومی کالج بنانا ہے۔ جیسا کہ اسکے ادہکاری بار بار ظاہر کرتے رہے ہیں۔ تو دو تین لاکھہ روپیہ جمع کر کے قومی کالج نہیں بنا سکتے۔ قومی کالج اسیوقت کہلا سکیگا۔ جبکہ قوم اس کالج کو پیار کی نگاہ سے دیکھے۔ اور اسمیں ہمارے ادہکاریوں کی موجودہ کارروائی سرد مہری کی اور ڈھال رہی ہے۔ پس کالج کو قومی کالج بنانے کا بہتر طریقہ یہہ ہے۔ کہ ان بدظنیوں کو دور کیا جاوے۔ جنکی وجہ سے آریہ اور دیگر پبلک کی نظروں میں کالج کی عزت دور ہو رہی ہے۔

آریہ پبلک کو صرف دو شکایتیں کالج کے ادہکاریوں پر ہیں۔ اول یہہ کہ سکول بورڈنگ ہوس میں مانس کے پرچار کا شبہہ ہے۔ اسکا دفعیہ تو بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ کہ ادہکاری گن اپنی تحریر سے پبلک کو علانیہ بھی اسیطرح یقین دلادیں جسطرح کہ بچ کی گفتگو میں انہوں نے اکثر مہدر پرشوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ سکول بورڈنگ ہوس میں مانس کے کہانے اور پرچار کی اسیطرح ممانعت رہیگی۔ جیسی کہ چلی آئی ہے۔ اور یہہ بھی یقین دلادیں کہ کالج اور سکول میں اس بحث سے ماسٹر اور پروفیسر ہمیشہ گریز کرتے رہیں گے لیکن یہاں ابھمان دکھہ دیتا ہے۔ کالج کے منتظم ادہکاری ایسی پبلک تحریر دینے میں شاید اپنی ہتک سمجھیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ دیش بھگتی کے سدہر دہمان کا کچھہ کام ہی نہیں ہے۔ قوم کو تصدیق دلانے کے لیئے یتن کرنا کوئی بھی ہتک نہیں ہے۔

دوسری شکایت آریہ پبلک کی یہہ ہے کہ اور ویدانگوں کی پڑہائی کا معقول انتظام اب تک کالج میں نہیں ہوا۔ ہمارا یا آریہ پبلک کا کبھی بھی یہہ دعوی نہیں ہوا کہ ایک دن میں ہی ویدوں کی پڑہائی کا انتظام ہو سکتا ہے لیکن یہہ ضروری ہے کہ معقول طور پر اسکا آغاز کیا جاوے۔ اس صورت کو بھی پبلک کے روبرو مان کر پبلک کا اطمینان کرنا کچھہ بے عزتی کی بات نہیں ہے بیسوک کا کام نمرتا ہے۔ نہ کہ ابھمان۔ جو جھکے انہیں کو بزرگی ہمیشہ ملی ہے ان دونو شکایتوں کے ساتھہ ملی ہوئی یہہ بھی شکایت رہی ہے۔ کہ پارٹی سپرٹ کے باعث مخالف پارٹی کی جائز نکتہ چینیوں کو بھی کالج کے ادہکاری نظر انداز کرتے رہے ہیں اسکی نسبت بھی پبلک کا اطمینان ہونا چاہیئے اگر ان تینوں امور میں پبلک کی تسلی کیجاوے تو آریہ پبلک موجودہ ادہکاریوں سے بہتر اور کوئی منتظم ڈہونڈہنے کی ضرورت محسوس نہیں کریگی۔ نہ صرف یہی بلکہ انکی پبلک خدمات کے لیئے ان کا دل سے دہنیہ باد دینے کو طیار ہے لیکن سوال یہہ ہے کہ ایسا خاطر خواہ نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے۔ جبکہ لاہور میں دونوں طرف سے کہینچا کہینچی ہو رہی ہے۔ اس نتیجہ پر پہونچنے کے لیئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج (نہ صرف وہی جو پنجاب دیش میں ہیں۔ بلکہ مراد آباد آگرہ وغیرہ بھی) جو اپنے پرتی ندہی دیانند کالج سوسائٹی میں بہیجنے کا ادہکار رکھتا ہے اپنے ہر ایک ممبر کو جو سے روپیہ سالانہ دیکر کالج کمیٹی میں بیٹھنے کا حق رکھتا ہے۔ ۲۵ مئی کی شام کو لاہور پہونچا دیوے۔ جب بہت سے بزرگ بہائی لاہور میں پہنچ جاویں۔ تو پہر جہاں ایک طرف سے نیم کو توڑنے کا خوف جاتا رہیگا وہاں دوسری طرف سے بیجا مخالفت کا زور بہی کم ہو جائیگا۔ آریہ پبلک نے اس مضبوط تعداد میں لاہور پہونچکر گر تنبیہ کیا ہے جو یدی اسوقت تک لاہور کے آریہ بہائی ہر ایک معاملے میں باہم صفائی نہ کر لیویں۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ صفائی کر کے ودیش کو شانت کرنے کے ادپائے ریزولیوشنوں کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں) تو پہلا کام آریہ پبلک کا یہہ ہونا چاہیئے۔ کہ پارٹیوں کی آپس میں صفائی کرانے کی کوشش کریں اگر اسمیں ناکامیابی ہو۔ تو اپنی آزاد رائے کالج سوسائیٹی کے جلسہ میں ظاہر کر کے اپنا فرض ادا کریں۔ اور نتیجہ پرمیشور پر چہوڑیں۔

کالج کے موجودہ ادہکاریوں کی سیوا میں ہمیں اسموقعہ پر خاص پرارتھنا کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ لاہور نواسی اکثر آریہ سماجہہ پرشوں کی طبیعت کا اندازہ لگا کر کالج کے موجودہ ادہکاری سمجہہ بیٹھے ہیں کہ پنجاب کے آریہ ماتر انکی ناجائز کارروائیوں کو روکنے کے لیئے عدالت میں جانے کے لیئے تیار ہیں اور انہوں نے سمجہہ رکہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو انکے ہاتھہ ایک آسان ٹہکا اپنی بدنامی دوسروں کے گلے منڈہنے کا آجائیگا۔ لیکن ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے اپنے فرائض پر پورا وچار کر کے اپنے لیئے یہہ دستور العمل ٹہرایا ہے کہ اگر کالج کے ادہکاری ہمنوں اور پبلک اقراروں پر لات مار کر ناجائز طریقے سے کالج کو اپنے ہاتھہ میں رکہنے کی کوشش کرینگے۔ تو ہم تو ان ہزاروں میں سے ایک ہونگے جو کالج کو اسکی قسمت پر چہوڑ دیویں۔ اور دیانند کالج کی ویدی پر

دیانند کی لگائی ہوئی سنو ہر باٹکا (آریہ سماج) کو قربان کر کے دھرم کی رکھشا کرنے میں ایک ناچیز خیرہ نہیں۔ کیونکہ اگر یہہ باٹکا قایم رہی تو انیک برکش ایسے پیدا کر سکیگی جنکے نیچے بھارت ورش کی وبا کل پرجا ادھرم کی تپش سے مکت ہو کر سکھ اور شانتی لابھہ کر سکیگی۔ ہمارا وشواس ہے کہ پنجاب کے آریہ سماج بھی ابھی اتم نیم پر عمل کریں گے اور اینگلو ویدک کالج کو کبھی بھی اجازت نہ دیں گے کہ آریہ سماج کے سار وبھو مک ادیشر کو لے ڈوبے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہم کالج کے ادھکاریوں سے پوچھیں گے کہ کیا موجودہ کالجوں کی طرح صرف گریجویٹ پیدا کر کے انکا اور دیش اپکار ہو سکتا ہے۔ کیا قوم کا پیار گنوا کر یہہ انسٹیٹیوشن مہرشی دیانند کا سچا یادگار بن سکتا ہے۔ کالج کے ادھکاری اپنے دل میں خوب جان لیں۔ کہ جب تک آریہ سماجوں اور دوسرے دیش بھگتوں کا کالج سے پریم ہے تب تک ہی یہہ کالج بھارت کی انتی میں ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔ لیکن جب پریم کا ہی ناش ہو گیا۔ تو پھر اس کالج کو بھی جو دوسرے مشن اور گورنمنٹ کالجوں کی طرح لکیر پیٹتے چلنا پڑیگا۔ جس دوڑ میں کہ دھن ابھاو سے اسے اپنے ہم عصر کالجوں میں بھی آخری نمبر ملنے کی سمبھاونا ہے۔ لیکن اگر ہمارا وشواس غلط نہیں ہے۔ تو کالج کے موجودہ ادھکاریوں میں ایسے دیش بھگت بھی موجود ہیں۔ جو دیانند کے نام اور دیش کے سدھار کی ویدی پر ابھمان کو قربان کر دینے کے لئے طیار ہو جاویں۔ ایشور کرے ہمارا وشواس سچا نکلے۔!

آریہ پرشو! دیانند اینگلو ویدک کالج کے ادھکاریو! دیش بھگتو! وید دھرم انوگامیو! ۲۵ مئی ۱۸۹۶ع تک یہہ ہمارا آخری نویدن آپکی سیوا میں ہے۔ ۲۷ مئی کے بعد جب ہمیں یہہ معلوم ہو گیا کہ کن کی طرف ہمیں مخاطب ہونا چاہیے تب ہم اپنے آئیندہ دستور العمل کا خاکہ آپکے روبرو پیش کرینگے۔ — ایڈیٹر

ریویو

جیون سدھار۔ برہم پستک۔ ہندی بھاشا میں نئے ڈھنگ کا کتب درسیہ کا سلسلہ قیمت فی جلد ۶ ر علاوہ محصول ڈاک مصنفہ پنڈت گوپال دیوگن۔ درخواست خریداری بنام گوبند رام شرما معرفت لالہ ٹیک چند کلرک ڈیڈلیٹر آفس لاہور بھیجئے۔ یہہ پستک سچ مچ ایک نئے ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ چھپائی بہایت صاف ہے جو چھوٹے بالکوں اور بالکاؤں کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ سکشائیں ایسی اتم ہیں جنسے بالک کے آچرن اُردھ سکتے ہیں سدھریں کہانیاں اس عقلمندی سے بیان کی ہیں۔ اور مصنف نے آریہ قوم کے بڑے بڑے اتہاس ایسی سرل بھاشا اور سندرہ بھاؤ سے بیان کئے ہیں کہ وے اپنا عمدہ اثر بھارت کی آئیندہ نسلوں پر ڈالے بنا نہیں رہ سکتے۔ ہماری رائے میں ہندی کی پہلی پستکوں میں سے اس گرنتھ نے بہت سی نئی ضرورتوں کو رفع کیا ہے۔ لیکن ایک سچے سمالوچنا کرنے والے کا کام پورا نہیں ہوتا اگر وہ ایک طرف گرنتھ کی واقعی خوبیوں کی تعریف کرتے ہوئے اسکے نقص بھول جاوے اکثر جگہہ لگ ماترا کی غلطی چھپائی میں ہو گئی ہے جو بڑا بھاری نقص اسلئے ہے کہ بالک کسی قسم کی اشدھی پتر سے بھی اس نقص کو دور نہیں کر سکتے کہیں کہیں کٹھن سنسکرت کے شبد بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن اسنے بھی بڑھکر پنجابی لفظوں کا استعمال ہے جو اگر جلد رو کا نہ گیا تو پنجاب نواسی ہندی کے لکھنے والے ہندی بھاشا کی مٹی پلید کر چھوڑینگے دو تین جگہہ خیالات ایسے درج کئے ہیں۔ جو بچوں کی سمجھہ میں آنے مشکل ہیں مثلاً "دو پتری بن لو تار دسے" وغیرہ یہہ نقص ہمنے اسلئے درج نہیں کئے کہ مصنف کی ہتک ہو۔ بلکہ اسلئے کہ آئیندہ بار مصنف کو اسپر وچار کرکے انہیں رفع کرنیکا موقع ملے۔

جوہر نباتات۔ مولفہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار برودھا ضلع علی گڈھ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ خریداری کی درخواستیں بنام مینیجر دویا درپن پریس میرٹھہ بھیجنی چاہیئے۔

اس کتاب کے مصنف وہی نوجوان ہیں جنکی جوہر زراعت پر ہم ریویو درج کر چکے ہیں کتاب زیر ریویو میں مصنف نے انگریزی اور اردو کتب متعلقہ علم نباتات سے بہت کچھہ مدد لی ہے اور گو ساتھہ ہی اپنے ذاتی مشاہدات بھی کئے ہیں تاہم دیباچہ میں لاف زنی سے کام نہیں لیا ہم نے اس کتاب کو غور سے پڑھا۔ نباتات کے نام دوسری زبانوں سے ترجمہ کرنے میں ہی مصنف نے جو محنت اٹھائی ہے۔ اگر اسکا ہی خیال کیا جائے تو یہہ نسخہ ایک نایاب جوہر ہے جس میں عبارت بہی ہر ایک پودے اور اسکے پیل کا طریقہ پرورش اور انکے اوصاف بیان کئے ہیں انہنے کتاب کو بہت ہی قیمتی بنا دیا ہے ہمارے ملک میں جہاں گرمی کی شدت کے باعث

پھل اور سبزی پر گزران ٹری سے بڑی
کو خوشخورہ قوموں کی خوراک بھی ایک قدرتی امر ہو جاتا ہے۔ ایسے نسخہ کی بسلسلہ اردو میں طبع لطیفہ کاشت و پرورش نباتات تبلادے بڑی ضرورت تھی جبکہ بھارت درش قدرت کا بچھیا ہے جہاں مصنوعی نباتات ادبار ہی ادبار اسپر چھا گیا۔ ہم ہر ایک اہل شردھا سے اور خصوصاً ایسے اصحاب سے جو تھوڑا بہت ٹکڑا زمین کا رکھتے ہیں اس نادر کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ چھپائی نہایت صاف اور کاغذ عمدہ ہے۔

شالا کی کنیا جسمیں پاٹ شالا جانے والی کنیاں کو نوگیہ اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیوراج سوہد پرکاش پربندھ کرتا (مینیجر) کنیا پاٹ شالا جالندھر قیمت فی جلد ۱ر علاوہ محصول ڈاک۔

درخواست خریداری بنام مصنف بھیجے۔ اس بات کے جتلانے کی تو کوئی ضرورت نہیں کہ اس اپدیش گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے یکت ہے۔ ستری کے فرائض پیدائش کال سے لیکر شالا جانے تک سکھیوں سہیلیوں اور ماتا پتا سمبندھیوں سے بیوہار سے لیکر ستیہ آدی شُدھ آچرنوں تک سامانیہ ریتی سے کوئی بھی سکشا گرنتھ کرانے ذکر کئے بنا نہیں چھوڑی۔ یہہ لیک ستری سکشا کے گرنتھوں میں ایک نرالا ہی ڈھنگ رکھتی ہے۔ لالہ دیوراج جی کے ستری سکشا سمبندھی اُتساہ اور انکی جبلت کے قدرتی جھکاؤ کا لحاظ رکھہ کر ہم امید کرسکتے ہیں کہ ہمارے بھائی کے لیکھ استری سکشا کو زبردست حرکت دینے میں کامیاب ہونگے لیکن جہاں ہم زبان کی فصاحت۔ النکاروں کی نویا اور خیالات کی خوبصورتی کے نیچے اس کتاب کے

لائق مصنف کو مبارکباد کہتے ہیں۔ وہاں انکو خبردار کرتے ہیں کہ سنسکرت شبدوں کے سندھی سماس آدی کرنے اور شبدوں کی نئی نئی صورتوں کے گھڑنے میں جو بعض جگہ انہوں نے ویاکرن کے قاعدوں کو جواب دیدیا ہے۔ اس سے آئندہ گریز کریں۔ کیونکہ اسوقت جبکہ ہندی بھاشا ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ ایسی غلطیاں آئندہ ہمیں بھاشا کو خراب کرنیکا باعث ہو سکتی ہیں۔ ہمیں یہہ دیکھہ کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے بھائی نے اسپر تبھی اپنی تصنیف میں ٹھیٹھ پنجابی شبد خواہ مخواہ داخل کرنے سے بہت پرہیز کیا ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے ٹھنڈے دل کے ساتھہ اپنے دیش کی کنیا پاٹ شالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

دی ہندو کالیفورنین۔ انگریزی زبان کا ہفتہ وار رسالہ ہندو کالیفورنیا (ملک امریکہ) سے ہمارے بھائی پنڈت جنیدا رام جی نے شروع کیا ہے قیمت سالانہ ستے روپیہ ہے۔ جو بلحاظ عمدگی چھپائی اور لیاقت مضامین کچھہ بھی نہیں ہے۔ بھارت درش میں درخواست خریداری معہ قیمت پیشگی پاکر پنڈت گنگا رام منتری آریہ سماج مظفرگڈھ بھیجنی چاہیئے۔ اس رسالہ کو ہم نے شروع سے آخر تک غور سے پڑھا۔ جو نمبر ہمارے پاس آیا وہ تیسری جلد کا نمبر ۵ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ رسالہ غالباً پہلے سے جاری تھا۔ اور پنڈت جنیدا رام نے جنکو ڈاکٹر جنیدا رام رسالے کے شروع پر ظاہر کیا گیا ہے۔ (معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بھائی کو ڈاکٹر کا خطاب امریکہ میں ملگیا ہے۔ گو یہہ بھی ہم نہیں کہ ہمیں اتفاقاً معلوم کرنیکا موقعہ ملا) اسکے سوا جنکے اسکا حق خرید لیا ہے۔ ایڈیٹر اس رسالہ کا بڑا لائق آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اسکی قلم سے نکلے ہوئے مضامین ہی اسکی قابلیت کا اظہار ہیں رسالہ زیر ریویو میں دو مضامین ڈاکٹر جنیدا رام کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں جنمیں پنڈت گورودت جی کی تحریروں سے ملک امریکہ کے باشندوں کو لابھہ پہونچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر جنیدا رام نے اپنی لائف بھی انگریزی زبان میں شروع کی ہے۔ اسکا بھی ایک پرچہ رسالہ کے ساتھہ ہے۔ اسکے علاوہ مختلف عالموں کی قلم سے نکلے ہوئے دلچسپ مضامین دیکھنے میں آئے۔ جو بطور خود اُس پرچہ کا ثبوت ہیں۔ جو ملک امریکہ میں ستیہ کی تلاش میں اسوقت پہنچ رہی ہے۔ ہر ایک آریہ پرش کا فرض ہے کہ مبلغ تین روپے سالانہ نذر کرکے بھائی جنیدا رام کا حوصلہ بڑھا دیں۔ تاکہ روپیہ کی مدد بنا تو ویدک دہرم کا پرچار ملک امریکہ میں بند ہو علاوہ اسکے ویدوان آریہ پرشوں کا فرض ہے کہ ویدک دہرم کی بزرگی جتلانے والے مضامین ڈاکٹر جنیدا رام کو دیتے رہیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ مصالحہ ختم ہونے پر ہمارے بھائی اس مفید کام کو بند کرنے کے لیئے مجبور ہوں۔ ہر ایک مضمون معرفت پنڈت گنگا رام سکرٹری آریہ سماج مظفرگڈھ (پنجاب) بھیجا جاسکتا ہے۔

نیت سکشا۔ ہندی بھاشہ میں مصنفہ بابو نہال سبھاسد آریہ سماج کرنال قیمت فی جلد ۱ر چانکیہ نیتی کے شلوکوں کا ہندی دوہوں میں ترجمہ ہے جسپر نیت سفید نوٹ دیئے گئے ہیں۔ شروع میں

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں)

وارشک اُتسو آریہ سماج چندوسی

جیسا کہ مشتہر کیا گیا تھا۔ ۱۴ اور ۱۵ ماہ اپریل کو اس سماج کا سالانہ جلسہ خوب دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ یہہ اس سماج کا پہلا ہی سالانہ اور اس نگر میں پہلا ہی ایسا عالیشان جلسہ تھا لوگ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ہمنے ایسا بڑا جلسہ کبھی نہیں دیکھا استھان جلسہ مختلف اقسام کے موٹو وید منتروں وغیرہ سے خوب سجایا ہوا تھا۔ دروازہ کی سجاوٹ جسکے اوپر موٹے سنہری حروف میں وارشک اُتسو آریہ سماج چندوسی ہندی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ راستہ چلنے والوں کو آکرشت کر رہی تھی۔ اور دروازہ کے اوپر دونوں سرے پر دو بڑے بڑے جھنڈے جنکے اوپر ओ३म् اکشر بہت موٹا اور سنہری لکھا تھا۔ دور سے لوگوں کو استھان جلسہ بتلا رہے تھے۔ استریوں کے دھرم اپدیش سننے کے واسطے اسی استھان میں قنات و پردہ جُدا انتظام کیا گیا تھا جسکا راستہ بھی الگ کوچہ کی طرف سے تھا۔

۱۴۔ تاریخ کو پراتہ کال کی کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی اور قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک سورسہت ویدمنتروں کے اُچارن کے ساتھ ہون یگیہ ہوتا رہا۔ اسکی سماپتی پر شریمان ساہو شیام سندر صاحب رئیس اعظم مرادآباد سروسمتی سے اس جلسہ کے پردھان نیت کیئے گئے۔ اور چند بھجن و ایشور پرارتھنا ہونے کے بعد ہون کے فوائد پر پنڈت شیو پرشاد صاحب اپدیشک میرٹھ آریہ سماج و پنڈت بدری دت صاحب اپدیشک اُپ پرتی ندہی سبھا نے اتی اُتم و منوہر ویاکھیان دیئے اور خوب عمدگی کیساتھ شروتا گنوں کے دلوں پر منقش کر دیا کہ کسواسطے ہر کاریہ سنسکار اُتسو وغیرہ کے آرنبھ میں ہون یگیہ کا کرنا ضروری ہے۔ اور کس طرح اس یگیہ کے کرنے سے شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی ہوتی ہے۔ اسکے بعد بھجن و آرتی ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ اسوقت شروتا گن کی تعداد قریب دو سو کے تھی۔

شام کو وقت مقررہ پر ۷ بجے آریہ لوگ بھجن گاتے ہوئے استھان جلسہ میں داخل ہوئے اور اول چند بھجن ہونیکے بعد پنڈت بدری دت جی کا اس وشے پر کہ آریہ سماج کیا سکھاتا ہے بہت اُتم ویاکھیان ہوا۔ اسکے بعد سوامی برہمانند جی نے دیش اُنتی پر ایک بڑا دلچسپ لکچر دیا۔ جسکا حاضرین پر ایسا اثر پڑا کہ وہ برابر دم سادھے سُنتے رہے۔ اور گو وقت مقررہ ختم ہو جانیکے بعد سوامی جی بیٹھ گئے۔ مگر حاضرین کی خواہش برابر یہی رہی کہ آپکی تقریر اور سُنیں۔ اسکے بعد بابو بلدیو پرشاد صاحب وکیل بریلی کا عالمانہ ویاکھیان آریہ سماج کے اصول و اُپدیش پر ہوا۔ بابو صاحب نے اثناء لکچر میں ایسی عمدگی سے پورانک مت مورتی پوجا اوتاروں وغیرہ کا کھنڈن کیا کہ خود پورانک قائل ہو گئے اور عش عش کرنے لگے۔ آخر میں ٹھاکر مہابیر سنگھ جی کا لکچر ہوا۔ جس نے حاضرین کو خوب ہنسایا۔ اسپر پہلے روز کی کارروائی ختم ہو کر آریہ لوگ بھجن گاتے ہوئے استھان کو واپس آئے۔ اسوقت تعداد حاضرین قریب ۵۰۰ کے تھی۔

دوسرے روز ۱۵۔ تاریخ کو پراتہ کال ۷ بجے سے ۹ بجے تک نگر کیرتن ہوا۔ آگے آگے آریہ پنڈت سورسہت ویدمنتروں اُچارن کرتے جاتے تھے۔ اور پیچھے آریہ لوگ دو بھجن منڈلیوں میں ایشور کے گنانواد گاتے اور نگر نواسیوں کے کانوں تک وید دھنی پہونچاتے جاتے تھے۔ یہہ ایک عجیب نظارہ تھا جو چندوسی نواسیوں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا بہت سے آدمی اپنے مکان و دوکان چھوڑ کر جاری بھجن منڈلیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ کئی دوکاندار تو درخواست کر کے بھجن منڈلیوں کو ٹھہراتے اور بھجن سُنتے تھے۔ اور بہت لوگ یہ کہتے ہوئے سُنائی دیتے ہیں کہ وہ وید جو برہمنوں نے لوپ کر دیئے تھے اور جنکے منتر مول لیکر بھی یہہ اچھی طرح نہیں سُناتے تھے۔ وہی ہیں آریہ جو آج ہیں گھر بیٹھے سُناتے پھرتے ہیں غرضیکہ اس طرح بھجن گاتے ہوئے ایک بڑے ہجوم کے ساتھ آریہ لوگ استھان جلسہ میں داخل ہوئے۔ اور اگرچہ اسوقت اُپ پرتی ندہی سبھا کا جلسہ ہونیکی وجہ سے پروگرام میں لکچروں کی تجویز نہ تھی۔ مگر موقعہ مناسب جانکر خاص استریوں کے لابھ کارتھ دو ویاکھیان کرائے گئے۔ جنکی اطلاع پرتھک استریوں کو ایک روز پہلے دی گئی تھی۔ اول ویاکھیان میں پنڈت شیو پرشاد جی نے استری شکشا کی آوشیکتا پر بہت اُتمتا سے وکتتا کی اور ثابت کیا کہ استری شکشا کے بنا ہماری تمام ترقی ادھوری ہے۔ بلکہ ہم استریوں کو مورکھ رکھ کر خود کسی قسم کی ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ اور بہت سے پرمان دیکر انہوں نے درشایا کہ کس طرح پراچین زمانہ میں استریاں ودوان ہوا کرتی تھیں۔ اور تمام کاریوں میں پُرش کی مددگار و صلاح کار ہوتی تھیں۔ اسکے بعد ٹھاکر مہابیر سنگھ صاحب نے استریوں کی ورتمان دشا کا فوٹو کھینچکر بتلایا کہ استریوں کو مورکھ رکھنے کے باعث کس طرح ہمارے گھروں میں آجکل اپریتی

داشانتی مسلی رہتی دکو لاہل بچارتا ہے اور کسطرح یہہ مورکھ ایک ایشور سچدانند کو چھوڑکر پتھر پیر سجد - بھوت - پریت مسان آدمی کو پوجتی پھرتی ہیں - اور بجائے اوتم بھجن گاکر من پرسن کرنے کے گندی بےہودہ گیت گاکر اپنے دادر دو کے آچین کو بگاڑتی ہیں - ٹھاکر صاحب کا طرز تقریر ایسا عمدہ تھا - کہ بیچ بیچ میں خوب ہنساتا اور دلوں پر اثر کرتا جاتا تھا - اسکے بعد چند بھجن ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی - اسوقت تعداد حاضرین ۳۰۰ سے کم نہ تھی -

دوپہر کے بعد کی کارروائی دہرم چرچا سے شروع ہوئی - اور قریباً دو گھنٹہ تک مختلف مضامین پر بحث ہوتی رہی - خاصکر اس وشے پر بہت بحث ہوئی - کہ گرہن کیسے ہوتا ہے - اور گرہن میں کھانے پینے میں کیوں دوش مانا جاتا ہے - تمام شنکاؤں کا جواب سکے متعلق ہوئیں - پنڈت دیوی سنگھ صاحب مرادآبادی - جیون لال شستری و ٹھاکر مہابیر سنگھ صاحب نے بہت معقولیت کے ساتھ سمادھان کیا - دہرم چرچا ختم ہونیکے بعد بابو پنڈدی کا کشٹر صاحب نے جوگاین ودیا میں مشہور ہیں ہارمونیم باجہ پر چند بھجن گائے - جسے حاضرین بہت پرسن ہوئے - بعد ازاں پنڈت دیو دت شرما ودیارتھی کا ایشور پرارتھنا پر ایک مختصر ویاکھیان ہوا - اسکے بعد ٹھاکر شیر سنگھ صاحب و پنڈت بدری دت جی نے ان تمام اعتراضوں کی بہت عمدگی سے تردید کی جو لوگ اکثر آریہ سماج پر کیا کرتے ہیں -

پنڈت بدری دت جی کے ویاکھیان کے بعد ٹھاکر مہابیر سنگھ جی کا ایک سم باسے بڑا جنگی ویاکھیان ہوا - جسمیں انھوں نے تمام مذاہب کا مقابلہ کرکے آریہ دہرم کی فضیلت دکھائی - اور بتلایا کہ کس طرح یہہ پاکھنڈی پوجاری - سید

مولوی و غیرہ اپنے مطلب سیدھی کیخاطر ہمکو گمراہ کرتے - توہمات میں پھنساتے اور راہ راست سے باز رکھتے ہیں - اور اثنائے لیکچر میں مسئلہ کرامات کی بھی خوب تردید کی - اور شق القمر انگلی پر پہاڑ کا اوٹھانا - کماری سے بنا سپرش پُتر شنستان کا اوتپن ہونا مردہ کا زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ معجزات کو ایک دوسرے کے مقابل معقول شہادت و عقلی نقلی دلائل سے جھوٹھا ثابت کیا - اسکے بعد سوامی برہمانند جی کا استری سکشا پر ایک پرجوش ویاکھیان ہوا جسمیں انھوں نے استری سکشا کی ضرورت کو ثابت کرکے ان تمام اعتراضوں کا جواب دیا ... جو اکثر کیا کرتے ہیں کہ استریاں پڑھکر غیر شخصوں سے خط وکتابت کرینگی - انہیں اعلیٰ تعلیم کا ادہیکار نہیں اور ہنوز وقت نہیں آیا - کہ انہیں اعلیٰ سکشا دیجاوے - سوامی جی نے علاوہ دلائل عقلی و نقلی و براہین زمانہ کی استریوں کے درشٹانت دینے کی زندہ مثالیں ان استریوں کی جو اس کل کے زمانہ میں اعلیٰ تعلیم کے بھوشن سے بھوشت ہوکر اُنتی کرگئی ہیں - دیکر ثابت کیا کہ یہہ سب اعتراضات غلط و پوچ ہیں سوامی جی کے لکچر کا بہت عمدہ اثر پڑا - اور ... سامعین کے دلوں میں ایکقسم کا جوش پیدا ہوا اسموقعہ پر چند صاحبان نے تحریک کی کہ استری مہاودیالہ جالندھر کے واسطے جسکا ذکر خیر سوامی جی نے اپنے لکچر میں کیا تھا - اپیل کرائی جاوے اور اگرچہ اوہکاریان سماج کا اسوجہ سے کہ یہہ اس سماج کا پہلا سالانہ جلسہ تھا - ہرگز ارادہ نہ تھا - کہ کسی قسم کی اپیل کرائی جاوے مگر چند صاحبان کی تحریک کرنے پر یہی اپیل کیئے جانے کی اجازت دی گئی اور چند منٹ میں

باوجودیکہ بڑے بڑے رئیس ساہوکار بہت تھے ہوجانیکے باعث جلسے چلے گئے تھے - مبلغ ... نقد جمع ہوگیا - اور مبلغ ... روپیہ کا وعدہ ہوا - ایک صاحب نے ایک پُستک سنسکرت کو مدی دان کی - جو مبلغ تین روپیہ کو فروخت ہوگئی اس طرح کل ... روپیہ ہوا - فہرست چندہ دہندگان کے واسطے مشتہر ہونیکے علیحدہ اپیل ہوگی -

اسکے بعد منتری سماج نے سماج کی رپورٹ پڑھکر سنائی - جسسے واضح ہوتا تھا کہ باوجودیکہ یہانکے پورانکوں نے آریہ سماج کے کام میں مختلف اقسام کی مشکلات و رکاوٹیں ڈالیں - اور آریوں کو طرح طرح کے دکھ دیئے - یہاں تک کہ انپر جھوٹھے الزام لگاکر انہیں کارا گھر بھیجا جاتا - مگر ایشور کی کرپا سے آریہ لوگ شانتی سے ان تمام کشٹوں کو سہن کرتے ہوئے اپنے تمام کام نیم انوسار کرتے اور ہر معاملہ میں پرماتما اور ست کی مدد سے کامیاب ہوکر اپنا راستہ نکالتے گئے جسکا ثبوت یہہ سالانہ جلسہ تھا - جسمیں وہ بہت سے اصحاب جو کسی وقت پاکھنڈی پوجاریوں کے بہکائے ہوئے آریہ سماج کے برعدہ ہی تھے شامل تھے - نہ صرف شامل ہی تھے بلکہ آریہ سماج کے کام کو سراہتے اور اسکے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے تھے - اخیر میں بابو پنڈدی کا کشٹر صاحب نے کھڑے ہوکر ایشور پرارتھنا کے بھجن گائے اور آرتی کی - اور شری مہارانی وکٹوریہ جی و برٹش راجیہ کا دھنیاد ہوکر جلسہ برخاست ہوا اسوقت تعداد حاضرین ۱۸۰۰ سے کم نہ تھی اور علاوہ اسکے بہت سے صاحب آئے اور تھوڑا بہت لکچر سنکر چلے گئے - اسوقت بہت سی جیبی چھوٹی آریہ دہرم سمبندہی پستکیں مفت بانٹی گئیں اور آریہ لوگ اپدیش کا نے ہوئے

اور مبارکباد کے بھجن پڑھتے ہوئے اپنے نواس ستھان کو واپس آ گئے - پرماتما کی کرپا سے ہمارا یگ نہ بگھن بخوبی تمام سمپورن ہوا اور وہ کامیابی ہوئی جسکی ہمیں ہرگز ہرگز امید نہ تھی اور ۲۲ نئے سبھاسد درج رجسٹر ہوئے جنکے نام جلسہ کی سماپتی پر سنائے گئے -

دھن ہیں پرماتما سرب دیا یک سرب شکتیمان جو اپنے بھگتوں کی سروداکشا دھیان کرتے ہیں - یہہ انہیں کی کرپا اور انوگرہ تھی کہ ایسے بردوہ اور مخالفت کے درمیان آریہ سماج کے مشن کو اسقدر کامیابی ہوئی اور دراکھشن جو وہی دانت پیستے اور ہاتھ ملتے رہ گئے -

اوم شانتی شانتی شانتی

راقم جیون مل منتری آریہ سماج چندوسی

بدھواؤں کی ہمدردی

مہاشہ اڈیٹر صاحب نمستے
سطور ذیل کو سونٹے قلم سے نوٹس میں جگہہ دیجئے - عین نوازش ہوگی -

جن بدھوا استریوں کو اسوقت مصیبت میں پڑا ہوا دیکھہ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے انکی طرف ابتک کچھہ بھی توجہ نہیں ہے - یہاں پر چند قوم کے آدمی مثلاً گوڑ برہمن اگروال ویش قدیمی دسہ کھتری ایسی بدھواؤں کے ساتھہ شادی کرنے کو تیار ہیں کہ جنکی شادی صغر سنی میں ہوئی ہو - جن صاحبوں کو یہہ سنبندہ کرنا منظور ہو - وہ بھگوتی پرشاد سکرٹری آریہ سماج بلند شہر سے خط وکتابت کریں

راقم بھگوتی پرشاد سکرٹری آریہ سماج بلند شہر

آریہ بھائیو کیا اسکو آپ نہیں پڑھ گئے

سجن جنو آپ کو گیات ہوگا کہ ۲۷ ماہ جولائی ۱۹۱۳ء کو لالہ چرنجی لال آریہ اپدیشک کا دیہانت ہوا تھا - ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۱ بھادوں سمت ۱۹ ب جنکے پاٹھہ کرنے تھے آپ کو ودت ہو چکا ہے - کہ ملتان پشاور ڈیرہ غازیخاں لاہور وغیرہ آریہ سماجوں نے چرنجی لال میموریل فنڈ قایم کرنے کی تحریک شرومنی پرتی ندہی سبھا پنجاب میں کی تھی - جسکا آشا یہہ تھا کہ مرحوم کی پتنی اور بچوں کی گذران کا بندوبست سبھا نو کیطرف سے کیا جاوے -

ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۵ - اگہن سمت ۱۹ ب میں آپکو جتلایا گیا ہے کہ تین ہزار روپیہ کا سرمایہ اکٹھا کرنا پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ضروری سمجھا ہے - اس رقم کے سود سے چرنجی لال کی پتنی اور بچوں کی پرورش ہوسکتی ہے -

پیارے ویدک دھرم کے پرچارکو - آریہ سماج کے ہتیشیو - پرلی ادہکار کے نیم کو سمجھنے والو - دہرم کے اپدیشک چرنجی لال کی کوشش آپ کو سمرن ہوگی - آپ کو یاد ہوگا کہ کس پرکار سے معمولی یوگتا رکھتے ہوئے سرب سادہارن کے کانوں تک ویدک دھرم کی جے دھنی اس مہاویر نے پہونچائی تھی - گرمیوں کی تپش اور سردیوں کے جھکولوں میں دہرم کا لگاتار اپدیش کرنا ہمارے مرحوم بھائی کے دلی اتساہ کا سبق ہمیں پڑھا رہا ہے - کیا اُنکی بھولی بھالی مردانہ صورت اور گرجتی ہوئی عام فہم آواز کو آپ نو مہینے کے اندر ہی بھول گئے ہیں - کیا جسوقت آپ اپنے بال بچوں میں بیٹھہ کر آنند پوربک بھوجن کہاتے ہیں - آپکو اُس سمے اپنے مرحوم بھائی کے یتیم اور افلاس زدہ ہونیکے بچوں کا کبھی خیال آتا ہے - کیا آپنے کبھی سوچا ہے کہ اُس مہاویر دیدان کے بیچارے ننھے بچے بھوکھے تڑپتے ہوئے اپنی بیکس ماں کی گود میں مایوسی سے سر ڈالے ہوئے پڑے رہے ہیں - کیا آپکے صرف کانوں میں اُسکی پتنی کی چپ چاپ گریہ زاری کے شبد کی گونج نہیں پہونچتی - کیا شاید آپ ایسے سنگدل تو نہیں ہو گئے - کہ گونج کو محسوس کرتے ہوئے بھی مون دہارن کیئے جاتے ہیں - بھلا بتاؤ تو سہی کہ اُس دھرم وشواسی کے ننھے بچوں کا بجز آپ کے کون خبرگیری کرسکتا ہے - جس مرد نے آپکے دہرم پرچار کی خاطر سیوا شکتی اپنی یوگتا انوسار سب کچھہ نثار کر دیا - اُسکے بچوں کو کیسی اوزعریبی کی حالت میں تڑپتے ہوئے آپ دیکھہ سکتے ہو - انکی محبت اور ہمدردی کا گیت گانے والو اُٹھو - اناتھوں کی خاطر اناتھہ آلے بنانیوالو جاگو - دہرم کے بہادرو - اور ساتوک دھن کی اہمیت جاننے والے آریہ بھائیو اپنے آتما سے ایکانت میں دومنٹ کے لیئے سوال تو کرو - کہ ہمارا کیا فرض ہے - کیا چرنجی لال اپنی زوردار آواز سے آپکے پاس اپنے

اناتھ بچوں کی خاطر اپیل کرنے اُٹھا۔ جسکے لیئے آپ نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے بھائیو اپنے بھائی کے اناتھ بچوں کی پرورش کرنا تمہارا ہی تو فرض ہے۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آپکے ہمدردی کے رزولیوشنوں پر وچار کرتی ہوئی آشا باندھ رہی ہے کہ جس اُتساہ سے اپنے بھائی کی بیوقت موت پر اظہار ماتم کیا ہے۔ اُسی اتساہ سے آپ اُسکے میموریل فنڈ کو پورا کرنیکا جتن کرینگے۔ اس کار خیر میں توقف نہ کرنا۔ بھائی کے اناتھ بچوں کا پالن اپنے بچوں کا پالن سمجھنا۔ اور اُسوقت تک دم نہ لینا جب تک کہ یہہ سماچار نہ سن لو کہ مرحوم کے بچے پیٹ بھر کر جیون بتیت کر رہے ہیں۔

آپکا سیوک

آتمارام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

انگریزی میں ویدک دھرم کی کتابوں کی ضرورت

نمستے۔ آپکے پرچہ مطبوعہ ۲۳۔ مارچ ۱۸۹۴ء میں درج تھا کہ ”سوامی بیبکانند پرمہنس امریکہ دیش میں آریہ دھرم کا پرچار کر رہے ہیں“ اور آپکی اس تحریر کی تصدیق انیس سٹار میرٹھ مطبوعہ ۲۴۔ مارچ بھی کرتا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ”امریکہ دیش میں ۲۰ ہزار آدمیوں نے آریہ دھرم قبول کیا“ چنانچہ انہی کے متعلق ایک مضمون بعنوان

Hinduism in America

اخبار ”محمڈن“ میں جو کہ بزبان انگریزی مدراس شہر سے نکلتا ہے (پرچہ امسال ہے) چھپا ہے آپ خود اُس آرٹیکل کو پڑھکر نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ آجکل دیگر اہل مذاہب ویدک دہرم کو کیا سمجھ رہے ہیں۔ اور کس نظر حقارت سے دیکھ رہے ہیں۔ اس آرٹیکل کو پڑھکر جو اثر اہل امریکہ کے دل پر پڑیگا۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ نامہ نگار اخبار محمڈن بڑی سنجیدگی سے ویدک دہرم کو تین جگہہ تقسیم کرتا ہوا (عناصر پرستی دیوتا پرستی۔ بُت پرستی) دریافت کرتا ہے کہ اہل امریکہ نے ان پرستیوں میں سے معلوم نہیں کونسی اور پرستی“ پسند کی ہے۔ جس نے اُنکے دل پر اسقدر اثر ڈالا ہے۔ علاوہ اسکے نامہ نگار یہہ بھی کہتا ہے کہ ” اندر دیوتا کو خوش کرنے کے لیے ہوم کرنا تاکہ بارش کرے گھوڑے و بکری کو مار کر یگ کرنا اور دیوتوں کو خوش کرنے کے لیے مردوں کو گھی سے جلانا وغیرہ وغیرہ سے اہل امریکہ کو ازانجملہ کونسی پسند خاطر ہے“ نامہ نگار ویدک دہرم کے متعلق جسکو وہ ہندوازم کے نام سے پکارتا ہے اور کئی ایک غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ جس سے بخوبی ظاہر ہے کہ سب سے اول و قدیم مذہب (ویدک دہرم) سے خود نامہ نگار بالکل لاعلم و مجہول ہے۔ نہیں معلوم کہ ایسے لوگ کسطرح بے نیچے دیگر دوسرے مذہب کے کلے ایسے نقائص و الزام کیونکر گھڑتے ہیں جنکا نام و نشان تک بھی انمیں نہ پایا جاتا ہو۔ اور بغیر کسی مستند کتاب کے حوالہ کے وہ بیسر پیر کی اُڑا لیتے ہیں۔ جس سے نتیجہ ہی کیا نکلتی ہے۔ اسکو واجب تھا کہ مذکورہ بالا الزاموں کو کسی معتبر کتاب سے جسکو سوامی بویکانند مانتے ہیں ثابت کرنا۔ ورنہ بے وجود بات کو سر پر اُٹھا کر بنا دی کرنا اور عدم واقفیت سے بے سوچے سمجھے سنا سنا کر وہ باتیں مچا کر۔ اپنی لاعلمی و ناتجربہ کاری عوام الناس پر ظاہر کرنے سے چپ رہنا ہی بہتر تھا۔ ہاں اگر اخباروں میں مضمون دیکر نام نکالنا چاہتے ہیں تو دوسری بات ہے لیکن پھر بھی راستی کو ہاتھ سے نہ دینا خرط انسانی ہے۔

ذرا آگے چلکر نامہ نگار لکھتا ہے کہ ”مذکورہ بالا باتیں جو ہینے ہندوازم کے بارے میں لکھی ہیں وہ اس ملک (ہندوستان) کی موجودہ ہندوازم کی جان ہیں۔ پھر سوامی صاحب انکو چھپا کر رنگ آمیزی کر کے ہندوازم کو دوسری مصنوعی شکل میں کسواسطے ظاہر کرتا ہے۔ اور کالا پانی عبور کر کے یہ اپنیشت کا بوجہ سر پر اُٹھا کر کیوں ایسے مذہب کی وعظ کرتا ہے۔ جو کہ آجکل کے موجودہ ہندوازم سے بالکل مختلف ہے۔ وغیرہ وغیرہ“ القصہ اس قسم کی اور بہت سی است باتیں لکھی ہیں جو آپ خود پرچہ مرسلہ سے مطالعہ کریں گے۔

اصل میں ویدک دہرم (جسکو وہ ہندوازم کے نام سے پکارتا ہے) کے بارے میں نامہ نگار کی عدم واقفیت قابل الزام نہیں۔ کیونکہ یہہ لوگ ویدک دہرم اور موجودہ ہندوازم میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اور انکی غلط فہمی دور کرنے کے لیئے کوئی ذریعہ بھی ایسا نہیں جس سے وہ اپنے خیال کی تصحیح کر سکیں۔ میری رائے میں سب سے ضروری اور پہلا اُپاد یہہ ہے کہ سماج کی طرف سے ایک عمدہ اور قابل ضرورت چہ

(اخبار) بزبان انگریزی ہونا چاہیئے - تاکہ دوسری بڑی بڑی انگریزی اخبارات میں جو مضامین وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں جواب باصواب دیکر اُنکی غلط فہمیاں دور کرتا ہے اسکی بابت مجھہ کو بخوبی یاد ہے - کہ ایک دفعہ آپکے اخبار دھرم پرچارک میں لکھا ہوا تھا کہ ایک ایرین نامی اخبار انگریزی بھاشہ میں کلکتہ سے نکلنے والی ہے - جسکا آج تک کچھہ پتہ نہیں لگا کہ کیا ہوا۔ ویدم سماجک کتب کا انگریزی بھاشہ میں ترجمہ ہونے کے بارے میں پیشتر بھی کئی دفعہ آپکے اخبار میں بحث ہو چکی ہے - لیکن ہائے انت شوک ہے - کہ کسی لائق سماج یا پرتی ندھی سبھا نے بھی اب تک اس طرف توجہ دیکر ہیرا دپکارنی سبھا کو خواب غفلت سے نہیں جگایا اور نہ پرتی ندھی سبھا نے خود ہی سماجک پُستکوں کا انگریزی بھاشہ میں ترجمہ ہونے کی ضرورت کو محسوس کیا ہے - آپ اس تنگ کی ڈوبی ہوئی حالت پر ترس کہاکر ایک دفعہ پھر اسبات کی تحریک کریں - شاید ہے تنگ کے بہاگ اودے ہو جائیں - تو تعجب نہیں - اصل میں سچ پوچھو تو اس مشکل کو حل کرنے کے لیئے اخباروں میں لگاتار مضامین نکلنے چاہئیں -

مینے اُس نامہ نگار کے مضمون کا جواب اُس پرچہ محمڈن میں اپنی بڑہی الوسا۔ دیا ہے اگر طبع ہوا تو آپکے ملاحظہ کے واسطے ارسال خدمت کرونگا -

واضح ہو کہ اسی قسم کا ایک مضمون اخبار پانیر Pioneer الہ آباد میں بھی نکلا ہے - جسمیں ثابت کیا کہ رگ وید و منوسمرتی میں سے ثابت ہوتا ہے - کہ پچھلے لوگ گوشت گائے عام بخوشی کہاتے ہے بلکہ ان میں کثرت سے رواج تھا - اس کے ثبوت میں رگوید کا منتر و منوسمرتی وغیرہ کا حوالہ دیا ہے -

الراقم
آپکا خیرخواہ ہربنس رائے شرما از ماڈیلہ

مظفرآباد ریاست کشمیر

نستے - براہ مہربانی ذیل کی چند سطور کو اپنے بیش بہا اخبار میں جگہہ دیکر مشکور و ممنون فرماویں -

میں نے چند اور اصحاب کی مدد سے قصبہ مظفرآباد ریاست کشمیر میں ایک آریہ سماج قائم کیا ہے - جسمیں کہ تقریباً ۲۰ کے ممبر ہیں لیکن سماج ہذا میں سوائے دو تین صاحبوں کے کوئی ایسا شخص نہیں ہے - جو کہ اچھی طرح ویاکھیان (لکچر) دے سکتا ہو - اسواسطے میں اُپدیشک بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں - جب وہ کشمیر کی طرف تشریف لیجاویں تو ضرور اس قصبہ میں بھی ویدک دھرم کا پرچار کریں -

راقم آپکا داس کہدیال طالب علم سوئم مڈل مشن سکول راولپنڈی سکنہ مظفرآباد

تعجب

میں نے ۲۲ - فروری ۱۹۲۴ء کو سردار سائیں سنگھ بٹالوی و دیگر صاحبان کی خدمت میں التماس کیا تھا کہ فی تولہ سرمہ میں ممیرہ از روئے علم طب یا بیدک یا ڈاکٹری کسقدر (وزن میں) داخل کرنا چاہیئے - نہ کہ میرا یہہ سوال تھا کہ سردار صاحب کے سرمہ میں کیا کیا اجزائے داخل کیئے جاتے ہیں - مگر مورخہ ۱۶ - مارچ ۱۹۲۴ء سردار صاحب کے منیجر کی طرف سے جواب پایا گیا - کہ بے وقوف سے بے وقوف سیڈلیمن کے موجد سے نسخہ دریافت نہیں کر سکتا - میں نہایت ہی حیرانگی میں ہوں کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان -

میں امید کرتا ہوں کہ پیارے صاحب اپنی غلطی کو تسلیم کرکے میرے اصل سوال کے جواب سے سرافراز فرما کر مشکور فرماوینگے - اور اگر دوسرے صاحبان بھی جو اسکے استعمال سے واقف ہوں - اخبار ہذا میں مطلع فرما کر ممنون فرماویں -

آپکا داس
پنڈت لسبنت رام بٹالوی محلہ سونیاں

امرتسر آریہ سماج

آج واقعہ ۶ - ماہ مئی ۱۹۲۴ء کو ہفتہ وار پرارتہنا واپاسنا آریہ سماج امرتسر میں ہوئی - بعد گائے جانے بھجن پنڈت دھرم چند پردھان سماج مذکور نے اوپاسنا کرائی جسکے ذریعہ سب نے نرنکار ایشور سے من کی شدھی اور دھرم کی بردہی کے لیئے پرارتہنا واپاسنا کی - پھر بھجن گاین ہو کر پنڈت گوری شنکر صاحب سابق اُپدیشک ممالک مغربی شمالی وحال ملازم ریاست اودے پور ماواڑ نے ایک منوہر لکچر شبھ کرم کے بارے میں دیا - جسمیں آپنے بتلایا کہ انسان اور حیوان میں کونسی چیز زیادہ ایشور کی شکتی سے پیدا کیگئی ہے - اس چیز سے آپکی مراد بچار شکتی تھی - آپنے بتلایا کہ بچار سے انسان کیا کچھہ اوپکار دنیا میں کر سکتا ہے - ورنہ کیا فائدہ ہے کہ انسانوں پر کتابوں کا بوجھہ ڈالا جاوے - بطور اس جانور کے جو کہ بالکل نہیں سمجھہ سکتا - کہ اسپر کیسے کیسے رتن اور قابل قدر

چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ انسان اپنے منصب و فرائض کو سمجھ کر کام کرے۔ اور تمیز حالی کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اسی ضمن میں آپنے ودیا یعنی حصول علم کیونکہ

بے علم نتواں خدا را شناخت

کے لیئے نہایت تاکید کی۔ اور اسکی ماہیت کو سمجھنے اور اسپر عامل ہونے کے طریقہ نہایت واضح طور پر بیان کیئے۔ جن سے سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ پنڈت صاحب بباعث پرائیوٹ کام کے کچھہ دن یہاں قیام رکھینگے امید ہے کہ ان ایام میں آپ اپنے ایسے ادیوگ سے کرتارتھہ کرینگے۔ بعد شکریہ کے جو لالہ کرمچند صاحب بی اے نے ادا کیا تھا کارروائی ختم ہوئی۔ ہمارے سماج کے ہونہار جوان ممبر لالہ صاحب ممدوح نے جہاں اپنی تعلیم کو اعلیٰ درجہ کی معراج پر پہنچانے کے لیئے کوشش کی تھی۔ وہاں آپ اب لوگوں کی طاقت کو بڑھانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لالہ صاحب ممدوح کو اہالیان سماج ہر ہفتہ کو کافی موقعہ دیا کریں تاکہ وہ ایک لائق ویاکھیان داتا ہو کر ہماری آئندہ امیدوں کو اعلیٰ درجہ کا معراج بخشیں۔

اسکے بعد ماسٹر آتما رام صاحب نے دربارہ اکتر کرنے بحساب ۴ہ سالانہ چندہ ہر ایک ممبر سے واسطے اوپدیشک فنڈ بموجب تجویز پرتی ندھی سبھا پنجاب کے الاونس کیا۔ اور فرمایا کہ فی الحال ایک سب کمیٹی مفصلہ ذیل اصحاب۔ ماسٹر آتما رام صاحب۔ لالہ دیو دیال صاحب سب اوورسیر موہن لال شرما کی اس مطلب کے لیئے نامزد کیگئی ہے۔ اور پھر مستقل طور پر باضابطہ کمیٹی قائم کیجاویگی۔ سردار گوپال سنگھ صاحب ممبر

آریہ سماج امرتسر دھنت اکال سنگھ صاحب نے مبلغ پانچ روپیہ بتقریب شادی خود کنیا مہاودیالہ کی مد میں دان کیئے۔ چھہ دیگر صاحبان نے درخواستیں واسطے ممبری آریہ سماج کے داخل کیں۔ حالت سماج مذکور روبہ ترقی ہے۔ عہدہ داران سماج اسی طرح کوشش کرتے رہے تو بہت کچھہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ یہہ کارروائی اس ہفتہ کی تھی جو عرض کیگئی۔

آپکا داس
(م۔ ل شرما)

التماس

پریہ مہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے۔ آپکی سیوا میں نویدن ہے کہ ایک نوجوان مسمی رگھناتھہ بھگشی برہمن باشندہ چوہیر ضلع کلادہ علاقہ ممبئی عمر قریباً ۲۴ سال مورخہ ۲۹۔ اپریل سے اسجگہ آیا ہوا ہے۔ اسکی زبانی سنا یہہ نہیں ہے کہ اسکے ہردے میں ویراگ آتین ہوگیا ہوا ہے اور آریہ سماج کی فضیلت اسکے روم روم میں رچی ہوئی ہے۔ کئی ایک دھنادہ پنتھوں نے ہزاروں روپیہ کا دنیاوی لالچ دیکر اسکا سر منڈوانا چاہا (یعنے چیلا بنانا چاہا) مگر اس ایشور کے سچے پریمی نے سنسار کو ناشوان اور دنیا کو چند روزہ جان کر آریہ سماج کے عالمگیر متبرک اصولوں کو گرہن کرنا اور ملی شردھا سے سنیاس دھارن کرنا چاہا۔ یہہ شخص بھاشا بخوبی لکھہ پڑھہ سکتا ہے اور قدرے سنسکرت بھی اور فی الحال لیکچر بھی دے سکتا ہے۔ اگر آریہ سماجیں اپنی

معمولی فراخ حوصلگی کو کام میں لاویں اور اسکے واسطے ویدک تعلیم کا کوئی انتظام کر دیں تو زہے قسمت۔ سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کی مدد ہتائی اور ست دھرم کے سچے وشواس کی بابت منکر آشنا بندہ جاتی ہے کہ وہ پھر بھارت اپنی اصلی حالت میں پھر آتا ہوا نظر آئیگا۔ خاصکر منتری آریہ سماج سکھر۔ جالندھر۔ فیروزپور کی خدمت میں نویدن ہے کہ ضرور ہی کچھہ نہ کچھہ انتظام کریں اور جواب سے مطلع فرما دیں۔ اور تینوں سماجوں کے جواب کے انتظار تک امید ہے کہ اس تعفر کو اسجگہ روکا جاویگا۔

الراقم آپکا داس۔ چوتھہ رام سکندر
منتری آریہ سماج خان پور

رزولیوشن کچھوالی آریہ سماج

چٹھی لاہور سماج دربارہ فیصلہ مینجنگ کمیٹی کالج نسبت لاہور سماج پیش ہو کر باتفاق رائے فیصلہ ہوا کہ یہہ سماج پرانا و اصلی سماج اسکو مانتا ہے۔ جسکے پردھان اسوقت ماسٹر درگا پرشاد جی ہیں۔ اور اس سماج کو کالج سوسائیٹی میں مستحق ریپریزنٹ کا سمجھتا ہے۔

ضرورت

ایک مڈل پاس شدہ یا انٹرنس فیل کی ضرورت ہے (جو سنسکرت و انگریزی پڑھائے گا) جسکو معقول تنخواہ دیجاویگی اور درخواست کنندہ آریہ خیالات کا و سچے سیرت ہو اور کم سے کم کسی سماج کا ممبر ضرور ہو۔ اگر ممبر ہو تو ترجیح دیجاویگی۔ مستقل طور پر اسکول بمقام سیپی رہیگی۔ درخواستیں بھی لکھکر آنی چاہئیں۔

المشتہر ڈاکٹر ہرداس رام سیپی ضلع ملتان

ساماجک خبریں

آکسفورڈ یونیورسٹی میں زبان سنسکرت کی کتب درسیہ میں ٹرمینالوجی آف ویداس

Krinnology of Vedas

مُصنفہ مرحوم پنڈت گورودت صاحب ایم اے شامل کیگئی ہے۔ علم سنسکرت کی یہ پہلی کتاب ہے جسکی ایسی وقعت ہوئی۔ انہی ایام لالہ سری رام کرنال نو اسی سبھاسد آریہ سماج لاہور کے پتر کا نام سنسکار لاہور میں ویدوکت ہوا۔ لالہ صاحب نے پانچ روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیے۔

۳۰۔ اپریل کو ڈاکٹر پرمانند جی ممبر انترنگ سبھا آریہ سماج لاہور کے پتر کا منڈن سنسکار ویدوکت ہوا۔ لالہ صاحب نے کُل ساماجک بھائیوں کو پریتی بھوجن کرایا۔

بنگالہ میں پنچ ذات کے ہندو حقارت سے مسلمان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پرتی ندہی سبھا بنگال بہار کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

صوبہ مدراس کے ایک مقام کروڑ میں ایک ویدک سکول جاری ہوا۔

شاہپور سماج کے اُتسب پر چھ روپیہ ویدک کالج کے لیے جمع ہوا۔ ایکا مفصل حال آریہ پترکا کے صیغہ مراسلات سے معلوم ہوا کہ اس سماج نے ویدک پرچار اس وجہ سے بند امانت جمع کروا دیا ہے۔ کہ بالفعل ویدک کالج میں ایک ہانی کارک جھگڑا پڑا ہوا ہے۔

لالہ بخشیش رام پردھان آریہ سماج میانی لور کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور لالہ صاحب نے للعہ روپیہ بابداد مختلف فنڈات دان دیا۔

شاہپور آریہ سماج کا جلسہ ۱۵۔ مارچ کو کامیابی سے ختم ہوا۔ عہ دیانند کالج لاہور اور عہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر اور عہ یتیم خانہ فیروزپور کے لیے جمع ہوئے۔ اور آئندہ کے لیے مفصلہ ذیل انتخاب ہوا۔ سیٹھ رادھا کشن پریزیڈنٹ لالہ ہری رام وائیس پریسیڈنٹ۔ پنڈت کوٹو مل سکرٹری۔ لالہ چندرام اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ رام دھیارام خزانچی۔ لالہ جگت رام۔ لالہ ٹھاکر داس۔ لالہ پربھدیال سردار جوالا سنگھ پنڈت جے رام ممبران انترنگ سبھا۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے مشن فنڈ کی تجویز جو لالہ تولارام نے پیش کی ہوئی تھی۔ کہ ہر ایک ساماجک ممبر سے اس فنڈ کی امداد میں ۱ سالانہ لیے جایا کریں۔ پاس ہوئی اور لاہور آریہ سماج نے اسکی کاروائی شروع کر دی ہے۔ اور سماجوں کو بھی کر دینی چاہیے۔ اور نیز اسی سبھا میں لالہ تولارام اسسٹنٹ سکرٹری اور لالہ رام کرشن اسسٹنٹ خزانچی پرتی ندہی سبھا کے قرار پائے۔

چونکہ لکھنؤ شہر ایک بڑا بھاری ہے۔ اسلیے وہاں ایک سماج ہونے کی وجہ سے اکثر ساماجک ہفتہ وار جلسوں میں شامل ہونے سے محروم رہتے تھے۔ اسلیے ۳۔ مارچ ۱۸۹۶ء کو بابو رام پرشاد سنگھ ورما اور سوامی برہمانند جی کی کوشش سے ایک دوسرا سماج جسکا نام "شہر آریہ سماج لکھنؤ محلہ ڈیوڑھی آغا میر" رکھا گیا ہے۔ کھولا گیا۔ اور ادھکاریان بہ تفصیل ذیل مقرر ہوئے۔ بابو رام پرشاد سنگھ ورما سکرٹری۔ بابو گھنشام پرشاد ورما اسسٹنٹ سکرٹری۔ بابو رام نرائن ورما لائبریرین اور خزانچی۔ اور اسی سماج کے علاقہ میں بابو بنارسی داس صاحب رئیس اور بابو مدن لعل سٹیشن ماسٹر نے اپنے پتروں کا کرن ویدن و چوڑا کرم سنسکار ویدوکت کرائے۔ اور بابو مدن لعل نے عہ بابداد مختلف فنڈات دان دیا۔

جہانسی پنڈت لعل بہاری وائیس پریزیڈنٹ آریہ سماج جہانسی کی شادی پنڈت لعل چند دت کی پتری سے یکم مارچ کو ویدوکت ہوئی۔ پنڈت صاحب نے ۵ روپیہ مختلف ساماجک فنڈات کی امداد میں دان دیے۔

ڈاکٹر کالکا داس جی کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ۲۹۔ مارچ کو ویدوکت ہوا۔

۱۴۔ اپریل کو لالہ پیارے موہن کے پتر کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور دو روپیہ دان ہوئے۔

۱۸۔ اپریل کو یگیوپویت سنسکار لالہ گردھاری لال خزانچی کے تین پتروں کے ویدوکت ہوئے اور لالہ صاحب نے تمام ساماجک بھائیوں کو پریتی بھوجن کرایا۔

سردار چیت سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے تین ہزار روپیہ اینگلو ویدک کالج کو ایک وظیفہ مقرر کرنے کے واسطے دیا ہے۔

بابو رادھا کشن صاحب سب پوسٹ ماسٹر ڈگگھر نے مانس کا کھانا چھوڑ دیا۔ اس خوشی میں انکے والد نے ایک روپیہ اور لالہ نانک چند سکرٹری نے دو روپیہ بخوشی تولید گی فرزند بابو رادھا کشن کے کل تین روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کے لیے دان دیے۔

سوامی آتمانند جی نے اس سماج میں ماہ اپریل ۱۸۹۶ء میں دو لیکچر دیے۔ اور پھر فیروزپور

روانہ ہوتے۔

تازہ خبریں اور رائیں

اکال گڈہ میں دو حقیقی بھائیوں نے اپنی عورتوں کا آپس میں تبادلہ کر لیا۔ وجہ یہ کہ بڑے کی عورت چھوٹی تھی اور چھوٹے کی بڑی۔ اپنے بڑے نے بڑی اور چھوٹے نے چھوٹی لے لی۔ خاصے رہے۔

ایک انجنیر نے اس پل کا نمونہ تیار کیا ہے جو لنکا اور ہندوستان کے درمیان بنایا جاویگا۔

پٹیالہ اگزیکٹو انجنیر محکمہ نہر پٹیالہ کا دفتر آگ سے بالکل خاک سیاہ ہو گیا۔

دارجیلنگ میں ایک عورت ریلوے گاڑی میں ایک معصوم بچہ ایک مسافر عورت کو پکڑا کر خود رفوچکر ہوئی۔ اور اسوقت وہ لڑکا مسافر عورت کی گود میں پرورش پا رہا ہے۔

کشن گڈھ میں ایک ۸ سالہ بیوہ باہمی اسقاط حمل کے جرم میں گرفتار ہے۔ اور مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔

یونان میں زلزلہ (بھونچال) لگاتار آ رہے ہیں۔ آج تک بہت نقصان ہو چکا ہے۔

کلکتہ میں ۲۹۔ اپریل کو چٹھی رسانوں نے ایک میٹنگ اسغرض کے لیئے کی۔ کہ ہم پوسٹماسٹر کے ذریعہ جنرل پوسٹماسٹر کے پاس پہونچکر عرض کریں کہ کام تو سخت محنت اور ذمہ واری کا ہمارے سپرد ہے۔ اور تنخواہیں بالکل کم ہیں باوجود اس سختی کے وہ کام چھوڑنا نہیں چاہتے مگر داد رسی کے خواستگار ہیں شاید علاقہ رکھنے

ڈاکخانہ کے اور ادنیٰ درجہ کے ملازم بھی انکے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔

خبر ہے کہ سررشتہ تعلیم پنجاب کے اعلے افسر بعض میونسپل بورڈ سکولوں میں فن مختصر نویسی سکھلانے کی نسبت تجاویز سوچ رہے ہیں۔

مسٹر ڈکیس ایک مصور اور اعلیٰ درجہ کا نشی پچھلے سال کئی ہفتوں تک لاہور میں ٹھہرا تھا۔ ماہ اگست کو ان کے قلم سے لاہور کی نسبت ہارپرز میگزین میں ایک آرٹیکل نکلنے والا ہے۔

انبالہ میں وہاں کے روسا نے ایک شیشہ گری کا کارخانہ کھولنے کی تجویز کی ہے۔ اور اسکے واسطے ایک لاکھ کا سرمایہ بہم پہونچانے کے واسطے تجویز قرار پائی ہے۔ جو سو سو روپیہ کے حصول کے ذریعہ اکٹھا کیا جاوے۔

لوکل

اتوار کو آریہ سماج مندر میں متش سماج کا سالانہ جلسہ بدستور ہوا۔ پنڈت سری پت جی نے اول پاٹھ کرا کر۔ گو یہ آدمی بہانتر ہو سکا سے کتھا سنائی۔ اسکے بعد رائے پوہل صاحب مصنف نے جنکے مکان کی پرتشٹھا کا ذکر ہفتہ گزشتہ میں درج ہے۔ اپنے آپکو کسی آریہ سماج کے ممبر نہیں مگر سچے ہمدرد ظاہر کر کے کچھ چنئیں (دو پٹے) از کنیاپاٹ شالا کے واسطے دیں۔ اور آئندہ کے لیے دو روپیہ ماہوار چندہ دینا بھی منظور فرمایا جسمیں سے مبلغ چھ روپیہ تین ماہ کے بعد پیشگی عنایت فرمائے۔ ہم رائے صاحب کی فراخ حوصلگی اور ہمت کا دھنباد دیتے ہیں۔

اشتہارات

شائقین فوٹوگرافی

۱۲ آنہ

کتاب مجربات بدری کرشن چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ فوٹوگرافی سیکھنے کے لیئے اب کسی استاد کی ضرورت نہیں رہی۔ قیمت صرف آٹھ آنہ محصولڈاک ۔ دس یا دس سے زیادہ کے خریدار کو کمیشن دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے ملسکتا ہے۔

المشتہر کندن مل خزانچی میدہ کمپنی دہلی

استریوں کے گانیکے لائق

۱/۳

بھجن بالی بھگوتی چھپ کر تیار ہو گئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۳ ۔ درخواستیں میلارام کتب فروش سکنہ ہریانہ ضلع ہوشیارپور یا مینیجر ست دھرم پرچارک کے نام آنی چاہیئے۔

ضرورت

ایک انٹرنس انگریزی میں پاس یافتہ یا تو ممبر آریہ سماج کا ہو۔ یا آریہ سماج کے خیالات کا ہو۔ برائے تعلیم علیحدہ طور پر یعنی پرائیوٹ طور پر درکار ہے۔ تنخواہ معہ خوراک ماہوار ۱۰ روپیہ ملیگی۔ کام بمقام پہلو وال تحصیل انبالہ ضلع امرتسر کرنا ہوگا۔

درخواستیں بہت جلد اس پتہ پر آویں۔

بمقام بھاگو والہ تحصیل انبالہ
پاس لالہ متھراداس اپدیشک سکتری

میلہ بہ جنگی ماہی شاہ عنقریب ہونیوالا ہے آریہ سماج کمیریاں و آریہ سماج دسعیہ کو وہاں پرچار کر نیکی کوشش کرنی چاہیئے۔

مجربات فقیر

مجربات فقیر



رفیق ہمدم

جسکے گھر اولاد نہ ہو یا ایک دفعہ ہو کر دوبارہ نہ ہوتی ہو اسے ضرور استعمال فرما کر مشاہدہ قدرت کریں یہہ دوا نہایت بے نقصانی سے مجھے ایک عامل بزرگ سے جبکہ مین احاطہ بنگال مین سیاحت کرتا تہا ملی تہی جسکو اکثر دفعہ ازمایا گیا اپنے فوائد مین بے نظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال کرنیسے انشاءاللہ بفضل خدا ہو جاتا ہے قیمت صرف پانچروپیہ ۵؎ شعر یہہ دوا نہین دعا کے ہیہ منجانب اللہ شفا ہے یہہ

واضح بیان

خوبی یہ کہ دل کی جوانی ... ہر ایک طرح کی کمزوری کا ... عجیب و غریب ہے اور اگر اس بیماری ... مرض کا علاج جلدی اور پورے طور پر کیا جاوے تو تہوڑے دنوں مین ... علاج ہو کر ہر ایک طرح طرح کی بیماریان دور ہو کر ضعف بصر ... ضعف جگر وغیرہ مین ... فائدہ ہو جاتا ہے ... استعمال سے ... اگر مرض پرانا ہو گیا ہو تو دو ہفتہ مین کامل فایدہ ہو جاتا ہے قیمت ... صرف

[illegible]

المشتہر مینیجر اینڈ پروپرائیٹر اخبار سلطان ہند لکھنؤ

کہان ہین وہ لوگ جو اپنی بندر سنتے تو جا سکتے غریز رکھتے ہین

تاریخ شہادت

اردو زیر اعظم جناب نواب صاحب بہادر والی ٹانک

السلام علیک۔ آپکی مرسلہ دوائی تحفہ زندگی حسب ہدایت استعمال کی گئی۔ واقعی قابل تعریف ہو۔ علاوہ تیر بہدف ہونیکے پہلی ہی خوراک مین اپنا اثر تریاقی دکھا کر کمال درجہ کی طاقت بخشتا ہے بیشک اسی دوائی کا کام ہے۔ اگرچہ مین اشتہاری دواؤن سے بالکل بدظن ہوگیا تھا لیکن آپ کی دوائی کے استعمال نے مجھے یقیناً یاد دلایا ع ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست۔ مہربانی فرما کر ایک پڑیہ بعوض مبلغ روپیہ کے جناب معلی القاب جناب نواب صاحب بہادر والی ٹانک کے نام ارسال فرمادین

منشی مظفر الدین صاحب کلرک کالاڈھاکہ

السلام علیکم۔ روغن مرسلہ جناب استعمال کیا گیا۔ فی الحقیقت اسم بامسمی (روغن حیات) ہی ہے بہ صرف چند روز کے استعمال سے مجھے بہت آرام ہے مہربانی فرما کر ایک شیشی باخذ قیمت حامل رقعہ بذا کے ہاتھ بھیجدین۔ میرے ایک دوست کے لئے کو شدہ بہتی ہے والسلام

علاقہ اٹکی

صدہا سندات موجود ہین

اگرچہ آپ لوگونکی انصاف اور اختصار پسند طبیعتین طول طویل اور جوفروشی گندم نما اشتہارات کے معائنہ سے اکتا گئی ہونگی۔ لیکن براہ عنایت ایک نظر اسے بھی دیکھ لیجئے۔ اگر ہماری مجرب دوائین بلا ضرر بیش بہا جواہرات سے تولنے کے قابل ہوں تو خرید فرمائیے اور امتحان کیجئے

تحفہ زندگی

جسکے استعمال سے محظوظ ہو کر نواب صاحب عالم مرتبت سابق فرمانروائی مملکت لکھنؤ نواب واجد علی صاحب بہادر مرحوم نے استاد صاحب علیہ الرحمۃ کو انکے ہم وزن جواہرات و خلعت فاخرہ عنایت فرمائی تھی یہ عجیب و غریب جوہر مقوی موصوف بہ اکسیر اعظم اشرف الصحاری بوٹیونکا جوہر ہے جسکو ہر مذہب کے لوگ بلاتکلف ہر موسم مین استعمال کرسکتے ہین اس نادر جوہر کے استعمال سے بوسیدہ کو بھی سعید طاقت ہوتی ہو کہ بیان سے باہر ہے۔ بدن مین فربہی طاقت اور سچا رونق چہرہ مین شگفتگی اور بشاشت جو اس سے نمودار ہوتی ہے۔ وہ ہرگز کسی اور دوائی سے نہین ہوسکتی۔ قیمت عام سے صرف بیس روپیہ والیان ملک سے پچیس روپیہ

روغن حیات

ایام جوانی کی غلط کاریونکے کل نقائص بغیر کسی قسم کی شکایت پرہیز وغیرہ کے دور کرکے دوبارہ شباب و طاقت زمین بمنزلہ آب حیات کی ثابت ہوا ہے جب جنا اسکا استعمال فرماوینگے فائدہ بین مشاہدہ فرماکر لطف زندگی حاصل کرینگے قیمت فی شیشی

ہر ایک قسم کے دھو وغیرہ کی ثبت لاایتہ ہونی چاہئے

المشتہر مینجر اینڈ پروپرائٹر اخبار سلطان ہند لاہور

کیسی حیرت ہے مجھکو زلفیں تیری پھر کہاں رفتہ رفتہ



لطیف روغن عجیب الخواص خوشبو میں ... کی روح ہے۔ بعد غسل کے تدریجاً بالوں میں ... دن دونی رات چوگنی بڑھتی اور سیاہ ... مین علاوہ اسکے درد سر ضعف دماغ ... بصر زکام کو حکماً نفع کرتا ہے ... فی شیشی ۱؎ محصول علاوہ

رفیق الصحت



جن مستورات کے دودھ کم یا خراب پیدا ہوتا ہے انکے بچے اکثر امراض مختلفہ مین مبتلا ہوکر ضائع ہوجاتے ہین ہمارے کارخانہ مین ایک مجرب دوا تیار ہے جس سے دودھ زیادہ اور صحیح پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۲؎

قاطع سوزاک

سوزاک خواہ کیسی بدتر حالت مین ہو انشاء اللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے بالکل دور ہوجائیگا قیمت صرف عہ

انعام — انعام

جو شخص ثابت کرے کہ اسکو ہمارے ممیرے کے سرمہ سے بجائے فایدے کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو بیکیفیت لکھا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو کہ لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ ہر مرض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزی اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ روپیہ خالص مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ المشتہر پروفیسر میانسنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام

نامی سرٹیفکیٹ ہزار ہا سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن سپرنٹنڈنٹ آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر شیرہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ پروفیسر سرجری میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لعل گوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر سردار ریشپکھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ فٹن امبرہ۔ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید جمعہ شاہ شفاخانہ کسرنٹ زنگام عدن ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب مقام نرسنگھ پور ضلع بنگال شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادھم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ سنگرور ریاست جیند۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام اکلیرا ریاست چھپالاوار۔

جناب حکیم اسمٰعیل خاں صاحب پریذیڈنٹ میونسپل بورڈ و لوکل بورڈ مقام بہاولپور۔

جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر ریونیو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مقام بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر۔

جناب مسٹر بکٹ ایچو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔

جناب مسٹر ملفوظ حسین بہم صاحب بہادر کیل ہائی کورٹ مقام بمبئی۔

نوٹ انعام اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ اسکو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مورخہ ١٥ فروری ١٩٠٨ کو جمع کیا گیا ہے۔ پروفیسر میانسنگھ

سندر ہیم پرچا کری پریس جالندھر میں لالہ منشی رام سپلیٹ منیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ایشوریہ نیم کا پالن ہم سب الیسمین متر بھاؤ سے برتیں ایشوریہ نیم کا پالن

ओ३म्

ست دہرم پرچارک

جلد ہ

برور جمعہ جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہے				برور جمعہ جالندہر شہر سے شایع ہوتا ہے

مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر کی قابل دید بکاؤ کتابیں

ورن بیوستھا اردو — مصنفہ بابو بستی رام صاحب۔ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔ قیمت ۴

استری سُدہار اردو — استری سُدہار کے لیئے زور دار اپیل۔ قیمت ۱ مصنفہ

پرواریں آنند اردو — مصنفہ بخشی گوپال داس۔ اسمیں کہانی کے طور پر دکہایا ہے کہ پرواریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے۔ قیمت ۲

شاستراتھ جھنگ مگہیانہ — مصنفہ لالہ سودا یارام مختار عدالت۔ یہہ شاستراتھ سوامی پورنانند اور پوراتک پنڈتوں کے بمقام جھنگ مگہیانہ ہوا تہا۔ قیمت مجلد ۲

جیون پرپورن بھگت — اسمیں پورن بھگت کے اصل حالات بطور ناول لکھے گئے ہیں۔ مصنفہ لالہ دیوراج قیمت مجلد ۱۰

پرارتھنا پستک اردو — مصنفہ لالہ دیوراج صاحب۔ ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا۔ قیمت مجلد ۵

ایک دردناک نظارہ — ایک ناٹک کے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اردو استری سکشا کا ہونا ضروری ہے۔ مصنفہ لالہ دیوراج

چہتری کی پرتگیا

ہانس نشیدہ اردو

سنسکار نوگ اردو

رامچندر جی کا سچا درشن

امرت برشا اردو

ویراگ سبہا ولی

حصہ دوم

بہجن آنند اردو

سچ کو آنچ نہیں

ایک برا ۔۔۔ — مصنفہ لالہ ہرچند صاحب۔ کون ہرداہے کہ پھر آنسو پات نہ کرے۔ قیمت ۱

مصنفہ لالہ آتمارام صاحب۔ رانس پرچارک کے اعتراضات یکھتی اور ان کے توڑے ہیں۔ قیمت ۔ پادری لی فرمن کے اعتراضات کا جواب قیمت ۔ جوابات فاضلانہ ہیں۔ مصنفہ پنڈت لیکہرام

مصنفہ پنڈت لیکہرام۔ اسمیں پنڈت جی نے ثابت کیا ہے کہ رامچندر جی مہاراج بہلا ادہی تھے۔ قیمت ۔ ان بہجنوں میں چیدہ چیدہ بہجن سماج کے سالانہ جلسوں پر قیمت ۔ پڑہنے کے قابل ہیں۔

مصنف نے نہایت چیدہ چیدہ بہجن جمع کرکے لکھے ہیں۔ مصنفہ امر سنگھ کویتا نواسی قیمت

اسمیں ایک کالا صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مصنفہ پنڈت لیکہرام صاحب قیمت ۱

درخواستیں منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر کے نام آنی چاہیئں

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	سریع التاثیر جبلی طاقت کیلئے جو کثرت ... مشتہرات لغویات کی بیکاریوں وغیرہ کو دور کر کے تا شباب ...
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا شبہ فائدہ ہوتا ہے بہولنا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ...
[illegible]	ہر گھنٹے میں درد جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ۔ نزلہ زکام درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۲
[illegible]	دانتوں کو ہلنے کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت ۲ تولہ ...
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا سوزش کی شدت دافع ہو کر دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی لاغری بے چینی بدن کی خرابی جگر۔ پیدائش شکر دور کر نیل کو پیدا ہونے نہیں دیتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	سر کا درد۔ خواہ زکامی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ۔
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف ... چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بہ کثرت زخم میں کیڑے پڑنے۔ ایام گل خورہ چیچک وغیرہ کو دور کرتا ہے تولہ ...
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ...
[illegible]	بائی بخار۔ درد سر قبض بے چینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی کا گلا گھونٹ چکے ہیں۔ بیشمار کیا لطف دکھلاتی ہے فی تولہ ...

کثیر المنوع امراض کی ماہیت و اسباب و تشخیص سارٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ٹکٹ ایک آنہ بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک و علاجات بواسیر و رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱۲ رسالہ المخدرات ۸ و رسالہ قیافہ امرطہ ۸

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ڈاکٹر بہمن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ سیرج یعنی دہات گرنے سے یا آنکھیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی ۱۰ عدد گولی ۸

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ

ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ کی بہت دفعہ ... سو ... ہے۔ ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ علاوہ ہیضہ کے درد شکم کو آرام ہوتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰

المشتہر گوپال لال بہمن ہلی دہلی سٹ ... ہر جگہ کے لئے ... ڈاکٹر بہمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہمیشہ بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کرنا مفید پایا ہے۔

شائقین فوٹو گرافی

کتاب مجربات بدری کرشن ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ فوٹو گرافی سیکھنے والے کو استاد کی حاجت بالکل نہیں رہتی۔ قیمت صرف مع محصولڈاک ۔ روپیہ دس ہے

زیادہ کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** منشی لعل خواجہ بخش ہیڈ کمپنی دہلی

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو بالخاصیت مفید ہے۔ بچوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ طاقت سے باہر ہو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کے فرائض ادا کرنے یا جوانی میں کثرت عیاشی سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیے یہ آب حیات ہے۔ یہ روغن مسیحا حقیقت میں سکے حق میں اکسیر ہے جیسا شفا سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت تولہ ...

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج مرد اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ ... کے لیے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ بچپن کی بے عنوانیوں کا مکمل علاج ہے۔ فی تولہ چار روپیہ۔

دوائی آتشک۔ آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر نقص دانت و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ہفتہ ...

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے یہ دو امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

اشتہار

بیاولی کا مشہور معروف ناول مصنفہ سوامی ... قیمت ۱۰ ... کاپی فروخت کے لیے میرے پاس موجود ہے جس کسی کو ضرورت ہو مجھ سے طلب فرمادے

ویدمنتر کی ویاکھیا

सूर्यस्य चक्षु रजसैत्यावृतं
कनीनकम् ॥ यत्रै तेजो श्रियं
भ्राजमानो विपश्चिता ॥ अथ० ६

मं ३२

او بھگوان ہے پرمیشور! جہاں آپ وگیان آدی گنوں سے پرکاشمان وِدوان سے وگیات ہوتے ہو۔ اور جہاں آپ سورج اور اگنی کے دیکھنے کے سادھن پرکاش کرنیوالے نیتروں کو دیکھنے کے لئے شکتی دیتے ہیں وہاں پر آپکی اسیم مہان کے ساتھ سنیوگ ہوتا ہے!!! پرماتما کی اوپاسنا کسطرح کرنی چاہئیے۔ پرم پتا کے سمیپ ہم کسطرح جا سکتے ہیں؟ یہ بڑے گمبھیر پرشن ہیں۔ پرماتما کو کہاں ڈھونڈھنے جائیں۔ کونسی ستھان اس سے خالی بھی ہو۔ رومِ روم میں رم رہا ہے۔ سورج اور چاند پرتھوی اور آکاش اسی کے سہارے ستھت ہیں۔ جڑ اور چیتن میں وہ ویاپک ہے۔ پھر کیسی مورکھ ہیں وہ پرش جو جنگل اور اوجاڑ میں اسے ڈھونڈنے جاتے ہیں۔ پتھر اور پانی میں اسکی جستجو کرتے ہیں۔ پہلے جاگرت اوستھا میں اسے جگت کے ایک ایک ذرے میں تلاش کرو۔ سب کیا اسی سے ظہور ہوتی ہے۔ سب سے بڑا ساتھن پرکاش کا آنکھ ہے۔ پس اسی کی شکتی میں پہلی منزل پرماتما کی تلاش کی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر چیتن جگت میں پرویش ہوتا ہے۔ گیانیوں کے ہردیوں سے بڑھکر اور کونسی جگہ پرماتما کی تلاش کے لئے ہو سکتی ہے۔ اسی جگہ اسکا اعلیٰ ظہور ہوتا ہے۔ اسیلئے وید کہتا ہے کہ وہ پرماتما اوپاسک کے نزدیک سے نزدیک اور وشٹ وہرم شتر دیسے دور سے دور ہے۔ اندر ہٹر وا! ہر دے مندر میں اسکی کھوج کرو یہی اوپاسنا کا آدرش ہے۔ ادم شانتی شانتی۔

گراہک مہاشیوں کی سیوا میں نیویدن

مہاشے اس ہفتہ پھر علالت طبع کے باعث ہیں اپنی طرف سے کوئی آرٹیکل نہیں دے سکا امید ہے کہ آپ کشما کرینگے۔

اڈیٹر

ادھیاپکا کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کے لئے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو مڈل ضرور تک پڑھا سکے سنسکرت داں کو ترجیح دیجاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

دیوراج منیجر آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر

آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر کا سالانہ تقسیم انعام کا جلسہ

یکم جولائی ۱۹۲۸ء کو ہوگا۔ پروگرام عنقریب پرکاشت ہوگا۔

دیوراج منیجر

ہمارا مقصد

انسان کی زندگی کا مدعا کیا ہونا چاہیئے

ناظرین! کائنات کی تماشا گاہوں پر پوشیدہ نہیں ہے کہ اس باغ رنگین میں پرمیشور نے عجیب صنعت مختلف النوع رچی ہے۔ سقف مینا رنگ کی زرنگاری قطعات ارضی کی گلکاری عجیب سماں باندھ رہی ہے۔ زمین پر ہوا بارش جنگل پہاڑ اور بھی اسکی رونق بڑھا رہے ہیں۔ بناسپتی اور دیگر مختلف اقسام کے کھیت سبز مخمل کے فرش کی کیفیت دکھلا رہے ہیں ایسے ہی وہ حشرات الارض چرند پرند اور نوع انسان اسکے چہرے کی رونق کا باعث

ہیں۔ بلحاظ طبعی حالات آشنا ئے و اسباب
مقامی۔ مذہب اور تعلیم انسان مختلف حالات
مختلف طبائع اور مختلف مدعا زندگی رکھتے ہیں
یہی مدعا زندگی کے اختلاف پر کثرت دیکھو گے۔
جو اسباب کئی آدمیوں کی راحت پیدا کرنیوالے
ہیں بعض اوقات وہی دوسروں کے رنج و
تکلیف کے موجب ہیں۔ اور جو باعث ایک کا عث
کے واسطے مفید مطلب ہیں۔ وہی گناہ ہے کا ہو دیگر
کے لئے مضر ہیں۔ غرضیکہ جہاں تک انہی خیال
کا سلسلہ ترتیب وار قائم کرو گے۔ اور مشاہدے او
تجربے کے لئے خواہ زمانہ ماضی یا حال خواہ امر
خواہ ابتدا کے انسانوں پر غور کرو گے۔ انہیں
بہ رائے حالات و کیفیت ضرور مختلف ہیئت میں
پاؤ گے۔ دختر انوں رذیلوں اور نیکو کاروں
اور بدکاروں کی طرف خیال کرنے سے اس
کہنے کی وضاحت ہو سکتی ہے۔ مگر تعجب انگیز یہ
معاملہ ہے کہ ایک ہی باعث جب سب انسانوں
کے واسطے ضرورت اور ایک دست ہے اور جس کے
ہو نتیجے جو نقصان ایک کو پہنچے اغلب فی القیاس
ہیں۔ وہی دوسرے کے حق میں لازمی ضروری
ہیں۔ لیکن انکے اثر انپر مختلف پڑتے ہیں مثلاً
روپیہ اور اولاد کی عدم موجودگی سے جو دقتیں
اور تکالیف زید کو پہنچی ہیں وہی عمرو کے واسطے بھی
تسلیم ہیں لیکن زید کی حالت نقصانات بالا کی
صورت میں رذی۔ ابتر اور قریب ہلاک ہے
اسکا رنج بیدار۔ اور سب دنیاوی خوشیاں کالعدم
ہو جاتی ہیں۔ وہ مردہ بدست زندہ ہو کر نہایت
اور بھی خستہ حالی اور وحشیانہ طور پر عمر کے دن
کاٹتا ہے۔ اور دوسرے شخص عمرو کو وہ نقصان
معمولی رنج پیدا کرکے چند روز کے بعد بدل بخوشی
ہو جاتے ہیں۔ گویا نتیجہ میں وہ اپنے آپ کو بین

نقصانوں میں پڑنا ضروری سمجھتا ہے۔ اور دنیا
ہر جزو فرع سے اپنی زندگی کو خراب کرنا
بلی قانون کے برخلاف جانتا ہے۔ اسکا سبب
کوئی مشکل اور پیچیدہ امر نہیں ہے۔ اور نہ ہی
کوئی الہام عمرو کی رنج کی کمی کا باعث ہے
نہ ہی کسی دیوتا کی نذر دینا اسکا رنج کم کرتی ہے
اگر کمی کا باعث ہے تو صرف یہی کہ زید و عمرو
کے زندگی کے مدعاؤں میں فرق ہے یعنی جسے
زید مدعا قرار دیتا ہے۔ عمرو اُسے فروعات۔
جسے زید زندگی کا ماحصل سمجھتا ہے۔ عمرو اُسے
ضمنی۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود ایک ہی قسم کے
نقصانوں کے زید عمرو پر کم و بیش اثر پڑتا ہے
واضح رہے کہ ہر ایک انسان ضرور کوئی نہ کوئی
مدعا رکھتا ہے۔ اسکے حصول کے ذریعات اور
دیگر فوائد یا نقصان فروعات سے ہیں۔ مدعا
کے حاصل ہونے یا کھوئے جانے میں انسان
کو جو خوشی یا الم پیدا ہوتا ہے۔ وہ اُس خوشی
یا رنج سے کئی گنا بڑھکر ہے۔ جو اسکے ضمنی اور
فروعات فوائد یا نقصانات کے حصول سے
ممکن ہے۔ مثلاً ایک آدمی نے زندگی کا ماحصل
دولت کا اکٹھا کرنا سمجھا ہے۔ اسکی تحصیل کے
واسطے وہ جسمانی تکلیف اوٹھائیگا۔ وقت صرف
کریگا۔ بے وقت کھائیگا۔ پیاسا رہیگا۔ شریر
کی کریا میں غفلت کریگا۔ تعلیم سے محروم رہیگا
اور جب اُسے دولت حاصل ہوگی وہ راحت
اسکی تمام تکلیفات کا تبادلہ ہی نہ ہوگی۔ بلکہ
اسکا وزن اُن رنج و تکلیفات سے جو براہ
تحصیل دولت اُسے پہنچیں کئی گنا بڑھکر ہوگا
اگر رنج و تکلیفات وغیرہ کے سبب اُسے دولت
حاصل نہ ہو یا حاصل ہوکر کھوئی جائے۔ تو اسے
عدم کا رنج و تکلیف۔ تعلیم اور جسمانی رنجوں

کے نہ ہونیکے غم سے کئی گنا بڑھکر ہوگی حالانکہ
بہ رائے منزلت وقت اور تعلیم وغیرہ وغیرہ دنیوی
دولت سے کئی گنا بڑھکر ہے۔ دولت معاشرت
میں ہماری سہولیت اور آرام کا بے شک
سبب ہے۔ لیکن اسی قدر نہیں کہ اسکی خوبیاں
تعلیم اور وقت کی خوبیوں کے مقابلہ میں برابر
اتر سکیں۔ تاہم اس شخص کی نظر میں دولت
کی قدر زیادہ ہے۔ جب فی الواقعہ تعلیم او
وقت کی خوبیاں بمقابلہ دولت زیادہ ہیں
تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں اس شخص نے
دولت کو ان سب پر ترجیح دی۔ اسمیں شک
نہیں کہ ہر ایک چیز کی بجائے خود اشد
ضرورت ہے۔ مثلاً پانی کی ضرورت کپڑا
پوری نہیں کر سکتا۔ ہوا کی ضرورت ہوا کے
سوا اور کوئی چیز نہیں پورا کر سکتی۔ تاہم اسکا
سبب یہی ہے کہ اس شخص نے دولت کو مدعا
زندگی سمجھا ہے۔ اور باقی امورات کو فروعات
اسی واسطے اُسے دولت کی محبت ہوگی۔
ہے حیاتی اور عدم سے عدم۔ یا یہہ سمجھو کہ
دولت کے ہونے سے خوشی اور نہ ہونے سے
غم ہے۔ حب الدولت اشخاص کے حالات او
کیفیتوں پر غور کرنے سے مذکورہ بالا کہنا
بخوبی سمجھ میں آتا ہے۔ دوسرا شخص جو فرزند
نرینہ یا دھرم کو مدعا زندگی قرار دیتا ہے وہ اسکی
تحصیل کے واسطے دولت وغیرہ خرچ سے دریغ
نہیں رکھتا۔ جب اُسے اپنا مدعا حاصل ہوتا
ہے۔ تو دولت وغیرہ کا خرچ یا کسی اور قسم
کی تکلیف اسکے دل پر کچھ اثر نہیں ڈالی
وہ اپنے آپ کو ایک بامراد اور کامران شہنشاہ
سے بمقابلہ خوشی کم نہیں سمجھتا ہے۔ اگر اسکا
فرزند گزر جائے۔ یا اسکے دھرم بہاؤ میں پچھ

نقص عائد ہو۔ تو دنیا اُسکی نظر میں اندھیر ہے۔ حیاتی زوال ہے۔ پس اس شادی و غمی کا ذریعہ فروعات کی شادی و غمی سے کچھوں نہ کچھ ہے۔ اسکا سبب اسکے سوا اور کوئی نہیں کہ اس شخص نے دھرم یا اولاد وغیرہ کا حاصل کرنا اپنا مدعا زندگی قرار دیا ہوا ہے۔ اور باقی اشیاء فروعات سمجھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ فروعات کے نفع و نقصان اسکے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ اسی طرح بادشاہوں امیروں وزیروں۔ تاجروں۔ دکانداروں۔ اہل ہنر عالموں۔ ریفارمروں۔ زمینداروں اور طالب علموں کی نسبت بھی جب قیاس کروگے اور اُنکے مدعا زندگی کو سوچوگے۔ تو اس مقولہ کی زیادہ تر تصدیق ہوگی۔

چونکہ دنیا میں جسقدر اشیاء پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب متغیر الحالت اور معرض زوال میں ہیں۔ جسے آج وجود ہے۔ کل اُسے فنا جسے آج کمال اُسے کل زوال جو آج ابتدائی حالت میں ہے۔ وہی کچھ دنوں بعد انتہا پر گھر کے مال و اسباب پر خیال کرو۔ خواہ اولاد رشتہ دار و دلی احباب پر۔ خواہ دولت پر۔ خواہ شاہی شان و شوکت پر خیال دوڑاؤ۔ سب کو سب متغیر الحالت اور معرض زوال میں پاؤگے اگر ان سے کسی چیز کو کوئی آدمی ماحصل و مدعا زندگی قرار دیگا۔ تو ضرور اُسکے متغیر الحالت یا فنا ہونیکی صورت میں (جسکا ایسا ہونا لازمی و ضروری ہے) اُسے رنج و تکلیف پہنچیگی جسقدر کوئی مدعا دیرپا ہوگا۔ اُسی قدر اُسکا اثر بھی دیر تک رہیگا۔ پس اگر کسی شخص کو یہ خواہش ہے۔ کہ وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے۔ تو اُسے مناسب ہے۔ کہ صحیح سمجھ کر اُس شے کو مدعا زندگی قرار دے۔ جو قانون عقل سے خارج نہ ہو۔ جو صرف اُسکے مزاج کا انتخاب نہ ہو۔ اگر ہو تو غیر ہی کے تحت میں ہو۔ دنیا میں اس قسم کی تعریف اُسکے۔ مادی اشیاء پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی شے مدعا بنانے کے لائق ہے۔ اور قائم رہنے کی چیز ہے۔ جسے دن بدن ترقی ہے۔ تو صرف ایک ہی ہے اور وہ دھرم ہے۔ پس اگر انسان کو خواہش ہے کہ میری خوشی دنیاوی پدارتھوں کی طرح قابل زوال نہ ہو۔ تو وہ دھرم کو مدعا زندگی قرار دے۔ ایسی کہ ہونے سے خوشی اور اسی کے نہ ہونے سے غمی کرے۔ دھرم[۵] کو مدعا بنانے سے انسان اس دنیا میں رنج سے محفوظ رہتا ہے اگر کوئی غمی واقعہ ہو۔ تو اُسکا اثر اسپر عارضی ہوتا ہے۔ نہ کہ دوامی۔ دنیا کے پدارتھوں کی عدم موجودگی۔ اسپر دوسرے آدمیوں کی طرح جنہوں نے مادی اشیاء ہی کو دیا ہے موثر نہ ہوگی۔ پس دھرم سے بڑھکر اور کوئی چیز مدعا بنانے کے قابل نہیں ہے۔ دھرم وہ ہے جس سے انسان کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار کو اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ دھرم وہ ہے جس سے سختیوں میں صبر۔ علم۔ تندرستی اور دولت میں شکر کرتا ہے۔ حلم۔ بردباری تواضع سیکھتا ہے۔

جن مہاتماؤں نے دھرم کو مدعا بنایا۔ انہیں اُن لال لعلوں کی عدم موجودگی کی تکلیف تو بجائے خود ہی۔ بال بچوں یا دیگر کنبہ والوں اپنی جان کا خوف بھی ہیچ معلوم ہوتا تھا۔ وہ دھرم کے مقابلہ میں شہنشاہ کے ظلم کی بھی تکلیف کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔ سوامی شنکر اچاریہ کی طرف خیال کیجئے۔ کہ انہوں نے دھرم کے مدعا پر زندگی کھودی اور کچھ پرواہ نہ کی گورو نانک صاحب کی طرف سوچیے۔ کہ انہوں نے صرف دھرم کو مدعا قرار دیکر اُسکے پھیلانے اور پرچار کی غرض عمر کا بیش بہا حصہ سفر میں خرچ کیا۔ مختلف جگہ پر متعصب اور خود غرض لوگوں سے کئی طرح کی مصائب اُٹھائیں۔ کسی خوف و خطرہ کی پرواہ نہ کی دنیوی دولت اور نفسانی لذات کو ہیچ سمجھا۔ مگر دھرم کا مدعا ہاتھ سے نہ دیا۔ یا یہ سمجھو کہ انہیں مدعا کے حاصل کرنے میں اور تکالیف مثل دولت گھر بار وغیرہ ہیچ معلوم ہوتی تھیں۔ اُنکا یہی اندیشہ تھا کہ دولت مال اسباب دنیا کے ذریعہ دھرم کو حاصل کرو۔ اور اسی کو مدعا بناؤ۔ گورو گوبند سنگھ صاحب پر خیال کیجئے۔ کہ انہوں نے اورنگ زیب جیسے متعصب اور زبردست بادشاہ کے مقابلہ میں گھر بار کا کچھ خیال نہ کیا۔ خویش و بیگانہ

[۵] منوجی نے دھرم کی یہ تعریف کی ہے۔ دھرتی یعنی ہمیشہ حوصلہ رکھنا۔ کھشما یعنی تکلیف پہنچ کر قوت ہوتے ہوئے نفع نقصان رنج و راحت کا متحمل ہونا۔ دم یعنی من کو ہمیشہ اچھے کاموں میں لگاکر برے کاموں سے ہٹانا۔ تاکہ برائی کی خواہش ہی نہ اُٹھے۔ استے۔ چوری تیاگ۔ دھوکہ۔ فریب وغیرہ سے بلا اجازت دوسرے کا مال لینے سے پرہیز۔ شوچ اندرونی بیرونی صفائی۔ اندری نگرہ حواس کو قابو میں رکھنا۔ دھی منشی اشیاء کا۔ بُری صحبت کو ترک کرکے اچھی غذا اور صحبت علماء و یوگ ابھیاس سے بُدھی کو بڑھانا۔ ودیا اشیاء ارضی سے علم الہی تک درست واقفیت پیدا کرنا۔ ستیہ جو چیز جیسی ہو اسے ویسا ہی سمجھنا۔ ویسا ہی بیان کرنا۔ اور ویسا ہی کرنا۔ اکرودھ غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر شانت آدی گنوں کا اختیار کرنا۔

کی عارضی محبت کو چھوڑا - دوست و دشمن کو خیال میں نہ لایا - اپنے نور دیدہ اور لخت جگر کو کھو دیا - وطن چھوڑا - بیٹے اور مخلص مریدوں کی لاشوں کو بے روح پایا - مگر یہ تکالیف اُنکے پر موثر نہ ہونے دیں - اور اپنے دلی مدعا یعنی دھرم (دھرم کا پھیلانا - ادھرم کا دور کرنا) یعنی حب الوطنی - قومی ہمدردی کو سلام نہ کیا - اور خبط الشہوت اور حریص آدمیوں کی طرح (جو دولت و اسباب دنیوی کو چند روزہ حیاتی بسر کرنے کے لئے ذریعہ آرام و آسائش نہیں سمجھتے بلکہ مدعا زندگی قرار دیتے ہیں) اُنکی کی مانند لذات نفسانی میں نہ پھنسے جنکی شور بسیرتا اور ادھرم کا نتیجہ شگفتہ موجود ہے کیا خویش قبیلہ اور لخت جگروں کے گلوں پر تلوار چلنے اور اُنکے زندہ دیوار میں اُنائی جانے سے اُنہیں رنج نہیں ہوا ہوگا ؟ کیا اُنہیں گھربار اور اسباب کے تلف ہونے سے کچھ کلفت نہیں ہوئی ہوگی ؟ ناظرین یاد رکھیں کہ اُنکو ضرور رنج پہنچا - لیکن چونکہ وہ دنیوی پدارتھوں کو مدعا زندگی نہیں سمجھتے تھے - اسواسطے یہ رنج اُنپر موثر ہوکر اُنکی قاصر ہمت کے سبب نہ ہوئے - سوامی دیانند جی سرستی کی طرف رجوع - اُنہوں نے پورے برہمچریہ آشرم سے ودیا حاصل کی - آریہ ورت کے بیش بہا اور قدیمی خزانوں (وید آدی ست گرنتھوں) سے سینہ منور کیا - اور جب آریہ ورت کی حالت کو دیکھا اور سابقہ حالت سے مقابلہ کیا - اور ہندوں کو جھوٹا ویدوں کا صرف زبانی نہ کہ عملی طور پر معتقد پایا - تو اُنہیں نہایت ہی قلق و رنج پیدا ہوا - اور نہایت افسوس بھری نگاہ سے دیکھا لیکن اُنکا یہ دیکھنا صرف

معمولی آدمی یا شاعرانہ افسوس نہ تھا اور نہ ہی لفظی قربانی تھی - بلکہ سچے خیرخواہوں کی طرح تھا - اُنہوں نے سوچا کہ جب تک دھرم نہ پھیلے گا - آریہ ورت کی کمزوریاں دور نہ ہونگی - اُنہوں نے نشیب و فراز کو جانکر دھرم کو مدعا قرار دیا - اُسکے پرچار اور پھیلانے میں کوشش کی - سوامی جی پر جو جو تکالیف عاید ہوئیں - اُنہیں ہر کوئی جانتا ہے - اُنکی سوانح عمری ظاہر کر رہی ہے - لیکن یہ تکالیف اُنپر موثر نہ ہوئیں - بلکہ جسقدر رنج و مصائب زیادہ پیش آتی تھیں - اُسی قدر اُنکے دھرم کا جوش بڑھتا تھا - وہ بیخوف و خطر ہوکر اُسکے پھیلانے میں استقلال اور ثابت قدمی سے جمے رہتے تھے - اگر سوامی جی دولت دنیا کو ہی مدعا قرار دیتے - اگر اُنہیں جاہل لوگوں کی طرح مردم آزار ہمسایوں اپنی عزت و توقیر کی توقع ہوتی - تو وہ ضرور اعلےٰ رتبہ حاصل کرتے - (راجہ یا امیر بنجاتے) لیکن اُنکا مدعا دھرم تھا - وہ اُسکو اچھا سمجھتے تھے - وہ اُسی کو ذریعہ مکتی اور سرور ابدی خیال کرتے تھے - پس اُنہوں نے دنیوی دولت کا چنداں خیال نہ کیا جسمانی مصائب کو ہیچ سمجھا - حتےٰ کہ دھرم کے رستے میں اپنی پیاری اور انمول جان بھی دیدی - مگر روگردانی نہ کی - یہ اُتھا دھرم کو مدعا بنانے کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی - آج اسی کا نتیجہ آریہ ورت میں وید پرچار اور سنسکرت زبان کی تحریک سنی جاتی ہے - اور کئی ایک جگہ اُسکی عملی کارروائی بھی شروع ہے - مگر اپنی غفلتوں اور بے احتیاطیوں کی خواب گوشہ سے چونک اُٹھا ہے - باقی آئیندہ ندنسنگھ

(از ویدام سین پریرک)

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں

انتخاب کارروائی نمبری ۳۲ مورخہ ۱۵ مئی ۱۸۹۳ء

چٹھی سکرٹری آریہ سماج مورخہ ۱۵ جون ۱۸۹۳ء ع دربارہ اسکے کہ خط و کتابت کا فیصلہ کیا جاوے پیش ہوئی - باتفاق رائے قرار پایا کہ پوسٹ ماسٹر صاحب ڈیرہ اسمعیلخاں کی خدمت میں لکھا جاوے کہ کل خطوط وغیرہ متعلقہ آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں جو سکرٹری یا پریزیڈنٹ آریہ سماج کے نام آویں - وہ لالہ بودہ راج سکرٹری اور ماسٹر تولی رام صاحب بی اے پریزیڈنٹ آریہ سماج کے پاس بھیجا کریں - کیونکہ سنا گیا ہے کہ چند اشخاص نے ایک علیحدہ اپنی سبھا قائم کرلی ہے - جسکو وہ ناجائز طور پر آریہ سماج کے نام سے ظاہر کرتے ہیں - حالانکہ اصلی اور پرانی سماج یہی ہے کہ جسکا انتخاب بضابطہ ماہ فروری ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا - اور لالہ چند رام کے مستعفی ہونے کی وجہ سے جسکے پریزیڈنٹ آب ماسٹر تولی رام بی اے ہیں - اور سکرٹری بودہ راج اور دیگر عہدہ داران بدستور ہیں - نیز کل دفتر متعلقہ آریہ سماج جسکے پاس ہے - اس ریزولیوشن کی نقل سب آریہ اخباروں میں مشتہر کیجاوے -

دستخط بودہ راج سکرٹری

انتخاب کارروائی نمبری ۳۳ مورخہ ۱۵ مئی ۱۸۹۳ء

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں

سب آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ جو چٹھی آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں میں ارسال کریں - وہ بودہ راج سکرٹری کے نام بھیجا کریں اسکی نقل بھی آریہ اخباروں میں مشتہر کیجاوے

دستخط

بودہ راج سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

لالہ دیوان چند سٹیشن ماسٹر دلی بھیراں آپکا مضمون "ہندوان معہ اخباروں کی بے انصافی" انتظام کی خرابی کے باعث نہ چھپ سکا۔ خود ایڈیٹر مرض میں مبتلا ہونا باعث تحریر روکنے کا نہیں ہوسکتا۔ بے شک آپ کا اعتراض صحیح ہے لیکن بعض وقت جبکہ ایڈیٹر بیمار ہو۔ اور نامہ نگاروں سے کچھہ مدد نہ ملے تو یوں ہی خانہ پوری کرنا مجبوری امر ہوتا ہے۔ خصوصاً جس حالت میں کہ اپنی گرہ سے خسارہ اٹھاکر اخبار چلانا پڑے۔ — ایڈیٹر۔

تجویزات برادری اہل ہنود ککڑاں - باہری پنجابی سرائے اورنگ آباد

اول۔ یہ آریہ سماج کے نام ایک پیسہ فی شادی دیا جاوے۔ سماج کسی کام میں خرچ کریں۔

دوم۔ دریا و تالاب پر مستورات برہنہ نہ نہاویں۔

سوم۔ سوٹ جوکہ آمد برات و براسوئی روانگی ڈولی پر روپیہ پیسہ پھینکا جاتا ہے بالکل بند ہو جاوے۔

چہارم۔ واڑہ۔ بوقت روانگی مقتلیاں کو دیا جاتا ہے۔ عام سخت کلامی سے پیش آتے بالکل بند کیا گیا ہے۔

پنجم۔ برہنہ مرگ کے وقت عورتوں کا سیاپا بند ہے

ششم۔ رسم ریت۔ جوکہ بعد سات ماہ گزرنے پر عام شہر میں روٹی دیجاتی ہے قطعی بند ہے

یہہ تجویزات حسن سعی چودھری لکھمی داس پردھان سماج ہذا و بھگت کشن سہا صاحب (جوکہ از مذہب سکھ منیاں اور پیچ درجہ بندا ہیں) کا نتیجہ ہے۔ بھگت صاحب سماج کو انتہائی مدد دیتے ہیں۔ ایشور ان کو شاد کام رکھے۔ سماج انکا دھنیاواد کرتی ہے۔

داس

حاکم رائے سکرٹری آریہ سماج سرائے اورنگ آباد

آریہ سماج سرائے اورنگ آباد ضلع گجرات

انتخاب عہدہ داران سال ۱۹۲۶ء حسب ذیل ہوا ہے۔ چودھری لکھمی داس سبزدار پردھان۔ [illegible] اپ پردھان۔ حاکم رائے سکرٹری۔ منشی دیوی دیال نائب سکرٹری۔ اسسٹنٹ سکرٹری۔ سردار گوردت سنگھ خزانچی گوسائیں صاحب [illegible] - لالہ دیوی دیال [illegible] - سردار لال سنگھ [illegible] ممبران انترنگ سبھا۔

نقل رزولیوشن منعقدہ

۱۰ مئی ۱۹۲۶ء

دیانند کالج کمیٹی نے بحوالہ [illegible] کو فیصلہ کیا ہے کہ لاہور آریہ سماج وچھووالی ناجائز اور واقعہ انارکلی جائز ہے۔ یہہ فیصلہ اختیارات کمیٹی سے باہر ہے [illegible] سبھا پنجاب اسکا فیصلہ [illegible] ہے۔ سماج وچھووالی سماج کو جائز سمجھتا ہے۔ [illegible] ماسٹر درگا پرشاد صاحب سکرٹری [illegible] صاحب ہیں۔

سیلمی

مہاشہ ایڈیٹر جی۔ نمستے۔ کرپا کر کے یہ سطور اخبار میں درج فرماویں۔

کمالیہ سے ہوکر میں براستہ [illegible] آباد لودھراں سے ہوکر سیلمی آگیا۔ وہاں [illegible] ایک اوپدیش دیا گیا۔ تمام ہندو [illegible] آدمی جمع ہوگئے۔ اتفاق سے مضمون نہایت دلچسپ تھا اثر نکلا [illegible] دل پر بڑا اثر پڑا۔ اور لوگوں نے بہت ہی خوشی ظاہر کی۔ کئی آدمیوں نے درخواست کی کہ اگر آپ ایک دو اوپدیش اور کریں تو بہت فائدہ ہو۔ وہاں عمدہ سماج قائم ہو جاتی۔ مجھے امید تھی کہ از کم دو درجن نئے ممبر بنجاتے لیکن چونکہ مجھے اپنی ہمشیرہ کی شادی میں شامل ہونے کے لئے واپس آنا تھا اسلئے پھر ٹھہر نہ سکا۔ اگر میں دو تین روز اور ٹھہر جاتا تو قریب [illegible] روپیہ وہاں سے چندہ جمع کرکے لاتا۔ [illegible] سے مجھے اتنی کامیابی نہ ہوئی۔ [illegible] ہوں۔ [illegible] روپیہ [illegible] سماج [illegible] کے لئے دیئے ہیں۔ [illegible] کرکے استری [illegible] کے نیچے [illegible] کرونگا۔ وہاں چند معزز صاحبان نے استدعا کی

ہے۔ مگر آپ گرمیوں کی رخصتوں میں ضرور
اگر یہاں اپدیش کریں۔ میں نے وعدہ کیا ہے
کہ ضرور آئینگے۔ اگر یہ تبھی نزدیکی سبھا کے پردھان
جو آجکل ذرا خواب غفلت میں سوئے ہوئے
نظر آتے ہیں۔ بیدار ہو کر اس طرف کا خیال
بھی کریں۔ تو ضرور لوگوں کو فائدہ۔ اور
سماج بھی عمدہ قائم ہو۔

داس
جمنا داس ارکمالیہ

جودھ پور

۱۱۔ اپریل کی کارروائی کے بعد۔ مکان آریہ
دھرم ہون پرچارک منڈلی جودھپور بالفعل
کرایہ پر لیکر ہر ایک ستسنگ ہون آدی ہوتا
ہے۔ ۷۔ مئی ۱۹۰۶ء تک ۲۸ سبھاسد رجسٹر ہو کر چندہ تقریباً ۱۴ ماسک ہو گیا ہے
سال حال کے واسطے انتخاب عہدہ داران حسب
ذیل کیا گیا۔ پنڈت رام لال جی شرما پردھان۔
پنڈت بیگھراج جی شرما اپ پردھان۔ پنڈت
لاجپت رائے جی شرما منتری۔ ٹھاکر امر سنگھ
ورما اپ منتری۔ لچھمن جی آریہ کوشادھیکش۔
پستکادھیکش اور ادھیاپک کا عہدہ تا آنے
پنڈت گنیش رامچندر جی شرما خالی رکھا گیا ہے
ممبران انترنگ سبھا حسب ذیل۔ لالہ گنگا رام
جی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ پنڈت ایشور پرشاد جی
شرما۔ پنڈت رتن لال جی شرما۔ اور کل ادھیکاری
پہلی ایک اتوار کی شام کو کیرتن اور سبھا ستسنگ ہوتا
پراتہ کال ہون آدی ہوتا۔ لوگوں کی رچی
دھرم میں اتینت پائی جاتی ہے۔ ہر ایک
ستسنگ جلسہ میں ممبران دلیسے لوگ چندہ
دینے والے بڑھتے جاتے ہیں۔ کرپا کر کے
اسکو آپ بہت جلد اپنے اخبار میں جگہ دیویں۔

داس
امر سنگھ ورما اپ منتری جودھ پور

پشاور

برہمچاری جی برہمانند کے لیکچروں نے جو اتوار
۶ مئی ۱۹۰۶ء اور منگلوار ۸ مئی ۱۹۰۶ء کو آریہ
سماج مندر میں ہوئے۔ لوگوں کو بہت پسند آیا
کیا۔ برہسپت کے دن ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کو
بھائی جگت سنگھ صاحب کا لیکچر نہایت عمدہ
تاثیر والا ہوا۔ جسمیں انہوں نے گوتم جی
شنکر آچاریہ جی۔ بابا نانک جی۔ گورو تیغ بہادر
جی۔ گورو گوبند سنگھ جی۔ سوامی دیانند
سرسوتی جی کے جیون چرتر مختصر سنائے اور ثابت
کردیا۔ کہ سچے دھرم کی شکتی سب سے بلوان ہے
وہ دھانس کے گرہن سے کوئی شکتی نہیں ہوسکتی
انکو تیاگ سے ہی آریہ دھرم کے ٹھیک ٹھیک پہنچنے
سے ہی شکتی انسان کو قابل ہو پہنچنے منزل
مقصود کے کرتی ہے۔ برہمچاری جی کا کیمبلپور
سماج میں لیکچر دیکر راولپنڈی سے ہوکر شاہ پور
تشریف لیجائینگے۔ وہاں بابو لعل سنگھ صاحب
پردھان آریہ سماج شاہ پور کی کنیا کا ویدک
ریتی سے وواہ کرانے کے واسطے تشریف لیجائینگے۔
وویارتھی جی برہمانند پہلے ہی سے وہاں پہنچ
گئے ہیں۔ کہ منڈپ کی تیاری اور ویدی
کی چترکاری ہیں۔ وویارتھی صاحب بڑے
ہوشیار ہیں۔ پہلے تیاری کر لینگے۔
بھائی جگت سنگھ صاحب آج ایبٹ آباد
سماج کو تشریف لیجا رہے گئے۔

لالہ موہنچند صاحب لباطی ممبر آریہ سماج ہذا نے
ایک انت قیمتی ۱۰۰۰ کا ذیل کی انسٹیٹیوشنوں کے
واسطے دان دیا ہے۔ سو آریہ کنیا پاٹھشالہ آریہ
سماج ہذا کے واسطے۔

دو روپیہ ماہوار	اسکول آریہ سماج ہذا کے واسطے
ایک روپیہ	استری مہاودیالہ جالندھر کے واسطے
ایک روپیہ	دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے واسطے

ایسے پرشوں کو ایسے کاریوں کے واسطے سہوا دان
دینا چاہئے۔ یہ دان دیکر آپ گنگا جی کے
اشنان کے واسطے مع والدہ صاحبہ دھرم پتنی
زنگہ صاحبہ کے تشریف لیگئے ہیں۔ کہ اپنے
بزرگوار کے پھول یعنی چند استخوان گنگا جی
کو لے جاتے تھے۔ وہ لے گئے ہیں۔ جنکا دیہانت
ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ جسکے واسطے ایشور
لالہ موہنچند صاحب کو سب طرح شانتی دیوے۔

داس
سیتارام

اڈیٹر جہاں ہمکو لالہ موہنچند صاحب کے اچھے دان
دینے پر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہاں ساتھ ہی
انکی اخلاقی بزدلی پر ہمکو افسوس بھی ہوتا ہے
کیا ابھی تک انکے دل میں وہی خیال جما
ہوا ہے۔ کہ گنگا اشنان ایک سچی یاترا مکتی دھام
کو پہنچانے والی ہے۔

ممبران آریہ سماج حصار کی طرف سے کنیا مہاودیالہ جالندھر کی امداد

جناب اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک۔ میں نے
بموقعہ جلسہ سالانہ آریہ سماج حصار کسی وجہ سے
کنیا مہاودیالہ کی امداد میں چندہ نہ ہوسکا۔ اسلئے

خدمت آپکی فنڈ میں کوئی روپیہ نہ بہیجا گیا
اب ممبران سماج و دیگر اشخاص نے اس اتم
کام کے واسطے جو دان کیا ہے اُسکی فہرست
آپکی خدمت میں ارسال کیجاتی ہے - روپیہ
آپکی خدمت میں پنڈت گوردتامل صاحب ممبر
سماج ہذا نے بذریعہ منی آرڈر روانہ کردیا ہے
جو وصول ہو گیا ہوگا -

فہرست صاحبان چندہ دہندگان

لالہ چندولال صاحب رئیس پردہان آریہ سماج	عہ
بابو برجی لال صاحب اسسٹنٹ سرجن و اپ پردہان سماج	للعہ
بابو لکہمن لال صاحب بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع حصار -	عہ
لالہ چیلداس صاحب رئیس خزانچی آریہ سماج	عہ
بابو مرلیدہر صاحب اوپدیشک سماج	عمہ
پنڈت گوردتامل صاحب ممبر سماج	عہ ۸
منشی مولراج صاحب ڈپٹی ممبر سماج	۴ر
منشی رلارام صاحب ممبر سماج	۸ر
لالہ رگناتہہ سہائے ممبر سماج	۷
بابو رام رتن صاحب ممبر سماج	۲ر
بابو دینا ناتہہ صاحب ڈپٹی نیٹر	۴ر
لالہ سلطانی رام صاحب ممبر سماج ملازم تحصیلدار صاحب	۲ر
لالہ دلبا غرائے صاحب ڈپٹی نیٹر	۴ر
سردار نانک چند صاحب ذیلدار و ممبر سماج	عہ ۴ر
ڈاکٹر شیو رام صاحب	۸ر
لالہ جوہری مل صاحب ممبر سماج	۴ر
لالہ سردہارام صاحب عرائض نویس	۴ر
لالہ چہبنداس صاحب طالب علم	۴ر
بابو کرپارام صاحب ممبر سماج	عہ
پنڈت بہولا ناتہہ صاحب ممبر سماج	۸ر
دہرم نپتی بابو تارا چند صاحب ملازم محکمہ نہر ممبر سماج	۸ر
لالہ لکہمی رام صاحب مستری ممبر سماج	عہ
بابو بہجورام صاحب طالب علم	۸ر
بابو آسانند صاحب طالب علم	۸ر
بابو مہیندر ناتہہ صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پولیس	عہ
پنڈت رام سنگہہ صاحب ممبر سماج	۴ر
بابو شمبہرداس صاحب میونسپل کلرک بہوانی و ممبر آریہ سماج بہوانی	۸ر
ہیرالال صاحب طالب علم	۴ر

میزان ۳۵ روپیہ

نقد ارسال ہوئے ۱۴ روپیہ ۱۲ آنہ - فیس منی آرڈر ۴ آنہ

اصحاب مندرجہ صدر قابل شکریہ ہیں - ایشور مہاراج اُنکے چت کو ہمیشہ ایسے اتم کاموں میں پرورت رکہیں - اور اُنکو شانتی دان کریں - یہہ بہی عرض کیا جاتا ہے - کہ اس چندہ کی فراہمی میں لالہ رلارام صاحب و پنڈت گوردتامل صاحب ممبران سماج ہذا نے بہت اُتساہ و سرگرمی ظاہر کی ہے - اور یہہ صاحبان ہمیشہ ایسے دہرم کے کاموں کے کرنے میں ہمیشہ آنند چت رہتے ہیں - سچدانند ایشور اُنکو اس اُتساہ کو بل عطا فرماویں -

آپ کا داس
رگناتہہ سہائے از حصار

فورٹ سنڈیمن

مہاشہ اڈیٹر صاحب دہرم پرچارک - نمستے
کرپا کرکے منفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہربار میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں -

شروع سے خواہش تہی کہ کوئی آریہ مہاتمہ اوپدیشک اس چہوٹی سی سماج کو درشن بخش کر فورٹ سنڈیمن کے نگر باسیوں کو اپنے منوہر ویاکہیانوں سے دہرم کا رستہ بتا دے - اور لوگوں کی رُچی اس ملیچہہ دیش بہومی میں آریہ دہرم کی طرف بڑہا دے - خوش قسمتی سے سوامی پورنانند صاحب جنکے اوپدیشوں کے منوہر ہونے کی دہاک تمام بلوچستان میں تہی - اس چہوٹے سے نگر میں پدہارے جنہوں کا دہرم کے ویاکہیان اور سماج کے دوسرے سالانہ جلسہ کو سوشوبہت کرنے کے لئے حسب استدعا سماج واقعہ ۱۰ - اپریل ۱۸۹۲ء کو یہاں براجمان ہوئے - چونکہ جلسہ کی تاریخ ۱۴ و ۱۵ - اپریل ۱۸۹۲ء مقرر کیگئی تہی - اسواسطے سماج کے ادہکاریوں نے قبل از جلسہ دہرم اوپدیش لینے کے واسطے سوامی جی سے عرض کیا - چنانچہ ۱۱ - اپریل ۱۸۹۲ء کو بوقت شام دہرم وشے پر لکچر ہونا تجویز ہو کر نوٹس دیا گیا - جوق درجوق لوگ وقت مقررہ پر لابہہ اوٹہانے کے واسطے آئے - اور لکچر شروع ہوا - اگرچہ آبادی اس نگر کی اکثر حصہ مسلمان ہیں - لیکن تاہم حاضری سامعین یکصد پنجاہ تک تہی - جملہ حاضرین کے پژمردہ دل تر و تازہ نظر آتے تہے - اور دہرم کی طرف رُچی اُن کے چہروں سے ٹپکتی تہی - لکچر کا سمان کیا تہا - ایک آنند کی برکہا ہو رہی تہی - اور سب کے دل پرماتما کی طرف قدم بڑہانے کی خواہش کرتے تہے - مدنظر مناسب اگرچہ سوامی جی کو دوسرے دن آرام دینا چاہئے تہا - لیکن بہت لوگوں کی درخواست پر دوسرے دن یعنی ۱۲ - اپریل ۱۸۹۲ء کو بہر ویاکہیان کی لوگوں کو اُسی وقت اطلاع دی گئی - مگر شومی قسمت سے اُسدن آندہیری

اپنا اندھیر مچا دیا تھا۔ اور اسپیر مندر کے اندر
کچھ دینے کی آڈ تک معلوم ہوتی۔ باوجود
اندھیری کے جو ایسی ریگستان ملک میں سخت
تکلیف دہ ہے۔ تمام سماج مندر برانڈہ وغیرہ آگرہ
سے بھرا ہوا تھا۔ اور بیٹھنے کی جگہ نہیں ملتی
تھی۔ اس دن منشیہ جیون کے اودیش پر
دیاکھیان تھا۔ جسے حاضرین ششدر و حیران
تھے کہ انہوں نے منش جیون کیا سمجھا ہوا تھا
اور اسمیں کیا تھا۔ غرضیکہ ۷ بجے شام سے ۹ بجے
تک دیاکھیان ہوا۔ اور سامعین پر بہت اثر ہوا تھا
اثر ہوا۔ ۱۴ و ۱۵ تاریخ جلسہ کی کارروائی کا
نوٹس دیا گیا۔ ۱۴۔ تاریخ ادھیکاریوں نے ڈپٹی کمشنر
اور گاندھری منتروں وغیرہ سے تمام سماج مندر
کو آراستہ کر دیا اور باہر صحن مندر میں شامیانہ
لگایا گیا۔ جو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر نے
مہربانی کر کے عاریتاً دیدیا تھا۔ دیواروں پر
رنگ رنگ کی جھنڈیاں لگائی گئیں۔ جو باہر
کے نظارہ کو دوبالا کرتی تھیں۔ شام کو نگر
کیرتن ہوا۔ اور تمام شہر لوتر بھجنوں کی دھنی
سے گونجتا تھا ملکی باشندے جو بیچارے
سوائے پشتو زبان کے کچھ نہیں سمجھتے تھے حیران
ہو ہو کر پرسان تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اور
کہتے تھے کہ کاش ہم بھی یہ زبان جانتے ہوتے
تو لابھ اوٹھاتے۔ دوسرے دن ۱۵۔ تاریخ کو
علے الصباح نگر کیرتن ہوا۔ جس جس طرف سے
بھجن منڈلی گذرتی تھی۔ صبح کے سمے اور ایشور
بھگتی کے بھجنوں نے لوگوں کے دل ہلا دیئے
تھے اور سب دلوں میں پریم دھرم کے حصول
کی ابھلاشا نظر آتی تھی۔ نگر کیرتن کر کے سب
پریمی سماج مندر میں آئے۔ اور بھجن کرتے تھے
اسوقت ہون کا آرمبھ کیا گیا جو ہوتے

آنند اور ویدک ریتی سے ہوتا رہا۔ ہون کے
اختتام پر اوپاسنا کا وقت تھا۔ جسکے واسطے
سوامی جی سے کہا گیا۔ سوامی جی نے اوپاسنا
کرائی۔ بعد ازیں اوپاسنا کے سرمن یعنے اوپدیش
(جو رشی یاگولک نے برہمچن سے میں رہا تھا)
جنک کی سماج میں کرائی تھی کہا یا۔ اسوقت
کا سماں قابل دید تھا۔ سب حاضرین کے دل
آنند سے تھے۔ اور کلیم نہیں تو نمونہ ضرور تھا
جنک کی سماج کا نظارہ تھا۔ بعدہ ۱۵ منٹ کے
بھجن کے بعد سوامی پورنانند جی نے ورن ویوستھا
پر منوہر دیاکھیان دیا۔ جسکا نہایت عمدہ اثر
پڑا۔ جسکے بعد بھجن ہو کر لوگوں کو دعوتی وغیرہ
کھانے کی اجازت دیگئی۔ بعد ایک بجے پھر
لوگ جمع ہو گئے۔ اور یہ سماں دھرم چرچا کے
واسطے رکھا گیا تھا۔ دھرم چرچا ہوتا رہا۔ اور
عام اجازت دیگئی کہ اگر کسی کو کوئی پرشن
کرنا ہو تو کرے۔ مگر پرشن کرنے کی سامرتھیہ
کسکو رہ گئی تھی۔ کیونکہ سوامی جی نے پہلے
ہی دیاکھیانوں سے ہی سب کے دلوں کے
سنشے مٹا دیئے تھے۔ اور لوگوں کے دل ازبر
دھرم کی طرف کھنچ گئے تھے۔ دھرم چرچا کا وقت
ختم ہونے پر سماج کی سالانہ رپورٹ پڑھی
گئی۔ جسکے سننے سے سماج کی کم حاضری
سالگذشتہ پر سب کو شک ہوا۔ کہ آئیندہ سماج
کی حاضری ضرور لازمی ہوگی۔ اب لیکچر کا
وقت آگیا۔ جو کہ ست ودیا اور اسکی اوشکتا پر
تھا۔ لیکچر بڑا پرزور اور بڑا اثر ہوا۔ اور اسکے
آخری حصہ میں لیکچرار نے ست ودیا کی پرچار
کے واسطے موجودہ دیانند اینگلو ویدک کالج
کی اُنتی اور مدد کی ضرورت جتلا کر چندہ کی
اپیل کی۔ چونکہ سامعین لیکچر کے مضمون سے

بہت اثر ہو چکے تھے۔ وہ تھوڑا ٹھہر کر پیسہ برسنا شروع
ہوا۔ اور آن کی آن میں قریبًا پانصد روپیہ
لکھا گیا۔ جسمیں سے ۴۰۰ روپیہ اسیوقت وصول
بھی ہو گیا۔ باقی دس بارہ دن کے اندر
وصول ہو جاویگا۔ پیارے اڈیٹر اسقدر رقم
چندہ کی فوٹ نشہمین جیسے چھوٹے سے سماج
میں جو ابھی دھرم دشا میں انفنٹ یعنے بالک
اوستھا میں ہے جمع ہو جانے کچھ چھوٹی
بات نہیں۔ مگر یہ سب جوش کسکا تھا۔ صرف
سوامی پورنانند صاحب کے بیان و لیکچروں کا اثر
تھا۔ سوامی جی نے لیکچر ختم ہونے سے پہلے پھر
آریہ سماج کی اُنتی کا بھی ایک سمے دیا تھا جبکہ
قریباً ۱۵ عورتیں ممبروں نے درج رجسٹر ہونے
کے واسطے تہ دل سے خواہش ظاہر کی۔ چونکہ
سارا دن شروتا گن کو بیٹھے بیٹھے گذر گیا
تھا۔ اور سماں بھی نہایت عمدہ ہو گیا تھا
لہٰذا آرتی کی گئی۔ جسکے بعد جلسہ کی کارروائی
ختم ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ اور حاضرین
سوامی دیانند سرسوتی جی کے اوپکار اور سوامی
پورنانند کا دھنیواد کرتے ہوئے گھروں کی
طرف سدھارے۔ پیارے اڈیٹر ایک اور
بات عرض کرنی رہ گئی ہے جسکو سنکر شاید آپ
نہایت خوش ہونگے۔ وہ یہ ہے کہ سوامی جی
نے آتے ہی پہلے روز کے لیکچر کے بعد لوگوں
کو اطلاع دیدی تھی کہ وہ معمولی لیکچر کے علاوہ
ہر روز صبح کے وقت اپنشد کی کتھا بھی کیا
کرینگے چنانچہ وہ برابر لوگوں نے اسموقعہ کو غنیمت سمجھ کر
بہاری لابھ اوٹھایا۔ غرضیکہ ہم سوامی جی
کی کس کس کرپا کا ذکر کریں۔ آپکی چند روز
موجودگی نے بنوں نگر کے دھرمی پرشوں کو زندہ
دل کر دیا۔ جس سے امید کیجاتی ہے کہ سماج

کی آئندہ حالت پر بہت کچھ اثر پڑیگا۔ انجا
سوامی کو جلسہ کے دو دنوں میں زیادہ کام کرنا پڑا
تھا۔ اسواسطے ۱۶۔ تاریخ لکچر بند رہا۔ لیکن یہ
بندش ایک ایسے ودوان کی موجودگی میں کب
گوارا ہو سکتی تھی۔ اسواسطے دوسرے دن کے
واسطے نوٹس دیا گیا۔ شہر میں منادی کرائی
گئی۔ کہ ۱۷۔ تاریخ شام کو آریہ سماج کے اصول
بالتشریح بتلائے جاوینگے۔ وقت کے ہوتے
ہی پھر لوگوں کی ویسی ہی بھیڑ بھاڑ تھی۔ اور جو
آنند اس سمے میں ہوا وہ دیکھنے والے سے
ہی تعلق رکھتا ہے۔ تحریر اسکی تقریر میں قاصر
ہے۔ چونکہ پورے اصولوں کی تشریح اس
دن نہیں ہو سکی تھی۔ اگرچہ بہت وقت لیا
گیا تھا۔ اسواسطے باقی اصولوں کی تشریح
کے واسطے ۱۸۔ تاریخ شام کا وقت رکھا گیا۔
ایشور کو معلوم ہے کہ چوبیس گھنٹہ کا فاصلہ
لوگوں نے کس طرح کاٹا ہوگا۔ ہر ایک کے دل
میں یہی خواہش تھی کہ وقت ہو اور ویدک
دھرم کی آواز ہمارے کانوں میں پڑ کر
آنند دیوے۔ چنانچہ انتظار کرتے ۱۸ تاریخ
شام کا وقت آیا۔ اور لوگ موجود تھے۔ ودوان
سوامی نے پھر باقی اصولوں کی ویاکھیا
شروع کی۔ اور ایسے ڈھنگ سے سمجھایا۔ کہ ہر ایک
خوش و خرم و آریہ سماج کی جے مناتا ہوا گھر کو
گیا۔ پیارے اڈیٹر لکھوں تو کہاں تک لکھوں
بس یہی کہہ کر آج تک کی کارروائی ختم کرتا ہوں
کہ ہم سب نگرباسی و خصوصاً آریہ سماج کے ممبر
سوامی جی کا تہ دل سے دھنیواد کرتے ہیں جنہوں
نے ریل کا سفر چھوڑ کر اور شترک سواری منظور
کرکے ایسے سخت ملک میں سے جاکر افغانوں میں
غزاکشی کا سدھانت سمجھا جاتا ہے گزر کر فورٹ

سنڈیمن جیسے نربل سماج کو رونق بخشی اور آریہ
دھرم کا ڈنکا بجا کر جنگل کو منگل کر دیا۔ اب سوامی
جی روزانہ سندھیا گایتری سب ممبران آریہ سماج
کو معہ ارتھ سکھلایا کرتے ہیں۔ جو چندہ کہ بوقت
اپیل سوامی جی واسطے اینگلو ویدک کالج و ارفنیج ول
فیروزپور و پتری پاٹھ شالا جالندھر جمع ہوا۔
اسکی تشریح فہرست منسلکہ ہذا سے واضح ہوگی
جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ کس عالی ہمت و حوصلہ
سے لوگوں نے چندہ دیا۔

فہرست چندہ آئندہ ہفتہ درج کیجاویگی۔ ایڈیٹر

راقم
کوتوال سکرٹری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

نقل رزولیوشن آریہ سماج سیالکوٹ جو انترنگ سبھا منعقدہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء میں پاس ہوا

بجواب چٹھی مورخہ ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۲ء سماج
ہذا منجانب جناب سکرٹری صاحب دیانند
اینگلو ویدک کالج چٹھی مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۲ء نمبر ۹۳۹
انترنگ سبھا میں پڑھی گئی۔ اور باتفاق آرا
سے یہ تجویز پاس ہوئی کہ جواب مذکور جناب
سکرٹری صاحب کا تسلی بخش نہیں اسواسطے
یہ سماج حسب ذیل رزولیوشن پاس کرتی ہے
کہ منیجنگ کمیٹی نے یہ کارروائی اپنے اختیارات
سے باہر کی ہے (کہ اصلی آریہ سماج واقعہ
وچھووالی کو لاہور آریہ سماج قرار نہ دیا جاوے)
منیجنگ کمیٹی کو واجب تھا کہ بدستور عمل سابق
بموجب رول نمبر ۳ قواعد منیجنگ کمیٹی اُس
سماج کی انترنگ سبھا کے ممبروں کے نام نوٹس
جاری کرتی۔ جو وچھووالی میں قدیمی سماج
ہے۔ اور بموجب قاعدہ نمبر ۱۱ متعلقہ کمیٹی
انتظامیہ بورڈنگ ہوس کے وچھووالی سماج
کے پردھان (جو پہلے سے ممبر تھے) بلحاظ عہدہ
منصب کے بورڈنگ ہوس کمیٹی کے رہتے۔ جیسا کہ
پہلے سے یہی عملدرآمد چلا آیا ہے۔ اسکے تبدیل
کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی۔ آریہ سماج واقعہ
وچھووالی لاہور کی قدیمی سماج ہے۔ نہ کہ
انارکلی والی۔ یہ سماج منیجنگ کمیٹی کی اس
کارروائی پر سخت افسوس ظاہر کرتی ہے کہ
اُسنے وچھووالی سماج کو لاہور آریہ سماج قرار
نہ دیا۔ اس سماج کی رائے میں یہ فیصلہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب پر چھوڑنا واجب تھا۔

آنریری
برج لال ودیا منتری آریہ سماج سیالکوٹ

آریہ سماج کمالیہ

(۱) مورخہ ۲۳ بساکھ سمت ۱۹۵۹ کو پردھان آریہ
سماج ہذا کی کنیا کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی
سے ہوا۔
(۲) مورخہ ۲۶۔ بساکھ سمت ۱۹۵۹ کو مہتہ رام دتا مل
صاحب کی کنیا کا بواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ ہر دو
طرف سے آریہ تھے۔ طرفین میں کسی قسم کی بت
پرستی مثلاً چنڈی نوگرہ وغیرہ کی پوجا ہرگز نہیں
ہوئی۔ لالہ منشی رام جی پردھان سبھا پرتی
ندھی سبھا پنجاب نے لالہ جمنا داس صاحب خلف
مہتہ صاحب موصوف سے تحریری وعدہ
فرمایا تھا کہ ۲۵۔ بساکھ تک کوئی پنڈت ضرور
بھیج پہنچا دونگا۔ جسکا رن سے کسی اور
پنڈت کے لئے انتظام نہ کیا گیا۔ مگر افسوس

نہ معلوم کس کارن سے پردھان جی ممدوح وعدہ ایفا نہ کر سکے - لاہور تار بھیجی گئی مگر اسقدر جلدی کوئی انتظام نہ ہو سکا نتیجہ یہ ہوا کہ کبھی تار بھیجی گئی - مگر وہاں سے کوئی نہ آسکا - الحتصر سماج ہذا کے پردھان لالہ جمنا داس جی نے پنڈت کی جگہ کام دیا بلکہ پورا کام پنڈت بھی اس رنگ میں شامل ہوئے بھجن منڈلی نے حسب موقعہ بھجن گا کر حاضرین کو آنند کیا۔ مصف فنڈ و غیرہ حسب توفیق دان کیا۔ اس سنسکار کے ہونے سے اس قصبہ پر عمدہ اثر ہوا۔

(۳) سماج ہذا نے ایک فی آریہ ممبر پر مقرر کیا ہوا ہے - جو کہ ہر ایک آریہ بھائی اس موقعہ پر لوکل سماج کو دیا کرتا ہے - اور امسال ہمارے چند زمیندار سبھاسدوں نے لوکل سماج کو ایک ٹوپہ فی ڈھیری دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

آپکا داس
شادی رام پریزیڈنٹ آریہ سماج کمالیہ

منقولات

کبت دھناسری

نیم نشان دیا کہیان نگارے بجے - وید منتر چھرا گولی گا تیری چھنڈ کی ٭
دھنش ٹنکار اونکار دان سام گان - سرن الاپ ٹاپ ترنگ گیاند کی ٭
شری پردھان کپتان منتری رسالدار مورچا سماج سینا سبھاسدن برند کی ٭

ویدن کی توپ گھٹا [illegible] ۔ کوپ کبھی [illegible] نا بیر دیانند کی ٭

بھجن دھرم بندہ بھیروی

تیرو نام اونکار اجر امر نربکار - دین بندھ سرب آدھار - نا کاری گنا ہگار ہے تیری جالی اتی آپار - لکھی نہ جات سرجن ہار - ٹسرمنن پایو گائے گائے وید چار ٭
تو نے رچیو بسان بھومی - نیر - چندر - بھانو دالکو - نیچ - آسمان - نیکھتان نراد ہار - تیرو ایش نکتی دام یکھانند اٹھوں یام - سرن تیری نرا کار ہے ٭

(منقول بھارت سودیشا پر درناکشو آبادی)

جہالت

ایک ہندو پنجابی عورت جسنے اپنا اپیل چیف کورٹ میں دائر کرنا چاہیئے تھا لندن پہنچی اور وہاں اسنے پریوی کونسل میں اپیل دائر کر دیا - مگر جب اپیل پیش ہوا - حکم ہوا کہ گو میعاد اپیل گذر گئی ہے مگر سائلہ چیف کورٹ میں اپیل دائر کر سکتی ہے - زمانہ کی ضرورتوں پر نظر کر کے ہم یہی صلاح دیتے ہیں - کہ ہمیں اپنی عورتوں کو ناخواندہ رکھنا سخت غلطی ہے۔

(از وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ)

ایک نہایت ضروری درخواست

جناب اڈیٹر صاحب! نمستے - آپکے اخبار میں ایک ریمارک بنسبت دیسی کپڑے کے درج ہوا تھا اسمیں شک نہیں کہ دیسی چیزوں کی قدر ہم لوگ بہت کم کرتے ہیں - اور اسی وجہ سے اخبارات میں بھی ان کے متعلق مضامین بہت کم درج ہوتے ہیں - اور اس ناقدری کی وجہ سے ہی ہندوستان نے ایجاد اور صنعت میں ترقی نہیں کی۔

صنعت اور حرفت کے مدارس قائم ہونے سے کوئی ترقی ہندوستان کو حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ لوگ دیسی ایجاد کی قدر نہ کریں - باوجودیکہ صنعت و حرفت کی کوئی تعلیم گاہ موجود نہیں ہے - تاہم وہ وہ نایاب چیزیں ہندوستان میں بنتی ہیں - کہ جنکا مقابلہ بڑے بڑے موجد اور صناعوں سے نہیں ہو سکتا۔

دیسی چیزوں کے استعمال کرنے سے صرف اسوجہ سے گریز کیا جاتا ہے - کہ وہ گراں قیمت کو میسر آتی ہیں - مگر اس امر پر کوئی خیال نہیں کرتا - کہ گراں بحکمت و ارزاں بعلت -

علاوہ اسکے ایک فتیل سوز اور لیمپ ہی کو دیکھئے جسکے متعلق ایک نہایت دلچسپ اور مفید مضمون آپکے اخبار میں درج ہوا ہے کیا اس مضمون کا کوئی لفظ بھی غلط ہے؟ میرے خیال میں جسقدر مٹی کے تیل میں کم قیمت بہ نسبت کڑوے تیل کے صرف ہوتی ہے - اسی سے کئی گنا نقصان لیمپ کی چمنیوں کے ٹوٹ جانے سے ہو جاتا ہے - ایک مٹی کا چراغ برسوں کام دیتا ہے - مگر مٹی کے تیل کی ڈبیا پورے برس روز بھی کام نہیں دیتی لوگوں نے تیل تو سستا دیکھ لیا - مگر یہ خیال نہ کیا - کہ لیمپ چمنی یا ڈبیا میں بہ نسبت چراغ یا دیوٹ کے کسقدر زیادہ دام خرچ ہوتے ہیں - برتنوں کو دیکھئے کہ ایک مرتبہ چاندی کے برتن تیار کرا لینے سے ساری عمر کو چھٹی مل سکتی ہے

اور پھر بھی ان کا مال جب چاہو کوڑے کرلو ولایتی بٹن شاید تمام عمر میں چاندی کے بٹنوں سے بہت کمی قیمت کے صرف ہو جاتی ہونگے غرض جہاں تک دیکھیے - دیسی چیزوں کے استعمال میں ہر طرح کا آرام اور کفایت ہے اور ملک کی ترقی کا ایسا ذریعہ کہ بلا اسکے ملک کی ترقی ہو ہی نہیں سکتی -

افسوس! ہمارے ہندوستانی بھائی مآل اندیشی سے بالکل کام نہیں لیتے - ان کو کبھی خواب میں بھی یہہ خیال نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے - اور کیا ہونیوالا ہے - اگر اس بات کا پورا یقین ہو جائے کہ سال آئیندہ میں ضرور قحط پڑے گا - تو کیا کوئی بھی فرد بشر ایسا ہے - کہ غلہ سے اپنے گھر کو بھر لینے کی فکر نہ کرے - مگر آئندہ جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے - اسکا یقین تو در کنار خیال بھی نہیں کیا جاتا - ذرا ایک لحہ کے لیئے فرض کر لیجئے - کہ اگر ہندوستان سے ولایتی تجارت بند کر دیجادے - اور ولایتی کپڑا اور دوسری ولایتی چیزیں کہ جنپر ہماری تمام کارروائیوں کا دارمدار ہے - ولایت سے آنی بند ہو جائیں - تب ہماری کیا حالت ہوگی بدن ڈھکنے کے لیئے تو کپڑا نصیب نہ ہوگا - اور کھیتی کرنے کے لیئے ہل پاہتے میسر نہ آئینگے - اور یہہ چلنے کے لیئے کولہو معدوم نظر آئینگے - اور کمیاب ہونے کی وجہ سے دیگر چیزیں بھی اسقدر گراں ہونگی - کہ ہر کس و ناکس کو میسر نہ آسکینگی - اسبات کا بھروسہ کرنا کہ ہماری حالت ہمیشہ ایک سی رہیگی - سخت نادانی اور حماقت کی نشانی ہے - زمانہ کے انقلاب سے کون واقف نہیں ہے دگرگون حال ہو جاتا ہی اکثر زمانہ کا

اے ہندوستانیو! اپنی آنیوالی حالت کو غور سے دیکھو اور سوچو کہ تمکو اپنا کام آپ کرنے کی کسقدر ضرورت ہے - بھاڑے کے ٹٹوؤں سے کام لینا چھوڑ دو - ورنہ ایک وہ روز آنیوالا ہے - کہ بے دست و پا بیٹھے منہ دیکھتے رہجاؤ گے -

آپ یقین کریں کہ دیسی چیزوں کے استعمال سے آپ کو کچھ بھی ٹوٹا اٹھانا نہ پڑے گا - ایک سال تو اس ترکیب کو آزما کر دیکھو -

ہاں بیشک اس طریق عمل میں ایک دقت ضرور ہے کہ ہندوستانی چیزیں ہر جگہہ نہیں ملتیں - اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ جنکو ملتی ہی نہیں - مگر بہت تھوڑی سی کوشش سے کسی دوسری جگہہ سے منگائی جا سکتی ہیں - یا کسی دوسری چیز سے نہ ملنے والی چیز کا کام اچھی طرح سے چل سکتا ہے - مثلاً دیسی دیا سلائی سے وہی کام اچھی طرح نکل سکتا ہے - کہ جو ولایتی سے نکلتا ہے - صرف اسقدر فرق ہے کہ دیسی کے لیئے آگ کی ضرورت ہے - سو ایسا کونسا مقام ہے - کہ جہاں سے آگ نہیں ملسکتی

(از اخبار ہیں ہند میرٹھ)

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

برہمچاری برہمانند جی نے ۴ اور ۵ مئی کو پشاور میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - اور دو ٹھاکر بیٹا رام جی کے پتر کا جٹرا کرم سنسکار کرایا - اور ایک ودیارتھی برہمانند جی نے وید پاٹھ شالہ اور گرکل جیسے میں ٹھہری لوگوں کو دکھلائی -

پنڈت لعل من اوپدیشک آریہ پرتی ندہی

سبھا پنجاب نے ۱۶ اپریل کو پٹیالہ میں ایک سبھاسد کی پتری کا ان پراسن سنسکار ویدوکت کرایا - ۲۳ - کو موضع بیگووال میں سوری پوجا دم تک شرادہ کنڈن پر دیا کھیان دیا - ۲۴ کو لودھیانہ میں پرارتھنا کرائی - ۲۵ کو کچھ نہیں ہوا - ۲۶ - کو درن لوجھتا پر دیا کھیان دیا - ۲۷ - کو چھاؤنی جالندھر میں پہنچے - ۲۸ کو کچھ نہیں ہوا - ۲۹ - اپریل کو چھاؤنی جالندھر میں استری سکشا پر دیا کھیان دیا - ۳۰ - اپریل سے ۳ مئی تک وہاں آرام کیا - ۴ مئی ۱۹۱۱ء کو جالندھر چھاؤنی سے ہمراہ لالہ ونجیند پنڈت موضع بیگووال میں جاکر انکے پتر کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت کرایا اور اسی وشے پر ایک دیا کھیان بھی دیا - ۵ - مئی کو دھرم وشے پر دیا کھیان دیا -

سماجک خبریں

آریہ سماج چھاؤنی فیروزپور کے سالانہ جلسہ پر دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے لیئے چھ سو روپیہ چندہ جمع ہوا -

کمالیہ میں لالہ شادی رام پردہان آریہ سماج کمالیہ کی پتری کا جات کرم و نام کرن سنسکار ویدوکت ہوئے -

لودھیانہ میں ۱۳ - مئی ۱۹۱۱ء کو لالہ پھول چند صاحب پنڈت خزانچی آریہ سماج لودھیانہ کے لڑکے کا منڈن سنسکار ویدوکت ہوا - اور دو روپیہ لڑکے سماج اور دو روپیہ دیانند کالج کو دان دیئے -

لالہ کشن چند نے اپنی بہن کی شادی پر چندہ

[illegible] فیروزپور عسہ - دیا نند کالج سیوا [illegible] آریہ سماج لودھیانہ عسہ

بھوالی پور میں ایک سات برس کا لڑکا آرین فلاسفی کے متعلق سوالوں کا جواب دیتا ہے ۴۰ سوال اُسپر کئے گئے جنکے جواب اُسنے بڑی لیاقت سے دیئے - مثال کے واسطے ایک دو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - سوال کیا آدمی مر کر پھر آدمی کی یونی میں ہی آتا ہے؟ جواب ہمیشہ کے لیے نہیں اپنے کرم انوسار - اونچ اور نیچ یونی کو پراپت ہوتا ہے -

سوال ۱۰۰۰ پرکرتی اور پرش دونوں میں سے کون قائم رہتا ہے - ؟ جواب دونوں اٹل ہیں - کیا پرکرتی اور پرش کی علیحدہ علیحدہ ہستی ہے؟ جواب نہیں ان دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ سمبندھ ہے - سوال انکی کہاں سے پیدائش ہے - ؟ جواب پرکرتی سے -

سوال اپرش کا کام کیا ہے - ؟ جواب پرکرتی کو سنبھو نتا کو پہونچانا -

۲۳ - اپریل کو وزیر آباد میں لالہ خزانچند کا لالہ ساگر رائے کی لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا - دونوں طرف سے ویدک دھرم روپیہ سماجک فنڈس کی امداد میں دان ہوا -

راولپنڈی آریہ سماج نے بھی بابا وشن پنڈت کی ممبری وصول کرنا شروع کر دیا - پنڈت سیتا رام جی سماج کے پرشٹ ممبر چنے گئے -

لالہ جیوا رام صاحب ہیڈ اکزیمنر پریس نے اپنے بیٹے کی ٹوپل (ایک رسم) پر للعہ روپیہ مختلف فنڈات سماجک کی امداد میں دان دیئے -

لالہ بالمکند بی اے کا پراہ سنسکار بابو پرتاپ سنگھ صاحب ہیڈ کلرک خزانہ ایبٹ آباد کی پتری

سے ۲۴ - اپریل کو ویدک ہوا - اور ۱۹۶ روپیہ دان دیئے - تفصیل کوئی نہیں -

پرچارک مہاشہ ہرنند نے ۲۷ - ۲۸ نو اپریل پر پرچار کیا - پنڈت لیکھرام جی نے ارمی کو وہاں پر ایک لیکچر دیا -

لاہور بکھو ارمی کے آریہ پتر کا سے ایک سرگرم سبھاسد آریہ سماج لاہور لالہ خدمت رائے کے بڑے لڑکے کے دیہانت ہو جانے کا حادثہ نہایت رنج ہوا - لالہ خدمت رائے جی ہر دوابہ باسی ہی ہیں - اور ساماجک کاموں میں تنخواہی دینے والے ہیں - ہم انکے غم میں شریک ہو کر پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ انکو شانتی پردان کریں - یہاں سماج مندر میں ایک لڑکا دھنپت رائے جو کہ ۲۵ یوم سے عیسائی ہو گیا تھا - شدھ کر کے شامل کیا گیا - اسکے بعد لالہ ٹھاکر رام ایف اے نے اپنے پاس سے دو روپیہ کی مٹھائی تقسیم کرنیکے واسطے دیئے -

دان راولپنڈی - لالہ نرائن داس جی نے ۱۳ روپیہ دان بہ تفصیل ذیل ہماری معرفت ارسال کیئے - ویدک فنڈ عہ - گرلز اسکول عہ یتیم خانہ فیروز پور عہ -

آریہ سماج شکر درہ کا بہ تفصیل ذیل انتخاب ہوا - لالہ چندہ بھان صاحب پردھان - لالہ گوبند رائے صاحب اپ پردھان - پنڈت نارائن دت شرما شاستری - لالہ خوشی رام پستکادھیکش - لالہ گھیر داس کوشادھیکش -

دیسی صنعت کی ہمدردی

بابو لتا پرشاد وکیل غازی آباد ضلع میرٹھ نے دنیا نیم نسخہ کر لیا ہے - کہ آئندہ سے میں کسی

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

قریب قریب اُسمیں درخواست یاں عالیشان کیخدمت میں پیدا کیا جاتا ہے۔ اُسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل اصل مضامین صنعت اور تعلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت **بابو مہا چند** رئیس مالک مطبع اخبار نے قیمت ہر درجہ کے اصحاب سے یکساں۔ باہر والوں سے معہ محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فائدہ اوٹھاویں۔ جو صاحب خریداری کی منظوری فرماکر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیے۔ **المشتہر**

کشن سروپ درما مینجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

(اگر آپ بھولے بھالے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور طلب فرمایئے) اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی۔ بیہودہ گوئی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ بسبب کے روزگار کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے نیک نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزوں کے اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبوں کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ یسوعیہ۔ ماریعونی۔ مانی۔ کنیز ردمن کیتھلک۔ لوتھی فیرین۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ۔ انجیل متی۔ انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب۔ شعیا کی کتاب۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ علیحدہ انجیلوں کے چند تاریخی اختلافات۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں آنا۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار لینا۔ بعد میں قوم کی خدمت میں اپیل جسکا پڑھنا غیر الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ ایکسو اٹھائیس صفحہ یعنی ۸ جزو کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک اسپر علاوہ یعنی ایک [illegible] خرچ ہونگے۔ تیس جلد سے زیادہ خرید نے پر بیس فیصدی کمیشن۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو۔ خرید فرمادیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ **المشتہر** کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود یکہ بارہ روپیہ سیر تک کی فروخت ہوتی ہے۔ پختگی نہیں ہوتی۔ قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ اور پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ جما تو اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک وقت یہ بھی پیش آتی ہے۔ کہ سنگساز پتھر بنانے کی وجہ سیاہی ناقص ہونے پتھر سکواتے ہیں۔ جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیے ہمنے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں بیمثل ہے۔ اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر پر ایک تاکید کیجئے۔ تو نقش کا ابھار ہو جائے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت قابل قدر ہے۔ جسنے خریدی اسنے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب شہر لاہور کے مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے قیمت فی سیر آٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر کشن سروپ درما منصرم ودیا درپن میرٹھ شہر

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جسکو تیار ہو گیا ہے۔ جسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور روشنا وغیرہ تیار کرکے قواعد و تراکیب عجیبہ وغیرہ درج ہیں کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی۔ لہذا ملاحظہ اس کتاب کا آپ خود تعریف کرینگے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام بلندی پیدائش لگانے کا موسم نشوونما استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے زمانہ کے طور پر اور نہایت معتبر اور بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت (۲) پھول کے میانہ درخت (۳) پھول کے چھوٹے درخت (۴) پھل کے بڑے درخت (۵) پھل کے میانہ درخت (۶) پھول کے چھوٹے درخت (۷) خوشبودار درخت (۸) خوشنما درخت (۹) خوشنما چھوٹے درخت (۱۰) گملے کے درخت (۱۱) سایہ دار درخت (۱۲) کھجور دار پودے [illegible] (۱۳) درختان نادر (۱۴) جنگلی درخت (۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ (۱۶) انتظام تراکیب باغبانی (۱۷) [illegible] منتخبات۔

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار مہیا کرکے پورے سال کی قیمت مبلغ ۔۔۔ روپیہ پیشگی بھجوائینگے۔ اُنکو ایک جیبی گھڑی تمام نکلس کی قیمتی چھ روپیہ جو بہت صحیح وقت دینے والی ہے۔ مفت نذر کیجاویگی۔

المشتہر مینجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمے اور ممیرے سے جو تاک لداخ اور ترکستان کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض چشم کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے۔ بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں اسکے استعمال کرنے سے امید ہے کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ یہ سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چھ ماہ بھر کے لئے کافی ہے۔ ۵ اور مممیرے کا بہترین سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپئے (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] خالص مصری سرمہ فی تولہ [illegible] خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ جس شیشی پر ممیری مہر نہ ہو وہ جعلی سمجھنی چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آڑھو والیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب زاد نو از کم۔ تسلیم

مزاج شریف۔ میں نے کئی ایک بیضوں کے واسطے آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا۔ خدا کے فضل سے مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم وپڑبال کے تجربہ کو پہنچا اور مریضوں میں شروع کر کے دیکھا یعنی ابتدائی موتیابند میں بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ بغیر سے فایدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجئے :- ڈاکٹر ریاض الدین مقام نجر تنگ ضلع جھنگ۔ سرحد ٹانک میں۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۱ء

(۲) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ عرض یہہ ہے کہ میں نے پیشتر ایک تولہ سرمہ سیاہ آپسے منگوایا تھا جسقدر آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس سرمہ نے اکسیر کا حکم کیا۔ جسقدر اس سرمہ کی تعریف کیجائے کم ہے۔ اب آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں۔

ڈاکٹر سید ابراہیم اسسٹنٹ سرجن [illegible] مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۱۱ء

(۳) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب۔ میں نے آپکے ممیرے کا سرمہ بہت مریضان چشم پر استعمال کیا اور تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے آنکھوں کو صحت ہوئی جہاں تک میرا خیال ہے میں اس سے بڑھکر کوئی دوائی آنکھوں کی بیماری کے واسطے بہتر نہیں سمجھتا ہوں۔ میں مریضان چشم اور پیشہ ور ہاتھوں کو بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسکو امراض چشم کے واسطے ضرور استعمال کریں۔ میں نے تجربہ کیا ہے اس سے بڑھکر کوئی اور دوائی آنکھوں کی امراض کے لئے فایدہ بخش نہیں ہے۔ میں پروفیسر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ہمارے لئے اکسیر سرمے کو ایجاد کر کے ساری مخلوق خدا پر احسان کیا ہے۔ اور انکی قدر کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

ڈاکٹر خیر الدین شاہ ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر شفاخانہ لوہدھیانہ تام۔ ٹانک۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء

(۴) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ آج ۲۴ دسمبر کو آپکا بھیجا ہوا اسنہ حضور بیگم صاحبہ بہاولپور گزرا۔ سرکار بیگم صاحبہ نے مجھ کو حکم دیا۔ کہ دو تولہ سرمہ میٹھا جلد طلب کر دیں۔ لیجئے یہہ خط لکھا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد دو تولہ سرمہ سیاہ بھیجنی تولہ [illegible] بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ اگر یہہ سرمہ مفید ہوا۔ تو پھر بہت سا تولہ کے واسطے حکم ہے۔ الراقم نواب علی شاہ اردلی سرکار بیگم صاحبہ بہاولپور۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء

(۵) جناب سردار صاحب۔ بندگی۔ پہلا پارسل سرمہ سیاہ [illegible] بہت مفید [illegible] معلوم ہوا۔ [illegible] کیا جاتا ہے کہ دو تولے اور بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔ نواب علی شاہ اردلی حضور بیگم صاحبہ بہاولپور۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیے جمع کیا گیا ہے :- میاں سنگھ آڑھو والیہ

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پبلشر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ایشوریہ نیم کا پالن دھرم سب سے بہتر ہے ۔ ایشوریہ نیم کا پالن

اخبار

ست دھرم پرچارک

جلد ۶ — قیمت ہر حالت میں پیشگی — جلد ۶

[illegible]

جیون چرتر پورن بھگت - قیمت ۱/ جس میں پورن کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے - اس میں حقیقت رائے دھرمی کے اصل حالات درج ہیں۔ قیمت ۱/

پرارتھنا استک - ... پرارتھنا پانسا قیمت ۱/ ایک فوٹو ناٹک نظارہ قیمت ۳/ ایک باتر کہ اعلیٰ طور پر ... کی ضرورت ظاہر کی ہے۔ پستک ... اپنے پاس سے۔ یہ بھجن نہایت رقت آمیز ہیں قیمت ۲/ رانس لشیدہ بار اول ... رانس ہر چار نمبر ۱ قیمت ۱/ رانس لشیدہ بار دوم قیمت ۱/ مصنف نے بڑی قابل داد تحقیقات کی ہے۔ مسلہ نیوگ پر پادری ... کے اعتراضات کے جواب مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۱/ اس کی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ آریہ سماج میں شانتی پھیلانیکا اصلی اوپاؤ - ... مجید ... سچا درشن - مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ۱/ امرت برشا قیمت ۱/ ویراگ بھجناولی قیمت ۔ حصہ دوم قیمت ۱/ ... بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں سالانہ جلسوں پر پڑھنے قابل بھجن آنند قیمت ۱/ بھجنوں کے ساتھ انکار ... ہو کر لکھا گیا ہے۔ راہ نجات یا موکش مارگ قیمت ۱/ بجواب ضمیمہ نجات آریہ - جو ایک مولوی نے لکھ کر مصنف کو مخصوص جواب مانگا تھا جواب بھی ... دیا گیا ہے۔ سلیخ کوا ... نہیں۔ ایک کائستھ کے اعتراضوں کا جواب۔

اشتہار

شائقین حق کو مژدہ ہو کہ کتاب ستیہ ... بزبان اردو مصنفہ ... شائع ہو گئی ہے ... حصہ ... مصنف ...

جیسا کہ ... ضرورت ... بکمال کوشش ... جالندھر ... بجواب ... ثبوت ... بیانات ... باب یعنی باب اول ... در بیان وجود ... و ... جنات وغیرہ باب ... در بیان ... احمدی ... قسمت انسان ... دوسری ... انگریزی میں مولوی ... انگریزی ... ترجمہ ... کتاب ... مشہور ... عالم ... تیار ہو گئی ہے ... کتب ... قیمت ... بلحاظ ... علاوہ ... جو صاحب ... المشتہر ...

حال علیگڑھ محلہ ... گنج

ڈاکٹر برسن کی کہانی ہومی پاتھی کی اکسیری دوا

... ہیں نہایت ... بیماری کی ... دوا ... اور ... کوئی نسخہ ... فائدہ نہ کرتا تھا لیکن ... تجربہ اور ... سے ... تیار ... دانت کرنے سے ... کوئی خرابی ... کا نقص یا کمزوری ہو تو ... سے یا گولی کھانے ... اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ... کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے ... گولی فی شیشی ۵/ ... عرق ... کی مکمل دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے ... بعض ... آرام ہو جاتا ہے ... شیشی کے ساتھ ... ہر شخص ... اپنے پاس رکھنی چاہیے ... بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ... المشتہر

ڈاکٹر گوپال لال برسن ...

... دھرم پرچارک جالندھر ... ڈاکٹر ... کا ... عرق کا ... بھی ... کیا ...

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نمبر کو نظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشدالہ کا ... سودیشی بھائیوں کی سیوا میں ... جو صاحب اپنا علاج معالجہ از روئے بید کے یونانی ... سے کرانا چاہیں - بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیازمند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ... کی وضع من ترش ست - دوائی منگا کر آزما لیجئے - یعنی عام اشتہاروں کی طرح نطفہ الکرمنہ نہیں ہے - بہان ... سرمہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند - غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیابند - جلن - خارش - پڑوال - زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ... سیاہ ... گوشٹ بل ... رس - یہ معجون قوت باہ ... ضعف ... کے لئے ازبس مفید ہے - جریان منی احتلام ... نسیان کمزوری دماغ سستی ... جو لوگ ... قدرت کے ... کو اپنے ہاتھوں سے ... کر چکے ہیں ... قیمت فی پیکٹ ... ضعف جگر - یہ ... دوائی ضعف جگر کو ... جگر کا ... سانس کا چڑھنا - ناخنوں کا ... ہو جانا وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں - ... روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ... نارو کی دوا - ... روز میں آرام ہو جاتا ہے - نارو خواہ کسی قدر ... گیا ہو - قیمت فی بکس ... سوزاک کی دوا - سوزاک خواہ کتنی ہی پرانا ہو گیا ہو - ایک ہفتہ میں ... آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبی ... سوزاک آتشک کی دوا - جو کشتہ ... کے فائدہ ... محنت سے تیار کی ہے - فی ڈبی ... آتشک کی گولیاں - ... کھانے سے ... آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں - فی ڈبی ... سرمہ ... ضعف باصرہ ... معدہ ... خوراک ... قوت ...

نمبر ۷ | مطبوعہ ۱۳ جیٹھ سنبت ۲۰۰۵ مطابق ۲۵ مئی سنہ ۱۹۴۸ء جالندھر شہر | جلد ۶

ستدھرم پرچارک

پربھو کی ستوتی پرارتھنا اور اوپاسنا کیا ہے؟

سنسار میں جیو آتما کو پن پاپ کرتے دیکھ اور ایشور کی اصلیت یا یوں کہیئے کہ اُسکے یتھارتھ گنوں کو نہ سمجھ کر پارسی عیسائی مسلمان دینوں کو دو خدا ماننے کی ضرورت پڑی۔ پارسی دین والے نیکی کرنے والے خدا کو یزدان اور پاپ کرانے والے خدا کو اہرمن کہتے ہیں۔ عیسائی اور مسلمان دینوں نے نیکی کے خدا کا نام خدا اور بدی کے خدا کا نام شیطان رکھا ہے۔ پورانوں کے ماننے والے وچار شونیہ شاستر حین ہندوؤں نے بھی شیطان کی کلجگ ہونی آدی نام مقرر کر لیئے ہیں۔ لیکن کوئی بدھی مان پُرش دو خدا جنہیں ایک نیکی اور دوسرا بدی کے کرانیوالا ہو نہیں مان سکتا۔ ایشور کیول ایک ہی ہے اور شیطان آدی کوئی نہیں۔

جیو خود مختاری سے نیک بد فعل کرتا اور منصف خدا کی درگاہ سے سزا و جزا پاتا ہے لیکن ایشور بھلے بُرے کاموں کے کرانیوالا نہیں ہے۔

پراچین سمے کے تت دیتا رشی منی اور زمانہ حال کے مغربی نرگنش فلاسفر اور گیانی لوگ اس بات میں متفق ہیں کہ ایشور پورن اکھنڈ نیائے ہے جیووں کے پن پاپ روپی کرموں کا پھل دینے والا ہے۔ "جیو آتما کرم کرنے میں سوتنتر اور ایشور یہ ویوستھا انوسار پھل بھوگنے میں پرتنتر ہے"۔

کئی بھائی یہہ شنکا کرتے ہیں کہ جیو آتما سوتنتر ہے کیونکر کام کر سکتا ہے۔ جبکہ سرب وستو کا آدھار ایک ماتر ایشور ہی ہے۔ اور ایک پتا تک بھی ایشور آگیا کے بنا نہیں ہل سکتا۔ اسکا جواب سہج ہی ہے۔ دیکھیئے سورج کی روشنی کی سہایتا لیکر ہی ہم سب پدارتھوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ اندھیرے میں کوئی بھی کسی پدارتھ کو نہیں دیکھ سکتا لیکن سورج کی روشنی ہمیں یہہ کبھی پریرنا نہیں کرتی کہ فلاں پدارتھ کو دیکھو اور فلاں کو نہ دیکھو۔ خواہ ہم پھول کو دیکھیں خواہ پتھر کو سورج کی روشنی ہمیں کسی خاص پدارتھ کے دیکھنے کے لیئے سفارش یا پریرنا نہیں کریگی۔ جہاں سورج کی روشنی ایک طرف ہمیں کسی خاص وستو کو دیکھنے کے لیئے پریرنا نہیں کر رہی وہاں ہی یہہ دوسری طرف اپنی سہایتا دیکھنے کے فعل کو پورا کرانے کے لیئے دے رہی ہے۔ آنکھوں کو بصارت دینا سورج کی روشنی کا کام ہے۔ لیکن ماں بہن۔ بیوی۔ سادھو۔ چور۔ ڈاکو۔ اینٹ پتھر آدی میں سے جسکو چاہیں دیکھنا ہمارا اپنا اختیار ہے۔ ٹھیک اسی پرکار سے ایشور کے پردان کیئے ہوئے سادھنوں کو پریوگ میں لا کر ہم کرم کرتے ہیں۔ لیکن بھلے یا بُرے کرم کرنا ہمارا اپنا اختیار ہے۔ زبان جو کہ ایشور نے دی ہے۔ اسکی سہایتا کے بغیر ہم بالکل بول نہیں سکتے۔ لیکن سچ بولیں یا جھوٹھ گالی بکیں یا بھجن گائیں۔ سنسکرت بولیں یا انگلش یہہ ہمارا اپنا اختیار ہے۔

اگر ہم نیک و بد کے کرنے میں سوتنتر نہ ہوتے تو سزا بھی ہمیں ملنی نہ چاہیئے تھی۔ اگر خدا عادل ہے۔ اور شیطان یا کلجگ ہم سے اوشیہ پاپ کراتا ہے۔ تو عادل خدا کو لازم ہے کہ شیطان یا کلجگ کو بھی ہمارے ساتھ سزا دے۔ لیکن ہم برعکس اسکے پاتے ہیں کہ نیک و بد کی سزا و جزا ہمکو ہی دیجاتی ہے۔ جو کہ اس امر کا کافی ثبوت ہے۔ کہ نیک و بد کے کرنے میں ہم ہی ہیں۔ سورج کی مثال دیکر ہم نے واضح کر دیا ہے کہ خدا کو سرب آدھار مانتے ہوئے بھی ہم کرم کرنے میں سوتنتر رہ سکتے ہیں۔

امریکن یوگی ڈیوس نے "دو شیش سہایتا" نامی پستک میں ۹ صفحوں کے اندر نہایت ہی لطف اور رانم ریتی سے اس بات کو بھلی بھانتی جتا دیا ہے۔ کہ ایشور سرب سرشٹی کے جیو ماتر سے ایک سم پریم رکھتا ہے۔ کوئی خاص آدمی اسکو پیارا نہیں ہے۔ اور نہ کسی خاص نیم سے کسی خاص آدمی پر نظر عنایت کیجاتی ہے۔ وہ کسی جیو کی وہ اُنگیز پیارتھنا اور اعلیٰ درجہ کی خوشامد سے کبھی پرسن ہو کر پاپ معاف نہیں ہوتا۔ اکھنڈ نیائے سرب جیون کے کرموں کے پھل دینے سے وہ جہاں اننت گیان سے ایشور کبھی بھی نہیں چوکتا۔ معاف کرنا یا گناہ بخشنا اسکا نیم نہیں ہے۔

اس بات کو سوچتے ہوئے کئی سجن شنکا کرتے ہیں کہ آیا یہہ لوگوں کو ایشور کی استوتی پرارتھنا آدی کرنیکی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایشور نے

کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا - یا خاص کام کرنے میں خاص سہایتا نہیں دیتا - تو پھر اسکی ستوتی آدمی ہیں کیوں کرنی چاہیئے ؟ ہاں یہہ سچ ہے کہ مروجہ فیشن الوکول ستوتی پرارتھنا پر کوئی بھی اعتراض نہیں ہو سکتا - فیشن کی مروجہ ستوتی خوشامد اور پرارتھنا مانگنے کے معنوں میں لیجاتی ہے - اور اس پر ہماری اعتراض ہو سکتے ہیں - مثلاً کوئی کہہ سکتا ہے - کہ اگر ہماری یہہ ستوتی اور پرارتھنا سوئیکار ہو سکتی ہے - تو تمہیں ماننا ہوگا - کہ معجزے بھی ہو سکتے ہیں کرامات اور چمتکار کا ہونا پھر اسمبھو کیوں ہے ؟ اگر تمہاری پرارتھنا کا پھل ایشور کوئی خاص دے سکتا ہے - تو سنئے محمد صاحب کی خاص پرارتھنا کے عوض میں چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے ہونگے - کوئی اور سجن یہہ کہہ سکتا ہے کہ پرارتھنا کرنا ہی سراسر فضول کام ہے - کیونکہ دولتمند لوگ سنتان کے لیئے عمر بھر پرارتھنا کرتے ہیں - لیکن انکے ہاں کبھی سنتان نہیں ہوتی درانحالیکہ کتوں کے ہاں جو کہ پرارتھنا کا نام بھی جان نہیں سکتے - اتنی سنتان ہوتی ہے کہ ہماری بیچاری میونسپلٹیاں دن رات انکے کاٹے جانے سے ڈر کر مروانے کی فکر میں رہتی ہیں - چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک کون پران دھاری سنتان کے لیئے کبھی پرارتھنا کرتا ہے ؟ نگر کے رہنے والے اپنی شاریرک نربلتا دور کرنے کے لیئے نت پرتی زور دار پرارتھنا کرتے ہوئے نربل ہی نربل رہتے ہیں - جبکہ جاہل جاٹ لوگ بنا پرارتھنا کیئے بلوان بن رہے ہیں - شہر کے لوگ سوڈا واٹر اور چندن کہاتے ہوئے پرارتھنا کرتے اور کراتے ہوئے بھی بیمار بنے رہتے ہیں جبکہ زمیندار ستو اور پرارتھنا

[illegible]

استعمال نہ کرتے ہوئے ان سب بیماریوں سے بری رہتے ہیں - جن فقیروں کا پیشہ روٹی کے ٹکڑے مانگنا ہے - وہی فقیر دکانداروں کے دولتمند ہونیکی سفارش بذریعہ دعا یا پرارتھنا پر مشورہ سے کرتے ہیں - کوئی اور مہاشی یہہ کہہ سکتا ہے کہ کہ پرارتھنا صرف مہاتما ان جھلانے کی غرض سے ہی کیجاتی ہے - کیونکہ اگر پرارتھنا کا نتائج دیکھنا جاکر دیکھیں تو پتہ لگتا ہے - کہ انس سماج کے منتری نے انجیل صاحب کو منٹ کے لیئے پرارتھنا کرنے کی مہلت دی تھی - اور عین ایک منٹ کے گذرنے پر انجیل صاحب نے پرارتھنا ختم کر دی - وہ انجیل جو ابھی سنہرتا کھیلتا رہا ہے منٹ کے وقفہ میں ہری بہری لکڑ ناچنے کودنے اور دوڑ کر چیخیں مارنے لگ گیا - کوئی اور بھائی یہہ کہہ سکتا ہے - کہ پرارتھنا محض بازی ہے کیونکہ بچے اور نوجوان آدمیوں کو ہنسے بندر کا رولا منوالی پرارتھنا کرتے دیکھا - انتور سے شبھہ گنوں کے خواستگار پایا - لیکن انکے عملی جیون چوری - کپٹ - تماشا کھیل آدمی نانا فضول کاریوں میں لپٹا ہوئے دیکھے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ پرارتھنا کا کسی جیون پر کچھ بھی اثر نہیں پہنچتا - کوئی کہتا ہے کہ پرارتھنا تقدیر کا ناشی یا ناٹک کی اصل ہے - کیونکہ وہ سادھو جو لنگوٹے دھارن کرکے بھری سبھا میں آنکھیں بند کرکے بڑی نرتا سے ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہتے ہیں کہ پتا جی ہم پاپ پکارتے ہیں - رحمی دیو دیو وہ اپنے جیون کو پاپ پکار کی جڑ کاٹنے کے لیئے لگا رہے ہیں -

ہمارے خیال میں یہہ اور اس قسم کے ایک اعتراض مروجہ بناوٹی ستوتی پرارتھنا و ستوتی پرارتھنا پر کیئے جا سکتے ہیں - اور فیشن کے مریدوں کے پاس واقعی ان اعتراضات کے کوئی جواب نہیں ہیں - اس پرکار کی ستوتی پرارتھناؤں کا پھل آلس ہی ہے - اہل دنش سے بڑھکر دکھدائی بیری کوئی سنسار بھر میں کوئی ہے - تو وہ ایک ماتر آلس ہی ہے سرب گنوں اور گیانوں کا ناشک دکھ بیتا کا پیدا کرنے والا ایک ماتر آلس ہی ہے - کیا وہ دو یا تین جو دن میں پڑھتا ہے - سال بھر لگاتار پرارتھنا کرنے سے بی اے کا امتحان پاس کر سکتا ہے - کیا کوئی انگریزی دان پرارتھنا کے ذریعہ سے سنسکرت کا پنڈت فاضل بن سکتا ہے جنکے من میں یہ خیال بسا ہے کہ پرارتھنا سے ہی سب کچھ ہو سکتی ہے - وہ آلسی ہوکر پرشارتھ کی جڑ ہی کاٹتے ہیں - بلکہ منش جیون کو نشٹ بھرشٹ کر دیتے ہیں -

اسکے ویپریت سچی پرارتھنا بہادر اتین ہوتی ہے - اسکا پھل تنیت پرشارتھ ... ہوتی کرم ہے - یہہ گیان کا لازمی خاصہ ہے سچی ستوتی اور سچی پرارتھنا کا پھل پرشارتھ ایسا ہے جیسا کہ سورج کی کرنوں میں روشنی اور حرارت کا پھل ہے - جس پرکار جل میں پران وایو (آکسیجن) اور سہرا وایو (ہائیڈروجن) نواس کرتے ہیں اسی پرکار سچی ستوتی اور سچی پرارتھنا منش کے ہردے میں واس کرتی ہے - سرب دیشوں اور جاتیوں کے لوگ اسکی مہما کرتے - اور اسکی کوئی حد نہیں پا سکتے ہیں - اسکے دھارن کیئے بنا کوئی بھی جیون کو سپھل نہیں کر سکتا - کلپنا کیجیئے کہ اگر کوئی منش ہمالیہ پربت کی شکھر پر کھڑا ہو کر سرشٹی کے راج کو دیکھنے کے لیئے چہوٹی اور درشٹی دستے اور دیکھے کر کہیں برہش کھیتوں کے سدرش سوم کے کھڑے

کھڑے ہیں۔ جنگی کہ اُنکھی ہری ہری شاخوں پر سیب انار آدمی نانا مدہر سیلے پہل رنگ برنگی ڈالیوں میں ساون کے مینہ دل چہول رہے ہیں۔ کہیں مدہتا چنبیلی گلاب پنچہ پہول کنڈوں سے سوگندہی پہیلا رہے ہیں۔ کہیں عالیشان بوڑہے پہاڑ سفید ٹوپیاں اوڑہے سبز چادریں اوڑہے آکاش سے باتیں کر رہے ہوئے گود میں بجلی سے چمکتے ہوئے جنگل ناچتے اور گاتے ہوئے دریاؤں کو لئے کھڑے ہیں تو بتاؤ کہ اُس سمے سہاوک ہی اُنکی تماشبین سرشٹی کی سیاہ دیکھنے والے پرش کے ہردے میں کیا کیا بہاؤ اوتپن ہوتے ہونگے۔

(باقی آئندہ ۔ آنند دام)

ہمارے مصر

انسان کی زندگی کا مدعا کیا ہونا چاہئے

سلسلہ کیلئے گذشتہ اشاعت دیکھو

اس سے میری مراد یہہ نہیں ہے کہ پچھلے مہاتما اور سوامی جی دولت دنیا کو فضول اور نکما سمجھتے تھے۔ اور دہرم کی دولت کو صرف مفلس اور کنگال لوگوں کی میراث جانتے تھے۔ دنیا کے صاحب دل کو دہرم سے کورا جانتے تھے۔ بلکہ اس سے غرض یہہ ہے کہ وہ سب مہاتما دنیوی دولت اسباب کو ذریعہ گذران آرام جانتے تھے۔ اور اس سے دنیا کے معاملات کا سیدہا ہونا سمجھتے تھے لیکن مدعا زندگی بنانے کے واسطے انکی راے صرف دہرم ہی کی طرف تھی۔ ناظم حریم

کی خوبیاں ہر شخص میں آسکتی ہیں۔ اور اسکا حصول ہو نا ویدادی ست شاستروں کے شرون من اور ندہیاسن اور مہاتماؤں کی سنگت پہ منحصر ہے۔ پس ہر ایک شخص کو ضروری ہے کہ دنیوی اسباب کو ذریعہ معاش سمجھے۔ اور مدعا زندگی دہرم قرار دے۔ تاکہ دنیوی مصائب اسکی عمر کے مرحلوں کو طے کرنے میں سدراہ نہ ہوں۔ چونکہ برٹش گورنمنٹ کے سایہ میں آریہ ورت بیرونی تاخت و تاراج سے محفوظ ہے اسواسطے اسوقت دہرم کا پرچار ایسا ہی ہے کہ ہر ایک کوشش ویدادی ست شاستروں کے پٹہن پاٹہن یا شرون یعنی سننا۔ من یعنی ماننا ندہیاسن یعنی عین الیقین کرنا۔ میں کوشش کرے۔ رام سندر سنگھ

نوٹ۔ مضمون بالا چنداں تشریح طلب نہیں ہے۔ لیکن ایک دو باتیں جو اسکے ضمن میں آتی ہیں سوجہتی ہیں بیان کرنا ضروری معلوم ہوتی ہیں جس شخص نے زندگی کا کوئی مدعا قائم نہیں کیا۔ وہ اس سیلاب کی طرح ہے۔ جو ڈہلوان کی طرف بہہ رہا ہے۔ خواہ اسکا گذر مرغزاروں سے ہو۔ خواہ زمین شور سے خواہ اُس سے سیرابی ہو۔ خواہ زراعت کی بربادی سیلاب کی اسمیں کوئی خوبی نہیں ویسے ہی جو شخص زندگی کا کوئی مدعا نہیں رکھتے۔ اندریوں یعنی حواسوں کے غلام ہوتے ہیں۔ اگر خوش الحانی سنے تو جیسے کبھی نو ہیں۔ اگر کوئی خوشنما نظارہ اُنکی نظر پڑا تو اسی میں محو ہوگئے باقی سب کچھ بہول گئے کبھی زیب پوشاک کی فکر۔ کبھی نفیس خوراک کا تردد۔ کبھی شہرت کی دہن میں دیوانے ہوئے کبھی گہربار چہوڑکر فقیر بن گئے۔ غرض جس طرف طبیعت کا ترنگ اور میلان ہوگیا۔ اُسی طرف

جہک گئے۔ **کیوں** اور **کسلئے**؟ اس قسم کے پرش پیدا کرنے کے لئے نہ تو انہیں رغبت ہوتی ہے۔ نہ لیاقت۔ منوجی ایسے لوگوں کو وپردشٹ کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ "وید تیاگ نہ یگ نہ نیم یعنی تعمیل احکام لواہی اور نہ دہرم آچرن یعنی اعمال حسنہ تکمیل کو پہونچتے ہیں" منو دہرم شاستر ادہیائے ۲ شلوک ۹۷ دہرم کی خاطر جسمانی تکالیف کا برداشت کرنا جنہیں تپ یا ریاضت جسمانی کہتے ہیں خاطر خواہ کو پسند نہیں کرتا۔ تاوقتیکہ حواس خمسہ قابو میں نہ ہوں۔ گوتم بدہ نے اپنے زمانہ میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکہا جو کہ باوجود سخت جسمانی ریاضت کی حقیقت میں مغلوب الحواس تھے گوتم نے اُنکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ "اے بے عقل گندے ہوئے بال اور جٹا جوٹ اور مرگ چہالا کا اوڑہنا کس مطلب کے لئے ہے۔ جو تیرے اندر تو دنیوی خواہشوں نے گہر کر رکہا ہے۔ محض بیرونی صفائی سے کیا حاصل۔ اسلئے منوجی نے منشوں کو جیت اندری ہونے یعنی مخدوم الحواس کی سخت تاکید کی ہے۔ جیت اندری پرش منوجی کی ہدایت کے موافق اُسے کہتے ہیں۔ جو تعریف سے خوش ہو کر مغرور نہیں ہوتا (اچہے پیرہن دس کرنا) سے آرام اور بری پوشش سے تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ خوبصورت سے محظوظ بدصورت سے دلگیر نہیں ہوتا۔ لذیذ خوراک سے خوش اور بے مزا سے رنجیدہ نہیں ہوتا۔ خوشبو سے رغبت بدبو سے نفرت نہیں کرتا۔ وہ عاقل جیت اندری کہلاتا ہے۔" (منو ادہیائے ۲ شلوک ۹۸) اس قسم کی سم ادستہا یعنی حالت مساوات کی تلقین بدہ بہی لوگوں کو کرتا رہا۔

جن لوگوں کا کوئی مدعا زندگی نہیں وہ آتمک آزادی کے حصہ دار نہیں ہوتے علاوہ نہ کبھی کسی معاملہ میں خواہ اسکا تعلق ارتھہ یعنی دولت دنیا و پرمارتھ یعنی دولت عقبیٰ سے ہو۔ وہ لوگ کوئی آزاد رائے قایم کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ظاہرا ایسے اشخاص شخصی آزادی کا دم مارتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں کسی نہ کسی زبردست دماغ کی تحت میں رہتے ہیں۔ انکے لیئے تقلید عموماً سعادک ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دولت اور دنیا کے مذہب کسی نہ کسی ارجنیل یا منیڈہ مخترع) کی پیروی کی بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنکو وہ مرشد گورو پیغمبر اوتار وغیرہ کہتے ہیں۔

اگر انسانی زندگی کا کوئی اعلیٰ مقصد نہ ہو تو جسمانی رنج و راحت میں مصروفیت لابد ہوتی ہے۔ جو حالت مساوات کے مانع ہے کیونکہ کوئی مادی شے استھر یعنے قایم نہیں رہ سکتی۔ انمیں ہر لحظہ تبدیلی ہوتی ہے۔ جو انہیں اپنی زندگانی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ انہیں کبھی آرام کبھی تکلیف۔ آرام کے وقت ایسے لوگ خوشی میں نہیں سماتے۔ اور تکلیف میں سخت متردد و حیران لیکن جو شخص اشیاء مادی کو اپنے مدعا کے حصول میں ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ وہ راحت میں از خود فراموش نہیں ہوتے۔ نہ رنج میں گھبراتے ہیں۔ اور اپنے مدعا کے حاصل کرنے میں ہمیشہ ہوشیاری سے کام لیتے ہیں۔ گوتم کی آخری نصیحت اسکے متعلق یاد رکھنے کے قابل ہے۔

"اے بھکشو! کل اشیاء مادی ناشی ہیں۔ انہیں چھوڑ کر اپنی مخلصی (موکش) کے لیئے ہمیشہ کوشش کرو۔" دنیا میں بہت سی اشیاء ایسی ہیں کہ جنکی تحقیقات انسان اپنی زندگی کا مقصد بنا سکتا ہے۔ حیوانات۔ نباتات۔ معدنیات وغیرہ میں ایسے ایسے رموز ہیں۔ کہ جنکی جستجو میں زندگی درکار ہے۔ پھر کیوں انسان ایسی علمی تحقیقاتوں کو گو وہ اشیاء مادی سے ہی ہوں۔ زندگی کا مقصد نہ بنائے؟

اس قسم کی تفتیش اور جستجو قابل تعریف ہے لیکن اسے مدعا زندگی نہیں ٹھہرانا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے طبیعت میں کسی قدر تنگ خیالی بیٹھ جاتی ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص زندگی بھر کی محنت سے بڑا انجنیر (کاریگر) کیمسٹ (کیمیاگر) یا نیچرلسٹ (حکیم) ہو جاوے لیکن اگر اسکے خیالات یہاں تک ہی محدود رہیں تو باقی معاملات کی نسبت ضرور اسکی طبیعت میں تنگ خیالی ہوگی۔ اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بدہی (عقل) ایک نہایت لطیف شے ہے۔ کثیف مادے کی تفتیش میں بدہی جلد اسمیں گھسکر اسکی تار تار سے واقف ہوکر آگے بڑھنا چاہتی ہے لیکن اشیاء مادی کے محدود ہونیکی وجہ سے بدہی کو رک رک کر پھر اسمیں خوض کرنا پڑتا ہے جسکی وجہ سے وہ موٹی ہوکر ایک خاص میلان کیطرف لگ جاتی ہے۔ اور اشیاء کے دور دراز اسباب تک نہیں پہنچتی۔ اسلیئے علمی تحقیقات بھی اگر فلسفانہ بناپر نہ کیجاویں تو وہ بھی دماغی مشق کے لیئے چنداں مفید نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مادہ کے محققوں میں تنگ خیالی عموماً دیکھی جاتی ہے لیکن ان میں بھی اعلیٰ درجہ انہیں کا ہے۔ جو تفصیلوں سے آگے بڑھکر اصولوں تک پہنچتے ہیں۔ جو اشیاء کی علت غائی یعنی آدی کارن کے دریافت کرنے میں دماغ خرچ کرتے ہیں کیونکہ یہہ میدان غیر محدود ہے۔ اور انسان کی بدہی جہاں تک چاہیئے پرواز کر سکتی ہے۔

دہرم کی مذکورہ بالا تشریح کے علاوہ جو منو سمرتی کے ادہیاء نمبر ۲ شلوک ۶ میں کیگئی ہے منوجی دوسرے ادہیاء میں دہرم کو یوں واضح کرتے ہیں۔

وید۔ سمرتی۔ ستّ پرشوں کا وچار۔ یعنے راستبازوں کا چلن۔ اپنے آتما کے گیان اور ودیا (کے مطابق) پریاجن یعنے اس عمل کے کرنے میں اپنے من کی شہادت بطور ستھا۔ اتشاہ وغیرہ کے۔ یہہ چار دہرم کے لکشن یعنی ان سے دہرم واضح ہوتا ہے جس جو شخص دہرم کو اپنا مدعا قرار دیں۔ انکے لیئے وید آدی ستّ شاستروں کا جاننا ضروری ہے۔ مہارک ہیں وہ پرش اور دہن ہے انکی کوششیں جو ویدادی ستّ شاستروں کے پرچار میں اپنی آیو (عمر) کو لگاتے ہیں۔ اس وشے پر زیادہ وسعت کے ساتھ کسی اگلے نمبر میں بحث کیجاویگی۔ ایڈیٹر

(از رسالہ ویدا دہین پریرک)

درکار ہے

پنجابی ہائی اسکول امرتسر کے لیئے ایک سنسکرت دان ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس تک سنسکرت پڑہا سکے۔ تنخواہ فی الحال دس روپیہ ماہوار دیجاویگی سنسکرت کے ساتھہ انگریزی یا اردو جاننے کی حالت میں اس سے زیادہ بھی دیجا سکتی ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد کرم چند بی اے ہیڈ ماسٹر پنجابی ہائی اسکول امرتسر کے نام بھیجے گا۔

مراسلات

ایڈیٹر نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

[illegible] آریہ سماج کا سالانہ [illegible] ۲۸، ۲۹، ۳۰ [illegible]

امرت سر

آج واقعہ ۱۲ ۔ مئی ۱۹۱۲ء کو بوقت ۸ بجے ٹھیک صبح بعد ختم ہون جو ہر ایک ہندی ماہ کے اخیری آیتوار کو آریہ مندر امرت سر میں ہوتا ہے۔ پنڈت رام بھجدت جی نے جو ترن تارن سے تشریف لائے تھے۔ جیسا کہ وہ اکثر کیا کرتے ہیں۔ اوپاسنا پرارتھنا کروائی۔ اسکے بعد بھجن ہوئے۔ بھائی دربارا سنگھ صاحب کے بھجن گانے۔ اور لالہ لعل چند صاحب کے ستار بجانے نے لوگوں کی توجہ کو پریم بھگتی اور ایشور گن انواد میں لگایا۔ جب یہ ہو چکا تب پنڈت صاحب موصوف نے جن کا نام نامی اوپر آ چکا ہے دنیا کی بے ثباتی اور ناپایداری پر ایک دلکش اور عالمانہ تقریر کی۔ جس کا لب لباب تھا۔ کہ دنیا کی جس چیز پر ہم نظر ڈالتے ہیں انہیں قدرتاً تغیر و تبدیل پایا جاتا ہے۔ زیادہ واضح کرنے کے لیے آپ نے فرمایا کہ شہر لاہور کا مقابلہ جب ہم اسکی گزشتہ حالت سے کرتے ہیں تو بہت ہی ترقی پایا جاتا ہے۔ وہ بازار جو کچھ دن پہلے پر رونق تھے اب ویران نظر آتے ہیں اور وہ موضع اور اجاڑ جگہ جہاں انسان کو گزرتے خوف آتا تھا۔ اب انارکلی کے سمان ہو رہی ہیں۔ وہ محل اور عالیشان باغات جو بادشاہوں کا فخر تھے اب ان میں کوئی جھانکتا بھی نہیں۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ چاند اپنی ہیئت اور سورج اپنے دورہ کو بدلتا ہے۔ تو ہم کو ان ہر دو قدرتی اور دنیوی مثالوں سے ٹھیک یقین ہو جاتا ہے۔ کہ کوئی چیز سوائے اپنی حالت بدلنے کے نہیں رہ سکتی۔ مگر ایک چیز ہے جو کبھی بھی کاٹنے سے کٹ، توڑنے سے ٹوٹ اور پھاڑنے سے پھٹ نہیں سکتی۔ آپ نے اشارہ کیا۔ اور ایسے پرجوش لفظوں میں کہا کہ سامعین کے آنسو نکل پڑے۔ کہ وہ شُش پن یا آریہ پن ہے جس کا نام انہوں نے دوسرے لفظوں میں دھرم رکھا۔ آپ نے صاف لفظوں میں بتلایا کہ ایک نہایت غریب اور ادنے درجہ کا آدمی جس نے شُش دھرم کو اختیار کیا ہے۔ اس سے ہر ایک شخص کو ڈرنا اور اسکا کمال ادب کرنا چاہیے۔ اور برخلاف اسکے جو آدمی شُش پن کی چوٹی سے گرا ہوا ہو۔ اور اسکے میل جول سے بدنامی کے پیدا ہونے کا خوف ہو جہاں تک ہو سکے اسکو کچلنا اور روندنا چاہیے۔ اخیر میں یہ بھی ظاہر کیا کہ یہی چیز یعنی شُش پن یا دھرم اور آریہ پن ہے۔ جو انسان کا رفیق ہر طرف آخری وقت ہی میں نہیں بلکہ جنم در جنم ہے جس کو سنکر لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ اور بہتوں نے ہی نصیحت کو دل سے پیار کیا۔ ازاں بعد ماسٹر آتما رام صاحب سیکرٹری پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی چند الفاظ اسی کی تائید میں کہے۔ مگر انکا پیرایہ اور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دھرم ایک سمندر یا بحر ہے جس میں کئی ہزار من بوجھ کھینچنے کی طاقت ہے۔ اور جو ہوا کی مانند اس وزن کو اڑاتا چلا جاتا ہے۔ اگر ایک ہزار ہاتھی اسے روکنے کی کوشش کریں تو ہرگز نہیں رک سکتا۔ [illegible] فی الفور کو زخمی اور دکھیا کرنا اسکا ہی بنیاد ہوگا۔ اس تمہید کو آپ نے مفصلہ ذیل تمثیل سے صاف کیا۔ آپ نے کہا کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اے رام مجھکو گھوڑا دے۔ مجھکو گھوڑا دے۔ ایک سوار جس کے ہمراہ ایک بچھیرا بھی تھا۔ اتفاقیہ وہاں سے گزرا۔ اور اس نے کہا کہ میرا بچھیرا اٹھا کر ٹیک تک پہنچا دو۔ وہ بچھیرا گردن پر لادے لیے جاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے رام میں نے تو گھوڑا سواری کے لیے مانگا تھا۔ بجائے اسکے گھوڑا مجھ پر سوار ہوا۔ ٹھیک ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔ یعنی وہ مانگتے کچھ ہیں اور انکو ملتا کچھ ہے۔ آخری نتیجہ یہ تھا۔ کہ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اپنی اندریوں پر سوار ہوتے۔ ان کو بس میں کرتے بجائے اسکے وہ ہم پر سوار ہیں۔ آنکھ کو بدی سے زبان کو برائی سے زبان کو جھوٹ سے اور غیر ذلیل سے نہیں روک سکتے۔ یہی باعث ہے کہ بجائے ترقی ہم تنزل کر رہے ہیں۔ تمام صاحبان کو اندریوں کو قابو کرنے کا عمل کرنا چاہیے۔ یہ سنکر ماسٹر صاحب نے اپنی تقریر ختم کی۔ پھر کئی بھجن ہوئے اور اعلان کیا گیا۔ کہ مسمی لالہ گوپال سنگھ صاحب بہشت اکالی نے بڑی فیاضی سے سماج کو دو دو [illegible] سرٹیفکیٹ چھوٹے چھوٹے اور دو اور [illegible] دیئے ہیں۔ اور دو عدد چوہدری رائے ٹھاکر لالہ بیج گوپال صاحب ممبر آریہ سماج امرت سر نے دیئے ہیں۔ پنڈت گوری شنکر صاحب آج کل یہیں مقیم ہیں۔ جن کا حال پہلے چھپی میں مفصل درج کیا گیا تھا۔ مگر افسوس کہ باعث کام اور گلے کے بیٹھ جانے کے لیکچر عام نہ دے سکے۔

(۲) کل واقعہ ۱۱ ماہ حال کو آریہ ڈیبیٹنگ کلب امرت سر کا تہوار مندر امرت سر میں ہوا۔ حاضری طلبا کی خاصی تھی۔ ممبر بھی تقریر کرنے میں روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ چنانچہ مضمون زوال ہند پر خوب مباحثہ تھا۔ آخیر تقریب بحث ہوئی۔ پریسیڈنٹ اور سیکرٹری کو [illegible]

اور بھی کلب مذکور کی درستگی میں توجہ دینی چاہیئے
اس ہفتہ کا جو حال تھا عرض کیا گیا۔

آپکا داس
موہن لال شرما ممبر آریہ سماج

پشاور

نمستے۔ کل اتوار کے دن ۳۰ مئی سنہ ۱۸۹۷ء کو ایک شخص مسمی گوڈرمل جو ایک مسلمان عورت کے ساتھہ مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر وہ یا ڈیڑہ ماہ اسکے ساتھہ رہکر اُس عورت کو تیاگ آیا تھا۔ مہردان سماج کے ممبران نے اور چند دیگر صاحبان نے اُسپر کرپا کر کے اُسکو اس سماج میں شُدہ کرنے کے واسطے روانہ کر دیا تھا۔ اُس عورت کے تیاگنے کے بعد ۷ یا ۸ ماہ تک جو آج تک ہوئے ہیں۔ ہندوں کے ہاتھہ کا کھانا یا اپنی ہاتھہ کا کھانا کھاتا رہا۔ اور دلی خواہش ہمیشہ رہتی تھی کہ پھر واپس ہندو دھرم میں داخل کیا جاوے۔ اب یہاں اُسکو گایتری منتر یاد کرا کے مُن لیا ہے۔ آج ہون سماج میں کر کے شُدہ کر دیا گیا ہے۔ مٹھائی حاضرین کو اُس سے بٹوائی گئی اور کھلائی گئی۔ حاضرین ممبران سماج ہذا بہت تھے۔ چند سبھا ایک تھے چند ہندو۔ اور چند ممبران سنگھہ سبھا بھی شامل تھے۔ اسوقعہ پر لالہ پربھہ دیال صاحب بی پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ نے اسی خوشی میں ایک آریہ سماج کو دان دیا۔ اور بابو گجومل صاحب ممبر سماج ہذا نے دو روپیہ ویدک کالج کے واسطے دان دیئے۔

(۲) آج لالہ متھرا داس ماسٹر پائنیر سکول سماج ہذا نے ذیل کا دان دیا۔ عہ فی روپیہ

یتیم خانہ کے واسطے۔ ۸/ گرلز سکول سماج ہذا کے واسطے ۸/ پائنیر سکول سماج ہذا کیواسطے ۱/ ویدک کالج لاہور کے واسطے۔ ۱۳/ کل دو نقدی نقدی بریلی یتیم خانہ کے واسطے۔

اس مہاشہ کو دھنیاواد ہے۔ یہہ ہندو صاحب ہیں۔

(۳) لالہ موتی چند صاحب سبھاسٹی ممبر سماج ہذا نے ایک انت نقدی قیمتی ۱۰ روپیہ کا ذیل کے استہانوں کے واسطے دان دیا تھا۔ بہ تفصیل۔ ۲/ گرلز سکول سماج ہذا کے واسطے ۸/ پائنیر سکول سماج ہذا کے واسطے ایک روپیہ ویدک کالج لاہور کے واسطے اور ایک روپیہ استری مہا ودیالہ جالندھر کے واسطے۔ دان دیا۔ دھنیاواد ہے۔

مکرر آنکہ آج برہمچاری جی بر بھانند کی سنسکرت ودیا میں ترقی کرنے کیواسطے بنارس میں دو سال تک استہاپت ہونیکی امداد میں اس سماج نے چندہ کیا ہے۔ چالیس روپیہ ہو چکا ہے۔ اور کچھہ اور بھی امید ہے جب کل وصول ہو چکا تو فہرست آپکی سیوا میں ارسال ہوگی۔ تاکہ طبع کیجاوے۔ اور اس کام کے واسطے اور سماجیں بھی امداد دیویں۔ چند سماجوں نے امداد دی بھی ہے۔ یہہ برہمچاری جی بلا تنخواہ کے پنجاب پبلک مذہبی سبھا کے اپدیشک تھے۔ بنارس میں بغیر خرچ کے ترقی علم دو سال تک رہکر ہونا دشوار ہے۔ اسواسطے اُنکی امداد ضروری ہے۔

الراقم	* نامہ نگار نے
داس آپکا	یہہ خبر دوبارہ درج کرائی ہے۔ شاید غلطی
سنتیا رام منسری۔	ہے۔ اڈیٹر

جھوٹھا اشتہار

مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے

آپکے اخبار مورخہ ۱۹ جیٹھ سمبت ۱۹۵۱ کو مطالعہ کرتے ہوئے اشتہار منجانب ہربھگوان عرائض نویس ایبٹ آباد مصنف کتاب "ہماری فریاد آپکا انصاف" نامی کتاب دیکھا کہ جو شخص آدہ آنہ کا ٹکٹ روانہ کرے۔ کتاب بنام اُسکے روانہ کیجاویگی۔ بندہ نے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے خدمت میں لالہ صاحب معروف روانہ کر دیا ہے۔ عرصہ ایکماہ کا ہو گیا ہے لیکن تعمیل ندارد۔ اسلیئے التماس ہے۔ کہ صاحب ممدوح کتاب بنام بندہ روانہ کریں نہیں تو یہہ دھرما تماپن خوب ہے۔ شاید ٹکٹ جمع کرنے کے لیئے یہہ تجویز نکالی ہے۔ پھر آپ ایسے جعلی اشتہار سمجھہ کر شائع فرمایا کریں شاید میری طرح کئی بھائیوں کا نقصان ہوا ہوگا۔

راقم
بیلی رام پٹواری اورنگ آباد

اخبار مترولاس لاہور

اور

اخبار آریہ ورت داناپور

شاید آپنے ملاحظہ کیا ہوگا کہ لاہوری اخبار مترولاس نامی مطبوعہ ۱۱ اپریل میں ایک مضمون "آریہ ورت کی سور کہتا" شائع ہوا ہے۔ مہاشہ اڈیٹر نے وہ دُر افشانی کہیں کی ہے۔ جسکا مکر حیطہ تحریر میں لانا درجہ تہذیب سے گرنا ہے۔

مسٹر ولاس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ
"آریہ ورت" داناپوری نے اپنے ۲۴
مارچ کے پرچہ میں لکھا ہے کہ "مسٹر ولاس
و آلارام سے بات کرنا گویا لشٹا میں ڈھیلا
پھینکنا ہے۔" پس اسکے جواب میں جو مسٹر
ولاس نے من کے پھپھولے پھوڑے ہیں
اگر وہ لائیبل نہیں تو لائیبل سے کم بھی نہیں۔

میں ہردو اخبارات یعنی آریہ ورت و
مسٹر ولاس کے اڈیٹران سے باادب پوچھتا
ہوں۔ کیا آجکل اخبارات کا یہی فرض ہے
جو آپ بجا لا رہے ہیں۔ ایسے مضامین کا
مطالعہ کرنے سے ہر ایک سمجھ والا اندازہ لگا سکتا
ہے کہ اڈیٹران اخبار اپنے فرائض منصبی کو
بجائے اسکے کہ قوم و ملک کے خیالات کو سدھارا
غیر مہذب مضامین شائع کر کے کہاں کہاں
بھولے پھرتے ہیں۔

ہمکو کما حقہ حقیقت معلوم نہیں کہ آریہ
ورت نے مسٹر ولاس کے کس لیکھ کے جواب
میں لشٹا وغیرہ کا درشٹانت درج کیا ہے
تاہم میں یہہ بات ضرور کہونگا۔ کہ آریہ ورت
نے ناموزوں درشٹانت استعمال کیا۔ اگر
مسٹر ولاس حق بجانب تھا تو بہتر ہوتا کہ مہذب
الفاظ سے اسکا دندان شکن جواب دیا جاتا
لیکن برخلاف اسکے مسٹر ولاس کے اڈیٹر نے
سوامی دیانند کا نام لیکر خواہ مخواہ قابل
نفرت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور مضمون
لشٹا کو لیکر بات کا بتنگڑ بنایا ہے۔ جواب
لکھتے وقت مسٹر ولاس کو آریوں کا دل دکھانے
کی غرض کے واسطے سوامی دیانند کو چھوڑ کر
زندہ اور معزز اشخاص میں سے کوئی نہیں
تھا۔ جسکی طرف مخاطب ہوتا۔ شائد اسکی
سمجھ میں زندہ کی نسبت مردوں کو گالی
گلوچ سے یاد کرنا داخل ثواب ہوگا۔

اگر اسی سلسلہ کو مد نظر رکھ کر آریہ ورت
اخبار بھی مسٹر ولاس صاحب کے ان لوگوں
کو جنکو کہ وہ خود اور انکے گورو آلارام جیسے
مودب الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور ۳۳
کروڑ دیوتاؤں میں شمار کرتے ہوئے انکو
مہودھو کر جیز نامرت لیتے ہیں۔ ویسے ہی
لشٹا وغیرہ کا لفظ استعمال کرے تو چیلا
اور گورو دونوں آپے سے باہر ہو جاویں۔
پس اسوقت جو نتیجہ آپسمیں کی ہمانگیتی کا
ہوگا اسکو آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہاں تک
ملک اور قوم میں شانتی پھیلا سکتا ہے۔

اگر امورات متنازعہ فیہ کو لیکر نیک نیتی
سے معقول بحث کیجائے۔ تو نہایت عمدہ اور
نتیجہ خیز ہے۔ اور اس سے ناظرین و
مخالفین کو بھی استفادہ پہنچ سکتا ہے
لیکن بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کہ ایڈیٹر مفید
کالموں کو ایک غیر ضروری نامعقول بحث
سے سیاہ کر دینا جس سے کسی قسم کا فائدہ بھی
نہیں ہوسکتا۔ چہ معنے دارد۔

اگر غائر نظر ڈالی جاوے تو اردو اخبارات
نکالنا بعینہ انگریزی اخبارات کی تقلید ہے
اور انسب تھا کہ اخبار نکالنے کی تقلید لیتے
ہوئے انکی طرح عمدہ مضامین بھی شائع کرنے
کی کوشش کیجاتی۔ لیکن معاملہ برعکس نظر
آتا ہے۔ اگر خدانخواستہ انگریزی اخبارات
نے بھی کہیں ایسے اخبارات (آریہ ورت و مسٹر ولاس)
کے قدم بقدم چلنا سیکھ لیا۔ تو جو فوائد [illegible] سے
ملک و قوم کو پہنچتے ہیں سب کالعدم ہوتا
کوئی غیر معمولی [illegible]۔ ایسی باتوں کو خود
غرضوں کے بدون جو کہ تعصب کے نیچے دب کر
ہارجیت کے پیچھے پاگل ہوئے پھرتے ہیں اور
کوئی ذی ہوش پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ آجکل
زمانہ روشنی کا ہے۔ لوگ تعصب کے دونوں
پہلو پر بخوبی نظر ڈال سکتے ہیں۔ اور ناموزوں
الفاظ ایک دوسرے کی شان میں استعمال
کر کے زبردستی فتحمند بننے والی اخبارات کو
تقویم پارینہ سے بڑھکر وقعت نہیں دیتے۔
میں ہردو اخباروں سے باادب التماس کرتا
ہوں۔ اگر ان کو کوئی بحث منظور ہو۔ تو ایک
پسندیدہ معقول امر کو لیکر اسکی علمی حوالوں
کے ساتھ تائید و تردید کریں۔ ورنہ فحش کلامی
اختیار کر کے اور بیہودہ مضامین شائع
کر کے ملک میں بدتہذیبی پھیلانے سے اپنی
اپنی دف اور اپنا اپنا راگ بہتر ہے۔

آپکا بہی خواہ
ہرنس رائے شرما

ماس کا تیاگ

کرپا کر کے مفصلہ ذیل چند سطور اپنے پرچارک
میں درج کر کے ممنون فرماویں۔
عرصہ [illegible] ایک گوشت خوری کے
بارے میں سٹیشن ماسٹر بدری ناتھ اور دیگر
کئی ایک آدمیوں کی میرے ساتھ بحث
ہوئی تھی۔ یعنی یہہ لوگ اسکو از روئے وید
اور شاستر جائز مانتے اور دیگر [illegible] آدمیوں
کو سناتے تھے۔ پانچ چھ روز کے بعد [illegible]
کے بعد مہاشے سٹیشن ماسٹر و دیگر صاحبان
نے [illegible] بخوبی مان لیا ہے۔ کہ درحقیقت ماس
کھانا پاپ [illegible]

چنانچہ مذکورہ بالا اسٹیشن ماسٹر نے ایک اقرار نامہ لکھ کر دیا ہے کہ جسمیں اُنہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں آئندہ کبھی نہیں آمادہ یعنی دو میں صدق دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے دن سے لیکر تا دم زیست مانس کو گرہن نہیں کرونگا۔ و نیز دوسرے پرشوں کو بھی ایسا کرنے کے لیئے آمادہ کرونگا۔ کیونکہ مجھکو ایسا دھرم کے ودھ ہونا ثابت ہوگیا ہے۔ اور اگر میں ایشور نہ کرے ناکامیاب ہو جاؤں۔ تو سزاوار سزا کے تسیحہ جو دھرم کے انوسار تجویز ہو بخوشی تمام منظور کرونگا۔

دستخط۔

Badan Nath
Station master
Feroza-
nai Khan

اسوقت پر اس مہاشے اور اسکی دادا صاحب نے بھی چندہ کنیا مہا ودیالہ کو دیا اور وقتاً فوقتاً دینے کا وعدہ فرمایا ہے ایشور کرے کہ اپنے وعدہ میں کامیاب ہو۔

آپکا داس
تلسی رام برہمن از قصبان شہر

بدھواؤں کی ہمدردی

مہاشہ۔

کرپا کرکے اس دین کے لیکھ کو اپنے ستیہ دھرم پرچارک میں جگہ دیکر کرتارتھ کریں۔ اس نیازمند کی پہلی آپکے اخبار میں طبع ہو چکی ہیں کہ جن کا یہ نیاز مند شکریہ ادا کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایشور کو دھنیہ دھرم اور پرچارک کا کاموں میں ہمت بخش۔ نیازمند کے مضمون ذیل بھائیوں نے میری دونوں پہلوؤں پر توجہ کی۔ اور ہمدردی ظاہر کی۔ اور معاون بننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نام نامی جنمیں سے چند صاحبان کے بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

پنڈت شام لعل ہستیر پنڈت لبندا داس مہستیر۔ داداکشن ہستیر۔ پنڈت بیچند دسپال۔ پنڈت ٹلی چند دسپال۔ پنڈت نہال چند صاحب جوتشی۔ پنڈت ایشورداس رہیال۔ ہیرانند جی رسپال۔ پنڈت لال چند صاحب پنچ۔ پنڈت گوردت جی بھاردواج پنڈت بابو دتا مل بھاردواج۔ پنڈت شونا تھہ مل بھاردواج۔ پنڈت کنشی داس برہمن۔ پنڈت کہا سنگھ مہستیر۔ پنڈت دیو دیال ہستیر پنڈت کاشی رام۔ پنڈت جگن ناتھہ موہن پنڈت سہو رام موہن۔ پنڈت شنکر داس اتیا ولک اتیا ولک۔ لطف صدی کے قریب اپنے گھروں سے قبیح رسومات کے دور کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ بلکہ بھی پنڈت شام لال جیکی شادی ہوئی ہے۔ کوئی دیسی بدرسم نہیں دیکھی گئی۔ جو برخلاف وید اور شاستر کے ہو۔ ناچ وغیرہ قبیحہ کا دفانہ سب مسمار تھے۔ علاوہ اسکے سننا گیا ہے کہ چدہ سنگھ علاقہ بٹالہ میں۔ پنڈت مہندداس کی بیتری کی شادی ہوئی ہے۔ جسمیں چھیلے پالیں بہرنا بسپہان دہاں دیوی کو گھوڑی کے نیچے سے لنگھانا۔ زنانہ کپڑا مرد پہ ڈالنا بند ہوا۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کیا گیا۔ میں آگے ہی بند ہے۔ دوسری طرف آج سنتا ہوں۔ کہ میرے لائق بھائی پنڈت لال چند کوٹہ نواسی کے اشتاہ سے ایک لائق بھائی نے اپنی لڑکی بدھوا کا بواہ کرنے میں بڑا بھاری حوصلہ دکھلایا ہے۔ یہ خاکسار اُن سب صاحبان کو دھنیواد دیتا ہے۔ جو قبیحہ رسومات کے دور کرنے کے لیئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوگئے ہیں۔ اور حوصلہ کرتے ہیں۔ کہ اپنی آئندہ نسلوں کو انگریزی اور سنسکرت پڑھاوینگے۔ اور جتنا کہ وہ اچھی طرح ودیا حاصل نہیں کریں گے اُنکا بواہ نہیں کرینگے۔

میرے قوم کے معزز صاحبان اور میرے بزرگو۔ میرے عزیزو۔ میں ملازمت گورنمنٹ کے باعث ادھر اودھر دیہات اور شہروں میں پھرتا ہوں۔ اور ہولی مردان کے بنّی علاقہ سے جو حسد سرکاری ہی دریائے بیاس کے کنارے تک اور علی پور ضلع مظفر گڈہ سکر دہنوری تک میں نے دیکھا ہے۔ جو جو حالات میں نے اپنے قوم کے دیکھے ہیں۔ قابل اظہار نہیں۔ اسے بھارد واج گوتم جاگونگ کے سخت جنگرو۔ اور کاتیاین لیشٹ۔ اور بھرگو کے نور نظرو ہم انہی کی اولاد ہیں۔ جو برہم ودیا پرکش تھے۔ اور ہماری مائیں وہ تھیں۔ جنکی نسبت۔ اے جاگونگ میں تجھسے وہ سوال کرتی ہوں۔ اگر تو سوریہ کا سشش ہے۔ میرے سوالوں کا جواب دے۔ اور کبھی نہیں۔ کہ اے موندن مصر۔ جو برہم ودیا منتر اچاریہ کہتا ہے۔ اُنکو قبول کر نہیں تو پچھتاؤ گے۔ اور آج وہ ودیا پڑھنے کی ادھکاری ہی نہیں رہیں۔ گائے بھینس کی

کی طرح انکا فروخت کرنا ہی فرض ہے۔
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
اے ایشور ہمکو اس گہری نیند سے جگا۔ اور ہمارے وہ ہتھیار جو انقلاب زمانہ سے چھینے گئے ہیں پھر ہمیں بخش۔ کیونکہ اب وہ زمانہ بہت نزدیک آنیوالا ہے۔ جبکہ بنگالی کہتے تھے بابو ہری بول۔ اوم شم

قوم کا خدمتگار
نیازمند پورن چند ہیتیر ویرکہ امرتسر

پرشن

چونکہ یہہ بات مانی جاتی ہے کہ ہر ایک انسان کو اُسکے کرم انوسار پہل ملتا ہے۔ اور ہر ایک بُرے کرم کی سزا بھوگنی پڑتی ہے اور نیز یہہ بھی ایک بھجن کی کتاب میں پایا گیا ہے۔

ہوا کو بھی جز حکم یارا نہیں
کہ پتا شجر سے ہلا دے کبھی

یعنی بغیر حکم ایشور پرماتما کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اور آدمی بھی بغیر حکم اُسکے کوئی نیک و بد کرم نہیں کر سکتا۔ میری ناقص سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہہ کس طرح ہے۔

اس پرشن کا جواب ابھی تک کسی مہاشہ نے نہیں دیا۔ دوبارہ حسب درخواست راقم لالہ نندلال پریج پوشماسٹر تلونڈی چودھریاں ریاست کپورتھلہ درج اخبار کیا گیا۔ ایڈیٹر

نیو کلفورنیا امریکہ

انیہ ورمہاشہ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک۔ نمستے

مہاشہ جیندارام صاحب جو امریکہ میں گئے ہوئے ہیں اُنکے پاس کوئی رقم اگر بھیجی جاوے تو کس پتہ پر کس سبیل سے براہ مہربانی بذریعہ اخبار مطلع فرماویں۔ اور ذیل میں جو عبارت درج ہے اُسکو براہ اطلاع عام مشتہر فرماویں۔

۱۳ مئی ۱۸۹۵ء کے سپتاہک جلسہ میں اخبار ست دھرم پرچارک سنائی گئی۔ مہاشہ جیندارام صاحب کی امداد کے لئے جو اپیل درج تھی اُسکے سُننے سے بموجب ذیل دان ملا۔ جہتہ بھگوانداس صاحب ؎ ۵ مہاشہ کرتارام جی ؎

ان ہر دو صاحبان کو کوئی رسالہ خریدنے کی اچھا نہیں مگر عام کسی نام پر اس کے عوض ایک رسالہ لیا جاویگا۔

سیتدیال منتری آریہ سماج بنوں

(نوٹ) مہاشہ جیندارام جی کو روپیہ بھیجا ہو تو آپ سیدھے بنام پنڈت گنگارام منتری آریہ سماج مظفر گڈھ بھیجدیجئے رسالہ کے خریدار بنائیے اور زرچندہ بھی وہیں بھیجئے۔ پنڈت گنگارام یہاں کے لئے ایجنٹ ہیں۔ (ایڈیٹر)

رزولیوشن گوردا سپور آریہ سماج

(۱) بحوالہ چٹھی لالہ تولارام صاحب مطبوعہ آریہ پتر کا مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء لالہ مرلیدھر جی پلیڈر نے تجویز پیش کی کہ سماج ہذا میں ممبران و سبھاسدان سے موازی ؎ سالانہ چندہ برائے امداد مشن فنڈ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب وصول کیا جاوے

اور وہ سوا جون ۱۸۹۵ء سے پہلے کل روپیہ بھیجدیا جاوے۔ پنڈت امرناتھ جی نے تائید کی باتفاق رائے تجویز پاس ہوئی۔

(۲) پنڈت امرناتھ جی نے تجویز پیش کی کہ جو سماج محلہ وچھووالی میں واقعہ ہے۔ اور جسکے پریزیڈنٹ لالہ درگاپرشاد جی ہیں۔ وہ اصلی سماج لاہور کا ہے۔ اور جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ اور ڈی۔ اے وی کالج سوسایٹی میں داخل ہونیکا مستحق ہے۔ جدید سماج جو انارکلی میں نکلی ہے۔ اور جسکے پردہان لالہ لاجپت رائے جی ہیں۔ اسکو کالج سوسایٹی میں شمولیت کا حق نہیں ہے۔ بابو گوردت سنگھ جی بالی نے تائید کی۔ باتفاق رائے پاس ہوا۔

(۳) لالہ بسنت رام صاحب نے تجویز پیش کی کہ دیانند اینگلو ویدک کالج منیجنگ کمیٹی نے جو بتاریخ ۲۴۔ ماہ فروری ۱۸۹۵ء فیصلہ کیا ہے کہ لاہور آریہ سماج واقعہ وچھووالی ناجائز اور سماج واقعہ انارکلی جائز ہے۔ وہ اُسکے حد اختیارات سے باہر اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ایسی قسم کے فیصلے کرنا صرف پنجاب پرتی ندہی کا کام ہے۔ بابو دھنی رام صاحب نے تائید کی۔ باتفاق رائے تجویز پاس ہوئی۔

آپکا شبھ چنتک
بسنت رام رتڑا سکرٹری آریہ سماج گورداسپور

بہیرہ ضلع شاہپور

نمستے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ میرے مضمون کو درج اخبار فرماکر مجھے مشکور فرمائینگے۔

قصبہ بہیرہ ضلع شاہپور میں کہ جہاں ایک

طرف بباعث تعلیم یافتہ اور دنیوی منصب کے لحاظ سے معزز ہونیکے شوشل اور مارل اڈ لیجیس کمزوریاں نئے نئے رنگ اور لباس میں اپنا جلوہ دکھا رہی ہیں - وہاں دوسری طرف ایسے ہی لوگ موجود ہیں - جو نقصو کیات کو دور کرنا اپنا دہرم اور انسانی فرض سمجھتے ہیں - چنانچہ تہوڑے دنوں کی بات ہے کہ اننددوں (ایک کھتری ذات) کی ذات کی سبھا میں کہ جس کا نام آنند سبھا ہے یہہ رزولیوشن پاس ہوا ہے - کہ شادی کے موقعہ پر کنجریوں کا ناچ بالکل ممنوع اور ناجائز ہے - اس رزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد لالہ ٹہاکرداس برادر لالہ متہراداس صاحب انسپکٹر ریاست جموں کے صاحبزادے کی شادی ہوئی - چند ایک آدمیوں نے جو کہ شراب خوری کے عادی اور اخلاقی حالت سے گرے ہوئے تھے - لالہ متہراداس کو بیخبر رکہکر صرف بزور زردی - وری کے ساتھہ کنجریوں کا ناچ کرانا شروع کیا - اسموقعہ پر بالعموم انند سبھا اور بالخصوص فخر قوم آنند مہتہ مہراج سکرٹری انند سبھا کا استقلال قابل دہنباد ہے - کہ کوئی انند سوائے ان چند ایک آدمیوں کے جو کہ اس بدرسمی کے پہلے ہی حامی بن چکے تھے - کوئی بھی شامل تماشا نہوا - میں امید کرتا ہوں کہ اگر اسی طرح سب برادریں بالاتفاق رزولیوشن پاس کریں - کہ قسم کی شادی کے موقعہ پر کنجریوں کا ناچ بالکل نہ ہونا چاہیئے - تو آریہ ورت کی بہبودی کا ایک بڑا ذریعہ ہے -

راقم
حکیم رام رکھا از بہیرہ

نکودر ضلع جالندھر

نمستے - میں لوٹی پہولی تحریر کا لکہنے بھیجتی - اپنے کی کسی کونے میں جگہہ دیکر ممنون فرمائیے - نکودر کی مرہم سبھا جو ایک مدت سے خواب غفلت میں پاؤں پسارے سوئے پڑی تھی کئی ایک پیشام ہتی بہائیوں خصوصاً پنڈت تہورام جی کی کوشش سے پہر بیدار ہوئی - ادہرم - لباکھ کو اس دہرم سبھا نے اپنا انتسب منایا - اور تین دن تک دور دور کے آئے ہوئے پنڈتوں نے ویاکہیان دیئے - اور تین پنڈت صاحبان خصوصاً ہمارے لاہوری پنڈت نے جو ہوشیار معلوم ہوتے تھے آریہ سماج کے کئی ایک مسئلوں مثلاً نیوگ اور ستیارتھ پرکاش سے غلطیاں نکالکر ان کو رد کیا - اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خیال کا اثر جمایا - جس غرض کے واسطے یہہ دہرم کا جلسہ منعقد ہوا تھا - اسکا نتیجہ کچہہ نہ نکلا یعنی پاٹھ شالا کے کھولنے کی تجویز ویسی ہی ادہوری رہی - اور پنڈت صاحبان ۷ ماہ مئی ۱۸۹۵ع کو بغرض اصلاح چلدیئے -

آریہ سماج کے ممبروں نے مسئلہ نیوگ کی تردید اور ستیارتھ پرکاش اور غلطیاں اور نتیجہ کو سنکر لالہ منشی رام جی پردہان پرتی ندہی سبھا ایک تہر دتی بہیجا اور پردہان جی آتوار کو ہی قریب ۴ بجے سے پنڈت کلیانت جی کے نکودر میں تشریف لائے - اور بہری اچھی معقول حاضری میں ان ویدمنتروں کی ویاکہیا کی جن سے پنڈت صاحبان مسئلہ نیوگ اور سود لی پرچن وغیرہ مسئلہ اور رد کرتے تھے - اس سے پیشتر پنڈت تہورام جی کو بلایا گیا کہ اگر آپ شاستر ارتھ ان ہی وید منتروں پر جس سے آپ بالا مسئلوں کی تردید کرتے ہو کرنا چاہیں تو مہاتما منشی رام جی اور پنڈت کلیانت جی اوپدیشک تیار ہیں - مگر پنڈت صاحب نے جواب نہ دیا - اور لالہ منشی رام جی اسی روز ۷ بجے شام کے واپس تشریف جالندھر کو لیگئے - اور لوگوں کے دلوں سے جو بہے توہمات کو دور کیا - لیکچر میں جناب منصف صاحب تحصیلدار صاحب ڈپٹی شرد ہا سے تشریف لائے - اور تعریف کی -

آپکا داس
شیو نرائین منتری آریہ سماج نکودر

فہرست اشخاص چندہ دہندگان داقراری بابت کنیا مہاودیالہ جالندھر بموقعہ سالانہ جلسہ کرنال آریہ سماج

بتاریخ ۷ و ۸ و ۹ - اپریل ۱۸۹۴ع ہوا

بابو جہبو رام ممبر آریہ سماج	[illegible]
بابو منشی رام ممبر سماج	[illegible]
بابو تیجرام سب اوورسیر	[illegible]
لالہ گوکل چند پریسیڈنٹ سماج	[illegible]
کرتارام اپ منتری سماج	[illegible]
لالہ سبہا مل ممبر سماج	[illegible]
لالہ کندن چند مہاجن کرنال سراوگی	[illegible]
لالہ دہورام رئیس کرنال	[illegible]
لالہ شہراج ممبر سماج	[illegible]
لالہ پیارے لال مہاجن گوگیری پور	[illegible]

لالہ سری رام مہاجن کرنال	[illegible]
لالہ دولی چند ممبر سماج	[illegible]
لالہ شیمبر داس ممبر سماج	[illegible]
پنڈت اودے رام ممبر سماج	[illegible]
ماسٹر کنہیا لال ممبر سماج	[illegible]
لالہ جگن ناتھ نوبجن لال ممبر سماج	[illegible]
لالہ سری رام طالب علم میڈیکل کالج لاہور	[illegible]
بابو ہیت لال وکیل	[illegible]
لالہ لکشمی لال ممبر سماج	[illegible]
پنڈت سالگرام ممبر سماج	[illegible]
لالہ امیچند بزاز ممبر سماج	[illegible]
از پونڈری آریہ سماج	[illegible]
لالہ ہری چند مہاجن کرنال	[illegible]
لالہ دھومی رام مہاجن	[illegible]
بابو بہاری لال ممبر سماج	[illegible]
لالہ گردھاری لال دیش سہاوری	[illegible]
لالہ تلسی داس ممبر سماج	[illegible]
لالہ بردول بزاز مہاجن کرنال	[illegible]
لالہ راجہ رام بزاز کرنال	[illegible]
کنہامل ترکھان	[illegible]
بیراہم ترکھان	[illegible]
چودھری جمنا داس نمبردار گوگیرہ	[illegible]
لالہ دھنپت رائے ممبر سماج	[illegible]
لالہ کرم وت بھر کرنال آریہ سماج	[illegible]
لالہ بھوانی سہائے ڈگری نویس	[illegible]
لالہ گنگا سہائے دارو غہ آبکاری	[illegible]
لالہ نند گوپال اہلکار نویس	[illegible]
لالہ گوپی ناتھ ممبر سماج	[illegible]
لالہ نرسنگھ داس ممبر سماج	[illegible]
ہمشیرہ کرتا رام اپ منتری سماج	[illegible]
لالہ مولراج مہاجن	[illegible]

کل میزان [illegible]
بحوالہ لالہ منشی رام پرتی ندھی سبھا [illegible]
باقی قابل وصول [illegible]

نیازمند
کرتا رام اپ منتری آریہ سماج
کرنال

ساماجک خبریں

بتاریخ یکم اپریل ۱۹۲۴ء کو آریہ سماج قصور کا سالانہ انتخاب عہدہ داران بتفصیل ذیل ہوا۔ بابو اما دت صاحب پردھان۔ لالہ اتم چند صاحب اپ پردھان۔ لالہ اننت رام صاحب منتری۔ سردار منگل سنگھ صاحب کوشا دھیکش و پستکا دھیکش پنڈت نند لال جی۔ بابو دیو دیال جی پلیڈر۔ لالہ مہر چند صاحب ممبران انترنگ سبھا۔

(۱) بابو اما دت صاحب پردھان آریہ سماج قصور نے بر موقعہ تبدیلی مکان ہون کرایا اور مبلغ دو روپیہ بتفصیل ذیل دان دیئے۔ ویدک کالج لاہور [illegible]۔ آریہ سماج قصور [illegible]۔

(۲) برخوردار سری رام بھتیجہ خود کا چوڑا کرم سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور مبلغ دو روپیہ بتفصیل ذیل دان دیئے۔ ویدک کالج لاہور [illegible]۔ آریہ سماج [illegible]۔

(۳) بابو دونی چند صاحب سٹیشن ماسٹر قصور نے اپنے فرزند ارجمند کا چوڑا کرم سنسکار ویدوکت کرایا۔ اور بہت سے سجن پرشوں نے اس موقعہ پر حسب دستور ایک ایک روپیہ کر کے مبلغ ۱۹ روپیہ انکے لڑکے کو شنبول کے طور پر دیئے مگر بابو صاحب موصوف نے وہ کل روپیہ اور خود اپنی گرہ سے مبلغ پانچ روپیہ اور دیئے کا وعدہ کر کے بتفصیل ذیل دان کیئے۔ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور۔ یتیم خانہ بریلی۔ یتیم خانہ چھاؤنی فیروزپور۔ لوکل سماج قصور۔ جو کہ کل [illegible] روپیہ حسب مرضی بابو صاحب موصوف تقسیم کر کے روانہ کیا جاویگا۔ بابو صاحب کی ہمت قابل تعریف ہے۔

(۴) ایک عورت بنام بھگو انڈیوی بیوہ بالا مل کھتری سہگل ساکن قصور جو کہ کچھ عرصہ سے باہر تھے اب ایشور کی کرپا سے اسکو بالکل آرام ہے۔ برادری کا اسکے ہمراہ ورتارا بند تھا۔ چند معزز اصحاب کی کوشش سے اسکو شامل برادری کیا گیا۔

(۵) مسمی تارا سنگھ ولد گنڈا سنگھ زرگر ساکن خاص فیروزپور جو کہ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ امرتسر میں مسلمان ہو گیا تھا۔ قصور میں سنگھ سبھا قائم ہو گئی۔ اور سنگھ سبھا قصور کی کوشش سے اسکو امرت چکھایا اور اسکو شدھ کیا گیا اور اسکا نام نانک سنگھ رکھا گیا۔ اس کارروائی کا اہل قصور پر خوب اثر ہوا۔

دیانند کالج کے ایف اے کے امتحان میں ۸۲ ودیارتھیوں میں سے ۵۲ پاس ہوئے۔ اور ۹ کے پرچے زیر تجویز ہیں۔ بلحاظ تعداد و اوسط کل پنجاب میں اول تھا۔ اور انٹرنس کے امتحان میں ۷۶ میں سے ۵۲ پاس ہوئے۔

لاہور میں لالہ تلسی رام کے لڑکے کا منڈن سنسکار ویدوکت ہوا۔ لالہ صاحب نے دو روپیہ لوکل سماج اور ایک روپیہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر کو دان دیا۔

کارروائی جودھپور پرچارک منڈلی۔ مئی کی کارروائی کے بعد ۱۳ مئی اتوار کو حسب معمول ریتی رکشا پر لکچر ہوا۔ شروتاگن کی تعداد ۸۰ تھی۔ اسی دن مفصلہ ذیل [illegible] فنڈ کے لیئے دان ہوا۔

پنڈت دیوی پرشاد ایک جلد سنسکار ودھی مجلد قیمتی دو روپیہ۔ پنڈت رتن لال سبھاسد عہ۔ گنیالال شرما ۲ ر۔ سوموار پراتہ کال کو سمعلی ہون ہوا۔ اور پنڈت لاجپت رائے کی طرف سے ۵ روپیہ فنڈ کی امداد میں دان ہوئے۔

شاہرگ (بلوچستان) آریہ مندر میں ۲۷ اپریل کو ایک کمیٹی ہو کر سکریٹری اور ممبران کی طرف سے ایک سکول کی ضرورت جتلا کر حاضرین جلسہ کے سامنے اپیل کی گئی۔ جس پر پریذیڈنٹ آریہ سماج کہوسٹ نے مکان سکول اپنی گرہ سے بنوا دینے کا وعدہ کیا۔ اور تین سو روپیہ نقد جمع ہو گیا اور روپیہ ہونیکی امید ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی سیوا میں نامی سکول کے واسطے لکھا گیا ہے حکم آنے پر سکول قایم ہوگا۔

لالہ منہراج صاحب ساہنی لیڈر راولپنڈی کے پتا کا دیہانت ہو گیا حال شکریہ ہم لالہ صاحب سے کامل ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے نامہ نگار نے خبر دی ہے۔ کہ جہاں ایک طرف لالہ منہراج نے اپنے پتا کے مرتک شریر کو ویدک ریتی سے جلایا۔ وہاں دوسری طرف پران وغیرہ سنانے اور روپیہ پیسہ پھینکنے اور گڑ پوران کی کتھا بٹھانے میں کمزوری کا بھی اظہار کیا۔ ہم خوش ہونگے اگر یہہ خبر غلط نکلے۔

۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو دھرم پتنی لالہ جیرام جی برادر کلاں لالہ مرلیدھر پوری کے دیہانت ہو جانیکا نہایت شوک ہے۔ ایشور لالہ صاحب موصوف کو شانتی پردان کریں۔ مرتک سنسکار ٹھیک ویدک ہوا۔ ۱۲ اشخاص تک مکان پر ہون وغیرہ ہوتے رہے۔ شہر میں بہت چرچا تھا۔ لالہ صاحب کے پتا چونکہ مورتی پوجک پورانک خیالات کے آدمی ہیں ان سے ایسی بات پر ناراض ہوکر واپس

جالندھر کو چلے گئے۔ لالہ صاحب نے اسوقت ۵۰ روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دیئے۔ ویدک کالج ۱۰ عہ۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر عہ فیروزپور یتیم خانہ عہ لوکل سماج عہ

تازہ خبریں اور رائیں

۲۴ بیساکھ کو لالہ سلامت رائے شام چوراسی کے فرزند کی شادی ہمراہ دختر لالہ رتن گوپال پلیڈر نوانشہر تھی۔ اسوقت کوئی فضول رسم طوائفان و آتشبازی وغیرہ کی نہیں ہوئی۔ اور برات کے آدمی بھی پچاس کے اندر اندر ہی تھے۔ لالہ صاحب نے جہاں ایک طرف ۱۰۵ روپیہ براہمنان و دھرم سالہ وغیرہ کو دان دیئے۔ وہاں دوسری طرف چھ روپیہ سماجک کاموں میں اور [illegible] سمجھاتا ہوں کہ آلہ لاہور کو بھی دان دیئے۔ لالہ رتن گوپال والد دختر نے بھی برخلاف جلسہ کھتریاں کوئی رسم نہیں کی۔

فرانس میں مردہ جلانے کی رسم بڑی تیزی سے ترقی کرتی جاتی ہے۔

آسام میں گوالنٹی پر ہنگامہ ہوا۔ افسوس ملازمان ڈاکخانہ کلکتہ کی تنخواہوں میں [illegible] اہمیار ترقی ہوئی۔

اکال گڑھ میں ایک ۱۸ سالہ بیوہ باہمنی بجرم اسقاط حمل گرفتار ہے۔ اور مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔

گزشتہ سنیچر کو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایف اے کا نتیجہ شایع ہو گیا۔ خبر ہے کہ جو امیدوار کسی ایک مضمون میں پانچ چار نمبروں کے لئے فیل ہو گئے ہیں۔ آگے پرچے دوبارہ

دیکھے جارہے ہیں۔ اور وہ غالباً پاس ہو جائینگے۔

لاہور میں ایک میڈیکل کالج کا طالب علم جسکا نام کیسر سنگھ ہے سنا ہے کہ عیسائی ہو گیا ہے۔ سر کے کیس اسنے کٹوا دیئے ہیں۔ اور یہہ بھی گرم خبر ہے۔ کہ اسکی شادی عنقریب ایک عیسائی لڑکی سے ہونے والی ہے۔ جو میڈیکل سکول میں ہی پڑھتی ہے۔

لوکل

آیتوار کو سماج مندر میں ماسٹر بسنت رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور لالہ منشی رام جی نے بیجوڑہ سے کتھا کی۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے ممبران سالانہ اپدیشک فنڈ کے لئے جمع کرنے کے لئے تجویز پاس شدہ سنائی۔ بعد ازاں لالہ منشی رام جی نے اپدیشک فنڈ کی امداد کے لئے ایک غیر معمولی فہرست چندہ کھولی ایک آن کی آن میں قریب ساٹھ روپیہ لکھے گئے۔ جو قریباً کل کے کل وصول ہو گئے۔ اور بھی چندہ لکھے جانیکی امید ہے۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ تقطیع ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اور بذریعہ ایجنسی و نامہ نگاران ہندوستان کے ... روانہ کیا جاتا ہے۔ ہمیں مفید عام مختلف قسم کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشل ارل مضامین ہفتہ علیم کی تازہ خبریں و تار برقیات، احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ ناولز لطائف ظرائف تجربہ کی ہر سخن ہیں تحقیقیں ادل سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو ... صاحب ... نے ملک ... واخبار کی قیمت ... درجہ کی اصحاب سے یکساں یعنی باہر والوں سے مع محصول چار روپیہ اور شہر والوں سے تین روپیہ ... سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں ... قیمت ... عطا فرمائینگے انکو ایک نہایت عمدہ ناول ... نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

المشتہر کشن سروپ درما منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین درپن

اگر آپ اچھو تا ... نہایت ... کتاب ... ہندی ... منظور ہو تو اسے ضرور ... فرمائیے

اس کتاب میں حسب ذیل مضامین درج ہیں ... کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے حضرت مسیح ... نجات ... حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے حضرت مسیح کی ... حضرت مسیح کی ... حضرت مسیح کی ... کے روز کام کی ... حضرت مسیح ... مصلوب ... کے دے ... حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کے اقسام۔ بائبل کا خدا رحیم نہ عادل۔ عیسائی دین بنا ہیں کس طرح پہلا ... دوسری ... تیسری ... دسویں صدی کے ... صاحبان کی ... صاحبوں کا ... کتابوں سے ... تثلیث ... صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ ... بائبل ... یوحنا ... انجیل ... رسالہ اعمال ... حضرت موسیٰ کی کتاب ... کی کتاب ... حضرت سلیمان کی کتاب ... کی کتاب ... دوسرے حضرت مسیح کا ... ہیں اثر ... ہیں ادا کی ہے ... کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ ... سولہ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور ... فروخت موجود ہے۔ باوجود ... کتاب کے قیمت قلیل صرف ... دیکھ لیجئے ... زیادہ خریدنے ... کمیشن ... صاحبوں کو ...

منظور ہو جلد خرید فرمادیں ... ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ درما منیجر ودیا درپن میرٹھ

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی ... باوجود ... روپیہ ... کی فروخت ہوتی ہے ... اور بہتر ... کاپی ... دو انگشت ... اور ایک وقت ... نہیں ہوتا ... سیاہی ... ناقص ... بہت ... ہم نے سیاہی تیار کی ہے جو ... ایک ... استعمال ... حضرات ... شہر ... مطبع ... کاپی ... المشتہر ... مطبع ودیا درپن

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ... جوہر نباتات ... تیار ہو گیا ہے ... کے درختوں ... مفصل حالات ... اور باغ کی حفاظت کرنے ... چمن اور ... قواعد ترکیب ... درج ہیں ... ملاحظہ ... تعریف ... نام ... استعمال ...

رنگ ... اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے فسانہ کے طور پر ہیں۔ اور نہایت معتبر ... کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف مع تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھل کے بڑے درخت	(۵) پھل کے ... درخت
(۲) پھول کے سایہ دار درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) سایہ دار درخت	صالحہ وغیرہ
(۱۲) نیچہ دار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) نوٹ ...

المشتہر کشن سروپ درما منیجر مطبع ودیا درپن میرٹھ

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کر کے ... سال کی قیمت ... روپیہ ... بھیجیں گے ان کو ایک جیبی گھڑی ... نہایت صحیح وقت دینے والی ہے بطور انعام دی جائیگی

المشتہر
منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام — انعام

جس صاحب نے میرے سرمہ کو بیمار میرے کے سرمہ کے بجائے فائدہ کے کسی قدر نقصان پہونچا ہے ۔ اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا ۔ جو بنگال میں نقل کیا جاتا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص بصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو تبت لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے ۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ہمیشہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے ۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو ۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں ۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے ۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہوسکتی ہے ۔ بچے سے بڈھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ چھ روپیہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ایک روپیہ خالص بصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ منگاتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ المشتہر پروفیسر میاں سنگھ ... گوجرانوالہ پنجاب

چند صاحبان کے نام

نامی منجملہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب اسسٹنٹ سرجن انسپکٹر جنرل ... سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر ... صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ پروفیسر ... میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت ... صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لعل گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر سردار ... سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام ... صاحب شفاخانہ ... مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید حمید شاہ شفاخانہ کمسریٹ ... مکسر ...۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب مقام ... شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ... ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر ... صاحب انچارج شفاخانہ ... ریاست جیند۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام ... چھاؤنی۔

جناب حکیم اسمٰعیل خاں صاحب پریذیڈنٹ میونسپل بورڈ ... مقام ...۔

جناب ... اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر ... بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خاں بہادر ... ممبر کونسل کشمیر۔

جناب مسٹر ... راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ ...۔

جناب مسٹر ... صاحب بہادر ... مقام برہی۔

نوٹ انعام اگر کوئی شخص میرے سرمہ کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کردے ۔ اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا ۔ جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کیلئے مورخہ ... فروری ... کو جمع کیا گیا ہے ۔ پروفیسر میاں سنگھ

دھرم پرچارک پریس جالندھر ۔ لالہ منشی رام صاحب کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओं

विजय चलषा समीक्षा भ

"ہم سب آپس میں بھائی ہیں" "ایشور پرم پتا ہے"

اردو ہفتہ وار

اخبار

ست دہرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں پیشگی

پکاو پستکیں

جو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں۔ اکٹھی خریدنے والوں کو مناسب رعایت ہوگی

ورن ویوستھا - اردو مصنفہ بابو منشی رام صاحب قیمت بلا محصول ۸ اس میں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر

استری سدہار مصنفہ بابو منشی رام صاحب استری سدہار کے لئے زوردار اپیل ۱ر

پرواریں آنند مصنفہ بخشی گوپالداس صاحب قیمت ۲ پائی۔ اس میں کہانی کے طور پر

درشایا گیا ہے۔ کہ پروار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ یہ شاستر ارتھ مابین سوامی پورنانند اور پادری ... کے جھنگ میں ہوا تھا۔ مولفہ لالہ سوایا رام صاحب مختار -

جیون چرتر بھگت پورن۔ قیمت ۱ر بھگت پورن کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے اس میں حقیقت رائے دہرمی کے اصلی حالات درج ہیں قیمت ۲ر

پرارتھنا پستک ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا قیمت ۱ر **ایضاً** ناگری ۱ر

ایک دردناک نظارہ قیمت ۱ر ایک یاترا کے طور پر استری سکشا کی ضرورت ظاہر کی ہے

ستیری کی پرارتھنا اپنے پتا سے بہن بھائیوں کے لئے نہایت رقت آمیز ہے قیمت ۱ر

ماس نشیدھ بارہ اول بجواب رسالہ ماس پرچار بنرا قیمت ۱ر **ایضاً بار دوم** قیمت ار مصنف نے بڑی قابل داد تحقیقات کی ہے۔

مسلہ نیوگ پر پادری لی ایس کے اعتراضات کے جواب میں مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ار اسکی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

آریہ سماج میں شانتی سہایتا اصلی اوپائے۔ اور پنڈت جی کا سچا درشن۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ار

امرت پرشا قیمت ۱ر **دیراگ بھجناولی** قیمت ۱ر **حصہ دوم** قیمت ۱ر ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل **بھجن آنند** قیمت ۱ر بھجنوں کے ساتھ انکا ساز اور سرد تال لکھا گیا ہے **سراہ نجات** مصنفہ پنڈت لیکھرام۔ قیمت ار بجواب عدم نجات آریہ۔

سانچ کو آنچ نہیں۔ ایک کتاب کے اعتراضوں کا جواب قیمت ار مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

فیوچر آف دی آریہ سماج مصنفہ بابو منشی رام انگریزی قیمت ار **تکذیب براہین احمدیہ** ۱ر

کرسچین مت درپن ار **ویدک دہرم شادولی** اردو۔ اس میں پانچ انمول رتن ہیں قیمت ۱ر مصنفہ لالہ دیوراج - **سدا سکھ کا جیون چرتر** - **ستیہ ارتھ پرکاش** مصنفہ اسٹر لیدر حصہ دوم جس میں

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	یہ سریع التاثیر صیلبی طاقت کیلئے ہے جو کثرت [illegible] مسکرات وطفولیت کی بد پرہیزیوں سے کھو دیا ہو فی شیشی
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا نقص وقت آئے فائدہ ہوتا ہے۔ بھولتا نہیں ورنہ قیمت چار روپیہ
[illegible]	۲، گھنٹے میں درد ریم۔ جلن۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱؎
[illegible]	دانتوں کو ہلنے نکلنے بد بو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں۔ دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ ایک پیسہ
[illegible]	سقوی بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش سرخی جالا دھند کی بے شمار شکایات کو دور کرتا ہے۔ فی ماشہ ۱؎
[illegible]	بار بار پیشاب کی آمد تشنگی۔ لاغری بیچینی۔ معدہ کی خرابی جگر پیدائش شکر وغیرہ کا نیل کو بیشتر تحقیق کیا ہے فائدہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قولنج۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد دماغ کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن [illegible]
[illegible]	مسوں کا درد جریان خون رکھتی ہو یا بادی درد ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت ...... دو روپیہ
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف درد چھوٹا سکتا ہے قیمت فی تولہ ...... ۸؎
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل خسرہ چیچک چھینک کو دفع کرتا ہے فی تولہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ لاتا ہے لطف یہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ ۱؎
[illegible]	دائمی بخار۔ دردسر۔ قبض بے چینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہوں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے۔ فی تولہ ۸؎
	کثیر التوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش درج ہیں

ڈاکٹر برمن کی بنائی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے انمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵ عدد ۸؎

عرق کافور سفیدہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت در نہیں ہا سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؎

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن۔

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہمنے بھی ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے نمبر کو مدنظر رکھکر جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشدالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں کھول دیا ہے جو صاحب اپنا علاج معالجہ آریہ ویدک یونانی سے بخوبی کرانا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کھیال چند

اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں سو کس نگوید کہ دوغ من ترش ہست۔ دوائی منگا کر آزما دیکھے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر نہ پھینک دیجئے

بہاکسی انجن یہہ مرض ذیل کیلئے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ جلن۔ خارش پڑوال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ۸؎ سیاہ ۱۲؎

گوشت پل ودہنی رس یہہ معجون قوت باہ وعوارض ذیل کیلئے ازبس مفید ہے جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان کمزوری دماغ سستی سپھوکی جو لوگ خلاف قدرت کئے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پکیٹ ۸؎

ضعف جگر یہہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جسکی دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا ٹانگوں کا بوجھا ہو جانا وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں ۳۰ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پکیٹ دو روپیہ

نارو کی دوا ۳ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے نارو خواہ کسی قدر پھیلا ہو۔ قیمت فی بکس ۸؎

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ۱۲؎

سوزاک آتشک کی دوا جو اکٹھا ہو اسکے لیے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ فی ڈبی ۸؎

آتشک کی گولیاں دیکھے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک بہت جلد ہی خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی ۸؎

سہاسرس جو درد ضعف ہاضمہ ترش آروغی۔ امتلا معدہ بھوک نہ درد شکم۔ نفخ شکم خوراک تھوڑی کتنی مدت کے لیے ڈبی کافی ہے۔ فی ڈبی ۸؎

بلغم کی گولیاں ایک روز میں کامل آرام دینے والی فی بکس ۸؎

قوباکی دوا کیسی ہی پرانی ہو ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ۸؎ خوش قسمتی سے مفت پر آویں۔ المشتہر نیاز مند کھیال چند

نمبر ۸ مطبوعہ ۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی مطابق یکم جون ۱۸۹۴ء جالندھر شہر جلد ۶

ستیہ دھرم پرچارک

سچی ستوتی پرارتھنا اور اپاسنا کیا ہے؟

دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے

کیا اس پرش کا ہردیہ یہہ نہیں چاہے گا کہ میں ان اُتم اور خوشبودار خوبصورت پدارتھوں سے سب سے پہلے واقفیت حاصل کروں۔ کیا وہ پرش بنا کسی پھل کے گُنوں کو جانے اُسکے گرہن کرنیکا یتن کر سکتا ہے۔؟ کیا اُسکا ہاتھ کسی پھول کو بے جانے کے لیتے بنا اُسکے گُن جانے آگے بڑھ سکتا ہے؟ قدرتی طور پر سرشٹی کے درشن کرنے پر منش کو سرشٹی کے پدارتھوں کے گُن جاننے کی اِچھا محسوس ہوتی ہے۔ اور جب تک ہم کسی کو گُن دوارا جان نہ لیں۔ ہم اُسکو بُرا یا بھلا دیری یا ہتیشی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ قدرتی طور پر ہم پدارتھوں کو جاننا چاہتے ہیں۔ بچہ بھی سبھاوک دشا میں اپنا ہاتھ کسی چیز کی طرف بڑھاتا ہے۔ اُسکو گرہن کرنے کے لیئے نہیں بلکہ جاننے کے لیئے۔ آدمی اُتم سندر پشپ کو دیکھ کر اُسے ہاتھ لگاتا ہے۔ تو اُس ہاتھ لگانے کا مطلب پھول کو گرہن کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اُسکو تو چاندری کے دوارا کومل پرتیت کرنا ہے۔ اگر ہم کسی سہانے ہوئے پودے کے پاس چلکر جانے اور سرب پرکار سے اپنی اندریوں کو اُسکے ساتھ سپرش کراتے ہیں۔ تو ہمارا اکھہ سدھانت سرب پرکار سے اُس نا واقف پودے کے گُنوں کا جاننا ہے۔ جاننے سے پہلے گرہن یا پراپت کرنے یا بھوگ میں لانیکی اِچھا سوبھاوک نہیں ہوتی۔ سرب پدارتھوں کا جاننا اُنکے گُنوں کے جاننے پر انحصار رکھتا ہے۔ اور کسی وستو کے گُنوں کے جاننے کا ہی نام ست شاستروں میں ستوتی برنن کیا گیا ہے۔

سچی ستوتی سرب ستا کے گُنوں کا برنن کرنا سکھلاتی ہے۔ یہہ بتلاتی ہے کہ چِتّ اور چیتن جگت میں کیا کیا بھید ہیں۔ یہہ منش کے آتما کو انکھیں دیتی ہے۔ گیان روپی انکھیں کے دوارا جیو آتما پراپت کرتا ہے۔ اِس سبھاوک ستوتی کے دوارا ہی ہمیں بودھ ہوتا ہے۔ کہ ایشور بھی ایک انوپم سرب دیا پک الیٰ سوکشم چیتن و گیان سُرستا ہے۔ یہی ستوتی ایشور کے گُنوں کا برنن کرتے ہوئے ایشور کے سروپ کا بودھ کراتی ہے۔ اِس ستوتی کے یتھارتھ آشا کو نہ سمجھ کر لوگوں نے ایشور کی خوشامد کرنا اِسکا ارتھ نکالا ہے۔ جو کہ اِس ستوتی کا بالکل منشا نہیں ہے۔ یہہ ستوتی صاف بتلاتی ہے کہ ایشور اجنما اجر امر اور سرب بیاپک ہے۔ یہی اُسکو نربکش نیا زہم دھارن کیا ہوا دکھلاتی ہے۔

جس سے منش کو کسی پدارتھ کے بُرے یا بھلے ہونیکا گیان ہوتا ہے۔ تو اُسی سے سبھاوک طور پر اُسکی اچھیا اُسکو تیاگنے یا اُسکو گرہن کرنے کے لیئے اُدمن اور اُدیت ہوتی ہے۔ اگر ہمیں گیان یا ستوتی دوارا نشچے ہو گیا ہے۔ کہ آم کا پھل اتی سواد شٹ ہے۔ تو ہماری سبھاوک رُچی اُس آم کے پھل کو گرہن کرنے کی ہوگی۔ اگر ہمیں ستوتی دوارا ودت ہو گیا ہے۔ کہ نیم کے پتے کڑوے ہیں تو ہم اُسکے کڑوے پن کو سمرن شکتی کے حوالے کر چھوڑیں گے۔ اور جب کڑو وستو درکار ہوگی۔ تو نیم کے پتے گرہن کرنیکے لیئے تیار ہو جاوینگے ہماری ستوتی جس پدارتھ کو اُتم بتلاتی ہے اُس پدارتھ کو بھوگنے اتھوا گرہن کرنے کی اچھیا سبھاوک ہی ہمارے ہردیہ میں اُتپن ہوتی ہے اور اِس گرہن کرنیکی سبھاوک اچھیا کا نام ست شاستروں میں پرارتھنا لکھا ہے۔ منش اچھیا کی ترپتی کے لیئے کرم کرتا ہے۔ اچھیا آتما کی سبھاوک طبیعت ہے۔ جسکا بھوجن ستوتی نے بتلا دیا ہے۔ اچھیا کا کام اُن سادھنوں کو کام لانا ہے۔ جن سے کہ اُبھشٹ بھوجن پراپت ہو سکے۔ پس پرارتھنا روپی بیج کا سبھاوک پھل کرم ہے۔ جیسا کہ ستوتی روپی بیج کا گیان تھا۔ ستوتی کے بتائے ہوئے مارگ میں پرارتھنا چلنے کو بتاتا ہے۔ گیان سے جانے ہوئے اُتم پدارتھوں کو پراپت ہونا کرم کا خاص منشا ہے لوگ کہا کرتے ہیں کہ من کا مارنا کٹھن ہے۔ اور انیک برت اور انیک تپ من کو بس میں لانے کے لیئے کیئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ من بدھی کا پیرو ہے۔ بدھی کا غلام ہے جس طرف بدھی کہے وہاں جانیکو تیار ہے۔ ہمیں گیان یا ستوتی کا دوسرا نام ہے۔ اور منشا اچھیا یا پرارتھنا کا دوسرا نام ہے۔ بھلا غور تو یہی کہ آپنے کبھی سُنا ہے کہ ایک پرش جسکو

گیان ہو کہ پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اور پیاس بجھانے کے وقت تک پینے لگ جائے۔ اور اگر پیاسے نے پانی کو ہستی سمجھا ہے۔ تو کیا اس کے پینے کا درجہ رکھتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جس کو ستوگن اوتم بتلاتے۔ اسکو گیان گرہن کرنا پرارتھنا کہا کرتے ہیں۔ جس پانی کی گہرائی کا گیان نہیں ہے۔ اس پانی میں پاؤں ڈالنے کی اچھا بھی ہمارے من میں کبھی نہیں ہوتی۔ جس چیز کو ہم بھلا بالکل نہیں جانتے اسکو ہم ودھی بھی نہیں دیتے۔ پس کو یکتے اوتم جاکر جو ہم اس کی سواری کرنا چاہتے ہیں۔

پس سچی پرارتھنا پر زور دینے کے لئے سچا گیان بہت ضروری جانا چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ پرارتھنا کو اگر ہم کرنے کی اچھا جہاں ہمیں اُنکی پراپتی کے سامان پر لیجاتی ہے۔ وہاں تری پہنچ بہت زیادہ بڑھاتی ہے۔ اچھا کا وجود ہماری کمزوری کا زندہ ثبوت ہے۔ ہماری محتاجی کی ایک مثال دکھلانے والی اچھا ہی ہے۔ یہی پرارتھنا میں انسان کی حاجت کا مقام کہلاتی ہے۔ پرارتھنا اور انسان کا پیشرو ہے۔ جہاں پرارتھنا رہی انسان بھاگ گیا۔ جہاں تعصب ہو وہاں ادھیکاری کے کیا معنی؟ جہاں ضرورت اور حاجت کے پورا کرنے کا خیال ہو وہاں ضروری ہے۔ کیا کلام؟

لوگوں نے اس سچی پرارتھنا یا اچھا کے معنے بگاڑ دیئے۔ حاجتوں کے وجود اچھا کو دھارن کرنے کے بجائے حاجتوں کے پاتھ کرنے کا نام پرارتھنا سمجھ لیا۔ ستوگن مثل ہماری آنکھوں اور پرارتھنا پاؤں کی ہے۔ آنکھوں کا کام بھلا برا راستہ بتلانا ہوتا ہے۔ پاؤں اس راستہ میں لیجاتے ہیں۔ ستوگن گیان اندری اور پرارتھنا کرم اندری ہے۔ ستوگن کا پہلا گیان اور پرارتھنا کا کرم ہے۔ ستوگن کا دوسرا نام گیان جسم اور پرارتھنا یا اچھا کا دوسرا نام حاجات جسم ہے۔

پس سچی اچھا یا پرارتھنا کو دھارن کرنے کا دوسرا وید مقدس میں ہے۔ وید منتر بتلاتے ہیں (کرم ...) اچھا انہیں کن کن لابھ کاری آنند دائک چیزوں کی ہو اور جن پدارتھوں کی اندر کی پراپتی ہو۔

بعض لوگ پرارتھنا و دعا کے وید منتروں کے گوڑھ آشئوں کو نہ سمجھ کر اعتراض کر دیتے ہیں کہ جناب ان وید منتروں میں تو ایشور سے پدارتھ مانگے گئے ہیں۔ پس ایشور سے زبانی پدارتھوں کے مانگ لینے کا نام ہی پرارتھنا کیوں نہ سمجھا جاتا۔ انکا یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ مندرجہ ذیل منتر میں جو کہا گیا ہے۔ کہ

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि
वीर्यमसि वीर्यं मयि धेहि
बलमसि बलं मयि धेहि॥

(یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۹)

پرمیشور تو تیج سروپ ہے۔ مجھکو بھی تیج دیجئے تو پراکرم بھیت ہے مجھکو بھی پراکرم دیجئے۔ تو بل روپ ہے۔ مجھ کو بھی بل دان دیجئے۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ لوگ پرارتھنا کے بجائے اٹھتے بیٹھتے کو زبان سے اچارن کر دیں۔ بلکہ اس میں پرمیشور نے جیسا کہ باپ بیٹے کو ہدایت کرتا ہے آگیا دی ہے کہ ہے جیو لوگو تم اس پرکار کی اتم اچھا کا دھارن کرو۔ یہی نہیں بلکہ اس منتر میں اُدھر سن کی پرارتھنا اور اچھا کا نمونہ کھینچا ہوا ہے۔ جب ہم کسی بلوان پرش کو دیکھتے ہیں تو سہا تک ہمارے من میں اچھا اتپن ہو جاتی ہے کہ ہم بھی بلوان بنیں اور بعض اوقات اس اچھا کو ہم اس پیرایہ میں ادا کر دیا کرتے ہیں کہ ہے بلوان پرش تیرے سمان بل مجھ کو بھی پراپت ہو جائے۔

اگر ہمارے گیان مندر ادھورے رہتے ہیں کہ جگدیشور مہان شکتی ہے۔ تو گیان کا لازمی نتیجہ پرارتھنا یا اظہار اُس شکتی کی پراپتی کے لئے اُدیشہ کرنگی۔ اوتم پدارتھ کو آنکھ سے دیکھتے ہوئے یدی اسکی دھارنا کی اچھا نہ کریں تو اوتم پدارتھ کی اوستھا کبھی پراپت نہ ہوگی۔ پس ضروری تھا کہ ایشور کے جہاں اُتم گنوں کو گیان منتروں سے دکھلاتے ہوئے من دوارا اُن کو پراپت کرنے کی اچھا کیجاتی۔ اور اس اچھا پرارتھنا کے دھارن کرنے کا پروہ ہمکو اوکت وید منتر سکھلاتا ہے۔

اگر کوئی لفظی اعتراض کرے کہ ہم پرارتھنا کے معنے اچھا دھارن کرنے کے نہیں مانیں گے کیونکہ صاف صیغہ مخاطب میں ایشور سے اوکت منتر میں تیج مانگا گیا ہے۔ اسلئے زبان سے مانگنے والا مانگنے کے ارتھ ہی لیں گے۔ تو ہم اس بھائی کی تسلی کے لئے نرکت بمع ... کا حوالہ پیش کریں گے۔ جسکے پڑھنے اور وچار پوربک سوچنے سے واقف ہو جائیگا۔ کہ وید منتروں کا ارتھ سمجھنے کے لئے صیغوں کا لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔

तास्त्रिविधा ऋचः। परोक्षकृताः प्रत्यक्षकृता आध्यात्मिक्यश्च। तत्र परोक्षकृताः सर्वाभिर्नामविभक्तिभिर्युज्यन्ते प्रथमपुरुषैश्चाख्यातस्य। अथ प्रत्यक्षकृता मध्यमपुरुषयोगास्त्वमिति चैतेन सर्वनाम्ना। अथापि प्रत्यक्षकृताः स्तोतारो भवन्ति परोक्षकृता

निरोक्त्यानि। अथ आध्यात्मिका उत्तमपुरुषयोगा अहमिति चैतेन सर्वनाम्ना॥ निरुक्त अ० ७ खं० २॥

(ارتھات) ان ویدوں کے سب منتر تین پرکار کے ارتھوں کو کہتے ہیں۔ کوئی پروکش (غائب) اور شبدارتھوں کو۔ کوئی پرتیکش ارتھات در ارتھوں کو اور کوئی ادھیاتم ارتھات گیان گوچر آتما اور پرماتما کو۔ انہیں سے پروکش ارتھ کے کہنے والے منتروں میں پرتھم پرش (صیغہ غائب) ارتھات اپنے اور دوسرے کے کہنے والے ہیں۔ سو۔ اور وہ آدی شبد ہیں۔ تتھا انکی کریاؤں کے۔ استی۔ بھوتی۔ کروتی۔ پچتی اتیادی پریوگ ہیں۔ اور پرتیکش ارتھ کے کہنے والوں میں مدھیم پرش (صیغہ مخاطب) ارتھات تو۔ تم آدی شبد اور انکی کریہ اسی بھوسی۔ کروشی۔ پچسی اتیادی پریوگ ہیں تتھا ادھیاتم ارتھ کے کہنے والے منتروں میں اُتم پرش ارتھات میں۔ ہم آدی شبد اور انکی بھوامی۔ کرومی۔ پچامی اتیادی۔ کریا آتی ہیں تتھا جہاں ستوتی کرنے یوگیہ پروکش اور ستوتی کرنے والے پرتیکش ہوں وہاں بھی مدھیم پرش کا پریوگ ہوتا ہے۔ یہاں یہہ سمجھنا چاہئے کہ دیاکرن (گرامر) کی ریتی سے پرتھم مدھیم اور اُتم تینوں پرش پرکرم سے ہوتے ہیں۔ ارتھات جڑ پدارتھوں میں پرتھم۔ چیتن میں مدھیم یا اتم ہوتے ہیں۔ سو یہہ تو لوک اور وید کے شبدوں میں سادھارن نیم ہے۔ پرنتو وید کے پریوگ میں اتنی وشیشتا ہوتی ہے۔ کہ جڑ پدارتھ بھی پرتیکش ہوں۔ تو وہاں نروکت کار کے ابھپرائے نیم سے مدھیم پرش کا پریوگ ہوتا ہے اور

ایسا بھی جاننا چاہئیے کہ ایشور نے انسار جڑ پدارتھوں کو پرتیکش کرکے کیول اُپکار لینا دکھلا دیا ہے۔ دوسرا پریوجن نہیں ہے پرنتو اس نیم کو نہ جان کر بہت آدمی آچاریہ آدی ویدوں کے بھاشیہ کاروں نے تتھا انہیں کے بنائے ہوئے بھاشیوں کو دیکھ کر یورپ دیش واسی وِدوانوں نے بھی جو ویدوں کے ارتھوں کو انیتھا کر دیا ہے۔ سو یہہ انکی بھول ہے اور اسی کو بدلنے کے لئے ہیں۔ کہ ویدوں میں جڑ پدارتھوں کی پوجا پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ کہیں جینہ (لشان) بھی کہتے ہیں۔ (صفحہ ۹۹ وید بھاشیہ بھومکا)

اوکت لیکھ کو دھیان پوروک پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ وید کی طرز تحریر سے انکا اصلی مطلب فوت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب قواعد سنسکرت گرامر بیجان چیزوں کے بیان کرنے کے لئے صیغہ غائب اور جیتن چیزوں کے بیان کرنے کے لئے صیغہ مخاطب یا متکلم وغیرہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ اوپر مثال دی ہوئی ہے کہ صیغہ مخاطب کے لئے لفظ اسی وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ پس منتر زیر بحث میں بھی اسی صیغہ مخاطب کا ہوا ہے۔ اور چونکہ اگنی جیتن ہے وسیلے بھی یہاں صیغہ مخاطب کا استعمال کیا گیا ہے۔ نہ کہ وسیلے کہ ہم اگنی دیوتا سے ہم مخاطب ہی ہو رہے ہیں اور وہ ہماری بات کو متوجہ ہوکر سن رہا ہے۔ بلکہ جیسا اوپر سوامی جی نے لکھا ہے کہ جڑ (بیجان) پدارتھوں کے لئے بھی ویدوں میں صیغہ مخاطب استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس سے مراد یہی ہوتی ہے۔ کہ جڑ پدارتھوں سے فائدہ کے کام لینے کے لئے ہم تیار ہوں۔ سائین آچاریہ اور میکس مولر آدی لوگوں نے اسی نیم کو نہ

سمجھ کر ان وید منتروں سے مورتی پوجا سدھ کی ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ ان منتروں سے مانگنے کو سدھ کرتے ہیں۔

پس اگر یہہ منتر اس طرح پر ہوتا کہ اگنی دیو تیج سروپ ہے۔ منشوں کو بھی تیج دان دینا چاہئیے تو بھی اسکا یہی مطلب تھا۔ اگر یہہ اس پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے۔ کہ ایشور آپ تیج ہیں ہم کو بھی تیج دان کیجئے۔ تو بھی اسکا یہی ارتھ ہے۔ بھاؤ ارتھ میں صیغہ کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ علاوہ اسکے یہہ یجروید کے ادھیائے ۱۹ کا نواں منتر ہے۔ یجروید میں جیسا کہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں۔ کہ یہ کانڈ کا ودوان لکھا ہے۔ سو گیان کے پشچات ہی کرما کی پھل پراپتی ہو سکتی ہے۔

پس ہماری پرارتھنا سے یہی مراد ہے۔ ہم بھی یہی سدھ کرنیکی کوشش کی ہے۔ کہ منش کو سچا وکت طور سے پہلے پدارتھوں کا گیان پراپت ہوتا ہے۔ اور اسکی ہی فعل کرنیکی پرورتی (خواہش) اور جیسا کہ گیان حاصل کرنے کے لئے پدارتھوں کے گنوں کا جاننا یا انکی ستوتی کرنا ضروری ہے۔ ویسا ہی کرم کرنیکے لئے پہلے اُسکے واسطے پرارتھنا یا چیشٹا دھارن کرنا ضروری ہے۔ سوامی جی نے صفحہ ۴۴۳ پر رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروید کے متعلق یہہ لکھا ہے۔ کہ جب تک اور گیان کا گیان منشوں کو نہیں ہوتا۔ تب تک ان میں بھگتی سے پرورتی نہیں ہو سکتی۔ اور بنا شردھا کریا آدی کے ابھاو سے منشوں کو سکھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ویدوں کے چار حصے کئے ہیں۔ کہ جنہیں سے پرورتی ہو سکے۔

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते। तया मामद्य मेधया

ऽ न्नेमे धावि ने कुरु स्वा हा ॥

(یجروید ادھیاء ۲۳ منتر ۱۴)

ہے ایشور جس بدھی کی اُپاسنا ودوان گیانی اور یوگی لوگ کرتے ہیں۔ اُسی بدھی سے یکت ہمکو بھی کیجئے۔ یہاں بھی صیغہ مخاطب کا ہے اسکا سبب بھی یہی ہے۔ کہ منشوں کو سروا وتم بدھی دھارن کرنے کی اچھیا دھارن کرنی چاہئے ہاں جیسا کہ بعض وادی کہتے ہیں کہ اس منتر میں بدھی مانگی گئی ہے۔ پس ہمیں اور مطلب نہیں لینا چاہیئے۔ اُن سے ہمارا سوال یہہ ہے کہ کیا بدھی مانگنے سے ملجاتی ہے۔ اگر ملجاتی تو ہزاروں پنڈت جو ویدوں کو اچھی طرح سے جانتے ہوئے اس منتر کو پڑھتے ہیں۔ وہ بدھیمان ہو کر معقول باتیں کرنے لگجاتے ہیں۔ مگر انکی بدھی کا یہہ حال ہے۔ کہ مورتی کو ایشور مان رکھا ہے۔

سوامی جی نے بھومکا کے صفحہ ۲۰۰ پر کیا اچھا لکھا ہے۔ کہ "پورب جنم کے پاپ پنیوں کے بنا اتم مدہیم اور نیچ شریر تتھا بدہی آدی پدارتھ کبھی نہیں ملسکتے" اسبات کو پشٹ کرنے کے لیئے کہ پرارتھنا کے معنے "مانگنے سے چیزوں کی پراپتی کے نہیں ہیں" بلکہ اچھیا دھارن کرکے اچھیا کو بیرونی شکل اور نتہات کرم میں لانے کے ہیں۔ ہم بھومکا کے صفحہ ۲۰۴ کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ وہاں رگوید کے ایک منتر کا بھاشیہ اس پرکار سوامی جی نے لکھا ہے۔

"ہے سکھدایک پرمیشور آپ کرپا کرکے پنر جنم میں ہمارے بیچ میں اتم نیتر آدی سب اندریاں ستھاپن کیجئے۔ پیراتہات من بدہی چیت اہنکار بل پراکرم آدی یکت شریر پنر جنم میں کیجئے۔"

اگر پرارتھنا کے یہی معنے ہیں کہ کیول مکھ سے مانگ کر چیزوں کی پراپتی کر لینا ہے۔ تو ہم منوجی سے پرشن کرتے ہیں۔ کہ اوکت منتر کے کیا ارتھ ہیں

کیا آگے ایشور نے ہماری پرارتھنا سنکر یہہ شریر رچا تھا جواب آگے سے منش شریر کی پراپتی کے لیئے جیسا سے پاٹھ کر چھوڑیں۔ کیا وہ لوگ جو اگلے جنم یا مسئلہ اواگون سے منکر ہیں انکو ایشور منش شریر آدی نہیں دیتا۔ اگر دیتا ہے تو اس اد پرارتھنا کا کیا مطلب ہے۔؟ اصلی بات تو یہہ ہے کہ اس سے ایشور نے ہمیں اپدیش دو اجتلا دیا ہے کہ مرنے کے بعد تمہیں جنم ملیگا۔ اسمیں گویا پنر جنم کا صیغہ مخاطب میں اپدیش ہے۔ پس پنر جنم کی سکشا اس سے ہم لے سکتے ہیں۔ اور کچھ نہیں صیغہ کا لحاظ ویدارتھ میں نہیں کرنا چاہیئے تماشہ کی بات تو یہہ ہے۔ کہ جس پرکار کی پرارتھنا لوگ منشوں کے آگے کرتے ہیں۔ اُس سے بھی ادنیٰ قسم کی ایشور کے آگے کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھیئے ایک نفیر اپنی کٹیا سے چلکر شہر میں آتا ہے۔ بازار میں ہوشیاری اور احتیاط سے چلتا ہوا ایک امیر کی دوکان کے آگے آ نکر زور سے اسکی گن گانے لگتا ہے۔ پھر وہ امیر اسکو ایک یا دو پیسے دیتا ہے۔ اور وہ پیسے لیکر مضبوطی سے باندھ گھر کو آتا ہے۔

اسی طرح پر اگر ہم ایشور یہ رچت پدارتھوں کے بازار میں جائیں اور وہاں جو پدارتھ ہمیں اُتم نظر آئے۔ اسکو پکڑ کر مضبوطی سے باندھ کر گھر لے آئیں تو ہماری پرارتھنا سیدھ ہو جائے۔ مگر دنیا کا رہبر نیش ہے۔ دیکھئے ایک فقیر ایک بچے کے ساتھ چار میل دوڑتا ہوا پیسہ مانگنے کے لیئے چلا جاتا ہے۔ مگر اسکو کہو کہ ریل پر سے گٹھڑی اٹھا کر شہر میں لیجاؤ۔ ایک آنہ تمکو دیا جاویگا۔ تو وہ جواب دیتا ہے کہ جناب میں فقیر ہوں۔ میں کوئی کام نہیں کرتا۔ خیال کیجئے کہ ساتھ گھوڑے کی طرح دوڑنا اس فقیر کے لیئے کام نہیں ہے۔ لیکن

آدہ میل گٹھڑی اٹھا کر آہستہ آہستہ چلا جانا کام ہے یہی حال لوگوں کا پرارتھنا کے وشے میں ہے۔ عمدہ کاغذ عمدہ قلم سے پوری احتیاط کے ساتھ عرضی لکھنا اور اسکو لیکر ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں نوکری کے لیئے پہونچنا اور سے کاگنوانا اسکو لوگ کچھ کام نہیں سمجھتے۔ جتنا وقت کہ عرضی لکھنے یا صاحب کی کچہری پہونچنے میں لگا تھا۔ اُتنے ہی وقت میں اگر ل جویا جاتا تو کم کیسہ ہی ہو جاتی۔

زبانی پرارتھنا کرنے والے سچ مچ یہی تماشہ کرتے ہیں۔ زبان کو ہلا کر فصاحت کا چھانٹنا ولمبیں بندی اور لچھے دار الفاظ کا خیال رکھنا۔ آنکھیں موند کے کمر سیدھی کر جو کڑی لگائے رکھنا اور آدھ گھنٹہ ایشور ایشور پکارتے رہنا۔ یہہ ظاہری پرارتھنا کے سادھن ہیں۔ اور تپسیہ پرارتھنا کرنے والے یہہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی کام نہیں کیا مگر یہہ نہیں جانتے کہ جتنا مغز بیفایدہ تک بندی اور لچھے دار بناوٹی الفاظ کے پکارنے اور ناٹک کرنے میں خرچ ہو گیا ہے۔ اُس سے آدھا دماغ لگا کر ایشور کے ایک گن کی پوری ستوتی ہو سکتی تھی۔ جس سے کہ گیان بھی بڑھتا اور پھر سچی پرارتھنا من میں خود ہی سوجھتی۔ مگر اسکو وہ پرارتھنا نہیں سمجھیں گے۔ پرارتھنا انکے خیال کے مطابق ایک انوکھا انس ہے۔ اسپر کوئی یہہ سوال کر سکتا ہے۔ کہ پرارتھنا میں جو زبان ہلی ہے۔ اسکا ثمرہ کیا کچھ نہ ملے گا۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اسکا پھل تو ضرور ملیگا۔ مگر وہ پھل اُس پھل سے جو سچی پرارتھنا کا ہوتا ہے۔ نرالا ہے اسکا پھل تو صرف یہہ ہے۔ کہ زبان ہلنے سے اُسکی ورزش ہو گئی اور سچی پرارتھنا جو کہ زبان سے بالکل ادچارن کی نہیں جاتی ہے اُسکا پھل شبھ کرموں میں پرورتی ہوتی ہے۔ باقی آئندہ۔

آریہ سماج میں اتھل پتھل

اور
اسکا نتیجہ

آریہ سماج میں جو بڑا بھاری بھونچال آنیوالا تھا - اُسکے چنہہ پہلے سے ہی دکھائی دے رہے تھے - جوئیدہ کہ دھرم اور مکاری کے درمیان ہو رہا تھا - وہ پہلے سے ہی اپنے ایک ایک پہلو میں اُس بھیانک درشیہ کا نشان دے رہا تھا - جبکہ ۲۶ - مئی ۱۹۱۳ء کو دیانند اینگلو ویدک کالج کے احاطے میں لوگوں کے ہردے کپایمان کر دیئے - ہم برابر تحریری اور دیگر شہادت کے ملتے ہوئے بھی اب تک یہہ وشواس کرنیکے لیئے موجود نہ تھے - کہ مکاری کی خفیہ تعلیم نے آریہ سماج میں گھر کر کے اُسکے بنیادی اصول - دھرم الونما اور سپریی پوربک برتاؤ میں بھی گھن لگا دیا، لیکن منشنشہ آخر نشنشہ ہی ہے - اور اُسکو پرتیکش پرمان ہی وشواس دلا سکتے ہیں - ہم نے جسقدر کوششیں آریہ سماج میں شانتی پھیلانے اور اُسکے ساتھ ہی دیانند اینگلو ویدک کالج کی رکھشا کے لیئے کیں اُنسے آریہ پبلک کا بڑا بھاری حصہ ناواقف نہیں ہے - لیکن جن لوگوں کا خفیہ اودیش ہی ویدک دھرم کو جڑ سے اکھاڑ ڈالنے کا تھا - وے کب چاہتے تھے کہ ویدک دھرم کی جے ہو - جن پُرشوں نے مہرشی دیانند کو مکار ظاہر کر کے ہی اپنی مکاری پر پردہ ڈالنا چاہا تھا - کب ممکن تھا کہ وے مہرشی کی لگائی ہوئی باٹکا آریہ سماج کو ہری بھری دیکھہ کر پرسن ہوں - آخر کار اُنکا بھرشٹ منتر چل ہی گیا - اور آریہ سماج کے جیون میں وہ موقعہ آن پہونچا ہے - جبکہ یا تو آریہ سماج کی تحریک کے خاتمہ پر خون کے آنسو بہاتے ہوئے اُسکی جان کندنی کی حالت میں ہمیں چھاتی پر پتھر رکھنا پڑیگا - یا ہم اپنے پُرشارتھ کو کام میں لاتے ہوئے تیج مے کا آشنرا لیکر اپنی اُس آتمک ماتا کی رکشا کرنیکے لیئے اودیت ہو جائینگے جسکی گود میں ہم لوگوں نے ادنیٰ سے اعلیٰ مارگ شکشا پاکر آتمک بل حاصل کرنیکی امید کی ہوئی تھی - ہم نے کسقدر یتن دیانند کالج کی رکشا کرنے کے لیئے کیئے - اسموقعہ پر بیان کرنا کہانی کو لمبا کرنا ہو گا - سچی رکشا کا شبد اسلیئے استعمال کیا گیا کہ اپنے اودیش سے کسی تحریک کو گرانا اُسکی سچی رکشا نہیں کہلا سکتی - اگر کوئی موقعہ آویگا جبکہ وہ کل حالات جنرل پبلک کی سیوا میں نویدن کیئے جائیں گے لیکن اسوقت ہمیں اُس

اتھل پتھل

کا ذکر کرنا ہے - جو آریہ سماج کے دیرگھ درشی اور دھرم پرائن پُرشوں کو بڑی سادھانی سے وچار کرنا چاہیئے - ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ دیانند اینگلو ویدک کالج سوسائٹی کا سالانہ جلسہ ۲۶ مئی ۱۹۱۳ء کو قرار پایا تھا - کالج میں دھارمک تھا ویدک شکشا کے پرچار پر جو زور آریہ سماجوں کی طرف سے کالج کے ادھکاریوں پر ڈالا جاتا رہا ہے - اُس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہیں - یہ بات بھی چھپی ہوئی نہیں ہے - دیانند سکول اور کالج بورڈنگ ہوس میں مانس پرچار کو بند کرانے کے لیئے بھی پنجاب کے آریہ سماج کالج کی ادھکاریوں کی سیوا میں نویدن کرتے آتے ہیں - لیکن معلوم ہوتا ہے - کہ کالج کے ادھکاریوں کا اصلی گوپت اودیش آریہ سماج کے اِن نویدنوں کو سویکار کرنے میں پورن نہیں ہو سکتا تھا - اُنہوں نے تو اُس کا پرچار ہی قوم کو ادھار نے کا ایک ماتر ذریعہ سمجھا ہوا تھا - اسلیئے یہہ سمجھہ کر کہ جب تک کالج کے انتظام میں دھارمک آریوں کا دخل رہا - وے من مانی کارروائی نہ کر سکیں گے - اُنہوں نے آہستہ آہستہ کالج کے انتظام کو اپنے چند آدمیوں کے قبضے میں لانے کی کوششیں شروع کیں - پہلے لاہور آریہ سماج سے خود مع چند سادہ لوح ممبروں کے جو اُنکے ایک خاص دھوکے میں آچکے تھے علیحدہ ہو کر ایک نیا سماج قایم کیا اور جھٹ مینیجنگ کمیٹی میں پاس کرایا - کہ اُنکا قایم کیا ہوا سماج ہی قدیم آریہ سماج ہے - اِسکے بعد گورداسپور - امرتسر اور راولپنڈی آریہ سماجوں میں بھی اسی طرح دو دو سماج بن گئے اور کالج کے ادھکاریوں نے (جنکی کہ مینیجنگ کمیٹی میں اسوجہ سے کثرت رائے تھی کہ اُنکے ہمخیالوں کو دھنا ڈیہ ہونے کے باعث آریہ سماج انپو پرلی مذہبی کالج کمیٹی میں مقرر کرتے رہے - اور اُن پرلی مذہبیوں نے یہہ دیکھہ کر ۱۹۰۹ء کے عام انتخاب تک وے کمیٹی سے علیحدہ نہیں ہو سکتے - اپنے مقرر کرنیوالے سماجوں کی نافرمانی شروع کر دی تھی -) بنی کثرت رائے سے قرار دیا کہ اُنکے مددگاروں کے سماج ہی کالج کے انتظام میں حق رکھتے ہیں - جس سکھا شاہی سے اِن کارروائیوں میں کالج کی ادھکاریوں نے کام لیا - اُس سے ہمارے ناظرین پہلے سے ہی واقف ہیں - سوسائٹی کے بنائے ہوئے قاعدوں کو پاؤں تلے روند - اخلاق اور دھرم پر پانی پھیر نیاؤ اور سبھتا پر لات مار اُنہوں نے اپنے ادھکاروں کی رکشا کے لیئے ماتحت کمیٹی کے ذریعہ ہی اُنہوں نے حقداروں کے حقوق کو چھین لیا - لیکن جب اُنہوں نے دیکھا - کہ آریہ پبلک بجائے اِس کے کہ اُنکی اِس بھیانک کارروائی سے چوندھیا کر گھبرا

اُن کے ادہرم کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہے اور کہ پنجاب کے آریہ سماج دیشہ پرلی مذہبی کالج سبھا کی میں بھیجنے کی طیاری کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے ایک ممبر کی طرف سے تحریک شدھی چھیڑ دا دی۔ تاکہ آریہ بالک دیکھیں آکر شدھی چھوڑ کر جاویں۔ شدھی تو کیا کرنی تھی۔ نیت تو پہلے سے ہی بد تھی اور تی ادھی باتوں میں ہی ایک چنا گندا کچھ مشکل نہ تھا۔ ہم اس کارروائی کے خلاف بھی کبھی ہدیہ ناظرین کریں گے۔ لیکن کالج کے ادھکاریوں نے پھر بھی سوچا کہ یہ راز اور شدھ اس اپنی کثرت رائے کا جب تک نہ ہو جائے مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ شدھی سبھاؤں میں جس برہم ودوہ کارروائی سے انہوں نے ایک مستقل پردہان کی معرفت چند ممبروں کے سامنے پہنچے اور ضروری طور پر بھرتی کرکے ایک نیا سماج کھڑا کرادیا۔ اور اسکے تار نکال کر انتخاب سماج کا نیا ہوگیا ہے۔ انہی تار پر عمل کرکے شدھی سبھاؤں کے پرانی مذہبیوں کو شکست نہ دیتے ہوئے دوسری طرف اپنے اور بیدیشک ہر نام سنگھ کو جنگ بھیجا اور رام کیشو داس بی اے کی مدد سے جوش پیدا سبھا کے کام کے لیے رخصت لیکر تشریف لے گئے تھے۔ بلاوش پانچ دس آدمی جمع کرکے جو گٹھ گیا ہے آریہ سماج کو بھی اُنکے حقوق سے محروم کرنے کی ٹھان لی اور جہاں ۱۹ تی کو انہیں سارٹیفکیٹ بھیجکر بلایا وہاں آنکے ہی ایسی تحریک سے شکایتی ہوئی تار انکے سامنے کردی۔ کالج کے ادھکاری ایسی تو دنیا ہے کہ منیجنگ کمیٹی کو بھی جواب دیکر حیرت منتری اور پردہان کی معرفت ہی جسکو چاہا انکے حقوق سے جواب دیدیا۔ لیکن کیا آپ پرانوں نے جو کیا؟ کرتے تو [illegible] حاکم پنجاب [illegible] ۱۸۹۵ء میں ہوتا تھا اور یہ انکا آخری

ہمت کا موقعہ تھا۔ بس آخری ہمت جو ہمارے قدرتی لیڈروں نے دکھائی وہ بھی قابل سننے کے ہے۔ اور اسکے لیے ہم انڈین نیشنل کانگریس کو مبارکباد کہتے ہیں۔ مسٹر دادابھائی نوروجی خوش ہوں گا۔ کہ انہیں پارلیمنٹ میں ان ممبروں کے اعتراضوں کا جواب دینے کیلئے ایک اٹل دوشاسنت لگیا۔ جو کیا کرتے ہیں کہ ہندوستانی دولتمیر نہیں بن سکتے۔ ہم نے لاہور میں جاتے ہی سنا کہ دیانند اینگلو ویدک کالج کے پرنسپل صاحب نے دو انٹرنس فیل کالج کی طلبا کی بھرتی کی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ کالج کے ادھکاریوں سے اختلاف رکھنے والے آریہ پرشوں کے سر کچلنے کے لیے مضبوط سو گھڑائے گئے ہیں۔ ہوا کی کو یہ افواہیں سنتے سنتے کان پک گئے۔ لیکن وہ اس کی تحقیق کو ہی یہ معلوم کرکے ہم اور بھی حیران ہوئے کہ بیشتر ایک آریوں نے گروہ کے ایسا جو آریہ پرش جاکر بھی شدھی صفائی کا سوال پیش کرتے ہیں۔ وہ انہیں جواب دیتے ہیں کہ اب صفائی تو کیا شانتی ہی ہوجائیگی اور زیادہ اصرار پر صاف کہدیتے ہیں کہ جب تک ایک فریق دوسرے کو کچل نہیں ڈالتا۔ شانتی نہیں ہوسکتی۔

۲۶ مئی کی صبح کو منیجنگ کمیٹی کا جلسہ تھا۔ ہم قریبًا نو بجے کالج کے احاطے کے پاس پہنچے تو آگے لکڑی کا پھاٹک بنا ہوا دیکھا جسمیں صرف ایک آدمی کی گذر کا راستہ مشکل سے تھا اور وہ بھی بند کیئے۔ چار یا پانچ والنٹیر پہرہدار کے پاس کھڑے تھے جنہیں ایک کا پہرہ معلوم دیتا تھا۔ لالہ دیوراج اور لالہ رام کرشن ہمارے ساتھ تھے۔ اول لالہ دیوراج جی پہلے جنہیں پوچھا گیا "کیا تم آریہ سماج کے ممبر ہو" انکے ہاں میں جواب دینے پر اندر جانیکی اجازت ہوئی۔ اسی طرح سے اپنی ہم دونوں بھی داخل ہوسکے۔ [illegible] ایم اے نے اندر [illegible] پیش کیا ہوا ہے۔ کہ چونکہ فساد کا احتمال ہے [illegible] کے حکم کی تعمیل کے لیے [illegible] انتظام کیا گیا ہے یہ انتظام شاہی حکم سے ہوا تھی۔ جو منیجنگ کمیٹی نے [illegible] پاس کیا گیا تھا اور جسکا منشا تھا کہ کوئی شخص جو منیجنگ کمیٹی کا ممبر نہ ہو داخل نہ ہوسکے۔ اس سے ہم اس انتظام کا ذکر نہیں کرنا چاہتے جس میں حکم کی آڑ میں سیکرٹری نے چھپا رکھا تھا انکا مفصل حال پھر کبھی بیان کیا جائیگا۔ آریہ سماج کے رزولیوشن پر بحث کرتے ہوئے ادھکاریوں کے مددگاروں نے اپنے مخالف رائے رکھنے والوں پر آمادہ جنگ ہونے کا الزام لگایا۔ اس پر ہم نے اور چند دیگر بھائیوں نے جو سوالات کیئے انکے جوابوں اور والنٹیروں کی صبح کی حرکت سے حسب ذیل نتائج برآمد ہوئے۔ (۱) یہ کہ لالہ لعل چند صاحب ایم اے پریذیڈنٹ کو اس کارروائی کی مطلق خبر نہیں ہے۔ (۲) یہ کہ پرنسپل صاحب کالج بلا دریافت پریذیڈنٹ کے جو چاہیں کرسکتے ہیں۔ اور کہ سیکرٹری صاحب کی نکیل پرنسپل صاحب کے ہاتھ میں ہے (۳) یہ کہ والنٹیر ضرور بھرتی کیئے گئے۔ (۴) یہ کہ صرف پرنسپل کے فرمانبردار اور جان نثار طلبا ہی والنٹیر بنائے گئے میں بھرتی ہوئے جن پر فریق مخالف سے کسی قسم کے ہمدردی رکھنے کا شبہہ

پیدا ہوا انکی تحریری درخواستیں تک نامنظور ہوئیں۔

اسکے علاوہ دریافت پر معلوم ہوا کہ پہلے سے ہی والنٹیروں کے لیئے سونٹے بنوائے گئے تھے اور اُنکو ایک جگہ جمع کیا گیا۔ شہادت سے یہ بھی پتہ لگا۔ کہ کمزور طالب علم کو فوج میں بھرتی کرنے سے انکار ہوتا رہا۔ اور جن والنٹیروں کو ہمنے دیکھا۔ انکی ڈیل ڈول ظاہر کر رہی تھی کہ انتخاب میں فوجی قوانین کی پوری پابندی کیگئی ہے۔ یہ بھی عام شہرت تھی کہ والنٹیروں کو فوجی قواعد کے مطابق پہلے سے ٹریننگ [illegible] بھی کیا گیا تھیں آخری اپیل کا جو اعلان قریبًا حسب ذیل تھا "لڑکو! ہندوستانی والنٹیر بننے کی درخواست گورنمنٹ میں کیا کرتے ہیں۔ تمہیں اسوقت یہ دکھانے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ آیا ہم ہندوستانی والنٹیر بننے کے قابل ہیں یا نہیں امید ہے کہ تم اپنے ملک کی امیدوں کو پورا کرو گے"

لیکن پرنسپل صاحب دیانند کالج نے مینجنگ کمیٹی میں بیان کیا۔ کہ یہ قومی ہیکل جوان جو کل آئے جان نثار تھے صرف ممبران سوسائٹی کی سیوا کے لیئے تیار کیئے جاتے تھے۔ اس خیال پر کہ شاید کالج کے ادھکاری مدد کے خواستگار ہوں۔ اور ساتھ ہی پرنسپل صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے ودیارتھیوں کو قانون کے پنجہ میں دینے کو تیار نہیں ہیں۔ مینجنگ کمیٹی کالج کے احاطے میں داخل ہونے سے روکنے کے لیئے اور کوئی بندوبست کرلے۔

اسپر سردستی سے نتیجہ ہوا کہ دیانند کالج سوسائٹی کے ہر ایک ممبر کو خواہ اسکے پاس ٹکٹ ہو یا نہو۔ اور خواہ اسکو مینجنگ کمیٹی حقدار شمولیت سمجھتی ہو یا نہ۔ صرف یہ کہنے پر کہ وہ حقدار شمولیت اپنے آپکو سمجھتا ہے۔ کالج کے احاطہ میں داخل ہونیکی اجازت دیجاوے۔ انکے سوائے کل اشخاص جنکی سمجھی جاویں اور انکو روکنے کا ادھکار صرف رائے ٹھاکر رام صاحب اور رائے مولراج صاحب کو ہو۔ جو دروازہ پر معہ دو پولیس کانسٹبلوں کے موجود ہونگے۔ اسکے بعد جلسہ مینجنگ کمیٹی قریبًا گیارہ بجے برخاست ہوا۔ عام خبر مشہور ہوگئی کہ کالج کے احاطے کے اندر داخل ہونیکی کسی کو ممانعت نہیں ہے۔ اور یہ بھی مشہور ہوگیا۔ کہ صلح ہونیوالی ہے۔ کیونکہ چند صاحبان گو کمیٹی کے وقت بڑا جابرانہ جوش دکھاتے رہے۔ لیکن باہر آنکر صلح کی باتیں کرنے لگ گئے تھے۔

جن آریہ سماجوں پر کالج کے ادھکاریوں سے اختلاف رکھنے کا شبہہ تھا انکے ممبر اس خوف سے کہ مبادا ادھکاریوں کے چیلے چانٹے انکی بے عزتی نہ کریں۔ لاہور آریہ سماج مندر میں مقیم تھے۔ وہاں سے کل بھائی اکٹھے ہوکر قریبًا بارہ بجے کالج کی عمارت کی طرف روانہ ہوئے۔ کیونکہ ان کو خبر مل چکی تھی کہ بلا ٹکٹ بھی داخل ہوسکتے ہیں۔ جب نکڑ سے گھوم کر کالج کے روبرو دکھائی دیئے تو پرنسپل دیانند کالج اور سکرٹری کالج کمیٹی ورانڈے میں ٹہل رہے تھے۔ اور قریبًا تین سو والنٹیر احاطہ کالج میں موجود تھے۔ جنمیں بعض دس پھاٹک کی حفاظت کر رہے تھے۔ آریہ بھائیوں

آتے دیکھ کر پرنسپل صاحب کو خبر پہونچی ہوا حکم جاری ہوا "والنٹیروں کی ضرورت ہے" ایکدم ۷۰ کے قریب والنٹیر ڈبل مارچ کرکے حکم کے منتظر پرنسپل صاحب کے روبرو آن کھڑے ہوئے حکم ملا "دروازہ بند کردو۔ اندر مت آنے دو" یہاں یہ سوال قدرتی طور پر پیدا ہوگا کہ جب سوائے رائے ٹھاکر رام اور رائے مولراج کے مینجنگ کمیٹی نے روکنے کا ادھکار کسی کو نہیں دیا تھا۔ تو والنٹیر کیوں دروازے کی حفاظت پر مقرر کیئے گئے۔ اور انکو روکنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ ادہر سے آریہ بھائی پہاٹک پر اندر جانے کے لیئے پہونچے۔ ادہر سے والنٹیر جوش میں بھرے ہوئے آن موجود ہوئے۔ والنٹیروں نے بڑی بدتہذیبی سخت کلامی کرتے ہوئے روکا۔ اندر جانے کی امیدواروں میں مرادآباد اور دہلی سماجوں کے ممبر بھی شامل تھے۔ اور ان کے علاوہ بہت سے ممبر ایسے تھے جنکے پاس ٹکٹ موجود تھے۔ لیکن دیانند سکول کے انگلش ماسٹر لالہ سندرداس بی اے ابھی لٹھ باز بھائی کو ساتھ لیئے ہوئے آگے تھے بی اے ماسٹر نے آو دیکھا نہ تاؤ جھٹ لالہ کرارا نہ بہتا پر کے لٹھ رسید کیا۔ اور والنٹیروں کی طرف سے لاٹھیوں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی۔ کالج کے پرنسپل اور کالج کمیٹی کے منتری بجائے اسکے کہ ان شوریدہ پشتوں کو روکیں اور امن میں مدد دیں۔ فوج کو میدان جنگ میں بھیجکر کمرے کے اندر جا داخل ہوئے۔ ادہر پنڈت دہرم چند جی امرت سر لوہی سے بند گوار وہنر نوجوانوں کے وحشیانہ حملے دیکھکر ہر ایک دور اندیش قومی قوم کی بربادی آثار محسوس کرکے سرد آہیں بہرتا تھا

غرضیکہ خوب لٹھ چلا۔ کالج کے ادھکاریوں کی پارٹی کی شہادت سے ہی معلوم ہوا۔ کہ صرف لالہ سندر داس بی اے کے بھائی کو پالہ اس کو ہی اس طرف چوٹ لگی۔ باقی والنٹیروں نے اینٹوں کی لڑائی تک نوبت پہونچائی تھی جن ہاتھوں نے بہت سے آریہ پرشوں کو زخمی کیا جب لیکچر کے قریب ہم جلسہ سوسائیٹی میں شامل ہونیکے لیئے جا رہے تھے تو راستہ میں ہی سُنا کہ لٹھ چل گیا۔ حیرانی ہوئی آگے چلکر دیکھا تو کالج کا احاطہ رن بھومی بنا ہوا ہے۔ لالہ کرپا رام ناتھ تھاپر لائیبریرین آریہ سماج لاہور دس بارہ لاٹھیاں برداشت کر کے بیہوشی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ لالہ سیتارام کے دونوں رخساروں اور بدن پر خون کے اثر ہیں۔ پانچ چھ بھائیوں کے سر پر چوٹیں۔ تین چار کے رخساروں اور ٹھوڑی سے خون نکلتا ہوا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ پھر شور مچگیا۔ کہ ہر نام سنگھ کپتان فوج والنٹیران بورڈ والوں کو مسلح کر کے لانے گئے ہیں۔ اسپر کل آریہ بھائی زیادہ ٹھیرنے کی طاقت نہ دیکھ کر واپس چلے آئے۔

ہمیں دریافت پر یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مینیجنگ کمیٹی کے جلسے کے بعد کالج ادھکاریوں نے پولیس سٹیشن میں اول تو اطلاع دی کہ فساد کا احتمال ہے۔ پولیس مدد دے اور جب کچھ پولیس کانسٹبل انتظام کرنے کے لیئے مراٹی سے پہلے ہی پہونچکر احاطہ کالج کے اندر داخل ہونے لگے۔ تو دیانند سکول کے ماسٹروں اور والنٹیر طلباء نے کہا کہ ہم تمہیں اندر داخل نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اپنا جھگڑا خود بھگت لیں گے۔ یہہ حرکات والنٹیروں اور ماسٹروں کی زیر نگرانی پرنسپل کے صاف جتلا رہی ہیں۔ کہ کالج کے پرنسپل نے لالہ جیون داس پنڈت دھرم چند اور دیگر قوم کے بزرگوں کی بے عزتی کرانے کی پہلے سے ہی ٹھان رکھی تھی۔ ورنہ کیا وجہ تھی کہ صبح کو پولیس کو واپس کر دیا۔ اور جب بے عزتی کرانیکا کام ہو چکا تو پھر پولیس کو بلوا کر مینیجنگ کمیٹی کے شام کے جلسہ پر جبکہ کوئی احتمال کثیر مجمع ہونیکا نہ تھا۔ انہیں مہاتمہ ہنس راج کے مکان پر تعینات کیا گیا۔

شام کو ادھکاریوں نے نیا روپ بدلا۔ فوراً ۹ بجے کے لیئے مینیجنگ کمیٹی کے اجلاس کا نوٹس جاری کر دیا۔ اس نوٹس پر باوجودیکہ لاہور میں موجود کئی صاحبوں کے دستخط نہ ہوئے پھر بھی ادھکاریوں نے میٹنگ شروع کر دی اعتراضات کیئے گئے۔ کہ یہہ جلسہ ناجائیز ہے لیکن وہاں تو جوش بھرے ہوئے تھے پنڈت ہرگن صاحب جنکی گمبھیرتا پچھلے کچھ مہینوں سے آریہ پتر کا ست دھرم پرچارک۔ اور سُربون کے کالموں میں نوجوان تعلیم یافتوں کے لیئے آدرش بن رہی ہے۔ پریڈ میں جنگ کا چیلنج دے رہے تھے۔ اُن کے بھائی صاحب دوسری طرف جامہ سے باہر ہوئے جاتے تھے منشا کون تھا کُل اعتراضوں کو نامنظور کر کے پاس کیا گیا کہ سوائے اُن ممبروں کے جنہیں مینیجنگ کمیٹی نے ٹکٹ دینے مناسب سمجھے ہیں کالج کے احاطہ کے اندر ہی کسی کو داخل نہ ہونے دیا جاوے جس سے مراد یہہ تھی کہ جن سماجوں کو اپنے حقوق سے مینیجنگ کمیٹی نے محروم کیا ہے۔ اُنکی عرضداشت بھی سُننے کا موقعہ نہ آوے۔ لیکن ایسی مجموں سے جو خود ہی مدعا علیہ اور خود ہی جج ہوں عرضداشت سُنکر بھی کونسی امید انصاف کی ہو سکتی تھی۔ دوسری صبح کو معلوم ہوا۔ کہ نئے سوٹے کالج کی طرف جا رہے ہیں اور پولیس کی مدد سے جہاں حقداروں کو اندر جانے سے روکا جاتا ہے۔ وہاں دوسری طرف پرنسپل کے گرد سوٹوں کا قلعہ باندھنے والے سوسوا سو نوجوان بلا روک ٹوک احاطے کے اندر موجود ہیں۔ جو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ دھرماتما پارٹی کے لیڈروں کو بے عزت کرینگے جو دعوی کرتے ہیں کہ گھاس پھوس کا تنکا تنکا اور تاڑ کھائی دیگا۔ آریہ پرشوں نے سبھیتا اور دھرم کا لحاظ کر کے گُنڈوں کے منہ آنا اشرافت نہ سمجھ کر وچار کر لیا۔ کہ جب ہم باہر ہی پروٹیسٹ بھیجکر سوسائیٹی کے جلسے کی ناجوازی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ تو اندر جا کر بے عزت ہونے سے کیا فائدہ۔ پس پروٹیسٹ Protest لکھا گیا جو ممبران سوسائیٹی کے دستخط ہو کر بھیجنے کا پربندھ ہوا لیکن چونکہ پردہان اور منتری کالج کے احاطے میں تھے اور وہاں بلا ٹکٹ داخل ہونا محال تھا۔ اس لیئے مرادآباد لودہانہ دہلی کی پرتی ندہی صاحب لالہ رلارام لالہ رام کرشن لالہ دیوراج اور ڈاکٹر پرمانند تھے پروٹیسٹ لیکر گئے۔ جوش کیا گیا۔ لیکن پردہان جی نے نہ تو اسپر وچار کرنیکا موقعہ دیا۔ اور نہ کوئی عذر ہی سماعت کیا۔ آخر کار جب دینگا مشتی سے کارروائی جلسہ شروع ہی ہونے لگی تو کُل کے کُل پروٹیسٹ کرنیوالے ممبر ناراض ہو کر چلے آئے۔ کیونکہ جو جلسہ بموجب قواعد سوسائیٹی ناجائیز تھا۔ اُسمیں شرکت ناممکن تھی۔ پاٹھک گن! یہاں تک ہم نے مختصر حالات اُس وحشیانہ کارروائی کے آپکے روبرو پیش کیئے ہیں جو کہ تعلیم کا دم بھرنے والوں۔ ودیا کے ابھیمانیوں۔ اور اپنے منہ میاں مٹھو بنکر قوم کے نیچرل لیڈرز کی پدوی کے ابھلاشیوں نے

اپنے مشن کی کامیابی کے لیئے خود کی اور قوم کی آئندہ ہونہار نسلوں کو اُسکا ذریعہ بناکر اُن سے لگ رہیں۔ اب ہم کچھہ عرصہ کے لیئے اس کل کاروائی کے دیگر پہلو کو چھوڑ کر اور باقی حالات کا ظاہر کرنا اسوقت بے ضروری سمجھ کر آپکی توجہ بڑے زور سے اُن نتیجوں کی طرف کھینچتے ہیں۔ جو اس اہم ال چل سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ کے لیئے پھول گے۔ اور آپ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ اس خطرناک سپرٹ سے جو خواہ کیسی دیش بھگتی کی آڑ میں پیدا ہوگئی ہو۔ مکاری۔ بدتہذیبی۔ اور خونخوار بیرحمی کا سبق سکھلانے والی ہے۔ بہت جلد اپنے پیارے دیش اور اپنے پیارے دیش کے آئندہ سہاروں (نوجوان ودیارتھیوں) کی رکھشا کریں۔ اور تمام ہونگے۔ دیانند اینگلو ویدک کالج اور سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں اپنے پیارے پتروں۔ اپنے جگر پارے کے عصاؤں۔ اپنے نخل نہالوں کو بھیجنے والو تم اسدن کے منتظر بیٹھے ہونگے۔ جبکہ تمہاری آنکھوں کا تارا۔ ویدک دھرم کی بزرگی کو نکھایا کرتا ہوا۔ ویدک دھونی سے تمہارے گرہ کو رشی ستھان بنا دیگا۔ تم اس دھن میں ہو گئے۔ کہ تمہاری آشاؤں کا کیندر پریم اور پوترتا کا سبق لیکر ایشور بھگتی سے پر ہو کر تمہیں نعمتیلوں میں آکریگا۔ لیکن آہ! تمہیں کیا معلوم تھا کہ بجائے پریم اور پوترتا کے اُسے بزرگوں کی عزت اور ماتا اور مانس آدی بھرشٹ دشٹیوں سے پرتیت کھائی جائیگی۔! تمہیں کیا معلوم تھا کہ ایشور بھگتی کی جگہہ اُسے بیرحمی خونخواری اور تنگ دلی کا سبق سکھلایا جائیگا! تمہیں کیا معلوم تھا۔ کہ اُسے ایشور یہ اور راج نیم دونوں کا بردوہی بناکر اُسکے آئندہ جیون میں اسکے لیئے کانٹوں

کی سڑک طیار کیجائیگی۔! کیا تم نے یہی شکشا پانے کے لیئے اُنہیں نرشی دیانند کی یادگار میں بھیجا تھا۔! تمہیں کیا معلوم تھا کہ نہرشی کے نام کی آڑ میں نوجوانوں کے آتماؤں کا سنگار کہلایا جاتا ہے۔! دیانند سکول اور کالج کے بورڈروں کے سرپرستو۔ کیا اسی دن کو کھو گئے جبکہ تمہارے لخت جگر من مانے نیچرل لیڈروں کی اپوتر پہاک شکشا سے گمراہ ہو کر راج نیم توڑنے کے بدلے ہاتھ باندھے مجسٹریٹ کے سامنے کھڑے ہونگے۔ کیا تم نے کالج کے پرنسپل اور کالج کمیٹی کے ادھکاریوں کو اختیار دیدیا ہے کہ تمہارے بچوں کی اخلاقی اور روحانی حالت کو وہ جس طرح چاہیں بگاڑیں۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ دوسروں کی مانسک و آتمک اُنتی میں ہر طرح سے مدد کرے۔ لیکن وہ شخص جو نرم دل بچوں کی طبیعتوں کو ڈھالنے کا ذمہ دار بوجھ اپنے اوپر لیکر اُنکے آئندہ جیون کو برباد کرنیکے سامان پیدا کرتا ہے۔ کیا اُسکو اُن ناتجربہ کاروں کے والدین کی دکھہ سے بھری ہوئی آہ سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ پتھر دل بھی ایسے سے کانپ اٹھتا ہے۔ باقی آئندہ

مُراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

وید ماس وشئے

نقل رزولیوشن نمبر ۵۶ پرونپکارنی سبھا اجمیر

پرم پد پراپت شری مت پرمہنس پریوراج کا

چارج شری ۱۰۸ شری مد دیانند سرسوتی سوامی جی مہاراج کا ستھانا پن شری متی پرادپکارنی سبھا کرت ماس بھکشن وشئہ کا نرنے۔

سمست آریہ سماج آدک ودت ہو۔ کہ شری متی پرادپکارنی سبھا کے گت ادھی ویشن کے ٹھہراؤ سنکھیا نمبر ۱ تاریخ ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ع کر انوسار جو آریہ سماج میں سمتی ماس بھکشن کے وشئہ میں اس سبھا میں آئی ہیں۔ انمیں سے آریہ سماج جودھپور نے تو یہہ لکھا ہے کہ پرتشٹھت آریہ سنیاسی تھا اگر بہت ودوانوں کے دوارا ودت ہوا۔ کہ ویدوں میں ماس کھانا لکھا ہے۔ اور شری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے گرنتھوں کے دوارا بھی ودت یہہ ہوا ہے کہ ہانی کارک جیووں کے مارنیکی آگیا دیدی ہے۔ اسواسطے ہمارا سماج ماس کھانے کو پاپ نہیں سمجھتا"۔ اور جہلم آریہ سماج نے یہہ لکھا ہے۔ کہ شری متی پرادپکارنی سبھا کو ماس بھکشن کے وشئہ میں نرنے کرنے کا ادھکار نہیں ہے۔ اور اسی طرح "امرتسر گوردا سپور" کے جہاں دو سماجیں معلوم ہوتی ہیں انمیں سے ایک ایک نے تو یہہ لکھا ہے کہ شری متی پرادپکارنی سبھا کو ماس بھکشن کے وشئہ میں نرنے کرنیکا ادھکار نہیں ہے۔ اور باقی سمست سماجوں نے یہہ سمتی دی ہے کہ مد ماس بھکشن سوامی جی شری دیانند سرستی جی مہاراج کی منتویہ سکشا اور آپکے کیئے وید بھاشوں سے وردھ ہے۔ اسلیئے اس بباد کے نرنے کرنے کے لیئے جو سدھانت شری متی پرادپکارنی سبھا کی ادکت ٹھہراؤ میں نشچیہ کیا گیا ہے۔ تد انوسار جو یہ سمتی دہہت رہیں) آریہ سماجوں کے ماس بھکشن کے نشیدھ میں ہیں۔ نری اس سبھا

کی بھی ہے۔
دستخط بحروف ہندی
ہری داس ساردا جائنٹ سکرٹری شری متی
پروپکارنی سبھا

نقل رزولیوشن آریہ سماج وزیرآباد

نقل رزولیوشن پاس کردہ انترنگ سبھا آریہ سماج وزیرآباد منعقدہ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء نندلال منتری نے پیش کیا اور لالہ پریتم داس پردہان نے تائید کی اور کثرت رائے سے پاس ہوا۔ کہ جو فیصلہ سٹینڈنگ کمیٹی دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے چند ممبران نے یہہ کیا ہے کہ وچھووالی والا آریہ سماج لاہور سماج نہ سمجھا جاوے اور انارکلی والا سماج۔ لاہور سماج تصور ہوا ہے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ اسوجہ سے کہ یہہ فیصلہ شری متی پرتی ندہی سبھا پنجاب کر سکتی ہے۔ کہ جسکے ماتحت سب سماجیں ہیں۔ نہ کہ سٹینڈنگ کمیٹی۔
نندلال چوپڑہ سکرٹری

ملتان

مہاشئے ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی۔ نمستے نقل چٹھی جو واسطے چھاپنے بھارت سدھار کے ایڈیٹر کے پاس بھیجی گئی ہے۔ براہ مہربانی اسکو اپنے اخبار میں بھی چھاپ دیں۔ جو ذیل میں درج کیگئی ہے۔

مہاشئے اڈیٹر اخبار بھارت سدھار جی۔ نمستے۔ آپکے اخبار نمبری ۱۹ مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں بطور ایک نوٹ کے میں نے یہہ لکھا ہوا دیکھا۔ کہ ہمیں سنا جاتا ہے کہ پنڈت منی رام صاحب لالہ درگا پرشاد پارٹی کی جانب سے وکیل بنکر ملتان میں دیانند کالج سوسائیٹی کے جلسہ کے متعلق کام کرنے گئے ہیں۔" چونکہ پنڈت صاحب موصوف ملتان میں میرے ہی مکان پر اوترے ہوئے ہیں اور اکثر اوقات میرے پاس رہتے ہیں اور میری اُن سے بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے۔ اور میری رائے میں اُن کا ملتان تشریف لانیکا مشن وہ نہیں ہے کہ جو نوٹ مذکور میں خیال کیا گیا ہے۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اُس غلط فہمی کو جو اُنکی نسبت نوٹ مذکور سے آریہ پبلک کے دلوں میں پیدا ہوئی ہوگی اصل واقعات ظاہر کرکے دور کر دیا جاوے۔ ایڈیٹر صاحب۔ جہاں تک مجھے اُنکی بات چیت اور کارروائی سے معلوم ہوا ہے۔ اُنمیں کوئی انداد ہند پارٹی فیلنگ نہیں پائی جاتی بلکہ وہ ہر وقت اسی خیال میں لگے رہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ایک دوسرے کا درد دہ دور ہو اور جو جو نقص ہر ایک پارٹی میں ہے وہ اُنکو بغیر طرفداری کے ظاہر کر دیتے ہیں اور تسلیم بھی کرتے ہیں۔ وہ یہہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سماج کو نقصان نہ پہونچے۔ اُنھوں نے آج تک ملتان میں کبھی نہیں کہا کہ جو ممبر صاحبان سوسائیٹی کے جلسہ پر جاویں وہ وچھووالی سماج کو جائز قرار دیں اور انارکلی سماج کو ناجائز قرار دیں یا اور کسی طرح سے مہاتما پارٹی کی طرفداری کریں۔ ہاں اسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ یہہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ اینگلو ویدک کالج میں سنسکرت کی پڑھائی کا کچھہ زیادہ انتظام ہونا چاہیے اور کم سے کم ایک علیحدہ سنسکرت کلاس کھولی جانی چاہیے۔ تاکہ اپنے مہاتما پارٹی کا اعتراض رفع ہو جاوے۔ اور اُن کو شکایت کا موقعہ نہ رہے اور اینگلو ویدک کالج کا مدعا بھی پورا ہو جاوے۔ علاوہ بریں انھوں نے یہہ نصیحت بھی کی ہے۔ سوسائیٹی کے جلسہ میں کوئی ایسی تجویز نکالی جاوے۔ کہ جس سے دونو پارٹیوں میں شانتی ہو جاوے۔ کیونکہ دردوہ سے کالج کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ اور آئندہ ہونیکی امید ہے۔ پس اندرین حالات کبھی قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اُس مشن کو لیکر ملتان تشریف لائے ہیں۔ جیسا کہ نوٹ مذکورہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ براہ مہربانی یہہ چٹھی میری لفظ بلفظ آپ اپنے اخبار میں جلدی چھاپ دیں۔ تاکہ یہہ غلطی دور ہو جاوے۔

راقم چیتن آنند از ملتان

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت پورن آنند کا دورہ۔ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو پانیر (بلوچستان) میں اوپاسنا کے بعد ۴۰ کی حاضری میں گیان اور کرم پر دیاکھیان دیا۔ ۲۶ کو کچھہ نہیں ہوا۔ ۲۷ کو ہرنائی (بلوچستان) میں اوپاسنا و اوپدیش ۳۰ کی حاضری میں دیا۔ ۲۸ و ۲۹ کو کوئٹہ میں دیاکھیان بحاضری ۱۵۰ دیا۔ ۳۰ کو کہوسٹ میں دیاکھیان بحاضری ۹۰ دیا۔ ۳۱ مارچ کو کہوسٹ سے روانہ ہوکر یکم اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو دہرمائی و دکوہنہ وزیر گانی سے ہوتے ہوئے لورالائی میں پہونچے۔ اُسی دن سے ملیکر ۶ اپریل تک تین اوپاسنائیں کرائیں اور تین اوپدیش دیئے۔ حاضری اوسطاً ۴۰ کے قریب ہوتی رہی۔ ۷ اپریل کو مدانگی میں سیٹھ سکھہ کی پرارتھنا پر بحاضری ۷۰ دیاکھیان دیا۔

۱۰ اپریل کو موونگا میں کچھ منشوں سے دھرم چرچا پر بارتالاپ ہوتی رہی۔ ۱۰ اپریل کو شکا نند میں ٹھہرے کوئی دیاکھیان نہیں ہوا۔ ۱۱ اپریل سے لیکر ۸ مئی تک اباڑیٹی (فورٹ منڈیمن) میں ۱۱ دیاکھیان مختلف وشیوں پر اور چار اوپاسنائیں کری ہر ایک لکچر میں حاضری اوسط ۴۰ رہی اور علاوہ اسکے آریہ گرہستوں سے کتھا بھی کراتے رہے۔ اور ساماجکوں کو سندھیا بھی سکھلاتے رہے۔ اور سالانہ اُتسب کے نگر کیرتن میں بھی شامل ہوئے۔

فورٹ منڈیمن آریہ سماج ۱۰ اپریل سے قایم ہے۔ ۲۸ سبھاسد ہیں۔ انترنگ سبھا میں سعہ ادھکاریان ۱۰ ممبر ہیں۔ ماسک چندہ دیتے ہیں جو سب کا سب وصول ہو جاتا ہے۔ سماج مندر اپنا ہے۔ علاوہ اسکے مندر کے ساتھ چھہ دوکانیں ہیں۔ جنکا ۱۲ روپیہ ماہوار کرایہ وصول ہوتا ہے۔ سماج کے ذمہ چند روپیہ قرضہ ہے۔ سوامی جی کرت گرنتھ سب موجود نہیں ہیں۔ آج تک ویدک کالج لاہور کو چھہ سو یتیم خانہ فیروز پور کو ۲۰ روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کو ۲۰ روپیہ یہہ سماج دیچکا ہے انا تھ فنڈ کے لئے ۵۰ روپیہ جمع ہیں۔ سماج کا ماسک خرچ ۱۵ روپیہ ہے۔ سندھیا ۱۲ اجاتے ہیں۔ اگنی ہوتر پانچ کرتے ہیں۔ ہندی بھاشا ۱۵ جانتے ہیں۔ کئی آدمی اس سماج کو مسلمان ہونے سے بچائے۔ پرتی ندھی میں شامل نہیں ہے پھر ۹ سے ۱۳ مئی تک اباڑیٹی اور لورالائی کے راستہ میں ٹھیرے۔ چونکہ ان جگہوں کے لوگ پٹھان تھے۔ اسلئے کوئی لکچر نہیں ہوا۔ کیونکہ انمیں سے کوئی سمجھہ نہیں سکتا تھا۔ ۱۴ کو لورالائی میں بحاضری ۱۰۰ دھرم ادیش کا موقع دیاکھیان دیا۔ ۱۵ کو کچھہ نہیں ہوا۔ ۱۶ و ۱۷ راستہ میں ٹھہر کر ۱۸ کو شارگ میں پہونچے۔ ۱۹ کو وہاں ۵۰ کی حاضری میں ایک گھنٹہ دیاکھیان ہوا۔ لورالائی آریہ سماج ۱۸۹۸ء میں قایم ہوا ۵ سبھاسد ہیں سندھیا کوئی نہیں کرتا۔ مگر آیندہ پرتگیا کرنیکی کرتے ہیں سماج مندر اپنا ہے۔ ماسک چندہ چار روپیہ ہے۔ جو سب کا سب وصول ہو جاتا ہے۔ عہدہ دار تو ہیں مگر انترنگ سبھا قایم نہیں ہے۔ سماج میں سوامی جی کی چند پستک موجود ہیں۔ اپدیشک سماج میں کوئی نہیں ہے اور کارروائی باقاعدہ نہ ہونے سے کچھہ پتہ نہیں ملتا۔ خزانہ میں ۵۰ روپیہ جمع ہیں ویدک کالج کو ۵۰ روپیہ اور آٹھہ روپیہ فیروزپور یتیم خانہ کو دیچکے ہیں۔

پنڈت لعل من اوپدیشک کا دورہ

۲۰ مئی سنہ ۱۸۹۹ء کو فرخ آباد سماج میں استری سکشا پر لکچر دیا۔ ۲۱ کو وہاں سے سوار ہوکر سمسوخاریلوے اسٹیشن پہونچے۔ پھر وہاں سے ایک گرام جالی میں پہونچکر (جو دہلی اور علی گڑھ کے درمیان واقع ہے) ۲۲ سے ۲۴ مئی تک تین دیاکھیان دیئے۔ ہر ایک میں حاضری اوسط ۵۰ کے قریب رہی اور وہاں نیا سماج ستھاپت کیا۔ ۹ ممبر درج رجسٹر ہوئے۔ چندہ ۱۲ ماہواری چار ممبروں نے سندھیا بھی سیکھہ لی۔ لالہ ہریداس نے چھہ ماہ کے لئے اپنا مکان سماج کو مفت دیا ہے۔ ۲۵ کو دہلی پہونچے ۲۶ کو پردہان و منتری کے لاہور جانیکے باعث کوئی کام اوپدیش کا نہیں ہوسکا۔

وگیاپن۔ چونکہ برہمچاری برہمانند جی بنارس کو بسلسلہ تعلیم سنسکرت جایا کرتے تھے۔ اب کچھہ عرصہ کے لئے انکی جانا ملتوی ہوگیا ہے۔ اس لئے اس امر کی سب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ المشتہر آتما رام از امرتسر

سماجک خبریں

برہمچاری نتیانند جی اور سوامی وشیشورانند جی آجکل بڑودہ میں اوپدیش کر رہے ہیں یہاں پر شیگر سماج ستھاپت ہونے والا ہے۔ ٹھاکر تخت سنگھ جی اوپدیش کرانے کے انتظام میں نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ اور علاوہ ان کے ۲۰ یا ۲۵ مہاشے اور سماج میں اپنا اُتساہ دکھلا رہے ہیں۔

(۲) پنڈت بھوج دت جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کے ست اوپدیشوں سے رنتم پور اور بوندی گرام دونوں ستھانوں میں آریہ سماج استھاپت ہوگئے۔

(۳) سوامی وشیشورانند جی اور برہمچاری نتیانند جی کے ست اوپدیشوں اور راجکمار دیے سنگھ کے ادیوگ سے ریاست کوٹا (راجپوتانہ) میں نیا آریہ سماج استھاپت ہوا۔ جسکے پریسیڈنٹ خود کمار جی اور منتری بابو بلدیو سنگھ جی ہیڈ ماسٹر اسکول نیُت ہوئے۔ انیہ بہت سے پرتشٹت مہاشیوں نے بھی سماج میں اپنے نام لکھائے۔

لالہ دیویداس جی اپ پردہان آریہ سماج دھاریوال دہنوری تبدیل ہوجانے سے دھاریوال آریہ سماج بے رونقی پر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پردہان صاحب اس بے رونقی کے دور کرنے کی کوشش کرینگے۔

ہفتہ گزشتہ میں جو لالہ جے رام کی دھرم پتنی کے دیہانت ہونیکا حال لکھا جاچکا ہے۔ غلطی سے سکونت درج نہیں ہوسکی تھی۔ یہہ صاحب گوردا سپور میں قیام رکھتے ہیں۔ اور وہاں پر ہی انتم سنسکار ہوا تھا۔

لالہ بالکنڈ بی اے کا بواہ سنسکار ہمراہ پُتری بابو روپ سنگھ ہیڈ کلارک خزانہ ایبٹ آباد کے ہونا غلطی سے درج ہو گیا ہے۔ اصلمیں کسی اور صاحب کی پُتری سے بکوشش بابو روپ سنگھ جی ہوا ہے۔

تر نتارن آریہ سماج کا مفصلہ ذیل انتخاب ہوا

لالہ گنیش داس پردھان۔ لالہ کرشن داس منتری۔ بابو سیلا سنگھ خزانچی۔ لالہ گوکل چند لیتکا دھیکش۔

مہاشہ برج ناتھ گپت گجراتی محلہ مراد آباد تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پنڈت گنگا رام صاحب سکریٹری آریہ سماج مظفر گڈھ کی سیوا میں بغرض خریداری رسالہ ویدک میگزین دو دفعہ گذارش کیا گیا۔ مگر جواب ندارد۔ پنڈت جی جواب دیویں۔

وزیر آباد۔ لالہ حاکم رائے کوہلی پوسٹ ماسٹر نے برموقعہ شادی دختر خود مبلغ پانچ روپیہ۔ اور اسی موقعہ پر لالہ بیلا رام صوری والد لڑکا نے پانچ روپیہ آریہ سماج وزیر آباد کو مرحمت فرمایا ہے سماج دونوں صاحبان کا دھنیاواد کرتی ہے۔

لالہ کلیانداس چوپڑہ جو اس شہر کے باشندے ہیں اور حالمیں بھوانی کے اسٹیشن ماسٹر ہیں ۷ مئی ۱۹۰۸ء کو بموقعہ چوڑا کرم سنسکار برخوردار فرزند خود مبلغ پانچ روپیہ حسب ذیل آریہ سماج وزیر آباد کو۔ یتیم خانہ فیروزپور عہ۔ پنڈت چھاؤنی عطا فرمائے۔ گو ہم لالہ صاحب کے نامی اور دان سے واقف ہیں۔ تاہم مختصر عرض کر دینا کچھ بیجا نہ ہو گا۔ لالہ صاحب ہی تھے جو بروقت مرتک سنسکار لالہ ... داس کے بابو بیلا رام کے ساتھ آئے جہاں ایک طرف ... ہزار مردم شماری اور دوسری طرف بیلا رام و لالہ صاحب تھے اور اپنی برادری

نے تین سال برابر ان کو علیحدہ کر رکھا چونکہ ان کی ست دھرم پر قربانی تھی تمام برادری ہندو نے پاس کیا۔ کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے ٹھیک کیا ہے۔ اور یہہ غلطی ہوئی ہے کہ ان کو علیحدہ کیا گیا۔ پس آئندہ ہر رسم تجویز اول ہر طرح سے شمولیت ہو۔ چنانچہ سنسکار چوڑا کرم پر جبکہ ہون ہو رہا تھا اور وید منتر اچارن کیئے جاتے تھے۔ تمام ہندو برادری کو بلوا دیا گیا اور یہاں تک مجمع ہوا کہ ٹھہرنے کو جگہہ مشکل تھی۔ خاتمہ پر سب کو شیرینی تقسیم ہوئی۔ پرماتما ان بہادر رشیوں کو ہمیشہ آنند میں رکھے۔

بڑا خوشی کا مقام ہے اور پرماتما کی دیا تھا ہے کہ جہاں سماج اور اسکے ادھکاریوں کو ایک بھاری دشمن سمجھا جاتا تھا۔ آج برادری کھتریاں نے پاس کیا ہے۔ کہ بموقعہ شادی وغیرہ آریہ سماج کو وہی حصہ (بیدان) دیا جاویگا جو دوسرے مندروں کو دیا جاتا ہے۔ یعنی ہر موقعہ شادی پر سماج عطا ہو دیں۔ یہہ ساری کوشش لالہ نرنجن داس و لالہ فقیر چند صاحب کو ہی کی ہے۔ گو لالہ نرنجن داس تو سماج کے وائس پریزیڈنٹ ہیں جنکی لگاتار کوشش ونزات سماج اُنتی کی طرف ہے مگر لالہ فقیر چند صاحب کی شرافت نہایتی بیجا بھرپور بے مثل ہے۔ پرماتما ایسی برادری کو ہمیشہ برکت دیوے۔ امید ہے کہ دوسری برادریاں بھی سبق لینگی۔

انترنگ سبھا آریہ سماج پٹیالہ منعقدہ

۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۶۵ میں آئندہ سال کے لیئے مندرجہ ذیل عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں۔

پنڈت گوری دت پریذیڈنٹ۔ لالہ اوڈھ چند صاحب سکریٹری۔ لالہ بیلا رام صاحب۔ کوشا دھیکش سبھا کے رام سنگھ۔ پنڈت نکوری دت صاحب۔ لالہ پربھ دیال صاحب۔ لالہ ہر سکھ رائے صاحب بابو ہردیال صاحب۔ بابو رام کشن صاحب۔ بابو ہنسراج صاحب۔ بابو پرس رام صاحب۔ سردار لال سنگھ صاحب۔ لالہ عطر چند صاحب۔ لالہ امیں چند صاحب۔ لالہ جیرام صاحب۔ لالہ پرس رام صاحب سبھاسدان انترنگ سبھا۔

نور پور ضلع کانگڑہ میں بھی سوامی نتیانند بہار سیوک کی کوششوں سے نیا آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہے۔ اور فی الحال نام اسکا منڈلی آریہ سیوک رکھا گیا ہے۔ اس میں درج ذیل ممبر ہو چکے ہیں جنمیں ادھکاریان بتفصیل ذیل مقرر ہوئے۔ لالہ بنسی رام صاحب پردھان و خزانچی۔ لالہ راجمل صاحب اپ پردھان۔ بابو رام منتری۔ لالہ ہیرالال اپ منتری۔ لالہ دلبرام صاحب لیکاد ھیکش۔ اور علاوہ ازیں ممبران دو سبھا کے ہیں۔

لوکل

اتوار کو سائپتاہک جلسہ منش آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی اور ماسٹر لچھمنداس جی نے لیکچر دیا۔ **منگلوار** کو استری سماج بھی بدستور ہوا۔ ۲۹ اور ۳۰ مئی کو آندھی بھی آئی کچھہ ترشح بھی ہوا۔ ۳۰ کو جو اندھیری آئی ایک طوفان تھا ایک لڑکی بعمر دو سال جسکی والدہ اسکو میرے منزل پر سُلا کر اور آپ نیچے آکر کچھہ گھر کے کاروبار میں مصروف ہوئی اتفاق سے جس چارپائی پر لڑکی سوئی ہوئی تھی اسکو آگ لگ گئی۔ اسکی والدہ کو پتہ کچھہ معلوم نہیں تھا۔ لڑکی جلکر خاکستر ہو گئی۔ ڈاکٹر شاید کسی حد تک ... سے اوپر کرائی ہو گی آندھی چلتی میں بچے کو اوپر کی منزل پر سلا کر والدہ کا ... کر کاروبار میں مصروف ہونا ہمارے ملک کی مستورات کی سخت جہالت کا باعث ہے۔ اگر تعلیم یافتہ ہوں تو ایسے حادثے نہ ہوا کریں۔ **چیرنجی** دلال کی دوکان میں آگ لگ گئی تھی۔ مگر جلد فرو ہو گئی۔ نقصان کچھہ نہیں ہوا۔ ۱۴ جون

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے اور

[illegible] ہندوستان میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں علاوہ عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاقی مضامین اور [illegible] تعلیم خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ پر مذاق لطائف ظرائف تجربہ کی نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں [illegible] ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت پالو رام جی چند رسم [illegible] مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحبان سے یکساں یعنی [illegible] مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر [illegible] عطا فرمائیں گے ان کو [illegible] مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

[illegible] ست درپن

[illegible] عیسائی صاحبان کے [illegible] منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جن کی تشریح [illegible] تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے [illegible] بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح [illegible] حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی [illegible] حضرت مسیح کی بے علمی سے کیسے کیسے کام کیا۔ حضرت [illegible] مصلوب ہے۔ توریت کے [illegible] حضرت مسیح کے معجزے۔ سجود کے اقسام۔ بائبل کا خدا [illegible] عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی [illegible] تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ بیسویں۔ صدی کے [illegible] صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی [illegible] کی حیثیت اور اس کا آغاز عیسائی صاحبوں کے [illegible] بائبل کی تحقیقات۔ [illegible] رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب [illegible] کی کتاب۔ [illegible] حضرت مسیح [illegible]

[illegible] حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ [illegible] اصل کتاب ہے تاہم الفاظ میں ادا کی ہے یہ انجیل [illegible] یہ کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور [illegible] باوجود اتنی نادر اور عمدہ مفید کتاب ہونے کے قیمت صرف [illegible] ہو گئے ہیں [illegible] زیادہ خریدنے پر [illegible] صاحبوں کو خریداری منظور ہو [illegible] ورنہ [illegible] نایاب ہو [illegible] المشتہر کشن سروپ [illegible] ودیا درپن میرٹھ

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی ہیں باوجود [illegible] ہے اور بہتر جو کالی لگائی جاتی ہے وہ [illegible] سیاہی [illegible] حسب ذیل [illegible] سیاہی کالی [illegible] ایسی ہی ہے جیسی کہ تعریف کی گئی ہے۔ قیمت [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ [illegible] مطبع میں رسالہ جوہر نباتات جس کو [illegible] نے تیار کیا ہے [illegible] درختوں کے مفصل حالات [illegible] حفاظت کرنے [illegible] عجیب عجیب [illegible]

ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے [illegible] کا ہندوستانی انگریزی نام [illegible] استعمال [illegible] وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس کے [illegible] ہیں۔ اور [illegible] بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں [illegible] اور ہنر صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ [illegible] عمدہ دبیز ولایتی [illegible] خوشخط [illegible] ہے۔ قیمت صرف [illegible]

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھل کے بڑے درخت	(۵) [illegible]
(۲) پھل کے درمیانی درخت	(۶) [illegible] کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بیلدار درخت	(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۳) [illegible]
(۱۰) [illegible] درخت	(۱۲) [illegible] درخت
(۱۱) [illegible]	[illegible]
[illegible]	(۱۴) [illegible]
(۱۳) ہندوستانی [illegible]	(۱۵) [illegible]

المشتہر کشن سروپ [illegible] مطبع ودیا درپن [illegible]

چند روپیہ کی گھڑی کا انعام

[illegible]

انعام　　انعام

جو شخص ثابت کریگا کہ اس سرمہ میں سوائے میرے کے کچھ اور ملایا گیا ہے یا اس سے کسی کو کسی قدر نقصان پہنچا ہے اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا جو بینک میں داخل کیا گیا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص ممیری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ایک لاخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخن پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنیسے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے سے بڑے انگریزی لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں - جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے - بچہ سے لیکر بڈھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ روپیہ - خالص ممیری سرمہ فی تولہ ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - **المشتہر** پروفیسر سیا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب -

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ہزارہا اسناد میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر پروفیسر سرجری کالج لاہور
جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن - پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور
جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ نیٹیو نمبر ۳۱ مقام پشاور -
جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر جعفر نواب صاحب بہادر والئی ریاست بہاولپور -
جناب ڈاکٹر سید محمد شاہ صاحب شفاخانہ کمسرٹ مقام عدن - ملک عرب -
جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ بمقام نرسنگھ پور - ممالک مغربی و شمالی -
جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادھم پور - ریاست جموں -
جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام اکلیرہ ریاست جھالاوار -

جناب حکیم اسمعیل خاں صاحب پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ مقام مہاوا حالطہ بمبئی -
جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سوات - علاقہ سرحد -
جناب دیوان ادھو داس صاحب بہادر نیو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر بلوچستان
جناب سردار محمد حیات خان صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر -
جناب مسٹر نکٹ رجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر
جناب مسٹر ایفو ڈیفین سہم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام بمبئی -

پانچ ہزار روپیے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی اسناد میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچ ہزار ۵۰۰۰ روپیے کا انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء کو جمع کیا گیا ہے -

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام لیڈر سنگھ کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ॐ

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں پیشگی

بکاؤ پستکیں

جو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں۔ اکٹھی خریدنے والوں کو مناسب رعایت ہوگی

ویدک ہوم سنہا - اردو مصنفہ بابو منشی رام صاحب - قیمت بلا محصول ۸ ۔ اس میں مصنف نے ویدک شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔

استری سنسکار - مصنفہ بابو منشی رام صاحب استری سنسکار کے لئے نہایت اعلیٰ ادر

پرودارمیں آنند مصنفہ منشی گوبند داس صاحب قیمت ۲ پائی - ایک کہانی کے طور پر درشایا گیا ہے - کہ پرودار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے۔

شاستر ارتھ جھنگ گھیانہ قیمت

یہ شاستر ارتھ مابین سوامی پورنانند اور پنڈت (؟) صاحب کے ہوا تھا - مولفہ لالہ سوایا رام صاحب

جیون چرتر بھگت پورن - قیمت ۱ر پورن کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے - اس میں حقیقت دھرمی کے اصل حالات درج ہیں قیمت ۸ر

پرارتھنا پستک ایشور کی پرارتھنا اور اپاسنا قیمت ۱ر

رکھشا ناگری ۱ر

ایک دردناک نظارہ قیمت - ۱ر - اس کتاب کے ذریعہ سے استری سکھشا کی ضرورت ظاہر کی ہے

ستری کی پرارتھنا اچ پاٹ - بہنوں کے لئے نہایت عمدہ ہے قیمت ۲ر

الشی نشیدھ بابو حکم چند بنس پرچارک ... قیمت ۱ر

اپنشاد دھرم قیمت ۱ر - مصنف نے بڑی قابل داد تحقیقات کی ہے۔

مسلہ نیوگ پر پادری کی ویس کے اعتراضات کے جواب مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۲ر اسکی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

آریہ سماج میں شانتی سبھا کا اصلی اوپاد - اور پار میں جی کا سچا درشن۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ ... قیمت ۱ر

امرت برشا قیمت ... **ویراگ پنجابی** قیمت ... **ویدک دھرم** قیمت - راگ ... بھجنوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں - سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل

بھجن آنند قیمت ۱ر بھجنوں کے ساتھ انکا ساز اور سُر و تال لکھا گیا ہے

راہ نجات مصنفہ پنڈت لیکھرام - قیمت ۱ر بجواب عدم نجات آریہ

سما چیج کا پیچ نہیں - ایک کانیتہ کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۱ر مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

فیوچر آف دی آریہ سماج مصنفہ بابو منشی رام انگریزی قیمت ...

تکذیب براہین احمدیہ ...

گربھجن ست ورن ... **دھرم قادی** ... اردو - اس میں پانچ انمول رتن ہیں قیمت ۱ر مصنفہ لالہ دیوراج -

سیتا کا جیون چرتر - ستیہ پرکاش مصنفہ ...

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	یہ سریع الاثر ہیں جسمانی طاقت کیلئے ... دسکرات [illegible] کی بدبو [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے باقاعدہ دو تین دن میں فایدہ ہوتا ہے۔ بھولنا نہیں دو دفعہ ۔ قیمت چار روپیہ
[illegible]	گھٹنے میں درد رینگ جلن۔ بار بار حاجت ہونی کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ بال بچانا سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱
[illegible]	دانتوں کو ہلنے ... بدبو گوشت خورہ مسوڑہ کی خرابیاں۔ دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت ۸ تولہ ایک روپیہ
[illegible]	سقوط بصر۔ حافظہ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا دھند کی شکایت ہو تو اسکو دور کرتا ہے۔ ۲ تولہ ۱
[illegible]	بار بار پیشاب کی آمد۔ تشنگی۔ لاغری۔ بے چینی۔ درد کمر خرابی جگر۔ پیدائش لشکر درد کا دفع کیلئے ... فی تولہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قولنج۔ ورم جگر۔ یرقان۔ درد کمر خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن ۱
[illegible]	مسوں کا درد۔ جریان خون بھی ہو یا بادی وہ دو دن میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت .... دو روپیہ
[illegible]	... کو بلا تکلیف درج نشہ چھوٹ سکتا ہے قیمت فی تولہ ۱
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑ جانے۔ اورام حار۔ خسرہ چیچک بھینسہ کو دفع کرتا ہے ۳ تولہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ بار بار کی ضرورت نہیں۔ ۱
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بے چینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے۔ فی تولہ ۱
[illegible]	کشتہ [illegible] امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش وغیرہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی فایدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ جیریان یعنی بدہات گرنے سے جسمیں کوئی خرابی آ گئی ہے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پیدائش کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلاء فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشہ دو روپیہ

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت دو ہزار مریضوں میں سے ... کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بعض کو دیا اور میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدھالیہ بٹالہ

... عرصہ سے ... آریہ اوشدھالیہ کا ... ہو رہا ہے جو صاحب اپنا علاج ... ... دیدانی ... سے کرانا چاہتے ہیں ... خوشی سے کر سکتے ہیں اور ... ایک فہرست جو ... ہمارے داواخانہ جی کے ... ہیں ... سی شریف ... ہے ...

اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دوائی منگا کر آزما دیکھئے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر مت چھوڑ دیجئے

بہار حسن انجن نہایت مفید ہے۔ آنکھ کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا پھولا دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ جلن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ مفید عمدہ سیاہ ۱۰ روپیہ

کوشت پل دوائی رس ۔ ۱۰۰ ... معجون قوتباہ و عوارض ذیل کے لئے نہایت مفید ہے جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان کمزوری دماغ سستی ... جو لوگ خلاف قدرت ... اپنے بیرج کو ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ۳ روپیہ

ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کو جسکے دلگیر ... ماندگی ... وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں ۳ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ دو روپیہ ۔ **نارو** **کی دوا** ۳ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے نارو خواہ کسی قدر نہ پھیلا ہو۔ قیمت فی ڈبیہ ۱

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ۱۔ **سوزاک آتشک کی دوا** جو آتشک ہو۔ آتشک کیلئے فایدہ بخش دوا مری ... تیار کی ہے۔ فی ڈبی ۱ **آتشک کی گولیاں** دیکھنے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک ... نہایت ... خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی ۱ **سرس** ... ضعف ... اسکا معدہ ... قبض ... ہفتہ کی ... تک ... فی ڈبی ۱ **لف کی گولیاں** ایک دو دن میں کامل آرام ... فی بکس ۱ **قوبا کی دوا** ... ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ... ۳ ... ڈاکٹر [illegible]

نمبر ۹ | مطبوعہ ۲۷ جیٹھ سنہ ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۸ جون سنہ ۱۸۹۴ء جالندھر شہر | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

آریہ سماج میں انتھم ہلچل اور اُسکا نتیجہ

(سلسلہ کیلیئے دیکھو پرچارک نمبر ۸ جلد ۶ سنہ ۱۸۹۴ء)

ہم گزشتہ ہفتے کے پرچہ میں مختصر کیفیت اُس یدھ کی درج کر چکے ہیں جو دیانند کالج کے موجودہ ادھکاریوں کی رائے میں ہمیشہ کے لیئے کالج کا سرمایہ اور اسکا انتظام اُنکے قبضے میں کرنے کے علاوہ انہیں ملک کے نوجوانوں کے ایک حصے کے آئندہ جیون کا پورا مالک بنا دیا ہے۔ یہہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یدھ کے بعد کالج اور سکول کے اکثر ماسٹروں نے جس طالب علم پر اپنے برخلاف ہونیکا شبہ کیا جھٹ دو چار شہادتیں اس امر کی بنا کر کہ وہ طالب علم پرنسپل صاحب پر حملہ کرنے کے لیئے آمادہ تھا۔ اسپر بدچلنی کا جرم لگا اسے سکول یا کالج سے علیحدہ کرا دیا۔ یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ویجیٹیرین بورڈروں پر اب سخت ظلم شروع ہو گیا ہے۔ جس سے گھبرا کر کم بچے اور نوجوان دیانند سکول اور کالج بورڈنگ سے علیحدہ ہونے کے لیئے اپنے سرپرستوں کو لکھ رہے ہیں۔ کالج کے پرنسپل اور منیجنگ کمیٹی کے ادھکاری سخت غلطی میں پڑے ہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ایسی کرتوتوں سے وے کبھی بھی قوم کے بچوں کی طبیعتوں کو اپنی مرضی کے مطابق جدھر چاہیں پھیر سکیں گے۔ منش کے اندر ایک ایسی سچی طاقت موجود ہے۔ جو ہزاروں دکھ اور اتیاچار سہکر بھی دھرم کا سہارا لینے کے لیئے طیار رہتی ہے۔ سمے دکھلائیگا کہ آیا ستیہ کے سامنے ظلم اور چالاکی کا اندر جال کبھی ٹھہر بھی سکتا ہے۔

اس مضمون کو ابھی ہم نے ختم نہیں کیا تھا کہ کلچرڈ پارٹی کے ارگنوں میں بھی ہمیں سوسائٹی کے فساد کا حال چھپا ہوا دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بھارت سدھار اور آریہ گزٹ فیروزپور میں عجیب کیفیت دیکھی۔ جہاں زمین آسمان کا فرق بیان میں دکھائی دیا۔ وہاں کئی واقعات چھپا کر سچائی کا رنگ بھی بدلا ہوا نظر پڑا لیکن ایک بات میں دونو متفق پائے کہ انکی پارٹی کے ایک آدمی نے بھی ہاتھ نہیں چلایا۔ برخلاف اسکے انہیں کی پارٹی کے نامہ نگار نے تاج الاخبار راولپنڈی میں مانا کہ دونوں طرف کے لوگ گھائل ہوئے۔ پولیس میں رپورٹ دینے کا الزام تو ویجیٹیرین پارٹی پر لگایا لیکن افسوس کہ اس سچ کو چھپا لیا گیا۔ کہ سب سے پہلے رپورٹ دینے والے لالہ لاجپت رائے تھے۔ جنکے ہمراہ رائے مولراج ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ شامل تھے۔ جنہوں نے کل واقعات کو دیکھا تھا۔ وے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کہاں تک راست بیانی سے ہمارے مخالف بھائیوں نے کام لیا ہے۔

یدھ کی رام کہانی لمبی ہوتی جاتی ہے اسکو ختم کرنا لازم ہے۔ انسانی زندگی تھوڑی ہے اور کام بہت۔ اگر کوئی آدمی کرنا چاہے۔ اسلیئے اسکو ختم کر کے ہم اب اس ہلچل کے نتائج بیان کرنیکی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ ہم جو کچھہ اُسکے لکھیں گے وہ ہماری ذاتی رائے ہے اُسکے لیئے کوئی بھی دوسرا بھائی ذمہ وار نہیں ہو سکتا۔

(۱) ۲۶ مئی ۱۸۹۴ء کی کارروائی نے ظاہر کر دیا کہ کالج کے ادھکاری اُسکے انتظام میں کسی کی نکتہ چینی بھی پسند نہیں کرتے۔ اور اگر آریہ بھائیوں کی طرف سے اپنے حقوق کا لحاظ کرکے کالج کے انتظام میں دخل دینے کی کوشش چاہی ہی تو کالج کے ادھکاری گن آریہ سماج کے اصل مشن کو بھی برباد کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ اُنکے پیارے ادھکار کی مضبوطی کے لیئے جائز اور ناجائز وسائل میں تمیز تک اُنکے لیئے مشکل ہو رہی ہے۔ پس ایسی حالت میں ہماری رائے یہہ ہے کہ آریہ سماج کے اپدیش کی کرشٹ کے لیئے سچے سب ویدبھگت کالج میں دخل دینے کا خیال چھوڑ دیویں۔ اس سے فائدہ یہہ ہوگا کہ اپنے بھائیوں کا ایک حصہ جو ادھکاروں کی حفاظت کے لیئے اپنے آچرنوں کو بگاڑ رہا ہے۔ وہاں تک خون ہتھیہ وغیرہ سے بچ جاویگا جہاں تک کہ کالج کے معاملے کا سنبندھ ہے ہم نے مانا کہ باوجود اس بیدخلی کے بھی کالج کے ادھکاری ہمیں بدنام کرنے میں دریغ نہ کرینگے اور شاید اپنی ناجائز کوششیں آریہ سماج کے مشن کو خراب کرنے کے لیئے جاری رکھیں۔ لیکن فائدہ یہہ ہوگا کہ ہم کل طاقتوں کو ویدوں کے پرچار کی طرف صرف کر سکیں گے۔ آخر ستیہ کی ہی جے ہوگی۔

(۲) نتیجہ ہو گیا کہ یہہ کالج ویدک کالج نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ اُسکے منتظموں کی باگ

رائے مولراج سے آدمیوں کے ہاتھ میں ہے جو کہ دھارمک تعلیم کے بالکل ورودہی ہیں۔ اور دہرم سمبندہی تعلیم کو سیکیولرزم کے نام سے پکارتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں موجودہ ادہکاریوں کو وچار کا موقعہ ملنے پر ہوش آئے اور اپنے گزشتہ افعال کو سمجھیں لیکن اسوقت کوئی صورت انکو راہ راست پر لانے کی دکھائی نہیں دیتی۔ ایسی صورت میں پرشن یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جواب صاف ہے۔ ویدک شکشا ہمیں صاف راستہ دکھاتی ہے۔

"ویدوں کے پرچار میں اپنا سارا پورشارتھ لگا دو" اوپدیشک پاٹ شالا کی بنیاد موجود ہے لیکن بالکل بد انتظامی کی حالت میں ہے اسکو دوست دو۔ اسکی بنیاد ایک سرمایہ جمع کرکے مضبوط کرو۔ انگریزی اور سائنس کی تعلیم میں محنت کرنیوالوں کے لیئے خاص انتظام ویداور ویدانگوں کی پڑھائی کا کرو۔ ان کے لیئے وظیفے مقرر کرو ویدک دہرم کے پھیلانے کے لیئے ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کرو۔ اسکو بھی مستقل بنیاد پر قایم کرو۔ اوپدیشکوں کی مانگ نے پرتی ندہی سبھا کو تنگ کر رکھا ہے۔ ایسا مستقل انتظام کرو۔ کہ علاوہ ہر شنری میں ایک اوپدیشک مقرر کرنیکے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب دو یا تین بڑے ودوان تہا دھارمک اوپدیشک موجود رکھ سکے۔ جو ہر وقت ہر ایک خیال کے آدمی کے ساتھ شاستر ارتھ کرنیکے لیئے طیار رہیں۔

(۳) ان کاموں کے لیئے دہن کی بڑی بھاری اوشکتا ہوگی۔ اس لیئے دان دینے والوں کے لیئے دان دینے کا میدان کھلا رہے گا۔ اگر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے آریہ سماج اپنی دھارمک سبھا بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ ان سب اغراض کو پورا کرنے کے لیئے ایک خاص وید پرچار فنڈ کھولنے کے لیئے آریہ پرتی ندہی سبھا میں تحریک کریں۔ اور اسکا سکیم طیار ہو جانے پر اپنی پوری کوششیں اسکے ارپن کریں۔

(۴) استری شکشا کے سوال پر جسقدر بحث آریہ سماچار اور دیگر اخبارات کے ذریعہ سے ہو چکی ہے۔ اس سے جہاں ایک طرف یہہ بات صاف ہو گئی ہے۔ کہ استریوں کے سوشکشت ہونے کے بغیر بھارت نواسیوں کی اُنتی ہونا کٹھن ہے۔ وہاں دوسری طرف یہہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اس نازک کام کے آگے بہت سی اندرونی اور بیرونی رکاوٹیں حائل ہیں جنہیں دور کیئے بنا کامیابی کی پہلی منزل بھی طے نہ ہوگی۔ اس لیئے جن آریہ مہاشیوں نے استری شکشا کی ضرورت کو بخوبی محسوس کیا ہے وے ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں بھی اپنا پورشارتھ لگا دیں۔

(۵) جو وہ یورپ کے مانس پرچار سمبندہی سوال اور شبہات سے خطرناک آدمیوں کی خفیہ کوششوں نے آریہ سماج میں اچار سمبندہی کا لوپ کرکے برخلاف اسکے بام مارگ کے خیالات پھیلا دیئے ہیں۔ اور پاپیوں کو اپنے پاپ پر نازاں ہونے کا سبق سکھایا ہے۔ اسلیئے اسوقت بڑے زور سے اچار سمبندہی کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تک کہ جھگڑوں سے علیحدگی نہیں ہوتی۔ تب تک من وکشیپت رہنے کے کارن جہاں اپنے ہردے کی اوستہا ہی بگڑی رہتی ہے۔ تو دوسروں میں دھارمک جیون ڈالنا کب ممکن ہے۔ اسلیئے ہماری رائے میں رائے مولراج پارٹی یا کلچرڈ پارٹی یا جن ناموں سے اس پارٹی کو لوگ موسوم کرتے ہوں۔ اس پارٹی سے ہمیں بالکل کنارہ کشی کرنا چاہیئے۔ ایسے بہت سے بھائی سندیہہ کرتے ہیں۔ کہ پھر بھی رائے مولراج اور انکے چیلے ہمیں آرام سے بیٹھنے نہ دیں گے۔ لیکن کہاں تک وہ ہمیں تنگ کرتے جائینگے۔ انیاچار کی بھی کہیں نہ کہیں حد ضرور ہے۔ آخر تھکیں گے۔ اور ستیہ کی ہی جے ہوگی۔

آریہ پرشو! ہم نے آپکے روبرو اس سبھا کے اُدہ کے نتیجے رکھ دیئے۔ اپنی بُدہی انوسار آریہ سماج کے اودیش کی رکشا کے ہیتُو بھی پیش کر دیئے۔ اب ان پر وچار کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ سوامی دیانند نے آریہ سماج کے کام کو سنبھالنا آپکے ہاتھوں میں دیا ہے۔ ایشور ہم سب کو سامرتھ دیں کہ ہم ان پرشنا اور ودیش کو اپنے دلوں سے دور کرکے ہر ایک کے خیال کی جڑ کاٹ کر ویدک دہرم کی رکشا تن من دہن سے اودیت ہو جائیں۔ ایڈیٹر

ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے

دیانند اینگلو ویدک کالج کیوں سوامی دیانند کی یادگار قایم کرنے کے اودیش سے ہی ستھاپت نہ کیا گیا تھا۔ بلکہ ویدک دہرم کی شکشا دینا ہی اسکا مکھ ابھپرائے تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آریہ پبلک دیانند کے نام اور کالج کی شبھ اودیش سے آکرشت ہوکر دان دینے میں سوربیرتا سے کام کر رہی تھی۔ چند سالوں سے کالج کے ادہکاریوں کی طرف سے ایسی کاروائیاں ہونی شروع ہوئیں۔ جس سے آریہ پبلک کو بھرم

پڑنے لگا کہ یہہ اودیش کٹھن ہاں ہی ہیں ادھکاری ایسے پورا کرنے کی اچھیا نہیں رکھتے۔ بلکہ انہیں افسوس آتا ہے۔ کہ آرمبھ میں ادھیکار سوئیکار کیوں نہ کیا گیا۔ اور ایسے نیم کیوں نہ بنا لئے گئے۔ جو ادھکاریوں کے لئے سمپورن ہی چینتا کے پورن کرنے میں سہایتا دیتے۔ اسپر بھی دیانند کے نام اور اس آشا سے کہ شاید سمجھانے بجھانے سے ادھکاریان مان جائیں۔ آریہ پبلک برابر سہایتا دیتی رہی۔ اور یدی آریہ پرش ویدک دھرم کی یادا پور ہانک شکشا ہوتے بتا گوتم اور کناد پیدا ہوتے دیکھنے سے نراش ہو گئے تھے۔ تاہم انہیں آشا تھی کہ جب سوامی دیانند کے گرنتھ ہی مان پرتشٹھا سے پڑھائے گئے۔ تو پہاڑ دواج ہی پیدا ہو جائینگے۔ بھارتی آشا ردپی ناؤ کے پار اترنے کی کچھہ کچھہ آشا تھی۔ غرضیکہ اس بات کو سوچکر کہ گوتم اور کناد پیدا کرنے کے لئے کچھہ سمے چاہئے۔ اور ادھکاریوں کے کٹھن پریہ دشواس کرکے کہ ویدوں کی پڑھائی کے لئے کافی سامان اور کافی وقت نہیں آیا۔ آریہ پرش ادھکاریوں کی کہشما کرنے کے لئے تیار تھے۔ پرنتو جب دیانند کے نام پر آریہ لوگوں نے دھن دیا۔ جس دیانند کے پرا پکار دہت کو سمرن کرکے آریہ استریوں نے کانوں سے بالیاں اوتار کر دی تھیں۔ جس مہارشی کے نام قائم رکھنے اور انکے جیون اودیش کو پورن کرنے کے لئے اپنی سنسارک مان پرتشٹھا کو چھوڑ کر ہم لوگوں نے بھکشا مانگی تھی۔ جب اسی دیانند پر بجر پرہار ہوتے دیکھا۔ جب اسی دیانند کو مکار ثابت کرنے کی کوشش کرتے سنا جب اسی دیانند۔ جسکی رچی ہوئی پستکوں جسکے کئے ہوئے وید بھاشیہ کے آسرے سے ہی ہم پرچار کرتے۔ شاستر ارتھوں میں نگہ وت گرجنے والی سنگتی تک کے پنڈتوں کے کیول کلپت ارتھوں کا کھنڈن کرتے اور ہمارے سنسار کو ویدک دہرم کے تت اور مہت پرسچار کرنے کے لئے نسمنتران دیتے۔

ہا۔ اسی دیانند کے کئے ہوئے ارتھوں کا کھنڈن کرتے تھا۔ اور ایسے پرشوں کو جو ہندی کی ورن مالا بھی نہیں جانتے۔ دیانندی اپدیش کے ویپریت پرچار کرتے دیکھا۔ اور اپنے منتوؤں کو سدھ کرنے کے لئے دیانند کو نامیم سردرد۔ اتیادک سدھ کرنے کے یتن کرتے ہوئے پایا۔ تو ہماری رہی سہی آس ٹوٹ گئی جب دیانند کی ہی ایسی درگت ہو رہی ہے جب کہ دیانند کے گرنتھوں کے ویپریت اپنے ارتھ ہو رہے ہیں۔ تو پھر سوامی دیانند کا اپدیش کیونکر پورا ہوگا۔ اور یدی ودیج یج مکار تھا۔ تو پھر ایسے مکار کی یادگار کیوں بنائی جاتی ہے۔ اور کیا ہم ایسے مورکھ ہیں کہ ایسے مکار کا نام قائم رکھنے کے لئے دھن دیں اور دھن لانے کے لئے بھکشا مانگیں مگر نہ تو دیانند مکار تھا۔ اور نہ اسکے گرنتھ اور پرچار میں مکاری کی بو آتی ہے۔ وہ ست یگی رشی تھے۔ انکا گیان اور کرتب ایک تہا اور چاہئے ہمارے چند بھائی ہیں کہ ان اپاؤ سے ہاتھہ پاؤں ماریں۔ پرنتو وہ پچھتائیں گے کہ ہم نے کیا کیا اور پھر انکے آتما اشانت ہونگے اور وے پشچاتاپ کریں گے۔

ایک طرف تو یونیورسٹی امتحانوں کے ہونے سے ادھکاری سوال نہیں پڑھا سکتے۔ اور جب اس کے ساتھہ دیانند کے گرنتھوں پر بھی قبضہ ہو ہٹ گیا۔ تو سرل بھاشا میں بھی جو اتم ارتھ تھے۔ وہ بھی سچار سے رہ گئے۔ اور گویں یہہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ ہمارے کالج میں ہندو ساہتیہ یا میکس مولر کا بھاشیہ پرچار پائے گا مگر یہہ بات نشچت ہے۔ کہ چاہے ادھکاری ابھی کتنا زور لگائیں۔ انہوں نے آپ ہی دیانند کے مہت کو کم کر دیا۔ جس سے ودیارتھی شردھا سے نہ پڑھینگے۔ یونیورسٹی امتحان کا یہہ تو ہے ہی نہیں۔ اسلئے کم سے کم کالج کے ودیارتھیوں کے لئے دیانندی بھاشیہ شونیہ ہو گیا۔

ابھی اپرادہ نہیں

ادھکاریان کالج۔ دیانند کو تیت کرنیکی کوشش کرنے کو ہی اپرادھ ہی نہیں۔ دوسرا اپرادہ ان پران پرشوں سے جو ان سے سمت نہ تھے۔ یا جو ان کی رائے کی برخلاف ووٹ دینے کی جرأت رکھتے تھے۔ رائے دینے کے ادھکار کو مین کین اپاوسے چھینا ہے یہاں تک کہ اپنی طاقت قائم رکھنے کے لئے اپنی ہستی کو نشٹ کرنے کے لئے ایک پرش نہیں۔ دو پرش نہیں۔ سماجوں کے سماج "ناجائز" قرار دئیے گئے۔ اور اس کام میں کیول انیائے ہی نہیں ہوا۔ بلکہ سرشتی پرلی نہی سبھا کے ادھکار پر ہی بجر پرہار کیا گیا۔ سچ تو ہے کہ اپنی طرف سے کالج کی رکشا کرتے کرتے ادھکاریوں اور انکی پیروی کرنے والوں نے سماج روپی نمبوں کے لہلہاتے ہوئے پودے کی کانسٹیٹیوشن روپی جڑ پر ایسا کلہاڑا لگایا۔ جس سے جڑ اور انکا پات کیا ہو سکتا تھا اسکا پات کا سماچار سنکر سماجوں میں ہاہاکار کا ناد بجنے لگا۔ اور سوچنے والے سوچ ہی رہے تھے۔ کہ اب کیا کیا جاوے۔ کہ ادھکاریوں نے ٹکڑوں کا ایک ایسا اپاو کیا۔ جس سے سہائتی

میں پرارتھنا کرنے والے ہی اندر نہ آسکیں۔ پراتہ کال کو آشن دلائی گئی۔ کہ ٹکٹ ردی دوارپال موقوف کیئے گئے ہیں۔ مگر سیا ئینگ کال کو اپنے پراتہ کال کے نیم کو آپ ہی توڑ کر پھر ٹکٹ کے بان چلائے گئے۔ رہی سہی آس ٹوٹ گئی۔ سوسائٹی میں بادیوں کو جانا ہی نہ ملا۔ آخری امید پر بھی پانی پھر گیا۔

ہمارے لیئے اب کونسا راستہ ہے

سماجوں نے پریم سے کہا۔ پھر بھیج دیا۔ اور آخری امید سوسائٹی پر تھی۔ مگر کوئی صورت بھی کامیاب نہ ہوئی۔ ہمارے لیئے اب قانون کا راستہ کھلا ہے۔ مگر کیا ہمارے لیئے قانونی ارگ کے یاتری ہونا ٹھیک ہے۔ مجھے تو عدالت میں جانے سے خوف آتا ہے۔ اسلیئے نہیں کہ مجھے اپنے مقدمہ پر شک ہے۔ بلکہ اس لیئے کہ سماجوں کے ہزاروں روپیہ عدالت کے بھینٹ ہوں گے اور ہمارا سارا پورشارتھ عدالت اور وکیلوں کی ڈیوڑھی کھٹکھٹانے میں لگیگا۔ ہم دو لاکھ روپیہ کی خاطر اپنا سارا وقت اس کام کے لیئے ارپن نہیں کرسکتے۔ کیونکہ کالج قایم کرنا ہی تو ایک ماتر ہمارا ادیشیہ نہیں۔ عدالت جانے سے یہی بہتر ہے کہ ہم کالج کو تلانجلی دیں اپنی سہایتا بند کردیں۔ اور اسوقت کے منتظر ہیں جب ہم اور ضروری کاموں کو سماپت کرلیں ممکن ہے کہ کچھ سمے کے بعد ادھکاریوں کو سرت آجائے۔ اور کوئی ایسا بھدر پرش پیدا ہو جاوے جو ان لوگوں کو اندھکار سے نکالکر پرکاش میں لے آئے۔ اور پھر یہہ لوگ آپ ہی اپنے کیئے پر پچھتائیں۔

تو پھر ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے

میری سمتی میں بڑا ضروری کام استری شکشا ہے اگر ہم سب لوگ استری شکشا کے پرچار اور کنیا مہا ودیالہ استھاپت کرنے میں سہایتا دیں۔ تو بہت ہی پھل نکلے۔ پرش شکشا کے لیئے بہت سے اسکول اور کالج ہیں۔ کیا آریہ سماج اتنی ہمت نہیں رکھتا۔ کہ ستھان ستھان میں پاٹھ شالائیں اور مہاودیالہ قایم کرکے اپنی یونیورسٹی قایم کرے دیکھیئے کیسا عمدہ کام ہے۔ جس کٹھن کام کو اور لوگ ہاتھ نہیں لگاتے۔ آریہ سماج اپنے پورشارتھ سے درشادے کہ مہاتما لوگ اپنے پورشارتھ سے کیا کچھ نہیں کرسکتے۔

استری شکشا کے سوائے پنجاب میں خفیہ پرچار ہونا چاہیئے۔ کالج کے پرسپر ویہ میں اسکا حصہ بھی نہیں ہوتا۔ سینکڑوں پرش ابھی تک اس دیش میں ہیں۔ جنہوں نے ویدک دھرم کا سندیسا نہیں سنا۔ ہزاروں گانوں اور نگر ہیں جہاں آریہ دھرم پرچارک نہیں جاسکے۔ پرچار سے بڑھکر دھرم پھیلانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اسبات کے لیئے ایک تو ہمیں پرچار فنڈ بڑھانی چاہیئے اور دوسرے اپنے پورشارتھ سے کام لینا چاہیئے پرچار کرو۔ جہاں موقعہ ملے پرچار کرو۔ خود پرچار کرو۔ اور دوسروں سے کراؤ۔ غرضیکہ پرچار کرنے اور کرانے میں ایسا پورشارتھ کرو کہ ہمیں یہہ نتیجہ ہو جائے۔ کہ ہمارے دیش میں ایسا کوئی استری پرش نہیں۔ جس نے ہمارے اپدیش کو نہیں سنا۔

دیانند سوامی نے پرچار کے لیئے کافی سامان دیا ہوا ہے۔ صرف پورشارتھ کی ضرورت ہے اور کیا یہہ بات سچ نہیں کہ پرچار سے ہم سارے دیش کو آریہ بنا سکتے ہیں۔ ادھکاریاں کالج یونیورسٹی کے امتحان پاس کرتے رہیں۔ وہ اپنی شوبھا امتحانوں میں اپنے کالج کی بنی فہرست دیکھنے میں ہی جانیں اور ہم پرچار سے پرشوں کی کندرا اور ندی نٹ سبھی لیکر گرام۔ اپ گرام اور نگر نگر میں آریہ دھرم پھیلا کر دیش کو آریہ ورت بنادیں۔

"لاہور سماج کیا کرنا چاہیئے"

سوال یہی چنے لایق ہے کہ لاہور میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے میری سمتی میں ہمارے لاہور کے آریہ پرش یدی اپنی کنیا پاٹھ شالا کو اونت کرنے میں کٹی بدھ ہوں۔ تو کیسا اتم کام ہو۔ دوسری بات انکے لیئے یہہ ہو گیہ ہے کہ لاہور میں ایک آریہ آشرم (آریہ بورڈنگ) کھولا جاوے جس کے پربند کرتا بنانے کے لیئے لالہ درگا پرشاد ڈاکٹر پرمانند اتیادک بہت سے سجن پرش ہیں بورڈنگ میں پاس کرنے ہارے ودیارتھیوں کے رہنے بہنے کے لیئے نیم بنائے جائیں لیکے دھرم بھاؤ میں کم انتی ہو۔ اور یدی کہا جاوے کہ ایک سکول کھول دیا جاوے۔ جو انہیں ادیشوں کو پورن کرے جن باتوں کی دیانند کالج سے پورے ہونے کی آشا تھی۔ سو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اول تو پرش شکشا پر بھی ہمارا پورشارتھ لگتا رہتا ہے۔ دوسرے اسبات کے لیئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ روپیہ شاید ہو ہی جاتا۔ مگر کالج کے جھگڑوں کو دیکھہ کر پرش شکشا کے لیئے ہمیں بہت سہایتا ملنے کی آشا نہیں۔

اس لیکھہ کا سارا آشے یہہ ہے۔ کہ اب ہمیں کالج کو اسکی قسمت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اپنا وقت استری شکشا اور آریہ دھرم کے پرچار میں لگانا چاہیئے۔ اور لاہور میں ایک آریہ آشرم ستھاپت کرکے ودیارتھیوں میں آریہ دھرم سنچرت کرنے کا یتن کرنا چاہیئے۔

دیوراج

سچی ستوتی پرارتھنا اور اوپاسنا کیا ہے؟

سلسلہ کے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

رشی مہرشیوں کے زمانہ میں سچی پرارتھنائیں ہوتی تھیں۔ ہاں اگر کیول شبد اوچارن کا نام پرارتھنا ہو تا مدعا۔ اُس سے ہمیشہ سکھ ملجاتے تو مہرشی کپل یہہ سوتر نہ لکھتے کہ

अथ निविषद्: श्वायल
निवृत्तिरयनं पुरुषार्थं:।

سوامی جی نے اسکا مطلب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۵۶ پر یوں لکھا ہے کہ

"جو ادھیاتمک۔ ادھی بھوتک اور ادھی دیوک جو تین پرکار کے دکھ ہیں ان سے چھٹنا ... اتی پرشارتھ ہے" ... من اندریوں کی چنچلتا سے ہوتا ہے۔ اس ترہ وہ دکھ کو چھٹکارا کرتی پاتا ... پرشارتھ ہے"

بھلا بتاؤ تو سہی کہ پرشارتھ بنا پرارتھنا کبھی پراپت ہو سکتا ہے؟ مصنوعی پرارتھنا ہمیشہ آلسیہ کی طرف لیجاتی ہے۔ یہہ سکھاتی ہے کہ ایشور کے آگے عرضی بھیج گئی ہے۔ جواب کے تاقیامت منتظر رہو۔ کرم کرنے کی اچھیا دھارن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سچی پرارتھنا جو کہ سچے گیان کا لازمی نتیجہ ہے کرم کرنے کی ابھلاشا من میں پیدا کراتی اور سچیا رشی بنا دیتی ہے۔ دنیا کی تکلیفیں اور مصیبتیں تینوں تاپوں کے اندر ہی آجاتی ہیں۔ اور ان تاپوں سے بچنے کا اوپائے ایک ماتر پرشارتھ ہی ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ سندھیا میں جو سو برس تک جینے کی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ اس سے ہم ضرور سو برس جیئیں گے۔ کیونکہ ہم روزمرہ ایشور سے یہی درخواست کرتے ہیں۔ اور انکا یہہ وہم غلط ہے۔ ۱۸۸۵ء کے آریہ پتر کا میں اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو مرحوم فاضل پنڈت گورودت جی کا ایک لیڈر نکلا تھا۔ جسمیں اس منتر کی تشریح کر کے جتلایا تھا کہ اس منتر میں منش کی طبعی عمر کا اوپدیش ہے۔ "یہہ نہیں کہ اس منتر کے اوچارن کرنے سے منش سو برس جی سکتا ہے۔"

اگر اس منتر کے اوچار نے والے ہی سو برس جی سکتے۔ تو گاؤں کے جاٹ سو سو برس کے ہو کر نہ مرتے۔ جو کہ سنسکرت کا لفظ بھی نہیں جانتے۔ ہنگائی آدمیوں کو سندھیا کا مندرجہ ذیل منتر از حد بہت پریشان کرتا ہے۔ مگر طوطے کی طرح اسکا پاٹھ کر دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات پرائیوٹ گفتگو میں کہتے ہیں کہ ہمیں ثابت نہیں ہوتا کہ ایشور بھی کوئی چیز ہے۔

उदु त्यं जातवेदसं देवं
वहन्ति केतवः।

وہ اوچارن ماتر کا نام سندھیا سمجھو ہوئے ہیں اگر وہ جانتے کہ وچار اور دھیان کا نام سندھیا ہے تو اس سے ان کو ایشور استتا پر تیقن کرنے میں بہت کچھہ لابھہ ہوتا۔ حالانکہ پنڈت گورودت جی نے منتر کو اپنے گرہست نامک رسالہ میں لکھہ کر ایشور استتا کا ثبوت دیتے ہیں۔

اس بات کو جتلانے کی بھی بہت ضرورت ہے کہ سچی پرارتھنا اور مصنوعی رواجی پرارتھنا میں دن رات کا فرق ہے۔ ایک پرشارتھ کی جڑ اور دوسری پرشارتھ کی ناشک ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھہ آئے ہیں۔ اسکو دوہرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ رشی لوگ سچی پرارتھنا کے پیارے تھے۔ کیونکہ پنڈت گھنی لال صاحب شاستری حکیم کی کتاب چرک مہرشی کرت مانس چکتسا پنڈہ کے صفحہ ۸ کے مطالعہ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے چنانچہ وہاں لکھا ہے کہ۔ باقی آئندہ - آتمارام

ہرا سمواد

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

حکیم رامسرن داس کیریاں نواسی کی یاترا

میں ایک سنسارک کارج کی اتسکتا سے ماروار دیش کی یاترا کو گیا۔ وہاں سے چندروز ہوئے آیا ہوں۔ کرپا کر کے اس یاترا لابہہ کو جو نیچے نویدن کرتا ہوں۔ اپنے امولیہ پتر میں جگہہ دیکر مدد کیجئے۔ میرے چت میں بڑی ابھلاشا تھی کہ جودھپور سماج کے درشن کروں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سماج کے مندر میں جو شہر میں گلاب ساگر کے کنارہ پر بڑا عالیشان مکان ہے ہوتا ہے۔ واقعی مندر عمدہ ہے۔ پرتیک سوموار کو سپتاہک جلسہ سائنگ کال ہوتا ہے۔ ۹۔ اپریل و ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء کے جلسہ میں راقم شامل ہوا۔ سماج پرکاشانند جی و جوہاستہ سنار میں اکثر ہوئے۔ ان سے بارتالاپ ہوئی وہ بطور اوتر پرشن قلمبند کرتا ہوں۔

(سوال) سماج میں کتنے ممبر درج رجسٹر ہیں۔

(جواب) کوئی رجسٹر ممبران نہیں اور نہ کوئی ممبر ہے۔

(س) ممبران کے ابھاؤ میں انترنگ سبھا کیونکر ہوتی ہے۔

(ج) کوئی انترنگ سبھا نہیں۔

(س) سکرٹری اپدیشک پرکاشانند اپدیشک کون صاحب

ہیں۔

(ج) آجکل کوئی سکرٹری نہیں۔ پہلے سری [illegible] پنڈت سکھدیو پرشاد جی جو ایک قابل پنشنر ہیں سکرٹری تھے۔ لیکن پارٹی کے جنم ہوتی ہے۔ [illegible] موصوف مستعفی ہو گئے۔ انکے بعد دوسرا سکرٹری نیت نہیں ہوا اور پنڈت کا دیکشن و گوشا دیکشن بھی کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ عدم موجودگی ممبران چندہ نے اپہائی میں کوشش کا ہوتا ہی ناممکن ہے۔

(س) پردھان کون صاحب ہیں۔

(ج) سر کرنل سری مہاراجہ صاحب سر پرتاپ سنگھ جی صاحب بہادر۔

(س) جس حالت میں کہ ممبر دانسترنگ سبھا ہی نہیں تو پردھان کس کے ہیں۔

(ج) چار نند کے۔

(س) نند کسکو کہتے ہیں۔

(ج) یہہ سنیاسی صاحب ہیں جنکا نام جوڑہ پور آریہ سماج ہے۔ اور آپکے نام نامی یہہ ہیں۔ پرکاشانند۔ اپرمانند۔ گرہ نند۔ بھاشکرانند۔ ایک نند کی کمی ہے۔ ایک سنیاسی صاحب اور کوئی آ جاوے۔ تو بجائے سماج کے پنچ نند ہو کر ایک سمندر ہو جاتا ہے۔ جو مار واڑ کیا پنجاب کی بھی صفائی کر دیگا۔

(س) یہہ نند کیا کام کرتے ہیں۔

(ج) یہ تو امریکہ دیش سے کنا کو تل دو پایہ کر آئے ہیں۔ جسپر بیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے نتیجہ۔ نتیجہ معلوم۔ ہمارے نانس بہو جن بہ جار پیتک دو بھاگ بنائے ہیں۔ جسمیں مینڈک جوہا وغیرہ جانوروں کے نانس کے فوائد چرک سشرت سے نقل کیے ہیں (جسکے ذریعہ دیش پر بڑا اپکار کیا) سے نندوں ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ اور سے گرو ہیں۔ سے آنکھوں سے اندھے ہیں۔ کال [illegible] کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

آپ کا کرپا ابھلاشی

حکیم رام سرنداس از کمیریاں

ایک مسلمانی کو سکھ مذہب میں لایا گیا

منصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر بندہ کو ممنون فرماویں۔

ریاست رامگڈھ ضلع لودہانہ سے مختلف قسم کی خبریں جنکا سرنہ ٹانگ بابت شادی مسمی لچھمی کیفیت ولد [illegible] سے سردار صاحب سنتا تھا چنانچہ آج ایک شخص آیا کہ بہت جگہہ سے سکھ اور آریہ اس تقریب پر آئے ہوئے ہیں۔ مجھکو بھی شوق ہوا کہ جا کر جلسہ دیکھوں چنانچہ تین چار ہمراہیوں کے ساتھ ۲۰ مئی ۱۸۹۲ء کو وہاں پہونچا۔ جسقدر حال میں نے بچشم خود دیکھا ہدیہ ناظرین اخبار ہے۔ دو عدد طائفہ اور ایک عدد باجہ اور نقال آئے ہوئے تھے۔ گویا شادی کا کل سامان موجود تھا۔ بعد دریافت معلوم ہوا۔ کہ سوائے سوڈھی نریندر سنگھ موضع آنند پور والے کے اور کوئی صاحب نہیں آیا۔ گویا کل افواہیں غلط ثابت ہوئیں۔ سوڈھی صاحب کی ملاقات پر معلوم ہوا کہ پہلے سردار صاحب تنخواہ بخشوائیں گے بعد مسمات لچھمی کو امرت چھکایا جائیگا۔ یہہ کارروائی رات کے ۹ بجے شروع ہوئی۔ بید وغیرہ پہلے ہی ایستادہ تھی۔ پہلے پردہ دار گاڑی میں مسمات لچھمی جسکے آگے آگے باجا بجتا جاتا تھا۔ جہاں سوڈھی صاحب پہلے ہی پہونچ چکے تھے۔ داخل ہوئی۔ اس کے بعد بزرگ سردار صاحب رنگین دستار دائے سہرا لگائے ہاتھہ میں کنگنا باندھے۔ پیروں میں پوے پہرے بالاخانہ سے اوترے۔ تمام ملازمان سردار صاحب صف لبستہ سر بسجود ہوئے۔ پھر بھی مسمات لچھمی کی طرح مکان مذکور میں پہونچے انکے جانے کے بعد مسمی مستان سنگھ کو کا ساکن کیرت پور جو سوڈھی صاحب کے ساتھہ آیا ہوا تھا۔ ہون میں مصروف ہوا۔ بلی کے موقعہ پر عجیب دستور دیکھا گیا۔ یعنی بزرگ سردار صاحب نے دست مبارک سے ناریل کو ٹکڑا سے بڑے زور سے توڑا اور انہیں گھرت وغیرہ ڈال کر بلی دیگئی۔ بعدہ تنخواہ بخشی گئی۔ جسمیں سردار صاحب نے مبلغ ایک سو روپیہ سوڈھی صاحب کی نذر کیا۔ لالچی سوڈھی صاحب کو سو روپیہ نذرانہ کیا تھا گویا آگ پر گھی ڈالنا تھا۔ پھر کے اور وہاں سے اوٹھکر اپنے مکان پر آنے انہیں اتنا کہنا ہی تھا کہ کل محفل میں کھلبلی مچگئی۔ یا تو خوشی کا سامان تھا۔ دم میں چاروں طرف ماتم کے آثار نظر آنے لگے۔ سردار صاحب کے اعلے اہلکار حکیم سکندر خاں و علی بخش و دیگر سوڈھی صاحب کے پاس آئے۔ اور منت سماجت کی۔ مگر انہوں نے نہ مانا مجبوراً سردار صاحب کو آنا پڑا۔ سوڈھی نے سردار صاحب کی جو توہین اسوقت کی بیان سے باہر ہے۔ یہہ کچھہ سخت کلامی و توہین وغیرہ جو شربت کا گھونٹ ہوئی سب لچھمی کی خاطر تھی۔ سردار صاحب کے حالات اس نیک بخت کے داخل ہونے سے پہلے جو تھے انکو قلمبند کرنیکی بندہ میں طاقت نہیں ہے۔ ہر دلعزیز فیاض نیک بخت رعایا پرور۔ عدل گستر عیاشی سے کنارہ کش وغیرہ وغیرہ صفات سے موصوف تھے۔ اگرچہ تو

یہی ایک لچھمی ہے - کہ جسکے سبب سے کل صفات
سردار صاحب سے کافور ہوگئیں۔ نہیں معلوم
کہ اس پاپی لچھمی پر کیوں ٹوٹے پڑے ہیں
کہ جس نے تمام لکھشنوں کا ستیاناس کر دیا۔
عزت گئی - ریاست گئی - فرزند ارجمند گیا -
حکم گیا - بدنامی ہوئی - مگر اس پیاری لچھمی کو نہ
چھوڑا - اب بھی یہ کارروائی اسی کا پرتاپ
ہے - نامہ نگار اس کارروائی سے مخالف نہیں
ہے - بلکہ ممد و معاون ہے - مگر بے ضابطہ و
بے قاعدہ ہونے سے مخالف ہے - سوڈھی
صاحب بعد لفظی اوڑانیکے ہمراہ سردار صاحب
ہوئے اور لچھمی کو امرت چھکا کر سکھنی بنایا گیا
یہہ امرت کیا تھا گویا حاجن کے اعتقاد کی
تصدیق تھی - جسکو اُسنے بخوشی منظور کیا یعنی
سور کا ہڈ امرت میں پھیرا گیا اور سور کے جھٹکے
کا گوشت علانیہ پکا کر مسمات لچھمی حاجن کو
کھلایا گیا - (مطلب کے واسطے انسان کیا کچھ
نہیں کرتا - افسوس ایسے اعتقاد پر شاید سمجھ
لیا ہوگا - کہ صرف توبہ سے اسلام پھر بدستور
ہو جائیگا) آنند وغیرہ کچھ نہیں پڑھایا گیا -
لچھمی کو ہدایت ہوئی کہ اگر عرصہ چھ ماہ تک
تیرا چال چلن گرنتھ صاحب کے انکول ہو گیا
تو آنند پڑھایا جائیگا - حقہ کا چھوڑنا جپ جی
کا پڑھنا اور ہندوؤں کے ہاتھ کا بھوجن کھانا
مسلمانوں سے قطعی پرہیز وغیرہ وغیرہ کی
تعلیم دیگئی ہے - آج سردار صاحب کا خاص
نوکر اس جگہہ آیا - بعد دریافت کرنے کے
معلوم ہوا کہ حقہ وغیرہ چھوڑ گیا - اور وضع
قطع سکھنیوں کی سی کیگئی - مشہور کیا گیا ہے - کہ
آنند پڑھایا گیا ہے - مگر ایسا نہیں ہوا - سچ ہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے

اردگرد کے سکھ بہہ خوشحال ہیں - کہ یہہ کام اچھا
ہوا - مگر سوارتھی ہندو اور کمینہ خیالات کے
لوگ ناراض ہیں -

آپکا داس
ستھرو داس ورما از پیر خورد
ضلع لودہانہ

کرنال

نقل رزولیوشن نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ مئی
در بارہ مطبوعہ چھٹی نمبر ۳ - لالہ ٹھاکر داس پلیڈر
ہوشیار پور

پریزیڈنٹ نے چھٹی نمبر ۳ کی بابت رزولیوشن
ذیل پیش کیا - اور بالاتفاق پاس ہوا - کہ موجودہ
آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی کارروائی قابل
اطمینان ہے - کسی جدید پرتی ندہی قایم کرنے
کی ضرورت نہیں ہے - اور جو وجوہات بابت
عدم اطمینانی موجودہ پرتی ندہی کے بیان
کیگئی ہیں - وہ بے بنیاد ہیں - اور لالہ ہنسراج
اور اُن کے ہم خیال ممبران کی طرف سے یہہ
ظاہر کیا جانا کہ وہ مانس کا پرچار نہیں کرتے
صریح غلط ہے - مانس بھوجن و پرچار کا لکھنا
اور دیگر مشہور باتوں کا چھپانا گویا سورج
پر خاک ڈالنا ہے - اور یہہ کہنا سدہانت
سے سرتھا بردوہ ہے - کہ مانس کو جائز سمجھنے
والا آریہ یا آریہ سبھاسد رہ سکتا ہے - اسکی
ایک ایک نقل آریہ اخبارات میں بغرض
اطلاع بھیجی جاوے -

رقم
نہال سنگھ پریزیڈنٹ و
اودھ رام اُپ منتری آریہ سماج کرنال

آریہ سماج امرت سر کی کارروائی

واقعہ یکم جون سنہ ۱۹۰۸ء آریہ مندر امرت سر
میں لالہ دیوی چند صاحب و شریمتی لبشندیوی
جی نے استری شکشا اور ودہواؤں کی حفاظت
اور خبرداری اور انکے ودہوا ہونے کے کارن
کی بابت موثر اور دلچسپ لکچر دیئے پہلے دیوی چند
صاحب نے چند الفاظ میں تمہید لکچر شروع
کی - اور پھر شریمتی لبشندیوی جی نے مضمون
لکھکر بہت خوبی اور اسلوبی سے بیان کیا -
فرمایا کہ استریوں کے ودہوا ہونے کا کارن
لڑکپن کی شادی ہے - ہم نہیں سمجھتے - کہ اس سے
کسقدر نقصانات ہماری سوسائٹی کی حالت پر
ہو رہے ہیں - آپنے کہا کہ جانوروں کے لیئے
ہسپتال بنائے جاتے ہیں - لڑکوں کے لیئے
مدرسہ اور مہا ودیالہ قایم ہوتے ہیں - مگر استریں
جو پرش کا ایک انگ ہیں - اُن کے لیئے کیا کیا
جاتا ہے - جواب نفی میں ملتا ہے - اور ہم زور
سے کہہ سکتے ہیں - کہ یہہ مرد بہت خود غرض اور
نخوت پسند ہیں - نہیں چاہتے کہ استریں انکی
سی ودوان ہوں - چند پرمانوں سے آپنے
ان ہر دو پکش کو اچھے طور پر سمجھایا اور بیان
کیا - کہا کہ سوامی جی مہاراج نے ہمکو گھور نندرا
سے جگاکر بتلایا ہے - کہ استریں برابر تعلیم کی مستحق
ہیں - پھر ہم کیوں اِن کو محروم کرتے ہیں
آپکی طرز تقریر بہت ہی موثر اور دلوں کو
نرم کرنے والی تھی - جس سے سنگدل بھی نرم
ہوگئے - اور عام حاضرین کی میلان طبع
استریوں کی دردشا پر زار زار رو رہی تھی -
حاضری پانچسو کے قریب تھی - بباعث گرمی
بہت صاحب واپس تشریف لیگئے شہر کے

وکلاء دفتروں کے ہیڈ کلارک اور منشی اور عام سا ہوکار لوگ بھی تھے۔ لکچر عمدگی اور خوبی سے سرانجام ہوا۔

(۲) آج واقعہ ۳ ماہ جون ۱۸۹۳ء کو آریہ سماج میں ہفتہ وار پرارتھنا اور اپاسنا ہوئی حاضری تقریباً ایک سو آدمی تھی۔ پنڈت دھرم چند صاحب پردھان نے اپاسنا کروائی اور بعد گائے جانے بھجنوں کے پنڈت صاحب موصوف نے ایک پرجوش لکچر پرتگیا پر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائی مت محمدی مت کی ترقی کا باعث صرف پرتگیا یعنی اقرار ہی تھا۔ محمدی مذہب نے اس لیے ترقی کی۔ کہ محمد صاحب نے پرتگیا کی تھی کہ میں مت بہشتی دنیا سے دور کرونگا۔ عیسیٰ نے پرتگیا کی تھی میں یہہ کہونگا کہ میں دنیا کے گناہ کا کفارہ ہونگا۔ ان ہر دو مذاہب نے اسی باعث سے ترقی کی کہ انکے بانی ایک اقرار کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ اور پورا کیا۔ مگر افسوس کہ ہماری سماجوں میں چند اشخاص نے اپنے اقرار سے گریز کرکے طرح طرح کی حیل و حجت سے آریہ سماجوں میں تفرقہ ڈلوایا۔ اور ایسی کاروائیاں کیں کہ کل قومیں نفرت کرتی ہیں۔ سخت ہیں کہ جو صاحب انہوں نے تن من دھن سے آریہ سماجوں میں کوشش کی ہے۔ برا بھلا کہتے ہیں۔ بعد بھجنوں کے سروس ختم ہوئی۔

(۳) ایک ٹریکٹ موسومہ ہالس پرچارک سبھا انارکلی لاہور کی اردو "مغالطہ دہی پرچارک" مولفہ پنڈت گوری شنکر صاحب شرما سابق آریہ اپدیشک ممالک مغربی و شمالی و حال ملازم ضلع جہاز پور ریاست ہوار جسکو آریہ سماج امرت سر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے۔ حاضرین جلسہ میں تقسیم کیگئی۔ اس ٹریکٹ میں ہالس پرچارکوں کی پالیسی باز اشتہار مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۹۳ء اخبار بھارت شبھ چنتک کا جواب نہایت خوبی سے پنڈت صاحب نے دیا ہے جس سے انکے بہت سے حالات معلوم ہوتے ہیں۔

آپ کا داس

موہن لال شرما ممبر آریہ سماج امرتسر

کارروائی آریہ دھرم (ہندوستان) پرچارک منڈلی جودھ پور

۲۹ مئی ۱۸۹۳ء کو ستھان آریہ دھرم ہندوستان پرچارک منڈلی میں معمولی ویاکھیان بموضوع اتیو اپکاری بہادری پر پنڈت لاجپت رائے کا ہوا۔ جس کا نوٹس پہلے ہم چھپا ہوا تمام شہر میں چسپاں کرچکے تھے۔ حاضری کی تعداد ان خاص بڑے بڑے لیکچروں سے بڑھکر تھی۔ جوکہ اکثر ہم نے اس شہر میں خاص موقعہ پر ہوتے دیکھے ہیں۔ سموار کو معمولی پرچار تھا اور ہون ہوا۔ اور ایکے پسچات بھجن ہوئے۔ اس کے پسچات لچھمن جی آریہ نے ایک فرش قیمتی چھ روپیہ اور ایک کرسی قیمتی چار روپیہ اس منڈلی کو نہایت ضرورت تھی دان دیئے کل دان قیمتی ۱۰ روپیہ کا ہوا۔ بعد ازاں امر سنگھ ورما نے سنو سمرتی کی پوتھی خریدنے کے واسطے سبھا سدوں کی سیوا میں نوید دن گیا۔ چونکہ ہم پہلے لیکھ نندہیں دان آچکا تھا۔ اسواسطے ورامر سنگھ ورما نے پوتھی مذکور کی پوری قیمت ادا کرنے کے واسطے دان دیئے۔ اور سنو سمرتی کی پوتھی خریدی گئی۔

واقعہ ۲۸ مئی ۱۸۹۳ء کو بوقت شام انتر نگ سبھا کا جلسہ تھا۔ عین وقت حساب کتاب انتر نگ سبھا کے روبرو پیش ہوا۔ کل آمدنی ۱۲ روپیہ اور کل خرچ قریباً ۱۳ روپیہ تھا۔ جو منظور ہوا۔ اور بعد ازاں جب وہ سامان جو لچھمن جی آریہ نے دان دیا۔ واسطے قیمت کے پیش تھا تو اسوقت سبھا کا ستھان کھلا دیکھ کر سردار نہال سنگھ جی اوورسیر جودھ پور انتر نگ سبھا میں تشریف لائے۔ سردار صاحب کو اس منڈلی کے ہمراہ کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ انکے ساتھ تھا اور ایک روپیہ ماہوار چندہ دیتے ہیں جو رقم کہ انہوں نے پانچ ماہ کے واسطے پیشگی داخل کردی ہوئی ہے۔ اب چونکہ اسوقت میز کی بڑی بھاری ضرورت تھی۔ اس کو تمام کرنے کے واسطے ایک میز معہ سفید کپڑا قیمتی ۵ روپیہ اس سبھا کو دان دیئے۔ علاوہ میز و کپڑے کے سردار نہال سنگھ جی نے ایک اخبار جسکا نام اخبار عام سوداگر ہے اور جسکی قیمت چھ ماہ کی پیشگی ادا کرچکے ہیں منڈلی نام دان دی۔ اور سردار صاحب نے آریہ سدھانت منڈلی کے نام جاری کروانے کا وعدہ کیا ہے۔ اسپر رتن لال جی شرما نے جو سفید کپڑا دان ہوا۔ اسکی رنگوائی کا دان اپنے ذمہ درج کرایا۔ اسوقت کل اس منڈلی میں ۲۸ ممبر درج رجسٹر ہیں اور آمدنی چندہ ۱۲ ماہوار ہے۔ اور حاضری ہر ایک ہفتہ کے جلسہ میں ۶۰ سے ۷۰ تک ہوتی ہے۔ امید ہے کہ اگر ست کا پرچار اس منڈلی میں اسی طرح برجاری رہا۔ تو تھوڑے ہی عرصہ کے درمیان اپنے اغراض کو پورا کریگی۔

کل آریہ سماجوں اور پرتی ندہی سبھاؤں کی

ہیں اس منڈلی کی پرارتھنا ہے - کہ جب کبھی کوئی عمدہ لکچرار آریہ پرش یا اپدیشک یا پنڈت لکچرار اپنے بھرمن یا دورے میں راجپوتانہ یا اجمیر میں تشریف لاوے - تو ضرور اس منڈلی میں درشن دیکر اس چھوٹے پودے کو ست روپی جل سے دیا آبپاشی سے تازگی بخشیں -

اگر کسی مہاشہ کو پنڈت گنیش رام جی سابق اپدیشک جودھ پور کا کچھ پتہ ہو تو وہ کرپا کر کے بذریعہ اخبار یا براہ راست سکرٹری منڈلی کو انکے پورے پتے سے اطلاع دیویں - تو منڈلی انکا دھنیواد دیگی -

ایڈیٹر - جہاں تک ہمکو معلوم ہے - پنڈت گنیش رام چندر جی ریاست بڑودہ میں اپدیشک کر رہے ہیں

راقم
آپکا شبھ چنتک
امر سنگھ ورما
منتری آریہ دھرم ہون پرچارک
منڈلی جودھ پور ماروار

آریہ سماج اور اسکے دھرم کی پیروی

धृतिक्षमादमोऽस्ते
यशौचमिन्द्रियनि
ग्रहः। धीर्विद्या
सत्यमक्रोधो दश
कं धर्मलक्षणम्॥

یعنی دھیرج - دوسرے کے اپرادھ پر چشم پوشی - من کو اپنے بس میں رکھنا - چوری نہ کرنا - صفائی یعنی شدھتا - اندریوں یعنی حواس خمسہ کو اپنے بس میں رکھنا - بدھی کا بڑھانا اور شدھ کرنا - ودیا حاصل کرنا - ستیہ اور اکرودھ یعنی غصہ کا نہ ہونا - یہہ دس دھرم کے نشانات ہیں - یہہ علامات منوجی نے دھرم کی موجودگی کے بیان فرمائے ہیں - اور یہہ علامات دو قسم لیے عالمگیر ہیں کہ جنکے راست ہونے سے کسی بہت امت موجودہ صفحہ ہستی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے - اور یہی علامات آریہ دھرم کے بھی مسلمہ طور پر مانے جاتے ہیں - یعنی جیسے کونین کا گن یعنی علامت بخار کی دوائی اور حرارت کی کمی ہے - ویسی ہی یہہ علامات جو اوپر بیان کیگئی ہیں دھرم کے واقعی موجودگی اور اثر کے علامات ہیں - خلاصہ یہہ ہے کہ جس شخص یا آریہ پرش میں یہہ علامات موجود ہونگی اسکی نسبت ہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ دھارمک پرش ہے اور سچے آریہ دھرم کا پیرو ہے - اور جس آریہ میں یہہ گن نہ پائے جاویں گے - اسکی نسبت نہیں کہا جا سکتا - کہ وہ آریہ دھرم کا پیرو ہے - یا دھارمک پرش ہے - اس اصول اور کسوٹی کو مد نظر رکھکر اگر ہمارے آریہ بھائیوں کی آزمائش کیجاوے - تو میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں - کہ وہ اس امتحان میں بہت برے طور پر ناکامیاب ہوتے نظر آتے ہیں اور اس ناکامیابی کا نمودار بلا شک و شبہ موقعہ جلسہ اینگلو ویدک کالج سوسائٹی پر بخوبی طور پر ہوا ہے - اور جو شرمناک کارروائی لاہور میں اس موقعہ پر ہمارے دھارمک اور آریہ بھائیوں کی طرف سے ایک دوسرے کی پرتی پورنک

لاپ عملی میں آئی ہے - اسنے عیاں کر دیا ہے کہ عموماً ممبران آریہ سماج میں دھرم کا لیش ماتر بھی نہیں پایا جاتا - اور دھرم کی ایک علامت بھی موجود نہیں ہے - کسی صاحب سے پوشیدہ نہیں کہ لاہور میں خصوصاً اور باقی شہروں میں عموماً جہاں جہاں آریہ سماجیں موجود ہیں - کل ممبران دو فرقوں میں منقسم ہو رہے ہیں - اور جن علامات دھرم کا اوپر ذکر کیا گیا وہ ستیہ وغیرہ علامات دھرم کو ایک دوسرے کے برتاؤ میں ہر دو فریق نے جواب دیدیا ہے - کسکی خاطر ؟ اپنے ذاتی چند روزہ جھگڑوں کی خاطر اور تھوڑی سی ناپائیدار دنیاوی ملکیت و جائیداد کی خاطر کہ جسکو انہوں نے بہت جانفشانیوں سے فائدہ عام کے واسطے اکٹھا اور مہیا کیا تھا - اور جس میں کسی کا ذاتی فائدہ مد نظر نہیں ہے - بڑے افسوس کا مقام ہے کہ چند سال گذرے کہ جب ایک آریہ دوسرے آریہ سے ملتا تھا تو اسوقت کہا جاتا تھا - کہ "نمستے کر کے ملنا مبارک ہو مبارک ہو -" اور اب بجائے اس کے ایسے موقعوں پر ہمکو مجبوراً یہہ کہنا پڑتا ہے - "دو سوٹے لیکے اور گالی لیکے اور حقارت سے گلے ملنا مبارک ہو مبارک ہو -" ببیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا ہماری یہہ خطرناک حالت اور اس طرح کا ایک دوسرے سے برتاؤ ان لوگوں پر کہ جنکو ہم اپنا پیرو بنانا چاہتے ہیں - اور جن پر آریہ دھرم کی فضیلت ظاہر کرنا چاہتے ہیں - کیا اثر پیدا ہوگا - اگر ہم کسی بیمار کو ایک سفید سی دوائی دیکر کہیں کہ یہہ کونین ہے - اور اسکے کھانے سے بجائے بخار دور ہونے کے اسکو دو گنا بخار چڑھ جاوے - تو وہ کیا یقین کریگا - کہ وہ دوائی کونین تھی - اسی طرح جب ہم لوگوں کو

جتلا دیں کہ ہمارا آریہ دہرم سچا ہے - اور وہ علامات جو دہرم کی موجودگی میں ہونی لازمی ہوں اُنمیں سے ایک بھی ہم میں نہ پایا جاوے - بلکہ اُسکے برخلاف علامات ظاہر ہوں تو کب امید ہو سکتی ہے - کہ وہ لوگ یقین کریں گے کہ ہمارا دہرم سچا ہے - اور قابل پیروی ہے -

اب اسمیں تو کلام نہیں ہو سکتا - کہ واقعی آریہ دہرم تو سچا ہے - کیونکہ زمانہ سابق کے کتب کے پڑہنے سے ثابت ہوتا ہے - کہ ہمارے رشی مہرشی اسی دہرم کے پیرو تھے اور اُن میں وہ علامات جو اوپر بیان کی جا چکی ہیں کما حقہ موجود تھیں - پس ایسی حالت میں یہہ تو نہیں کہا جا سکتا - کہ آریہ دہرم میں کوئی نقص ہے بیشک یہی ماننا پڑے گا - کہ ہم جو اپنے آپ کو دہارمک اور آریہ دہرم کا پیرو کار ظاہر کرتے ہیں - ہم واقعی اُس نسخہ کو استعمال نہیں کرتے اور یہہ اظہر من الشمس ہے - کہ ہماری اِس گئے گذرے خستہ حالت کا باعث ہماری خود غرضی - ہمارا فخر اور ہمارا اہنکار ہے - ایسی ہماری ایک دوسرے کے حقارت اور دشمنی کا باعث وہ چند صاحب ہیں کہ جنہوں نے اپنے دیگر چند بھائیوں میں چند کمزوریاں اور نقص معلوم کرکے جو شاید انمیں اپنے میں نہ تھیں - اگرچہ اور بہت سے نقص اُن میں واقعی موجود تھے - اُنکے مقابلہ میں ہرتی اور کہنا وغیرہ کو چھوڑ کر اہنکار میں آکر اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور اِس فخر میں آکر محبت برادرانہ سے وہ نقص دوسرے بھائیوں کو جتلانے پر کفایت نہ کی بلکہ اُن کو بڑے بڑے ناموں سے نامزد کرنا شروع کیا اور لوگوں میں اپنی فضیلت اور اُنکی مذمت

ظاہر کرنے لگے - گویا اصلمیں تو اُنہوں نے دھرم بھاؤ کو چھوڑ دیا - مگر سمجھنے یہہ لگے کہ ہم بڑے دہارمک ہیں اور ملک کے بڑے خیر خواہ ہیں - اور ادہر سے دوسرے فریق نے بھی اپنے دہرم بھاؤ کو چھوڑ کر اور اُنکی طعنہ زنی سے سُدہار کا سبق نہ لیکر بجائے اسکے انسانی کمزوری میں پہنسکر اور ضد میں آکر دہرم کے معاملہ میں کھینچ تان سے کام لینا شروع کیا - اور اُس ہردو فریق کے دھرم کو چھوڑ کر فخر اور ضد کے شرن لینے کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ آجکل ہم ناشونت اور ناچیز مٹی کے ڈہیروں کی خاطر اپنا دہرم بھاؤ اور اہنسا پرمو دہرمہ کے مسئلہ کی پیروی کرکے ایک دوسرے کا سر توڑنے پر آمادہ ہیں - اور سوامی جی کے اِس سدہانت کے کہ اگر یہہ آپسمیں کوئی فساد برپا ہو تو آپنے میں سے ہی ایک نیائے سبہا مقرر کرکے فیصلہ کرا لینا چاہیئے پوری پوری پیروی کر رہے ہیں - بڑے افسوس کا مقام ہے - کہ قریباً دو سال سے جھگڑا جاری ہے اور دونوں طرف عالم و فاضل اور دور اندیش موجود ہیں مگر ابتک کوئی تجویز نہیں ہوئی کہ چند منصف مقرر کرکے اول تو تنازعہ باہمی کو اور اگر یہہ ممکن نہو تو تنازعہ نسبت جائداد متنازعہ کا فیصلہ کرکے اپنے اپنے کام میں اور سُدہار اور دہرم اوپدیش میں مصروف ہوں - اب چونکہ خرابی اِس حد تک بڑہ گئی ہے - کہ اگر اب بھی اِس کا انتظام نہ کیا جاوے - تو آریہ دہرم چند سے یوم میں خاک میں ملجاویگا - اور چونکہ ایسی حالت میں بالفعل یہہ امید نہیں پڑتی کہ دونو فریق آپسمیں سابق میل ملاپ جاری

کردیں - اگرچہ یہہ بات ناممکن نہیں ہے تاہم واسطے رفاہ عام نسبت جائداد ہیں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ نصف جائداد از قسم سماج مندر و فنڈ ہائے متعلقہ سماج لاہور نصفا نصف ہردو سماجہائے لاہور تقسیم کرلیں - اور ایک دو منصف مقرر کرکے طریقہ تعلیم مقررہ فیصلہ کرلیں - اور کالج کمیٹی بھی وچھو والی سماج و انارکلی سماج کو نصفا نصف حق قایم مقامی دیا جاوے - یا جسقدر روپیہ سماج مندر کے نام سے درج کتب کالج کمیٹی ہے - اُسمیں سے ممبران سماج ہردو کا ذاتی چندہ علیحدہ کرکے باقی روپیہ کا نصف نصف ہر سماج کو دیا جاوے - اور ذاتی چندہ ممبران مذکور میں جمع کرکے جو تعداد ہر ایک سماج کی قایم ہو سکے - بموجب قایم مقام مینجنگ کمیٹی میں جاویں - اور آئندہ جلسہ سوسائیٹی میں برابر تعداد ممبران اگر کمیٹی ہر سماج کو اختیار شمولیت دیا جاوے - تاکہ آئندہ تنازعہ نہ بڑہے - اور ہر سماج اپنے اپنے کام میں مصروف ہو -

اِس تجویز کی ایک ایک نقل سکرٹریان ہردو سماج کی خدمت میں بھیجی گئی ہے - اور اُن سے التماس کیگئی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی انترنگ سبھاؤں میں پیش کرکے اپنی رضامندی ظاہر کرنے کی کوشش کریں - اور دیگر سماج ہائے کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ اگر مناسب ہو - اور وہ اِس تجویز سے متفق ہوں - تو اپنی سماج ہائے کا اتفاق اور رضامندی ظاہر کریں - اور ہردو سماج لاہور کی خدمت میں یکزبان ہوکر التماس کریں کہ اِس طرح فیصلہ کرلیں -

راقم

چیتن آنند پلیڈر ملتان

کنیا مہاودیالہ جالندھر

پورب پکشی ہیں سمجھاتا ہے۔ کہ ابھی تک وقت نہیں آیا۔ مہاودیالہ کے لیئے کنیائیں کہاں سے آئینگی۔ اس لیئے کچھ دیر اور ٹھہر جاؤ۔ ہم پوچھتے ہیں جس وقت لاہور میں گورنمنٹ کالج استھاپت ہوا تھا۔ اسوقت کتنے ودیارتھی شامل ہوئے تھے۔ ۱۸۷۰ء کی وارشک رپورٹ کے پاٹھ سے ودت ہوتا ہے کہ لاہور کالج میں کیول بارہ ودیارتھی تھے۔ جنکی اوسط حاضری آٹھ سے نہ بڑھی۔ پرنتو ودیارتھی کو سکشا دینے کا وارشک خرچ ۱۲۱۵ روپیہ پڑتا تھا اور نہات لائق پرنسپل ایک سو روپیہ ماہوار اور کل پنجاب بھر کی پریکشا کا پرنام نکمت تھا۔

سن	فسٹ آرٹس امیدوار	فسٹ آرٹس پاس	انٹرنس امیدوار	انٹرنس پاس
۹۱-۹۲	۰	۰	۱۰	۵
۹۲-۹۳	۰	۰	۱۲	۸
۹۳-۹۴	۰	۰	۳۵	۲۵
۹۴-۹۵	۰	۰	۴۳	۳۱
۹۵-۹۶	۲۰	۱۰	۷۵	۲۳

گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۸۹۶ء میں فسٹ آرٹس میں ۲۸ میں سے صرف ۴ پاس ہوئے۔ اس نتیجہ پر بھی گورنمنٹ کی طرف سے ۳۴ ہائی سکول تھے۔ جبکہ ... کی گنتا سے یدی اگلے سال کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو انچریہ ہوتا ہے۔ صرف گورنمنٹ کالج میں ۱۲۱ ودیارتھی داخل ہیں۔ اس کالج میں پرتی ودیارتھی کی سکشا کا وارشک خرچ ۲۱۷ روپیہ ہے۔ اور نہات لائق ۱۸ ماہوار۔ ۱۸۹۶ء میں اس کالج کے امتحانات کا من لکھت پرنام تھا۔ فسٹ آرٹس اسٹوڈنٹ ۳۵۔ پاس ۲۵ بی اے امیدوار ۲۲ پاس ۱۶ ایم اے ۷ پاس ۵ ۱۸۹۳ء میں پنجاب کے ۹۲ ودیارتھیوں نے انٹرنس پاس کیا اب ہم پورب پکشی سے پوچھتے ہیں کہ جب ابتدا میں پرش سکشا کا بھی یہی حال تھا۔ اور کہ اتنے تھوڑے ودیارتھیوں کے ہوتے ہوئے بھی گورنمنٹ اتنا خرچ کرتی تھی۔ تو بیچاری کنیاؤں نے کیا قصور کیا ہے۔ کہ ان کے لیئے ایک مہاودیالہ بھی نہ بنے۔ یدی سرکاری امتحانات پر ہی اندازہ لگاتا ہے۔ تو اس سال ۵۰ کنیائیں مڈل پریکشا میں پاس ہوئی ہیں۔ انچرج ہے کہ گذشتہ سال میں صرف ۳۱ انٹرنس پاس شدہ ودیارتھیوں کے لیئے پنجاب میں تین کالج ہوں اور ۵۰ کنیاؤں کے لیئے ایک مہاودیالہ بھی نہ ہو۔ سرکار فی ودیارتھی کے لیئے ایک سو روپیہ ماہوار خرچ اٹھائی رہی ہے۔ تب کہیں یہہ ترقی ہوئی ہے۔ اور ہمارے پورب پکشی گھبرا رہے ہیں۔ کہ کنیائیں تھوڑی ہیں۔ خرچ کے لحاظ سے نتیجہ ترپتی ذرا ایک نہ ہوگا۔ ہمارا تو سدہانت یہہ ہے کہ یدی سو روپیہ ماہوار فی کنیا کے حساب سے خرچ کرکے ہم سال میں دس پانچ ودوشی کنیائیں بھی بنا دیں گے۔ تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارا اودیوگ پھل ہوا جتنا دھن۔ جتنا پریشرم۔ پرش سکشا میں لگتا ہے۔ اس سے آدھا بھی یدی استری سکشا پر لگتا تو استریوں کی ایسی ادھوگتی نہ ہوتی۔ انکے تر سکشت رہنے کا کچھ کارن ہمارا ان کے لیئے ادیوگ اور پربندھ نہ کرنا ہے۔ سرکاری رپورٹیں اسبات کی ساکشی ہیں کہ کنیاؤں کو خرچ کا مشکل سے بیسواں حصہ بھی نہیں ملتا۔ جب یہہ حالت ہے۔ تو پھر عمدہ نتائج کیسے نکل سکتے ہیں۔ اب سرکار تو استری سکشا کی سہایتا کرنے سے رہی۔ اسکے پاس اتنا دھن نہیں۔ کیونکہ تعلیم کی ساری فنڈ پرش اڑا جاتے ہیں۔ اور نہیں استری سکشا کا سوال سرکار کے ہاتھ میں دینا چاہیئے۔ اس لیئے ہر حالت میں استری سکشا کا کام ہمارے ذمہ ہے۔ اور یدی اس کام کے پورا کرنے میں ہم نے پکشپات سے کام لیا۔ یا آلسا کی۔ تو ہم دیش دھرم اور ایشور سب کے گنہگار ہیں۔ اور یدی ہم آگے نہ بڑھے۔ تو سو برس کو بھی یہی حالت رہیگی اور اسوقت بھی پورب پکشی جنم دھارن کرکے سنتیہ کریں گے۔ کہ ابھی سمے نہیں۔ تات پرج یہہ ہے۔ کہ آر سب میں ایسی پرکار کی ہتیا؟ دور سوال یکھیاں سد یودی جاتی ہیں۔ ایسے کاموں میں بگھن ڈالنے والے پرش اس سمے نہیں ہیں پہلے بھی ہوتے آئے ہیں اور آگے کو بھی ہونگے۔ (دیوراج)

آریہ کنیا پاٹھشالا جالندھر کے تقسیم انعام کی سالانہ جلسہ کا سمبھاگ

سنیچروار ۳۰ جون ۱۸۹۶ء پراتہ کال ۷ بجے سے ۸ بجے تک ہون بھجن

اور بھوجن کال برتی بھوجن (شالہ کے استھان میں)

سائنکال ۵ سے ۶ تک استالہ مندر (صرف استریوں کے لیئے) لالہ رچی رام

لالہ شبداس شاہ رگ	[illegible]	بابت بھکشا	[illegible]
سکریٹری آریہ سماج جالندھر	[illegible]	آریہ سماج لودہانہ	[illegible]
بابت پنڈت رام بہاری		لالہ جیھو رام طالب علم جالندھر	[illegible]
آریہ سماج گجرات رقم الشب	[illegible]	ڈاکٹر بھیولال بنارس	[illegible]
لالہ امرالال بستی مشیخ	[illegible]	لالہ گوکل چند کپورتھلہ	[illegible]
سونت پنڈت ندھی رام فیروزہ ریاست پٹیالہ		بوڑدران جالندھر	[illegible]

پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور سائنس کے تجربات اور چمتکار دکھلائیں گے۔ ساڑھے آٹھ بجے سے ۱۰ بجے تک سماج مندر میں لالہ رچی رام سائنس کے تجربات دکھائیں گے۔ سب صاحبان مدعو ہیں (داخلہ ٹکٹ فری ہوگا)

آئیتوار بکرم جولائی سنہ ۹۲ء ۲ بجے تا کال سماج مندر میں

۶ — ۷ پانچون بھجن

۷ — ۷½ تک اوپاسنا و اوپدیش (لالہ منشی رام)

۷½ سے ۸ بجے تک پاٹ شالا کی کنیاؤں کے بھجن۔

۸ سے ۸½ تک پاٹ شالا کی رپورٹ

۸½ سے (۸ — ۴۰) تک کنیاؤں کا وید پاٹھ

(۸ — ۴۰) — (۹ — ۴۰) تک تقسیم انعام و پردھان مہاشے کا اوپدیش۔

(۹ — ۴۰) — (۱۰ — ۲۰) تک کنیاؤں کی بنائی ہوئی چیزوں کی فروخت

(سائینگ کال سماج مندر میں)

۵ — ۵½ تک بھجن آدی

۵½ — ۶ تک اوپاسنا و اوپدیشوں کی کتھا۔

۶ — ۷ تک بچہ استری شکشا۔ (ماسٹر آتما رام)

رات کو ۹ بجے سماج مندر میں میجک لینٹرن کا تماشہ ہوگا۔ ونیز طلباء کالج ڈیسر نائیٹ ڈریم کا ناٹک دکھائیں گے۔ شکشا سمبندھی ہوئی ایک نقل بھی ہوگی۔ (داخلہ بذریعہ ٹکٹ)

پہلا درجہ [illegible] دوسرا [illegible] تیسرا [illegible]

(نوٹ) دو یا زیادہ کے لئے ٹکٹ معاف۔ یہ آمدنی شالا فنڈ میں داخل ہوگی۔

رسید زر کنیا مہا ودیالہ جالندھر بابت ماہ جنوری تا نہایت اخیر مئی سنہ ۹۲ء

لالہ امر ناتھ بستی شیخ	[illegible]	سردار گوپال سنگھ امرتسر	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج وزیر آباد رقم آمدہ	[illegible]	پنڈت شور مندر بالا	[illegible]
منتری آریہ سماج سیوتی چھرہ	[illegible]	لالہ منوہر لال ...	[illegible]
ڈاکٹر سیتا رام پشاور رقم آمدہ	[illegible]	آریہ سماج ... رقم آمدہ	[illegible]
بابو گردھاری لال نائب تحصیلدار	[illegible]	آریہ سماج ڈیرہ اسماعیل خان رقم آمدہ	[illegible]
آریہ سماج جھنگ	[illegible]	...	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج پشاور	[illegible]	طلباء روڑکی معرفت لالہ ...	[illegible]

آریہ سماج ڈیرہ اسماعیل خان [illegible] لالہ نرائن داس وان پرستھ [illegible]
آریہ سماج گوجرانوالہ معرفت لالہ ... [illegible] میزان کل [illegible]
صاحب [illegible] دیوراج سکرٹری آریہ سماج جالندھر [illegible]

رسید زر پاٹھ شالا جالندھر از ابتدائی ۱۲ جنوری سنہ ۹۲ء تا نہایت اخیر مئی سنہ ۹۲ء سوائے چندہ ماہواری

لالہ منشی رام پلیڈر جالندھر	[illegible]	لالہ گردھاری لال ہیڈ ماسٹر ...	[illegible]
وان پرستھ بارہ روم	[illegible]	لالہ لکھمی ... جالندھر	[illegible]
آریہ سماج سیالکوٹ	[illegible]	پنڈت دیوی چند پلیڈر جالندھر	[illegible]
دھرم پتنی بابو ... معرفت بخشی	[illegible]	سنجرآ آٹا فنڈ	[illegible]
گوکل چند ایبٹ آباد	[illegible]	لالہ دیوراج ساہوکار جالندھر	[illegible]
بخشی گوپال داس ...	[illegible]	بابو مدن گوپال پلیڈر جالندھر	[illegible]
لالہ کرم چند طالب علم	[illegible]	لالہ منشی رام پلیڈر بابت ...	[illegible]
راعکھیار جھونجے	[illegible]	چھپوائی رسیدات	[illegible]
سنجرآ آٹا فنڈ	[illegible]	بابو ... جالندھر	[illegible]
گپت دان	[illegible]	لالہ امر ناتھ بستی شیخ	[illegible]
وان پرستھ بارہ روم جالندھر	[illegible]	لالہ دیوراج ساہوکار جالندھر	[illegible]
بارہ روم جالندھر	[illegible]	پنڈت ... رائے جالندھر	[illegible]

باقی [illegible]

لوکل آتوار کو منش سماج مندر میں پنڈت ... جی نے بعد پرارتھنا کے گوید ... ہوا کا سبھا کی۔ اسکے بعد لالہ دیوراج جی نے ایک اوپدیش دیا۔ شہر میں دو تین عورات کے عیسائی ہو جانے کی افواہ سنکر آریہ سماج جالندھر نے شہر کے معزز روساء کو بلا کر ایک جنرل میٹنگ ہندو اور مسلمانوں کی بھیجی ایک سب کمیٹی قائم کی کہ عیسائیوں کے نقصہ سے اپنے نونہال پودوں کو بچانے کے لئے تجویزیں سوچیں۔ امید ہے کہ ہمارے پرجوش ممبران اس کام میں معمول سے بڑھکر سرگرمی دکھلائینگے۔ بے شک شہر میں جو مشن گرلز سکول ہیں ان میں ہمارے ہندو اور مسلمان بھائیوں کی لڑکیوں کو تعلیم پانا سخت مضر ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے قومی سکول جاری کریں۔ آریہ سماج کی طرف سے تو ایک گرلز سکول قائم ہے۔ جہاں کے طریقہ تعلیم کے کورس کو ملاحظہ فرما کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم کی تعلیم کس خوش اسلوبی سے دیجاتی ہے۔ گرمی کا زور ہے۔ تا حال موسم اچھا ہے۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع دیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر پنجشنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و بیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اور

زیب ایسی دفتر یا عالیشان کیفیت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ [illegible] مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت [illegible] پولیٹکل [illegible] کی نادر خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ و بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ وغیرہ [illegible] کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بانو[illegible] رضا [illegible] اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحبان سے یکساں یعنی [illegible] اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے [illegible] عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر کشن سروپ [illegible] اخبار انیس ہند [illegible]

کرشن ست درپن

اگر آپ عیسائی صاحبان کے مذہب کا سچا منظر دیکھنا ہو تو ضرور ملاحظہ فرمایئے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کی تحقیق مذہب کی [illegible] ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح [illegible]۔ حضرت مسیح کی [illegible]۔ حضرت مسیح کی [illegible]۔ حضرت مسیح کی [illegible] کام کیا۔ حضرت مسیح [illegible]۔ [illegible] حضرت مسیح کے [illegible]۔ [illegible] بائبل کا خدا [illegible]۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ [illegible] دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ [illegible] عیسائی صاحبان کی [illegible]۔ عیسائی صاحبان کی [illegible] اور [illegible] عیسائی صاحبوں کے [illegible] بائبل کی تحقیقات۔ [illegible] حضرت عیسیٰ کی کتاب [illegible] حضرت سلیمان کی کتاب۔ [illegible] کی کتاب۔ [illegible] عیسوی [illegible] کے چند تاریخی اختلاف۔ [illegible]

حضرت مسیح کا [illegible] جو ہمیں قوم کو [illegible] اصل [illegible] یعنی [illegible] کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت [illegible] کے ساتھ مطبع دیا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور [illegible] فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ [illegible] کتاب [illegible] قیمت صرف [illegible] آنہ [illegible] خریدنے [illegible] صاحبوں کو خریداری منظور ہو [illegible] نایاب [illegible]۔ المشتہر کشن سروپ [illegible] مطبع دیا درپن میرٹھ

سیاہی تحریر کاپی

اگر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی باوجود [illegible] کی فروخت [illegible] نہیں ہوتی [illegible] اور [illegible] کاپی [illegible] سیاہی [illegible] میں [illegible] سبب [illegible] سیاہی [illegible] [illegible] سیاہی کاپی [illegible] المشتہر مطبع دیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے جس میں [illegible] کے مفصل حالات [illegible] باغ لگانے اور [illegible] حفاظت کرنے [illegible] عجیب [illegible] کوئی بات [illegible]

ملاحظہ اس کتاب کی [illegible] کا ہندوستانی [illegible] استعمال پھل پھول [illegible] مضامین اس کے [illegible] بڑی بڑی کتابوں سے [illegible] اور معزز صاحبان [illegible] عمدہ [illegible] اور کتاب نہایت [illegible] ہے قیمت صرف [illegible]

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت
(۲) پھول کے [illegible] درخت
(۳) پھول کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے [illegible] درخت
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]
(۷) [illegible]
(۸) [illegible]
(۹) [illegible] درخت
(۱۰) [illegible] کے درخت
(۱۱) [illegible] درخت
(۱۲) [illegible]
(۱۳) درختان [illegible]
(۱۴) [illegible]
(۱۵) [illegible] درخت
(۱۶) [illegible]

المشتہر کشن [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

[illegible]

المشتہر [illegible]

انعام　　انعام

جس شخص نے کسی سرمہ کو ہمارے سرمہ کے سبب کے جو بجائے فائدہ کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے اُسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو بیکیں داخل کیا گیا ہے

ممیری کا سرمہ

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ سیکل انسپکٹر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جاعل ممیری سرمہ اور خالص ہیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پانی اترنا ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اندیشہ نہ ہو۔ بڑے بڑے انگریز اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ عطا فرمائے ہیں۔ بدرخواست کرنے پر نقل ارسال ہو سکیگی۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے بیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ہیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ہیرہ [illegible] روپیہ [illegible] ممیری سرمہ فی تولہ [illegible] ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر [illegible] بمقام ٹھانہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب۔

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے ممیری سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible] سپرنٹنڈنٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
جناب ڈاکٹر پنڈت [illegible] بخش صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
جناب رائے بہادر ڈاکٹر [illegible] لال صاحب [illegible] ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
جناب ڈاکٹر سردار [illegible] سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔
جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفا خانہ [illegible] نمبر ۲ مقام [illegible]۔
جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر [illegible] ریاست بہاولپور۔
جناب ڈاکٹر سید [illegible] شاہ صاحب شفا خانہ [illegible] مقام عدن ملک عرب۔
جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفا خانہ مقام [illegible] ملک مغربی و شمالی۔
جناب ڈاکٹر [illegible] لال صاحب انچارج شفا خانہ [illegible] ریاست جموں۔
جناب ڈاکٹر [illegible] لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفا خانہ مقام [illegible] ریاست [illegible]۔

جناب حکیم [illegible] صاحب [illegible] میونسپل کمیٹی [illegible] مقام [illegible]۔
جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر شفا خانہ [illegible] علاقہ [illegible]۔
جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible]
جناب سردار [illegible] خان صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر۔
جناب [illegible] صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔
جناب [illegible] صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام [illegible]۔

پانچ ہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیری کے سرمہ کے سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار ۵۰۰۰ روپیہ کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مورخہ ۱۹ فروری [illegible] کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام [illegible] کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اخبار

اودیش

ست دھرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں پیشگی

بکاؤ پستکیں

جو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں۔ اکٹھی خرید نے والوں کو مناسب رعایت ہوگی

ورن بیوستھا - اردو مصنفہ بابو نشی رام صاحب قیمت بلا محصول ۲؍ اسمیں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔

استری سُدھار مصنفہ بابو نشی رام صاحب استری سدھار کے لئے نہایت ضروری پستک ہے ۳؍

پردوار میں آنند مصنفہ تخبنی گوپال داس صاحب قیمت ۳ پائی - اسمیں کہانی کے طور پر درشایا گیا ہے - کہ پردار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے۔

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ یہ شاستر ارتھ مابین سوامی پورنانند اور پورانک پنڈتان کے ہوا تھا۔ مولفہ لالہ سواپا رام صاحب مختار ۱؍

جیون چرتر بھگت پورن قیمت ۱؍ اسمیں بھگت پورن کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے اسمیں حقیقت دہرمی کے اصل حالات درج ہیں قیمت ۵؍

پراتھنا پستک ایشور کی پراتھنا او پاسنا قیمت ۱؍ اپضا ناگری ۲؍

ایک دردناک نظارہ قیمت ۲؍ اسمیں یاترا کے طور پر استری سکشا کی ضرورت ظاہر کی ہے

میتری کی پراتھنا پتا سے یہ بھجن نہایت رقت آمیز ہے قیمت ۲؍

ہنس نشید ھ بابا دل بجواب رسالہ ہنس پر چار نمبر ا قیمت ۱؍ **ایضا بار دوم** قیمت ۲؍ مصنف نے بڑی قابل داد تحقیقات کی ہے۔

مسئلہ نیوگ پر پادری آئی ڈیس کے اعتراضات کے جواب مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۱؍ اسکی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

آریہ سماج میں شانتی سیلا کا اصلی اوپاد - اور پتا جی کا سچا درشن۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ۱؍

امرت برشا قیمت ۲؍ **رویراگ سبحا ولی** قیمت ۱؍ **حصہ دوم** قیمت - ان بھجن پستکوں میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل **بھجن آنند** قیمت ۱؍ بھجنوں کے ساتھ انکا ساز اور سر تال لکھا گیا ہے **راہ نجات** مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۱؍ جواب عدم نجات آریہ۔

ساینچ کو آنچ نہیں - ایک کالیسیہ کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۱؍ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔

فیوچر آف دی آریہ سماج مصنفہ بابو نشی رام انگریزی قیمت ۱؍ **تکذیب براہین احمدیہ** ۲؍

گربھ سے ست ورن ۲؍ **دھرم شاولی** اردو - اسمیں پانچ اخلاقی رتن ہیں قیمت ۲؍ مصنفہ لالہ دیو راج - **سدا سکھ** کا جیون چرتر - **ستیہ است پرکاش** مصنفہ اسٹر لیہ حصہ دوم چھپ رہی

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات

[illegible]	بیسیوں امراض مثلاً ... جگر ... دماغ ... وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی
[illegible]	ایک استعمال سے بلا شبہ ... وقت آنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چھوٹا نہیں دو شیشہ قیمت چار روپیہ
[illegible]	... گنٹھیا درد ریح جبن۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ بال ... کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱ے
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو۔ گوشت خورہ وغیرہ کی خرابیاں۔ دانت نکلتے ہیں قیمت فی تولہ ایک روپیہ
[illegible]	کمزوری بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا پھولا۔ شبکوری کی بیماری سے ... دور کرتا ہے۔ فی شیشی ۱ے
[illegible]	بار بار پیشاب کی آمد۔ تشنگی۔ لاغری۔ بےچینی۔ معدہ خرابی جگر۔ پیدائش السکریہ کا زیل ... فی تولہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ درد گردہ پتھری خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ... درجن ...
[illegible]	مسوں کا درد۔ جریان خون ریشی ہو یا بادی ... میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت .... دو روپیہ
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف ... نشہ چھڑا سکتا ہے قیمت فی تولہ ... ...
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم ہیں ... پھنسی۔ ... ہر قسم ... کو ختم کرتا ہے ...
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ ... کی ضرورت نہیں۔ ...
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض بےچینی۔ ... سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہوں۔ درست کرکے لطف دکھلاتا ہے۔ فی تولہ ...
کتنے ...	قوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش وغیرہ

[illegible]

ڈاکٹر بربن کی بنائی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی گئی مگر کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی ادمات گرنے سے انھیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵ عدد ...

عرق کافور سعیدہ کی خاصیت و تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ... بہت ... مریضوں میں سے ۹۰ کو فوراً ہی آرام ہو جاتا ہے اس کا ایک شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

الفشاقہر ڈاکٹر گوپال لال بربن

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر بربن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ... ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالہ انبالہ

خاکسار نے ... کو مدنظر رکھ کر ... صحت کے لیے آریہ اوشدالہ کا ایک ... بھائیوں کی خدمت میں پیش کر دیا ہے جو صاحب اپنا علاج معالجہ ... دیسی ... نجات سے کرانا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی ... دوا ... کے آزمائے ہوئے ہیں ... سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ ... خیال ...

اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں۔ مگر یہ کہ دماغ میں سرور ... دوائی ... آتا ہے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ... بیماری ...

ہماری اکسیر ... دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا پھولا دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ جبن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید ... سیاہ ۱۲

گوشت ولی دیدی ... معجون قوت باہ و دور ضعف ... کے لیے ... مفید ہے جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان۔ کمزوری دماغ سستی۔ ... جو لوگ خلاف قدرت اپنے ... کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ...

ضعف جگر یہ شربت دوائی ضعف جگر کو جڑ سے ... دل کا دھڑکنا سانس کا پھولنا ... ٹانگوں کا ... وغیرہ علامتیں ... ۱۲ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ... **نارو دوا** کی دوا۔ ۱۲ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے نارو خواہ کسی قدر پرانا ہو۔ قیمت فی بکس ...

سوزاک کی دوا۔ سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیۃً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی ... **سوزاک و آتشک کی دوا۔** جو اکٹھا ہو۔ اس کے لیے فائدہ بخش دوا ... تیار کی ہے۔ فی ڈبی ...

آتشک کی گولیاں اس کے کھانے سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک ... خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی ...

... ضعف معدہ ترش ڈکار۔ اسہال ... بھوک ... نفخ شکم ... کی ایک ڈبی کافی ہے۔ فی ڈبی ...

لقوہ کی گولیاں ایجاد ہیں کامل آرام دینے والی فی بکس ... **قوبا کی دوا۔** ... ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ... درخواستیں ... پر آویں۔ المشتہر ...

[illegible]

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۲ ہاڑ سمت ۱۹۸۱ بکرمی مطابق ۱۵ جون ۱۹۲۴ء جالندھر شہر | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

سچی ستوتی پرارتھنا اور اپاسنا سلسلہ کیسے شروع کیا ہے؟ (پچھلے صفحہ سے آگے)

"ایک رشی کسی ستھان میں کبھی کسی ستھان میں وِچار کیا کرتے تھے۔ اور ان منتروں کو بنایا کرتے تھے۔ جن سے پرجا کا ہت ہو۔ اگر انہیں دیش انتر میں جانا پڑے تو بھی وہ اپنے جیون کو نہیں چھوڑتے تھے۔ وہ دیشانتروں میں بھرمن کرتے رہتے۔ جہاں تہاں جا کر ویدش کرتے جن سے پرجا کا ہت ہو۔ ایک دن انیک رشی ہمالین پربت پر اکٹھے ہوئے اور اس نے یہ وچار کیا کہ منشیوں کو ادھیا تمک۔ آدھی بھوتک اور آدھی دَیوک دکھوں سے دکھی پاتے ہیں ہم کو چاہئے کہ پرارتھنوں کے گن اور بھاؤں کو جان کر سب دکھوں کو دور کرنے کا جتن کریں اس لئے انہوں نے اندر سے جو اس سمئے ہی اس ودیا میں نپن تھا پرارتھنا ودیا کو سیکھنا چاہا۔ یعنی پرارتھنا بھی ہے؟ اس پرارتھنا ودیا کا مکھیہ گیان سول بھر میں نام کوئی رشی تھا اسکا شش پرجاپتی نام رشی ہوا۔ اور اس نے اشوی کمار کو اس ودیا کا اپدیش کیا اشوی کمار نے اندر کو شش بنایا۔ اسلئے ہم کہا یہ کیا کرتے ہیں کہ اس ودیا کا ایک گیان سول بر تھا۔ اندر کے پاس ان رشیوں نے بھردواج کو بھیجا اور اُسے سیکھ کر انیک رشیوں کو سکھایا۔

پیچھے سے انیک چکتسالہ (ہسپتال) بن گئے اب یدی ہم یہ کہنا چاہیں کہ انہوں نے کس پرکار سے پرشرم کر کے جنگلوں کے بھید جانے ہیں۔ کتنے پرکار جنگلوں کو وہ جانتے تھے تو تو اتینت ہی ہمکو کٹھن ہو گا۔ کہ ہم ان جنگلوں کے نام اس ہندی بھاشا میں بتا سکیں۔

وہ سچی پرارتھنا خواہش ہی ہے جسکو دھارن کر کے وردھمان سے لے انگریز پہنچ ہوئے کہ اچھا تسکی ہے" اپنی منو کامنا کے پورن کرنے کیلئے تکلیفیں جھیلتے اور نانا پرکار کے دکھ سہن کرتے ہوئے سن کی سچی خواہش کی ترپتی کرتے ہیں۔ ہمارے رشی بھی اپنے زمانہ میں ان کے سادھن تھے۔ دیکھئے بھگوان چرک کہتے ہیں

" ہاہلیک (بلخ)۔ پلو (پہلوی فارس کا نام) چین۔ سولیک۔ یون۔ (یونان)۔ اوھیک دیش (تبت اور تاتار) کے رہنے والے اور گیہوں۔ انگور کو کھا کر گذران کرتے ہیں۔ اس سے اُن کو یہ بھوجن ادھک ہت ہے یہ یُدھ شاستر ودیا میں اتینت چتر ہیں۔ اور شلپ کلا آدی کو اچھے پرکار جانتے ہیں"

(صفحہ ۴۸ منشی لال کے اردو رسالہ کا دیکھو)

کیا ہم ان پرشار رشیوں کی پرارتھنا کو سچی کہیں یا موجودہ لوگوں کی پرارتھنا کو جو گھر کے اندر ہی بیٹھ کر یہ چاہتے ہیں کہ سب پدارتھوں کو منتروں کے اوچارن کرنے سے پراپت کرنا چاہتے ہیں۔

سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ منتر جپ کرنے سے یدی سدھی ہوتی تو پہلے منتر جپنے والا کا مکھیہ ہی دگدہ ہو جاتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شبد اوچارنے یا مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۹۶ رگوید کے منتر کا حوالہ دیکر سوامی جی فرماتے ہیں۔ کہ ویدوں کے مکھیہ مطلب ایشور کو جو نہیں جانتا وہ رگوید آدی سے کیا کچھ سکھ کو پراپت ہو سکتا ہے۔"

پس اگر کوئی پرارتھنا کے ان منتروں کے اشارہ کو سمجھ کر ان پدارتھوں کی پراپتی کی اچھیا نہیں کرتا۔ اسکے لئے پرارتھنا کیا کر سکتی ہے؟

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ سندھیا میں جو ام داگنیاوک۔ پرانہ پرانہ انیا دی منتر لکھے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم ایشور سے کہیں کہ ہماری اندریاں درڑھ رہیں تو یہ ضرور بلوان رہینگی۔ اور یہی پرارتھنا ہے۔ انکا یہ وہم غلط ہے۔ اس منتر کے پریوگ سے مطلب یہ ہے کہ سندھیا کرنیوالا پہلے شریر کی اروگتا کا خیال دلمیں دھارن کرے۔ اور اگر وہ روزمرہ دلمیں یہ اچھیا دھارن کرتا ہے کہ میں کبھی بیمار نہ پڑوں تو سپا درگرہی وہ اچھیا کو ظہور میں لائیگا۔ اور بیماری سے بچیگا۔

اگر وہ یانی جمع خرچ سے سدھی ہو سکتی ہے تو مہرشی پاتنجلی کیوں اشٹانگ یوگ کی وِدھی ایشور پراپتی کے لئے لکھتے۔ یم نیم آسن آدی سادھن بنانے کی ان کو کیوں ضرورت پڑی۔ کئی لوگ کہا کرتے ہیں کہ بیماری کے وقت تو پرارتھنا سپادک ہی ہوتی ہے۔ اسوقت ہم ایشور سے بیماری دور کرنے کی اچھیا کرتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ اسوقت سچی پرارتھنا کی چرچہ اچھیا ادھین ہو جاتی ہے۔ مگر گیان مت

اچھیا یا یوں کہئیے کہ اندھا دوڑنے والا آدمی ضرور گڑھے میں ہی گرتا ہے۔ گیان سہت اچھیا کبھی ایشور۔ کبھی دیوی۔ کبھی دیوتا کبھی ہائے ماں کبھی باپ کبھی حکیم آدمی نانا کے پاس دوڑاتی ہے۔ سچی پرارتھنا ایسے سمے میں اسکو ایشور کے نیاکاری ہونیکا ثبوت دیتی اور سچا پرارتھنا کرنے والا آدمی کرنا سکھلاتی ہے۔ تا آئندہ کے لیئے ہمیں ہوشیار رہنے کا سبق پڑھاتی ہے۔ ایشور کے گنوں کا اگر اسوقت سچے دل سے دھیان کرے تو (جیساکہ ہر وقت دھیان کرنے سے) آنند مل سکتا ہے۔ مگر یہہ نہیں کہ ایشور کبھی خوشامد سے پرسن ہو کر اپنے نیا نیم کو توڑ دے۔ یا دکھ کو کم کر دے۔ جبکہ مرحوم پنڈت گورو دت جی تپ دق کی سخت مرض میں مبتلا تھے۔ تو انھوں نے کبھی منہ سے ہائے یا اُف کا کلمہ نہیں نکالا تھا اور نہ ہی کبھی درجہ پرارتھنا کی تھی بلکہ سچے من سے ایسی حالت میں چپ چاپ ایشور کے دھیان میں مگن رہتے تھے۔ اگر کوئی ان سے پوچھتا تھا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ تو ہنسکر کے دال بھی دیتے تھے۔ کہ

अवश्यमेवभोक्तव्यम कृतनक-
र्मशुभाशुभम

ارتھات بھلے یا بُرے کرموں کا پھل ضرور بھوگنا ہی پڑتا ہے۔

بعض برہمو بھائی بیماری کے وقت دوائی آدمی کو چھوڑ کر صرف ہی پرارتھنا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ایشور کہ ایسی پرارتھنا دیں کو سنتا ہے۔ کرموں کا پھل اوشیہ دیکر ہی چھوڑتا ہے ہم اسبات کے برخلاف نہیں کہ مصیبت یا دکھ کے سمے میں ایشور کا دھیان نہ کیا جائے بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہیں کہ ہر سمے ہی ایشور کا دھیان

سچی پرارتھنا اور سچی اوپاسنا کیجائے۔ سر ولیم میشل صاحب اپنے "علم کے مضمون میں" برہموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ پڑھین برہمن زندگی اور موت سکھ اور دکھ کو ایک سم سمجھتے تھے۔ انکا نیا نیم اور رہتا تھا۔ کھان پان میں مریادا ایسی تھی کہ چاول اور کندمول پر گزران کرتے تھے۔ اگر وہ بیمار ہو جاتے تو وہ اسکو اپنی بے اعتدالی کا نشان سمجھ کر شرمندگی سے مرجاتے۔ لیکن عموماً کی عمریں ڈیڑھ سو اور خاص دوسو برس تک ہوتی تھیں" (ارفٹولس اینڈ فی ان انڈیا صفحہ ۷۹)

وہیں بیان کو پڑھکر بعض لوگ ہنسی کرینگے لیکن سچ چننے والے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب خلافی بے اعتدالی یعنی زناکاری چوری کے کرنے سے آدمی شرم سے مر سکتا ہے۔ تو جسمانی بے اعتدالی شخص کے لیئے شرم سے مرنا ویسا ہی ہے انکا بچار تھا گیان اور سچا پوریشارتھ یہاں تک بڑھا ہوا تھا۔ کہ وہ کسی قسم کی برائی کو کرنا نہیں چاہتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ انکی عمریں دراز ہوتی تھیں۔

اسبات کے ثبوت کے لیئے کہ زبانی جمع خرچ یعنی مروجہ پرارتھنا ایشور پراپتی کا سادھن نہیں ہے۔ ہم ٹھک اوپنشد کا حوالہ پیش کرتے ہیں جسمیں لکھا ہے کہ

नयमात्मा प्रवचनेन लभ्यो
न मेधया न बहुना श्रुतेन।
यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्त-
स्यैष आत्मा वृणुते तनूं स्वाम्॥

ارتھات

ایشور بہت بولنے۔ بہت سننے یا چترائی سے پراپت نہیں ہوتا۔ جو سچے من سے اسکی تلاش

کرتا ہے۔ وہی اسکو پالیتا ہے۔ پرماتما اپنا پرکاش انھیں کرتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو اپنا شریر ودت بنا لیتا ہے۔"

यं यं लोकं मनसा संविभाति
विशुद्धसत्त्वः कामयते यांश्च
कामान्। तं तं लोकं
जायते तांश्च कामांस्तस्मादा
त्मज्ञं ह्यर्चयेद्भूतिकामः॥

(دیکھو منڈک اوپنشد)

(ارتھ) شدہ اور شانت بدھی والا پرش جن جن لوک لوکانتروں کا من میں دھیان کرتا اور جو جو اچھیائیں دھارن کرتا ہے۔ وہ سبھی اُن کو پراپت ہوگا۔ اس لیئے جو مہاں سکھوں کی اچھیا رکھتا ہے۔ اسکو آدر پورواک ہیا تما گورو کی کھوجنا کرنی چاہیئے۔"

ادھیہ سے ادھیہ سچی پرارتھنا کا نردیش کس ادتما سے جیون مکت رشیوں نے کیا ہے۔ اور واستوک میں بہہ ست ہے۔ ایک یورپ کے ودوان کا وچن ہے کہ منشیہ کی اچھیا سنسار بھر میں پرنل سکتی ہے۔ چپ چاپ پرارتھنا کسی ادھیہ آدرش کو دھارن کرنے کی من میں گتی کا مرکز قایم کرلی ہے جسمرکز کے گرد جیتے جاگتے خیالات اسکے ہونے لگتے ہیں۔ اور خیالات ہی سب کچھ ہیں۔ جو ستوگیان میں آسکتی ہے۔ اور سُشٹ اچھیا کے دھارن کرنے سے کرم پھل پراپت ہوسکتا ہے۔ ہم ایک سوگم درشٹانت سے وہ بات کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ کسی آدمی کا بچہ سو رہا ہے اور اُس گھر کو آگ لگنے کی خبر اس منشیہ کو ملتی ہے۔ اس خبر پانے کر اسکے دل میں ایک زور دار اچھیا یہہ ہوگی

کہ کسی طرح سے میں اپنے لڑکے کو بچالوں۔ وہ دوڑتا ہوا جلتا ہوا اُس گھر میں پہونچیگا اور جہاں کہ کوئی اور نہیں پہونچ سکتا۔ یہہ جلتی ہوئی آگ میں ہاتھ ڈالنے کو تیار ہوگا۔ بازار میں اور بھی تو ہزاروں آدمی تھے وہ کیوں نہ بچے کو اوٹھانیکے لیئے دوڑ آئے۔ اول تو یہہ کہ اُن کو بچے کا گیان نہ تھا۔ دوم گیان ہونے پر بھی اُنکے دل میں ایسا کام کرنیکی اچھیا اوتپن نہیں ہوئی تھی۔ لیکن جسکو گیان ہوا اور جسکی اچھیا اوتپن ہوئی وہ اچھیا کو پورا کیئے بغیر کب رہ سکتا تھا۔

جتنی کلا کوشل اور چیزیں دکھائی دیتے ہیں اُنکے بنانے والوں کے دلوں میں پہلے اُنکو بنانے کی اچھیا ہوئی تھی۔ جتنی اچھیا جیسی چاہ من کے بھیتر رہنے والی اچھیا اپنی نرتی کیئے بنا نہیں رہتی۔ یہہ رہ جاتی جبھو کچھ ہے جسکو اوشیہ ہی جنم دینا چاہتے ہے۔ اور یہی اُنتی کے مول اچھیا کو وید بھگوان نے دھارن کرنیکی آگیا کئی منتروں میں دی ہے اُن منتروں میں اچھیا کا نام "شیو سنکلپ" ہے۔

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवं तदु सुप्तस्य तथैवैति। दूरङ्गमं ज्योतिषां ज्योतिरेकं तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥३॥

येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः। यदपूर्वं यक्षमन्तः प्रजानां तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥४॥

यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु। यस्मान्न ऋते किंचन कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥५॥

येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम्। येन यज्ञस्तायते सप्तहोता तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥६॥

यस्मिन्नृचः साम यजूंषि यस्मिन् प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः। यस्मिंश्चित्तं सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥७

सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वाजिनऽइव। हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥८॥

यजु: अ० ३४। मं० १।२।३।४।५।६

باقی آئندہ — آتمارام

ایڈیٹوریل

دویش اگنی سے بڑھ کر ہما نقش کیا کیا اتیاچار نہیں کر بیٹھتا۔ دھرم اور کرتویہ کا نام لے کر دونوں کی جڑھ کاٹنے پر اودت ہو جاتا ہے۔ دیاکل ہوئے ایسے من کی اوستھا ہی اُلٹی ہو جاتی ہے۔ کوئی چیز بھی اُسے اپنے اصلی روپ میں دکھائی نہیں دیتی اس لیئے ہر ایک کام کے آرمبھ کرنے کے پہلے ہمیں دویش بہاؤ کو دل سے دور کر دینا چاہیئے۔

ہمعصر ہومیٹی سرونٹ خبر دیتا ہے کہ اینگلو ورنیکیولر گرلز سکول جو لاہور کے تعلیم یافتہ کی مدد سے چلتا تھا۔ اب تک بنا کام باوجود مستقل سرمایہ نہ ہونے کے کرتا چلا آیا ہے۔ لیکن اس پتری پاٹ شالا کی منیجنگ کمیٹی نے یہہ وچار کر کے ماہواری چندہ کی آمدنی کا کچھ اعتبار نہیں۔ بیس ہزار روپیوں کی ایک مستقل فنڈ کے لیئے اپیل کرنے کا وچار کیا ہے۔ ہماری رائے میں اس انسٹیٹیوشن کے کارکنوں نے مستقل فنڈ کے لیئے اپیل کرنے میں بڑی دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ ہر ایک تحریک کی پختگی کے لیئے ضروری ہے۔ کہ اُسکے چلانے کے لیئے دان دینے والوں کا آسرا دن منہ ہی تکنا نہ پڑے۔ لاہور میں ایک ایسی ضروری تحریک کے لیئے بیس ہزار کا سرمایہ جمع ہونا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قایم ہوئے قریبًا ۳۰ سال ہو چکے۔ لیکن اب تک سرمایہ کے لحاظ سے اسکا آرمبھ ہی سمجھنا چاہیئے۔ جو آریہ سماج اس سبھا کے سنبندھ رکھنے والے ہیں۔ اُنکی آمدنی کا دسواں حصہ تو اگر کافی طور پر پرچار کا بندوبست کر دیا جاوے۔ کل خرچ کا دسواں حصہ بھی پورا نہیں کر سکتا۔ اور پنجاب کے ہر ایک آریہ سماج کا اس سبھا سے تعلق بھی نہیں رہا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ گزشتہ بہت بڑے عرصہ تک سرمایہ کی کچھ

ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن اسکی وجہ یہہ تھی کہ یہہ سبھا ۱۹۲۵ء کے نومبر تک صرف ایک یا دو اپدیشک اور درمیان میں شاید کچھ مہینوں تک دو اپدیشکوں کے خرچ کا بوجھ اوٹھاتی رہی۔ پرچار کی مدد کے متعلق آریہ سماج ہمیشہ شاکی ہی دکھلائی دیتے رہے۔ نومبر ۱۹۲۵ء کے بعد پرچار کا کام بڑے زور شور سے ہونا شروع ہوا۔ جن اطراف میں شاید ہی کبھی بھولا بھٹکا کوئی اپدیشک جا نکلتا تھا وہاں سال میں دو دو تین تین دفعہ دھرم کا پرچار ہوا۔ میلوں اور خاص خاص موقعوں پر پرچار کرانا بھی اس سبھا کے کارکنوں نے اپنا فرض سمجھا۔ ان کاموں کے بڑھنے پر روپیہ کی ضرورت بھی بڑھتی گئی۔ لیکن آمدنی میں کچھ ترقی نہ ہوئی۔ نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ بڑی مشکل سے ادھکاریوں نے جیوں تیوں کرکے ایک سال کا نربھاؤ کیا۔

دوسرے سال کے آرنبھ میں ہی اور دقتیں پیش آگئیں۔ جنہوں نے اس سبھا کو ڈانواڈول حالت میں کر دیا۔ ایک طرف تو مالی کے سیوکوں اور اپا پنتھ کے پریمیوں نے سبھا کے ادھیویشنوں میں اپنی شرمناک حرکتوں سے رکاوٹیں ڈالنی شروع کیں۔ دوسری طرف انہوں نے اکثر آریہ پرشوں کو ورغلا کر آریہ جی سے علیحدہ دھڑے بندیاں شروع کرا دیں۔ اسکے بعد ہی لوگوں کو اس سبھا کی مدد سے کنارہ کشی کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ انہیں کی بیجا تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ جبکا گو مذہبی کنفرنس میں بجائے اپنا پرتی ندھی بھیجنے کے اس سبھا کو صرف کتابیں بھیجنے پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔

اس سے بڑھکر اب جو کارروائیاں اس سبھا کو نقصان پہونچانے کے لیئے کلچھڑ پارٹی سے سوراج پارٹی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اگر اُنکے مقابلہ کے لیئے آریہ پبلک بڑی مضبوطی سے تیار نہ ہوئی۔ تو راے مولراج اپنے اس مقصد میں کہ چونکہ آریہ سماج اُنکی رائے کے مطابق نہیں چلتا۔ اس لیئے اسکو برباد کرکے چھوڑیں گے۔ ضرور کامیاب ہونگے۔

اس سبھا کی کارروائی کا مقابلہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ یہہ ایک پرشن ہے۔ جسکا اوتر دینے کے لیئے کچھ زیادہ وچار کی ضرورت نہیں ہے اسوقت جبکہ مالی پرچارک اپنا سارا زور ویدک دھرم کو ہانی پہونچانے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشکوں کو روکنے میں لگا رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کا فرض ہے کہ دھن دشنہ میں پرتی ندھی سبھا کو مدد دیں تاکہ یہہ سبھا زیادہ اپدیشکوں کا خرچ گوارا کرنے کے قابل ہو کر چھوٹی سپیرا پاٹرم کی کوششوں سے ملک کو بچا سکے۔

آریہ بھائیو! پنجاب کے آریہ سماجوں کے انتری مہاشیو! (۱) فی ممبر ہر سال کے حساب سے جمع کرکے بہت جلد پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیجدو۔

(۲) ہر ایک آریہ سماج سے یتھا شکتی کچھ نہ کچھ مدد ہو سکتی۔ تعداد ۵ روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ تاکہ جو دقت اسوقت دھن ابھاؤ سے ہو رہی ہے دور ہو جاوے۔

(۳) اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ماہوار بھیجے جاؤ۔ ہم آئندہ ہفتے آپ کو مفصل خبروں کے کرکے کسطرح مالی پرچارکوں نے موجودہ پرتی ندھی

فنڈ کو مع گرودت میموریل فنڈ کے معرض خطر میں ڈالدیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی آپکی سیوا میں مفصل نوٹ بیان کریں گے۔ کہ اسوقت ہمارا کرتبیہ کیا ہے۔

چھوٹی سپیرا پاٹرم

اپنی کرتوتوں کو پبلک پر ظاہر ہوتے دیکھ کر گھبرا اوٹھی ہے جب واقعات کو نقشوں کے ہیر پھیر میں بگاڑنے ہمارے بدنام کرنے میں ناکامیاب ہو تو اب ہماری بدنامی کے لیئے بناوٹی شہادتیں پیدا کرنی شروع ہوئی ہیں۔ لیکن ہم ستیہ کے مضبوط چٹان پر اپنا بستر جمائے بیٹھے ہیں یہہ چند روزہ بناوٹی لہروں کے تھپیڑے تھک کر آپ ہی تھک جاینگے۔

لالہ لاجپت رائے جی نے

چھبیس دولہ میں بہت سی مہربانیاں کی ہیں۔ جسکا کچھ تو شکریہ ایک پبلک لکچر میں بمقام لاہور ۱۴ جون کی شام کو بھینے ادا کر دیا ہے۔ اور باقی آئندہ ہفتہ میں مختصر طور پر ادا کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ آریہ سماجوں کو آگاہ کرنا ہمارا فرض ہے کہ نیشنلزم (قوم) نیشن (قوم) کی پکار کی آڑ میں ویدک دھرم کی بیخکنی کے لیئے لاہور کے مالی پرچارکوں نے جو وہ پورے بھی اب سبھا تک منگا رہے ہیں۔ اور اپنے دوستوں کو بھی دورہ پر بھیج رہے ہیں۔ یہہ وقت دھرم کی رکشا کا ہے۔ دھرم کے پیارو! جال سے بچکر اپنے آتما کی حفاظت کا ہی دھیان رکھنے کا کام کرنے کا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ قوم قوم کی جھوٹی پکار کے سیاہ بادل ویدروپی سورج کو ہماری نظروں سے غایب کر دیں۔

حکیم رامسرنداس ہمیریانی نویسی کی یاترا

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

(س) خرچ کہاں سے ہوتا ہے۔ جبکہ کوئی فنڈ وغیرہ آرلی نہیں۔

(ج) سری مہاراجہ صاحب بہادر سر کرنل پرتاب سنگھ جی اینٹ پریتی آریہ دہرم سے رکھتے ہیں۔ انہوں نے اِس دہرم کی اُنتی کی واسطے ہزاروں روپیہ دان دیا۔ مجھے پورا حساب معلوم نہیں شاید لاکھ تک نوبت پہونچ چکی ہوگی مگر سب خود غرض چٹ کر گئے۔ کچھ ماہواری سہایتا بھی ہیں

ماہوار۔ چار منڈ متذکرہ بالا سے پہلے۔

(۱) پنڈت ٹھاکر پرشادہ ۱۰/-
(۲) پنڈت گنیش رامچندر ۵۰/-
(۳) امتراؤں ۳۰/-
(۴) وجلیشور ۲۵/-
(۵) چیتانند ۵/-
(۶) پنڈت دیوی چند ۵/-

علاوہ اس رسد کے جو پانچ آدمیوں کی ملتی ہے۔ مہاراجہ صاحب دہرم پرچار کے لیئے دیتے ہیں۔ صرف محترم پنڈت گنیش رام چندر ایک دہارمک اور جانفشانی سے بیت کرنیکے پالن وا اوپدیش کرنیوالے ہیں باقی سب گیا اور ہردوار کے پنڈتوں کی مدرسہ میں شک پنڈت ٹھاکر پرشادہ جی تو اب ٹھاکردوارہ میں کام کرتے ہیں۔ پنڈت دیوی چند پاٹ شالہ کے ادہیاپک ہیں۔ پنڈت گنیش رامچندر کے سوائے سب مورتیوں نے وہ کام کیا ہی جو بادشاہ اکبر کے عہد میں الاوپنشد کے

کرتاؤں نے کیا۔ جیسا کہ ویدوں سے رسول اور پیغمبر سیدہ کیا گیا تھا۔ یہہ مانس بھکشن ویدوں سے سیدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت دیوی چند سکنہ اکھی پور ضلع ہوشیارپور نے تریتیا بھاگ مانس بھوجن وچار بنایا ہے۔ جسکے صلہ میں چارسو روپیہ اور ویدتائی کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا ہے۔ پنڈت گنیش رامچندر اب اوپدیشک کلاس سے علیحدہ کیئے گئے ہیں۔ مگر اُن کا ارادہ آریہ دہرم پرچار میں بڑا درڑہ ہے۔ ملازمت سے علیحدہ ہونے پر بھی آپکا اوپدیش بدستور سابق جاری رہے۔

اودیوپیشی سوامی پرکاشانندجی

(س) کیا مانس بھکشن ویدانکول ہے۔

(ج) ہاں بہت سے وید منتر مانس بھکشن کی آگیا دیتے ہیں۔ اسپو تین رسالہ مانس بھوجن وچار جنمیں بہت سی پرمان دیئے ہیں چھپ چکے ہیں۔ چار بھاگ اور تیار ہوچکے ہیں۔

(س) وید منتر کا ایک ارتھ ہوتا ہے یا بہت طرح کا۔

(ج) ارتھ مستقل انکول ہوتا ہے۔ اور ویدمیں بہت سے مستقل مانس بھکشن کے پڑے ہیں۔

(س) کیا پرماتما کو بھرم تھا کہ ایک منتر سے میری آگیا کا پالن نہ ہوگا۔ جو مستقل کی اوشکتا ہوئی۔

(ج) مانس بھکشن کی مدہی انیک پرکار کی لکھی ہے۔

(س) آپ کے سوائے ان بھاشکاروں نے بھی ایسے منتروں کے ارتھ آپکی سمتی کے

انکول کیئے ہیں۔

(ج) مہیدر کے سوائے اور بھاشکاروں نے ارتھ بھی کیئے ہیں۔ باقی آئیندہ۔

نقل رزولیوشن آریہ سماج گورداسپور مورخہ ۹ جون سنہ ۱۸۹۷ء

سردار گوردت سنگھ صاحب بالی پسنکا دہکیش نے تجویز پیش کی کہ چونکہ آریہ سماج کا اودیش وید ودیا کے پرچار سے ستیہ دہرم کا سنسار میں پہیلانا ہے۔ اور یہہ مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس لیئے آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا جاوے۔ کہ وید اور ویدانگوں کے جاننے ودوان بنانے ویدک دہرم کا پرچار سودیش میں کرانے اور بذریعہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کے پہیلانے کے لیئے ایک فنڈ کھولنے کے لیئے تحریک کرے۔ جسکا نام وید پرچارک فنڈ رکھا جاوے۔ اور اُسکے ذریعہ یہہ سب اغراض پورا کرنے کے لیئے یتن کرے۔

پنڈت امرناتھ جی کوشادہکیش نے تائید کی۔ بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

رتھم بسنت رائے رتر اسکرٹری

بڑودہ (گجرات)

شری سوامی وشنو شورانند جی ویرہمہ چاری نتیانند جی کے ودیا کہیان اس شہر میں اسٹیٹ لائبریری میں ہوتے ہیں۔ ہر ایک دن تعداد حاضرین تین سو سے اوپر بھی۔ پہلے ویاکہیان کا کچھہ

حال آپ کو لکھہ چکا ہوں - دوسرا دیاکھیان
ایشور وشہ پر ہوا تھا - تیسرا اشنان کرتبہہ
چوتھا پنر جنم - پانچواں ویدوں پر ہوا - آخیر
دن کے دیاکھیان کی سماپتی پر برہمہ چاری
جی نے فرمایا کہ چونکہ کچھہ لوگوں کی اچھیا
یہاں پر آریہ سماج ستھاپت کئے جانے کی
ہے - لہذا کل ارتھات ۳۱ مئی کو آریہ سماج
ستھاپت ہوگا - اس بات کے کہنے ہی کچھہ لوپ
لوگوں نے وررودہ کچھہ کہنا چاہا - مگر روک
دیئے گئے - دوسرے دن سب لوگ جس مکان
میں سوامی جی ٹھہرے ہوئے تھے - اکٹھیں
اکٹھے ہوئے - اور سماج ستھاپت کیا گیا
سبھاسد ۱۶ ممبر ہیں مگر تعداد دن بدن بڑھتی
ہی جاتی ہے - عہدہ داران سماج حسب
ذیل ہیں -
بابو گنپت سنگھ و لالہ کشن لال بہائی چند پریزیڈنٹ
پنڈت منجہا شنکر جے شنکر وائیس پریزیڈنٹ -
پنچم سنگھ ورما سکرٹری و خزانچی
بابو جہاد یو سنگہ راجہ رام سنگھ اسسٹنٹ سکرٹری
پنڈت لچھمن راؤ و رامچندر دیولینگا اپدیشک -
ماہواری چندہ ۷ - ۱۵ - سات روپیہ ماہانہ
ہے -
گزشتہ اتوار کو پوپوں نے ایک سبھا کی اور
اپنی اوٹ پٹانگ باتوں کو جنکو کہ وہ دلائل کے
نام سے مشہور کرتے ہیں - مورتی پوجا کے سدہ
کرنے کے لیئے بیان کرکے گالیاں دینا شروع
کیں - وید آدی ست گرنتھوں سے ایک بھی
پرمان نہ دیا گیا - شاستر ارتھ کے نیم ابھی تک
نہیں کرنے کو تیار ہیں - یہاں پر راج سے ان
لوگوں کو گالی ملے ہیں - اس وجہ سے یہہ لوگ
سوچتے ہیں کہ جو آریہ سماج ستھاپت ہوا - اور
مہاراجہ صاحب و دیگر لوگوں کو معلوم ہو گیا
کہ مورتی پوجا وید ورودہ ہے - تو ہماری روزی کی
چلی جائیگی - ایک سنسکرت پاٹھشالا ہے
انمیں سوائے برہمنوں کے کسی کو وید آدی نہیں
پڑھاتے ہیں - مجھہ کو آشا ہے کہ مصنفان
کتب اپنی تصنیفات کی ایک ایک کاپی
دان کرکے سماج کی لیبریری کو سہایتا
دینگے - ممالک مغربی و شمالی و پنجاب آدی
کی سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس سماج
سے بھی پتر ووہار کریں -

آپکا داس
پنچم سنگھ ورما سکرٹری آریہ سماج

حافظ آباد

نمستے - آپ کرپا کرکے یہہ چند سطور اپنے
اخبار کے کسی گوشہ میں شایع کرکے ممنون
فرماویں -
آج واقعہ ۱۲ - ماہ مئی ۱۸۹۱ع بوقت علی
الصباح لالہ بالک رام صاحب ٹھیکہ دار کے
مکان سے آریہ سماج حافظ آباد کی بھجن منڈلی
نگر کیرتن کرتی ہوئی اور نگر باشیوں کو پرماتما
کی پرستش کا طریقہ اپنے میٹھے سر سے سکھاتی
ہوئی اس سفید زمین کے موقعہ تک جسکی
رجسٹری پر تی ندہی سبھا کی خدمت میں پہونچ
چکی ہے - اور وہاں میلا رام اپدیشک
شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ہون
کرایا - بعد ازاں سوامی جی کی تصنیف میں سے
ستیارتھ پرکاش و رگوید بھاشیہ بھومکا و
پنچ مہان یگیہ ودھی و لالہ دیوراج جی کی تصنیف
میں سے پرارتھنا پستک و ستیہ دھرم پرچارک و
آریہ پتر کا و دیگر کتب ہامعہ چند سکہ کے ایک
برتن میں بند کرکے لالہ بالک رام نے اپنے سر
پر اوٹھا کر بنیاد میں رکھہ کر اسکی بنیادی اینٹ
کو اپنے ہاتھہ سے لگایا اور جو بنیاد کھودی گئی
تھی - یہاں کے چند طالبعلمان معہ ہیڈ ماسٹر
ماسٹر پرائیویٹ سکول و دیگر روسائے شہر و ممبران
سماج نے ہاتھوں ہاتھہ پر کردی - غرضیکہ
اسوقت کی خوشی کا نظارہ جو نظر آرہا تھا
بڑے بڑے مکان و مندران کا بنیادی پتھر
رکھنے سے کبھی نہیں آیا - اس کارِ شبھ میں شہر
کے روساء لالہ سائیں داس کپور و شرا رگھو ناتھ
و لالہ دیو بندیال وغیرہ حافظ آباد و لالہ منشا رام
ٹھا پر لاہور و لالہ بہاری لال و بھائی رامداس
ممبران آریہ سماج حافظ آباد و دیگر صاحبان
جو اس جلسہ میں شریک تھے - بعد ازاں ان
صاحبان کو لالہ بالک رام ٹھیکہ دار نے مٹھائی
اپنے گرہ سے منگوا کر اس خوشی میں تقسیم کی اس
شبھہ کاریہ میں زیادہ دھنباد کے لائق ہمارے
لالہ ساون مل ڈاکٹر و لالہ بالک رام ٹھیکہ دار و
بابو بھگوتی پرشاد ہیں کہ جنہوں نے اس
فنڈ میں اپنے گرہ سے معقول رقم دے کر
اور لوگوں سے مانگتے ہیں - اپنا تن من لگاکر
کسی طرح کی تکلیف اوٹھائی ہے - اور یہ نتیجہ لالہ
ساون مل و لالہ بالک ٹھیکہ دار کی کوشش کا
ہے - کہ جنہوں نے آٹھہ روز اپنا کام ملتوی رکھہ کر
اسکو سر انجام کیا - اور لالہ صاحبان نے خانگی
میں بھی ایسا ہی کیا تھا - اگر پرماتما ہر ایک
ضلع میں ایک ایک آدمی ایسا پیدا کردے تو
ہمارے ملک کی حالت بہت جلد سدھر سکتی
ہے - اخیر میں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ
ان آدمیوں سے دوسرے لوگوں کو بھی

سبق سیکھہ کر پیراد سکار کا کام کرنے کی طاقت دیوے۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔ آپکا شبھ چنتک لچھمن داس مینجر اینگلو سنسکرت سکول حافظ آباد

فہرست چندہ بموقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی معہ وصول نقد و اقراری

نام چندہ دہندہ	دیانند کالج لاہور	کنیا مہاودیالہ جالندھر	یتیم خانہ فیروزپور	کل
گپت دان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنڈت پورن آنند اوپدیشک	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
لالہ گنگا رام جی کمسریٹ ایجنٹ	[illegible]	.	.	[illegible]
پنڈت گوکل جی اکونٹنٹ ملٹری ورکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ ٹھاکر داس جی سررشتہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ جگت رام جی کلرک اکونٹنٹ ملٹری ڈویژنل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ تارا چند جی	[illegible]	.	.	[illegible]
سردار نرائن سنگھ جی اسسٹنٹ ملٹری ورکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ ہری چند گورنمنٹ صاحب ٹھیکیدار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سیٹھ رادھا رام جی پریذیڈنٹ آریہ سماج	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ رام دتا یار صاحب سٹور کیپر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ ہر بھگوان جی سب ڈویژنل کلرک ملٹری	[illegible]	.	.	[illegible]
سردار نرائن سنگھ جی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
مسٹر ای۔ اے سائیں صاحب ہیڈ کلرک	.	.	[illegible]	[illegible]
لالہ ہری رام جی سیکنڈ کلرک	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
لالہ بھاگ مل جی کلرک دفتر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ	[illegible]	.	.	[illegible]
سردار جوالا سنگھ صاحب	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]
منشی شمس الدین صاحب سب اوورسیر ملٹری ورکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنڈت گنگا رام صاحب ٹھیکیدار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماسٹر پربھ دیال صاحب ناظر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنڈت جے رام داس صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ کرم چند صاحب عرضی نویس	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
لالہ گوراندتا مل صاحب پوسٹ ماسٹر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ رام تا مل صاحب دفتر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
منشی الٰہی سنگھ صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام چندہ دہندہ	دیانند کالج لاہور	کنیا مہاودیالہ جالندھر	یتیم خانہ فیروزپور	کل
منشی دیویداس صاحب	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
لالہ دیس راج صاحب نائب ٹھیکیدار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ تارا چند صاحب ٹھیکہ دار	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
لالہ خوشی رام صاحب نقشہ نویس	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
قاضی منیر الدین صاحب	.	.	[illegible]	[illegible]
سردار کانشی سنگھ صاحب سب اوورسیر ملٹری ورکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنڈت بیلی رام صاحب ٹھیکہ دار	[illegible]	.	.	[illegible]
سنت رام نابالغ خلف لالہ دیویداس	[illegible]	.	.	[illegible]
سیٹھ جھبو رام کیول رام جی	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ دیویدیال صاحب ناظر	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ دھرم چند صاحب خزانچی ملٹری ورکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ گردہاری لال صاحب خزانچی	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ جے رام کلرک ملٹری ورکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنڈت بھگوان داس کلرک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ گوبند سہائے صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ منشی رام صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ رلا رام صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ اتم چند صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ بھاگن مل صاحب	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
سردار چندا سنگھ صاحب ٹھیکہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سردار گنگا سنگھ صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ کالا رام صاحب	[illegible]	.	.	[illegible]
جہانتہ بھگوانداس صاحب حجام	[illegible]	.	.	[illegible]
لالہ نوبت رام صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لالہ کنہیا لال صاحب	[illegible]		[illegible]	[illegible]
لالہ پرسرام صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقیہ رسید زر کنیا پاٹھشالا جالندھر ۲۲ جنوری لغایت ۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۰ء سوائے چندہ ماسک

لالہ اشتیاق رائے جالندھر	[illegible]
پنڈت سورسیندر بالا	[illegible]
بابو سیندر سنگھ بساتیرہ	[illegible]
ایک صاحب از مظفرپور	[illegible]
دان پاتر بار دوم	[illegible]
لالہ سلامت رائے جالندھر	[illegible]
گپت دان جالندھر	[illegible]
سردار ارجن سنگھ مہتمم بندوبست	[illegible]
بی بی دیوی بائی جالندھر	[illegible]
چندہ متفرق برائے دری	[illegible]
گپت دان	[illegible]
لالہ رادھا کشن ہردک	[illegible]
معرفت لالہ دیوی چند عرضی نویس بستی شیخ	[illegible]
استری سماج جالندھر	[illegible]
رائے بہادر لالہ پولو رام صاحب بابت پارچہ	[illegible]
لالہ رام کرشن پردھان آریہ سماج جالندھر	[illegible]
لالہ بہاگمل جالندھر	[illegible]
لالہ منشی رام پلیڈر جالندھر	[illegible]

استری سماج جالندھر	[illegible]
آریہ سماج بیان پوبارچہ بستی	[illegible]
دان پاتر بار دوم جالندھر	[illegible]
شریمتی سندری جی	[illegible]
بورڈران جالندھر	[illegible]
لالہ ٹھاکر داس کمہار اسسٹنٹ کمشنر	[illegible]
ایضاً برائے انعام	[illegible]
فروش رومال	[illegible]
گپت دان جالندھر	[illegible]
رومی فنڈ	[illegible]
لالہ امرامل بستی شیخ	[illegible]
لالہ گوپی مل چوپڑہ جالندھر	[illegible]
گپت دان	[illegible]
لالہ لعلجی رام سود جالندھر	[illegible]
لالہ بسنت رام چوپڑہ جالندھر	[illegible]
لالہ شنکر رام نائب تحصیلدار نورمحل	[illegible]
پنڈت سورسیندر بالا	[illegible]
متفرق	[illegible]

میزان کل بابت   دیوراج مینجر کنیا پاٹھشالا جالندھر

اب سماج ہذا بوجہ بنوانے مندر سماج کے بہت ناطاقت حالت میں ہوگئی ہے۔ اسلئے جملہ سماجہائے پنجاب سے امداد کی خواستگار ہے۔ اور سیالکوٹ اور پشاور سماج کا دھنیاد ادا کرتی ہے۔ کیونکہ سیالکوٹ سے لالہ سیسین صاحب اور پشاور سے لالہ سولراج صاحب کے خطوط حوصلہ افزائی کے آگئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے سماج ہذا سے کمال ہمدردی ظاہر فرما کر ہرطرح سے بخوبی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور خصوصاً گجرات سماج کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں سے منتری صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ مختارنامہ بنام لالہ نرنجنداس وبشمبرداس صاحب پلیڈران ولالہ ٹھاکرداس وسید امیرشاہ* مختاران کے نام بھیجدو۔ بموجب انکی تحریر کے مختارنامہ تحریر کرکے ہرچہار صاحبان کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے۔ مقدمہ ہذا میں پہلے ۹۔ جون ۱۸۹۶ء کو پیشی تھی۔ اب ۲۴ جون ۱۸۹۶ء مقرر ہوئی ہے۔ اسلئے پرتی ندہی سبھا پنجاب اور جملہ سماجہائے پنجاب سے پرارتھنا کیجاتی ہے۔ کہ اس دھرم کے کام میں جہاں تک ہوسکے سماج ہذا کو عملی سہایتا دیکر مشکور فرماویں۔ ورنہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

(نوٹ) *ہم سید امیرشاہ کا خصوصاً شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ کہ جنہوں نے نہ ہی علو ہمتی اور دریا دلی سے اس کارخیر میں امداد دینے کا وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ خود اس بارگراں کو سر پہ اوٹھایا۔

راقم } بیلی رام ادھیاپک منتری آریہ سماج
بھالیہ ضلع گجرات پنجاب

التماس

پریہ ور مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک نمستے

پرارتھنا ہے۔ کہ سطور ذیل کو اپنے انمول پتر میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔ خاص بھالیہ ضلع گجرات میں ایک چھوٹا سا سماج ہے جو لالہ آتمارام صاحب پنشنر نے قایم کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ میں سماج ہذا کے سرگرم ممبروں نے چندہ جمع کرکے سماج مندر اپنا بنا لیا۔ اور حقوق ملکیت پرتی ندہی سبھا پنجاب کو دیدیئے تھے۔ اب سماج مندر کے مکان کا حق شفع کا مقدمہ بجانب سردار یار محمد خاں پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ سکنہ گجرات بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بھالیہ دائر ہے۔ چونکہ

پنڈت پورنانند کی سیوا میں

مہاشہ نمستے۔ اخبار ست دھرم پرچارک سے معلوم ہوا۔ کہ آجکل پنڈت پورنانند صاحب بلوچستان کے علاقہ میں دورہ پر ہیں۔ عرض ہے کہ جب وہ اس طرف تشریف لائیں۔ تو ضروری ہو دہراں چھتین پراستر کر پنڈت بھگت رام سب اوورسیر محکمہ انہار کو مل کر وہاں ویاکھیان دیں۔ اور وہاں سے روانہ ہوکر کروڑ تشریف لائیں۔ اور اچھی طرح ہو کر سیلسی ویاکھیان دیکر اسی رستہ آپ دہراں تشریف لاسکتے ہیں۔ امید کہ ان دونوں سے بہت لابھ ہوگا۔ اور یہ مقام بہت پاس ہیں۔

کروڑ ضلع ملتان   گنگارام سب اوورسیر محکمہ انہار

کارسپانڈنس

شاہدرہ ضلع لاہور

جناب دیوان سنگھ جی ہیڈ ماسٹر سکول شاہدرہ لکھتے ہیں:- مورخہ ۱۴-۱۵ جون سنہ ۱۱ء کو بمقام شاہدرہ ایک نیا اینگلو سنسکرت سکول کھولنے کے لئے عام جلسہ کیا گیا۔ جسکے پریزیڈنٹ مہاتما دیوان چند جی مقرر ہوئے تھے۔ بعد ہون سنکرتن و پرارتھنا کے مہاتما جی نے ایک منوہر و موثر دیاکھیان ودیا کی ضرورت اور سچا دان پر دیا۔ جس سے سامعین کے دل پر عمدہ اثر پڑا۔ سیٹھ شنکر داس نے اپنی فیاضی دلی سے کل سکول کا خرچ اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ اور ہر طرح امداد دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ مہاتما موصوف کی کرپا سے یہاں کے باشندگان کے دلوں پر بھی ویدک دھرم کا نفاذ اثر کرے گا۔ اور ان کے کانوں میں بھی وید دھرم کے شبد پہونچینگے۔ سکول کی تعلیم کے سکیم بھی حسب منشا مہاتما موصوف تیار کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ یہ سکول آریہ دھرم کو بہت امداد دیگا۔

دہلی

لالہ کندن لعل منتری آریہ سماج دہلی لکھتے ہیں کہ کئی سال سے دہلی میں دو آریہ سماجیں تھیں یعنی ایک آریہ سماج دریبا اور دوسرا آریہ سماج نئی سڑک۔ گزشتہ سال ڈیڑھ سال کے عرصہ میں کئی مرتبہ ہر دو سماج کے اشخاص کی نسبت تجویزیں دپیش ہوئیں۔ مگر فریقین کی ضد اور انکار سے ہی عقدہ حل نہ ہوا۔ اب پرمیشر کی کرپا سے ۲۴ ماہ مئی سنہ ۱۹۱۱ء ہر دو سماج ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خوشی و خورمی ہر دو سماج ملا دی گئیں۔ اور صاحبان ذیل عہدہ داران و ممبران انترنگ سبھا منتخب کیئے گئے۔ لالہ گردھاری صاحب وکیل پردھان۔ کنور بدری کرشن صاحب وکیل اپ پردھان۔ کندن لعل منتری۔ پنڈت دوارکا ناتھ جائنٹ سکریٹری۔ لالہ امیر داس صاحب خزانچی۔ بابو سالگرام پستکادھیکش۔ رائے داسو در داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ماسٹر گوبند لال۔ پنڈت بھگوان داس۔ لالہ بشمبر ناتھ۔ لالہ امی چند۔ لالہ جگن ناتھ۔ لالہ ہری داس۔ لالہ چھوٹے لال ممبران

راقم
کندن لعل منتری آریہ سماج دہلی

آریہ سماج بنوں

سکرٹری آریہ سماج بنوں لکھتے ہیں کہ یہاں کے ممبران و سبھاسدان نے بھی پرچار فنڈ کی امداد میں ہر سالانہ چندہ دینا منظور کیا۔ ایک مہاشہ نے چار روپیہ نقد دیئے۔ سردار لیکھ سنگھ اور مہاشہ ہرنام دت نے مانس شراب کا سیون کرنا چھوڑ دیا۔ اس خوشی پر کئی ممبران نے پہلے آریہ سماج کو دان دیئے اور سردار لیکھ سنگھ جی نے آریہ دھرم کی چند کتابیں مفت تقسیم کریں۔ لالہ کا رام دیا رتھی کے امتحان انٹرنس میں پاس ہونے کی خوشی میں ذیل کے صاحبان نے مندرجہ ذیل دان مختلف فنڈوں میں دیا۔ مہتہ بھگوان داس صاحب ۱۰ مہاشہ گوبند جی ... مہاشہ گوردیال صاحب ۔ اور دو نامی گرامی صاحبان نے آریہ سماج کی ممبری قبول کی۔ مہاشہ گوردیال و مہاشہ گنگا جی کی کوشش سے آریہ سماج بنوں میں ہر سنیچر کو ایک کلب کچھ عرصہ سے ہوا کرتا ہے۔ جسکے ساپتاہک جلسہ سے زیادہ موثر ہونیکی امید ہے۔ بھجن منڈلی روزمرہ رات کو نگر کیرتن کیا کرتی ہے۔ سماج مندر میں جو ایک خام تالاب ہے۔ اسکے لئے بنوں آریہ سماج نے پختہ بنانے کی تجویز پاس کی ہے۔ جسکا تخمینہ دو سو روپیہ ہوا۔ جو بذریعہ چندہ دیکھنا جمع ہو گا۔ چنانچہ ایک دن ڈاکٹر ممبران نے چند مواضعات سے بھکشا مانگ کر روپیہ جمع کیئے۔ اور آج تک کل مبلغ روپیہ کا وعدہ ہوا ہے۔

پنڈ دادن خاں

لالہ بھگوان منتری آریہ سماج پنڈ دادنخاں لکھتے ہیں کہ گزشتہ خود ممبران کی رنگ آمیز پالیسی اور موجودہ پالیسی سے مجبور ہو کر پنڈ دادنخاں میں ممبران نے ۲۰ مئی سنہ ۱۱ء کو آریہ سماج منبرہ قایم کیا گیا ہے۔ اس سماج کی سبھاسد وہی مہاشہ ہونگے۔ جو مانس اور شراب سے قطعی پرہیز رکھتے ہیں اور تہاتک گرہن نہ کرتے ہوں گے۔ گوشتخور بھی سماج ہذا کے ممبر بن سکتے ہیں لیکن سماج کے عہدہ دار تب ہی ہو سکینگے جبکہ وہ پرچار کرنے والا ممبر نہیں ہو سکے گا جب تک اور گوشت کو چھوڑ دیا گئے۔ کیونکہ آریہ سماج ایک دھرم سبھا ہی ہے۔ اسمیں زیادہ سے زیادہ دھرمی پرش عزت کے لائق سمجھا جاویگا جو زیادہ سے زیادہ دھارمک ہو۔ ارتقات قتلنا

جتنا دھرم میں ترقی کرتا جاویگا۔ اُسیقدر
آریہ پبلک میں سچا یوگیہ عزت پاتا جاوے گا
نہ کہ دولتمندی کے خیال سے ساج ہذا نمبرہ کا
پہلا جلسہ گزشتہ ایتوار کو ہوا۔ عہدہ داران ساج
ہذا سے بہ اطلاع دیجاویگی۔

راقم رگھوان منتری آریہ ساج
پنڈ دادنخاں۔

امرتسر

مہاشہ موہن لال جی امرتسر سے لکھتے ہیں۔
کہ واقعہ ۱۰ جون ۱۹۲۶ء کو آریہ مندر امرتسر
میں سنڈے پرارتھنا اور اوپاسنا ہوئی بعد
بھجن ہوئے کے لالہ شیو دیال صاحب ممبر آریہ
ساج ہذا نے پرارتھنا کرائی۔ اسکے بعد ماسٹر
آتمارام صاحب نے اوپدیش دیا آپنے فرمایا
کہ نچکیتا رشی نے اپنے گرو سے یہہ سوال کیا کہ
آتما کیا چیز ہے۔ جس کے جواب میں رشی نے
کہا کہ اس سوال کی تجھے کیا ضرورت ہوئی ہیں
تمکو وہ سادھن جس سے اس جگت کا کل اشوریہ
پراپت ہو بتلا سکتا ہوں۔ اس سوال کی
تجھے کیا ضرورت ہے۔ مگر رشی نچکیتا نے اس آپ
پرشن کے مقابل میں اُن سب باتوں کو جو
رشی مذکور نے ارشاد کی تھیں۔ اپنی طبیعت
سے جچتا ہوا نہ پایا۔ اور جواب دیا کہ میں یہی
سوال اپنا قایم رکھتا ہوں۔ اور دریافت کرتا
ہوں کہ اے گرو آپ اس دین کو آتما کی بابت
بتلائیے۔ آپنے یہہ بھی فرمایا کہ اسی سوال نے
یونان دیش میں سقراط کو زہر کا پیالہ پلایا۔
کہ وہ اپنی پرتگیا کو پورن کرتا ہوا کہ میں اپنے
شاگردوں کو آتما کا اوپدیش کرونگا۔ چنانچہ آخری
وقت جب کہ اُسکو کریٹو داروغہ جیل نے زہر
دیا اور بولنے سے یہہ کہکر روکا کہ آپ باتیں
نہ کریں کیونکہ باتیں کرنے سے زہر کا اثر زایل
ہو جاتا ہے۔ اُسنے اپنا مشن نہ چھوڑا اور آخری
دم تک اپنے آتما کو موت کے مقابل میں ایک
بڑا کام سمجھا اور موت کو تچھ جانا۔ آپ نے
ارشاد کیا کہ اسی سوال نے اب لنڈن دیش
میں لوگوں میں ایک ہلچل ڈالی ہوئی ہے۔ اور یہہ
سوال ہر وقت اُنکے سامنے ہی رہتا ہے۔ کہ
آتما کیا ہے۔ وہ ترقی جو انہوں نے یعنی انگلینڈ باشی
نے واہیہ پدارتھ میں کی ہے۔ اسوقت یہہ انکے
ترقی کے مقابل ہو جب آریہ ورت کے پرانے
رشیوں کے خیال سے کچھ بھی نہیں ہے۔ یہہ
اوپدیش حال اور ماننے والے کے لیے بہت
عمدہ اور بیش قیمت تھا۔ اور جو نہ مانے تو
اُسکا کیا کہنا ہے۔ اسکے بعد بھجن ہوئے۔ اور
آرتی ہو کر جلسہ برخاست
ہوا۔ اور ہمارے خیالات کی ترقی اور ہے
بتانے اور سمجھنے سمجھانے کو آگے ہفتہ پر
چھوڑا۔ تعداد حاضری اچھی تھی۔ مستورات
بھی ایک الگ پردہ کی جگہ میں آکر بیٹھتی ہیں
اور ہمارے ساتھ ایشور پرارتھنا اور اوپاسنا
میں شامل ہوتی ہیں۔

(۲) آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کا جلسہ
ہفتہ وار کل سنیچر کو اسجگہ آریہ مندر میں منعقد
ہوا۔ ماسٹر کرشن صاحب بی اے ایل ٹی پریسیڈنٹ
حاضر تھے۔ مضمون زیر بحث کیا استری شکشا
سے فضول خرچی دور ہو سکتی ہے۔ تھا۔ طلباء آپ
بولنے میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ ماسٹر صاحب
نے آخری سپیچ دی۔ جو اچھی تھی تعداد طلباء
تھوڑی تھی۔ عہدہ داران کلب کو نوٹس وغیرہ
کے ایشو کا عمدہ انتظام کرنا چاہیے۔

راولپنڈی

سادھو تاراچند اوپ منتری آریہ ساج راولپنڈی
لکھتے ہیں کہ (۱) راولپنڈی آریہ ساج کے متعلق
ایک ڈبیٹنگ کلب یعنی انجمن مباحثہ قریباً دو
ماہ سے کھولا گیا ہوا ہے۔ ہر ویروار کو ساڑھے سات
بجے شام کے آریہ ساج واقعہ سرائے چودھری
شیر سنگھ میں کسی نہ کسی عمدہ مضمون پر بحث ہوتی
ہے۔ اب ایک ماہ سے ماس بھکشن کے سوال پر
مباحثہ ہو رہا ہے۔ لالہ کانشی رام جی چوپڑہ
سکرٹری انجمن کے ماتحت مباحثہ خوب انتظام
سے سرانجام پا رہا ہے۔

(۲) ۱۰ جون ۱۹۲۶ء کو آریہ سکول صدر اس
عمارت میں جہانکہ پہلے ڈینیز ہائی سکول تھا۔
تبدیل کیا گیا۔ سکول کے طالب علموں کو جماعتوار
مختلف وردیاں پہنائی گئیں اور انکو معہ
ماسٹران سکول کے ماتحت بازاروں سے اس طرح
لایا گیا کہ آگے آگے انگریزی باجا بجتا جاتا تھا اور
پیچھے ساج کی بھجن منڈلی بھجن کیرتن کرتی جاتی
تھی۔ اور سب سے پیچھے سکول کی طلباء جماعتوار تھے
اور بڑا آنند ہو رہا تھا۔ جب نئے مکان میں
جہانکہ پہلے ہون ہو چکا تھا پہنچے۔ تو سب
حاضرین کو معہ طلباء کے ترتیب سے بٹھایا۔ اس
موقعہ پر لالہ ہردیال سنگھ جی وایس پریزیڈنٹ
ساج نے زمانہ سابق و حال کی تعلیم کا مقابلہ
کیا اور فرمایا کہ پبلک کو اپنے بچوں کی تعلیم کا
کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ جس سے ملک
کی بہتری اور بہبودی میں زیادہ فایدہ حاصل
ہو۔ بعد میں لالہ گنج بہاری لال جی پردھان ساج نے

مختصر حال سکول کے قایم کرنے کا بیان کیا اور لوگوں کو تعلیم کی طرف شوق دلایا۔ حاضرین کو پان دیئے گئے۔ اور طلبار کو مٹھائی تقسیم کرنے کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

پٹی

لالہ چونی لال جی پٹی سے لکھتے ہیں۔ کہ ۲ ماہ حال کو ہوشیار پور سے لالہ رامچند صاحب چودھری لالہ لیکھرام صاحب بی اے پنڈت دیوی سہائے شاستری۔ چودھری سندر داس ہیڈ ماسٹر ٹریری ڈیپارٹمنٹ ہوشیار پور و لالہ دیال داس صاحب پانچ سجنوں نے پٹی سماج میں رونق افروز ہو کر عام لوگوں کو بوقت شام بازار میں لالہ لیکھراج جی نے سجانہ لالہ جی لال ساہوکار استریوں کو لالہ رامچند جی نے پر اثر اوپدیش دیا۔ لالہ لابھی لال نے سنجوشی تولد پسر مفصلہ ذیل دان دیا کالج ۵۔ استری سبھا دوبالہ ۵۔ سماج ۵۔ اناتھ آلہ ۵۔

لالہ رام دتہ منشی رام نے اپنی کامیابی امتحان ایف اے پر ۱۰۰ روپیہ کالج و سماج کو دان دیا۔ آشا ہے کہ آپ اپنے پتر میں اسکو جگہ دینگے
راقم چونی لال پریزیڈنٹ سماج پٹی

اجمیر

لالہ وزیر چند جی اجمیر سے لکھتے ہیں کہ بتاریخ ۳ مئی بدھ کے روز شریمان مہاراول جی والی ریاست دیولیا پرتاب گڑھ (راجپوتانہ) معہ اپنے دیوان صاحب سری یت پنڈت موہن لال وشنو لعل جی دیگر آریہ سماج میں پدھارے۔ پرات کال سماج بھون ویدک یتر الہ و دیگر مقامات متعلقہ شریمد دیانند آشرم کو بڑی رچی کے ساتھ اولوکن کیا اور ویدک لائبریری۔ ویدک ہاسٹل آدی آشرم سمبندھی

عمارات کے پرتی چتر (نقشے) دیکھ کر بہت پرسن ہوئے اور سب آریہ بھائیوں سے ملاقات کرنے کی رچی پرگٹ کی اسواسطے اسی روز سائنکال کو ایک خاص جلسہ سماج بھون میں کیا گیا۔ ڈیڑھ سو کے قریب آریہ بھائی اپستھت تھے۔ پرتھم بابو متھرا پرشاد جی شاستری سماج نے ایشور پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات بابو رام بلاس سارڈا نے اتہاسک پرمانوں و دار اشریمانوں کے بزرگوں کے کارنامے ورنن کر اُن سے دھرم کاریہ میں ویسی ہی شردھا اور اتساہ پرگٹ کرنے کی اپیل کی۔ اسکے بعد بابو متھرا پرشاد جی نے آریہ سماج کے مقصدوں پر دیا کھیان دیا جسکا اثر اتم ہوا۔ بعدازاں پنڈیا موہن لال وشنو لعل جی نے شریمانوں کی طرف سے سماج کو دھنیواد دیکر پرگٹ کیا کہ شری یت مہاراول جی مہاراج سماج کی کارروائی کو دیکھ کر بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور اس پرکار کی سبھاؤں کا ہونا دیش کو اُپیوگی ہیں۔ کوہ آبو سے واپس ہم یہ سمہ شریمد دیانند آشرم ویدک سکول کو ملاحظہ فرماوینگے۔ شریمانوں کو دھنیواد دیکر سبھا ورسرجن ہوئی۔

گت ورش میں آریہ سماج اجمیر نے جہاں اور دھرم سمبندھی کاریوں میں غیر معمولی اتساہ پرگٹ کر کے اپنے فرائض کو پورن کیا وہاں اناتھالہ کے ادھار میں بھی دین اناتھوں کی سُدھ لینے میں بھی کچھ کم اتساہ پرگٹ نہیں کیا۔ چنانچہ پانچ یتیم بچوں کو عیسائی اور مسلمانوں کے پنجوں سے چھڑوا کر اُن کے پالن پوشن کا بخوبی پربندھ کیا۔ اس ورش بھی شروع ماہ مئی میں ایک اناتھ بالکا کو کہ جسکے لینے کے لئے ایک نواب صاحب نے عدالت میں درخواست دی تھی۔ آریہ سماج نے معہ زیورات قیمتی پینتالیس روپیے اپنے ادھکار

میں لیکر منشی کلیان سنگھ جی اوہیا یک سماج سکول شاہدرہ کے ہمراہ یتیم خانہ آریہ سماج بریلی میں پہونچا دیا۔ بابو لکشمی نارائن جی اور بابو شیو پرشاد جی خاص کر دھنیواد کے یوگیہ ہیں۔ کہ جو ہر وقت اس بات کا دھیان رکھتے ہیں صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے غیر متعصبانہ برتاؤ کا جتنا شکریہ ادا کیا جاوے تھوڑا ہے کہ انہوں نے اوروں کے مقابلہ میں آریہ سماجکو ترجیح دی اور اپنی بڑی بھاری اُدارتا پرگٹ کی۔

گت ماس میں شریمان ٹھاکر اودے سنگھ جی والی ریاست وشا معہ اپنے پرائیویٹ سکریٹری بابو دیا شنکر جی بی اے بہار سے اور شریمد دیانند آشرم ویدک سکول کو اولوکن کیا۔ ودیارتھیوں کی پریکشا لی اور وید منتروں او بھجنوں کا گاین سُنکر بہت پرسن ہوئے۔ اور پچاس روپیہ سکول کے لیئے دان دیئے۔ شریمانوں کی ویدک دھرم میں بہت رُچی ہے۔ ماہ اپریل میں سری سوامی وشویشورانند جی اور برہمچاری جی کو بلوا کر اُنکے اوپدیش سُنے سکول کو پانچسو روپیہ دینے کا آپ پہلے وعدہ کر چکے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت اخل من اوپدیشک نے ۷ مئی ۱۹۱۲ء سے دوسری جون تک دہلی میں سرس بہت تین لکچر دیئے۔ ہر ایک دیا کھیان میں حاضری اوسطاً ۶۰۰ کے قریب رہی۔ ۳ جون ۱۹۱۲ء کو دہلی آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے میں ہون کے بعد جیو ایشور کے سمبندھ وشے میں دیا کھیان دیا۔ وہ ۴ سے ۸ تک پانی پت میں رہے جہاں صرف ایک دیا کھیان ہوا۔ ۷۔ ۸۔ اور ۹ جون

کر شاہ آباد میں تین دیا کھیان ہوئے۔

—— آریہ سماج شاہ آباد میں ۲۰ ممبر ہیں ہفتہ وار جلسہ میں ۱۰ کے قریب حاضری ہوتی ہے۔ ۵ سندھیا کرتے ہیں۔ ۱۰ ناگری بہاشا جانتے ہیں۔ ماہوار چندہ تین روپیہ ہے۔ یہہ آریہ سماج ۱۵ - جنوری ۱۸۹۴ء کو پنڈت لیکھرام جی نے قائم کیا تھا۔

—— پنڈت آریہ منی جی ڈیرہ غازیخاں ۲۴ مئی کو پہونچے۔ ۲۵ مئی کو انکا پہلا لکچر ہوا جسکا مضمون تھا "سناتن دھرم بہاوالوں کے آکشیپ اور آریہ سماج کے اوتر" ۲۶ مئی کو دوسرا لکچر ہوا۔ جسکا مضمون تہا۔ "ایشور نراکار اور ساکار کیونکر ہو سکتا ہے"۔ حاضری دونوں دن ڈہائی اور تین سو کے درمیان تھی دونو دن پرشن کرنے کی ہر ایک کو اجازت دیگئی لیکن کسی نے پرشن نہ کیا۔ تیسرا لکچر پست سبہا میں طالبعلموں کے فرائض پر ہوا۔ ۲۸ جون کو چوتھا لکچر بہارت سیوک سبہا میں پر ادپکار پر ہوا ۳۰ جون کو پہر آریہ سماج مندر میں لکچر ہوا۔

آریہ پرتی ندہی سبہا راجستہان

—— پنڈت بہوتیشر جی اپدیشک راجستہان پرتی ندہی سبہا ضلع اجمیر کے خاص خاص قصبوں اور ریاستوں میں ویدک دہرم کا اپدیش کرتے ہوئے بہیلواڑے پہونچے اور وہاں پر تین یوم تک اپدیش دیا۔ دوسرے دورے میں یہاں سماج استہاپت ہونے کی درخواست تھی۔ بہیلواڑے سے روانہ ہوکر پنڈت جی معہ پنڈت گنپتی جی دوسرے اپدیشک راجستہان پرتی ندہی جو کہ سنسکرت کے اچھے ودوان ہیں جہالرا پاٹن پہونچے۔ وہاں کئی یوم تک اپنے ست اپدیشوں دوارا نگر واسیوں کو لابھہ پہنچا کر قصبہ سادہری کو تشریف لیگئے۔ جہاں کہ دونوں پنڈتوں نے تین یوم خوب زور شور سے اپدیش کیا ایک جینی جی سے سباحثہ بھی ہوا جسکا پھل اوتم ہوا۔ اس سب کارروائی میں سیٹھہ مانگی لعل جی اپدیشک اور لالہ رام بلاس جی منتری آریہ سماج جہالراپاٹن نیج دشیش دہنیاد کے یوگیہ ہیں۔ ان مہاشیوں کے دہرم اتساہ سے امید ہوتی ہے کہ شیگہر اس قصبہ میں بھی سماج قائم ہو جائیگا۔ وہاں سے پنڈت گنپتی جی تو ریاست سیلانا کو تشریف لیگئے اور وہاں تین روز تک اپدیش کرکے بسبب علالت طبع اجمیر واپس چلے آئے اور پنڈت بہوتیشر جی اجمین تشریف لیگئے۔ اجمین سماج میں پنڈت جی نے سات روز متواتر بہن بہن وشیوں پر لکچر دیئے اور کئی ایک مہاشیوں کے یگیوپویت سنسکار کرائے۔ نگرواسیوں پر بہت اوتم اثر پڑا۔ یہاں سے روانہ ہوکر پنڈت جی اندور پہونچے۔ اور وہاں ایک ہفتہ تک خوب دھوم دھام کے ساتھہ مختلف وشیوں پر دیا کھیان دیئے۔ برہم سماجیوں نے بہت مخالفت کی مگر منہ کی کہائی اور پبلک میں پوری پوری شرمندگی اوٹھانی پڑی۔ پنڈت جی کے دو دیا کھیان پرارتہنا سماج اندور میں بھی ہوئے۔ اندور سے چلکر پنڈت جی ریاست دہار میں پہونچے اور وہاں تین یوم تک دیا کھیان دیکر اس نئی سماج کو جو کہ سوامی وشیشورانند جی اور برہمچاری نتیانند جی کے ست اپدیشوں دوارا عرصہ ایک ماہ کا ستہاپت ہوا ہے۔ کہ استہاپت ہوئی تھی پشٹی دی۔ وہاں سے پنڈت جی کمنڈ وا پدہارے اور وہاں دو روز تک دیا کھیان دیکر ستہم یوبہ اور موہدی رام دونو استہانوں پر سماجیں قائم کیں اب پنڈت جی ریاست دیواس میں سماج ستہاپت کرنے کے لیئے تشریف لیگئے ہیں۔

(۲) آریہ سماج بالمیر ضلع مالانی (علاقہ جودہپور) ڈاکٹر گنپت رام جی کے اور لوگ سے روز بروز اننتی کر رہے تھے۔ پنڈت گنپتی جی جہہ ماس کے لیئے اُس پرانت میں اپدیش کرنے کے لیئے پہیجے گئے ہیں۔ ویدک دہرم کا سیوک

وزیر چند اپ منتری آریہ پرتی ندہی سبہا راجستہان

سماچک خبریں

—— آریہ سماج ہوشیارپور کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہوگا۔

—— قصور آریہ سماج نے فیصلہ دیا ہے کہ قدیم لاہور آریہ سماج دہرم پر ہی ہے۔ جسکے اوپدیشن وچہو والی میں ہوئے ہیں۔

—— آریہ سماج ہوشیارپور نے رائے کیشو رام بی اے کی تحریک پر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے اپنا تعلق توڑلیا ہے۔

لوکل

آیتوار کو سماج مندر میں لالہ دیوراج جی نے پرارتہنا کے بعد گویہ آدمی بہاشن ہوم کا سو کہتا کی۔ اور لالہ منشی رام جی نے اپنی قوم کی حفاظت پر لکچر دیا۔

منگلوار کو بازار چوک سودان میں بابو منشی رام جی نے اول برہچاروں کی پرورش کے انتظام (۲) مستورات کو دہرم سکشا دینے (۳) ان کو عیسائیوں کے پنجہ سے بچانے کے وشے پر ۵۰۰ کی حاضری میں

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی ہفتہ وار پرچہ اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے اور

قریب قریب انیس دفتر ہائے عالی شان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں علاوہ مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاقی مضامین معاشرت و تمدن پولیٹیکل وغیرہ مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں و احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور دلکش لطائف و ظرائف عجیب کی پرمغز نظمیں و تصنیفات ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت ناظرین کی نذر کرنے کے لئے قیمت سالانہ ہر درجہ کے صاحبان سے یکساں یعنی باہر والوں سے محصول ڈاک سمیت اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عوام الناس فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے انکو ایک نہایت عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل آنی چاہئیں۔ المشتہر کرشن سروپ مینیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

کرشن ست درشن

اگر آپ چھوٹے بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پنجہ سے بچانا منظور ہو تو یہ رسالہ ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح [illegible] نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی [illegible]۔ حضرت مسیح کی بے علمی سیب کے [illegible] کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوا ہے۔ توریت کے [illegible] سزا حضرت مسیح کے معجزے۔ سیحی [illegible] اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم و عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی دوسری تیسری چوتھی پانچویں دسویں صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کی کتابیں ہیں سلوک تثلیث اور ابتدا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ [illegible] [illegible] انجیل [illegible] [illegible] انجیل برنباس رسالہ اعمال۔ حضرت موسی کی کتاب یشعیاہ [illegible] کی کتاب۔ [illegible] کی کتاب۔ [illegible] عیسوی [illegible] چند تاریخی اختلاف۔ درستی حضرت مسیح [illegible]

تیسرے حضرت مسیح کا اور [illegible] ماده۔ جو دیں قوم کو ورث ہیں اصل [illegible] الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ تصنیف لطیفہ قصہ یعنی [illegible] کتاب عمدہ و دبیز کاغذ ۲۲×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع [illegible] شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود ایسی نادر اور عمدہ [illegible] کتاب ہونے کے قیمت صرف [illegible] محصول ڈاک [illegible] [illegible] زیادہ [illegible] [illegible] صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمائیں۔ [illegible] المشتہر کرشن سروپ [illegible]

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی باوجودیکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کاپی نکالی جاتی ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہت بیچ ہوتا ہے ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خریدار [illegible] [illegible] سیاہی تحریر کاپی [illegible] [illegible] [illegible] محصول ڈاک [illegible] المشتہر [illegible] میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ [illegible] [illegible] جوہر نباتات [illegible] [illegible] [illegible] درختوں کے مفصل حالات [illegible] [illegible] [illegible] حفاظت کرنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کوئی بات [illegible] نہیں [illegible]

ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے۔ ہمیں [illegible] کا ہندوستانی انگریزی نام ہمبندی پیدائش [illegible] [illegible] استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس کے فسانہ کے طور پر ہیں۔ اور نہایت مختصر اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہایت خوشخط اور صاف [illegible] [illegible]

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھلوں کے بڑے درخت	(۵) پھولوں کے [illegible] درخت
(۲) پھلوں کے ساے کے درخت	(۶) پھولوں کے چھوٹے درخت
(۳) پھلوں کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھلوں کے بڑے درخت	(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصطلحات وغیرہ
(۱۲) خوشبودار [illegible]	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) لوشن و نباتات

المشتہر کرشن سروپ [illegible] مطبع [illegible]

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گھڑی [illegible] [illegible] روپیہ جو نہایت صحیح وقت [illegible] [illegible] [illegible] کیا جائیگا

المشتہر
منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام پانصد — جو شخص ثابت کرے کہ ہمارا سرمہ بجائے فائدہ کے کبھی نقصان پہنچاتا ہے اسکو پانسو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے — انعام

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ سرمہ خالص مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پڑبال سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے یہ نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸؍ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ہزارہا اسناد میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیری سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب آئی ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

جناب خان بہادر ڈاکٹر میر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوش ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ

جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۲۴ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور صاحب بہادر والئی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید جمعہ شاہ صاحب شفاخانہ کمسریٹ مقام عدن - ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ مقام نرسنگھ پور - ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ اودھم پور - ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام کھیرہ ریاست جھالاواڑ۔

جناب حکیم اصیل خان صاحب پریزیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ بمقام دھادا حالہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سواد - علاقہ سندھ۔

جناب دیوان لدھو داس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر بلوچستان

جناب سردار محمد حیات خان صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر

جناب مسٹر نیکٹ راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر

جناب مسٹر اسیفوڈ فین تھم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام بمبئی۔

پانچ ہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی اسناد میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار ۵۰۰۰ روپے کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ستیہ دھرم پرچار کا اخبار

ست دھرم پرچارک

ایڈیٹر ... قیمت ... ہر حالت میں پیشگی

بکاؤ پستکیں

جو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں۔ اکٹھی خریدنے والوں کو مناسب رعایت ہوگی

درن بیوستھا - اردو مصنفہ بابو منشی رام صاحب قیمت بلا محصول ۸؍ اس میں مصنف نے وید شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔

استری سُدھار مصنفہ بابو منشی رام صاحب استری سدھار کے لئے زوردار اپیل ۱؍

پروار میں آنند مصنفہ منشی گوپال داس صاحب قیمت ۳ پائی۔ ایسی کہانی کے طور پر

درشایا گیا ہے۔ کہ پروار میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے۔

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ قیمت ۱؍ یہ شاستر ارتھ مابین سوامی پورنانند اور پورانک پنڈت ... ہوا تھا۔ مرتبہ لالہ سوایا رام صاحب ...

جیون چرتر جگت گرو ... قیمت ... پوران کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے ... دھرمی کے اصلی حالات درج ہیں قیمت ...

پرارتھنا پستک الیٹری کی پرارتھنا ... قیمت ... **ایضاً** ناگری ...

ایک دردناک نظارہ قیمت ... اس میں ... بطور ... استری سکشا کی ضرورت ظاہر کی ہے

ستیہ دھرمی کی پرارتھنا ... قیمت ...

دھرم لنشید ... قیمت ... **ایضاً بار دوم** قیمت ... مصنف نے بڑی قابل داد تحقیقات کی ہے۔

مسئلہ نیوگ پر پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کے جواب مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ... اس کی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

آریہ سماج میں شانتی ... اصلی ... اور ... مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ...

امرت پرشا قیمت ... **ویراگ سنجیونی** قیمت ... **وچن ودم** قیمت ... **راگ بھجن** ... جن میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل۔ **بھجن آنند** قیمت ... بھجنوں کے ساتھ ... لکھا گیا ہے

سراہ نجات مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ... جواب عدم نجات آریہ۔

سایہ نحر ... ایک کانسٹبل کے اعتراضوں کا جواب قیمت ... مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

فیوچر آف دی آریہ سماج مصنفہ بابو ... انگریزی قیمت ...

تکذیب براہین احمدیہ ... **شنکھ بہت ورن** ... **دھرم شاولی** اردو ... پانچ انمول رتن ہیں قیمت ... مصنفہ لالہ دیوراج۔

ستیہ پرکاش ... مصنفہ ...

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

بیسر ہیرالال شیر جیلی طاقت کے لیے جو [illegible] مسکرات و مقویات کی گولیاں [illegible]	[illegible]
ایسے آنکھ [illegible] سے بالشند دکھنے آنے [illegible] فائدہ ہوتا ہے۔ پھولا جالا دھند [illegible] قیمت آٹھ آنہ	[illegible]
۲۰ گھنٹے میں درد رحم - جلن - سیلان [illegible] بواسیر کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ	[illegible]
دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام - درد سر [illegible] اور سفید بالوں سے روکتا ہے - فی شیشی ۱۲	[illegible]
دانتوں کو ہلنے - مسوڑھوں [illegible] خورہ مسوڑھوں کی خرابیاں - دانت چمکانا [illegible] قیمت [illegible] ایک روپیہ	[illegible]
سفوف [illegible] حافظہ [illegible] غبار - خارش [illegible] شیشی کی [illegible] دور کرتا ہے - [illegible] ۱۲	[illegible]
دیر بار پیشاب کی آمد [illegible] لاغری - [illegible] خرابی جگر [illegible]	[illegible]
نفخ شکم - قبض - ورم جگر - یرقان - دل [illegible] خرابی گردہ [illegible] کو دور کرتا ہے [illegible]	[illegible]
مسوں کا درد - جریان خون [illegible] میں جاتا رہتا ہے - قیمت [illegible] دو روپیہ	[illegible]
چاندہ کو بلا تکلیف [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]	[illegible]
زخم کہنہ - ناسور - خنازیر [illegible]	[illegible]
چار پانچ منٹ میں نیا رنگ - نیا ڈھنگ [illegible] لطف [illegible] ضرورت نہیں -	[illegible]
دائمی بخار - درد سر - قبض - [illegible] سب دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی تولہ [illegible]	[illegible]
جو قلفنا قسمت اپنے ہاتھوں [illegible] ہوں - درست کر کے لطف [illegible] فی تولہ [illegible]	[illegible]
[illegible] امراض کی [illegible]	

ڈاکٹر بہرن کی بنائی نامردی کی
اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کچھ فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے جنہیں کوئی خرابی آ گئی ہے جس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو یہ طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ بس گولی سے عورتوں کی بہت سی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلاء فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵ عدد [illegible]

عرق کافور سیفیہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب [illegible] مریضوں میں سے [illegible] کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ سیفیہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن۔

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر [illegible] کا بنایا ہوا عرق کافور برائے حفاظت [illegible] میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ انشد الہ ٹبالہ

ملک کے بچے بچے کو مد نظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیے آریہ انشد الہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی خدمت میں [illegible] رہا ہے جو صاحب اپنا علاج معالجہ [illegible] دیوانی بیمار نجات سے کرانا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے والد صاحب جی کے آزمائے ہوئے ہیں [illegible] کی تعریف [illegible] نیاز مند [illegible]

ہی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں [illegible] دماغ سر [illegible] ۔ دوائی [illegible] یہ بھی عام اشتہاروں کی طرح نظر [illegible]

بہار مسی منجن [illegible] دانتوں کے [illegible] میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند - غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیا بند - خارش - پڑبال - زخم وغیرہ قیمت فی تولہ [illegible]

کوشٹ پل دوائی رس [illegible] معجون قوت باہ و [illegible] کے لیے اکسیر مفید ہے جریان منی - احتلام - نامردی - نسیان کمزوری دماغ سستی [illegible] جو لوگ خلاف قدرت اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی [illegible]

ضعف جگر [illegible] دوائی ضعف جگر [illegible] سانس [illegible] وغیرہ علامتیں [illegible] روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ [illegible]

نارو کی دوا [illegible] روز میں کلیتہً آرام ہو جاتا ہے نارو خواہ کسی قدر [illegible] قیمت فی بکس [illegible]

سوزاک کی دوا - سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو [illegible] کلیتہً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی [illegible]

سوزاک و آتشک کی دوا - جو [illegible] فائدہ بخش دوا [illegible] تیار کی ہے - فی ڈبی [illegible] **آتشک کی گولیاں** [illegible] نہیں آتا - [illegible] فی ڈبی [illegible]

[illegible] ضعف [illegible] استلا [illegible] [illegible] کیسی ہی مدت کے [illegible] فی ڈبی [illegible]

لطف کی گولیاں [illegible] کامل آرام [illegible] والی فی بکس [illegible]

قوت باہ کی دوا [illegible] فی بکس [illegible] [illegible] المشتہر [illegible]

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۰ اہاڑ سمت ۱۹۶۳ بکرمی مطابق ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء جالندھر شہر | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

لالہ لاجپت رائے کی کھلی چٹھی کا مختصر جواب

لالہ لاجپت رائے کھلی چٹھیاں لکھنے کے عادی ہو رہے ہیں اور چونکہ ہر ایک کام میں شہرت حاصل کرنیکا مرض انہیں دامنگیر ہے۔ اس لیئے آریہ سماج کی موجودہ ہلچل کی ہسٹری میں اپنا نام اپنے ہمنشینوں سے پیچھے رہتا دیکھکر گھبرائے اور جھٹ ایک کھلی چٹھی کا فخر ہمیں بھی بخشا۔ اس عزت کے لیئے ہمیں انکا شکریہ ادا کرنا چاہئیے۔ لفاظی اور جھگڑا بازی کا چہرہ بھر کر جو کاغذی طمنچہ انہوں نے ہمپر چھوڑا ہے۔ اس سے چونکہ ہمارے کپڑوں تک کو بھی آسیب نہیں پہنچا۔ اسلیئے انکا جواب دینا ضروری نہیں۔ باقی رہے واقعات انکا جواب مختصر لیکن ٹھیک ٹھیک دینا ہم مناسب سمجھتے ہیں۔

ہم ہر ایک امر کو جسے انہوں نے باعث ہمارے پبلک ملزم ہونیکا قرار دیا ہے۔ علیحدہ لیکر اُن کے پیش کیئے ہوئے ثبوت کی پڑتال کریں گے۔ اور نتیجہ اپنے ناظرین کے آگے پہنچینگے انہیں آریہ سماج کے موجودہ فساد کا باعث قرار دیا ہے۔ جسکے لیئے ایک بھی وجہ پیش نہیں کیگئی۔ البتہ ایک کالم بھر گالیاں دل کھولکر دی ہیں۔ آریہ سماج کے موجودہ فساد کا باعث کون ہے۔؟

کیا وہ نہیں جسنے خم ٹھوک کر آریہ سماجکی ویدی پر سے کہا کہ مانس بھکشن کو وہ جائز سمجھتا ہے۔؟

کیا وے نہیں جنھوں نے عہدوں کے چھن جانے سے آسمان سر پر اُٹھا رکھا ہے۔ اور پبلک رائے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آریہ سماج کو اپنے وعدوں سے گرانے کی کوشش کی ہے؟

کیا وے نہیں جنہوں نے مستحق آریہ سماجوں کو دیانند کالج کے انتظام سے بیدخل کیا؟

کیا وے نہیں جنہوں نے ندر اور مانس سیون وپاپ کو ویدوں کے گلے مڑھا ہے۔؟

کیا وے نہیں جنہوں نے جنکا پرچار کو دیش اُنتی کا گھیا دھن مانا ہوا ہے۔؟

کہاں تک لکھتے جائیں گریبان میں منہ ڈالکر وچاریئے آپکو سیکیوں اور جواب ملینگے۔

سوامی دیانند سرسوتی کے لگائے ہوئے پودے کو اوکھاڑ پھینکنے والا ہمیں ٹھہرایا ہے۔ لیکن یہاں بھی نہ کوئی وجوہات پیش کیئے ہیں نہ واقعات۔ سوامی دیانند کا لگایا ہوا پودا کونسا ہے۔؟ کیا اسکا نام آریہ سماج نہیں ہے؟ اور کیا آریہ سماجکی بنیاد سوامی دیانند کر وید بھاشیہ پر نہیں ہے۔؟

پس سوامی کے لگائے ہوئے پودے کو اوکھاڑ پھینکنے والا وہ شخص ہے جو مہرشی کرت ویدوں کے بھاشیہ کو دوشت کرتا ہے۔ جو سائن اور مہیدر کے گندے ارتھوں کو سوامی کے ارتھوں پر ترجیح دیتا ہے۔ جو ویدوں سے بام مارگ کے کرم اخذ کرکے ویدوں سے ہر مسلمان اور عیسائی کو نفرت دلاتا ہے۔ یہہ دوشن کسمیں ہیں آریہ پبلک خود وچار لے۔

دیانند اینگلو ویدک کالج سوسائیٹی میں داخل ہونے کے لیئے ٹکٹ کی ضرورت۔ ٹکٹ کے ذریعہ سے داخلہ تو اسوقت قابل اعتراض نہ ہوتا جبکہ ہر ایک مستحق کو ٹکٹ آسانی سے مل سکتا۔ کیا یہہ بات غلط ہے کہ کالج کے ادھکاریوں اور اُنکے مددگاروں کی طرف سے باہر تاریں بھیجی گئیں۔ تاکہ اُنکے خیال والے ممبر ہی سوسائیٹی میں پہنچ جاویں۔ کیا عموماً یہ ادھکاری قانون پیشہ نہیں ہیں۔؟ اور اسلیئے کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ تار خبر کی نسبت کوئی قیاس نہیں ہو سکتا۔ کہ درحقیقت اُسی شخص نے بھیجی ہے۔ جسکے نام سے وہ ظاہر کیجاتی ہے۔؟ پھر باوجود اسکے صرف تار خبر پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں آریہ سماج کے ممبروں کو ٹکٹ دینے سے انکار کرنا اسٹنٹ ٹکٹ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔ کیا اپنے سمبندھیوں کو بلا ملا کر ٹکٹ نہیں دیئے گئے؟ کیا دہلی والوں کو ٹکٹ دینے میں پہلے تامل نہیں ہوا؟ کیونکہ جو ممبر وہاں سے آئے تھے۔ وہ پہلے آریہ سماج نئی سٹرک دہلی کے ادھکاری رہ چکے تھے؟ کیا اُنکے اس کہنے پر کہ وہ سطح بہارت شدھا میں سبھا بھی رکھکر آئے ہیں بلا کسی تصدیق کے ٹکٹ اُنکے حوالے نہیں کیئے گئے؟ منتری مہاشہ اپنے دفتر کو پڑتالیں اور ساتھ ہی اپنے یادداشت سے کام لیں پھر کہیں اپنے دلمیں تو ضرور اقرار کرنا پڑے گا کہ ٹکٹ کا معاملہ ہی اُنکے ہاتھوں میں اُنکے برخلاف خیال رکھنے والوں کو ختم کرنے کے لیئے ہتھیار بندی کا کام دے رہا تھا۔ کیا گوجرانوالہ کے ممبروں میں سے پنڈت کالو رام نے کوئی سارٹیفیکٹ پردھان یا منتری کا پیش کیا تھا؟ کیا آپکو یہہ بھی معلوم ہے کہ پنڈت کالو رام کا قریباً ڈیڑھ سال سے گوجرانوالہ سماج کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔؟

ڈیرہ اسمٰعیل خاں آریہ سماج سے لالہ جیندا رام صاحب پردہان کی علیحدگی کا معاملہ مفصل ہمارے کالموں میں

چھپ چکا ہے۔ جھنگ مگھیانہ کے حالات بھی پبلک کو معلوم ہیں۔ لالہ جیند رام جب پردھان کی عہدہ سے مستعفی ہو چکے تھے تو انہیں آریہ سماج کا دھن اپنے پاس رکھنے کا کیا ادھکار تھا۔؟ اور یہ بزرگوں کو جائز یا ناجائز ممبر کیونکر قرار دے سکتے تھے۔؟ کیا جھنگ میں جو کچھ ہوا آپ کے بھیجے گئے ہیں اور پدیک سبھا کی ترمیم شدہ کی کارستانی نہیں ہے۔؟ کیا اُسے گیٹ ورلیم آریہ اسی غرض سے رخصت لیکر وہاں نہیں گئے تھے؟

ان واقعات کی موجودگی میں۔ دیدہ دلیر کر کے جو شخص اپنے مقرر کیئے ہوئے چند ممبروں کو جنہیں سب کے سب آریہ سبھاسد بھی نہ ہوں۔ جائز آریہ سماج قرار دیوے۔ اُسکے کانشنس کی نسبت فتویٰ دینا ہمارا کام نہیں ہے۔ اس کام کو ہم آریہ پبلک پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

آریہ سماجوں کے ممبروں کی من مانی تعداد دیکر لالہ لاجپت رائے نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ آریہ سماج عموماً اُنکے برخلاف نہیں ہیں۔ بلکہ موجودہ ادھکاریوں پر انکا پورا وشواس ہے۔

ہم اُن سماجوں کی پڑتال کرتے ہیں جنکا ذکر لالہ لاجپت رائے نے اپنی چٹھی میں کیا ہے۔

فیروزپور شہر سماج۔ کیا یہ آریہ سماج ہے۔؟ آپ کیا بیخبر ہیں۔ کہ ہفتہ وار جلسہ تک کچھ مدت اس سماج کے بند ہو چکے ہیں۔

فیروزپور چھاؤنی۔ بلاشک آپکے ساتھ ہے۔ جب لالہ بشن سہائے آپکے ساتھ ہیں تو سب کچھ ہے۔ تاہم ہمیں ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ لائق اڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور کیونکر موجودہ ادھکاریان دیانند کالج کی تشکایت(?) مشغول مشہور ہے۔ ع جسکا کھاوے اسی کا گاوے۔

قصار آریہ سماج۔ آپکے ساتھ ہے لیکن آپ نے یہ بھی کبھی دریافت کیا ہے کہ وہاں کے کس قدر ممبر آپکے مخالف ہیں۔

گجرات آریہ سماج کے ممبروں کے نام دیئے ہوتے اور یہ بھی دکھلایا ہوتا۔ کہ کونسی رائے ہمارے برخلاف دی گئی۔

جہلم اور ایبٹ آباد۔ آپکو مبارک ہوں۔

ہوشیارپور سماج کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

ملتان آریہ سماج۔ آپ کہتے ہیں جن ممبروں نے سارٹیفکیٹ حاصل کیئے انہوں نے ہمارے برخلاف رائیں دی ہیں کیا آپکو معلوم نہیں ہے۔ کہ سوائے چند آپکے چیلوں کے ملتان آریہ سماج عموماً آپکے برخلاف ہے۔

گوجرانوالہ آریہ سماج کا گزشتہ رزولیوشن کیا پکار پکار کر نہیں کہتا ہے۔ کہ وہ سماج آپکے برخلاف ہے۔ آپکے کام سے انکا اطمینان نہیں ہوتا۔ جو ممبر لاہور میں موجود تھے وہ کسی شمار میں ہی نہیں ہیں۔! اور جنہوں نے صرف بوجہ خوف دانشیروں(?) کے ٹکٹ تک حاصل نہ کیئے وہ بھی کیوں کسی گنتی میں ہونے لگے۔

سیالکوٹ کے ایک ممبر تو گن لیئے جو آپکے لیئے آپکی طرف ہیں اور اُنکے علاوہ جو کل آریہ سماج آپکے برخلاف ہے۔ وہ کسی گنتی میں ہی نہیں ہے۔

کوئٹہ ایک پنڈت کا لورام چوڈھ(?) سال سے کوئٹہ آریہ سماج کے سبھاسد ہی نہیں ہیں۔ پھر معلوم نہیں اُس سماج کے پرتی ندھی کیونکر ہیں۔ باقیوں کا نام لکھیئے اور یہ بھی بتلایئے کہ پردھان اور منتری کے سرٹیفکیٹ پیش کیئے یا نہیں۔

جالندھر آریہ سماج سے گیارہ ممبروں کی درخواست گئی تھی۔ یہاں بھی آپ اشارتاً ظاہر کرتے ہیں کہ انہیں سے باقیوں نے آپکے حق میں رائیں رکھیں

ویری ہو تو ایسی!

لدھیانہ۔ کیا آپ بیخبر ہیں کہ سوائے آپکے تین چار چیلوں کے اور سب آریہ سبھاسد آپکے مخالف ہیں۔

مراد آباد اور دہلی والوں کی نسبت تو کچھ بھی شک کرنیکی گنجائش نہیں ہے۔

پشاور۔ کیا آپ ڈاکٹر سیتا رام جی کی رائے سے ناواقف ہیں۔ کیا وہ ویدوں کی نسبت پرزور دینے والے نہیں ہیں اور کیا آپ سینے پر ہاتھ رکھکر کہہ سکتے ہیں کہ پشاور آریہ سماج آپکے کاموں سے متنفر نہیں ہے۔

مظفر گڈھ آریہ سماج کی رائے پنڈت گنگا رام جی سے تصدیق کیجئے۔ اور اپنے دوست رائے نرائن داس ایم اے سے پوچھئے کہ کہاں تک سے وہاں کامیاب ہو سکے

باقی ہے امرتسر۔ راولپنڈی۔ گورداسپور جنکی نسبت لکھتے ہوئے آپکو بہتر تھا تو ضرور شرمندہ ہونا چاہئے تھا۔ اور لاہور کی نسبت تو کیا لکھا جاوے۔ اِن چار جگہوں کے آریہ سماجوں کی حق تلفی کرکے من مانے رزولیوشن پاس کرا۔ اب یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ آریہ سماج آپکے کاموں سے خوش ہیں۔ کیوں صاحب اسکھر بھی اور ہرنگ(?) آریہ سماجیں تو کسی گنتی میں ہی نہیں تھیں۔ آپ ہر ایک آریہ سماج کی بھیجی ہوئی فہرست کو شایع کریں۔ اور پھر حساب لگا دیں کہ متنازعہ سماجوں کو چھوڑ کر کتنے ممبر آپکی طرف رائے دینے کے لیئے تیار ہیں۔

لیکن اس معاملہ میں بحث سے مطلب ہی کیا ہے کالج آپکو مبارک ہو۔ کسی کی نہ سنیئے۔ جو جی چاہے کرتے جایئے۔ اگر ہم لوگوں کے باقی حقوق بھی انہیں ناروا طریقوں پر چھین لیجیئے گا۔ تو ہمارا کیا عذر ہے۔ اگر جالندھر میں بھی دو چار آدمی کھڑے کر کے انکے مجموعے کا نام جائز جالندھر آریہ سماج رکھدیجیئے گا۔ تو روکنے کا کسکو اختیار ہے۔ ہم نے دیانند کالج کو اُسکی قسمت پر چھوڑا۔ آپکے کاموں پر چھوڑا۔ اگر اب بھی سنبھل جایئے تو بہتر ہے۔ ورنہ یاد رکھیئے کرم کا ناش نہیں ہوتا۔

अवश्यमेव भोक्तव्यम कृतम कर्म शुभाशुभम –

یعنی نیک و بد کیئے ہوئے کرموں کا نتیجہ ضرور ہی

بھگتنا پڑتا ہے۔

اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ ورنہ آپ پچھتائیں گے۔
کالج مندر کی بابت بھی سب حالات ہمیں جہانتک
معلوم ہو سکے درست طور پر لکھے گئے۔ لالہ کدارناتھ
وغیرہ کا زخمی ہونا آپ تسلیم کرتے ہیں۔ سرجن ہسپتال
تصدیق کرچکے۔ بانی صاحبان کے نام اچھالتے ہیں
مگر جب لالہ کدارناتھ کے زخمی ہونے کا اعتبار
کرنے کے لیے باوجود زبردست شہادت کے آپ تیار نہیں
ہیں تو باقیوں کی نسبت بھی وہی آپکا جواب ہوگا
لیکن ہم بھول گئے۔ آپکی پارٹی کے ایک رکن نے
ہم سے کہا تھا کہ گو کچھ ہی ثبوت کیوں نہ ملے۔ ہم
حملہ آور فریق مخالف کو ہی مانیں گے۔ اور پارٹی
سپرٹ نام بھی اسی کا ہے۔ افسوس انگریزوں کی ہم نے
تقلید کی تو کیسی بے طرح۔ لیکن اگر آپکی سب باتیں
صحیح بھی مان لیجاویں اور پرنسپل صاحب کو اسوقت
مون سادھے ہوئے ہی مان لیویں تو سوال پھر بھی
ویسا ہی قائم رہتا ہے۔ کہ والنٹیروں نے مینیجنگ کمیٹی کے
فیصلے کے برخلاف کسکے حکم سے دروازے پر پہرہ لگا
ڈالی۔ اور انکے اس فعل کا ذمہ وار کون ہے؟
پولیس کو اگر نہیں بلایا۔ تو کیوں؟ جبکہ مینیجنگ کمیٹی
کا صاف حکم موجود تھا۔ لالہ لاجپت رائے اس جھگڑے
میں لفظوں کو پکڑ بیٹھے ہیں۔ اگر ایک عمل ایک موقعہ
پر انسے سرزد نہیں ہوا اور دوسرے موقعہ پر ہوا ہے
تو موقعہ اول سے انکاری ہو کر پھر یہ نہیں ظاہر کیا
کہ کسی دوسرے موقعہ پر ضرور انہوں نے ایسا کیا
تھا۔ افسوس کہ ہم سماعی شہادت پر لکھنے کا الزام
لگاتے ہوئے لالہ لاجپت رائے خود اس مرض سے
بچ نہ سکے۔ انکو ہمارے متعلقہ بھی کا ذکر کرتے ہوئے
اپنے چیلوں کی افسوسناک کارروائی پر شرم آنی
چاہیے تھی۔ جنھوں نے بیچارے کو راستے میں ہی
جا گھیرا تھا۔

عدالتہائے سے چارہ جوئی کرنیکا الزام آپکا بالکل
غلط ہے۔ عدالت میں جانا ہمارا کام نہیں اور چونکہ
لالہ لاجپت رائے اور انکے ساتھیوں کو یہ معلوم ہے اسی
لیے من مانی گالیاں دینا۔ جھوٹے الزام لگانا۔ ہمارے
آدمیوں پر بزدلانہ حملے کرنا انہوں نے اپنا دستور العمل
بنا رکھا ہے۔ لیکن ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ گالی کا
طعنہ کچھ بھی صدمہ نہیں پہونچا سکتا۔ عدالت میں
کوئی نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ ہم اسوقت کے منتظر
بیٹھے ہیں۔ جبکہ بانی آریہ سماج جو حقوق چھینکر
انہیں ہی کالج کمیٹی کی شمولیت سے جواب دیا جاویگا
ہم جو کچھ کر رہے تھے کالج کے بہتری کے لیے جب لوگ آزاد
کر چکے تو پھر بھی بدانتظامی کے اب ہم ذمہ دار نہیں رہتے۔
ویدپرچارک فنڈ قایم کرنا اگر کوئی جرم ہے۔ تو
مہربانی فرما کر وجوہات دیجئے۔ ویدپرچار فنڈ قایم کیا
جاویگا کیا۔ قایم ہوگیا۔ کیونکہ آریہ سماجیں اسمیں
سمجھتے ہیں۔ ویدوں کا پرچار کرنا آریہ سماج کا کرتبیہ
سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج کی بنیاد ویدوں پر ہے۔ وید
ہمارے دھرم پستک ہیں۔ جبتک ان سے ایک
شخص واقف نہ ہو۔ آریہ کب کہلا سکتا ہے۔ ویدوں
سے ناواقف ہونا ہی تو موجودہ فساد کی جڑ ہے۔ آیندہ
آیندہ فساد روکنے کے لیے ویدوں کا ہر طرح سے پرچار
کرنا لازمی ہے۔

لاہور میں ایک سکول کھولنا کیا پاپ ہے۔ لیکن یہ
تجویز صرف ایک صاحب کی پیش کی ہوئی نہیں بلکہ بہتوں
نے زیادہ زور ویدپرچار فنڈ کے کھلنے کی تائید
کی۔ اگر آریہ سماج میں ویدوں کا پرچار سنبھالی
ہوگیا۔ اور لوگوں کی سچی دھرم میں شردھا ہی تو ایک
کیا سینکڑوں سکول اور دونوں کالج چل سکیں گے
جنمیں ہاستی ساد اور آریہ استھان شردھا سے چلائی جاسکیگی
لیکن پیشین گوئی کرنا آدمی کا کام نہیں ہے آیندہ
کیا ہوگا ایشور ہی جانتا ہے۔ ہمیں تو موجودہ وقت

سے مطلب ہے۔

بورڈنگ ہوس کھولنا تقریرات ہند کے کسی جرم
کی تعریف میں تو آتا نہیں۔ جبکہ سکھ بورڈنگ
کائستھ بورڈنگ اور دیگر خاص بورڈنگ ہاؤس لاہور
میں کھلے ہیں۔ تو آریہ آشرم اگر کھولا جاوے تو تعجب کی
کونسی بات ہے۔ اور اسوقت تو خصوصاً ضرورت ہے
جبکہ دیانند کالج کے ادھکاریوں اور پرنسپل وغیرہ
کی طرف سے ودیارتھیوں کو صرف ہم لوگوں کے سمبندھی
یا ہمخیال ہونیکی وجہ سے بدچلن قرار دیکر نکالنا شروع
ہوگیا ہے۔ سوائے اسکے میڈیکل کالج کے طالبعلموں کے
لیے کوئی آشرم نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ لاہور میں ایک
ایسے آشرم کی ضرورت ہے۔ جہاں ودیارتھیوں کے
آچرنوں کی حفاظت کے علاوہ انہیں دھارمک شکشا
ملا کرے۔

دیانند کالج بیکول۔ اور بورڈنگ کے اندر والے کو ہماری
کا الزام بھی سلوک سے خالی نہیں۔ لالہ لاجپت رائے خوب
جانتے ہیں کہ پرنسپل وغیرہ کی طرف سے ان ودیارتھیوں کو
ضرور سختی ہوگی۔ پھر ان کے برخلاف رائے کھنے کا بھی
ہے۔ اور اس لیے اپنے پوشیدہ کی حرکتوں پر ہمیشہ
سے پردہ پوشی کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب
طعنہ زنیوں سے کام نہیں چلتا۔ آپ ودیارتھیوں کو نکال دیں
لیکن پرنسپل کے لیے انکا بچانا تو بہت ہے۔ ان کے لیے
آشرم کھلنے میں تو بہتر نہ ڈالیے تاکہ دوسرے کا بچوں
سے تو ہمدرد نہ کیجئے۔ انکی آیندہ زندگی خراب کرنے کا گناہ
کس کا لیگا۔

مینیجنگ کمیٹی کے انتظام میں خلل ڈالنے کی ایک ہی کہی۔
مینیجنگ کمیٹی اور کالج مندر کی چاردیواری کے ایک
ایک فرلانگ تک تو جانے کی اجازت نہیں۔ اور ہم
ابھی سمجھا نہیں چھوڑتا۔ خیر کب تک سمجھائے جاینگے
سامنے بیٹھکر تک دیکھتے رہنگے۔ کبھی تو چیف کورٹ ہی
ہاتھ موں نے منتظر بیٹھے رہیں گے۔

سب سے بڑا جرم ہمپر لگایا گیا ہے۔ کہ ہم نے کلکتے ایک ایم اے صاحب کو تار بھیجا جنکی ساتھ لالہ لاجپت رائے کی پروفیسری کے لئے خط و کتابت تھی اور جسپر عدالت کی دھمکی دیکر بابو صاحب کو نوکری منظور کرنیسے روکدیا۔ اس تار خبر کی نقل کی بنیاد پر لالہ لاجپت رائے نے جو درفشانی ہماری نسبت کی ہے وہ انہیں کہے شایاں ہے۔ ہم نے یہہ خبر سنتے ہی اسکی بڑے زور سے تردید کی اور لالہ لاجپت رائے کو خط لکھہ کر انسے خواستگار ہوئے کہ اس تار خبر کی بنیاد پر جو الفاظ انہوں نے اپنے لکچر میں کہے تھے واپس لیویں۔ لالہ صاحب نے بجائے اس کے کہ ایک انصاف پسند آدمی کی طرح ہماری درخواست کو قبول کرتے۔ اول تو یہہ ظاہر کیا کہ انہوں نے

کہا تھا۔ ہمپر الزام نہیں لگایا۔ اور اپنے کہے ہوئے الفاظ کو واپس لینے کی بات کو "سوال دیگر جواب دیگر" کے اصول پر عمل کر کے ٹالا۔ البتہ یہہ اقرار کیا کہ وہ ہمارے خط کو چھپنے کے لیئے بھارت سدھار میں بھیج دیگے۔ لیکن دشمن کو وعدہ دیکر ایفا کرنا شاید لالہ صاحب کے دھرم شاستر کے برخلاف ہے۔ دوسرا نمبر بھارت سدھار کا آیا۔ لالہ صاحب نے بجائے ہمارا خط چھاپنے کے ہمارے خط پر اپنے جواب کے برخلاف حاشیہ چڑھایا۔ اس بات کا ثبوت ہم سے مانگا ہے کہ ہم نے تار خبر نہیں بھیجی۔ ایک چیف کورٹ پلیڈر سے یہہ امید ہو سکتی تھی کہ قانون کو ہی جواب دیدیوے۔ صاف عقل انسانی کو خیرباد کہدیوے۔ لیکن ہم بھول گئے۔ وکیل صاحب خود فریق ہیں اور ایسے موقعہ پر انکے عمل پر کوئی روک نہیں ہو سکتی۔ لاہور پبلک نے اس تار خبر والے معاملے کی تردید میں ہمارے دلائل اس لکچر میں سن لیئے ہیں۔ جو ہم نے لالہ لاجپت رائے کے جواب میں ۲۱ جون کو آریہ مندر لاہور میں دیا تھا۔ ہم نے اسوقت بھی لالہ لاجپت رائے کو للکار کر کہا تھا اور اب بھی کہتے ہیں کہ اگر انصاف کوئی چیز ہے تو اس تار خبر کی بنیاد پر ہمپر کالج کے ادھکاریوں کو بدنام کرنے کی نالش دائر کریں۔ اسوقت آپ بآسانی

تار خبر اصلی منگائی جا سکیگی۔ اور یہہ معلوم ہو جاویگا۔ کہ آیا وہ تار خبر ہمنے بھیجی تھی یا کہ ادھکاریوں کے جان نثاروں میں سے کسی نے ہمیں بدنام کرنیکی غرض سے بھیجدی تھی۔ ہمیں اگر کچھہ کرنا ہوتا تو بنکوں سے روپیہ ملنا بند کراتے۔ عدالت میں نالش اپنے حقوق کے لیئے کرتے۔ ہم نے آج تک جو کچھہ کیا ہے سورج کی روشنی میں کیا ہے۔ اندھیری رات میں کام کرنے والوں کے لیئے ہمارے پاس پہلے بھی نفرت تھی۔ اور اب بھی سوائے اس کے اور کچھہ نہیں ہے۔

گورودت میموریل فنڈ کے روپیہ کا سود بند کرنے کا الزام لالہ لاجپت رائے اگرچہ ہمپر کسی نے نہیں لگایا۔ ہم نے اپنے لکچر میں صاف کہا تھا کہ ان لوگوں نے سود بند کرا دیا ہے۔ کیا یہ غلط ہے؟ کیا لالہ ایشور داس ایم اے نے منیجر بنک کو روپیہ یا سود سبھا کو دینے سے نہیں روکا ہے؟ کیا باوجود خود لالہ درگا پرشاد کو چارج سپرد کرنیکے اب لالہ ایشور داس اس امر کے لکھنے سے منکر نہیں ہیں۔؟ کیا آپ اور دیگر آپ کے کارکنوں کی صلاح کے بغیر لالہ ایشور داس نے ایسا خط منیجر بنک کو لکھا۔؟ یا تو منیجر بنک جھوٹھہ بولتا ہے؟ (جسکے لیئے کوئی وجہ نہیں) یا آپ لفظوں کی آڑ میں مطلب براری کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں غلط لکھتے ہیں۔ کہ اسی سال میں سال گذشتہ کا سود وصول کیا گیا۔ جولائے سنہ ۱۹۰۳ء سے جون سنہ ۱۹۰۳ء تک کا سود وصول ہو چکا ہے۔ جون سنہ ۱۹۰۳ء تک ایک سال کا سود جولائی سنہ ۱۹۰۳ء میں واجب الوصول تھا۔ جس سے آپکے دوست لالہ ایشور داس کے لکھنے پر منیجر بنک نے جواب دیدیا ہے۔ اور یہہ آپ سے کس نے کہا کہ گورودت کے بچوں کو گذارہ دینے سے انکار کیا گیا ہے۔؟ گورودت کے بچوں کو تو بہر صورت

گذارہ دیا ہی جاویگا۔ خواہ میموریل فنڈ کا روپیہ وصول ہو خواہ آپکی بدولت بنک والوں کے ہی کام آوے۔ لیکن آپکی اسوقت کی کارروائی ایک یادگار رہ جاویگی۔

ہم نے لالہ لاجپت رائے کی تحریر کا مختصر جواب دینا مناسب سمجھا۔ تاکہ آریہ پبلک کو کسی طرح پر مغالطے میں ڈالکر انہیں اپنی اصلی غرض سے گمراہ نہ کیا جاوے۔ دیانند کالج بھگتو ادھکاریو! اور قوم قوم کی پکار کرنیوالو! دیانند کالج آپکو مبارک ہو۔ اسکا انتظام آپکو مبارک ہو۔ ہم نے عدالت کا خیال چھوڑا۔ ویدک سکشا پر کالج بیش دینے کا خیال چھوڑا۔ آپکو سمجھانے کا خیال چھوڑا۔ ہمارا آپکے کالج سے اسوقت کوئی واسطہ ہی نہ رہا۔ اگر ہم کمیٹی کے ممبر ہیں۔ تو خاموشی کے ساتھہ اب تو ایشور کیلیئے پیچھا چھوڑ دو۔ ہم آپ سبکو باوجود دانش کے دلدادہ ہونے کے باوجود ہمارے خون کے پیاسے ہونے کے۔ باوجود دیانند کی ماڑی کے دشمن ہونیکے باوجود ملک کی ضرورت کو الٹا سمجھنے والے ہونیکے پھر بھی بھائی سمجھتے ہیں۔ ہماری پھر بھی یہی کوشش ہوگی کہ آپ سب اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ ہماری پھر بھی خوشی اسی میں ہوگی کہ آپ سب انیہ دیشوں کی برائیوں کی تقلید کو چھوڑ کر اپنے دیش اور اپنی قوم کی ضرورت کو سمجھیں۔ ویدوں کا جھنڈا آپ سب کے دلوں میں جگہ پکڑے۔ اور کوئی دن آوے جبکہ ایشیا اور دوسرے دیش سے چھٹکارا پاکر۔ مان اور اپمان کا خیال چھوڑ ہم سب ایکدوسرے کا ہاتھہ پکڑے۔ بھارت جہاز کی ٹٹی کو کھینچتے ہوئے اسکو کنارے سے پار لگانے کا پرشارتھ دکھا دیں۔ سبا۔ اوم شم

مُراسلات

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

حکیم رامسر بداس مکیریاں نواسی کی یاترا

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ہفتہ گذشتہ

(س) آج سے دو چار برس پہلے آپ مانس نشیدہ ہیں ویاکھیان بڑے زور سے کیوں دیتے ہو؟

(ج) مینے اُس وقت ویدوں کو پڑھا نہیں تھا صرف سوامی دیانند کرت بھاشیہ پر وشواس کرکے اپدیش کرتا تھا۔ پشچات مجھے خیال ہوا کہ ویدوں کا پاٹھ ماتر تو اوش کرنا چاہیئے۔ جب میں نے ویدوں کے اولوکن کا آرمبھہ کیا۔ تو بہت سے ایسے منتر میری نظر سے گذرے کہ جن پر مجھے شنک ہوا۔ میں نے وہ منتر جب غور سے وچارے تو اُن سے مانس بھکشن کی آگیا صاف صاف پائی گئی۔ اُن منتروں کے ارتھ جو میں نے کئے تھے اور وہ دان بھی نہ اولٹا سکے۔ جب مجھ پورن نشچہ ہوگیا تو پرچار مانس بھکشن کا شروع کیا کیونکہ وید آگیا کا ماننا ہی دھرم ہے۔

(س) کیا وید منتروں کے ارتھ سرشٹی کرم کے وردوہ ہوتے ہیں۔ اور کیا وید سرشٹی کرم کے خلاف آگیا دیتے ہیں۔ منتروں کے ارتھوں میں پرسپر وردوہ بھی ہوتا ہے۔؟

(ج) اگر ویدوں کے ست ہونیکی پریکشا سرشٹی کرم سے ہو سکتی ہو تو ویدوں کی کیا ضرورت ہے۔

(س) (بطور جواب) سگھر سرشٹی کرم کا گیان ہونا جیو کو اسمبھو ہے۔ اسلئے پرماتما نے سرشٹی کرم کو ہی وید دوارا اپدیش کیا ہے۔ جیسے بادشاہ وقت کے قانون کی پوری واقفیت تجربہ سے حاصل کرنی قریباً ناممکن ہے۔ لیکن مجوزہ کتب ہائے قانون کے پڑھنے سے پورن گیان ہوجاتا ہے۔ ویسے وید کے پڑھنے سے سرشٹی کرم کا گیان ہوتا ہے۔

(س) (ازجانب سوامی پرکاشانند) تم لوگ وید منتروں کے ارتھوں کو جو سرشٹی کرم انکول ہونے سے ست مانتے ہو یہہ تمہاری صراصر بھول ہے۔ کیونکہ قدرت نے سب استریاں ایک جیسی پیدا کی ہیں مگر تم کبھی استری کا کام ماں بہن سے نہیں لے سکتے۔ اور ماں بہن کا استری سے جو پرچلیت ہیں تاہم آدمی دشمنوں کا بنانا وید منتروں کی بہتی ارتھ کرکے پیدا کرتے تم لوگ اُسے صحیح مان کر خوش ہوتے ہو؟

(جواب پانڈے جی)

مہاتما جی وچار کیجئے کہ سرشٹی کرم ہی سکھشا دیتا ہے۔ کہ پرتی ادھکار کام کرنا اوتمتا کا کارن ہے۔ کیونکہ جب تک استری کا گربھ استھ چھپ سال کی آیو میں پورن ہوتا ہے۔ اور پرش کا پچیس برش کی عمر میں پریک ہوتا ہے ہوتے سنتان اتپتی کا کارن نہیں ہوتا۔ اگر پورو کت سمے کے برخلاف گربھادھان کیا جاوے۔ تو سنتان ضعیف القویٰ ہونیکے کارن جیتی نہیں رہیگی۔ اگر بالفرض تھوڑا عرصہ جیتی رہے تو دائم المریض اور بدشکل اور کم عقل ہوگی۔ مہاراجہ جودھشٹر جی کا بھی اس سے اتفاق رائے ہے۔ بیٹا قدرتاً ماں بہن سے استری کا کام نہیں لے سکتا۔ فرض کرو جب استری نے سولہ یا بیس برس کی عمر میں پُتر اوتپن کیا۔ اور وہ پچیس برس کی اوستھا میں سنتان اوتپن کرنے کے یوگیہ ہوگا۔ اُسی وقت اُسکی ماں کی عمر قریباً چالیس پینتالیس برس کی ہوگی۔ گویا کرمے سے ماں کی عمر قریب دگنی کے ہوئی بموجب قاعدہ کہ بربلہ ہو سے دگنا یا ڈیوڑھا ہو۔ اِسکے خلاف بہو کی عمر بر سے دگنی ہوگی جسکا پریہہ نشند رکرنا جکتا سکے رو سے سخت مضر ہے۔ کیونکہ ایدر بھی عورت جوان مرد کے نیچے تر پرقال ہے۔ نیز ایک ہونے سے سنتان کی اتپتی بھی اسمبھو ہے۔ اسی پرکار بہن بھائی ایک رج ویریہ سے اوتپن ہوتے ہیں انکا مزاج وخون ایک سا ہے۔ لہذا حکما کی رائے ہے۔ اُن سے سنتان اوتپن نہیں ہو سکتی تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ تبعیدہ خون کا تبادلہ کیا جاوے۔ سنتان اُتم پیدا ہوتی ہے یہہ سنپورن شکشا وید دوارا اکولتی ہیں۔ جو سرشٹی کرم انکول ہیں۔ مگر کسی نے سچ کہا ہے سوار تھی دوشم نہ لشتی۔ کسی ایک سوار تھہ اندہ پرشوں نے گوماس تک ویدار تھ بدل بتا دیا ہے۔ تو انکو اور انیت بوہار کرنے میں کیا شنکا ہوگی۔ وید منتروں کے ارتھ سرشٹی کرم وردوہ ہونے سے کسی بدھیمان کو منتبہ نہیں ہو سکیں گے۔ میرے خیال میں زبانی اپدیش کے بجائے عملی زندگی ہرایک پر بہت جلد اثر ڈالتی ہے۔ آپ زبانی مانس بھکشن پرچار کرتے ہیں خود کیوں نہیں کھاتے۔

(جواب سوامی پرکاشانند)

آپ یہہ مجھہ میں کسر سمجھتے ہیں۔ بھاسکرانند جی نے شروع کردیا۔ میرا ارادہ بھی عنقریب کہانے کا ہے۔

اسپر حاضرین نے کہا کہ منتر شاستروالوں سے آپ زیادہ پرچار کسی حالت میں نہیں کرسکتے کیونکہ آخر کار ست کی ہی جے ہوتی ہے۔ آپ سادھو ہیں آپکو ان واہیات جھگڑوں سے کیا غرض۔ پرادپکار کیجے اور بہت سے کام ہیں۔ سوامی جی کرودھت ہوگئے۔ اور سب حاضرین اُٹھکر چلے آئے۔

یاتری

میں پھر شام کے ۵ بجے سماج مندر میں گیا تو پرکاشانند جی کا لکچر شروع تھا نفس مضمون یہہ تھا کہ جب تک شکم پوری نہ ہو۔ انسان کو کوئی دہرم کرم نہیں سوجھتا۔ سب سے مقدم دہرم اور پورنا کا اوپاؤ ہے۔ بعد ازاں ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ آئندہ ستیارتھ میں شکم پوری کے وسایل بتلائے جائیں گے۔ دوسرے ہفتہ میں اتفاق سے لکچر میں پہونچا۔ وہی صاحب میز پر کھڑے لکچر دے رہے تھے۔ ایک طرف پرکاشانند جی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور انکے نزدیک ایک صاحب کوٹ پتلون وانگریزی ٹوپی پہنے چرٹ منہ میں اور ایک چھوٹی سی کتاب بغل میں تھی۔ جسکا وہ صاحب مطالعہ کر رہے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہی مہاشنکر انند جی ہیں۔ جو ولایت سے شلپ ودیا سیکھ کر آئے ہیں۔ مجھے سخت حیرانگی ہوئی کہ جلسہ جشن کانگرس لاہور کے موقعہ پر میں نے فقیرانہ لباس میں آپکو دیکھا تھا۔ اتنی جلد آپ ہوبہو صاحب لوگ کیونکر بن گئے۔ جو شناخت بھی نہیں ہوتے۔ چونکہ مجھے ضروری کام تھا۔ لہذا اس ہفتہ کا لکچر نہ سن سکا۔

آپ کا کرپا ابھلاشی
حکیم رامسرنداس از نکبرمان۔

جھنگ گھمیانہ

نقل رزولیوشن نمبر ۴- انترنگ سبھا آریہ سماج جھنگ گھمیانہ مورخہ

(۱) منشی سوایارام جی نے تجویز کی۔ چونکہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ منی لکھت مہاشیوں نے خلاف اُپ نیموں کے جدید انتخاب کرکے خودبخود اس سماج سے علیحدگی کرلی ہے جس سے انہوں نے اپنے آپ کو اس سماج کے ادہکاری اور ممبر رہنے سے محروم کرلیا ہے۔ اسواسطے انکا نام اس سماج سے خارج کیا جاوے اور اس امر کی اطلاع ان کو دیجاوے۔ لالہ کاشی رام جی اُپ منتری نے تائید کی اور بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ اسکی ایک نقل ست دہرم پرچارک میں واسطے اطلاع عام بہیجی جاوے۔

لالہ لبھو چند صاحب ۔ لالہ رام نامل جی ۔ ماسٹر بسنت داس جی۔ ماسٹر گوردتامل صاحب ۔ لالہ دیوان چند صاحب ۔ لالہ شوبرامداس جی ۔ لالہ گہیلارام صاحب ۔ لالہ دلو بدیال صاحب

(۲) سکہاشاہی راج (کالج کمیٹی) کی ہدایت کے بموجب اس سماج کے چند ممبران نے جو خلاف اُپ نیم ۱۹ ماہ مئی کو انتخاب کیے ناجائیز کارروائی کی ہے۔ اس تاریخ کے بعد انکا کوئی ہفتہ وار یا اور جلسہ نہیں ہوا۔ اور اسپر بھی راج ہذا کے پردہان اور منتری ضرور ہی اس سماج کو جائیز قرار دینگے۔ راج ہذا کو مبارک۔

(۳) ہم لوگوں کا (یعنی جھنگ گھمیانہ سماج کے ممبران کا) ڈیرہ دھجووالی سماج مندر کے اوپر والے کمرہ میں ۲۵ سے ۲۷ مئی تک تھا۔ کسی مہاشہ کا چہاتا خورد غلطی سے ہمارے ساتھ آگیا ہے۔ جس مہاشہ کا گم ہوگیا ہو مطلع فرمادیں۔

(۴) اس سماج کی طرف سے مفصلہ ذیل رقومات مہرشی پر لی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں ارسال کیگئی ہیں۔

مشن فنڈ ۲ روپے چرنجی لال فنڈ ۲ روپے
استری مہاودیالہ ۲ روپے گروکل پرچار فنڈ ۱ روپیہ
میزان ۱۱ روپے

(۵) اس سماج کے جھنگ نواسی سبھاسد آنا فنڈ اکٹھا کرنے میں اچھا پرشیرم کر رہے ہیں بابو بھوانی سنگھ جی ہیڈ ڈاکٹر جیل و پولیس ہسپتال نے ۲ روپیہ مشن فنڈ لالہ نہال چند او جیندارام چپراسی نے ایک روپیہ اور ۸ روپے سماج مندر میں دان دیئے۔ اور دینے کا وعدہ کیا۔ لالہ سلامت رائے نے ۱ روپیہ مشن فنڈ میں دان دیا۔

(۶) سناتن دہرم سبہاؤں کے مہوا پدیشک پنڈت کلجس رائے نے اس شہر میں دیاکھیان دیتے وقت ایک موقعہ پر سوامی شبد کے اپنے دیاکرن شکتی سے یہہ ارتہہ کیئے۔ سوامی شبد دو الفاظ سے مرکب ہے۔ سوا स्व بمعنے خاکستر اور वा بمعنے مینہ بارش۔ ارتہات بارش میں جیسے خاکستر بہ جایا کرتی ہے۔ اسی طرح سوامی جی کا حال ہے۔ کہ وہ پنڈتان کے سامنے نہ نکلتا ہے۔ آشا ہے کہ ہندو لوگ اپنا کالج بناتے وقت ان مہوا پدیشک صاحب کو سینیر پروفیسر مقرر فرما دینگے۔

(۷) یہہ سماج اچھی رونق پر ہے۔ سماج مندر کی زمین خریدنے کے واسطے کوشش کیجا رہی ہے۔

اس سماج کے حالات ابتدائی معہ ان حالات کے جو کلچرڈ پارٹی کے پیروؤں کی مہربانی سے سماج مندر میں تفرقہ ڈالنے کا باعث ہوئے ہیں۔ ایک پمفلٹ کی صورت میں بہت جلد نکلنے والے ہیں۔ مدا اس سند منتری آریہ سماج جھنگ گھمیانہ

قادیاں ضلع گورداسپور

رزولیوشن نمبر ۱ پیش کردہ لالہ ملاوامل منتری آریہ سماج قادیان

چونکہ آریہ سماج کا منتو مقصد ارتہات سدہانت سنسار میں وید اور ست شاستروں کا پرچار کرنا ہے - اس لیئے اس سماج کو مناسب ہے - کہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں ان مندرجہ بالا اغراض کے پورا کرنے کے لیئے نویدن کرے - کہ وید ویدانگوں کے ودوانوں کے بنانے کے لیئے اور ست دہرم کا دلیشوں میں پرچار کرانے کے لیئے ایک وید پرچارک فنڈ بنایا جاوے - تاکہ اسکے اندر سے بذریعہ رسالوں اور اوپدیشکوں کے یہہ کام پورا ہو سکے -

بحاضری لالہ بڈھامل صاحب پردہان - لالہ ملاوامل منتری - لالہ شرسپت رائے کوشا دکش سردار کشن سنگھ صاحب وسوم راج شرما ممبران سماج کے پیش ہوا - سب نے اسکے اتفاق میں رائے دی - اور بہ ثبت دستخط ممبران مندرجہ رزولیوشن پاس ہوا - اور یہہ بھی مناسب سمجھا گیا - کہ اس رزولیوشن کی ایک ایک کاپی آریہ اخبارات میں اشاعت کیوا سطے بھیجی جاوے -

راقم { سوم راج شرما
ازقادیاں

کمیریاں

جلسہ انترنگ سبہا منعقدہ ۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء میں آریہ سماج کمیریاں نے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا منتری نے پیش کیا چونکہ آریہ سماج کا اوّلین ودیا کے پرچار سے سنسار میں ست دھرم پہیلانا ہے - لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجوں کی طرف سے آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا جاوے کہ وید اور ویدانگوں کے جاننے والے ودوان بنانے - ویدک دھرم کا پرچار سودیش میں کرانے اور وید دھرم کو بذریعہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کے پہیلانے کے لیئے ایک وید پرچارک فنڈ کھولی جاوے - تاکہ اس کے ذریعہ یہہ سب اغراض پوری ہوں - چودہری لچھمنداس جی نے تائید کی - اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ اس سماج کی طرف سے پرتی ندہی سبہا پنجاب کو اس فنڈ کھولنے کی تحریک کی جاوے - اور یہہ رزولیوشن ست دہرم پرچارک میں برائے اشاعت بہیجا جاوے تاکہ دیگر سماجیں بھی بذریعہ رزولیوشن پرتی ندہی سبہا کو اس فنڈ کے کھولنے کے لیئے تحریک کریں -

آشا ہے کہ آپ کرپا کرکے اسکی نقل ست دہرم پرچارک کو برائے اشاعت دیویں اور منیجر صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد شایع فرمادیں -

آپکا داس
حکیم رامسرنداس منتری آریہ سماج کمیریاں

رام چرتر

(منتخبہ از رامائن بالمیک کرت)

جب رامچندر اور لکشمن وشوامتر کے ساتھ بنوں اور آشرموں کو دیکھتے پھرتے تھے تو بہت سے آشرموں اور بنوں کو دیکھہ کر وہ متھلاپوری کو گئے - جب راجہ جنک کو معلوم ہوا - کہ وشوامتر رشی میرے راجیہ میں پدہارے ہیں تو وہ اپنے پروہت شتانند کو ساتھہ لیکر رشی کی پوجا اور ستکار کے لیئے گیا - دونوں نے جاکر وشوامتر کی پوجا یتہا یوگیہ کی - وشوامتر نے ہی کشل کہیم پوچھا - اسکے بعد راجہ جنک نے پوچھا کہ یہہ دو کمار کون ہیں - اور کس مطلب کے لیئے یہاں آئے ہیں - وشوامتر نے جواب دیا کہ یہہ راجہ دشرتہہ ایودہیا کے راجہ کے لڑکے ہیں - اور جو دھنش تمہارے پاس ہے اُسکے دیکھنے کے لیئے یہاں آئے ہیں تم ان کو وہ دھنش دکھاؤ - راجہ نے جس مطلب کے لیئے وہ دھنش اُسکے پاس پڑی تھی وہ کہہ سُنایا اور کہا کہ ایک سمے جب میں کہیت میں ہل جوت رہا تھا اور کہیت کو شُدھ کر رہا تھا تو مجھہ کو ایک لڑکی وہاں سے ملی جسکا نام لوگ (دنیا) میں سیتا مشہور ہے (معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کسی نے ڈالدی ہوگی - ورنہ کہیت میں سے کس طرح لڑکی برامد ہو سکتی ہے - جے چندر) جب وہ سیتا بڑی ہوئی تو بہت سے راجہ اُسکے ساتھہ وواہ کرنے کے لیئے پرارتہنا کرنے کو آئے - مگر میں نے انہیں سے کسی کو اپنی کنیا نہ دی - اسکے پشچات وہ سب ملکر اپنا بل دکھلانے کو آئے - میں نے اُن کو وہ دھنش دکھائی اور کہا کہ جو شخص تم میں سے اسکو اُٹھا کر اور کہینچکر اسمیں سے تیر چلا دیگا اُسکے ساتھہ میں اپنی کنیا سیتا کا وواہ کر دونگا سب نے زور آزمائی کی مگر کوئی اسکو کہینچکر تیر

چلانے کے لیے سمرتھ نہ ہوا - وہ دھنش اب میں
رام اور لکشمن کو دکھاؤنگا - اگر رامچندر اسکو
کھینچکر اسمیں سے تیر چلا دیگا - تو میں سیتا کا
وواہ اسکے ساتھ کر دونگا - یہ سنکر وشوامتر نے
کہا کہ اچھا دکھلاؤ - تب وہ دھنش راجہ جنک
کی آگیا انوسار وہاں لائی گئی - راجہ جنک
نے وشوامتر سے نویدن کیا - کہ دھنش آ
گئی ہے آپ رام کو دکھا دیں - وشوامتر نے
وہ دھنش رام کو دکھائی - رام نے اس
دھنش کو دیکھا اور حیران ہوا اور کہا کہ آپکی
آگیا انوسار اس دھنش کو اٹھانے کی کوشش
کرتا ہوں - انھوں نے کہا کہ اچھا - رام نے
ہزاروں آدمیوں کے دیکھتے دیکھتے اس کو
درمیان سے پکڑا اور موردی (چلا) کو چڑھا
کر کے اسمیں سے تیر چلایا - اور وہ دھنش درمیان
سے ٹوٹ پڑی - اسکے ٹوٹنے سے بڑا خوفناک
شبد ہوا جس سے لوگوں کے پردے کانپنے
لگے - راجہ جنک یہہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور
وشوامتر سے عرض کی کہ رام کا بل بڑا آشچریہ
(حیرانی پیدا کرنے والا) ہے جنک نے کہا میری کنیا
سیتا اپنے پتی کو پاکر میری کل کی شوبھا اور کیرتی
کو بڑھا دیگی - اسلیے میں سیتا کا وواہ رام سے
ہی کر دونگا - راجہ جنک نے ایودھیا میں راجہ
دشرتھ کے پاس آدمی (دوت) بھیجے اور
کہا کہ راجہ کو سب حال سنا کر شادی کے لیے
لے آؤ - راجہ جنک کے دوتوں نے ایودھیا
میں جا کر سب حال راجہ دشرتھ کو کہہ سنایا
اور وواہ کے لیے نمنترن دیا - راجہ دشرتھ
رام کی وواہ کا سماچار سنکر بڑا پرسن ہوا اور
اپنے منتریوں اور پروہت کو متھلا پوری میں
چلنے کے لیے کہا - دوسرے دن راجہ دشرتھ
وششٹ - وام دیو - جابالی - کاشیپ
مارکنڈیہ - دیرگھایو - اور کاتیاین رشیوں
کو ساتھ لیکر اور بہت سے ہاتھی گھوڑے رتھ
آدمی اور سینا (فوج) ساتھ لیکر متھلا پوری
کو روانہ ہوا - راجہ جنک کو جب معلوم ہوا
کہ راجہ دشرتھ آ گیا ہے تو جا کر بڑے
ستکار اور مان کے ساتھ اسکو لے آیا اور
کشل کھیم (خیر و عافیت) پوچھی اور سارا ورتانت
اسکو سنایا - راجہ دشرتھ بڑا آنندت ہوا - دونو
نے وچار کر وواہ کا دن مقرر کیا - وواہ کے
دن ویدی بنائی اور یگ کی ساری سامگری
تیار کرا کے اسکے پاس رکھی گئی - تب سیتا
ویدی کے پاس لائی گئی - اور رام کے سامنے
بٹھائی - جب سب کچھ تیار تھا اور وواہ کی
ودھی ہو رہی تھی - تب راجہ جنک نے رامچندر
سے کہا کہ یہہ میری کنیا تیری
सुता
सहधर्मचरी ہے (تیرے ساتھ دھرم کو کرنے
والی ہے -) تو اسکا پانی گرہن کر - اس پرکار
رامچندر کا وواہ سیتا کے ساتھ ودھی پوروک
ہوا - راجہ جنک نے بہت سا دھن جہیز کے
[illegible] آدمی راجہ دشرتھ رامچندر اور سیتا
کو دئیے - جب سب کاریہ سماپت ہو چکے تو
ایک رات وہاں ٹھہر کر دوسرے دن راجہ
اپنے پتروں سمیت راجہ جنک سے رخصت
ہو کر ایودھیا کی طرف روانہ ہوئے - ایودھیا
میں پہونچکر سیتا اور رام بڑے پریم اور پرسنتا
سے ایک دوسرے کے انوکول چلکر اور ایک
دوسرے کو پرسن کرتے ہوئے نواس کرنے
لگے - باقی آئندہ

راقم جے چند ازلاہور

ملتان

بڑے رنج و الم کا مقام ہے کہ ہمارے ایک
معزز اور ہوشیار بھگتی ممبر آریہ سماج ملتان
گوسوامی گوردھن دت کے ہونہار اور نوجوان
اکلوتے لڑکے گوسوامی نرسنگھ دت کا جسکی عمر ابھی
قریبا ۱۷ سال کی تھی جو انٹرنس کی دوسری
جماعت میں تعلیم پا رہا تھا - اور جس پر کہ اس کے
والدین کی کل امیدیں بندھی ہوئی تھیں -
۲۰ ماہ مئی ۱۹۰۸ء کو بوقت ۹ بجے صبح اچانک
راہی ملک بقا ہوا - اگرچہ برادری نے ویدک
رسومات کے کرنے میں رکاوٹیں اور مزاحمت
کی لیکن اسکے باپ اور ماموں گوسوامی گنپت رام
شرما نے کچھ پرواہ نہ کی اور صاف جواب
دیا اور داہ کرم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اور
شمشان بھومی میں علاوہ بھجن اور کیرتن کے
پنڈت منی رام جی آریہ اپدیشک نے زندگانی
کی ناپائداری پر ایک چھوٹا سا موثر سرمن دیا -
اس نوجوان کی ناگہانی موت نے صرف اسکے
والدین کو ہی غمزدہ نہیں کیا - بلکہ عام لوگوں
کے دلوں پر سخت افسوس ہوا - ایشور مرحوم کے
والدین اور سمبندھیوں کو شانتی پردان کرے -

ہمیں بہت افسوس سے پڑھنا پڑا کہ بھارت
سدھار اور آریہ سنجر نے ان واقعات کو جو
کالج احاطہ میں ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کے دوپہر کو
ہوئیں - بالکل غلط پیرایہ میں اور بے بنیاد
اصول پر ظاہر کیا اور ہمیں سخت رنج ہے کہ باوجود
تعلیم یافتہ ہونے کا دم بھرنے کے بھی انہوں
نے ذرا نہ سوچا کہ مختلف سماجوں کے ممبروں
کی آنکھوں میں جو اسوقت کے واقعات کو چشم
خود دیکھ رہے تھے - کس طرح مٹی ڈال سکتے ہیں

اور اپنی من مانی کہاوت کو پایہ صداقت تک پہونچا سکتے ہیں اور لالہ جیونداس وغیرہ پر الزام لگانے انکی محسن کشی کا نتیجہ اور اندرونی جاشت کا اظہار ہے - لالہ گوبندہ رام ملتان نواسی جو کلچرڈ پارٹی کے متعینہ والنٹیریوں میں سے ایک تھے جو اُسوقت کے نظارہ میں شامل تھے وہ اِس بات کو جھوٹھا ثابت کرتے ہیں - جو بھارت سدھار اور آریہ پتر سنجر نے لالہ جیونداس جی کی بابت لکھی ہیں یعنی " اُن حرامزادوں کو مارو " یہہ اُنہوں نے ۲۷ مئی ۱۸۹۴ء کی صبح کو کالج ہال میں موجود لالہ سدانند صاحب بی اے پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور و پنڈت راجہ رام و لالہ موتی رام و دیگر چند معزز صاحبان کہا تھا بجائے اسکے کہ وہ اپنی گرو لالہ ہنسراج جی کی اُن کرتوتوں کو ظاہر کرتے - جو اُنہوں نے والنٹیروں کو اختلاف رکھنے والوں ممبران کو روکنے اور بے عزت کرنے کے لیئے مقرر کیئے تھے - حالانکہ از روئے رزولیوشن منیجنگ کمیٹی منعقدہ ۲۶ ماہ مئی ۱۸۹۴ء کوئی مجاز نہ تھا - کہ کسی کو روکا جاوے - یہہ باتیں صاف بتلا رہی ہیں - کہ متعدد کلچرڈ بھائیوں کا اِس سے کیا مطلب تھا - البتہ لالہ ہنسراج جی کو جو دراندے میں تھے لالہ موتی رام و بیربل ملتان نواسی ممبر کالج سوسائیٹی نے بچشم خود والنٹیروں کو ہدایت کرتے ہوئے دیکھا اور اِسبات کو بھی اُنہوں نے بچشم خود دیکھا کہ لالہ ہنسراج جی کو دو آدمی خلاف اُنکی مرضی کے کمرے سے پکڑکر اندر کمرہ کے لے گئے اور نیز ہمارے دریافت کرنے پر جبکہ مظفرگڈھ کے دو ممبر بھی موجود تھے - گورنمنٹ کالج کے سٹوڈنٹ سے ہمیں معلوم ہوا کہ لڑائی کا نتیجہ انہیں اسوقت ہو گیا تھا جبکہ لالہ ہنسراج نے والنٹیر مقرر کرنے شروع کیئے تھے - اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے - اِس سارے فساد کی بنا لالہ ہنسراج جی ہی ہیں - نہ کہ کوئی اور آدمی - اِس سے بڑھکر زیادہ جھوٹھ لالہ صاحب موصوف کا کیا ہوگا کہ والنٹیر سوسائیٹی کے ممبران کی سیوا کی غرض سے مقرر کیئے گئے تھے - ہمارا ذاتی تجربہ صاف بتلاتا ہے کہ والنٹیر اختلاف رکھنے والے ممبران کو بے عزت کرنے کی غرض سے مقرر ہوئے تھے - جیسا کہ اُنہوں نے ۲۷ مئی ۱۸۹۴ء بروقت اوٹھہ آنے جلسہ سوسائیٹی سے ہمارے ساتھ اور مرادآباد اور دہلی والوں کے ساتھ سلوک کیا اِس سے صرف اُنکا ہی کمینہ پن ظاہر نہیں ہوتا تھا - بلکہ اُس سے اُنکے مقرر کرنے والوں کا ایک ظاہری فوٹو تھا - لالہ لاجپت رائے جی کے منجملہ دیگر غلط بیانیوں کے یہہ ایک کھلا بیان ہے جو انہوں نے ملتان سماج کی بابت ۵ ماہ جون کے بھارت سدھار میں ایک کھلی چھٹی میں جو بنام اڈیٹر ست دھرم پرچارک بھیج کر ہے جسکا جواب امید ہے کہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک شافی دینگے - کہ ملتان سماج سے صرف چار ممبر تحریر کیئے ہیں - حالانکہ ۸ ممبر ملتان سماج کی سوسائیٹی کے موقعہ پر گئے ہوئے تھے - جو باقی چار اُنکی سکھاشاہی کارروائی کے باعث شامل جلسہ نہ ہوئے تھے - اور وہ اوٹھہ کر چلے آئے تھے - جو اتفاقاً اُنکی بے ضابطہ کارروائیوں کو دیکھنے کی غرض سے گئے تھے - اِس سے معلوم ہوتا ہے - کہ لالہ لاجپت رائے جی نے اور سماجوں کی بابت بھی غلط بیان کیئے ہونگے جیسا کہ اُنہوں نے ملتان سماج کی بابت تحریر کیا ہے -

آپ کا داس

ہردیال ممبر آریہ سماج و ممبر ڈی اے وی کالج سوسائیٹی

(نوٹ) ملتان کے ۸ ممبران کے نام یہہ ہیں جو جلسہ سوسائیٹی کے لیئے گئے ہوئے تھے -
(۱) لالہ جوالا سہائے (۲) بھگت ڈھیرو مل (۳) لالہ گردھاری لال (۴) لالہ بیربل (۵) ہردیال (۶) لالہ موتی رام (۷) چیتن آنند وکیل - (۸) لالہ کانشی رام وکیل - (۹) ڈاکٹر پرمانند اسسٹنٹ ممبر آریہ سماج لاہور و ممبر منیجنگ کمیٹی -

کارسپانڈنٹس

علاقہ باجوڑ

لالہ سیتا رام منتری آریہ سماج پشاور تحریر فرماتے ہیں - کہ علاقہ باجوڑ میں ایک ہندو عورت کے روبرو ایک مسلمان نے گورو نانک جی کو اور چند ہندو بزرگوں کو دشنام دہی کی - تو اُس ہندو عورت نے صرف جواب میں کہا - کہ آپکے بھی گورو پیر ہیں - اگر کوئی ایسے الفاظ نکالے تو کیسا بُرا معلوم ہوگا - اسی طرح مجھ کو بھی بُرا معلوم ہوتا ہے - اسپر اُس مسلمان نے اور مسلمانوں کو کہا تو بہت سے مسلمان معہ قاضی اور ملاں لوگ جمع ہو گئے - اُس ہندو عورت کو کہا کہ مسلمانی ہو جاوے - ورنہ قتل کیجاوے گی - ہندو عورت نے جواب دیا - ہمارا ہندو دہرم سب مذہبوں سے اوتم دہرم ہے - اور سچا دہرم ہے - رام رام رام رام ہے بھی رام اور ہوسی بھی رام میں اپنا دہرم ہرگز نہیں چھوڑونگی - کیا ہوا - اگر قتل کیجاؤں - ایک بار اِس شریر کو چھوڑنا ہے پھر دیر سے نہ چھوڑا تو ابھی تلوار کی دہار سے چھوڑا - قاضی نے حکم دیا - کہ اگر یہہ عورت مسلمانی

نہیں ہوتی تو اندر میعاد ۱۰ ایوم کے اس طور سے قتل کیجاوے کہ روز مرہ ایک انگ کاٹا جاوے۔ اس حکم کو سنکر اس عورت نے یہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ ہے بھی رام۔ اور یہ ہو سی بھی رام ایک روز مرنا ہے۔ بھلا اس طرح دکھ دیکھ مرینگے تو بھی مضائقہ نہیں۔ یہہ ہندو دہرم بار بار نہیں ملتا۔ میں کیوں اس دہرم کو چھوڑوں۔ اس سخت حکم کی خبر حاکم ملک باجوڑ کو پہونچی جسکا نام نامی سردار عمرا خاں صاحب بہادر ہے۔ اُس نیک بخت حاکم نے ہندو عورت کو معہ ملا و قاضی و دیگر مسلمانوں کے طلب کیا اور حکم دیا کہ کوئی قصور اس ہندو عورت کا نہیں ہے۔ اسلئے ظلم اور ستم سے اسکو مسلمان نہ کیا جاوے۔ اپنے دہرم میں رہے۔ اس کی حفاظت میں خود کرونگا۔ قاضی صاحب نے اس حکم کی تائید کی۔ تو بہت مسلمان لوگ معہ ملاؤں کے جمع ہوئے۔ اور فتویٰ دیا کہ حاکم باجوڑ اور قاضی باجوڑ ہندو عورت کی امداد کرتے ہیں اسواسطے کافر ہیں۔ اُنکے ساتھ جنگ کیا جاوے۔ حاکم باجوڑ نے فوج اپنی کو حکم دیا کہ کوئی مسلمان اگر اُس ہندو عورت کے برخلاف کوئی کارروائی کرے تو توپ اور بندوق کی بارش کر کے اُن مسلمانوں کو غارت کرو۔ تب مسلمان لوگ شانت ہو گئے اور وہ ہندو عورت یہاں پشاور آئی ہر گنگا ندی پر اشنان کرنے گئی تھی۔ اب واپس گنگا سے اگر باجوڑ چلی گئی ہے۔ کوئی مسلمان اُس عورت کے برخلاف اب نہیں ہو سکتا۔ حاکم اُسکا محافظ ہے۔ عورت ستر برس والی ہے۔ آفریں ہے ایسے حاکم کے جو اس طرح عدل کرتے ہیں۔

شملہ

اگست

سکرٹری آریہ سماج شملہ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۸۸۲ء کو شملہ میں سماج قائم ہوا تھا۔ اس بارہ سال کے عرصہ میں جو جو مشکلیں اپنا مکان نہ ہونیکے باعث سماج کو بھگتنی پڑیں اسکا حال ہم ہی جانتے ہیں۔ ڈاکٹر ٹھاکر داس صاحب اور پنڈت پرمانند باج پئی صاحب کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنکی جانباز کوششوں سے آج ہمارا مندر تیار ہوا جو مصیبتیں اور مشکلیں اس کام میں پیش آئیں انہیں مستقل رہنا اور کامیابی حاصل کرنا انہی دونو صاحبان کا کام تھا۔ چند سال کا عرصہ ہوا اس کام کے لئے ایک فنڈ کیا گیا تھا جسمیں ساڑھے تین ہزار روپیہ مندر کے لئے حاصل ہوئے۔ اس سے ایک مکان خریدا گیا اور پانچ ہزار روپیہ کو فروخت کر دیا گیا۔ اسمیں سماج کو ڈیڑھ ہزار روپیہ نفع رہا۔ جس میں سے دو ہزار روپے کے قریب میونسپل کمیٹی کے ساتھ اس جنگل کے مقدمہ میں خرچ ہو گیا جو سیٹھ رام نرائن صاحب نے سماج کو دیا تھا۔ چیف کورٹ سے فیصلہ ہوا کہ گورنمنٹ کے ساتھ مقدمہ کرنا چاہیئے۔ یہہ سماج نے مناسب نہ سمجھا۔ دو ہزار چلے جانیکے بعد صرف تین ہزار روپیہ رہ گیا جو بعد میں ممبروں اور ادہر اُدہر کے چندہ سے مل ملا کر ساڑھے چار ہزار ہو گیا۔ جسمیں سے تقریباً تین ہزار روپیہ صرف زمین ہی زمین پر لاگت آئی۔ دو تین سال تک زمین بھی یونہی پڑی رہی اور مختلف خرخشوں کے باعث مکان نہ بن سکا۔ اتنے میں سماج کے دو سرگرم ممبروں اور اوہکاریوں رائے رلا رام صاحب اور پنڈت پرمانند باج پئی صاحب کا تبادلہ ہو گیا۔ لالہ خوشی رام صاحب اور ڈاکٹر ٹھاکر داس صاحب رہ گئے۔ اور لوگوں کو بڑا فکر پیدا ہوا۔ اور آخر یہہ تجویز قرار پایا کہ جس طرح ہو مندر جلد بنایا جاوے مندر بغیر سماج کی بنیاد بالکل کمزور ہے یہہ آخر ۳۔ نومبر سنہ ۹۳ء کو مندر کا بنیادی پتھر ڈاکٹر ٹھاکر داس صاحب کے ہاتھ سے رکھا گیا اور چندہ کے لئے بھی اپیل کیگئی۔ ایک موقعہ پر سنہ ۹۳ء میں پہلے بھی امداد مندر کے لئے چندہ کی اپیل کیگئی تھی۔ اور اسوقت پر وسعادہ شہر میں سے سیٹھ رام نرائن صاحب نے ایک ہزار روپیہ کا لالہ پورن مل نے سو روپیہ کا لالہ منگل بلونتے بیس روپیہ کا۔ لالہ سندر سنگھ نے پچاس روپیہ کا۔ لالہ سوجا بہادر نے پچاس روپیہ کا۔ لالہ لاہوری شاہ نے دس روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ ممبران کا یہہ خیال تھا کہ یہہ رقمیں گھر کی ہے۔ جسوقت مندر کی بنیاد رکھی جائیگی۔ اُسوقت وصولی کی درخواست کیجائیگی۔ اب وہ موقعہ آن پہونچا۔ لالہ سوجا بہادر نے اپنے دستخط دیکھتے ہی روپیہ حوالے کئے۔ لالہ پورن مل اور لالہ لاہوری شاہ کی رقمیں بھی دو چار دن کے بعد وصول ہو گئیں۔ سیٹھ رام نرائن صاحب کی خدمت میں ڈاکٹر ٹھاکر داس صاحب کی بیماری کی وجہ سے اب تک جانیکا اتفاق نہیں ہوا۔ امید ہے کہ جسوقت اُن سے سوال کیا جائیگا۔ وہ بھی اپنی موعودہ رقم کو عنایت فرمائینگے۔ ان کے علاوہ مفصلہ ذیل رقوم اور بھی بعد میں وصول ہوئیں۔

سو روپیہ رائے رلا رام صاحب سی جو شملہ سماج

کے ممبر ہیں اور بالفعل والنٹیر بھی ہیں۔
سوا سو روپیہ۔ رانا صاحب بہادر جبل سے۔
ستر روپیہ۔ گپت دان سے۔
پچاس روپیہ۔ راجہ صاحب بہادر والی بلاسپور سے اور آئندہ کے لئے بھی پچاس روپیہ سالانہ کا وعدہ کیا۔

مکان میں کل لاگت سوا چھ ہزار روپیہ کے قریب آئی ہے۔ جسمیں سے اسوقت سماج کو صرف ایک ہزار روپیہ قرضہ دینا ہے۔ امید ہے کہ سیٹھ رام ستھان صاحب کی فیاضی سے اس قرضہ سے سماج سبکدوش ہو جائیگی۔ سیٹھ صاحب نے پہلے بھی سماج کو ایک جنگل دان دیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ تو اودھا سماج سے دو ہزار روپیہ نذرانہ لیگیا۔ مندر پرویش کا جلسہ ۲۰ مارچ سنہ ۲۴ء کو ہوا۔ اور یہ مبارک رسم بھی ٹھاکر داس جی کے ہاتھ سے ادا ہوئی۔

لالہ خوشی رام صاحب پریسیڈنٹ سماج کو بہت بہت دھنیاد دیا جاتا ہے جن کی منسٹری میں برسوں کا ادھورا کام پورا ہوا۔ لالہ خزانا مل صاحب کا بہت ہی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے اپنا بہت سا وقت مندر کی نگرانی میں خرچ کیا۔ اور ساتھ ہی مندر سب کمیٹی کا ہوا۔

سہ منزلہ مکان ہے۔ سب سے اوپر کی منزل میں ہال ہے۔ سب سے نیچے دکانیں۔ بیچ میں رہائش کا مکان ہے۔ بالفعل قرضہ کی باعث نیچے کی دو منزلیں کرایہ پر دیگئی ہیں۔ ہال سماج کے استعمال کے لئے ہے۔

لوکل

— اتوار کو سماج مندر میں لالہ دیوراج جی نے پرارتھنا کے بعد رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی۔ اسکے بعد پنڈت کرپا رام ایڈیٹر ویدک پرچارک نے وید پرچار فنڈ کی ضرورت کے وشے پر ایک موثر ویاکھیان دیا۔

— **طوفان بارش**۔ اتوار کی رات کو قریباً ۱۲ بجے رات سے سخت بارش شروع ہو کر دوسرا سارا دن سوموار اور منگلوار کی رات تک گویا منگل کی صبح تک جاری رہی اور بارش کے پانی نے جالندھر کو ایک جزیرہ نما اور کوشٹ چینہ کو جزیرہ کی شکل میں بنا رکھا ہے۔ آریہ محلہ جو باہر کوٹ مذکور اور جالندھر شہر کے بیچ ہے وہاں کا تو ہر ایک گھر جزیرہ کشتی کی شکل میں تھا۔

ہمارے مطبع میں بھی پانی گھس آیا جس سے ہمارا کام بند ہونے کی وجہ سے مجبوراً ہمکو دوسرے مکان کی تجویز کرنی پڑی جو باہر دروازہ بیچ پیر اور دروازہ سہگلاں کے واقعہ ہے۔ آریہ سماج کی عمارت شروع تھی سو عمارت کا کچھ حصہ تو گر گیا۔ اور باقی حصہ میں سنگات آ گیا جس سے سخت نقصان ہوا۔ لالہ منشی رام کے مکان کا شرقی حصہ گر گیا۔ جس سے قریباً ایک ہزار روپیہ کے نقصان ہوا۔ خام عمارات کا تو کچھ پوچھیئے نہ۔ بہا ہزار ادریست سے مکانات کو صدمہ پہنچا۔ چودھری بھاگمل کے طویلہ کی ڈیوڑھی میں جو دو منزلی تھی ایک شخص معہ اپنی عورت کے سویا ہوا تھا مکان کے گرنے سے دونوں دبکر مر گئے۔

ہمیں میونسپل کمشنران کی سستی پر افسوس آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ سابقہ سیلاب عرصہ اٹھارہ سال کے قریب گذرا ہے۔ تو آیا تھا اور دوسری دفعہ اس سال میں پھر بھی آج تک اسکا کوئی انتظام نہ ہوا۔ پانی کے آنیکے راستے کھلے ہیں اور نکلنے کے واسطے بہت ہی کم ہے۔ اول ریلوے لائن میں صرف دو چھوٹے چھوٹے پل ہیں۔ اسکے بجائے قریباً چھ پل ہونے چاہیئے۔ دوم گرینڈ ٹرنک روڈ میں صرف ایک چھوٹا سا پل ہے۔ جس جگہ قریباً آٹھ کے ہونے چاہیئے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ جسقدر نقصانات ہوئے پانی کی خاطر خواہ نکلنے کا راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ہوئے۔ اسمیں ریلوے افسران اور میونسپل کمشنران کی سراسر ظاہراً غلطی ثابت ہے۔

ہمارے لائق اور خیر خواہ رعایا جناب مسٹر **گلیڈسٹون** صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر اسوقت دورہ میں تھے۔ ۱۲ جون کی صبح کو تشریف لائے۔ پہنچتے ہی معہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے گشت کرنی شروع کی اور میونسپل کمشنران کو سخت ناراض ہو کر فہمائش کی کہ اگر ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر یہ پانی نہ نکلا تو شہر میں بیماری ہو جانیکا احتمال ہے۔ اسی وقت دو سو مزدور مقرر کر دیئے۔ اور علاوہ اسکے اور خرچ بھی اپنی ذمہ داری پر کرنے کو تیار ہیں۔

سماجک خبریں

— پشاور ۱۰ جون سنہ ۱۹۲۴ء کو لالہ [illegible] داس جی نے اپنی کنیا کا نام کرن سنسکار ویدک ریت کرایا۔

اور دس روپیہ آریہ انسٹیٹیوشنس کو دان دیئے۔ اور ۱۷۔ جون کو لالہ داسودر داس کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔

—— سری نگر ۲۲۔ مئی ۱۸۹۶ء کو لالہ ہری چند سبھاسد آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ لڑکے کا نام پریم چند رکھا پانچ روپیہ آریہ انسٹیٹیوشنس کو دان دیئے۔

—— پشاور آریہ کنیا پاٹھ شالا میں اس وقت ۳۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور جماعت پانچویں تک ہے۔

—— لالہ رام کشن ممبر آریہ سماج مکیریاں ضلع منٹگمری کے دیہات و قصبہ جات میں اوپدیشک کی بہت ضرورت بتلاتے ہیں۔

آریہ دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب

—— پنڈت لعل سن نے ۱۰۔ جون ۱۸۹۶ء سے ۱۵۔ جون تک قصبہ شاہ آباد ضلع انبالہ میں چار دیاکھیان مختلف وشیوں پر دیئے۔ باوجود سخت گرمی لوگ کے بھی ہر ایک دیاکھیان میں حاضری اوسطاً ۵۰۰ ہوتی رہی ایک سماجک ممبر کا اوپنین سنسکار ویدوکت کرایا۔ مگر یہاں کے لوگوں نے نہایت سخت مخالفت کی۔ بلکہ ۱۴۔ جون کو بازار میں دیاکھیان نہ ہونے دیا۔ اور ایک سماجک کا یگیوپویت برہمنوں نے مل کر توڑ ڈالا۔ ہم سناتن دھرم کے ریفارمروں کو پوچھتے ہیں کہ کہاں وہ بات کہ چاندی سونے کے انت کو نہ توڑا جاوے اور کہاں یہ کہ یگیوپویت کو توڑ ڈالنا شاید یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پابندی دھرم کی اور

لوگوں کے واسطے ہے۔ براہمن لوگ اس سے بری ہیں۔ جو طبیعت چاہے کریں۔

اشتہارات

اشتہار سچا

اخبار ست دھرم کے مورخہ ۱۳ جیٹھ کے صفحہ ۱۰ جلد ۵ میں **چھوٹا اشتہار** درج ہے جو کہ دربارہ کتاب ”ہماری فریاد اور آپ کا انصاف“ عدم رسیدگی لالہ بھگوان دیج ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے پراپکاری کو ایسا کلنک لگایا جاوے۔ میں نے ایک جلد لالہ صاحب موصوف سے طلب کی تھی۔ انہوں نے دو جلد بھیجدی ہیں۔ معلوم نہیں مہاشہ بیلی رام کا خط راستہ میں گم ہو گیا ہے۔ اسواسطے گذارش ہے۔ کہ لالہ بیلی رام صاحب و دیگر صاحبان کو بذریعہ اخبار ست دھرم پرچارک مشتہر کرادیویں کہ ہر بھگوان کا قصور نہیں ہے آپ آپکا تشفی فرمادیں۔

رام بخش ممبر آریہ سماج مکیریاں حال کلیانہ

ور بروں کی ضرورت

ایک صاحب از قوم کھتری اپنی لڑکی کے لئیو جسکی عمر ۱۶ سال کی ہے۔ بر کی ضرورت ہے لڑکا کی عمر ۲۰ سال سے ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے اور لائق خواندہ ذی عزت خاندان میں سے ہو۔ وہی صاحب اپنی چھوٹی لڑکی کی جسکی عمر ۱۲ سال کی ہے نسبت کسی ایسے لڑکے سے کرنی چاہتے ہیں۔ جسکی عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے

اندر ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ جسوقت لڑکی ۱۶ سال کی ہو جاویگی تو شادی ہوگی۔ اور ہر دو شادیں ویدوکت ہونگی۔ خط و کتابت ہمراہ لالہ خوشی رام سکرٹری آریہ سماج لاہور وچھووالی ہونی چاہیئے۔ ایڈیٹر

بر کے لیئے کنیا کی ضرورت

ایک صاحب از قوم کھتری اپنی شادی کرنی چاہتے ہیں۔ عمر انکی ۲۷ سال کی ہے۔ اور ۸۰ روپیہ ماہوار بعہدہ بارڈ فور میں ملازم ہیں۔ لڑکی خواندہ بعمر ۱۰ سال ہو خط و کتابت بنام لالہ بھاگ سنگھ سکرٹری آریہ سماج لالہ موسی ہونی چاہیئے۔ ایڈیٹر

اشتہار

ایک بیوہ عورت جسکی عمر اب ۱۴-۱۵ سال کی ہے اور عرصہ تین چار سال سے بیوہ ہوگئی ہے ذات کھتری۔ بیری کے خاندان سے ہے اور اب دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہے۔ اس کے والدین رضامند ہیں شرائط حسب ذیل ہیں لڑکا خواہ رنڈوا یا کنوارا ۲۵ برس کی عمر کا اور رہنے والا خواہ ضلع ہوشیارپور۔ جالندھر۔ امرتسر سیالکوٹ اور لاہور کا ہو۔ جو شخص خواہشمند شادی کے ہوں وہ براہ مہربانی دیگر امور متعلقہ کی بابت خط و کتابت سردار درباری سنگھ صاحب ہیڈ اسسٹنٹ پولیٹیکل بلوچستان سے کریں۔

اشتہار

بہت سے صاحب سوال کرتے ہیں کہ ویدوں کا کچھ حصہ لوپ ہوگیا ہے اور آجکل جو وید ہیں وہ نامکمل اور ادھورے ہیں کوئی صاحب

[illegible]

شہر میرٹھ کے مشہور دائمی مطبع دیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و سفید کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اور

قریب قریب ایسی دفتر ریاست ... کیخدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں ... اخلاقی ... پولیٹیکل ... مضامین ... کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ ... لطائف ... سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے ... قیمت ... یکساں یعنی ... محصول ... اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر ہوا ... جو صاحب خریداری منظور فرما کر ... عطا فرمائینگے ... نادل مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر کشن سروپ مینیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

کرشچین مت درپن

اگر آپ نے ... عیسائی صاحبان کے ... سچائی ... تو اسکو ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں حسب ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرشچین مذہب کی تردید ... ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح ... نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی ... حضرت مسیح کی ... حضرت مسیح ... بائبل کا خدا ... عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ ... دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی ... عیسائی صاحبان کا ... تثلیث اور ... عیسائی صاحبوں کے فرقوں ... بائبل کی ... کتاب ... انجیل یوحنا۔ رسالہ ... حضرت موسیٰ کی کتاب ... حضرت سلیمان کی کتاب ... تاریخی ...

...

سیاہی تحفہ کالی

... سیاہی ... کالی ... المشتہر منتظم دیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

...

ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے۔ ... درخت ... ہندوستانی انگریزی نام ... استعمال پھل پھول رنگ اقسام ... وغیرہ دیا ہے۔ ... قیمت صرف ...

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھل کے بڑے درخت	(۵) پھول کے ... درخت
(۲) پھل کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے ... درخت	(۸) خوشنما ... درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرق درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) خوشبودار درخت	(۱۶) نظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان ...	(۱۷) لوث منتخبات

المشتہر کشن سروپ منتظم مطبع دیا درپن

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے ... خریدار ... گھڑی ... قیمتی ... مفت نذر کیجاتی ہے۔

المشتہر

منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

انعام — جو شخص ثابت کرے کہ ہمارے ممیرے کے سرمے نے بجائے فایدے کے کسی قدر نقصان پہنچایا ہے اُسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا جو بینک میں داخل کیا گیا ہے — انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سنگ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ ہر مرض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پڑبال سرخی ابتدائی موتیابند ناخونہ بالنی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزی اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لینے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر — پروپرائیٹر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ہزارہا اسناد میں سے منتخب کر کے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمے کو مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر سرجری کالج لاہور

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر موج لال صاحب گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ

جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۲۳ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر صفدر صاحب بہادر دائمی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید جمعہ شاہ صاحب شفاخانہ کسرٹ مقام عدن۔ ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ مقام نرسنگھ پور۔ ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادھم پور۔ ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام اکلیرہ ریاست جھالاوار۔

جناب حکیم اسمعیل خان صاحب پریذیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ مقام جہاں آباد علاقہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ مراد۔ علاقہ سندھ۔

جناب دیوان امرناتھ صاحب بہادر نیو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر بلوچستان

جناب سردار محمد حیات خان صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر

جناب مسٹر نکٹھا راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر

جناب مسٹر عبد الغفور ڈمین تھم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ مقام بریلی

پانچ ہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی اسناد میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار ۵۰۰۰ روپیہ کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں بلا پیشگی

بکاؤ پستکیں

جو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہیں۔ اکٹھی خریدنے والوں کو مناسب رعایت ہوگی

ورن ویوستھا - اردو مصنفہ بابو منشی رام صاحب قیمت بلا محصول ۸؍ اس میں مصنف نے وید شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر

استری شدہار مصنفہ بابو منشی رام صاحب استری شدھار کے لئے ندور دار اپیل ہے ۱؍

پرواس میں آنند مصنفہ تیجنی گوپال داس صاحب قیمت ۲ پائی - اسمیں کہانی کے طور پر درشایا گیا ہے۔ کہ پرواس میں آنند کس طرح ہو سکتا ہے

شاستر ارتھ جھنگ مگھیانہ قیمت ۲؍ جو شاستر ارتھ مابین سوامی پورنانند اور پوراننک پنڈتان کے ہوا تھا - مولفہ لالہ سولیا رام صاحب مختار

جیون چرتر بھگت پورن قیمت ۱؍ بھگت پورن کے اصلی حالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے اسمیں حقیقت دھرمی کے اصلی حالات درج ہیں قیمت ۱؍

پراتھنا پستک ایشور کی پرارتھنا و اپاسنا قیمت ۱؍

اپدیش ناگری ۱؍

ایک دردناک نظارہ قیمت ۱؍ - ایک ناٹک کے طور پر استری سکشا کی ضرورت ظاہر کی ہے

ہنری کی پرارتھنا اپنے پتا سے ہیجین نہایت رقت انگیز ہے قیمت ۱؍

ہانس لشید ۲؍

الفضا قیمت ۲؍ حصہ دوم قیمت ۱؍ مصنف نے بڑی قابل داد تحقیقات کی ہے۔

مسئلہ نیوک پر پادری کی لیس کے اعتراضات کے جواب مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۱؍ اسکی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

آریہ سماج میں شانتی ہیٹا کیا اصلی اپائے اور پرمانند جی کا ستیا درشن مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ۱؍

امرت برشا قیمت ۱؍ **ویراگ پرکاش** **بھجناولی** قیمت ۱؍ **حصہ دوم** قیمت ۱؍ اس میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل

بھجن آنند قیمت ۱؍ بھجنوں کے ساتھ انکا راگ اور سر بھی لکھا گیا ہے۔

راہ نجات مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۱؍ جواب عدم نجات آریہ۔

سانچ کو آنچ نہیں - ایک کا سیتھ کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۱؍ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

فیوچر آف دی آریہ سماج مصنفہ بابو منشی رام انگریزی قیمت

تہذیب بہارین احمدیہ

کرسچین مت درپن ۱؍ **دھرم فقاوی** اردو۔ اسمیں پانچ مختلف مذاہب قلمبند ہیں - مصنفہ لالہ دیوراج - **مہاتما بدھ کا جیون چرتر** - **ستیارتھ پرکاش** مصنفہ سوامی دیانند جی مہاراج

Digitized by eGangotri

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	بے سریع التاثیر جسمانی طاقت کے لیے جو کثرت خون دسکرات طفولیت کی بگڑی ہوئی غیرہ کو بڑی فوری ...
[illegible]	اسکے استعمال سے باطنہ وقتی [illegible] فایدہ ہوتا ہے۔ چھوٹا نہیں دو شیشہ قیمت چار روپیہ
[illegible]	... گھٹنے میں درد پیم جبن - بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دل کا خوشبو کے علاوہ نزلہ - زکام - درد سر - بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے - فی شیشی ۱
[illegible]	دانتوں کو ہلنے - مسوڑھوں کے پھولنے - بدبو گوشت خورہ مسوڑھوں کی خرابیاں - دانت مضبوط ہوتے ہیں قیمت لم تولہ ایک روپیہ
[illegible]	سستی بصر - حافظہ جاتی - غبار - خارش سرخی جالا دھندلی آنکھوں کی ... کو دور کرتا ہے - ۹ ماشہ ۱
[illegible]	بار بار پیشاب کی آمد - تشنگی - لاغری - بیچینی - درد کمر خرابی جگر - بیقراری - ... کا ذیابیطس ... فائدہ
[illegible]	نفخ شکم - قراقر - ورم جگر - یرقان - داغ دھبہ کھانسی گردہ - درد پانچ کو دور کرتا ہے ۳ درجن ۸
[illegible]	مسوڑوں کا درد - جریان خون ریمی ہو یا بادی دور ہو جاتا رہتا ہے - قیمت .... دو روپیہ
[illegible]	چاندہ کو بلا تکلیف وہ درجہ نشہ چھوٹ سکتا ہے قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	زخم کہنہ - ناسور - خنازیر - بھگندر - زخم میں کیڑا پڑ جانے - رام جل - خمرہ پھنسی بچوں کو دور کرتا ہے ۲ تولہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ - نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ بانڈے کی ضرورت نہیں - ۱
[illegible]	دائمی بخار - درد سر - قبض - بیچینی - اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں - درست کرکے لطف دکھلاتا ہے - فی تولہ ۸

کشف الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و...

ڈاکٹر برمن کی بنائی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی فایدہ نہ کرتا تھا - لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے - جو بیرج یعنی دھات گرنے سے انہیں کوئی خرابی آنے سے تن میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے صحیح حالت میں آ جاتا ہے - اس گولی سے عورتوں کی پردے کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵ عدد ۸

عرق کافور سعیفیہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ہیضہ سے بہت ...یں ہا سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے استعمال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے - ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی ۸

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشد الہ بٹالہ

خاکسار نے چھٹے ٹیم کو مد نظر رکھ کر جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشد الہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں کھول دیا ہے جو صاحب اپنا علاج معالجہ اور دیسی دید ک دیہاتی سیر سخات سے کرانا چاہیں - بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہمارے دادا صاحب ہی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف دیکھیں لکھی جاتی ہے - بیاد مند کے خیال ...

اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ۔ کس نگوید کہ دوغ من ترش ست - دوائی سنگار کرتا ہے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈال کر منہ پھیر لیجیے

بہاسکی انجن - یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصر - جالا - پھولا دھند - غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیا بند - جلن - خارش - پڑوال - زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید عہ سیاہ ۱۲ **گوشت ول روتی رس** یہ معجون قوت باہ و عوارض قبل کے لیے نہایت مفید ہے جریان منی - احتلام - نامردی - نسیان کمزوری دماغ سستی پٹھوں کی جو لوگ خلاف قدرت اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضایع کر چکے ہیں - قیمت فی بکس ع

ضعف جگر یہ شربت دوائی ضعف جگر کو جسکی دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا ٹانگوں کا بوجھ معلوم ہونا وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں - ۲ ہفتہ میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی بکٹ ۵ دو روپیہ **نارو** **کی دوا** - ۲ ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے نارو اخواہ کسی قدر پھیل گیا ہو - قیمت فی بکس عہ

سوزاک کی دوا - سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو - ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبی ۲ **سوزاک سے آتشک کی دوا** - جو آتشک ہو اسکے لیے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے - فی ڈبی عہ **آتشک کی گولیاں** ایسے کھانے سے منہ نہیں آتا - آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں - فی ڈبی عہ **سیاسر** **س** چورن ضعف ہاضمہ ترش آرو غی - امتلا معدہ ہیضہ درد شکم نفخ شکم خراک تھوڑی کتنی مدت کے لیے ڈبی کافی ہے - فی ڈبی ۸ **لف کی گولیاں** ایکاہ میں کامل آرام دیتی - ڈبی فی بکس عہ **نقرس** **کی دوا** - کچھ نہیں ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے - فی بکس ۲ درخشش تبدیل پڑا دیا - المشتہر ...

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۱۸ اساڑھ ۱۹۵۱ بکرمی مطابق ۲۹ جون ۱۸۹۴ء روز جمعہ | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

سچی ستوتی پرارتھنا اور اپاسنا کیا ہے؟

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۱ جون ۱۸۹۴ع

سوامی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۸۴ پر ان منتروں کے یہہ ارتھ کئے ہیں۔

"ہے دیاندھے آپکی کرپا سے میرا من جگت میں دور دور جاتا۔ دیب گن یکت رہتا ہے اور وہی سوتے ہوئے میرا من سوشپتی کو پراپت ہوتا وا سوپن میں دور دور جانے کے سمان ویوہار کرتا۔ سب پرکاشوں کا پرکاشک ایک وہ میرا من شو سنکلپ ارتھات اپنے اور دوسرے پرانیوں کے ارتھ کلیان کا سنکلپ کرنے ہارا ہوئے کسی کی ہانی کرنے کی اچھیا یکت کبھی ہوئے۔

(۳) ہے سرب انترجامی! جس سے کرم کرنے ہارے دھیریہ یکت ودوان لوگ یگ اور یدھ آدی میں کرم کرتے ہیں۔ جو اپورب سامرتھ یکت پوجنیہ اور پرجا کے بھیتر رہنے والا ہے وہ میرا من دھرم کرنے کی اچھیا یکت ہو کر ادھرم کو سرتھا چھوڑ دیوے۔

(۴) جو اُتکرشٹ گیان اور دوسرے کو چتانے ہارا نشچیہ آتمک ورتی ہے۔ اور جو پرجاؤں میں بھیتر پرکاش یکت اور ناش رہت ہے۔ جسکے بنا کوئی کچھہ بھی کرم نہیں کر سکتا۔ وہ میرا من شدھ گنوں کی اچھیا کر کے دُشٹ گنوں سے پرتھک ہے۔

(۵) ہے جگدیشور! جس سے سب یوگی لوگ ان سب بھوت۔ بھوشیت۔ ورتمان ویوہاروں کو جانتے جو ناش رہت جیو آتما کو پرماتما کے ساتھ مل کے سب پرکار ترکالگ کرتا ہے۔ جسمیں گیان کریہ ہے پانچ گیان اندری بدھی اور آتما یکت رہتا ہے۔ اُس یوگ روپ یگ کو جس سے بڑھاتے ہیں۔ وہ میرا من یوگ وگیان یکت ہو کر اودھیا آدی کلیشوں سے پرتھک رہے۔

(۶) ہے پرم ودوان پرمیشور! آپکی کرپا سے میرے من میں جیسے رتھ کے مدھ دُھرا میں ارا لگے رہتے ہیں۔ ویسے رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور جسمیں اتھرووید بھی پرتشٹھت ہوتا ہے۔ اور جسمیں سروگیہ سرب ویاپک پرجا کا ساکشی چیت چیتن ودت ہوتا ہے۔ وہ میرا من اودیا کا ابھاو کر ودیا پریہ سدا رہے

(۷) ہے سرب نینتا ایشور! جو میرا من رسی سے گھوڑوں کے سمان اتھوا گھوڑوں کی نینتا سارتھی کے تلیہ منشیوں کو اتینت ادھر اُدھر ڈُلاتا ہے۔ جو ہردیہ میں پرتشٹھت گتی مان اور اتینت ویگ والا ہے۔ وہ سب اندریوں کو ادھرم آچرن سے روک کے دھرم پتھ میں سدا چلایا کرے۔ ایسی کرپا مجھہ پر کیجئے۔" ۱۱-۱۸

ان منتروں کے ارتھوں سے صاف ظاہر ہے کہ شو سنکلپ دھارن اپنے کا دھیان کیا گیا ہے۔ اور واقعی یہی ست پرارتھنا ہو سکتی ہے بموجب قواعد سنسکرت گرامر منتر مذکورہ بالا صیغہ مخاطب میں ہے۔ پس اُنسے یہی ہدایت پائی جاتی ہے۔ کہ منش کو شو سنکلپ ارتھات شبھہ اچھیا دھارن کرنی چاہیئے۔

یورپ کے پرسدھ کوی شیکسپیئر کا وچن ہے کہ "جو پُرش مہان پُرش بننا چاہے۔ اسکو اپنی اُتم اچھیا انوکول چلنا چاہیئے"۔ نیچ سے نیچ پرش بھی سنسار میں اپنی ہی اچھیا انوسار کرم کرتا ہے۔ پرنتو وہ اُنتی مارگ سے کوسوں دور ہے۔ شبھہ اچھیا انوسار کرم کرنا اور اس شبھہ اچھیا کو دھارن کرنا پرارتھنا کا اصلی مطلب ہے۔ سوامی جی مہاراج نے کیسا اُتم کہا ہے۔ کہ منش اُتم اچھیا پالنے کے لیے اگر پرتھوی تیاگنی پڑجائے تو تیاگ دینی چاہیئے پرنتو اُتم اچھیا کا گھات کبھی نہ کرنا چاہیئے۔" "پرسوٹ آف نالیج" نامی انگریزی پستک کے پرسدھ کرتا پروفیسر کریک صاحب ایم اے نے اتی اُتم ریتی سے ۵۴۳ صفحوں کے اندر نیوٹن۔ گلیلیو۔ پاتھاگورس۔ آرکیمیڈز۔ لی نس پاسکل۔ بیکن۔ ڈیس کارٹیز۔ کولمبس۔ لگ ینجے من فرینکلن۔ کیپلر۔ ڈی موس تھینیز۔ موہر لنڈن۔ شیکسپیئر۔ پیٹر اعظم۔ ڈیوی۔ جیمس واٹ سر رچرڈ آرک رائٹ۔ ایڈمرل نیلسن۔ اماویر آدی انیک پرسدھ مہاپرش ستریوں کی ودیا اور کلا کوشلیا میں جگت وکھیات اُنتی کا ایک ماتر مول کارن شو سنکلپ ہی بتلایا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے بھلی بھانتی ودت

ہو جاتا ہے۔ کہ یورپ دیش میں جن جن پرشوں یا استریوں نے کسی کمالیت کا درجہ حاصل کیا ہے۔ انکے پاس سوائے سچی نہ تھکنے والی چپ چاپ منو اچھیا کے اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔

اپنے ہی دیش میں سری کرشن۔ رام۔ ارجن ہرشچندر آدی انیک پرسدھ مہاتماؤں کی اُنتی کے کارن کو کھوجو تو ودت ہو جاوے گا کہ اُنھوں نے اپنی آتم اچھیا کو ہی ایک ماتر سیدھ کرنے کے لیئے جگت کی پرواہ نہیں کی تھی۔

ہمارے کئی سجن برہمو بھائی مصنوعی پرارتھنا پر جو کہ اُنہوں نے عیسائیوں سے سیکھی ہے۔ (ایشور کی غلط صفات قایم کر کے) زور دیا کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جیسا کمزور الگنیہ سار کہ ماتا اپنے دشٹ اتھوا ملین بیٹے کو جو کہ دن بھر اُس سے بھاگ گیا ہو۔ واپس آنے پر گود میں لے لیتی ہے۔ اسی پرکار پرمیشور ہماری ملین پرارتھناؤں کو سویکار کر کے ہمارے پاپوں کو بخش دیتے ہیں۔ وہ یہہ سمجھتے ہیں۔ کہ پریم کا خاصہ انصاف یا نیا کو اُلنگھن کرتا ہے۔ جو کہ غلط ہے۔ جگت میں سچی پیاری ماتا وہی ہے۔ جو اپنے بچے کو بُرے کام کرنے پر ڈنڈ دے۔ اور بھلے کام پر لاڈ کرے۔ عموماً لڑکے جو بدمعاش ہو جاتے ہیں۔ اُسکا کارن یہی ہے کہ کمزور ماتائیں موہ کے بس میں اپنی سنتان کو اوگنوں کے لیئے یتھو چیت ڈنڈ دیکر سنوار نہیں سکتیں۔ ایشور ہماری سچی پیاری ماتا ہے۔ وہ ہمیں اچھے کرموں کا پھل اچھا اور بُرے کرموں کا بُرا دیکر اُنتی مارگ پر چلنے کے لیئے اپنی سچی دیالتا سے انیک وِدھ یوجن دان کر رہی ہے پس اس خیال سے پرارتھنا کرنا کہ وہ پاپ کہما کر دے سراسر لاحاصل ہے۔

کئی لوگ کہتے ہیں کہ آجکل جبکہ ہم برہم چریہ دھارن کرنے سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ گن کرم الوسار ورن ویوستھا سدھار نے پیول سنتان اُتپتی کے لیئے یا وہ آدی انیک دیدک کرم تیاگ رہتے ہیں تو ہم سے یہ آشا کرنا کہ ہم پرارتھنا وید وکت کر سکیں بیش انہ وقت سمجھنا چاہیئے۔ اگر اُن بھائیوں کی اس دلیل کو ہم مان لیں تو بھی ہم نویدن کرینگے کہ جیسا اور باتوں کے سدھارنے کا آپکو خیال ہے۔ اسی پرکار مروجہ پرارتھنا کو سدھارنے کا خیال من سے نہ گنواؤ۔ اور اسی بات کو جتلانے کے لیئے ہمیں اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

جیسے کہ گرہست کو سنوارنے کے لیئے برہمچریہ آشرم کا سدھارنا ضروری ہے۔ ویسے ہی سچی پرارتھنا کرنے کے لیئے سچی ستوتی سیکھنے پر زور دینا چاہیئے۔ برہمچریہ کو ہم ستوتی۔ گرہست کو پرارتھنا اور بان پرست کو اوپاسنا سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یا جاگرت اوستھا کو ستوتی سوپن اوستھا کو پرارتھنا اور سشپتی اوستھا کو اوپاسنا سمجھنا چاہیئے۔ اومکار جس میں کہ ऊँ۔ अ اور म تین ماترا ہیں۔ جس میں سے آکار کو ستوتی اوکار کو پرارتھنا اور مکار کو اوپاسنا سمجھنا چاہیئے۔ رگوید ستوتی۔ یجر وید پرارتھنا۔ اور سام وید اوپاسنا ہے۔ نیچ رُوپی ستوتی کا پھل گیان۔ پرارتھنا کا کرم اور اوپاسنا کا شانتی ہے۔

برہمچریہ آشرم کا کام ودیا وداہا پیار ہو کا بودھ کرنا یا سکو آگمی ستوتی سکھانا ہے۔ گرہست آشرم کا کام سنسارک پدارتھوں کو نتیم ندوکول بھوگ کرانے جیسا میں ڈالنا یا اُنکی پراپتی کے لیئے ہمیں پرارتھنا سکھانا ہے۔ بان پرست کا کام ایشور جاننے کے لیئے تیاگ ویراگی بنانا گویا ہمیں اوپاسنا کی ودھی بتلانا ہے۔

مکتی پراپتی کا سادھن۔ گیان۔ کرم اور اوپاسنا ہی ہے۔ اور یہہ تینوں بھی ستوتی سچی پرارتھنا اور اوپاسنا کے پھل ہیں جب ہم قدرتی طور پر ستوتی کے بعد پرارتھنا کرتے ہیں۔ تو ہم اوپاسنا کے مارگ میں قدم دھرتے ہیں۔ گرہست میں جن پدارتھوں کو پراپت کیا جاتا ہے۔ بان پرست میں ہماری رچی اُن پدارتھوں کی پراپتی کے لیئے نہیں رہتی ہماری اچھیا جو کہ اُنتی کی جڑ ہے۔ ہمکو پدارتھ اور اُنکو نِیم سکتی کے بھوگ کے لیئے ہمیں آگے لیجاتی ہے۔ پرارتھنا کا پھل جب ہم پا لیتے ہیں۔ تب ہم ایشور کے آنند سے بھرے کو پراپت کرنیکی اچھیا دھارن کرتے ہیں۔ اور یہہ اچھیا اگرچہ پرارتھنا ہی ہے۔ مگر چونکہ اُسکا دشیش کرچیتن پدارتھ ہے۔ اسلیئے اسکا نام بری بھاشیہ الوسار اوپاسنا کہا گیا ہے۔ جیسا کہ گیان کی اچھیا کا نام ستوتی رکھا گیا تھا۔ یہی اوپاسنا ہمکو لوگ دوارا ایشور سے میل کرانا سکھاتی ہے۔ جسکا پرنن یوگ درشن میں کیا ہوا ہے۔

ستوتی پرارتھنا اوپاسنا کا پدارتھ جس میں اچھیا بری ہے۔ وہ اچھیا جو جڑ چیتن کے طرح جاننے یا سرب پدارتھوں سے واقفیت حاصل کرانا چاہتی ہے۔ اُس اچھیا کا نام ستوتی ہے وہ اچھیا جو جانے ہوئے جڑ یا چیتن سمست پدارتھوں سے لابھ اُٹھانے کے لیئے اُن کو اپیوگ میں لانا چاہتی ہے۔ اُس اچھیا کا نام

پرارتھنا ہے - وہ اچھا جو جانتے ہوئے سرگبیہ چیتن سے ہی وششٹ ملاپ کرنا چاہتی ہے ۔ اسکا نام اپاسنا ہے -

جڑ چیتن کے گن جاننے یا ستوتی کرنے کے لیے ہیں پنچ گیان اندری - پنچ کرم اندری پنچ پران اور من بدھی چت اہنکار کی ودشکتا ہے - گویا مانڈوکیہ اوپنشد کے وچن انوسار ۱۹ مکھ سے ہم ستوتی کر سکتے ہیں پرارتھنا کی حالت ہماری سوپن اوستھا کے سمان ہے - اسمیں کیول پران اور انکا پتی من سیدہ کرتے ہیں - اور من کے سہارے سے ہی ہم سنکلپ کر سکتے ہیں - اسی لیئے پرارتھنا من سے ہونی چاہیئے -

اپاسنا جو گاڑھ نندرا کی سدرش ہے - اسمیں پرانوں اور من کی کریہ مند ہو جاتی ہے آتما اپنے سروپ سے پرماتما کے درشن کرتا ہے جیساکہ لوہا چمک پتھر کی طرح خالص ہو نے کی حالت میں کھنچا جاتا ہے - پس اپاسنا کے سمے میں یوگ دوارا آتما سے ہونی چاہیئے -

اس سچی ستوتی پرارتھنا کو چھوڑ کر سنسار میں اندھکار پھیل رہا ہے - کرم اور مصنوعی پرارتھنا میں دھرم کا مول مانی جارہی ہیں - آریہ سماج کے رتن پنڈت گورودت جی نے کبھی رواجی پرارتھنا کسی سماج یا سبھا میں زبان سے ویدی پر بیٹھ کر نہیں کی تھی لیکن جب انکے جیون چرتر کو دیکھیں تو یہہ پتہ لگتا ہے - کہ ان کا جیون سچ مچ سچی پرارتھنا کا پھل تھا - اور ست پرارتھنا جو کہ سچے طور سے من سے ہی کی جاسکتی ہے انکو وہ دن رات کرتے تھے - باقی آئندہ

(دستارام)

ریویو
نحفہ شمیم

یعنی ہندو دھرم پر ایک نظر - ڈالو اور کے ضرر - کھانے پینے کے پرہیز کے سفر کی ضرورت کے بیان میں مصنفہ پنڈت شیو نرائن چیف کورٹ مقیم جالندھر قیمت ؎ آریہ سماج اس کتاب کے مصنف کی ہے - کہ ہم اپنے یہہ معلوم ہوتی ہے - کہ منزیں - اگرچہ ویدک پینے کے بیجا قیود لوٹے - جنکو سوامی جی نے ولائیت کا سفر عموماً - مگر کم از کم دو مین ان لیئے آسان ہو جاوئے - تعلیم انچھی طرح سے حاصل کرنیکے لیئے لائق مصنف نے بہت کچھ علمی تحقیق کرنیکی کوشش کی ہے - اور ساتھ ہی ہندؤں کی دھرم پستکوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے - کہ کسی خاص آدمی کے ساتھ کھانے پینے سے دھرم میں کچھ فرق نہیں آتا - ہم مصنف کی کوشش کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اور اسی لیئے ضروری سمجھتے ہیں - کہ ایسی مختصر لیکن دلچسپ کتاب پر کسی قدر لمبا ریویو لکھیں -

باب اول میں ہندو دھرم کی عظمت کا ذکر ہے - ہندو دھرم کی وسعت اسکی عالمگیر سپرٹ اور قدامت کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے اسکو دنیا کے کل مذاہب کا منبع ظاہر کیا ہے - ہندو دھرم کی نسبت جو رائے پنڈت شیو نرائن صاحب نے

ایک سال کی آمدنی — ۸۸ — ؏۔ ایک اپدیشک کی ماہواری تنخواہ کرایہ ریل وغیرہ — ؏ — تعداد اپدیشک جو اس پیسہ سے کام کر سکینگے ۳۱ ۔ مجھ ناچیز کی رائے میں یہہ تجویز بہت آسانی سے عملدرآمد ہو سکتی ہے - کیونکہ ایک پیسہ فی ہفتہ فی شخص بغیر کسی تکلیف یا گرانی کے دیسکتا ہے

کارسپانڈنس

نامہ نگاروں کی تحریروں کا ایڈیٹر ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج راولپنڈی

مہاشہ تاراچند ساد ہو اپ منتری تحریر فرماتے ہیں ۔ ہم صرف مصنف کو یہہ جتلانا ضروری سمجھتے ہیں - کہ اگر ہندؤں سے انکی مراد کل ان لوگوں سے ہے - جنکی دھرم پستکیں چاروں وید ہیں - تو ہندؤں کے دھرم کی بنیاد پہلے سے ہی مضبوط ہے - ضرورت صرف یہہ ہے - کہ اس مضبوط چٹان پر جو داغ کائی لگ گئی ہے اسے سنسکاروں کے ذریعہ سے پاک کیا جاوے تاکہ موجودہ پھیلنا اسپرٹ سے دور ہو جاوے اب ہم کچھ غلطیوں کا ذکر کریں گے جو اس باب میں شاید سہواً سرزد ہوئی ہیں - تاکہ اگر وے واقعی غلطیاں ہیں تو لائق مصنف طبع دوم میں انہیں درست کریں -

صفحہ ۵ کی سطر ۱۳ اور ۱۴ میں درج ہے ہند سے علم و فضل پہلے یونانی لے گئے

ہو جاتا ہے۔ کہ یورپ میں جن جن پرشوں
ستریوں نے کسی کمالیت کا درجہ حاصل کیا
ہے۔ آنکے پاس سوائے ہمت نہ تھکنے والی چھاپ
چھاپ منوا چھپا کے اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔
اپنے ہی دیش میں سری کرشن۔ رام۔ ارجن
ہرشچندر آدی انیک پرسدھ مہاتماؤں کی
آتما کے کارن کو کھوجو تو ودت ہو جاوے گا
کہ انہوں نے اپنی آتما اچھا کو ہی ایک ماتر پریت
کرنے کے لیئے جگت کی پرواہ نہیں کی تھی۔
ہمارے کئی سجن یہ جو بھائی مصنوعی پیار رکھتا
پر جو کہ انہوں نے عیسائیوں سے سیکھی ہے۔ (
ایشور کی غلط صفات قائم کر کے) زور دیا کرتے
ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جیسا کمزور الیگزینڈر
ماما اپنے دشٹ اتھوا ملین بیٹے کو جو کہ دن
بھر اس سے بھاگ گیا ہو واپس آنے پر
تھی۔

صفحہ ۶ پر درج ہے " نہ کوئی ایک
مقررہ کتاب ہندوؤں میں ایسی موجود
ہے۔ جسکو کل دھرم ہنود کے لیئے
ہادی کہا جاوے۔"

افسوس کہ پنڈت صاحب نے ہندو دھرم
کی اصل پستکوں کا مطالعہ نہیں کیا۔
جس سے انکو وہ اتبال ہے۔ اور شاید
انہوں نے ہندو قوم کے گھروں میں
گھسکر بھی گہری تحقیقات نہیں کی۔ ورنہ
انہیں معلوم ہو جاتا کہ گو اور کسی بات
میں ہندو دھرم شاستروں اور سنسکرت
مصنفوں کا اختلاف ہو۔ لیکن ویدوں
کو اپنی دھرم پستک اور سب داناؤں کا
منبع ماننے میں سب متفق ہیں۔ اور
ایسا ہی اسوقت تک ہندو قوم مانتی ہے۔

صفحہ ۸ سطر ۹ میں وہ بہاگوت گیتا لفظی
غلطی ہے۔ بھگوت گیتا چاہیئے۔

در صفحہ ۹ پر ویدوں میں اختلاف اور نقیض
ثابت ہونا مان کر اسکی وجہ بیان کرنیکی مصنف
نے کوشش کی ہے۔ لیکن چونکہ مصنف
کرتا کہ ہم ویدوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور نہ اُن
وقت سمجھ کی اصلیت کو سمجھ سکتے ہیں"
دلیل کو ہم ان کے ارتھوں کی کلید ہیں
کہ جیسا اور ہا کا ایسا خیال ظاہر کرنا کچھ
ہے۔ اسی پر نہیں کرتا۔ ہم ان سے التماس
کا خیال من سے۔ اگر آپکے دل میں واقعی ہندو
کے لیئے ہیں اس گھر ہے تو اُس عظمت کے
محسوس ہوئی ہے۔ ویدوں کو ضرور محنت
جیسی کہ گرہست کو سنوار۔ پھر آپکی رائے
آپ کا مطلب اور مطلب ثابت بدل جائیگی
ویدونکی نسبت مصنف کی رائے عجیب تذبذب
کی حالت میں معلوم ہوتی ہے۔ کہیں اعلیٰ
درجہ کی تعریف اور اُسپر وشواس۔ کہیں شک
اور وسوسہ۔ مصنف کی تحریر سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس سے بھی ناواقف
ہیں۔ کہ ہمارے پراچین ویدوں پر کون معقول
دلائل سے مانتے تھے۔ چونکہ ویدوں کی اصلیت
اور بزرگی کی نسبت ہم زبان انگریزی میں
ایک رسالہ لکھ کر اسکا اردو مطلب پرچارک
میں نکالنے والے ہیں۔ اسلیئے اس بحث کو اُس
وقت پر چھوڑتے ہیں۔ ہمیں اور بھی کئی ایک
خیالات مصنف کے قابل بحث ملے تھے۔ لیکن عدم
گنجائش کی وجہ انکو اسوقت ہمیں چھوڑنا مناسب
معلوم ہوتا ہے۔

باب دوم میں ذاتوں کی برائیوں کا
ذکر بڑی خوبی سے کیا ہے۔ اور دور کرنیکی
ضرورت بیان کی ہے۔ ہم اس پرچہ میں
اُن برائیوں کی نسبت ہمیشہ بحث کرتے رہے ہیں
البتہ اسوقت مصنف کو اس بات کے لیئے پرمان
دینے کی ضرورت ہے۔ کہ روٹی پکانا شاستروں
نے شودروں کا کام بتلایا ہے۔ صفحہ ۲۳ پر مصنف
نے فرمایا ہے۔ کہ انہیں اس دعویٰ کے لیئے کوئی
پرمان نہیں ملا۔ سوامی دیانند جی نے اپنی ستیارتھ
پرکاش کے دسویں باب میں اسکے لیئے سوتر گرنتھ کا
پرمان دیا ہے۔ جہاں صاف لکھا ہے۔ کہ
دوِجوں یعنی براہمن۔ کشتری اور ویش کے گھروں
میں شودر روٹی پکانے کا کام کریں۔

باب سوم میں کھانے پینے کے پرہیز کا ذکر
کرتے ہوئے ثابت کیا ہے۔ کہ ایک جگہ کا پرہیز
دوسری جگہ جاری نہیں ہے۔

باب چہارم میں اُن ضروریات کا ذکر ہے
جنکی وجہ سے ولایت کا سفر لازمی ہو گیا ہے۔ لیکن بعض
کمزور دلیلیں اگر اس باب سے دور کر دی جائیں۔ تو شاید مصنف
کی تحریر کو زیادہ زور ملجائے۔ مثلاً یہ کہ قدرتی
نظارے اور جگہوں میں خیالات کو زیادہ وسعت دینے
والے ہیں۔ اور کہ سمندر کو دیکھ کر دریا پرستی اور جوالا
پرستی دور ہو جائیگی۔ اور کہ بیرسٹر بہ نسبت وکلا کے
زیادہ آزاد طبع ہوتے ہیں۔ کیا بھارت ورش کے
قدرتی نظاروں کا کوئی ملک مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور
کیا اب تک دریا پرستی کے ہم دور کرنے کے لیئے ولایت
جانے کی ضرورت باقی ہی ہے۔ اور کیا......
وہاں سے واپس آکر بھی بیرسٹر وغیرہ انہیں ضعیف
الاعتقادیوں میں پھنسے ہوئے نہیں دکھائی دیتے
کیا پنڈت اجودھیا پرشاد مرحوم۔ مسٹر بانڈ لک
مرحوم اور بہت سے آزاد طبع اور فخر قوم وکیل اسبات
کا ثبوت نہیں ہیں۔ کہ آزادی کسی خاص سرزمین کا
حصہ نہیں ہے۔ بلکہ آتمکے بل کا ہی دوسرا نام ہے۔

مراسلات

خریداران یونیکیفورنین کی خدمت میں

پریہ مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک - نمستے
سطور ذیل واسطے اطلاع خریداران "یونیکیفورنین"
کے درج اخبار فرما کر مشکور فرما دیں۔

صاحبان - یہاں سے جو خط امریکہ کو بھیجا جاتا ہے - وہ سوا مہینے کے عرصہ میں وہاں پہونچتا ہے - اور وہاں سے جب اگلے ہی ہفتہ میں ڈاک میں جواب آوے - تو سوا مہینہ راستہ کا اور ایک ہفتہ ڈاک کا - یہاں سے بھی ڈاک ہر روز نہیں چلتی - گویا ۳ ماہ جواب آنے میں خرچ ہوتے ہیں اور لالہ **چندرام** کا ہیڈکوارٹر گو خاص شہر یوس انجیلاس میں ہے - مگر وہ اکثر دورہ پر رہتا ہے - اسواسطے جن صاحبان نے قیمت رسالہ مذکور کی ارسال فرما دی ہے - اور جن صاحبان نے رجسٹر خریداران میں نام درج کرنیکی درخواست بھیجی ہے - یا اور کوئی قسم کی درخواست کسی صاحب کی نسبت اس رسالہ کی میرے پاس آئی ہے - بشرط خیریت سب کے حکم کی تعمیل ہوگی - ڈاک کے آنے جانے کی دیر کو خیال فرما کر اول دفعہ تعمیل حکم میں دیر ہو جانے کے قصور کو اگر وہ کوئی قصور میں خیال کریں تو معاف فرما دیں - جب ایک دفعہ کارروائی شروع ہو گئی - پھر برابر ماہ بماہ رسالہ انکی خدمت میں اگر پرمیشور نے چاہا پہونچیگا -

نیازمند } گنگارام منتری آریہ سماج
مظفرگڈھ -

میری اپیل یا درخواست واسطے ایک پیسہ

ایک چھٹی پرتی ندہی سبھا اور آریہ سماجوں کی سیوا میں

مہاشہ جی - نمستے - موجودہ حالت آریہ سماج پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہم اپنے احاطہ پرچار کو بہت وسیع کریں - اگرچہ ویدک پرچار فنڈ کھلنے والی ہے - جسکی سودیشی پرچار کا کام شروع کیا جاویگا - مگر کم از کم دو تین سال کے پیچھے کہیں کافی تعداد روپیہ کی اکھٹی ہو گی جسے کام بخوبی چل سکے - فی الحال میری یہہ اپیل یا یوں کہو تجویز اس کام کو ابھی سے شروع کرنے کے واسطے حسب ذیل ہے -

ہر ایک سماج میں ایک یا زیادہ صندوق واسطے اوپدیش فنڈ رکھے جاویں - فی ممبر آریہ سماج بعد ختم ہونے کارروائی جلسہ ہفتہ ایک پیسہ اوپدیش فنڈ کے واسطے دان کرے -

ہر سہ ماہی یہہ پیسہ پرتی ندہی سبھا کے دفتر میں بھیجا جاوے - اسکا اندازہ واسطے آگاہی ہر خاص و عام ذیل میں درج کیا جاتا ہے - جس سے معلوم ہوگا کہ ایک پیسہ سے کسقدر اوپدیشک کام کر سکتے ہیں -

پنجاب سندھ بلوچستان میں سماجوں کی تعداد ۱۰۰
کل سماجوں کے ہفتہ وار حاضری اندازاً ۳۰۰۰
فی ہفتہ کل سماجوں کی آمدنی ۵۰ روپیہ
ایک ماہ کی آمدنی ۲۰۰ روپیہ
ایک سال کی آمدنی ۲۴۰۰ روپیہ

ایک اوپدیشک کی ماہواری تنخواہ کرایہ ریل وغیرہ ۵۰ روپیہ

تعداد اوپدیشک جو اس پیسہ سے کام کر سکینگے ۴

مجھ ناچیز کی رائے میں یہہ تجویز بہت آسانی سے عملدرآمد ہو سکتی ہے - کیونکہ ایک پیسہ فی ہفتہ فی شخص بغیر کسی تکلیف یا گرانی کے دے سکتا ہے

کارسپانڈنس

نامہ نگاروں کی تحریروں کا ایڈیٹر ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج راولپنڈی

مہاشہ تاراچند ساد ہوا ُپ منتری تحریر فرماتے ہیں: ۲۹-۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء کو برہمچاری برہما نند جی نے من کے روکنے کے وسائل کے مضمون پر بحاضری ۱۵۰ آریہ سماج راولپنڈی واقعہ سرائے چودھری شیر سنگھ میں ویاکھیان دیا جس میں انہوں نے نہایت ہی مدلل اور عالمانہ طریقہ سے بتلایا - کہ جب تک منش برانا یام نہیں کرتا - اور ساتوک نہیں بنتا - من کو روکنا نہایت کٹھن ہے - لیکچر یہاں تک موثر تھا کہ حاضرین نے انسے دوسرے دن ایک ویاکھیان دینے کی درخواست کی جو انہوں نے منظور فرمائی - چنانچہ ۳۰- اپریل کو ۷ بجے شام کے انکا لیکچر مضمون ویدوں کی اوتپتی پر سماج مندر میں شروع ہوا - شروتاگن وقت مقررہ سے پہلے ہی سماج مندر میں جوق در جوق آنے شروع ہو گئے تھے - چنانچہ ۷½ بجے تک ۲۰۰ سے زیادہ پرش اکٹھے ہو گئے - لیکچر پہلے دن کی طرح نہایت عالمانہ تھا - شروتاگن بھی حرکت دیکھ

کو سُنتے رہے۔ اگرچہ اُنکا ارادہ دوسرے دن پشاور کو جانیکا تھا مگر عام لوگوں کی درخواست پر اُن کو ایک دن اور ٹھیرا لیا گیا۔ اور یکم مئی کو سنسکرت پر اُنھوں نے ایک عمدہ لکچر دیا۔ جسمیں اُنھوں نے ناستکمت کا بھی خوب کھنڈن کیا۔ اور اخیر میں بتلایا کہ جب تک لوگ آریہ دھرم کی شکشا پر عمل نہیں کرتے کبھی نش کرتیہ کا پالن نہیں کر سکتے۔ تعداد حاضرین ۲۰۰ سے زیادہ تھی۔ برہمچاری جی کے پشاور چلے جانیکے دو تین روز بعد ہی شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر یہاں تشریف لائے۔ اور بروز اتوار مورخہ ۵ مئی کو اُنکا لکچر دیش کی ضرورت پر ہوا۔ پنڈت جی جیسا عالمانہ اور پُر مضمون لکچر دیتے ہیں وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ اُنکا یہہ لکچر بھی کئی قسم کی نئی دقیقتوں سے پُر تھا۔ لکچرار نے آخر میں بتلایا کہ موجودہ وقت میں ہمارے دیش کی ضرورت سب سے زیادہ یہہ ہے کہ ایک ایشور سرو ویاپک کی پوجا رائج ہو جاوے۔ اور بال بواہ بند۔ حاضرین نے جنکی تعداد ۱۲۵ کے قریب تھی لکچر کو نہایت پسند کیا۔ ۸ مئی کو ۷ بجے شام کے پنڈت جی کا لکچر ویدک دھرم کی عظمت پر شروع ہوا۔ اُسدن تعداد حاضرین ۲۰۰ سے کم نہ تھی لکچر نہایت ہی اعلیٰ اور واقعات اور منطق سے پُر تھا۔ قریباً ۲ گھنٹہ تک لکچرار نے مختلف مذہبوں کے ایشور کے طریقوں کو غلط اور بعید از عقل و منطق کے ثابت کرنیکے بعد آریہ دھرم کے ایشور پوجا کے طریقہ کو سب سے اُتم اور مدلل ثابت کیا۔ حاضرین پر نہایت ہی عمدہ اثر پڑا۔ چونکہ اُس دن اتفاق سے سوامی رامانند جی علاقہ چکوال سے آریہ دھرم کا پرچار کرتے ہوئے وہاں آپہونچے تھے۔ اسلیئے دوسرے دن ۹ مئی کو شام کے ۷ بجے

اُنکا لکچر دیش اُنتی پر ہوا۔ اُنھوں نے ثابت کیا۔ کہ جب تک دیش میں دھرم پرچار، بھگتی اور ایکتا نہیں ہوتی۔ کبھی دیش اُنتی نہیں ہو سکتی۔ تعداد حاضرین ۱۵۰ کے قریب تھی۔ ۱۰ مئی جمعرات کو آریہ ڈبیٹنگ کلب کا معمولی ہفتہ وار جلسہ تھا۔ جسمیں پنڈت جی نے پردھان کا کام کیا۔ مضمون آریہ استریوں کے فرائض تھا۔ تعداد حاضرین ۸۰ کے قریب تھی۔ یہہ کلب زیر سرپرستی آریہ سماج راولپنڈی ہے ۱۱ مئی کو عام اشتہارات لگا دیئے گئے۔ کہ جس کسی کو آریہ سماج پر کوئی شک ہو اگر آج اعتراض کرے۔ اُسکا جواب آریہ سماج کی طرف سے دیا جاویگا۔ چنانچہ ۷ بجے قریباً ۵۰۰ سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ سب سے پہلے ایک پورانک پنڈت نے یہہ اعتراض کیا کہ سنسکار ودھی میں سوامی جی نے منڈن سنسکار میں سورج پرارتھنا کی ہے۔ جو ایک قسم کی پوجا ہے۔ جواب میں پنڈت لیکھرام جی نے ادھیہ کر بیان کیا کہ یہہ اعتراض غلط ہے۔ سنسکار ودھی میں کسی جگہ نہیں لکھا۔ چنانچہ سنسکار ودھی پیش کیگئی۔ کہ اُسمیں سے نکالکر دکھلاؤ۔ مگر چونکہ وہاں درج نہ تھا۔ اِس لیئے وہ دکھلا نہ سکے۔ اسکے بعد بابو جیون پرشاد نے مورتی پوجا پر کچھہ اعتراض کیئے۔ جسکا جواب کاشی وشانی پنڈت لیکھرام جی نے دیا۔ اگرچہ بہت سے حاضرین میں سے جواب دینے کو تیار تھے۔ مگر بابو صاحب کی درخواست سے پنڈت جی نے ہی جواب دیا۔ یہہ بابو صاحب (بقول آپکے) لاہور میں آریہ سماج کی مخالفت کرتے رہے تھے۔ اور یہاں آکر پنڈی میں آکر گزشتہ مارچ کو یہاں کے آریہ سماج کے ممبر بنے تھے۔ اور ممبر بننے کے بعد بڑے زور

شور سے سماج میں لکچر دیا۔ جسکا مضمون آریہ دھرم کی عظمت تھا۔ جسمیں تمام مذاہب کرانی قرانی اور پورانی وغیرہ کی تعلیم کو لغو ثابت کرنیکے صاف الفاظ میں اقبال کیا تھا۔ کہ ویدوں میں مورتی پوجا کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ مورتی پوجا اگیانی لوگ کرتے ہیں بالکل ناجائز ہے۔ اسکے بعد بابو موہن سنگھ صاحب طالب علم ایف اے کلاس اور برادر سردار جیون سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے الہام پر اعتراض کیا۔ جسکا جواب ایکدفعہ لالہ کانشی رام نے دیا ہی تھا۔ کہ سخت آندھی اور بارش آگئی۔ اور ساتھ ہی قریباً دس بجے رات کا وقت آگیا۔ اسلیئے عوام لوگوں کی درخواست بحث کے لیئے پھر سوموار ۱۳ مئی کا دن مقرر کیا گیا۔ دوسرے دن ۱۲ مئی کو لال کُرتی بازار میں آریہ دھرم اپدیشک پنڈت لیکھرام جی اور برہمچاری برہمانند جی نے جو اُسی دن پشاور سے واپس آئے تھے کیا۔ اسیدن دھرم سبھا کی طرف سے ایک عام جلسہ میں بابو جیون پرشاد کا لکچر مورتی پوجا کی سدھی میں ہوا۔ باوجود بڑے بڑے اشتہارات چسپاں کرانیکے بھی تعداد حاضرین ۱۵۰ سے کم تھی۔ اور اسپر بھی صرف برہمن دیوتا ہی بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ دوسرے دن اشتہار کو آریہ سماج کی طرف سے بازاروں میں اشتہارات خاص چھپوا کر مضمون چسپاں کیئے گئے۔ کہ آج شام کو ۷ بجے آریہ سماج راولپنڈی کے مکان میں شریمان پنڈت لیکھرام جی اور برہمچاری برہمانند جی مورتی پوجا کا از روئے وید شاستر کھنڈن کریں گے۔ اور نیز دھرم سبھا کے لکچر کے اعتراضات

کا بھی معقول جواب دیوینگے - عوام سے عموماً اور دھرم سبھا کے پنڈتوں سے خصوصاً پرارتھنا ہے - کہ لکچر کے بعد اپنے شکوک رفع کر لیویں -

ان اشتہارات کو دیکھ کر دھرم سبھا کے کیمپ میں قدرتاً کھلبلی مچ گئی - چنانچہ دھرم سبھا کے سکریٹری کی طرف سے ایک چٹھی اسیوقت بدیں مضمون آئی کہ ہم لوگ آنے کو تیار ہیں اگر آپ پولیس کا انتظام کریں - اسکے جواب میں اسی وقت سکریٹری نے تحریر کر دیا کہ چونکہ یہ دھرم کی سبھا ہے - اسلئیے پولیس کی ضرورت نہیں - ہاں میں سماج کی طرف سے کل انتظام کا ذمہ اوٹھاتا ہوں - اور اگر کوئی بھائی کوئی ناجائز کارروائی کرے تو میں ذمہ وار ہوں اور اگر آپ دھرم سبھا کی طرف سے ذمہ اوٹھا سکتے ہیں تو بڑی خوشی سے تشریف لائیے ہم تیار ہیں) - بلا اسکے جواب میں دھرم سبھا کے سکریٹری نے ۴ بجے شام کے چٹھی بھیجی - کہ اگر آپ پولیس کا انتظام نہیں کر سکتے تو جلسہ سماج کے مکان میں آج نہ کرو - بلکہ کنک منڈی میں - اور دو مدہست ایک تمہاری طرف سے اور ایک ہماری طرف سے فیصلہ دینے کے لئیے ہونگے - جواب میں اسی وقت لکھا گیا - کہ چونکہ اسوقت بہت سے لوگ لکچر سننے کو اسجگہہ جمع ہو گئے ہیں - اور نیز آرہے ہیں اور سوائے اسکے آج ہمارا معمولی ہفتہ وار جلسہ بھی ہے - جوکہ سماج کے مکان میں ہی ہونا چاہیئے اور ساتھ ہی آج کے لکچر کے واسطے اس مکان کا اشتہار دیا گیا ہے - اس لئیے آج جلسہ اس مکان کے سوائے اور کہیں نہیں ہو سکتا - ہاں ہم باہر کنک منڈی وغیرہ جگہوں میں بھی جلسہ کرنے کو تیار ہیں - بشرطیکہ آپ مدہستہ کا نام تحریر فرمادیں - اور خود تشریف لانیکا اقرار کریں

اس چٹھی کا جواب آج تک ندارد ہے - خیر ۷ بجے لیکچر شروع ہوا - پنڈت لیکھرام جی نے نہائت ہی مدلل لکچر اور ویدشاستروں کے حوالہ سے قریباً پونے دو گھنٹہ تک مورتی پوجا کا اسطرح پر کھنڈن کیا - جیسے کہ کوئی معمار ہتھوڑے سے پتھر توڑتا ہے - حاضرین کی تعداد ۵۰۰ سے کم نہ تھی - لوگ بڑے پریم سے بےحس و حرکت لیکچر کو سنتے رہے - چونکہ پنڈت جی نے بہت سے لیکچر میں لے لیا تھا - اسلئیے برہمچاری جی کا لیکچر نہ ہو سکا - مگر انہوں نے بھی ۱۵ منٹ تک حاضرین کی درخواست پر چند لفظوں سے واک مورتی پوجا کے برخلاف پڑھکر سنائے - لیکچر کے خاتمہ پر لالہ لشمبر ناتھ جی کو جوکہ آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں - میر مجلس مقرر کرکے عوام لوگوں سے پرارتھنا کی گئی - کہ اگر کسی صاحب کو اعتراض ہو - تو آریہ سماج کے ودوان اوپدیشک جواب دینے کے لئے تیار ہیں - مگر کسی صاحب نے بھی اعتراض نہ کیا اور یہ مشتہر کر دینے کے بعد کہ کل سوموار کو ۷ بجے شام کے ایک عام جلسہ سماج مندر میں منعقد ہوگا - جسمیں کوئی لیکچر نہیں ہوگا - مگر گزشتہ اتوار کی طرح ہر ایک شخص کو آریہ سماج کی تعلیم پر اعتراض کرکے شکوک رفع کرنے کا موقعہ دیا جاویگا - آج کا جلسہ بند کیا گیا - دوسرے دن پھر دھرم سبھا نے باوجود ہمارے عام چیلنج کے اشتہار دیا کہ آج شریمان پنڈت قبول پرشاد اوپدیشک دھرم سبھا (یہ وہی صاحب ہیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے) مورتی پوجا کے ثبوت میں لکچر دیوینگے - سب کالج کے طالب علم و انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب تشریف لاویں - اگرچہ اسوقت ہمارے ہاں بھی عام دھرم

چرچا تھی - مگر تاہم ایک آدمی نوٹ لینے کی لئیے وہاں بھیجا گیا - بابو جیون پرشاد نے وہی مرغی کی ایک ٹانگ کی بات کرتے ہوئے واقعات کے برخلاف سنی سنائے قصے اور کہانیاں سنا کر مضمون کو ختم کیا - اسکے لیکچر کو وہاں کے حاضرین نے بھی کہ جنکی تعداد بوجہ برہمن دیوتا کے ۱۰۰ اور ۵۰ کے درمیان تھی - پسند نہ کیا -

ہمارے ہاں دھرم چرچا میں پہلے ایک شخص نے آریہ سماج کے پہلے اصول پر اعتراض کیا جسکا جواب لالہ کانشی رام و پنڈت لیکھرام جی اور پنڈت سیتارام جی نے نہائت مدلل طور سے دیا - اسکے بعد ایک شخص نے قسمت پر کچھ اعتراض کیا - جسکا جواب لالہ کانشی رام جی اور پنڈت لیکھرام جی نے نہائت معقولیت سے دیا - اس کے بعد لالہ نانک چند جی نے (یہ صاحب پہلے اس سماج کے ممبر تھے اور پھر ماس پرچارک پارٹی کو مدد دیتے رہے ہیں - اور اب کسی جگہہ کے ممبر نہیں) ویدوں کے الہامی ہونے پر کچھ اعتراضات کئیے کہ جنکا پورا جواب لالہ کانشی رام نے دیا - اسکے بعد چونکہ کوئی معترض نہیں تھا - جلسہ برخاست کیا گیا - بدھ وار کو پھر پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر پورانوں کی تعلیم اور دھرم سبھا کے اعتراضوں کے جواب پر ہوا - باوجودیکہ اس دن بھی خاص اشتہارات کے ذریعہ دھرم سبھا کی ممبروں کو اعتراضات کرکے اپنے شکوک رفع کرنے کے واسطے بلایا گیا - مگر کوئی اسکی جرات نہیں کر سکا - لکچر ۷ بجے شام کے شروع ہوا - تعداد حاضرین اس کثرت سے تھی کہ فرش بیٹھنے کے واسطے نہیں رہا تھا - پنڈت جی نے قریباً دو گھنٹہ تک بڑا موثر لیکچر پورانوں کی تعلیم اور دھرم سبھا

کے پچھ اعتراضات پر دیا۔ لکچر کے خاتمہ پر لالہ
گوکل چند ماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی کو
جو کہ ممبر سماج نہیں ہیں۔ میر مجلس مقرر کیا گیا۔
چنانچہ انہوں نے بار بار حاضرین سے اعتراض
کرنے کو کہا۔ مگر کوئی سامنے نہ آسکا۔ چونکہ
اسدن راولپنڈی کے چند ماسٹر پرچارکوں
نے ماس پر بحث کرنے کے لیئے درخواست کی
اور نیز دوسرے دن دیروار کو ڈبیٹنگ کلب کا
معمولی ہفتہ وار جلسہ تہا۔ اسلیئے دوسرے
دن کے لیئے مضمون زیر بحث گوشت خوری
رکھا گیا۔ جبیر ابتک بحث ہو رہی ہے۔ امید
ہے کہ بحث کے خاتمہ پر مفصل حالات لالہ گانشی رام
صاحب سکرٹری ڈبیٹنگ کلب تحریر فرماوینگے
سنیچروار کی شام کو پھر پنڈت لیکھرام جی نے
صدر بازار ۲۰۰ آدمیوں کی حاضری میں ایک
ست کنندان پر حسب معمول ایک عالمانہ لکچر دیا
اس دہرم سبھا نے یہہ سمجھ کر کہ آج آریہ سماج کا
اپنا لکچر ہے۔ اسلیئے کوئی آریہ نہیں آوے گا
جھٹ ایک اشتہار نکالدیا۔ کہ آج شام کو
وہی بابو قبول پرشاد آریہ سماج کی تعلیم پر لکچر
دیویں گے۔ اسکے بعد اعتراضات کرنے کا موقعہ
دیا جاویگا۔ دوسرا دن تھا کہ دہرم سبہا نے بھی
اعتراض کرنے کی اجازت دینے کا وعدہ کیا۔
وجہ یہہ تھی کہ آج کوئی آریہ نہیں آوے گا
مگر افسوس کہ یہہ وعدہ انہوں نے پورا نہ کیا)
جسوقت شام کو صدر بازار میں پنڈت جی کا
لکچر ہو رہا تھا۔ اسی وقت لالہ کانشی رام جی بمعہ
چند آریہ بھائیوں کے دہرم سبہا کا لکچر سننے
کو آموجود ہوئے سو دہرم سبہا کے پنڈت دیکھتے
ہی آپسمیں کانا پھوسی کرنے لگے۔ کہ یہہ تو آج
بھی آریہ آگئے۔ لکچرار نے بہت کچھ یوگ

کی بابت غلط کہا۔ تعداد حاضرین مشکل سے
۱۵۰ ہوگی۔ لکچر ختم ہونے پر بجائے اعتراض
کا موقعہ دینے کے ایک شخص پنڈت سکھرام کو فوراً
پر لکچر دینے کے لیئے کھڑا کیا گیا۔ اگرچہ حاضرین
میں سے کئی ایک نے اعتراض بھی کیا۔ مگر وہاں
کون کسی کی سنتا تھا۔ آخر ان کو اجازت دیگئی
مگر انہوں نے ۵ منٹ کے بجائے ۲۵ منٹ
اپنے لکچر کے واسطے لیئے۔ حالانکہ ان کو ۵ منٹ
کی اجازت دیگئی تھی۔ پھر اعتراض کرنے کا
موقعہ آیا۔ پہلے تو انہیں میر مجلس مقرر کرنے کا
جھگڑا ہوتا رہا۔ کوئی کہتا تھا کہ میں پردھان بنتا
ہوں اور کوئی کہتا تھا کہ میں بنتا ہوں اور
لوگ دھرم سبھا کی کارروائی پر خوب دل
کھول کر ہنسی اڑاتے تھے۔ اتنے میں گھنٹوں
اور گھڑیال کے ساتھ آرتی شروع کیگئی پھر
۱۵ منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ کئی صاحب
مایوس ہو کر چلے گئے۔ مگر آریہ بھائی برابر
پاؤں جمائے بیٹھے تھے۔ اسکے بعد ایک کلرک
صاحب پردھان مقرر کیئے گئے۔ لالہ کانشی رام
صاحب نے اعتراض کرنے شروع کیئے۔ اسوقت
دہرم سبہا کے شائستگی کا خوب ہی فوٹو اتر رہا
تھا۔ دہرم سبہا والے بہت نامعقولیت سے
کام لیتے رہے۔ مگر ہمارے آریہ بھائی شانتی سے
سنتے رہے۔ اتنے میں رات کے دس بج گئے۔
یہہ کہکر جلسہ برخاست کر دیا۔ کہ اب کوئی جواب
نہیں دیا جاویگا۔ خیر اسوقت یہہ مشتہر کیا گیا
کہ کل آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں اس
لکچر کی لفظ بلفظ تردید کیجاویگی۔ دوسرے
دن آتوار کو اشتہارات تقسیم کیئے گیئے۔ کہ آج
پنڈت لیکھرام جی دہرم سبہا کے دیروزہ لکچر
کی تردید کریں گے۔ اور اس کے بعد اعتراضات

کا موقعہ دیا جاویگا۔ گو اس روز سخت طوفان
اور آندہی تھی۔ مگر تاہم ۱۲۵ سے زیادہ آدمی
موجود تھے۔ کئی صاحب جگہہ کے نہ ہونے
کے سبب سے دیکھ دیکھ کر چلے گئے۔ خیر پنڈت
لیکھرام صاحب جی نے حسب معمول نہائیت
معقولیت سے اور نہائیت عالمانہ طریقہ سے
دہرم سبہا کے کل اعتراضات کا جواب دیا۔
اور لکچر کے ختم ہونے پر بلند آواز سے کہہ دیا
کہ اگر کسی شخص کو کوئی اعتراض ہے۔ تو پیش
کرے۔ مگر آگے آنے کی کوئی جرأت نہ کر سکا۔
اسی روز پنڈت سری رام اوہیاپک اناتھالہ
فیروزپور کا لکچر کلچوڈ پارٹی کے مندر میں تھا
جہاں کہ کل تعداد حاضرین ۶۰ سے زیادہ نہ تھی
اور جہاں بارش سے پہلے لکچر تھا۔
چونکہ اس سے دوسرے دن پنڈت لیکھرام
جی کا کہوٹہ تشریف لیجانے کا ارادہ تھا
اسلیئے سماج کی طرف سے انکا دہنباد ادا کرنے
کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔
یہہ سماج برہمچاری برہمانند جی اور
پنڈت لیکھرام کا خصوصاً اتی دہنباد ادا
کرتی ہے۔ کہ جنہوں نے نہائیت کرپا کر کے
اتنی دیر یہاں قیام کر کے راولپنڈی نگر میں
خوب ویدک دہرم کی نیرگی کو لوگوں کے
دلوں پر ذہن نشین کیا۔ تبھی لوگ آریہ
سماج کے یہہ لکچر سنکر آریہ سماج کے ممبر بننے
کے لیئے تیار ہو رہے ہیں۔ یہہ شاید راولپنڈی
میں پہلا ہی موقعہ ہے کہ اسقدر کثرت سے
لوگ آریہ سماج میں آکر لکچروں کو ہر روز متواتر
پریم سے سنتے رہے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے
جب کبھی کوئی اپدیشک آتا تھا۔ تو باہر بازار
میں جا کر لکچر کروانے پڑتے تھے۔ اس سے معلوم

ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کا پریم ہماری سماج سے بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ انت کو ست کی ضرور جے ہوگی

(۱) اِس سماج نے برہمہ چاری برہمانند جی کو قریباً پچاس روپیہ کا کنٹی جا کر دیدیا پڑھنے کے لیئے جمع کر دیئے ہیں۔

(۲) یہہ سماج مبلغ دس روپیہ پرتی ندہی سبھا کو پرچار فنڈ میں ارسال کر چکا ہے۔ اور جمع کر رہا ہے۔

نیاز مند | تارا چند ساد ہو
اُپ منتری سماج

آریہ سماج امرتسر

مہاشہ م۔ ل شرما تحریر فرماتے ہیں۔
آج تاریخ ۱۷۔ ماہ جون ۱۹۱۶ء کو جو ہر ایک ہندی ماہ کی اخیر تاریخ کو ہوتا ہے ہون ہوا ہون میں کرت پنڈت دھرم چند صاحب اُپدیشک آریہ سماج امرتسر و لالہ شبدیال صاحب و لالہ کرم چند صاحب بمعہ دیگر صاحبان کے کروائی۔ پنڈت صاحب موصوف نے اختتام ہون پر ایشور سے سب ہون کرتاؤں کے ساتھہ پرارتھنا بھرے بھاؤ اور دھرم بھاؤ میں کی۔ اس کے بعد بھجن ہوئے۔ اور پھر لالہ شبدیال صاحب نے جو سنسکرت دویا کا ادھین نہایت محنت سے کر رہے ہیں۔ پرارتھنا کروائی۔ سب نے پرارتھنا میں ایشور کی مہان لیلا کا جو اسکی ات بہت رچنا سے پرتیت ہو رہی ہے۔ سمرن کرکے اور لالہ صاحب کی پرارتھنا میں شامل ہو کر اپنے منوں کو پوتر کیا۔ اور پرماتما کے پریم میں لگایا۔ اس کے بعد پنڈت دھرم چند صاحب

پڑہان مذکور نے ایک تقریر پر جوش لفظوں میں کی۔ آپنے فرمایا کہ میں یہہ بتلانا چاہتا ہوں کہ آجکل کی ترقی کو پچھلے زمانہ کی ترقی سے کیا تعلق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انگریز جو کل دُنیا بھر میں محقق مانے جاتے ہیں۔ اِسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اُنہوں نے آریہ ورت کے باشندوں سے بہت کچھہ سیکھا۔ اور آریہ لوگ جگت استاد کہلاتے تھے۔ ایک وقت تھا کہ انکا راج بہت بہت دور ملکوں میں جلال پر تھا۔ یہہ ہر دو قسم کی ترقیات جو اُنہوں نے کی ہیں تو کیا یہہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ گوشت خوار تھے ہر گز نہیں وہ ہرگز گوشت خوار نہ تھے۔ آپنے فرمایا کہ میں ایک بہت آسان تمثیل اِس بات کی جوازمیں دیتا ہوں۔ کہ وہ گوشت خوار نہ تھے۔ وہ یہہ ہے کہ ہر چہار ورن یعنی۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شودر کی استریوں کو دیکھا جاوے تو بالکل گوشت نہیں کہاتیں اور اُنکے مرد جو کہاتے ہیں تو اُن سے بڑا پرہیز کرتی ہیں اور اُنکے ہاتھہ کا کچھہ نہیں کہاتیں۔ اِسی پر آپنے ایک تمثیل دی اور بتلایا کہ کنیا مائی ایک عورت جو زمانہ سکہاں میں تحصیل بٹالہ کے نواح کی رانی تھی تو اُسنے جب اُسکا خاوند عین اُسکی حالت شباب میں مر گیا۔ تو عنان سلطنت کو نہایت تدابیر مدبرانہ اور بہادری سے سنبھالے رکھا۔ آپنے کہا کہ اِس ماجرے کو بہت وقت نہیں گزرا ہے۔ عہد سکہاں کو جن اشخاص نے دیکھا ہے۔ اور جنکی عمر تخمیناً اسّی سال کی ہے۔ اُن کو بخوبی معلوم ہوگا۔ کہ ایک دفعہ مائی مذکور پر مسلمان غنیم نے یورش کی۔ اور میدان جنگ میں جب

لڑتے لڑتے بہادران میدان کے جو سندو قوم کے جان نثار تھے اور اپنے دھرم کے لیئے جانیں دیتے تھے۔ چھکے چھوٹ گئے۔ اور بھاگنے لگے تو فیلبان نے التجا کی کہ کیا ہاتھی کو واپس کر لیا جاوے۔ ورنہ یہاں مارے جانے کے سوائے اور کوئی نتیجہ نکلنے کی امید نہیں ہے۔ یہہ سُنتے ہی رانی مذکور آگ بگولا ہو گئیں۔ اور فرمایا کہ ایسی بات مجھہ سے ہرگز نہ کہنا میں کیا منہ لیکر گھر جاؤں۔ تجھے دوبارہ پیچھے نہیں کرنا ہے میں نے ایکبیہی پتی دھارن کیا تھا اُسکے نام کو ہرگز نہیں گنواؤں گی۔ میرے ہاتھی کے پیروں میں زنجیر باندھ دے تاکہ ہل نہ سکے۔ سرداران جنگ کو جو بڑے بڑے کار آزمودہ تھے ایک مردانہ جان ڈالنے والی نصیحت کی۔ ہر ایک سردار کو مخاطب کر کے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ بھاگو تو یہہ میری نتھہ پہن لو۔ یہہ میری چوڑیاں پہن لو تاکہ تمہیں کوئی مرد نہ کہے۔ اِس کہنے نے اُن کی ہمتوں کو دوبالا کر دیا۔ اور اپنی جان توڑ کر لڑے۔ کہ جانباز بہادروں کی برکت سے رانی صاحبہ کو فتح اور دشمن کی ہار ہوئی۔ آپنے اسپر اور ایزاد کیا کہ اِس ماجرے کی کچھہ عرصہ بعد۔ باخبر از غازی قوم اسلام لوٹنے اور مارنے جایا کرتے تھے علاقہ لاہور میں اپنا سکہ جمانے آئے اور ارادہ کر لیا تھا کہ ابھی ضرور اپنا راج قایم کر دینا ہے۔ جب یہہ خبر والئی پنجاب کو پہنچی کہ ایک فوج جرار کی ضرورت واسطے بچانے علاقہ لاہور کے ہے۔ تو مذکور بعد رانی کو مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے جس کو شیر پنجاب کہتے ہیں۔ کمانڈر مقرر کر کے بھیجا اور حکم نافذ کیا اور جابجا علاقہ جات میں فرنگ

جاری کر دیئے - کہ ہر ایک صوبہ اور حاکم ماتحتی صاحبہ کو دل و جان سے رسد رسانی روپیہ پیسہ اور سپاہ جرار سے مدد دلوے - اور اُسکی تدابیر اور احکام میں لڑائی بھڑائی کا کام کیا جاوے آپ نے ارشاد کیا کہ اسی نیک سیرت عورت کی مدبرانہ تدابیر سے تمام کام ٹھیک ہوئے اور اُس زمانہ کے کارنامجات اسی کے نام پر لکھے گئے - آپ یعنی پنڈت صاحب نتیجہ نکالتے ہیں - کہ کیا وہ عورت گوشتخور تھی - کیا دلیری گوشت خوری سے ہوتی ہے - ہرگز نہیں - دلیری تو علم اور کرم میں ہوتی ہے - دلیری ایک آتما میں ہو سکتی ہے - آپنے کہا کہ گوشت کھانا کتوں - بلیوں - کوؤں اور چیلوں کا کام ہے - یہہ قدرتی چوڑھے ہیں - جہاں مردار زمین پر گرا - اور اُنہوں نے صفا کیا -

گورو گوبند سنگھ صاحب سورما نے اپنے چار بچے آنکھوں کے تعل اپنے سامنے کٹوا دیئے - کیا اس لیئے کہ وہ گوشت خوار اور شراب خوار تھے - ہرگز نہیں - اُنکے دل میں ایک ایشور پریم تھا - جبھی تو انہوں نے اپنے ملک اور بھائیوں کی خدمت کی - اور ملک کو بچایا - سجائے ایسے ہمارے آریہ سماج کے چند آدمی جو آریہ سماج سے الگ ہو گئے ہیں - وہ گوشت اور شراب ہی کو ویدی اور دُنیا کے کاروبار کا مول کارن سمجھے ہوئے ہیں - وہ سوامی دیانند سرسوتی کو مکار بتلاتے ہیں - مگر یہہ ہو نہیں سکتا - وہ ایک ستیہ نشٹھ تھا جو اُنکو مکار کہتے ہیں - وہ خود مکار ہیں - اور لوگوں کو مغالطہ دے رہے ہیں - اگر وہ مکار تھا تو کیا ضرورت ہے - کہ اُسکے نام پر دیانند اینگلو ویدک کالج نام رکھا جاوے - اسکا نام دیانند اینگلو ویدک کالج مت رکھو اور دیانند کا لفظ اُٹھا دو - ایسے مکار کا نام رکھنے سے کیا فائدہ ہے - آپنے نہایت ہی افسوس سے ظاہر کیا اور کہا کہ نہایت افسوس کا مقام ہے - کہ جن لوگوں پر وشواس رکھ کر اُن کو ہمنے کالج مذکور کا انتظام دیا تھا - وہی ہم کو کہتے ہیں تمہارا کچھہ تعلق نہیں ہے - اور خود قبضہ رکھنا چاہتے ہیں - ان لوگوں نے ساجوں میں نفرقہ ڈالکر چلتے کام کو روک دیا - اور لوگوں کو یہہ یقین دلایا کہ وہ کبھی چندہ نہ دیا کریں - بھائیو ایسی حالت میں کیا ہو سکتا ہے - جب آریہ ساجوں کا یہ حال ہے - ہم نہیں کہہ سکتے کہ انکی اصلی تہ میں کیا ہے - اور اصلی منشا کیا ہے جس کے لیئے اُنہوں نے یہہ تمام جھگڑے کر رکھے ہیں - ہندو قوم خاصکر پریمیوں کا فرض ہے کہ وہ اسوقت مدد کریں - کیونکہ بالکل نیست ہو گیا ہے - ان کتابوں سے جو ان لوگوں نے چھپوا کر مفت تقسیم کی ہیں - کہ وید گوشت خوری اور شراب کو جائیز اور ان کے استعمال سے مہا بدھی کا ہونا بتلاتے ہیں - آپنے فرمایا کہ کئی مذہب والوں نے ویدوں کے شرن لیئے ہیں - یہاں تک کہ وام مارگی بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب بھی ویدوں کا مذہب ہے - لیکن وید ماس اور شراب کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا - اسکے بعد بھجن ہوئے اور بعد آرتی کے سروس ختم ہوئی - اور ہماری آئندہ بہبودی کو آئندہ ہفتہ پر چھوڑا - ہمکو ہمارے پیارے ممبران کی مدد کی بہت ضرورت ہے - جو صاحب باہر دلچسپی باعث فرصت و دیگر وجوہات کے ہیں وہ مجھہ کو بذریعہ کارڈ اطلاع دیں - بہتر ہو کہ لالہ ڈنی چند صاحب سکرٹری آریہ سماج لاہور کی خدمت میں لکھہ بھیجیں - تاکہ وہ اُنکا مدد کرکے اُنکی مدد کے امیدوار رہیں - اور وقتاً فوقتاً اُنسے چندہ طلب کرتے رہیں -

آپکا داس ! م - ل شرما

دھرم سالہ

ماسٹر بیلی رام جی دھرم سالہ سے تحریر کرتے ہیں - کہ بھارت سدھار ۹ - جون سنہ ۱۸۹۴ع میں یہہ صریح جھوٹھہ چھپا ہے - کہ لالہ ٹھاکر داس خزانچی آریہ سماج دھرم سالہ کے پنڈت کے نام کرن سنسکار پر جو ۲۲ - مئی سنہ ۱۸۹۴ع کو پورن ویدک ریتی سے ہوا - صرف چار روپیہ گورو دت سکول کو دان دیئے - حالانکہ دان جو علاوہ بہمنی ہوم کے بحسب ذیل ہے - گورو دت سکول ۱ آریہ سماج دھرم سالہ ۱ کنیا مہا ودیالہ جالندھر ۱ پنڈت سماج ۱ کل میزان پانچ روپیہ - کنیا مہا ودیالہ کا نام لینا ہی نامہ نگار بھارت سدھار کو ناگوار ہو گیا ہے - تو بھلا دان جو اُنسے لاکھوں چھپواتے - امید ہے - کہ آپ اپنے اخبار میں مشتہر کرکے اس انوکھے جھوٹھہ کو ستیہ میں تبدیل فرمائینگے -

راولپنڈی آریہ سماج

لالہ کانشی رام راولپنڈی سے لکھتے ہیں - (۱) گزشتہ اتوار کو راولپنڈی آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں تعداد حاضرین معمول سے زیادہ تھی - لالہ رولی چند صاحب ممبر لوکل آریہ سماج نے مضمون ”کیا مکاری سے قوم اُبھر سکتی ہے“ ایک نہایت عمدہ لکچر دیا -

اسکے بعد راولپنڈی سماج کے متعلق جو ایک گرلز کا آریہ سکول ہے۔ اسکے ماسٹروں کو گزشتہ سال میں اچھی خدمات کے عوض میں قریبًا ۵۰ روپیہ کا انعام دیا گیا۔

(۲) اس سماج کے متعلق جو سماج مندر میں ایک ریڈنگ روم کھولا ہوا ہے۔ اسکو لالہ جیوا رام صاحب تہاپر پرپرائیٹر ایجیٹیشن پریس و مالک اخبار پنجاب ٹائمز و تاج الاخبار نے ایک کاپی اخبار تاج الاخبار مفت دینی منظور فرمائی۔ یہ سماج انکا نہایت مشکور ہے۔ اور نیز ایک پہولداں بھی سماج کو مفت دان دیا۔

(۳) لالہ گوبند رام صاحب نے سماج کو دس عدد جھنڈیاں نئی اور نہایت عمدہ دان دیں نیز لالہ دیال صاحب نے ۵ عدد پنکھے سماج کو دان دیئے۔ انکا سماج کے ساتھ بڑا ہی پریم ہے اور آپ عمر رسیدہ بزرگ ہیں۔

(۴) گزشتہ ہفتہ میں جمعرات کو ۸ بجے رات کے اس سماج کے ڈیبیٹنگ کلب کا ہفتہ وار جلسہ تھا۔ مضمون زیر بحث گوشت خوری تھا چونکہ اس مضمون پر گزشتہ چار ہفتہ سے برابر بحث جاری ہے۔ اس لیئے بحث کے خاتمہ پر مفصل حالات بحث واسطے اندراج اخبار ارسال کیئے جاوینگے۔ تعداد حاضرین ایکسو سے زیادہ تھی۔ حاضرین میں لالہ ٹوپن رام صاحب ایم اے پروفیسر مشن کالج لالہ ہیراج صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر نورمل سکول۔ لالہ [illegible] صاحب سیکنڈ ماسٹر سکول لالہ دینا ناتھ صاحب پنڈت نہال سنگھ صاحب و دیگر بہت سے لایق اور ودوان بھائی [illegible] ممبران آریہ سماج شامل تھے۔ قریبًا دس بجے جلسہ برخاست ہوا۔

(۵) آتما ادگرہی کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہے۔

(۶) اس سماج نے مبلغ ۵ روپیہ ماہوار پرمانند جی کو بنارس جا کر وید ودیا پڑھنے کے لیئے دیئے ہیں۔

آریہ سماج دلاور

لالہ گوپال داس اوپ منتری دلاور سے لکھتے ہیں کہ لالہ جوالا سہائے چوپڑہ ممبر آریہ سماج دلاور سکونتی دھاروال کا مرتک سنسکار ٹھیک ویدک ریتی سے موضع مذکور میں ہوا۔ اس سنسکار کا ہونا اس چھوٹے سے گانوں میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ لالہ صاحب موصوف قریبًا دو سال سے اس سماج کے ممبر تھے۔ ودیا پڑھنے کا بہت شوق دل میں رکھتے۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں ستیارتھ پرکاش اور نگھنٹو ویاکرن پڑھکر اشٹادھیائی دیکھنی شروع کی۔ مرنے سے ایک روز پیشتر آپ نے کہا کہ مجھ کو کسی بات کی خواہش ناسوائے اس کے کہ چاروں وید پڑھ کر آریہ سماج کے مشن کو پورا کروں۔ نہیں ہے۔ سو اسکے واسطے دوسرا جنم دھارن کرنا پڑے گا آپ اپنے بھائی لالہ شادی لال سے بھجن و سندھیا برابر سنتے رہے۔ بعد ازاں سندھیا کرتے کرتے پرلوک کو سدھارے۔ بموجب ارشاد آپ کے سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اور برادری کی کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ خاکی سماج سے پنڈت جوالا پرشاد و لالہ سوہن لال و لالہ ناتھ چند اور رام نگر سماج سے لالہ دیوان چند اور دلاور سماج سے لالہ بھگوتی پرشاد و لالہ بوٹا مل شامل سنسکار ہوئے۔ موضع مذکور دلاور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

لیکن افسوس کہ دلاور سماج کے ممبروں نے اس ضروری کام میں کچھ مدد نہیں کی۔ اور لالہ بھگوتی پرشاد صاحب کے بار بار کہنے پر دھیان نہ کیا۔ لالہ بھگوتی پرشاد صاحب کو اگرچہ ایک جگہ پر جانا نہایت ضروری تھا لیکن دھرم کے کام کو سب پر ترجیح دی

بعد سنسکار کے حسب ذیل دان ہوا۔
استری پاٹھشالہ جالندھر ۸ ر اپدیشک فنڈ ۸ ر یتیم خانہ بریلی ۸ ر سماج دلاور
پنڈت سماج دلاور ۴ ر۔

اس موقعہ پر جو ہمت لالہ شادی لال اور آپکی برادری نے کی قابل تعریف ہے۔

ساماجک خبریں

—— چنیوٹ آریہ سماج بند ہو گیا تھا۔ مگر لالہ لیکھو رام جھنگ سے تبدیل ہو کر چنیوٹ آ گئے ہیں۔ سماج دوبارہ قایم ہوگا۔ پرتی ندھی سبھا نے ضرور اپدیشک بھیجکر اس سماج کو سہایتا دینی۔

—— آریہ سماج شرقپور کا تفصیل ذیل انتخاب ہوا۔ لالہ امین چند پردھان۔ لالہ ہیرا لال اپ پردھان لالہ سوہن لال منتری۔ لالہ لچھمن داس اوپ منتری لالہ نند لال صاحب خزانچی۔ مہاشہ سندر داس صاحب [illegible] سکریٹری مہاشہ تحریر فرماتے ہیں۔ آئندہ جو پتر کوئی صاحب ارسال فرماویں۔ مندرجہ بالا ادھکاریان کے نام ارسال فرماویں۔

—— ریاست جودھ پور خاص میں بابا پرکاش ناتھ کا پرچار تھہ سپھل ہوا کہ ۱۵ جون کو برہمن عیسائی مسلمان ہو گئے۔ ایک برہمن دوسرا بنیا

تیسرا کھتری۔

——— پنڈت بھوم شرما اوپدیشک راجستھان پرتی ندھی سبھا نے اجمیر کو واپس آتے ہوئے راستہ میں کیسر پورہ (راجپوتانہ) میں بابو کشن سہائے صاحب سٹیشن ماسٹر کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت کرایا۔ بابو صاحب نے ۵ روپیہ پنڈت کو دکشنا دی۔ اور آٹھ روپیہ اوپدیشک فنڈ کی امداد میں دان دیئے۔ اور آئندہ کے لیئے ۵ روپیہ سالانہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کو دینے کا وعدہ فرمایا۔

——— راولپنڈی ۱۸۔ جون ۱۸۹۶ء کو صدر بازار راولپنڈی میں لالہ نندلال ریکو گوڈس کلرک کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ اسی موقعہ لالہ کانشی رام جی نے تعلیم نسواں کے ورشے میں لکچر دیا اور پتری پاٹ شالا کی کنیاؤں نے سندھیا کے منتر اور چارن کیئے بابو صاحب نے بتفصیل ذیل دان دیا۔ آریہ سماج راولپنڈی ۵ء آریہ پتری پاٹ شالا لدھیانہ ۵ یتیم خانہ بریلی ۵ء۔ پنڈت سماج ۵ء آریہ پتری پاٹ شالا ... کنیا مہاودیالہ جالندھر ۵ء شکر سبھا ۵ء۔ اور اسی تاریخ آریہ سماج کی طرف سے آریہ پتری پاٹ شالا کے ماسٹروں کو بتفصیل ذیل انعام دیا گیا۔ لالہ سکھ رام ماسٹر ... ایک تھان ململ۔ لالہ سکھدیال ۲ روپیہ نقد۔ لالہ دنی چند ۱ روپیہ نقد۔ لالہ رام چند ... روپیہ نقد۔

——— مہاشہ جگت دت شرما پربندہ کرتا ویدک منتر الہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی صاحب پنڈت رتن ناتھ جی سابق برٹش پوسٹماسٹر سری نگر کشمیر کا پتہ دیوے تو منتر الہ اس صاحب کا رہنما ہوگا۔

لوکل

——— اتوار کو آریہ سماج مندر کے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور لالہ دیوراج جی نے رگوید ادی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی۔ اسکے پشچات لالہ منشی رام صاحب نے ایک موثر اپدیش دیا ہم نہایت ہی اشد پورن برہم پرماتما کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمارے واسطے جناب مسٹر گلیڈسٹون صاحب بہادر جیسا ڈپٹی کمشنر ایک بیدار مغز اور رعایا پرور حاکم بھیجوایا گو جناب موصوف کے ہستی کی میعاد کم ہے۔ مگر تاہم بھی جو کچھ ضلع جالندھر کی رعایا کے واسطے کام کر کے دکھلاتے ہیں ہمیشہ کے لیئے ایک یادگار قایم کر دی۔ مثلاً اصلاح رسومات و تخفیف اخراجات غمی و شادی۔ دوئم جالندھر میں جو سیلاب آیا کرتا ہے شہر کے بچاؤ کیواسطے پانی کا باہر نکلوانا۔ ایسی ہی جالندھر کے ضلع کے لوگوں کو عموماً اور جالندھر کے خاص کے لوگوں کو خصوصاً صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔

——— آریہ پتری پاٹ شالا کے تقسیم انعام کا سالانہ جلسہ یکم جولائی کو ہوگا۔ جسکی لیئے بڑی دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

اشتہارات

ضرورت

جمنا پرشاد آریہ سکول لودھیانہ کے لیئے ایک جونیئر انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جو حسب ذیل وصاف رکھتا ہو۔ (۱) آریہ سماج کا سبھاسد ہو۔ جسکے لیئے سکریٹری آریہ سماج کا دستخطی یا تصدیقی سرٹیفکیٹ ہو (۲) امتحان جونیئر انگلو ورنیکلر ٹیچرشپ پاس کیا ہوا ہو۔ تنخواہ فی الحال ۲۰ دیجاویگی۔

درخواستیں انجمن کے پاس آنی چاہیئے۔ جن صاحب کی عرضی منظور ہوگی انکو اطلاع دیجاویگی۔

المشتہر بوسن چند بی اے ایل ایل بی وکیل عدالت پریسیڈنٹ منیجنگ کمیٹی جمنا پرشاد سکول لودھیانہ

ایک قابل توجہ اشتہار

خیرخواہان قوم و حامیان تعلیم کی سیوا میں نویدن ہے کہ بورڈنگ ہوس متعلقہ پنجابی ہائی سکول امرتسر عرصہ دو سال سے قایم ہے۔ دور دور سے بعض جنوں کے لڑکے آکر اس عمدہ سکول میں تعلیم کی غرض سے داخل ہوتے ہیں۔ ایسے لڑکوں کے رہنے کے واسطے ایک بورڈنگ ہوس موجود ہے جسمیں علاوہ معمولی ضروریات بہم پہنچانے کے لڑکوں کے اخلاق سدھارنے کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ٹھاکر دوارہ ضلع مرادآباد کے رئیس لالہ ہوم گوپال کروڑ ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں کے منصف پنڈت سولگرام بی اے بنوں کے خزانچی بابو طوطارام وغیرہ وغیرہ معززین کے لڑکے اسی بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں۔ فیس بورڈنگ ہوس کی سات روپیہ ماہوار ہے۔ اگر آپ اپنے لڑکے کا اخلاق سنوارنا چاہتے ہو تو اس بورڈنگ ہوس میں تعلیم کے لیئے بھیجدیں۔

المشتہر دھرم سوپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس پنجابی ہائی سکول امرتسر

ضرور پڑھیں

آئندہ ہفتہ سے اخبار کے بقایا کی بابت

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ و دبیز کاغذ ۲۶×۲۰ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے اور

قریب قریب ایسی دور دور مشتہر ہو ... شان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل اور ملکی مضامین ہفتہ کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق ... لطائف و ظرائف تجربہ کی ... اور سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو راجیندر ... قیمت ہر درجہ کے صاحبان سے یکساں یعنی ... تعلیم ... محصول ... اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائیں گے انکو ایک نہایت عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں بہ پتہ ذیل آنی چاہئیں۔ المشتہر ... منیجر ... اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

کرشچن مت درپن

اگر آپ بھولے بھالے ہندو بھائیوں کو عیسائی صاحبان کے پھندے سے بچانا منظور ہو تو اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنہیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح کنوارے نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی و بے ... حضرت مسیح کی بے علمی سے ... کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت ... ... سزا حضرت مسیح کے معجزے۔ ... اقسام۔ بائیبل کا خدا رحیم عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائیبل کی تحقیقات۔ فرقہ ایونیہ۔ ماریونی۔ ... کیرنٹ ... یونی ... ملکانیہ پروٹسٹنٹ انجیل ... انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسیٰ کی کتاب یشعیا کی حضرت سلیمان کی کتاب۔ ... کی کتاب۔ تاریخ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار

... حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار ... اصل انجیل ... الفاظ میں ادا کی ہے ... کتاب عمدہ و دبیز کاغذ ... کے ساتھ مطبع ودیا درپن میں ... قیمت صرف ... [illegible]

... ملاحظہ ... آپ خود تعریف کریں گے ... [illegible] ... عمدہ و دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور صاف ... ہے قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے ... درخت
(۲) پھل کے ... درخت
(۳) پھل کے ... درخت
(۴) پھل کے ... درخت
(۵) پھول ...
(۶) پھول ...
(۹) خوشنما ... درخت
(۱۰) گملے کے درخت
(۱۱) ...

سیاہی تحریر کالی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کالی نہیں باوجود کہ بارہا ... [illegible]

... جب سمجھ لیا تو پھر ... ہیں انوشٹھان کو لیکر ... کا ... کرکے ستیہ کو ... کر لیا ہو۔ تب تک انوشٹھان پر ہی کیا بھروسہ ہو سکتا ہے۔ انوشٹھان اپنا پھل دے ... نہیں سکتے۔ پھر یدی اودیا میں پڑ کر ... انوشٹھان کر بیٹھے۔ تو مکتی مارگ سے علیحدگی ہی علیحدگی ہوتی جائیگی۔

انوشٹھان کرتے کرتے ہر ایک ستیہ (یعنی جو ...) نسبت تجربہ بڑھیگا۔ پہلے تو کیول ایک ساجود کو محسوس ہی کیا تھا ستیہ کی اوستھا میں کیول ... موجودگی معلوم ہوتی تھی۔ اور یہ سمجھ کر انوشٹھان ... لیکن انوشٹھان سے اس محسوس کئے ہوئے

... ہیں ... انھوں نے ... کرنے کا ... صاحب ... کہ انہوں نے ... ساکشات کر لیا ہے۔ اور اس لیے ... پر عمل کرنا مکتی مارگ کا پرتھم پادھ ہے۔ ... سہی کیا سکشا دیتے ہیں؟ آؤ ہم سب ... لگا کر سنیں۔ امرت چترو است۔ تب ... گیان اور برہم چریہ کے نیمیوں ... روپ پراپت ہو چکے ہو گئے ہیں۔

انعام

چھپنے کے بعد کسی سرمہ کو ہمارے سرمہ کے بجائے فائدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے اُسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا جو بینک میں داخل کیا گیا ہے

انعام

ممیرے کا سُرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ سرمہ خالص مصری ستہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے - امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے - ہم آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو - بڑے بڑے انگریزوں لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں - جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے - کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی بہتر شہادت ہو سکتی ہے - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ سے روپیہ - خالص مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلو والیہ بمقام ٹہارہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

بابو چند صاحبان کے نام نامی پتہ ہزارہا اسناد میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب حکیم اسمعیل خاں صاحب پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ بمقام جہاڈ - حاطہ بمبئی -
جناب ڈاکٹر عبد الصمد خاں صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ مواد - علاقہ سندھ -
جناب دیوان دولت رام صاحب بہادر مہتمم اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر بلوچستان
جناب سردار محمد جہان خاں صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر
... رام صاحب بہادر بمقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر
... تھم صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ بمقام بمبئی

... ایم آر ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری
... ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر سرجری کالج لاہور
... پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
... پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپے کا انعام

... شخص ممیرے کے سرمے کی اسناد میں سے ایک سند ... ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار ۵۰۰۰ روپے ... دیا جاویگا - جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کے ... ۱۹ فروری ۱۹۰۹ء کو جمع کیا گیا ہے -

اشتہارات

ضرورت

جمنا پرشاد آریہ سکول لودھیانہ کے ایک جونیئر انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے -

راولپنڈی
۲ - یتیم خانہ بریلی
چتری پاٹ شالا گکھڑ - کنیا مہا
سنگھ سبھا ... - اور اسی تاریخ آریہ
طرف سے آریہ پتری پاٹ شالا کے ماسٹر
تفصیل ذیل انعام دیا گیا - لالہ سکھرام داس ...
ایک تہان مل - لالہ سکھدیال سے روپیہ نقد -
لالہ دلی چند سے روپیہ نقد - لالہ رام چند سے روپیہ نقد -

جاتا ہے گیگ دت شرما پربندہ کرتا دیکھ
... تحریر فرماتے ہیں - کہ اگر کوئی صاحب
پنڈت رتن ناتھ جی سابق برٹس پوسٹ ماسٹر
سری نگر کشمیر کا مکو پتہ دیوے تو ... اس
صاحب کا دھنیاواد دیگا -

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اوم

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت ہر حالت میں بہ پیشگی

درشایا گیا ہے۔ کہ پرواریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے۔

شاستر ارتھ جھنگ گہرا ہے ...

پھر شاستر ارتھ ... ہوتی ہے۔ پرم جیونی کے ... ہوا ... ہی سادھن ہیں۔ آگمی جو پرانی سیوا ... کرتا۔ اسکی کبھی بھی پرم پرش تک گیہ تا (پہونچ) نہیں ہو سکتی۔ وہ سادھن کون سے ہیں۔؟ اس پرش کا اتر وہی پرش دیسکتے ہیں جنہوں نے خود سادھنوں دوارا پرم جیونی کے درشن کئے ہیں۔ ایسے ادھیاتمک کلیشوں سے رہت یتی جن کہنے کا ادھیکار رکھتے ہیں کہ انہوں نے پربرہم کو ساکشات کر لیا ہے۔ اور اس لئے انکی شکشا پر عمل کرنا مکتی مارگ کا پرتھم پاہ ہے۔ برگی راج ہمیں کیا سکشا دیتے ہیں؟ اوہم سب دھیان لگا کر سنیں۔ امرت پُترو اسست۔ تپ یتا ہتہ۔ گیان اور برہم چریہ کے نیتیہوں سے ہی جیونی سروپ پراپت ہو سکے ہوگئے ہے۔

... بارن سادھن بنا ...

مسئلہ بدگیدی ستیہ کا سچا اپمان کیا جاوے تب بھی کچھ بیجا نہیں ہے۔ کیونکہ مکتی کے محل کی بنیاد ہی ستیہ ہے۔ اور کوئی بھی گھر مضبوط بنیاد کے بغیر قایم نہیں رہسکتا۔

ست ارتھات وجود کو ہی ٹھیک جب سمجھ لیا تو پھر تپ شروع ہوگا۔ تپ کہتے ہیں انوشٹھان کو لیکن جب تک ست اور استیہ کا نرنے کرکے ستیہ کو گرہن نہ کر لیا ہو۔ تب تک انوشٹھان پر بھی کیا بھروسہ ہو سکتا ہے۔ انوشٹھان اپنا پھل دے بنا رہ نہیں سکتے۔ پھر یدی اودیا میں پڑکر انرت (غلط) انوشٹھان کر بیٹھے۔ تو مکتی مارگ سے علیحدگی ہی علیحدگی ہوتی جائیگی۔

انوشٹھان کرتے کرتے ہر ایک ستیہ (یعنی وجود کے) نسبت تجربہ بڑھیگا۔ پہلے تو کیول ایک وجود کو محسوس ہی کیا تھا۔ ستیہ کی اوستھا میں کیوں کی موجودگی معلوم ہوتی تھی۔ اور یہ سمجھ کر انوشٹھان کئے تھے۔ لیکن انوشٹھان سے اس محسوس کئے ہوئے

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

ہیرے القاتیر جیسی طاقتیں جو کمزور... دستکاری ... خرابی کی ... قیمت فی شیشی

اسکے استعمال سے ہاضمہ درست ... ہوکر فائدہ ہوتا ہے۔ بھوک لگتی ہے ... قیمت چار روپیہ

... گھنٹے میں درد رحم ... بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ

دلربا خوشبو کے علاوہ ... سفید بالوں کو ... رکھتا ہے ... فی شیشی ...

دانتوں کو ... بدبو گوشت خورہ ... قیمت ... ایک روپیہ

سبلغ دو روپیہ ... درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

ڈاکٹر ہرن کی بنائی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ ہیرج یعنی دھات گرنے سے جنمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلا فی شیشی تین روپے گولی فی شیشی ... عدد ...

عرق کافور سعفیہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس سعفیہ سے بہت ... ٭ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے ... کا غذ میں لکھا ہے ... سعفیہ ... علاوہ ...

اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں سے کسی نے کیا کہ دماغ میں ترش ہے۔ دوائی مشک کرانا ہے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈالکر ... بہاں کسی انجن ... دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ ... خارش ... پڑوال ... زخم وغیرہ قیمت فی تولہ ... سعفیہ ... سیاہ ...

کوشتہ فولادی رس

معجون قوتباہ و عوارض ذیل کے لیے ازبس مفید ہے جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان کمزوری دماغ سستی ... جو لوگ خلاف قدرت ... اپنے ہیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ... روپیہ

ضعف جگر یہ شربت دوائی ضعف جگر کو جسکی ... دل کی دھڑکن سانس ... ٹانگوں کا ... چہرہ وغیرہ ... ۷ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ دو روپیہ۔

نارو کی دوا ۔ ۳ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے۔ نارو خواہ کسی قدر ... گیا ہو۔ قیمت فی بکس ...

سوزاک کی دوا ۔ سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ...

سوزاک آتشک کی دوا ۔ جو ... کے لیے فائدہ بخش دوا ... ہے۔ فی ڈبی ...

آتشک کی گولیاں ... لینے سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک بہت جلد ... ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی ...

... ضعف ہاضمہ ترش آروغی۔ امتلا معدہ ... نفخ شکم خراک نہ ... کتنی مدت کے ... کافی ہے۔ فی ڈبی ...

لیف کی گولیاں ... کامل آرام دینے والی فی بکس ... تو یا ... تین ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ فی ... درخواستیں تبدیل پتہ ... المشتہر ...

بابو چند صاحبان کے نام نامی جنکے پتہ ہزارہا سندات میں ... مفید بلکہ اکسیر ہونے کی ...

... حسین خاں صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... کالج لاہور ...

راولپنڈی

یتیم خانہ بریلی ... چتری پاٹ شالا ... کنیا ... سنگھ صاحب۔ اور اسی تاریخ ... طرف سے آریہ کنیا پاٹ شالا کے ماسٹر ... تفصیل ذیل انعام دیا گیا۔ لالہ سکھرام داس ... ایک تھان ململ۔ لالہ سکھدیال ... روپیہ نقد۔ لالہ دنی چند ... روپیہ نقد۔ لالہ رام چند ... روپیہ نقد۔

—— مہاشہ یگ دت شرما پر بندہ کرتا دیک ... تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی صاحب پنڈت رتن ناتھ جی سابق برانچ پوسٹماسٹر سری نگر کشمیر کا ہمکو پتہ دیوے تو ... اس صاحب کا ... دیگا۔

اشتہارات ... پانچ ہزار

... ثابت کردے ... یا جاویگا ...

ضرورت

جمنا پرشاد آریہ سکول لودھیانہ کے ایک جونیئر انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۹۴ء مطابق ۲۴ ہاڑ سمت ۱۹۵۱ بکرمی روز جمعہ | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

اپدیش

سत्येन लभ्यस्तप
सा ह्येष आत्मा सम
म्यग्ज्ञानेन ब्रह्म
चर्येण नित्यम्।
अन्तःशरीरे ज्योतिर्म
यो हि शुभ्रो यं पश्य
न्ति यतयः क्षीणदो
षाः॥

"جس پرماتما کو اودیادی کلیشوں سے رہت یتی جن دھیان سے دیکھتے ہیں وہ ہردیاکاش ہیں۔ جیوتی سوروپ نرمل لوگیوں سمے لیئے پرتیکش (یہہ آتما) نتیہ کے ست۔ تپ۔ یتھارتھہ گیان اور برہمچریہ کے سیون سے پراپت ہونے لوگیہ ہے۔" جس جیوتی کی تلاش میں منشیہ جنگل اور بیابان۔ کاشی اور متھرا بستی اور شیش محل چھان مارتا ہے۔ جسکے ملنے کی ابھلاشا میں سرت لوک کا پتھک (مسافر سنسار

کی منوہرتے منوہر اور پیاری سی پیاری خواہش پر لات مار کر دیاکل رہتا ہے۔ اُس پرماتما کا لوازم ستھان یدی ہردیاکاش نشچت ہو جاوے۔ تو سالنارک پرانی کب ویرتھہ پریٹن کر تھکا گنوا سکتا ہے۔ سنسار میں مت متانتروں کے جھگڑے باہری اڈمبروں کا راجیہ اور مردم پرستی کی بنیاد کیول یہی اودیا ہے۔ جسکے اندھکار میں پھنسکر منشیہ اپنے اندر جیوتی کے موجود ہوتے ہوئے بھی اندھوں کی طرح باہر ہاتھہ پیر مارتا پھرتا ہے اسلیئے وید میں لکھا ہے۔ "وہ (سب سنسار کو) حرکت دیتا ہے۔ اور خود چلایمان نہیں ہوتا۔ وہ (مورکھوں سے) دور ہے) وہ (ودوانوں کے) سمیپ ہے۔ وہی سب کے اندر اور وہی سب کے باہر ہے" پرم جیوتی ہردیاکاش کے اندر براجمان ہے! پھر کیوں منش ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے؟ پرایک چیز سادھن سے سدھ ہوتی ہے۔ پرم جیوتی کے ملنے کے بھی سادھن ہیں۔ انکی جو پرانی سیوا نہیں کرتا۔ اسکی کبھی بھی پرم پرش تک گمیتا (پہونچ) نہیں ہوسکتی۔ وہ سادھن کون سے ہیں۔؟ اس پرشن کا اُتر وہی پرش دیسکتے ہیں جنہوں نے خود سادھنوں دوارا پرم جیوتی کے درشن کیئے ہیں۔ ایسے اودیادی کلیشوں سے رہت یتی جن کہنے کا ادہکار رکھتے ہیں کہ انہوں نے پربرہم کو ساکشات کر لیا ہے۔ اور اس لیئے انکی شکشا پر عمل کرنا مکتی مارگ کا پرتھم پایہ ہوگی رشی ہمیں کیا سکشا دیتے ہیں؟ آؤ ہم سب دھیان لگا کر سنیں۔ امرت پترو اسست۔ تپ یتھارتھہ گیان اور برہمچریہ کے نتیہ سیون سے ہی جیوتی سوروپ پراپت ہونیکے لوگیہ ہے۔

ست کہتے ہیں وجود کو۔ جب تک کہ منشیہ کے من بچن اور کرم یہہ نہیں کہتے ہے۔ کہ وہ ہرایک پدارتھہ کو جیوں کا تیوں سمجھنے کی ابھلاشا رکھتا ہے۔ تب تک وہ خود وجود کی دنیا سے علیحدہ ہے۔ ہوائی لستی میں ایسے پرش کا نواش سمجھنا چاہیئے۔ پس کیونکر ایسا پرش آگے بڑہ سکتا ہے۔ ہاتھہ پر ہاتھہ ٹیکے ہوئے اپنے نیئو خیالی حرکت پیدا کرنیوالا متوالا کب کوئی نتیجہ حاصل کر سکتا ہے۔ جب تک زمین پر سر نہیں پڑتا ہے آگے چلنا ناممکن ہے۔ لوگ ستیہ کی پیروی کرتے ہوئے یہاں سے بہرجاتے ہیں۔ لیکن رشی راج اسکو مکتی مارگ کا پہلا سادہارن سادھن بتلاتے ہیں۔ کنتو یدی ستیہ کا سچا ایمان کیا جاوے تب بھی کچھہ بیجا نہیں ہے۔ کیونکہ مکتی کے محل کی بنیاد ہی ستیہ ہے۔ اور کوئی بھی گھر مضبوط بنیاد کے بغیر قایم نہیں رہسکتا۔

ست اور ہتات وجود کو ہی کہیہ جب سمجھہ لیا تو پھر تپ شروع ہوگا۔ تپ کہتے ہیں انوشٹھان کو لیکن جب تک ست اور اسستیہ کا نرنے کر کے ستیہ کو گرہن نہ کر لیا ہو۔ تب تک انوشٹھان پر بھی کیا بھروسہ ہو سکتا ہے۔ انوشٹھان اپنا پھل دے بنا رہ نہیں سکتے۔ پھر یدی اودیا میں پڑکر انرت (غلط) انوشٹھان کر بیٹھے۔ تو مکتی مارگ سے علیحدگی ہی علیحدگی ہوتی جاویگی۔

انوشٹھان کرتے کرتے ہرایک ستیہ (یعنی وجود) کے نسبت تجربہ بڑھیگا۔ پہلے تو کیول ایک وجود کو محسوس ہی کیا تھا ستیہ کی اوستھا میں کیول کسی موجودگی معلوم ہوتی تھی۔ اور یہہ سمجھہ کر انوشٹھان کیئے تھے۔ لیکن انوشٹھان سے اس محسوس کیئے ہوئے

وجود کا گیان بڑھنا آرمبھ ہوا۔ اب بیدار تھ گیان کا سمے آیا۔

جب پدارتھ گیان سے ہردا سوچھ اور اُجل ہوگیا۔ تب پرم دھام پہونچنے کا گُر ہاتھ آیا پتہ معلوم ہوا۔ کہ برھمچریہ ہی دیرج اور پراکرم ہے یہ، دربار تک پہونچنے کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اسوقت ٹھیک طور پر نشچے ہوگیا۔ کہ آنند سانسار پدارتھوں کے بھوگ میں نہیں بلکہ رکشا کئے ہوئے ویرج میں ہے۔ پرنتو اندریوں اور من سب کو بشی بھوت کرنیکا سامرتھ حاصل کرلیتا ہے۔ لیکن جہاں ان چاروں سادھنوں کو سلسلے وار سمجھنے کی ضرورت ہے۔ وہاں انکا سیون نشچے کرنا ٹھیک ہے۔ کیونکہ ایک کو دوسرے کی سہایتا سے بل ملتا ہے۔ سنسار ساگر کے مسافرو! پرکاش تمہارے اندر ہے۔ اسکے انوبھو کرنے تتھا اسکو اپنے لئے ساکشات کرنے کی کل شکتیاں بھی تمہارے انگ سنگ ہیں۔ پھر کیسے مورکھ تم ہو۔ کہ اندھکار میں گھبرائے ہوئے ویاکل گھومتے ہو۔ ! آؤ آتم دان کے ادھکاریو! پتا تمہیں سوچھ اور پوتر کرنے یعنی جیون مان اور نرمل بنانے کے لئے تیار ہیں۔ کمی کیول کانگ دما لنک تتھا آتمک برھمچریہ کی ہے۔ کیا تم اس کمی کو پورا کروگے؟

ایڈیٹوریل نوٹس

منشیہ ماتر کا اتم اُدیش کیا ہے؟ من بچن اور کرم دوارا سپشٹ پرتیت ہورہا ہے۔ کہ پرم شانتی کا بھو کہا ہو جب کبھی کشٹ اور کلیش کا انوبھو ہوگئے ہوگئے تھوڑی سی بھی شانتی کا درشن ماتر کرلیتا ہے۔ کیسے آنند میں مگن ہوتا ہے کنتو شانتی کا سادھن کیا ہے۔ اور اسکا دھام کونسا ہے؟

پرماتما شانتی دھام ہیں اُنکے سمیپ پہونچنا اور اُنکے اندر بچنا ہی منشیہ ماتر کا اتم اُدیش ہے۔ اور سادھن وید مارگ ہے۔ وید گیان دوارا ہی شانتی دھام تک رسائی ہوسکتی ہے۔ پیر مددیتے یدی پرماتما ہر جگہ موجود نہ ہوتا ہاتھ مددیتے یدی وہ ہاتھوں سے گرہن کیا جاسکتا۔ آنکھیں مدد دیتیں یدی وہ دیکھا جاسکتا۔ انیہ اندریاں مدد دیتیں۔ یدی وہ کسی اندریہ کا بھی گمیہ ہوتا من کی شرن ہم لیتے۔ یدی من کی اُس تک پہونچ ہوتی یہ سب برھم کے نروپن میں اسمرتھ ہیں۔ ہاں کسی منزل تک یہ سادھن ہیں اور اسلئے اپنے اتنا ہی کام لینا چاہیئے پھر کس طرح برھم کے پاس پہونچیں۔؟ وید گیان کی شرن پکڑ کر اور اُس تک پہونچیگا۔ کون؟ جیو آتما جسکا یہ ادھکار ہے۔

وید پرچار فنڈ کے لئے لاہور میں کام ہونا آرمبھ ہوگیا ہے۔ وہاں کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تینتیس سو روپیہ کے قریب دان اب تک لکھا جاچکا ہے۔ اور کچھ رقمیں وصول بھی ہوچلی ہیں۔ پنجاب کے آریہ سجنوں نے بھی وید پرچار فنڈ کی ضرورت کو محسوس کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں تحریک کرنا شروع کردیا ہے۔ انہیں گیان سند یہ ہے کہ آریہ سماج کی بنیاد ویدوں پر ہے لیکن صدیوں کی سستی اور آلسیہ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وید روپی سوریہ کے آگے اگیان کے سیاہ بادل کام اور کرودھ موہ اور لوبھ آدی کے دل لیکر آن کھڑے ہوئے وید کا گیان ببرت پرتیت ہونے لگ گیا۔ سائین اور ہیدر آدی اسی اندھکار آبرت سمے کی پیدائش تھی انہوں نے وید ارتھوں پر سوار تھ کی سیاہ چادر چڑھا دی۔ لوگوں کی نظروں سے گیان کا پرکاش غائب ہوگیا۔ صدیوں تک ایسا ہی حال رہا۔ لوگ اندھکار میں جیون بتیت کرتے رہے۔ اور اس اوستھا میں ایسے لپٹے کہ پرکاش کی ضرورت تک بھول گئے

انگریزوں کا راجیہ آیا۔ پرکاش کی ضرورت کو انہی ہمیں جتلایا۔ ہم انکے ست کے جگنو کی جگمگاہٹ کے پیچھے دوڑ پڑے۔ پھر تو کیا تھا۔ تو میرے آگے میں تیر آگے۔ جیسے دیکھو انجن کے شرن پکڑنے کے لئے بھاگا جاتا ہے۔ جگت بھیڑیا دھسان ہے۔ جب ایک طرف چل پڑا تو روک کون سکتا ہے۔ سینکڑوں گزر گئے۔ بار ہا آوازیں ہندیوں کو انکے آنے والی بپت کی خبر دینے والی موجود ہوئیں۔ لیکن وہاں سنتا کون تھا۔ کیا نقار خانے میں طوطی کی آواز کبھی کسی نے سُنی ہے؟

لیکن ۵۰ سال گزرے ہردوار کی پوتر بھومی سے ایک سنگھ ناد اُٹھا۔ پہاڑیوں اور جنگلوں بیابانوں اور بستیوں میں گونج اُٹھا۔ بھیڑیا دھسان خلقت بھی گھبرا گئی۔ قدم جہاں تھا وہاں کا وہیں رہا گمبھیر شبدوں میں رشی کی گونجتی ہوئی آواز نے کہا "کہاں جاتے ہو۔ ابھاگی رشی سنتان جگنو کی جگمگاہٹ کے پیچھے مت جاؤ۔ ورنہ تمہیں منجدھار میں غوطہ ملیگا ادھر دیکھو وید روپی سوریہ پرسے اندھیرا میں دور کرتا ہوں۔ کیا تم نہیں مانتے؟" بھیڑیا دھسان خلقت حیران کہ معاملہ کیا ہے۔ کیول شبد ہی شبد ہیں۔ پھر اُدھر اس سا چہا چلاکہ رشی نے ٹرسے ہم اور پورشارتھ سے سائین مہیدہر کی پہنائی ہوئی چادر کو وید ماتا کے چہرے سے اُتار دیا۔ پھر تو پرکاش کی سیما نہ رہی۔! اندھکار بھاگ چلا۔ بھارت نواسی سمجھ گئے جگنو کا پیچھا کرنا چھوڑا۔ رشی چلا گیا۔ ہنوز سیاہ بادلوں کے پورے دل کو کاٹ نہ سکا تھا۔

رشی سنتان! کیا تم رشی دا کیہ کی پیروی نہ کروگے؟ تو پھر تمہارا بچاؤ کس طرح ہوگا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ویدوں کے پرچار کو لاپرواہی سے دیکھتے ہوکر اسکے نتیجہ

مین نہ کرتے ہوئے تم نے اسپیہ کنشٹی ادہیائے رشی جو تمہیں سمجھا گیا تھا۔ اسے کیوں بھولا دیا۔ پیشین کرنا کیا تھا اور تم بہنیں کن کاموں میں لگ گئے۔ اودیڈ کا پرچار جب تک نہ ہوگا۔ تب تک مت متانتروں کے جھگڑو تمہیں موہت کرتے رہینگے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اور اسکے رفع کرنے کے لیئے وید پرچار فنڈ کے کھولے جانے کی سفارش کی ہے۔ پنجاب کے آریہ سماج صاف لفظوں میں اپنی رائیں پرکاشت کر رہے ہیں اس فنڈ سے کیا کام ہوگا۔ ۹ ویدونکا پرچار ہوگا جسکے لیئے ہر ایک جائز طریقہ استعمال میں لایا جاویگا۔

اودیشک فنڈ مستقل قایم کیا جائیگا۔ اودیشکوں کی تعداد اور تنخواہوں میں ابزادی ہوگی۔ تاکہ لائق گرہستہ اور دھارمک اوپدیشک ملسکیں۔

ویدوں کی تعلیم اور وید وتا اوپدیشک پیدا کرنیکا بندوبست ہوگا۔

وید اور ویدانگوں کا ہر اعالیشان لیتکالے کھولا جاویگا۔ ویدک لٹریچر کم قیمت پر پھیلایا جاویگا۔ کالجوں اور سکولوں کے ودیارتھیوں کے لیئے وید دھرم کی شکشا کا خاص پربندھ کیا جاویگا۔

آریہ برشو امہرشی دیانند کا کیا ہوا کام ادھورا پڑا ہے۔ وید بہاشیہ کیا مکمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ آرش گرنتھوں کے ترجمے ہر ایک دیش بہاشا میں شائع کرنا۔ کیا ضروری نہیں ہے۔ ۹ اور سب سے بڑھکر ویدوں کا گیان ہر جگہ اور ہر شخص تک پہنچانا کیا تمہارا فرض نہیں ہے۔ ۹ اگر یہ سب تمہارے کرتیہ ہیں۔ تو پھر آلسیہ کا کیا کام۔ اُٹھو! پرتگیا کرو! دھرم کاریہ میں پرمیشر کے پرنا تماسو ہمتا ہیک

ہوتے ہیں۔!

لالہ لاجپت رائے نے ہمارے نام جو کھُلی چھٹی لکھی تھی۔ اُنہیں بڑا بھاری دوش جو ہمارے گلے مڑھا تھا یہ تھا۔ کہ ہمنے دو تاریں کلکتے کے۔ پروفیسروں کو بھیجیں جنہیں کالج کی بد انتظامی وغیرہ کا ذکر کر۔ عداوت کی دھمکی دیکر انہیں لاہور آنے سے روکا۔ ہم نے اسکی تردید کی۔ لالہ لاجپت رائے جی کی سیوا میں پتر بھیجا۔ لالہ لاجپت رائے نے جواباً لکھا کہ وے ہمارا خط بھارت سدھار کی آئندہ اشاعت میں درج ہونے کے لیئے بھیجدینگے۔ لیکن اپنے الفاظ کو واپس لینے سے

ع سوال دیگر جواب دیگر کی اوٹ میں ٹال دیا۔

بھارت سدھار کی آئندہ اشاعت سے تو نہ معلوم کیا مراد تھی کہ اب تک اسمیں ہمارا خط ہی شایع نہیں ہوا۔ لیکن ہمیں اب علاوہ اخباروں کے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہفتہ سے زیادہ کا عرصہ گزرا کہ لالہ لاجپت رائے نے تاریں دینے والے کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور اسکے بھیجے ہوئے اور تار بھی پکڑ گئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اپنے دوستوں کے پاس انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ وے ہماری نسبت ظاہر کیئے ہوئے اُن الفاظ کو جو انہوں نے متنازعہ تار کی بنیاد پر لکھے تھے۔ اب تک تیار نہیں ہیں۔

شاباش! لالہ لاجپت رائے صاحب! اپنی پارٹی کے لیئے قربانی ہو تو ایسی۔ اسوامی بھگتی ہو تو ایسی!

ہمعصر پنجاب پبلسٹی سرونٹ نے ظاہر کیا ہے کہ اناطلی سماج (جسکے لالہ لاجپت رائے پریزیڈنٹ ہیں) کی ویدی پر سے اودیش دیتے ہوئے اس سماج کے ایک، اودیشک نے کہا کہ مصلحت کے لیئے جھوٹھ بولنا بھی روا ہے۔ یہی تو سعدی شیرازی بھی فرما گئے ہیں۔ ع دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ ہمیں کبھی بھی یقین نہ آتا۔ کہ ایک ایسے سماج میں جو ویدوں کی پیروی کا اقرار کرتا ہے۔ ایسے خیالات ظاہر کیئے گئے ہوں۔ لیکن اس سماج کے پردھان مہاشہ کا عمل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ دروغ مصلحت آمیز اس سماج کی رائے میں دوشت کرم نہیں ہے۔

ہمعصر فیروز پور آریہ گزٹ نے ہمارے اس مضمون پر ریویو کرتے ہوئے جو ہم نے لالہ لاجپت رائے کے جواب میں لکھا تھا۔ اپنی قربانی کے بہت سے راگ گائے ہیں۔ ہر ایک واقعہ کی یادداشت میں آپکے فرض بنے انہیں پورا سے زیادہ مدد دی ہے۔ لیکن افسوس کہ چودہ پور والا سا۔ روپیہ کا نقد انقد جہرہ شاہی انعام اُنہیں یاد نہ رہا۔ لیکن ہاں ہم بھول گئے۔ وہ تو بالائی آمدنی تھی یاد کیسے رہتی۔

اس پتر نے جب سے جنم لیا ہے۔ تب سے ہی ستریوں کا ہمدرد رہا ہے۔ ستری شکشا اور استریوں کے ادھکار کے لیئے جتنا یتن پرچارک نے کیا ہے۔ اسکے لیئے ہم کیول اتنا ہی کہینگے۔ کہ گزشتہ پانچ سالوں کا سامانجک اتہاس ملاحظہ فرمائیے۔ لیکن کچھ عرصہ سے ہم اپنا فرض پورے طور سے ادا نہیں کر سکے۔ بہت سا حصہ پرچارک کا مروج کے ہی حصے آ رہا۔ اور اگر ایسی ہی حالت جاری رہی تو شاید کچھ عرصہ تک ہم بھی ستریوں کے حقوق اور انکے لیئے کوشش کرنے کو بھول جاویں اسلیئے ہم نے وچار کیا ہے۔ کہ کوئی خاص حصہ اخبار کا ستریوں کے متعلق مخصوص کیا جاوے۔ ہم اس تجویز میں لالہ دیوراج جی سے بات چیت کر رہے ہیں۔ اور اگر انہوں اس حصہ کی ایڈیٹری اپنے ذمہ لے لی۔ تو ہمارے ناظرین عنقریب چار صفحوں میں ستری شکشا اور ستریوں کے ادھکار کی متعلق مضامین اور خبریں علیحدہ پڑھا کرینگے۔ ستریوں کے ادھکار کے لیئے لالہ دیوراج جی سے بڑھکر کوئی کیل مل نہیں سکتا۔ جو شخص دن بھر استریوں اور لڑکیوں کی بہتری کے سامان سوچتا رہتا ہو۔ جسے خواب میں بھی کنڈر گارٹن سسٹم پر نکتا دینے کے نئے سے نئے اصول ہی سوجھتے ہوں۔ جسے ایک ننھی لڑکی کنیا پاٹھ شالا میں داخل کرنے سے وہ خوشی حاصل ہو جو رشیوں کو ایک سوتر کا ایک بے ضروری پدکم کرنے سے ہوا کرتی تھی۔ غرضیکہ جسکا تن من اور دھن استری جاتی کے سدھار پر نیوچھاور ہو۔ اُس سے بڑھکر اودیشیکا کا ہو سکیگا ہم کہاں ڈھونڈتے جائیں۔ ان مجوزہ چار صفحوں کی سرخی بھی بے اختیار قلم سے نکل گئی۔ اس حصہ اخبار کا نام اودیشیکا ہوگا۔

لوکل

جلسہ تقسیم انعام آریہ کنیا پاٹ شالا جالندھر

اس تقسیم انعام کے جلسے پر لاہور سے ودیا رتی گن بڑے اشتیاق سے شامل ہونے آئے تھے۔ برشا سے کسی قدر بے لطفی ہونے کی امید تھی۔ لیکن جہاں پریم اور پرشارتھ سے کام کرنے والے ہوں۔ وہاں کامیابی ہاتھ باندھے روبرو کھڑی رہتی ہے۔ سینیچر ۳۔ جون کی مجھکو آریہ کنیا پاٹ شالا مندر میں پاٹ شالا کی کنیاؤں اور انکی چھوٹی چھوٹے بچوں کا پریتی بھوجن تھا۔ لالہ دیوراج جی منیجر جلسے نے پتریاں تیار دت سینہ کرتی ہیں۔ اس پریتی بھوجن کے منتظم تھے۔ ادھیاپک ادھیاپکائیں بھی شامل تھے۔ بڑا آنند رہا۔ پتریوں نے سویم (خود) ہی ہون یگیہ کیا۔ بھجن گائے۔ اسکے بعد برشا کا زور پھر آن پڑا۔ سماج مندر میں پانی کھڑا ہو گیا۔ شام کو ستریوں کو ودیارتھ ودیا کے چٹکلے دکھانے کے لیے پروفیسر رُچی رام ساہنی ایم اے طیاری کر کے آئے تھے۔ لالہ منشی رام کے مکان میں انتظام کیا گیا۔ قریباً ڈھائی سو دیویاں معہ اپنی لڑکیوں کے اپستھت تھیں۔ سات آٹھ عیسائی لیڈیاں بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ ٹیلیفون اور بجلی کے چمتکار بہت سے دکھلائے گئے۔ اور ساتھ ساتھ ہمارے لائق اور ہوشیار دوست پروفیسر رچی رام کا آریہ بھاشا میں مطلب سمجھانا اور جادوگروں کی چالاکیوں سے اپنی بہنوں کو خبردار کرنا بڑا اچھا اثر پیدا کر رہا تھا۔ رات کو پرشوں کے لیے عام جلسے میں سائنس کے تجربوں کا نوٹس تھا۔ لیکن سیگمنڈل نے اجازت نہ دی۔ کہ پرتجیا پورن کیا جاوے۔ رات کو خوب بارش ہوئی۔ یکم جون کی صبح کو بھی بارش ہو رہی تھی۔ اسلیے تقسیم انعام کا جلسہ لالہ منشی رام کے مکان پر کیا گیا۔ بڑے کمرے میں پاٹشالا کی کنیائیں اپنی اپنی جماعت کی رنگدار چنیاں اوڑھے بیٹھی تھیں منہ کے کھلے ہوئے چہرے دیکھ کر اور انکی میٹھی آواز بھری کیرتن اور وید گائن میں گن دیکھکر بڑا سے بڑا استری شکشا کا ویری بھی ایک مرتبہ تو اپنے کیے پر اوشیہ شرمندہ ہوتا پہلے پتریوں نے بھجن گائے۔ اور وید منتروں کا اچارن کیا جسکے بعد سرو سمتی سے رائے بہادر بولہول جی پنشنر سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کلکٹر میر مجلس برائے تقسیم انعام مقرر ہوئے اسکے بعد منیجر پاٹشالہ نے (جسکے روم روم سے ستری شکشا کی دھن نکلتی ہے) پاٹشالا کی سالانہ رپورٹ سنائی جس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پاٹشالا جسکا ماہوار خرچ قریباً پچاس اور ساٹھ روپیہ کے درمیان ہے۔ بڑی اوتمتا سے اپنا کام کر رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی جتلایا گیا۔ کہ کنیا مہاودیالہ کے لیے جو دھن آتا ہے۔ وہ علیحدہ جمع ہے۔ اسمیں سے ایک کوڑی بھی کبھی خرچ نہیں ہوئی۔ پاٹشالا کا کل خرچ لوکل ممبران کے ذمہ ہے۔ البتہ پانچ یا چھ روپیہ ماہوار کے باہر سے بھی مدد ملتی ہے۔ رپورٹ عنقریب شائع ہونیوالی ہے۔ اسوقت ہمارے ناظرین کو بھی وستار پوربک حال اس انسٹیٹیوشن کا معلوم ہو جاویگا۔ رپورٹ کے خاتمہ پر میر مجلس صاحب نے جو ایک بزرگ تعلیم یافتہ ہیں بڑی گمبھیر تقریر کی۔ انہوں نے ستری شکشا کا اتہاس شروع سے کہہ سنایا۔ انہوں نے بتلایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ لوگ اپنی بہنوں اور پتریوں کو پاٹشالا میں شکشا کے لیے بھیجنا معیوب سمجھتے تھے۔ اور آج کیسا منوہر سمہ ہے کہ ہم اپنی پتریوں کو انعام تقسیم کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ میر مجلس نے فرمایا کہ ہم پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ ملک کی حالت اگر درست کرنا چاہتے ہو تو اپنی پتریوں کو ودوشی بناؤ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کہاں تک اور کس طرح پڑھاؤ۔ لیکن کم از کم اسقدر شکشا ہر ایک بھارت پتری کو ہونی چاہیے کہ اپنی دھرم پستکیں پڑھ سکے۔ اور انپر وچار کر سکے۔ ایسی ستری پتی کے گھر جا کر اپنے بچوں کو عمدہ تعلیم دیگی۔ بنا ماتا کے بچوں کی تعلیم مکمل نہیں ہو سکتی۔ صاحب میر مجلس نے جالندھر آریہ سماج کی ممبر تھی انکے مہاودیالہ سمبندھی کام کے لیے پرشنسا کی اور فرمایا کہ اگر دس برسوں تک اسی طرح کام ہوتا رہا تو قوم کی حالت بہت کچھ درست ہو جائیگی۔ انہوں نے خاتمہ پر سناتن دھرم کو مخاطب کر کے اپیل کی۔ کہ اگر مقابلے کا شوق ہے تو ایسے کاموں میں مقابلہ کرنا چاہیے۔ رائے بہادر بولہول صاحب ہر ایک نیک کام سے پریتی رکھتے ہیں۔ انکی تقریر کے خاتمہ پر بڑے شوق سے اظہار خوشی سامعین نے کیا۔ اسکے بعد لالہ جمنا داس ہیڈ ماسٹر شاہدرہ سکول نے ایک ہمدردانہ مسدس ستری شکشا کی تائید میں پڑھا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ پتریوں کی بنائی ہوئی چیزیں بھی قریباً چودہ پندرہ روپیہ کی فروخت ہوئیں قمیص۔ کُرتیاں۔ کوٹ۔ پاجامے۔ چاندی کا کام۔ خوبصورت پنکھیاں۔ ٹوپیاں۔ کھلونے۔ غرضیکہ ہر قسم کی خوبصورت چیزیں موجود تھیں۔ جو زبان حال سے ثبوت دے رہی تھیں کہ اس شالہ میں تعلیم پا کر کنیائیں گرہ کارج کے لیے خصوصاً بہت مفید ہو سکینگی۔ شام کی کارروائی ہون سے شروع ہوئی بھجنوں کے بعد ایڈیٹر اخبار ہذا نے ایشور سپارتھنا کے بعد ایک اپدیش دیا جسمیں پرماتما پراپتی کے سادھن بتلائے۔ اسکے بعد لالہ آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان ستری شکشا پر ہوا جسمیں فاضل لکچرار نے پرمان دیکر اور درشٹانت سے ثابت کیا کہ پرش سدہی کل درست نہیں ہوتی۔ جب تک استری روپی منیجر سو شکشت نہ ہو۔ حاضری ۳۰۰ اور ۴۰۰ کے درمیان تھی۔ منگل دوپہر کو لالہ رام کرشن جی اور رائیزادہ بھگت رام جی کے پورشارتھ سے سماج مندر کا صحن مٹی وغیرہ ڈلوا کر درست کیا گیا۔ کالج کے پورشارتھی ودیارتھیوں نے ایک ٹم میں اپنا شیڈ سماج مندر کے برآمدے کے پاس کھڑا کر لیا۔ آٹھ بجے سے ۹ بجے تک میجک لینٹرن (جادو کی لالٹین) دکھائی گئی۔ اسکے بعد شیکسپیئر انگلستان کے کوی کے مشہور ناٹک ڈسمر نائیٹز ڈریم کے چند حصوں کا تماشہ کالج کے ودیارتھیوں نے قریباً چار سو کے مجمع کو دکھایا۔ جالندھر پبلک کے لیے

ضلع منٹگمری میں ویدوکت بواہ

ہمارے ضلع میں بلونت سنگھ طالب علم ویدک کالج لاہور خلف الرشید چودھری ہری سنگھ صاحب کا بواہ اپنی اصلیت کے لحاظ سے پہلا بواہ ہے۔ ہمارے خیال میں اگر ایسا بواہ کے سنسکاروں کی مختصر کیفیت جو در اصل سچے اُتساہ کا ایک قابل دید نظارہ تھا۔ عام ناظرین اور آریہ پبلک کے روبرو بطور مثال پیش کیجائے۔ تو انکی عام تقلید سے ہماری ملکی دردشائیں اور سوشل خرابیاں بہت جلد خوشحالی اور فارغ البالی کے ساتھ مبدل ہو سکتی ہیں۔

شادی کی تاریخ ۲۰ - اپریل قرار پائی جس سے پندرہ بیس روز پہلے خطوط شادی آریہ سماجوں ویدک اپدیشکوں اور دیگر مہاشیوں کی سیوا میں بھیجے گئے - کہ وہ اپنی مبارک شرکت سے جلسہ کو رونق دیں - چنانچہ لاہور سے لالہ سیتا رام منیجر آریہ دھرم رکھشک و آریہ بھجن منڈلی لدھیانہ سے بنی بخش مشہور گویا - امرت سر سے لالہ آتمارام جی - بجنور - مراد آباد - نگینہ - دھام پور نجیب آباد - چاندپور - جس پور - سیوہارہ چاندوک - شیرکوٹ وغیرہ مقامات سے قریب کے آریہ بھائی اور پنڈت آریہ مُنی و سوامی برہمانند سرستی آریہ اپدیشک و نیز بہت سے دیگر اصحاب مہمان شریک جلسہ ہوئے -

۱۷ - تاریخ کی صبح کو ہون اور ایشور اپاسنا کے بعد بھجن منڈلی نے چند بھجن گائے - پھر لالہ آتمارام جی نے دھرم وشے پر ایک نہایت پُر اثر سرمن دیا - اور شام کو پرارتھنا اپاسنا کے ختم ہونے پر آپ ہی نے پورانی تعلیم پر ایک دلچسپ اور موثر تقریر کی - جسکے بعد سوامی برہمانند سرستی نے تعلیم نسوان پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔

۱۸ - تاریخ کی صبح کو پہلے ہون بعدہٗ بلونت سنگھ دولہا کا سرمن پھر پنڈت ہری شنکر اور ٹھاکر مہابیر سنگھ جی کے بھگتی اور دھرم وشے پر دلچسپ لکچر ہوئے - اور شام کو دولہا نے آریہ سماج کے اصولوں کی نہایت خوبی کے ساتھ ویاکھیا کی - جسکے بعد لالہ آتمارام جی نے ایشور پرارتھنا و اپاسنا اور سوامی برہمانند جی سرستی نے اہنسا کے لابھ درشائے -

۱۹ - تاریخ کی صبح کو دولہا کا ویدک طریقہ سے بڑے آنند کے ساتھ یگیوپویت سنسکار ہوا - جسپر ٹھاکر مہابیر سنگھ جی نے ایک پُر زور لکچر دیا - اور شام کے وقت دھرم چرچا کے علاوہ پنڈت آریہ مُنی جی نے اپنی مشہور فصاحت کے ساتھ مختلف سنسکاروں کی ویاکھیا کی اور سوامی برہمانند جی سرستی نے بال بواہ کی خوفناک نتائج بیان کیے۔

۲۰ - تاریخ کو برات مقام سیوتہ چودھری رنجیت سنگھ صاحب کے یہاں پہونچی اور اسی تاریخ کی رات میں ویدک طریقہ سے آریہ پنڈتوں نے بواہ سنسکار کرایا۔

ہم اس موقعہ پر چودھری رنجیت سنگھ صاحب کی دڑھتا اور اُتساہ کی تعریف کیئے بغیر نہیں رہ سکتے - کہ ہرچند پوپ پنڈتوں نے پوپ لیلا کے جال پھیلائے - اور دباؤ ڈالے لیکن آپنے ویدک فضیلت کے مقابل اُن کے ہتھکنڈوں اور لعن طعن کی کچھ بھی پرواہ نہ کی - اور شروع سے اخیر تک نہایت دلچسپی اور مستعدی کے ساتھ ویدک حکم کی تعمیل کیلئے تیار رہے -

اس مبارک اور خوشی کے موقعہ پر چودھری ہری سنگھ جی نے بواہ سنسکار کی ساہتی اپنی عالی ہمتی اور دریا دلی سے مبلغ آٹھ سو روپیہ دھرمارتھ دان دیئے - جنکی تفصیل عقب سے چھپ جائیگی - اور چونکہ اس رقم سے کسی نہایت ضروری پبلک خدمت کو مدد دینا مقصود ہے جسکا مناسب تصفیہ اسی وقت نہیں ہو سکتا تھا اسلیئے تا انفصال آمائے کُل روپیہ ساہو شیام سندر صاحب رئیس مراد آباد کے پاس بطور امانت جمع کر دیا گیا۔

ہم اسجگہ یہہ دلچسپ واقعہ بھی فروگذاشت کرنا نہیں چاہتے - کہ ایک پورانک پنڈت صاحب جنکو اپنی سنسکرت ودیا اور پوپ لیلا پر بڑا ناز اور بھروسہ تھا مدعو کیئے گئے تھے - شروع شروع میں تو ویدک سنسکار کی سادگی خبر نے آپکی طبیعت کی بے چینی کو زیادہ نہ بڑھنے دیا - لیکن جب کُل دان صرف آریہ دھرم ہی کی اُنتی کے لیئے دیا جانا معلوم ہوا - دل میں حسد کی آگ بھڑک اُٹھی اور ۲۱ - تاریخ کی صبح کو شاستر ارتھ کے لیئے آمادہ ہو گئے - بہت دیر کی بیہودہ سرائی کے بعد شرادھ وشے پر مباحثہ ٹھہرا - اور پنڈت آریہ مُنی جی کے ساتھ کچھ عرصہ تک گفتگو بھی رہی - لیکن اخیر میں وہی مرغی کی ایک ٹانگ - جب کچھ جواب نہ بن پڑا تو مجبوراً گڑبڑ مچا کر اُٹھ کھڑے ہوئے -

اسکے بعد ٹھاکر مہابیر سنگھ نے مت متانتر اور پنڈت آریہ مُنی جی نے پورانک دھرم پر پُر جوش لکچر دیئے - جنکو سامعین نے نہایت توجہ اور خوش دلی کے ساتھ سُنا -

۲۲ - تاریخ کی صبح کو ایشور پرارتھنا اپاسنا سماپت ہونے پر آفتاب سنگھ و مہتاب سنگھ ودیارتھی اور دولہا کے ویاکھیان ہوئے - اور پھر سوامی برہمانند جی

نے بڑی محبت کے ساتھ دلی انتی کی تقریر بیان کیں۔ زاں بعد برات رخصت ہوئی۔ اس بیاہ میں شروع سے اخیر تک کسی قسم کی یوپ لیلا عملیں نہیں آئی۔ اور جملہ سامان برات کی آراستگی میں بھی اپنی قومی اصلاح کے قاعدوں کی پابندی ہر وقت پیش نظر رہی۔ اس لئے ہم نہایت صدق دل سے چودھری ہری سنگھ جی کو انکی اتساہ۔ درڑھتا اور جملہ ہمتی پر دھنباد دیتے ہیں اور ایشور پرماتما سے ملتجی ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ آپکے پورشارتھ کو بڑہاوے اور دولہا کو چرجیو رکھے۔ ہمکو یقین ہے کہ ہمارے کل آریہ بھائی آپکی تقلید سے رسومات قبیحہ کے انسداد اور سوشیل خرابیوں کے سدھار کے باعث ہونگے۔

راقم بش۔ س شرما

نسیتے

اخبار ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۷ جیٹھ سمت ورتمان میں لالہ چیتن آنند لیڈر ملتان باسی کے قلم سے نکلا ہوا مضمون دیکھنے میں آیا۔ جس کا ہیڈنگ (دھرتی کشماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔) سنوشاستر کا شلوک ہے۔ اسکے ارتھ انوسار اخیر پر انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ آریہ سماج و کالج کی جائیداد ہر دو پارٹیوں میں بحصہ مساوی تقسیم کیجاوے۔

یہہ جائیداد موروثی نہیں نہ تقسیم کا اختیار کسی کو ہے اور نہ کوئی پارٹی اپنے حسب خا اس سے مفاد اوٹھا سکتی ہے۔ اور نہ جائداد کا تنازعہ ہے۔

اصل تنازعہ صرف یہہ ہے کہ جس غرض کے واسطے پبلک نے یہہ روپیہ کالج کو دیا ہے کالج وہ غرض انکی پوری کرے۔ انتظام جائے جس پارٹی کا ہو۔

اس قسم مضمون بکرر غور فرماویں۔ کہ آپکے مضمون کے سرپہ جو منو جی کا بچن ہے اجازت دیتا ہے۔ کہ موجودہ ادھکاری سپاکھ کا وہ پورن کرینگے۔ کہ جو انکے نام سے وہ ہوتا ہے۔

منو مہاراج نے جو دس لکشن دھرم کے لکھے ہیں۔ ان سب کا مول ایک دیا ہے۔ اور یہہ ستوگن پرکرتی کا پھل ہے۔ اگر جن میں دیا نہیں ہے۔ تو چاہے کتنا ہی تپ کیا جاوے دھرم کا ایک لکشن بھی پورا نہیں ہوتا۔ اگر آپ کو مندرجہ بالا شلوک میں دیا کا شبہ نہیں دیا ہو تو جب غور سے دیکھو گے تو پرتیت ہو گا کہ ہر ایک لکشن میں دیا گھسی ہوئی ہے۔ یا یوں کہو کہ سب کا کارن دیا ہے۔

دھیرج۔ کشماں۔ چوری تیاگ۔ دم۔ پوترتا اندرہ نگرہ۔ بدہی۔ ستیہ۔ اکرودہ وغیرہ جسکے چت میں دیا نہیں۔ نہ دھیرج رکھہ سکتا ہے نہ کشماں کر سکتا ہے۔ نہ اس سے چوری تیاگ ہو سکتا ہے۔ (دوسرے کا حق غصب کرنا) نہ من کو روک سکتا ہے۔ نہ غصہ کو مار سکتا ہے جو جیبہ کی لذت کے واسطے ہنسا کرتا ہے وہ اندریوں کو بس میں کیونکر کر سکتا ہے۔ جو ہڈی۔ چرم۔ رودر۔ کہاتا ہے۔ وہ شوچ پوترتاں کیونکر ہو سکتا ہے۔ جو کبوتر۔ بکرہ تیتر وغیرہ کو مارنے میں گلانی نہیں کرتا وہ دوسروں کی ہانی کو بھی محسوس نہیں کر سکتا جو کہانڈ دینے کا وعدہ کرکے روپیہ لیکر باندھ دیتا ہے۔ وہ ستیہ کا لکشن کب جان سکتا ہے۔

بس ان منتوں میں یہہ دس لکشن دھرم کے نہیں گھٹ سکتے۔ جسکے من میں دیا نہیں اور ستوگن ہے۔

البتہ اس حالت میں جائیداد تقسیم ہو کر شانتی ہو سکتی تھی۔ جبکہ تنازعہ فیہ امر یہہ ہوتا۔ ایک پارٹی حلال کو پسند کرتی اور دوسری جھٹکہ باقی اغراض دونوں کے ایک ہوتے۔ سو ایسا نہیں ہے۔ پبلک نے یہہ روپیہ ویدک دھرم پرچار سنسکرت کی تعلیم اور سوامی جی مہاراج کے پرچار کا مشنو دیدہ و کت تیا دیا ہے اور ہر ایک دل میں یہہ درڑھ وشواس تھا کہ کالج میں ویدوں تک پڑھائی ہوگی۔ اور آریہ سنتان کی مفتوحات سے جو انگریزی کے باعث عام پر غالب ہو گئی ہے۔ نفرت دلائی جاویگی۔ یا یوں کہو کہ آریہ پبلک کا یہہ یقین تھا۔ کہ آپکی سنتان سدھر بنانے کے واسطے یہہ کالج ہے۔ نہ کہ یہاں اسمر بنائے جاوینگے۔ یونیورسٹی و گورنمنٹ کالج بھی موجود تھے۔ اور جو یہہ رائے دیگئی ہے کہ کالج کمیٹی میں بحصہ رسدی دونوں پارٹیوں کے ممبر شامل ہوا کریں۔ تو یہہ (وش) سے ملا ہوا امرت بھی تیاگ دینے کے قابل ہے۔

آپکا کرپا ابھلاشی
لاجپت رائے شرما چودھری

نقل رزولیوشن پاس شدہ انترنگ سبھا آریہ سماج سری گوبندپور منعقدہ ۱۳ جون ۱۸۹۴ء

(۱) لالہ بشنداس صاحب پردھان کی طرف سے تجویز دربارہ تحریک قائمی ایک ویدپرچارک فنڈ پیش ہوئی۔ اور منشی مکندرام جی نے تائید کی

سروسمتی سے نشچہ ہوا کہ شرمیتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا کیجاوے - کہ چونکہ آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ وید ودیا کے پرچار سے سنسار میں ستیہ دھرم پھیلانے کا ہے - اس لیئے یہہ آریہ سماج اچت سمجھتا ہے - کہ پرتی ندھی سبھا وید ویدانگ کے جاننے والے بنانے ویدک دھرم کا پرچار سودیش میں کرانے اور ویدک دھرم کو بذریعہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کے پھیلانے کے لیئے ایک وید پرچارک فنڈ کے واسطے تحریک کرے اور اس کے ذریعہ سے یہہ سب اغراض پورا کرنے کا یتن کرے - اس رزولیوشن کی نقل ست دھرم پرچارک آریہ دھرم رکھشک میں برائے اشاعت بھیجی جاوے - اور نیز تمام آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ بھی اس رزولیوشن کو پاس کر کے پرتی ندھی سبھا سے درخواست کریں - کہ بہت ہی جلد وید پرچارک فنڈ کے واسطے تحریک شروع کیجاوے -

(۲) تجویز لالہ بھولا رام جی آپ پردھان کہ جو شخص مانس بھکشن کو جائز اور وید انکول سمجھتا ہے - وہ میری رائے میں آریہ سماج کا ممبر نہیں رہ سکتا ہے - اور جس سماج میں ایسے لوگ ممبر و سبھاسد ہوں وہ آریہ سماج کہلانے کے مستحق نہیں ہے - بلکہ وہ مانس پرچارک سماج ہے - لالہ ... داس جی نے تائید کی اور جتلایا کہ اس سوفیہ پر مانس بھوجن وچار حصہ نمبر ۳ صفحہ ۱۳۶ خاص قابل غور ہے - جس سے آریہ سماج کے نام پر سخت دھبہ ہے -

بالاتفاق رائے پاس ہوا کہ جو شخص گوشت کھانا وید انکول اور جائز سمجھتا ہے - نہ وہ آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے - نہ وہ سماج آریہ سماج کہلا سکتا ہے - جسمیں مذکورہ صفت کے لوگ شامل ہوں - اس رزولیوشن کی ایک ایک نقل ست دھرم پرچارک آریہ دھرم رکھشک میں برائے اشاعت ارسال ہو -

آپکا
رنجیت رائے سکرٹری آریہ سماج سیر گوبند پور

آریہ سماج بیان پور

مہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک جی مہاراج نمستے - کرپا کر کے حسب ذیل رزولیوشن پاس کردہ آریہ سماج بیان پور اپنے اخبار میں شایع کر دیویں - مورخہ ۲۴ - جون ۱۹۲۶ء بحاضری ممبران انترنگ سبھا - لالہ بخشیش رام نے تجویز پیش کی کہ چونکہ مانس بھکشن آریہ سدھانت کے برخلاف ہونے سے مہاپاپ ہے - اسلیئے نہ کوئی پرش جو مانس بھکشن کو جائز سمجھتا ہے - آریہ سبھاسد ہو سکتا ہے - اور نہ وہ آریہ سماج جو ایسے پرش کو اپنے سماج میں رکھتی ہو - جائز آریہ سماج ہو سکتا ہے - لالہ متھرا رام نے تائید کی - اتفاق رائے سے پاس ہوا - کہ نہ مانس کو جائز بتلانے والا پرش آریہ سبھاسد اور نہ ایسی پرش کو شامل رکھنے والی آریہ سماج جائز آریہ سماج ہو سکتی ہے - ایسلیئے اس مضمون کی ایک ایک نقل آریہ اخبارات میں شایع کرائی جاوے - دوم لالہ متھرا رام نے تجویز پیش کی کہ چونکہ آریہ سماج کا مکھیہ دھرم ہے کہ سنسار میں ست دھرم پھیلانے کے لیئے وید ودیا کا پرچار کیا جاوے - اس لیئے یہہ ضروری ہے کہ شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا کیجائے - کہ اس کاریہ کو سمپورن کرنے کے لیئے وید رکشا اور ویدک سدھانت پر کاشت کیشکیں اتپن کرنے کے لیئے ایک وید پرچارک فنڈ کھولی جاوے - جس سے یہہ سب اغراض پورن ہو سکیں - لالہ بخشیش رام نے تائید کی - اتفاق رائے سے تجویز لالہ متھرا رام معروفہ بحرف پاس ہوئی -

(سوم) لالہ صاحب بخشیش رام نے تجویز پیش کی - کہ بذریعہ آریہ اخبارات جملہ سماجوں سے کی خدمت میں پرارتھنا کیجائے - کہ وہ بھی اس شبھ کاریہ کے لیئے شرمیتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں تحریک فرماویں - سرداہری سنگھ نے تائید کی اتفاق رائے سے تجویز پاس ہوئی -

آپکا داس
سادھو رام سکرٹری آریہ سماج بیان پور
ضلع گورداسپور

کارسپانڈنس

امرتسر

مہاشہ م - ل - شرما امرتسر سے لکھتے ہیں - کہ واقعہ ۲۸ - مارچ ۱۹۲۶ء کو حسب معمول آریہ سماج امرتسر میں سنڈے پرارتھنا او پاسنا ہوئی -

اول پنڈت دھرم چند صاحب پردھان آریہ سماج مذکور نے پرارتھنا کرائی جسمیں سب نے ملکر ایشور کی مہماں اور اسکے گنانوادکا چنتون کرتے ہوئے اس جو کچھ لابہہ نظر آرہے ہیں - وہ مثلاً اگر وہ منصف ہے اس خیال سے کہ تمام دنیوی انتظام انصاف سے ہو رہا ہے - تو ہم بھی اپنے چھوٹوں اور نیز بڑوں کے ساتھ انصاف کرنے کو مدنظر رکھ کر دیسا ہی اپنا آچرن بنادیں - اسکے انتظام کو نظر غور سے دیکھ کر جو چاند کے گھٹنے اور بڑھنے سردی اور گرمی کے آنے

اور طرح طرح کی معدنیات کے زمین میں بھرے ہوئے ہونے اور پھر اُنکو ایک قاعدے میں رکھنے سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اپنا ہی انتظام ہم درست رکھیں جو شاریرک اور آتمک اُنتی یعنے انہیں سے ہر ایک کے لیئے لازمی ہے۔ شاریرک انتظام رکھنے سے تندرست ہوتا ہے۔ اور اس تھوڑے سے اصول کی پابندی سے کُل دُنیاوی کاروبار نہایت کامیابی سے فتح ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آتمک اُنتی سے اتی شوچ اور نربل ہو کر راگ دویش سے نربھرانت ہو جاتا ہے۔ اور ایشور کی ستتیوں میں اپنی روحانی شکتی کو لگا دیتا ہے۔ اور اس طرح جو ایک نئی زندگی اسمیں آ جاتی ہے۔ اُس سے وہ دُنیاوی دُکھ اور سُکھ کو کچھ بھی خیال نہیں کرتا۔ اور اُسکو ایشور کے نیائے میں کچھ دُکھ پرتیت نہیں ہوتا ہے۔" اُنکا جیون کر دیا گیا سب لینے پر ہم آتما سے پیار تھا اور ادیا کی جتنی باتیں تھیں شامل تھیں۔ ازاں بعد بھجن ہوئے۔ لالہ لال چند صاحب نے ستار بجایا لالہ نند لال صاحب نے باجا اور سب نے ملکر بھجن گائے۔ اسکے بعد ماسٹر آتما رام صاحب سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک نہایت عُمدہ لکچر درباره عظمت پراچین آریہ ورت اور دیگر مغربی مورخین کی رائے کے دیا۔ آپنے فرمایا کہ زمانہ حال کے میڈیکل افسر جنہوں نے انگلستان میں بڑا ہی نام حاصل کیا ہے۔ اور بہت ہی ایجادوں کے موجد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کام میں جو ہر ایک میڈیکل افسر کے لیئے عُمدہ اور شریف کام ہے بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ اور بہت سے شخصوں کے خون بہائے ہیں جنہے صرف نسخوں کو آزمایا اور ہم نے اس کام میں بہت غلطیاں کی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ اسکا کیا انتظام ہے۔ آپنے فرمایا

کہ گرنتھ کرتا چرک دنتو سرت نے جو علم طب کی سنسکرت میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے لکھا ہے۔ کہ روحانی طاقت وہ ہے جس سے تمام دُکھ درد ہم سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ آپ نے انگریزی کتابوں سے جنمیں ٹوڈ صاحب کی تواریخ راجستھان بھی شامل تھی۔ اور دت کی ہسٹری سے ثابت کیا کہ ایک وقت میں یہہ بیچارا غریب آریہ ورت جسکی حالت زار پر ایک زمانہ رو رہا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے عروج پر تھا یہی نہیں بلکہ کُل دُنیا کا استاد یہی ہوا ہے۔ ایک انگریزی مورخ کی کتاب سے آپنے ایک پوئیٹری (Poetry) پڑھی اور سنائی جسکا مطلب یہہ تھا۔ کہ اے آریہ ورت تجھہ کو فخر ہو کہ تجھہ میں بڑے بڑے عالم اور دانا اور سائنس داں نواس کرتے تھے۔ آپنے ذکر کیا کہ چینی سیاح اپنے سفرنامے میں ذکر کرتا ہے۔ کہ میں جب سلوکس کے زمانہ میں یہاں پر آیا اور دیکھا کہ کسی کے مکان پر قفل نہیں لگایا جاتا ہے۔ کوئی تمسک لین دین کے معاملات میں نہیں لکھا جاتا تھا۔ سب زمیندار اپنا اپنا معاملہ زرعی بلا کسی درخواست کے خزانہ شاہی میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور سب ہی سچے اور نیک ہیں۔ کوئی شراب اور مانس نہیں کھاتا پیتا ہے۔ آپنے ایک مورخ انگریزی کی کتاب سے یہہ ثابت کیا۔ کہ یعنی کل ولایتیں آریہ ورت ہی کے باشندے راج کرتے تھے۔ آپنے پڑھ کر سنایا۔ کہ ایران اور غزنی وسکاٹ لینڈ و سوئٹزرلینڈ اور اسی طرح دیگر ممالک مغرب کے اصلی معنے کیا ہیں۔ اور مورخ نے صاف لکھا ہے۔ اور اُلٹ دکھلائی ہے کہ اس طرح یہہ نام تھے اور بگڑ کر اب اسکے یہہ نام ہو گئے ہیں۔ آپنے یہہ بھی ایک مورخ کی رائے سے

ظاہر کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ مسیح کوئی دُنیا میں ہوا ہی نہیں ہے۔ بلکہ کرشن ہی تھا جو کہ ہندوستان میں ہوا ہے۔ اور گیتا میں اگر دیکھا جاوے جو کہ کرشن نے بنائی ہے۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسکا سارا انجیل یہی ہے۔ کہا تھا گیا ہے۔ اچھے اچھے پادری یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ نے یہی سکھایا۔ اور انجیل کا ابھیرا بھی یہی ہے۔ کہ آتما کو بڑھایا جاوے۔ اور ایک دوسرے سے محبت سے برتا جاوے۔ چنانچہ اُسمیں لکھا ہے۔ کہ اپنے ہمسایوں سے محبت کرو اور اُنکے حقوق کی نگاہ رکھو۔ ایک مورخ کی کتاب سے یہہ بھی بتلایا کہ یہاں استریں راج کرتی تھیں۔ آپنے یہہ کہا کہ عیسیٰ کی نسبت کہتے ہیں کہ اُسکو جب پیدا ہوا تو چور دریا میں سے لے گئے تھے۔ کرشن کو دریا جمن سے پار لیگئے تھے۔ وہ دریا جمن ہی تھا۔ عیسیٰ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ کرشن کی موت بھی اسطرح درخت پر تیر کے لگنے سے ہوئی تھی۔ اُسکے شاگردوں یعنی جنکو کرشن نے تعلیم دی۔ جیسے گوالے کہے جاتے ہیں۔
غرضیکہ میرے بزرگ بھائی نے ایسا لکچر دیا تھا۔ کہ حرف بحرف لکھنے کے لائق ہے مگر بخوف طوالت میں نے یہاں پر صرف اشارہ مات ہی کیا ہے۔ اور میں تمرتا اور یک ماسٹر صاحب سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہم کو ایسے ایسے معلومات سے ہمارے خیالات کو بلند کرتے رہینگے۔ اخیر میں آپنے فرمایا کہ خیال کرنے کی بات ہے کہ دیگر ممالک کے لوگوں کی تو ہمارے بزرگوں کی عظمت اور بزرگی اور علمیت میں ایسی رائے ہو۔ اور ہم اُنکے پاک پوتستوں کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔ اور ہمیں

جھوٹھی حب الوطنی سے کچھہ نہیں ہو سکتا آپنے یہہ بھی فرمایا کہ اب ہمکو ویدک کالج لاہور سے کچھہ امید نہیں رہی ہے۔ کہ وہاں سے وید کا پرچار ہوگا۔ اور جیسا کہ امید تھی کہ پنڈت گورودت جی کے چند منتشر اوراق نے لوگ امریکہ اور لنڈن میں دہوم ڈالدی ہے اور آریہ ورت کی بزرگی ظاہر کرنے میں تو وید کالج کی طلبا رکیا کچھہ نہ کرینگے۔ لیکن اب یہہ سب امیدیں "برعکس نہند نام زنگی کافور" کا مسئلہ بنگئیں۔ اور اب ہمیں کچھہ بہتری کی امید نہیں رہی ہے۔ جس ویدک دھرم کے لیئے پنڈت گورودت جی اور سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنی زندگی کو تچھہ سمجہا۔ اُسکو اب (ڈیڈ لونگویج یعنی مردہ زبان بتلاتے ہیں۔ اور جو آشنا انگریزی تعلیم سے سمجھتے ہیں سنسکرت سے ہرگز نہیں سمجھتے جو نیم سماج کا یہہ تہا کہ وید کا پڑہنا پڑہانا ہمارا پرم دہرم ہے اُسکو حقیر سمجہکر کچلا جاتا ہے۔ اسلیئے وید پرچار کے واسطے بموجب تجویز پرتی ندہی سبہا پنجاب کے یہہ سوچا گیا ہے کہ وید پرچار کے لیئے وید ودوان مقرر کیئے جاویں اور ایک ٹریکٹ سوسائیٹی بنائی جاوے۔ جو بہت سستی کتابیں چہپایا کرے۔ یہہ تجاویز پیش کردہ ماسٹر درگا پرشاد صاحب پردہان آریہ سماج لاہور اور پاس شدہ اُپدیشک گاہ پرتی ندہی سبہا پنجاب مقیم لاہور حاضرین کو سنائی گئیں۔ اس کے بعد بہجن ہوئے۔ اور سنایا گیا کہ حسب تجویز پرتی ندہی سبہا پنجاب اس سماج نے بہی پاس کر دیا ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ کہولا جاوے اور روپیہ جمع کیا جاوے۔ اور ہر ایک ممبر چار آنہ سالانہ اس فنڈ میں داخل کرے۔ جو اس ماہ جون تک پردہان سبہا مذکور کے پاس پہنچ جانا چاہیئے

چنانچہ کچھہ رقم وصول ہوگئی۔ اور باقی وصول ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ اور ہماری بہبودی کو آئندہ ہفتہ پر چھوڑا گیا۔

(۲) اس سے پہلے روز آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کا جلسہ منعقد ہوا تھا مضمون زیر بحث یہہ تھا کہ دہرم کیا ہے۔ آئندہ ہفتہ کے لیئے بھی یہی مضمون رہا۔ خصوصاً طلبا ر کے چالچلن درست کرنیکی - یہہ سوسائیٹی ایک اُستاد شفیق کا کام کرتی ہے۔

(**نوٹ**) پچھلے پرچہ یعنی ۱۵۔ جون سنہ ۱۸۹۵ع کے پرچارک میں جو میرے مضمون میں غلطی ہوگئی ہے۔ یعنی (چنے جانے) لکہا ہے۔ <u>سُننے سُنانے</u> چاہیئے۔ (لائق) پریسیڈنٹ لکہا ہے <u>لائف</u> پریسیڈنٹ چاہیئے۔"

بلند شہر میں ایک بیوہ کا بواہ ہوا

ڈاکٹر گنگا چند جی علی گڈھہ سے لکھتے ہیں۔ کہ راستی کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔ بلند شہر میں ایک بیوہ کا بواہ ہوا۔ خوشی کا مقام ہے کہ جن ویدک اصولوں سے ہمارے دہرم سبہا والے ہندو بھائی نفرت کرتے تھے۔ اور اُسکے پرچارکوں کو بہلا بُرا کہتے تھے۔ اخیر کو حق ناحق کی تحقیقات اور زمانہ کی رفتار نے اُنکو ایسا مجبور کیا کہ بعض بعض اصحاب سچے ویدک اصول سے پوری ہمدردی ظاہر فرمانے لگے۔

۲۵۔ جون سنہ ۱۸۹۵ع کو بلند شہر خاص میں بکوشش وسعی بابو جیسکھی لال صاحب وکیل ایک اگروال بیوہ کا بیاہ ہوا تفصیل اسکے حالات کی یہہ ہے کہ مسمات جانکی دختر لالہ گنگا رام اگروال متوطن علی گڈھہ جسکا پہلا بواہ جیٹھی رام اگروال ساکن دہلی کے ہوا تھا۔ اور سات برس کی عمر میں بیوہ ہوگئی تھی پنربواہ لالہ دُنی چند صاحب عرائض نویس بلند شہر سے قرار پایا۔ چنانچہ ۲۲۔ و ۲۳ جون کو نوٹس بیرونجات برادری و غیر برادری کی خدمت میں روانہ کیئے گئے۔ اور شہر میں عام طور پر اشتہار چہپاں کرائے گئے۔ اور خاص خاص اصحاب برادری بلند شہر کی خدمت میں بصیغہ رجسٹری روانہ ہوئے۔ اور یہہ بھی درخواست کیگئی۔ کہ اگر کسی صاحب کو اُس کارروائی سے کچھہ اختلاف یا اعتراض ہو تو وہ اپنی رائے سے مطلع فرما دیں۔ چوبیس کو چار بجے سے چہہ بجے شام تک جلسہ رہا۔ جسمیں علاوہ شیخ واجد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر و پنڈت شیو سہائے صاحب ڈپٹی کلکٹر و پنڈت گورپرشاد صاحب بی اے منصف وغیرہ وغیرہ کے قریب تین ہزار اصحاب نے شرکت جلسہ فرمائی۔ رائے بہادر لالہ کشن سہائے صاحب اگروال تہروالی رئیس میرٹھہ و بابو گنبھیر سرن صاحب اگروال وکیل رئیس ہاپڑ و بابو پیارے لال و سنگہ صاحب اگروال وکیل میرٹھہ و بابو گہنشام داس صاحب وکیل میرٹھہ۔ ماسٹر شادی رام صاحب اگروال و لالہ رام ناتھہ صاحب اگروال رئیس میرٹھہ۔ بابو مراری لال صاحب اگروال و لالہ بہاری لال صاحب اگروال ماسٹر سکندر آباد و لالہ مرلی دہر صاحب اگروال وکیل انبالہ۔ شیو پرشاد صاحب اُپدیشک میرٹھہ و ٹھاکر یادو چندر صاحب میرٹھہ۔ و پنڈت مراری لال صاحب تہرما و پنڈت بدری پرشاد صاحب تہرما سکندر آباد۔ پنڈت ترسنا رام صاحب تہرما سکندر آباد۔ وغیرہ وغیرہ غیر برادری دیگر مقامات سے تشریف لائے تھے۔ اکثر اگروال سبہاؤں سے بذریعہ تار چہٹیات

ودیوتہ وغیرہ کے ہمدردی ظاہر کیگئی۔
اول لالہ مرلی دھر صاحب نے بیوگان کے پنرلواہ
کے قواعد میں موثر تقریر فرمائی۔ جسکی تائید
شیخ واحد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر نے ایک
تقریر میں کی۔ اور فرمایا یہہ کوئی نئی بات نہیں
ہے۔ ہمارے حضرتؐ نے بھی اول بیوہ سے شادی
کی تھی۔ اسکے بعد پنڈت شیو پرشاد صاحب
اوپدیشک نے وید سمرتی و اتہاس وغیرہ سے
یہہ ثابت کیا۔ چونکہ یہہ لڑکی سات برس
کے سن میں ہی قبل ہمبستری کے بیوہ ہوگئی
تھی۔ اور بواہ کی پوری تکمیل نہیں ہوئی اسلئے
ایسی صورت میں اسکو ابتدائی شادی کہنا چاہیئے۔
جسکی تائید بابو گھمبیر سین صاحب نے کی اور
صاحبان جلسہ سے درخواست کیگئی کہ اگر کسی
صاحب کو کوئی اعتراض ہو۔ تو بلا تکلف فرمائیے
لیکن سب نے متفق رائے ہو کر ہمدردی ظاہر
کی۔ نوشہ کی طرف سے دوسو پچاس روپیہ کا
زیور دلہن کو دیا گیا۔ اور جلسہ ساتھ شکریہ کے
برخاست ہوا۔ ۲۵۔ جون کو چھ بجے صبح سے
ہی شائقین اور بہی خواہاں کی آمد شروع
ہوئی۔ سات بجے شام کو جلسہ منعقد ہوا۔ اُسدن
حاضری کی تعداد اول روز سے زیادہ تھی۔
یہاں تک کہ بہت سے اصحاب بوجہ نہ ملنے جگہ
کے واپس تشریف لے گئے۔ بہت سے اِدہر اُدہر
کھڑے رہے۔ منڈپ پھول پتوں اور ویدی
رنگ برنگ کے نقش و نگار سے آراستہ کی گئی
تھی۔ پنڈت ترشا رام جی نے بواہ سنسکار
کرایا۔ ناظرین اس کارروائی سے نہایت خوش
اور رضامند رہے۔ البتہ جنکے گھروں میں
ایسی بیچاری بیوہ مصیبت زدہ تھیں۔ اُنکے دل بھر
آئے۔ اور بغرض تکمیل شادی و پابند احکام شاستر
سیم گرہہ ادہان کی گئی اور ۲۶۔ جون کی
صبح کو رخصت عمل میں آئی۔ شہر میں اس
کارروائی کا شہرہ ہوگیا۔ جو نوجوان بیوہ جو
جوانی کی وجہ سے اپنے گھروں سے نکلکر
کسبیاں ہوگئی تھیں۔ وہ زار زار روتی تھیں
کہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا گیا کہ جس سے ہماری
یہہ نوبت پہنچی۔ اس شادی کے بانی مبانی
بابو جیونی لال صاحب اگروال وکیل بلند شہر
ہیں۔ اور منجانب والدہ دختر کل رسومات آپنے
ادا کیں۔ جسکے لئے ہم آپکی بہت بڑی آفرین کرتے
ہیں اور تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہہ
آپکی ہی بلند خیالی اور عالیہمتی کا نتیجہ تھا جو
ایک یتیم بیوہ کا ننگ و ناموس قائم رکھا۔"

راولپنڈی شہر

لالہ تاراچند سادھو آپ منتری آریہ سماج لکھتے
ہیں۔ کہ "مہاتما ماسٹر درگا پرشاد صاحب جی
گوجرانوالہ سے ۲۵۔ جون کی صبح کو یہاں تشریف
لائے۔ اور دوسرے دن ۲۶۔ جون کو ۸ بجے شام
کے آریہ سماج واقعہ سرائے چودھری شیر سنگھ
میں ایک نہائت عالمانہ اور مدلل لکچر دیا جسکا
مضمون یہہ تھا۔ کہ آریہ سماج میں آپکا بارا
کیا مقصد ہے۔ اشتہارات صبح کو چسپاں کیئے گئے
تھے شام کو لوگ جوق در جوق آنے شروع
ہوئے۔ ۹ بجے اسقدر ہجوم ہوگیا تھا۔ کہ سماج
میں بیٹھنے کو جگہ نہ تھی۔ اسوقت حاضرین کی
تعداد قریباً ۴۰۰ لگائی جاتی تھی۔ اور یہہ شاید
پہلا ہی موقعہ تھا کہ اسقدر کثیر التعداد مرد یہاں
جمع ہوئے۔ لکچر نہائت فصیح اور پُرمضمون تھا
لوگوں نے اسکو نہائت غور سے سنا۔ یہہ سماج
ماسٹر صاحب کا نہائت شکریہ ادا کرتی ہے
جو اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے یہاں تشریف
لائے۔ اور عام کو اپنے ویاکھیان سے مستفیض
کیا۔
گزشتہ اتوار کو ہفتہ وار جلسہ میں لالہ کانشی رام
چوپڑہ نے پرارتھنا کرائی اور پنڈت بھگوانندین
جی نے کتھا کی۔ اور پنڈت سیتا رام جی شاستری
نے "وید کی آگیا پالنا دہرم ہے" پر ایک
منوہر ویاکھیان دیا۔ قریباً ۹۰ کے حاضری تھی
آخر میں لالہ کانشی رام جی نے آریہ اخبارات
میں مختصر خبریں سنائیں۔ آرتی کے بعد جلسہ
برخاست ہوا۔
آج چھہ صاحبان نے اس سماج کی ممبری
اختیار کی۔ جنمیں سے دو صاحبان ایسے تھے جنکے
نام دوسری سماج راولپنڈی سے نام تبدیل
کروائے جائینگے۔"

بیان پور ضلع گورداسپور

منتری آریہ سماج بیان پور لکھتے ہیں۔ کہ
مورخہ ۲۵۔ جون ۱۸۹۶ء کو ہمارے سماج کے
ممبر لالہ صاحب نتھو رام ساکن پنڈوری کے
بھائی کے دو لڑکوں کا یگیوپویت سنسکار
ویدک ریتی سے ہوا۔ اور سوائے ان کے چھہ سنسکار
اور ہوئے جنمیں سے تین یگیوپویت سنسکار لڑکوں
کے ہوئے۔ تین اوپنین سنسکار لالہ صاحب کرپا رام
دہاگ مل و خوشی رام انکے ہوئے۔ لالہ صاحب
نتھو رام دہاگ مل نے مبلغ چھہ روپیہ دان
دیا۔ اور ایک روپیہ لالہ کرپا رام نے دان دیا۔
جنمیں سے تین روپیہ ویدک پرچارک فنڈ اور ایک
روپیہ منتری پاٹشالا کیریاں اور ایکا روپیہ

استری تہا دو یالہ جالندھر اور ایک روپیہ گورو کو دیا گیا۔ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ہر موقعہ سنسکار پر مہاشہ برہمانند اور برہمچاری برہمانند دویارتھی دونو تشریف فرما ہوئے اور ساتھ ہی لالہ صاحب لچھمنداس پردھان آریہ سماج کیریاں اور حکیم رامسرنداس ستری آریہ سماج کیریاں بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

آریہ سماج ہرک

آریہ سماج ہرک نے بہ تفصیل ذیل رزولیوشن پاس کیئے۔

(۴) لالہ سنت رام جی اُپ پردہان نے تجویز پیش کی۔ کہ چونکہ انتظام ویدک کالج میں بسبب سینہ زوری مانس پرچارک پارٹی کے حد درجہ کی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور بجائے ست کے اودیدیش کے وہاں رِتی آچرن کے اودیدیش ناجائز ذریعوں سے ہو رہے ہیں۔ اس لیئے کوئی ایسا پربندھ کیا جاوے۔ کہ پبلک غلطی میں پڑ کر راہ راست سے تجاوز نہ کر جاویں۔ لہذا بہت جلدی ویدک پرچار فنڈ کو سہایتا دیکر اچھے اچھے لائق اودیدیشک بنائے جاویں۔ اور اُنکے ذریعہ جا بجا ویدک پرچار کرایا جاوے پنڈت ہری رام جی نے تائید کی اور باتفاق رائے جلسہ ممبران پاس ہوا۔ کہ ہر ایک جگہ دہرم انوسار قدیم سے ویدک پرچار فنڈ کی امداد کے لیئے اپیل کیجاویں۔ اور نیز بخدمت شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب و دیگر تمام آریہ سماجوں کے التماس کیجاوے۔ کہ وہ بہت جلدی اسکا پربندھ کریں۔

(۵) پنڈت واسدیو جی نے تجویز پیش کی کہ چونکہ ہمکو اب وید پرچار کے لیئے فنڈ کی بہت ضرورت ہے۔ اسلیئے ایک سب کمیٹی واسطے فراہمی روپیہ بامداد ویدک پرچار فنڈ مقرر کیجاوے اور ایک رجسٹر آج ہی سے کھلوا جاوے۔ لالہ سنت رام جی نے تائید کی اور باتفاق رائے پاس ہو کر سب کمیٹی مفصلہ ذیل اشخاص کی مقرر ہوئی۔ پنڈت ہری رام۔ پنڈت واسدیو لالہ رادھا کشن۔ لالہ سنت رام۔ لالہ لوہن مل (؟)

(۶) لالہ سنت رام جی نے تجویز پیش کی اور لالہ رادھا کشن نے تائید کی۔ اور باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ آج کی انترنگ سبھا کی کاروائی کی نقل اخبار ست دہرم پرچارک اور آریہ دہرم رکھشک میں واسطے اشاعت کے بھیجی جاوے۔“

میلہ کاستی وال پر پرچار

لالہ بیلی رام جی تلونڈی بھارتھ تحصیل بٹالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ موضع اس نواح میں ۲ میل کے فاصلہ پر گودڑ شاہ کی مزار پر موضع کاستی وال میں پانچ چار یوم تک بڑا بھاری میلہ ہوا کرتا ہے۔ جہاں پر کثیر التعداد زمیندار اور قلیل تعداد کھتری برہمن جمع ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حسب معمول اِبکے مورخہ ۱۸ جون سے شروع ہو کر ۲۱۔ جون ۱۹۱۵ء تک رہا۔ میں پرچار کی ٹھان کر آریہ سماج بٹالہ امداد کا خواہاں ہونے گیا۔ اور لالہ شبدیال مالک آریہ اوشدالہ سے ملا۔ جنہوں نے خود مجبوری ظاہر کی۔ اور افسوس سے کہا۔ کہ شنرادہ ہرنام سنگھ اودیدیشک اس وقت یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ مگر سخت بیمار ہیں۔ اور میرے ہی زیر علاج ہیں۔ اور یہی مجبوری ہے“۔ اور آریہ سماج کا پہلے سے پاؤں پھیلا کر سونا اور ہفتہ وار جلسہ تک بھی نہ ہونا گو مجھے بھی معلوم تھا۔ انہوں نے بھی ظاہر کیا۔ ایسی حالت میں مدد کہاں سے ملتی۔ نا امید رہا۔ اس مایوسی کی حالت میں شکر ہے خدا کا میرا اُتساہ کم نہیں ہوا تھا میں اِس غرض کے لیئے یہ تحریر نہیں پیش کرتا ہوں۔ کہ میں نے اس کار عظیمہ کو بہم پہونچایا۔ بلکہ اسلیئے کہ اکثر مہاتما تحریر کیا کرتے ہیں۔ کہ فلاں میلہ یا فلاں جگہ اودیدیشک کی ضرورت ہے“۔ پیش کرتا ہوں کہ ہم خود اودیدیشک بن کر کہاں تک ستکار کر سکتے ہیں۔ چونکہ ۱۸۔ ۱۹ کو تو بہت بارش ہوئی میلہ بہت کم تھا۔ ۲۰۔ جون ۱۹۱۵ء بوقت ۵ بجے شام ایک اچھا استہان دیکھ کر اور ایک کنسٹبل پولیس حفاظت کیلیئے لیکر منشی بہاری لال درس جو کسی سماج کے ممبر نہیں، کی سہایتا سے بھجن کہنے شروع کیئے گئے۔ مگر بعض بھجنوں کو سمجھا نہیں وہ تو بولیوں کے یار تھے۔ چنانچہ اس غرض کے لیئے آریہ ہولی مصنفہ منشی بھولا سنگھ سے بولیاں شروع کی گئیں۔ بولیوں کا الاپ سنتے ہی جاٹ جمع ہونے لگے۔ پھر بیس بولیاں جو شراب کے نشیدھ میں ٹھیٹھ پنجابی میں تیار کر کے لیگیا تھا کہیں جنہوں نے حاضرین پر بہت اثر کیا۔ شراب سے کے مجمع میں شراب کے نشیدھ پر ٹھیٹھ پنجابی میں اودیدیش شروع کیا گیا۔ پھر منشی بہاری لال نے صغرسنی کی شادی پر لیکچر دیا۔ عمدہ نکتوں سے درشا کر فرمایا۔ کہ یہی باعث ہندوستان میں زیادہ تر بیوگان کی تعداد کا ہے۔ جسکا مول اودیا ہے خاتمہ پر ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ آپ دنیا کو کس راستے چلانا چاہتے ہیں۔ جسکا جواب ٹھیٹھ پنجابی میں دہرم کے نکتوں پر دیا۔ اور کہا کہ یہی ایک

شاہ راہ ہے۔ جس پر کل دنیا چلتی آئی ہے۔ اور چل رہی ہے۔ اور چلیگی۔ آپ بھی اسی راہ چلیئے۔ دوسرے دن مورخہ ۱۱ جون ۱۸۹۶ء پل علیوال پر سے میلہ کے لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی۔ میلہ کی اصلیت پر ایک مجمع میں لیکچر دیا۔ چونکہ لالہ جیونجی لعل مرحوم کی تقلید کی۔ اور اس ضلع کے لوگ لالہ جیونجی لال کے پنجابی زبان کے ویاکھیان پسند کیا کرتے تھے بہت عمدہ اثر ہوا۔

پرم متر و ہم عصرو۔ بزرگو۔ میں سچے ہردے سے بیان کرتا ہوں۔ وہ فائدہ جو کہ ہم دس آریہ پرش معہ ایک اپدیشک اور دو چار روپیہ کے خرچ کے بعد اٹھاتے۔ وہ مجھ بلا خرچ اور امداد کے خود اپدیشک بننے سے حاصل ہوا۔ خود اپدیشک بنو۔ اور سنسار کا جھنڈا کھڑا کرو۔ اوم شم۔

سماجک خبریں

ڈیرہ اسمعیلخاں بابو کرپا رام صاحب نے عہ مشن فنڈ کی امداد کے لیئے جمع کیئے۔

ناگلا ماہیدن پور ضلع بلند شہر میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا ہے۔ جسمیں گیارہ دیہات کے ۱۸ ممبر ہیں اور للعہ چندہ جمع ہوا۔ تمام سبھاسد ہماری ہیں۔ چار شنادیں ویدک ریتی سے ہو چکیں۔ عہدہ داران بتفصیل ذیل ہیں۔ لالہ دولت رام پردھان لالہ چین سکھ اپ پردھان۔ لالہ کبھو رام سکرٹری۔ لالہ سکھدیو اسسٹنٹ سکرٹری۔ بابو فتح سنگھ خزانچی بابو بھرت سنگھ پستکادھکش۔ پنڈت بال کشن و بابو رام دیال اپدیشک۔

کروڑ آریہ سماج نے پرتی ندھی سبھا کو آٹھ روپیہ بامداد جیونجی لال میموریل فنڈ اور چھ روپیہ بامداد مشن ارسال کیئے۔

بمبئی۔ احاطہ بمبئی میں مقام کیتر تعلقہ بالسر تعلقہ اور موضع کرولی ضلع سورت میں تین نئے آریہ سماج قائم ہوئے ہے۔

لاہور میں وید پرچار فنڈ کے لیئے بڑے زور شور سے چندہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ۲۴ - جون تک ۷۰۰ سو روپیہ چندہ لکھا جا چکا تھا۔ جنمیں ۹۰۰ روپیہ کی رقم صرف میڈیکل کالج کے ودیارتھیوں کی طرف سے تھی۔ بہت امید دلانے والا واقعہ یہہ تھا کہ لالہ تیرتھ رام میڈیکل سٹوڈنٹ نے ایک زمین مالیت ۷۰۰ روپیہ کی ارپن کی۔

پٹیالہ آریہ سماج بھجن منڈلی کا انتخاب بہ تفصیل ذیل ہوا۔ ماسٹر پربھ دیال صاحب پریسیڈنٹ بابو راجا رام صاحب سکرٹری۔ لالہ ٹھاکر داس صاحب وائس پریسیڈنٹ۔ لالہ رامسرنداس صاحب اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ سنت لعل صاحب لیبنڈ کا ڈکٹر لالہ بھگوانداس صاحب خزانچی۔ لالہ دیو دیال و لالہ منی لال صاحب ممبران۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

لالہ درگا پرشاد جی پردھان آریہ سماج لاہور نے راولپنڈی و گوجرانوالہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

۱۲ جون ۱۸۹۶ء کو پنڈت آریہ منی جی کا لیکچر آریہ مندر سیالکوٹ میں لیکچر ہوا جس کا مضمون تھا۔ ورنسناتن دھرم سبھا والوں کے اعتراض اور آریہ سماج کے جواب۔ حاضری ۲۰۰ کے درمیان تھی۔ شروتا گنوں پر عمدہ اثر پڑا۔

اشتہارات

اودھیاپکہ

کنیا پاٹھ شالا پریاگ کو ایک ایسی اودھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ (۱) علاوہ ہندی بھاشا کے کسی قدر خواہ تھوڑی سنسکرت بھی جانتی ہو۔

(۲) حساب میں عمدہ واقف ہو۔

(۳) دستکاری سینا پرونا جانتی ہو۔

(۴) نیک چال چلن ہو۔

تنخواہ بالفعل عے روپیہ ماہوار رہائش کا مکان مفت کام دیکھنے پر عـہ تک ہو سکتی ہے۔

اشتہار

ودت ہو کہ کوئٹہ آریہ سماج کا واریک اتسو تاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء کو قرار پایا ہے آریہ اپدیشک و دیگر مہاشاؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ضرور تشریف لاویں۔ غالباً پنڈت لیکھرام آریہ مسافر لالہ لاجپت رائے اور لالہ منشی رام شریک جلسہ ہوں گے۔

المشتہر فتح چند سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ

اشتہار

پتری کی اپنی ماتا سے ودیا کی پراپتی کے لیئے درخواست نمبر ۲ جسمیں اودیا کے دکھ اور ودیا کے سکھ ۱۶ صفحوں پر ظاہر کیئے ہیں۔ دس کاپی کی قیمت ۲ رہے۔ ہر ایک سماج کو کم سے کم ۱ کاپی ضرور منگانا واجب ہے۔ تاکہ استری سکشا کو ترقی ہووے۔ درخواست کرنے پر منشی ہیں چند شرما جالندھر چھاؤنی سے مل سکتی ہیں۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع دریا درپن سے اردو زبان کا ہفتہ وار

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

اور

ترتیب ایسی دلپذیر اور عالیشان کیفیت میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اس میں عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹکل سوشیل اور مضامین متعلقہ تعلیم کی تازہ خبریں تار برقیاں احکام گورنمنٹ نہایت دلچسپ اور بامذاق لطائف ظرائف تجربہ کی پیش بہا باتیں بے نظیر دلچسپ ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بابو [illegible] رفاہ عام کے لحاظ سے اخبار کی قیمت ہر درجہ کے صاحبوں سے یکساں یعنی باہر والوں سے مع محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔ جو صاحب خریداری منظور فرما کر قیمت سالانہ پیشگی عطا فرمائینگے انکو ایک نہایت عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ منیجر و اڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

کرشن مت درپن

اگر آپ عیسائی صاحبان کے سچے بھید دیکھنا چاہیں اور مذہب کا سچا منظر ہو تو اسکو ضرور ملاحظہ فرمائیں

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جن کی تحقیق مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ پر کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح [illegible] نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بے رحمی [illegible] مویشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی [illegible] کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر ملعون ہے۔ توریت کی رو سے [illegible]۔ حضرت مسیح کے معجزے۔ معجزنما مسیح اقسام۔ انجیل کا خدا رحیم و عادل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا۔ پہلی دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کی کتابوں سے مسئلہ تثلیث اور انکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں [illegible] درباب بائبل کی تحقیقات۔ [illegible] انجیل متی [illegible] انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال۔ حضرت موسی کی کتاب یسعیاہ کی۔ حضرت سلیمان کی کتاب۔ دانیال کی کتاب۔ تواریخ عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ وغیرہ حضرت مسیح کا عرب میں اوتار

حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ [illegible] قوم کنیڈ مت میں [illegible] الفاظ میں ادا کی ہے۔ یہ [illegible] کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع دریا درپن شہر میرٹھ میں طبع ہوئی ہے [illegible] فروخت ہو رہی ہے۔ باوجود اسکی نادر اور عمدہ [illegible] قیمت صرف [illegible]۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو جلد خرید فرمائیں۔ ورنہ [illegible] نایاب ہو جائیگی۔ المشتہر کشن سروپ منیجر مطبع دریا درپن میرٹھ

سیاہی تحریر کالی

اگر دیکھا جائے [illegible] سیاہی تحریر کالی [illegible] باوجود [illegible] قلم [illegible] انگلستان [illegible] نقش [illegible] نہایت ہی قابل [illegible] صاحب شہر لاہور [illegible] مشہور [illegible] سیاہی کالی [illegible] حقیقت [illegible] المشتہر منیجر مطبع دریا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات [illegible] تیار ہوگیا ہے [illegible] درختوں کے مفصل حالات [illegible] باغ لگانے اور [illegible] حفاظت کرنے [illegible] کوئی بات [illegible]

ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کریں گے۔ اس میں درختوں کا ہندوستانی انگریزی نام [illegible] استعمال پھل پھول رنگ اقسام و شناخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اس کے [illegible] اور شناخت [illegible] بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو [illegible] صاحبان نے پسند فرمایا ہے۔ اسکی تقطیع [illegible] کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتابت نہایت خوشخط اور صاف [illegible] ہے قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھل کے بڑے درخت
(۲) پھل کے [illegible] درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت
(۴) پھل کے [illegible] درخت
(۵) پھول کے [illegible] درخت
(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت
(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت
(۱۰) گملے کے درخت
(۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) خوشبودار [illegible]
(۱۳) درختان [illegible]
(۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرقات درخت
(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۷) [illegible] نباتات

المشتہر کشن سروپ [illegible] مطبع دریا درپن

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے آٹھ خریدار پیدا کریں گے [illegible] انکو ایک جیب گھڑی [illegible] بطور انعام [illegible] دیا جائیگا۔

المشتہر
منیجر اخبار انیس ہند شہر میرٹھ

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت ... ہر حالت میں ... بکلّہ پیشگی

بکاؤ پستکیں

جو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا نقد قیمت مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہیں۔ اکٹھی خریدنے والوں کو مناسب رعایت ہوگی

ورن بیوستھا - اردو مصنفہ بابو منشی رام صاحب قیمت بلا محصول ۱۲/ اس میں مصنف نے وید و شاستروں کے پرمان سے درشایا ہے کہ ورن کرم پر ہے نہ کہ جنم پر۔

استری سدھار مصنفہ بابو منشی رام صاحب استری سدھار کے لیئے زوردار اپیل ۱/

پرواریں آنند مصنفہ بخشی گوپال داس صاحب قیمت ۲ پائی - اس میں کہانی کے طور پر درشایا گیا ہے - کہ پرواریں آنند کس طرح ہو سکتا ہے۔

شاستر ارتھ جھنگ گھیانہ قیمت ۱/ یہ شاستر ارتھ مابین سوامی پورنانند اور پورانک پنڈتاں کے ہوا تھا - مولفہ لالہ سوامیا رام صاحب نعماً یہ جی۔

جیون چرتر جگت پورن - قیمت ۱/ اس میں پورن کے اصلی حالات ظاہر کیئے گئے ہیں۔

جیون چرتر حقیقت رائے اس میں حقیقت دھرمی کے اصلی حالات درج ہیں قیمت ۱/

پیرارتھنا پستک ایشور کی پرارتھنا اوپاسنا قیمت ۱/ **ایضاً** ناگری ۱/

ایک دردناک نظارہ قیمت ۱/ اس میں ناٹک کے طور پر استری سکھشا کی ضرورت ظاہر کی ہے

استری کی پرارتھنا پے پاٹ - یہ ہیں نہایت رقت آمیز ہے قیمت ۱/

ہنس نشید ھ بار اول بجواب رسالہ ہنس پرچار برا قیمت ۱/ **ایضاً بار دوم** قیمت ۱/ مصنف نے بڑی قابلی داد تحقیقات کی ہے۔

مسئلہ نیوگ پر پادری ٹی ولیمس کے اعتراضات کے جواب میں مصنفہ پنڈت لیکھرام قیمت ۱/ اس کی تعریف مصنف کے نام سے ہی ظاہر ہے۔

آریہ سماج میں شانتی سبھا کا اصلی اپدیش - اور پرماتما جی کا سچا درشن مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت ۱/

امرت پرتشا قیمت ۱/ **ویراگ بھجناولی** قیمت ۱/ **حصہ دوم** قیمت ۱/ اس میں چیدہ چیدہ بھجن درج ہیں۔ سالانہ جلسوں پر پڑھنے کے قابل **بھجن آنند** قیمت ۱/ بھجنوں کے ساتھ انکا ساز اور سر و تال لکھا گیا ہے - **راہ نجات** مصنفہ پنڈت لیکھرام - قیمت ۱/ بجواب عدم نجات آریہ سماج کو آپ نہیں - ایک کانسٹیبل کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۱/ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

فیوچر آف دی آریہ سماج مصنفہ بابو منشی رام انگریزی قیمت ۱/ **تکذیب براہین احمدیہ** ... **کرسچن مت درپن** ۱/ **دھرم شکھا دلی** اردو - اس میں پانچ انگ دھرم ہیں قیمت ۱/ مصنفہ لالہ دیوراج - **سیدھا سیکھ کا جیون چرتر** - **ستیہ ارتھ پرکاش** مصنفہ ماسٹر ... حصہ جیبی

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

یہہ سریع التاثیر صیقلی طاقتیں ہیں جو کثرت جماع و مسکرات و طفولیت کی بد پرہیز وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی

[illegible]	اسکے استعمال سے بلا شبہ دقت آنے فایدہ ہوتا ہے۔ چھوٹا نہیں دو ہفتہ قیمت چار روپیہ
[illegible]	۲۴ گھنٹے میں درد ریم جلن۔ بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ مسوڑوں گوشت خورہ وغیرہ کی خرابیاں۔ دانت نکلنے میں بھی قیمت فی تولہ ایک روپیہ
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظہ بینائی۔ غبار۔ خارش۔ سرخی جالا۔ سفیدی کی بروقت ہونیکو دور کرتا ہے۔ ۱
[illegible]	بار بار پیشاب کی آمد تشنگی۔ لاغری بیچینی۔ درد کمر خرابی جگر۔ پیدائش شکر بدو کا زہر کہ مریض نجات پاتا ہے فی تولہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے۔ ۳۰ درجن
[illegible]	مسوں کا درد۔ جریان خون۔ ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت ...... دو روپیہ
[illegible]	چاندو کو بلا تکلیف دہ ہر قسم نشہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ .. ..
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل۔ خسرہ۔ چیچک بیضہ کو ختم کرتا ہے ۲ تولہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض بیچینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہوں۔ درست کرکے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ

کتب ہر نوع امراض کی بابت رسالہ پیدائش [illegible]

ڈاکٹر برہمن کی بنائی نامردی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اِس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی فایدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے انمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اِس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے جسمی حالت میں آجاتا ہے۔ اِس گولی سے عورتوں کی پردگی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵ عدد

عرق کافور سعیہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت سے مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برہمن۔

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برہمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہیضہ بھی بد ہضمی کی حالت میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے چھے تیم کو مدنظر رکھکر جسمانی صحت کے لیے آریہ اوشدالہ کا پر سودیشی بھائیوں کی سیوا میں قدم رکھ دیا ہے جو صاحب اپنا علاج معالجہ آیوروید یونانی بیدو ہجات سے کرانا چاہیں بڑی خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک صدی سے ہدو پیداشی کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ نیاز مند کھتا [illegible]

اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ہے کس لئے کہ دروغ میں ترقی بہت۔ وہ دوائی سنگار آزمایا ہے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر و الکر ہمیشہ تجربہ

بھائی مسی ونجن یہہ مسوڑھوں کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصر۔ جالا۔ پھولا دھند۔ غبار۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ موتیا بند جلن۔ خارش۔ پڑبال۔ زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید سیاہ ۱۲

گوشت کی دوائی رس یہہ معجون قو تباہ عوارض فیل کے لیے ازبس مفید ہے جریان منی۔ احتلام۔ نامردی۔ نسیان کمزوری بطلع سستی پیدا ہو کی جو لوگ خلاف قدرت اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ

ضعف جگر یہہ شربت دائمی ضعف جگر کی بدبو کی دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا ٹانگوں کا پھول جانا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں ۱۲ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ دو روپیہ۔

نارو دوا کی دوا ۱۲ روز میں کلیۃً آرام ہو جاتا ہے نارو اخواہ کسی قدر پھیلگیا ہو۔ قیمت فی بکس

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہوگیا ہو۔ ایک ہفتہ میں کلیۃً آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ۱

سوزاک آتشک کی دوا جو اشخاص اسکے لیے فایدہ بخش دوا کی تلاش کرتے ہیں۔ فی ڈبی

آتشک کی گولیاں ایک ہفتہ سے منہ نہیں آتا۔ آبلہ آتشک بہت جلد خشک ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبی

اکسیر جن ضعف ہاضمہ ترش آرد گی۔ امتلا معدہ جھوٹی درد شکم نفخ شکم خراب ہو کی کتنی مدت کے لیے ڈلی کافی ہے۔ فی ڈبی

لف کی گولیاں ایک دن میں کامل آرام۔ فی ڈبی فی بکس

تو با کی دوا بیکھی بھی نہیں جلد ہی آرام ہو جاتا ہے۔ فی بکس ۱ ور درخواستیں بھیجنے کا پتہ ذیل ہے ۔ المشتہر [illegible]

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۳ جولائی ۱۸۹۴ء مطابق ۳۱ ہاڑ سمت ۱۹۵۱ بکرمی جالندھر شہر | جلد ۶

ست دھرم پرچارک

کوئیٹے کی دھرم یاترا

آریہ سماج کوئیٹہ کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴- اور ۱۵- جولائی کو ہونا قرار پا چکا تھا۔ بلوچستان دیش کے ٹھیٹہ آریہ سماج کی پریرنا پر اپنے ہم سماجک بھائیوں کے ملاپ سے سماجک اور آتمک لابھ اٹھانے کا یہ ایک عمدہ موقعہ سمجھا۔ اور چند لیکھ رام جی آریہ مسافر کے ساتھ ۸ جولائی کی رات کو [illegible] یاترا کا آرمبھ کیا۔ رات کا سفر طے کر کے [illegible] جولائی کی صبح [illegible] کو [illegible] سٹیشن پر پہنچا۔ [illegible] مسلمان [illegible] سے فارغ ہو کر ہم [illegible] گاڑی میں ملتان کا راستہ لیا۔ [illegible] ہمارے چلنے سے [illegible] کر دیا تھا۔ صبح کی ٹھنڈی پون کا آنند لیتے ہوئے رائے ونڈ کے ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ یہاں بھوجن کے لئے خراب قسم کی پوریاں تھیں ہم غلطی سے کوئی الوکول سامان بھوجن کا ساتھ نہیں لیگئے تھے۔ ایسے کو ہی کھانا پڑا۔ اب تک تو سبزی میں سے گزر ہو رہا تھا۔ رائے ونڈ سے آگے چلکر [illegible] میدان کا سامنا کرنا پڑا۔ البتہ کوٹ رادھا کشن ریلوے سٹیشن سے قریبا ڈیڑھ میل پرے کی طرف مرزا اعظم بیگ کا بسایا ہوا سرسبز گاؤں اعظم پورہ نظر پڑا جسمیں ایک سرسبز باغ بھی دکھلائی دیا۔ مرزا صاحب بڑے دولتمند شخص معلوم ہوتے ہیں انہوں نے اس جگہ ایک عالیشان محل بھی تیار کرایا ہوا ہے۔ جو ہمیں گاڑی سے دکھائی دیتا تھا ایک مسلمان صاحب نے جو ہماری گاڑی میں بیٹھے تھے۔ بیان کیا کہ مرزا صاحب کا ایک بیٹا روم میں ڈاکٹر ہے۔ اور بڑا لائق ہے۔ چھانگا مانگا سے گزرتے ہی گرمی کی شدت شروع ہوئی۔ بارش کا نام و نشان کہیں دکھائی نہ دیتا تھا جسپر باریک گرد کا اڑ کر کپڑوں کی تہوں میں چھپتے ہوئے جسم تک کی خبر لینا پریشان کر رہا تھا۔ یہ رات کو طے کرنا چاہئے تھا [illegible] سفر کرنے میں غلطی [illegible] ہم اپنے [illegible] اس طرف [illegible] رات کو سفر کیا کریں۔ اس طرف [illegible] نہیں آتے مکانات تمام کچے ہیں۔ وجہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ بارش کا خوف نہ ہونیکے باعث لوگ پکے مکانات بنانے کا خرچ اور تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ اس نواح میں (یعنی رائے ونڈ سے ملتان تک) اپدیش کا کام معمولی آرام پسند آدمی نہیں کر سکتے۔ البتہ جنکو دھرم سے پریم ہو اور اپدیش کو اپنا کرتویہ سمجھتے ہوں۔ [illegible] کو سرو سادھارن تک پہونچانے کا جنہیں پاگلپن ہو گیا ہو۔ انکے سوائے ایسے مقاموں میں کون پرچار کر سکتا ہے۔ کیونکہ سواری پر جلکر ان جگہوں میں پرچار کا کام دشوار ہے۔ گرد نے یہاں تک تنگ کیا کہ صندوق کے اندر گھسکر تہوں میں لپٹی ہوئے چیزوں کے اندر تک پہونچگئی۔ ایسی حالت میں پڑھنے سے دل بہلانا ہی مشکل تھا۔ آخرکار پانچ بجے کے قریب [illegible] کا سٹیشن آیا۔ ملتان اس سے اگلا سٹیشن تھا اسٹیشن کے سٹیشن ماسٹر لالہ ٹوپن داس ہمارے پرانے نامہ نگار تھے۔ انہوں نے بتلایا کہ ملتان شہر کے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر میرے آپکا حال دریافت کر رہے ہیں۔ ملتان ہوتے ہی دیکھا کہ چودھری ہر دیال [illegible] گورنمنٹ جی [illegible] وہاں سے لالہ [illegible] آنے کے [illegible] نوٹس [illegible] دیا گیا تھا۔ [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible] سماج مندر میں پہونچے۔ یہاں کا سماج مندر میری رائے میں ان سب سماج مندروں پر جو میں نے آج تک دیکھے ہیں۔ خاص باتوں میں فوقیت رکھتا ہے۔ اول تو ہال قریبا ۴۰ فیٹ لمبا اور ۲۸ فیٹ چوڑا ہے۔ اوپر استریوں کے لئے تین طرف بیٹھنے کے لئے جگہیں بنی ہیں لیکن سب سے عمدہ بات یہ ہے۔ کہ بڑا فراخ صحن سماج مندر کے آگے ہے۔ جسمیں بڑا عالیشان جلسہ ہو سکے۔ وقت ضرورت کے صرف باہر کے صحن میں دو ہزار آدمی عمدہ طور فرشی نشست رکھ سکتے ہیں۔ ابھی تک دروازوں اور [illegible] میں [illegible] نہیں لگیں۔ اور پلستر دیواروں کا بھی باقی ہے ایک بڑا چاہ بھی سماج کے احاطے کے اندر ہے اب تک [illegible] روپیہ صرف ہو گا لیکن اگر ایک ہزار روپیہ اور صرف ہو جاوے۔ تو میری رائے میں ملتان شہر آریہ سماج کا مندر درجہ اول کا سارٹیفکیٹ حاصل کریگا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اس سماج میں سوامی جی کرت گرنتھوں کا ایک پستکالیہ بھی ہے۔ [illegible] شروع ہوئے۔ انکے بعد قریبا [illegible]

کرنے کے بعد ہیر اودیا کھیان ہوا۔ حاضری قریباً ۹۰
اور ۸۰ آدمیوں کے درمیان تھی۔ ویاکھیان
کے بعد دوسری صبح کے لئے پنڈت لیکھرام جی
کے ویاکھیان کا اعلان دیا گیا۔ ہم لوگ لالہ جیون آنند
جی کے یہاں بھوجن پاکر سماج مندر میں سونے کے
لئے واپس آگئے۔ کیونکہ سارے شہر میں اس کے
مقابلے کا ہوادار کوئی اور مکان نہیں ہے۔
ہمیں معلوم ہو چکا تھا۔ کہ ملتان شہر میں اب تک
ایک بوند بھی نہیں برسی ہے۔ لیکن اس
رات کو ابر گھر آیا اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔
دوسرے دن ۸ جولائی کی صبح کو بارش شروع
ہو گئی۔ اسنان اور سندھیا دی سے فارغ ہو کر
ہم کمرے کے اندر آ بیٹھے۔ ۸ بجے تک صرف ۱۲
صاحبان جمع ہوئے۔ اسلئے سماج کی ہفتہ وار
کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے بھجن بڑے آنند
سے ہوئے۔ یہاں کی بھجن منڈلی بڑے گمبھیر
اور پریم سے بھرے بھاؤ سے بھجن کرتی ہے جسکا
دوسرے آریہ سماجوں کو انوکرن کرنا چاہیئے
اسکے بعد میں نے ایشور پرارتھنا کا کام کیا جسکے
بعد تمام سماجک بھائیوں نے ایک سُور ہو کر
سندھیا کے منتر شروع سے اخیر تک پڑھے۔
مجھے دریافت پر معلوم ہوا کہ اس آریہ سماج میں
ہمیشہ سے یہی قاعدہ ہے۔ آریہ بھائیوں کا ملکر
سندھیا پڑھنا (اور یدی مطلب کا ساتھ ساتھ
دھیان رہے۔ تو بہت ہی اچھا ہو) سرو سادھارن
پر بڑا عمدہ اثر پیدا کرتا ہے۔ میں اپنے اوپدیشک
مہاشیوں سے نویدن کرتا ہوں کہ وے ہر ایک
آریہ سماج میں اس قسم کے دھرم سمبندھی سادھنوں کا
بڑے یتن سے پرچار کیا کریں۔ چونکہ اسوقت
تک تعداد حاضرین صرف ۲۰ کے قریب
ہوئی تھی۔ اسلئے پنڈت لیکھرام جی نے پریچیا پر

پر ایک مختصر لیکن پر زور تقریر کی۔ اور سماجک
بھائیوں کی سستی پر افسوس ظاہر کیا کہ تھوڑی
سی بارش کے خوف سے انہوں نے اپنے سماج
مندر میں آنیکے فرض کو بھلا دیا۔

ملتان آریہ سماج کی حالت بہت اچھی ہے
جہاں تک میں نے دیکھا۔ آریہ سماجک بھائی
آپس میں بڑے پریم بھاؤ سے رہتے ہیں۔ لالہ کانشی
جی پردھان اور لالہ جیون آنند جی اپ پردھان
بھی سماج کے ہر کام میں بڑے پریم سے سہایتا
دیتے ہیں۔ استری شکشا سے اس سماج کو خاص
پریم معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان
لڑکیاں انکی آریہ استری پاٹھ شالا میں تعلیم پاتی
ہیں۔ ادھیاپکہ کی ضرورت کو پردھان اور اپ پردھان
مہاشے بہت تیجہ محسوس کر رہے ہیں۔ جو لوگ کنیا مہا
ودیالہ جالندھر کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں انکی توجہ
اس ضرورت کی طرف بڑے زور سے کھینچتا ہوں
اور انسے پوچھتا ہوں۔ کہ جب تک استریوں کی اعلیٰ
تعلیم کے لئے ایک بھی انسٹیٹیوشن نہ ہو۔ تو پرائمری
سکولوں کے لئے ادھیاپکاؤں کی ضرورت کہاں
سے رفع ہو گی۔ لالہ جیون آنند جی کی لڑکی خصوصاً
پڑھنے میں اچھی اننتی کر رہی ہے۔ آریہ پرتی ندھی
سبھا کے مشن فنڈ میں بھی اس سماج کو پورشارتھی
اوسکاریوں سے اچھی مدد کی امید ہے۔ سوامی دیانند
کرت گرنتھوں کی اشاعت کا اس سماج کے
ممبروں کو خاص خیال رہتا ہے۔ میں پنجاب کیا بھارت
ورش کے آریہ سماجوں کی توجہ دو ضروری امور
کی طرف اس ضمن میں کھینچنا چاہتا ہوں۔

اوّل یہ کہ سوامی دیانند جی کرت گرنتھوں کا پرچار
کرانے کے لئے نئے وسائل سوچیں۔ کیونکہ ویدک
دھرم کی خوشخبری سرو سادھارن تک پہنچانے
کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور جسقدر یہ کتابیں

زیادہ فروخت ہونگی۔ اسیقدر زیادہ سستی
دیجا سکینگی۔ دوم سنسکرت ودیا کے اوپر یہاں
میں ہر ایک ممبر حتی الوسع حسب فرصت کوشش
کرے۔ خود سنسکرت پڑھنے سے دیکھنے والوں کو
پریرنا ہوتی ہے۔ اور آئندہ سنتان کا شوق
بڑھتا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ملتان سماج
کے ممبر پہلے سنسکرت ودیا کی اننتی میں بڑی کوشش
کرتے تھے۔ لیکن اب کچھ سست ہو گئے ہیں۔ میں
اس سماج کے بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں
کہ اگر پنڈت گورودت کے سودیشی ہونیکا کچھ بھی
پاس ہے۔ تو پھر سنسکرت ودیا میں اپنی رچی بڑھاویں
پنڈت گورودت کے دو لڑکوں کو بھی میں نے دیکھا
بڑا لڑکا پڑھتا ہے۔ چھوٹے کا ودیارمبھ ابھی
آرمبھ نہیں کیا گیا۔ لیکن میں نے بڑے شوک سے
سنا کہ بڑے لڑکے کی منگنی ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا
ہوں کہ پرتی ندھی سبھا کو پنڈت جی کے رشتہ داروں
سے خط و کتابت کر کے انکو سمجھانا چاہیئے تاکہ ایسے
ودوان دھارمک پُرش کے بچے چھوٹی اوستھا
میں بواہ کی زنجیر میں جکڑے جا کر ناکارہ نہ رہ
جاویں۔ ۸ کے دن کو ایک بجے سے شہر میں بھجن
شروع کیا۔ اور میں اپنے اور پنڈت لیکھرام جی
کی طرف سے آریہ سماج ملتان شہر کے ممبروں کا
عموماً اور لالہ کانشی رام جی، لالہ جیون آنند جی
سردار گوند بخش سنگھ جی اور چودھری ہردیال جی کا
خصوصاً دھنیواد دیتا ہوں۔ جنہوں نے اتھتی
ستکار کے نیم کا یتھارتھ پالن کرتے ہوئے
ایک پل بھی ہم دونوں کو اکیلا نہیں چھوڑا
بلکہ ہر ایک جگہ دکھلا کر اسٹیشن پر چلنے
تک ہمارے ساتھ رہے۔ یہ شہر بہت پرانا ہے
گلیوں میں صفائی کی زیادہ ضرورت ہے مکان
عموماً سہ منزلے ہوتے ہیں۔ مگر کوئی کوئی چار منزل کا

بھی ۔ کچھوا عمارت میں بالکل مستعمل نہیں ہوا ۔ شاید
اسلیئے کہ بارش کم ہوتی ہے ۔ ایک بازار بہت
چلتا ہے ۔ یہاں تاکچھ اور اس خاص طور
پر عمدہ بنتے ہیں ۔ میں نے یہاں کچھ خوش ذائقہ
آم بھی کھایا ۔ پوشاک یہاں کی عموماً پگڑی کرتہ
اور دھوتی ہے ۔ پاجامہ کم پہنتے ہیں ۔ اور نوں
بیاہ زیادہ ہے ۔ چنانچہ چلتے چلتے راستے میں
میں نے ایک سرگشت دیکھا جسنے مجھے اور
پنڈت لیکھ رام جی کو حیرانی میں ڈالدیا ۔ ایک
لمبے سولہ فٹ کے بانس میں برابر برابر فاصلے
پر تین چھتریں وغیرہ کے بنے ہوئے ہم جیسے کہیں
رامان بن رہا ہے ۔ معلوم ہوا کہ دولہا کے اوپر
یہہ سرگشت چلیگا ۔ بعض آدمی چالیس پچاس
روپیوں تک سرگشت میں خرچ کر دیتے ہیں ۔
اور پھر اسکا کسی مصرف کا نہیں رہتا ۔ مجھے یہہ
دیکھہ کر اپنی قوم کی ایک اور بیوقوفی معلوم ہوئی
اور یقین ہو گیا ۔ کہ ہمارے افلاس کا باعث
دہونڈنے کے لیئے دور جانیکی ضرورت نہیں ہے ۔
یہاں ٹون ہال بڑی عالیشان عمارت ہے ۔ ابھی
تک سفیدی وغیرہ ہو رہی ہے ۔ معلوم ہوا کہ قریبا
ایک لاکھہ روپیہ اس مکان پر خرچ ہو چکا ہے
ساتھہ ہی گھنٹا گھر بھی بنا ہوا ہے ۔ جب یہ مکان
مکمل ہوا ۔ تو لاہور کے ٹون ہال کا مقابلہ کریگا
یہاں پر ہمارے جالندھری بھائی لالہ گوجر مل
انسپکٹر پولیس ہیں ۔ انکے ملنے پر ایک شخص کے
دیکھنے کا اتفاق ہوا جو اپنے آپکو لاہور کا رہنے والا
بتلاتا ہے ۔ قوم کا مسلمان ہے ۔ جعلساز اول نمبر
کا ہے ۔ اسکی روائتیں بہت ہی عجیب و غریب
سنائی دیں ۔ کسی حاکم کے دستخط بنالینا اسکے
بائیں ہاتھہ کا کرتب ہے ۔ چہرے سے بڑا ہوشیار
اور دلیر آدمی معلوم دیتا تھا ۔ وہاں سے قلعہ
دیکھنے گئے ۔ پرانی عمارتیں سب انگریزوں نے
مسمار کر دی ہیں ۔ لیکن اسکی اونچائی سے شہر کا
نظارہ بڑا بے نظیر دکھائی دیا ۔ گرد اگرد شہر و
زار کا حصہ اور ایک طرف دریا چناب دکھائی دیتا
تھا ۔ پیر بہاء الحق اور انکے پوتے کی مزاریں
دیکھیں ۔ انکے اندر قبروں کی افراط کو دیکھہ کر
ملتان کی پوری تعریف یاد آگئی ۔ ؎

چار چیز است تحفۂ ملتان
گرد و گرما گدا و گورستان

گرد اور گرما کا لطف راستے میں اڑا یا گورستان
اب نظر آیا ۔ البتہ گدا اب اتنے نہیں رہے شاید
انگریزی راج کے انتظام کی بدولت ۔
بہاء الحق کی مزار سے گذرنے والوں کو جوتیاں
ہاتھہ میں اٹھا کر لیجانی پڑتی ہیں ۔ ہندوؤں کا دن
بار ہاتھوں میں قطار کے ساتھہ اچھے اچھے پاؤں
اوٹھاتے ہوئے ننگے پیر چلنا بھی ایک قابل دید
نظارا ۔ لیکن نظر بازی کا شوق بھی عجیب بلا ہے
جوتے اٹھائے لیکن مزار کے دیکھنے سے محروم نہ رہے
مزار کے اندر جا کر ایک مرتبہ تو پرانے وقتوں کا
فوٹو نظروں کے آگے سے پھر جاتا ہے ۔ اسکے پاس
ہی پرہلاد نگری بھی دیکھی جو ایک مندر ہے جسمیں
شیری (نرسنگھ اوتار) اور پرہلاد کی مورتیاں رکھی
ہیں ۔ ہم نے قلعہ میں اینگنو اور انڈرسن
کی یادگار کا مینار بھی دیکھا ۔ جو دونوں عہدہ دار
مارے گئے تھے ۔ اس ویران قلعہ کے اوپر کھڑے
ہو کر مجھے رنجیت سنگھ کا زمانہ یاد آیا ۔ دیوان
ساونمل اور مولراج کی صورتیں نظروں کے
پھر گئیں ۔ اور بے اختیار دل کہہ اٹھا ۔ ؎

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

ملتان میں چینی کے روغنی برتنوں کا کام بھی
اچھا ہوتا ہے ۔ پانچ بجے چھاونی کے سٹیشن پر گل
آریہ بھائی چھوڑنے آئے ۔ ریل میں بیٹھا جاتے ہوئے
بھائیوں کی پریم بھری نگاہوں پر نظر پڑی اور
میں نے سمجھا کہ دھرم کا سمبندھ سب سمبندھوں
سے اتم ہے ۔ باقی پھر

(منشی رام)

اوپدیش

" یہہ وشے سب اندریوں کے تیج کو گھٹ
کرتے رہتے ہیں "

یم رشی نے نچکیتا کو پریکشا کے لیئے نانا وشے
دئیے ۔ جنکے اتر میں اتم نچکیتا نے کہا کہ میں ان
وشیوں کو لیکر کیا کرونگا ۔ یہہ تو میرے تیج کو گھٹانے
والے ہیں ۔ اور ہے بھی سچ ۔ ہزاروں منشیہ
اسبات کی ساکھشی دے رہے ہیں ۔ کہ انہیں وشیوں
نے ایسا دگہد کیا ۔ کہ آنکھوں کا تیج جاتا رہا ۔ ہاتھہ
پاؤں کانپنے لگے ۔ اور کام کرنے سے جواب دیا
ہردیہ نربل ہوتا ہوا کسی کام کا نہ رہا ۔

دیوراج

سمپادکی پرستاب

ان لوگوں سے جو کہتے ہیں ۔ اور جو اپنے
من سے کچھہ کام نہیں لیتے ۔ ہم پرتیکش کہتے ہیں
کہ وہ اپنا ہنن کر رہے ہیں ۔ ویدوالوں نے سچ
کہا ہے ۔ کہ یہہ من ایک چکی کی نیائیں ہے ۔ جو کچی
پیستی اور چلتی رہتی ہے ۔ یدی اسمیں کوئی پدارتھ
پیسنے کو ڈالوگے ۔ تو یہ اسے پیسیگی ۔ نہیں تو آپ ہی
پس کر کھلنا چور ہو جاویگی ۔

یدی بالک نے سوچ سمجھہ منی کو کوٹھے میں پھینکدیا

دو راس کے استہان میں مٹی کا ایک کھلونا اٹھا کر چوپائی سے لگا لیا۔ تو اسمیں مٹی کا کوئی دوش نہیں۔ جڑتا بالک کی ہے۔ ایسا ہی یدی آریہ دھرم روپی مٹی کے مول نہ ڈالنے پرشوں نے اپنی جڑ بدھی سے اسے پھینکدیا۔ اور اسکے استہان میں کپول کلپت نیم سویکار کرلیے تو اسمیں ویدک نیموں کا کیا دوش ہے۔ سارا دوش انہیں کا ہے جو ویدک دھرم کے مہت کو نہیں پہچان سکے۔

وید بدھاتا ایشور نے ادیش کیا رشی منیوں نے ویاکھیا کی۔ اور شاکال کی مہا جاننے والے بید ہتوں نے ان ایشوری نیموں کو اپنے جیون میں پالن کیا۔ اپ نشٹوں نے چیکش دی۔ اتی ہس لیکھکوں (مورخ) نے انوں کے یہہ درشا دیا کہ یہہ آریہ لوگوں میں سمان بہادری کی شکتی سدیو سے چلتی میں آتی ہے۔ سوامی دیانند نے اسبات کے درشانے اور سکھا دینے میں اپنا سارا تندر لگا دیا۔ اسپر بھی یدی ہم لوگ اپنی استریوں کو پورن ودوشی بنانے میں یتن نہ کریں۔ یا "استریوں کو پورن وید ودوشی بنانے کی اوشکتا نہیں" ان شبدوں سے بھرے ہوئے بچنوں کو منہ سے نکالیں تو ہم یہ سمجھیں گے۔ کہ ناش کا سے بہت بدھ ہے۔ اس کا پھل ہم بھوگ رہے ہیں۔

ہا! یہ کیا ہوا ہے۔ جو لوگ پہلے ہی گرنتھوں کا کھنڈن کرنے دکھلائی دیتے تھے۔ اب بھی لوگ انکے شرن لے رہے ہیں۔ ہمیدر کی شرن لیکر نکلا گیا۔ کہ وید ودیا بھی آگیا دیتا ہے۔ اپنے پکش کا۔

حال ہا۔ اور ہمیدر [illegible] [illegible] تو کیا [illegible] ناجینگے

[illegible] ہم [illegible]

[illegible] کیول [illegible] کرنے سے آریہ پرشوں کو [illegible] کا منہ دیکھنا اور [illegible] بھی پڑا تھا ہم ست [illegible]

نہیں اور اسکی پشٹی اور پرچار میں تتپر نہ ہوں۔

اور یدی۔ یہہ کہا جاوے کہ ان پستکوں کے ابھیاس اندر یاسی دیوی چند ہی اٹھاتا نہیں۔ اور کسی سبھا یا سماج کی اور سے یہہ پستک مدرت نہیں ہوئے۔ تو اسبات کو واسویکار نہیں کرتا۔ کیونکہ کتنی ایک پرش ہی ہیں۔ کیونکہ یہہ سماج ان پستکوں کو اپنے پستکالوں میں بیچ رہے ہیں۔ انکے پرچار کا ادیوگ کر رہے ہیں اور پرچار کے لیئے اپنا دھن سمرپن کر رہے ہیں۔

ہوشیار ہو رکھے سبھن پرش جو ہم سے یہہ کہتے ہیں کہ وہ ان پستکوں کو پہچان درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ کسی پر گھٹ نہیں ہوتے۔ آریہ دھرم کی پرتکشا تو یہہ ہی ہے۔ کہ ہم کسی کے ادھین نہ رہیں۔ ادھیاس چھوٹنے کے لیئے ہم نت سندھیا میں بھی دھیان کرتے ہیں۔ پھر کیا کسی پرش سے دیکھا ہی کو پرگٹ نہ کرنا کو یہ بات ادایک ہے؟

شبدیہ ست سیوک لال شتری آریہ سماج ممبئی نے ہمارے پاس آریہ سماج کے نیم پہنچے ہیں۔ جو سوامی دیانند سرسوتی نے شتابدی میں پرکاشت کیئے تھے اور جنبر ممبئی سماج قائم کیا گیا تھا۔ ان نیموں کے پڑھنے سے ان لوگوں کا کتھن سرتا زمل۔ [illegible] یہہ کہتے ہیں کہ آریہ سماج کے والی کا سمانت۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں کرنگے۔

(۱) سب [illegible] آریہ سماج [illegible]

[illegible]

(۲) اس سماج میں کیول ست پرمان ویدوں کو مانا جائیگا۔ تتہا ساکھی شدھ ویدوں کو بگیان ارتھ اور آریہ الٰہ اس اروتہ۔ ست [illegible] برہمن گرنتھ [illegible]

(۲) چہ ویدوں کو جو رنگ۔ چار اپ وید۔ چھ درشن بتیا۔ ۱۱۲۷ ویدوں کو شاکھا۔ جو کہ ویدوں کے ویاکھیان۔ یہہ سب آریہ سناتن سنسکرت گرنتھوں کو۔ گون پرمان مانا جائیگا۔ جو کہ وید انکول۔

(۳) اس سماج میں پرتی دیش کے وہ ایک ایک پردھان سماج ہوگا۔ اور انیہ سب شاکھا اپ شاکھا سروپ ہونگی۔ (۴) پردھان سماج کے انکول انیہ سب سماجوں کی ویوستھا ہوگی۔ (۵) پردھان سماج میں وید انکول سنسکرت اور آریہ بھاشائیں۔ نانا پرکار پستک ہونگی۔ ست اپدیش کے لیئے اور آٹھویں دن ایک آریہ پرکاش سپتر نکلیگا۔ جو سب سماجوں میں پرورت کیئے جائینگے۔ (۶) پرتیک سماج میں ایک پردھان پرش۔ دوسرا منتری تتھا انیہ پرش اور استری یہ سبھا سد ہونگے۔ (۷) پردھان پرش اس سماج کی ویوستھا اچھا پالن کریگا۔ اور منتری سب کے پترون کا اتر اور سب کے نام ویوستھا لیکھ کریگا۔

(۸) اس سماج میں ست پرش۔ ست نیتی۔ ست اچاری جنونکے ہت کارک سبھاسد کیئے جاینگے۔

ویاکھیا۔ [illegible] کے سبھاسد ہونے سے سماج کو [illegible] ہے۔ [illegible] نہیں کرتا [illegible] کے لیئے [illegible] ہوگئے [illegible] سو ہو سکتا ہے۔

(۹) گرہستھ گرہ کرمیہ سے ابکاش پراپت ہوکر جیسے گرہ کاریہ میں پورشارتھ کرتا ہے۔ اسے اوریک پورشارتھ اس سماج کی انتی کے لیئے کرے۔ اور برکت تو نشتہ اس سماج کی انتی ہی کرے۔ انتہا نہیں۔ (۱۰) آٹھویں دن پردھان منتری اور سب سبھاسد سماج ستھان میں اکٹھے ہوں۔ سب کاموں سے اس کام کو مکھیہ جانیں۔

مراسلات

سیتا چرتر

(منتخبہ از راماین بالمیک کرت)

(نوٹ) راقم مضمون نے رام چرتر کے ہیڈنگ کے بجائے "سیتا چرتر" لکھ کر بھیجا ہے اس لئے اس مضمون کا ہیڈنگ سیتا چرتر لکھا گیا۔ ایڈیٹر

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۹۴ سنہ ۱۹۱۵ء

کچھ مدت کے بعد راجہ دشرتھ نے منتریوں سے کہا کہ میں اب راج کرتا کرتا تھک گیا ہوں میری خواہش ہے کہ اب راج کسی کے حوالہ کر کے آرام کروں۔ منتریوں نے وچار کر کے کہا۔ کہ رامچندر ہیں بہت سے اُتم گُن ہیں۔ آپ اُسکو یوراج بنا دیویں۔ راجہ نے اسکو سویکار کیا اور رامچندر کو یوراج بنانیکا نشچہ کر کے اپنے نوکروں کو سامگری تیار کرنے کے لیئے حکم دیا۔ جب یہہ حال رانیوں کو اور شہر نواسی لوگوں کو معلوم ہوا۔ تو بہت پرسن ہوئے اور آنند منگل کرنے لگے۔ جب اس پرکار راجہ کے گھر میں اور نگر میں آنند ہو رہا تھا۔ تو ایک داسی منتھرا (मन्थरा) نے رانی کیکئی کے پاس جا کر کہا کہ تو بڑی مورکھ ہے۔ تو اپنے دکھ کو نہیں جانتی اور بڑی خوشیاں منا رہی ہے۔ تو نہیں جانتی کہ جب رامچندر یوراج بنجاویگا تو تمکو اور تمہارے پتر بھرت کو کوئی بھی نہ پوچھیگا۔ کوشلیا کا راج ہو جانے سے تمکو بہت ہی دکھ ملیگا۔ اسی پرکار منتھرا نے اور کئی باتیں اُسے کہیں۔ انت میں اُس نے کہا کہ کوئی ایسا یتن کرو جس سے رامچندر یوراج نہ بن سکے۔ اور تمہارا پتر بھرت یوراج بنایا جاوے۔ اُس نے کہا اچھا ایسا ہی کرونگی۔ چنانچہ سب کپڑے اوتار دیئے سب بھوشن اوتار دیئے اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر رنجیدہ صورت بنا کر سو گئی۔ جب راجہ دشرتھ رات کو آیا تو بڑا حیران ہوا۔ اور اسکا سبب پوچھا۔ کیکئی نے کہا کہ جو دو ور میں نے لیئے ہوئے ہیں۔ وہ میں اس سمے مانگتی ہوں راجہ نے کہا اچھا مانگ۔ کیکئی نے کہا کہ ایک تو یہہ ہے کہ رامچندر چودہ برس بن میں بن باس کرے۔ اور دوسرا یہہ ہے کہ بھرت اسکی جگہہ یوراج بنایا جاوے۔ راجہ یہہ سنکر حیران ہو گیا اور پرتھوی پر گر پڑا۔ جب کچھ ہوش آئی تو کیکئی سے کہا کہ یہہ ور نہ مانگ رانی نے نہ مانا اور رامچندر کو بلوا بھیجا جب رامچندر آیا۔ تو کیکئی نے اُس سے کہا کہ تیرے پتا سے میں نے یہہ دو ور مانگے ہیں۔ اگر تو اپنے پتا کی پرتگیا کو سچی کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ تو کل پربھات (صبح) ہوتے ہی بن کو چلا جا۔ اور بھرت کا یوراج بنا سویکار کر۔ رامچندر نے کہا اچھا! ایسا ہی کرونگا۔ اور اپنے پتا کی پرتگیا کو سچا ہی کروں گا۔ رامچندر وہاں سے رخصت ہو کر اپنی ماتا کوشلیا کے پاس آیا۔ اور اس کو سارا حال سنایا وہ بڑی دکھی ہوئی اور غش کھا کر زمین پر گر پڑی۔ جب ہوش میں آئی تو رامچندر کو بن میں جانے سے منع کیا۔ رامچندر نے سمجھایا اور تسلی دی۔ کہ میں جلدی چودہ برس بن میں رہکر اور پتا کی پرتگیا کا پالن کر کے آپکی سیوا میں آؤنگا۔ انت میں ماتا نے رامچندر کا بن میں جانا سویکار کیا۔ ماتا سے رخصت ہو کر وہ اپنے گھر میں آیا۔ سیتا نے جب رامچندر کو چنتا سے ویاکل دیکھا تو بڑی کانپی۔ رام بھی اُسکو دیکھ کر اس شوک کو دل میں نہ رکھ سکا اور اُسکے مکھ کا رنگ بدل گیا۔ جب سیتا نے رامچندر کے مکھ کا رنگ بدلا دیکھا۔ تو پوچھا پربھو آج کیا ہے کیوں آج آپکی اس پرکار کی شکل ہو رہی ہے۔ کیوں آج آپکا مکھ پہلے کی طرح نہیں چمکتا شہر اور گھر میں آنند منگل ہو رہا ہے۔ اور آپ اس پرکار شوک آتر (رنجیدہ) دکھائی دیتے ہیں۔ اسکا کیا کارن ہے۔ شیگھر ہی بتلائیے۔ جب سیتا اس طرح ولاپ کر رہی تھی۔ تو رامچندر نے کہا کہ سن میرے پتا راجہ دشرتھ نے میری ماتا کیکئی کو کسی سمے دو ور دیئے تھے۔ رانی کیکئی وہ دو ور اس راج تلک ہونے کے وقت مانگتی ہے اور کہتی ہے کہ رامچندر چودہ برس بن باس کرے۔ اور بھرت یوراج بنایا جاوے۔ اس لیئے میں بن میں جانے کے لیئے تیار ہوں اور تجھ سے رخصت ہونے آیا ہوں تو یہاں رہ۔ میرے گن کبھی بھرت کے آگے مت کہنا اور اُسکی آگیا انوسار برتنا میری ماتا کوشلیا اور میرے پتا دشرتھ کی سدا سیوا کیا کرنا۔ بھرت اور شترگھن کی اپیہ یہہ بات کبھی نہ کرنی۔ یہہ سنکر سیتا کو کرودھ آیا اور کہنے لگی کہ اس پرکار کا ایوگیہ وچن آپ کیوں کہتے ہیں۔ یہہ وچن آپ جیسے بہادر راج پتر اور ودیا میں ماہر راجاؤں کے کہنے کے یوگیہ نہیں۔ ایسے وچن آپکی کیرتی اور یش کو ناش کرنے والے ہیں۔ یدی آپ بن کو جاتے ہیں تو میں آپکے آگے کانٹوں کو دباتی ہوئی آپکے ساتھ چلونگی۔ ایرشا (حسد) اور کرودھ رہت ہو کر آپکے پینے سے بچے ہوئے پانی کو پیونگی۔ آپ مجھ کو ساتھ لے چلیئے مجھ میں کوئی پاپ نہیں۔ مجھ کو ماتا اور پتا نے بہت سے آشرم دکھائے ہوئے ہیں۔ اسلیئے ضرور نانا پرکار کے ہرن اور بھیڑیا آدی پشوؤں اور پکشیوں سے بھرے ہوئے بن کو جاؤنگی۔ جس طرح میں پتا کے گھر خوشی سے رہتی تھی۔ اسی طرح بن میں سکھ سے رہونگی۔ تین لوکوں کا خیال نہ کرتی ہوئی صرف پتی برت کا ہی چنتن کرونگی۔ تیری سدا سیوا

کیا کرینگی - اور ہمیشہ برہمچارنی رہونگی - باقی آیندہ

راقمہ | جے چند | از لاہور

عرصہ سے اخباروں میں متواتر اس قسم کے مضامین شایع ہوتے رہے کہ ممبران کلچرڈ پارٹی عموماً اور عہدہ داران ڈی اے وی کالج خصوصاً بالالحاظ قواعد کالج و اپنے نیم ہائے سماجوں کے کالج کو شخصی طلبا بنانا چاہتے ہیں اور سالانہ جلسہ سوسائٹی میں اپنی طاقت بڑھانے کے لیئے سماجوں میں تفرقہ ڈالتے ہیں - چونکہ اس پارٹی کے اکثر ذی عزت اور اعلی تعلیم یافتہ ممبر تھے - اور بعض اصحاب سے ہمکو ذاتی نیاز حاصل تھا - اسواسطے ہمکو اخبارات کی تحریر پر ہمیشہ شک ہی رہا - اور ہم خیال کرتے تھے کہ آریہ جیسی پوتر اور قومی خیر خواہ سوسائٹی میں کہ جسکے ممبر صاحب لیاقت اور ضروریات قوم کو محسوس کرنیوالے ہیں - تفرقہ کا پڑنا کیونکر ممکن ہے - مگر حال کے واقعات نے ہمارے خیال کو دور کرکر یقین کرا دیا - کہ اس پارٹی کے عجیب کارنامجات ہیں - اسکے نزدیک سماجوں میں تفرقہ ڈالکر دو ٹکڑی کر دینا تو کچھہ مشکل امر نہیں ہے - ہمارے اس یقین کی تصدیق پارٹی مذکور کی اُس کارروائی سے ہوتی ہے جو ماہ مئی گزشتہ بتقریب سالانہ جلسہ سوسائٹی اس سماج کی نسبت عمل میں آئی - ہم بطور نظیر مختصر حالات سماج اور کلچرڈ پارٹی کی پالیسی کو بہ ملاحظہ ناظرین کرتے ہیں - جس سے پبلک کو اس امر کے اندازہ لگانے میں سہولیت ہوگی - کہ سماجوں میں کس کی طرف سے اور کیونکر تفرقہ اندازی کیجاتی ہے - واضح ہو کہ ابتدا میں ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء کو بمقام گھیانہ آریہ سماج قایم ہوا تھا - اسکے کچھہ عرصہ بعد سادھو ستارام تشریف لائے اور اُپدیش کرتے رہے - اُنکے اپدیشوں سے جہنگ میں بھی ایک آریہ سماج قایم ہو گیا - یہہ ہر دو شہر اگرچہ علیحدہ علیحدہ آباد ہیں مگر ایسے قریب ہیں اور باہم باشندگان کے ایسا تعلق ہے - کہ اُنکو جُدا جُدا شہر نہیں خیال کیا جاتا - چونکہ جہنگ سماج میں کوئی ممبر سنسکرت بہاشا جاننے والا یا سوامی جی کے پستکوں کو پڑھنے والا نہ تھا بنا بریں بغرض چلانے کارروائی سماج کے یہہ تجویز ہوئی کہ گھیانہ سماج کا پردہان جہنگ جاکر اپدیش وغیرہ کرایا کرے - اور بشرط ضرورت ویاکھیان بھی دیا کرے - چنانچہ عرصہ تک اسی طریق پر کارروائی ہوتی رہی - بعد ازاں ایسے واقعات پیش آئے - کہ گھیانہ سماج کی کوئی کارروائی باضابطہ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ء سے مارچ سنہ ۱۸۹۲ء تک نہ ہوئی اور اس اثناء میں جہنگ سماج نے گھیانہ سماج کے پردہان کو اپنی سماج کا بھی پردہان مقرر کیا اور تب سے دونو سماجوں کا ایک ہی پردہان چلا آیا۔

۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو از سر نو گھیانہ سماج کی باضابطہ کارروائی شروع ہوئی - اور جلسہ انترنگ سبھا منعقدہ یکم جون سنہ ۱۸۹۲ء میں یہہ قرار پایا کہ ممبران جہنگ سماج کو لکھا جاوے کہ اُن کو اس سماج میں شامل ہونے اور دونو سماجوں کو ایک سماج بنانے میں کیا عذر ہے - اس تجویز کو ممبران جہنگ سماج نے بخوشی خود منظور کرلیا چنانچہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء میں ہر دو سماجیں ملائی گئیں - اور اسکا نام آریہ سماج جہنگ گھیانہ رکھا گیا - اور یہی نام اخباروں اور اُس خط وکتابت میں درج ہوتا رہا - جو پرتی ندہی سبھا یا مینجنگ کمیٹی وغیرہ سے ہوتی رہی -

یہاں تک کہ اس سماج نے اپنی طرف سے ۲۶ مارچ سنہ ۹۳ء کو رائے کیشو داس صاحب بی اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو جو لالہ لعل چند صاحب پلیڈر کے حقیقی بھائی ہیں مینجنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا۔

اس مرحلہ تک تو کلچرڈ پارٹی کو کوئی بدگمانی اس سماج کی نسبت پیدا نہ ہوئی - مگر جب بہ تقاضائے حالات موجودہ جلسہ انترنگ سبھا مورخہ ۵ جون سنہ ۱۸۹۳ء میں یہہ تجویز پاس ہوئی کہ چونکہ رائے کیشو داس صاحب اس سماج کے ممبر نہیں اور بوجہ ملازمت ہمیشہ باہر رہتے ہیں - اسواسطے صاحب سکرٹری مینجنگ کمیٹی کی سیوا میں نویدن کیا جاوے کہ یہہ سماج اُس تجویز کو واپس لیتی ہے جسکے رو سے رائے صاحب ممبر مینجنگ کمیٹی مقرر ہوئے تھے اور ساتھہ ہی اُسکے دس ممبران سماج ہذا نے درخواست خریداری اخبار آریہ پتر کا اُس موقعہ پر بھیجی جبکہ کلچرڈ پارٹی کے ۳۴ اصحاب نے یکلخت خریداری اخبار کی بند کی تھی - تب سے یہہ سماج پارٹی مذکور کی نظروں سے گر گیا - کیونکہ بصورت واپسی تجویز مذکور کے رائے صاحب کو ممبری کمیٹی سے علیحدہ ہونا پڑتا - اور یہہ اُنکو ہرگز منظور نہ تھا - کہ دوسری قسم کے خیال کا کوئی آدمی کمیٹی میں لیا جاوے علاوہ اس کے برخلاف منشا پارٹی مذکور کے منجانب دس ممبران سماج ہذا کے جو درخواست خریداری آریہ پتر کا کی گذری وہ اُنکو از حد ناگوار معلوم ہوئی - نومبر سنہ ۱۸۹۲ء میں بموقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور اور اُسکے بعد جو مباحثہ گوشت خوری پر ہوتا رہا - اُسکی نسبت سماج ہذا نے کوئی ایکشن نہیں لیا - مگر جب یہہ سوال اسی درجہ کو پہنچ گیا کہ کلچرڈ پارٹی کے بعض ممبران اُس کو ویدانکول مان کر اسکا پرچار کرنے لگے - تب اس سماج نے جلسہ انترنگ سبھا مورخہ ۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء میں یہہ رزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ سوامی جی مانس بھکشن کو پاپ سمجھتے تھے - اسلیئے اس سماج کی بھی وہی رائے ہے - جو سوامی جی کی تھی - تاوقتیکہ اُسکی تردید باقاعدہ طور پر نہ ہو - اس رزولیوشن

کا پاس ہونا تھا کہ لالہ لعل چند صاحب اُپ پردھان اور ماسٹر سندرداس صاحب ممبران سماج جو کلچرڈ پارٹی کے دوست اور پیرو ہیں سخت ناراض ہو گئے۔ اور یہاں تک جوش دکھلایا کہ سپتاہک جلسے میں شامل ہونا اور چندہ ماہواری سٹاٹا فنڈ کا دینا ترک کر دیا۔ بلکہ لالہ لعل چند صاحب نے تو سماج مندر کا روپیہ اور سائیبان جو اُنکے پاس امانت تھا باوجود تقاضا کرنے کے اب تک نہیں دیا۔ باوجود اس کے انکی نسبت سماج کو کوئی بدگمانی پیدا نہ ہوئی۔ اور بدستور سابق بابت ہر ایک جلسہ انترنگ سبھا کے انکی سیوا میں نوٹس ہائے بھیجے جاتے رہے۔ مگر انہوں نے انکی ذرہ بھی پرواہ نہ کی۔ اور نہ کبھی شامل جلسہ ہوئے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ جب چپڑاسی سماج انکے پاس نوٹس لے گیا۔ تو غصہ ہو کر جواب دیا کہ آئندہ ہمارے پاس نوٹس مت لایا کرو۔ اگرچہ ان صاحبوں کی خلاف قاعدہ کارروائی سے سماج کی بھاری ہتک تھی۔ جس سے وہ ممبر رہنے سماج کے نہ تھے تاہم سماج نے اسکا کچھ خیال نہ کیا۔ آخر کار لالہ لعل چند صاحب کی خدمت میں بذریعہ تحریر نویدن کیا گیا۔ کہ آپ عرصہ سے سماج میں نہیں آتے نہ چندہ دیتے ہیں۔ آپ اپنے منشا سے آگاہ کریں۔ کہ آپ سماج کا سبھاسد رہنا چاہتے ہیں۔ یا نہ۔ لالہ صاحب نے اسکا بھی کچھ جواب نہ دیا۔ سماج کے اس تحمل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ کلچرڈ پارٹی کو ایک عمدہ موقع سماج میں تفرقہ ڈالنے کا ملگیا۔ چنانچہ کچھ خفیہ خط و کتابت ہو کر ۵ مئی ۱۹۲۲ء کو بھائی ہرنام سنگھ جو اُس پارٹی کے سرگرم ممبر ہیں یہاں تشریف لائے۔ اور لالہ لعل چند صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ اور جب لالہ تہاریہ مل خزانچی سے انکی گفتگو ہوئی تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ آپ خود سماجوں میں تفرقہ کے لیئے آئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۱۹۲۲ء کو جلسہ انترنگ سماج کا تھا۔

جسمیں منجملہ اور تجاویز کے ایک یہہ تجویز پیش ہونے والی تھی۔ کہ سالانہ انتخاب کے لیئے سبھاسدوں کے نام ووٹ پیپر جاری کیئے جاویں۔ اس جلسہ میں لالہ لعل چند و بابو سندرداس صاحبان جو پہلے کبھی شامل جلسہ نہیں ہوئے تھے۔ تشریف لائے۔ ناظرین خیال کر سکتے ہیں۔ کہ بھائی ہرنام سنگھ کے آنے کے بعد انکا شامل جلسہ ہونا کیا معنے رکھتا تھا۔ خیر کچھہ دیر تک کارروائی جلسہ جاری رہی۔ ہنوز کل تجاویز جلسہ میں پیش ہوئی تھی کہ بوجہ آنے آندھی اور گرجنے بادل کے جلسہ برخاست کرنا پڑا۔ ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء کو ہر دو اصحاب موصوف معہ رائے کیشوداس صاحب بھائی ہرنام سنگھ جھنگ تشریف لے گئے۔ جہاں اُن کو اپنی کامیابی کی امید تھی وہاں ایک خاص جلسہ کیا جسمیں کُل صرف آٹھ کس ممبر سماج کے شامل تھے۔ حالانکہ کُل سبھاسد اس سماج کے قریب پچاس کس کے ہیں الفاظ دیگر اس جلسہ میں لالہ تہاریہ مل صاحب خزانچی بھی وہاں بغرض دیکھنے کارروائی جلسہ کے پہونچ گئے مگر لالہ لال چند نے جنہوں نے اپنے آپکو اُس جلسہ کا پریزیڈنٹ ظاہر کیا تھا۔ خزانچی صاحب کو بیٹھنے کی اجازت اسوجہ پر نہ دی کہ یہہ خاص جلسہ ایک خاص غرض کے لیئے کیا گیا ہے۔ دوسرے دن افواہ سنا گیا ہے۔ کہ اس جلسہ میں کچھہ کارروائی انتخاب عہدہ داران سماج ہو کر چند اصحاب بنام نہاد ممبر انترنگ سبھا واسطے شمولیت جلسہ سوسائیٹی کے تبدیل کیئے گئے ہیں۔ اور اُنکے کرائیہ آمد و رفت وغیرہ اخراجات کی ذمہ داری ایک صاحب نے لی ہے۔ پس اس طرح پر سماج کے دو ٹکڑے کیئے گئے۔ اور لالہ لعل چند نے بحیثیت پردھان جدید انتخاب سے صاحب سکرٹری مینجنگ کمیٹی کو اطلاع دی کہ یہہ حالات ہمکو بعد میں معلوم ہوئے۔ ۲۵ مئی ۱۹۲۲ء کو اصلی سماج کی طرف سے پردھان و صاحب سکرٹری و خزانچی اور دیگر ممبر

انترنگ سبھا واسطے شمولیت جلسہ سوسائیٹی لاہور پہونچ گئے۔ دوسرے دن لالہ لعل چند و رائے کیشوداس صاحب و چار کس دیگر اصحاب بھی لاہور پہونچے۔ انکے لاہور پہونچنے سے پہلے ۲۵ مئی کو لالہ سدانند صاحب سکرٹری سماج کو بخدمت صاحب سکرٹری مینجنگ کمیٹی واسطے عطائے ایڈمیشن سارٹیفکٹوں کے بھیجا گیا۔ صاحب سکرٹری نے چار نا چار سارٹیفکیٹ ہائے تو دیدیئے لیکن انہیں یہ لکھا۔ کہ سرٹیفکٹ شرطیہ دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ جھنگ گھیانہ سماج کا جدید انتخاب ہوا ہے۔ ان سارٹیفکٹوں کے لینے سے ہمکو ازحد تعجب ہوا۔ کہ خلاف اُپ نیموں کے صرف دو روز میں بوجہ کسی ۲ یا ۳ کس ممبران منجملہ ۵۰ سبھاسدوں کے ایک ایسے جلسہ میں جہاں خزانچی سماج کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دیجاتی۔ کس طرح جدید انتخاب سماج کا ہو سکتا ہے اور اس طرح منتخب شدہ ممبروں کو کیونکر استحقاق شمولیت جلسہ سوسائیٹی حاصل ہو سکیگا۔ گر وہاں تو معاملہ ہی دگرگون تھا۔ ہمنے اس حال کو معلوم کر کے بخدمت صاحب سکرٹری مینجنگ کمیٹی ایک چٹھی بہ مضمون ذیل ارسال کی۔

مانیہ ور مہاشے منتری دیانند اینگلو ویدک کالج کمیٹی جی۔ نمستے۔ آج سارٹیفکٹ ہائے او خال جلسہ سوسائیٹی سے جسمیں آپنے یہہ نوٹ درج فرمایا ہے کہ سارٹیفکٹ ہائے شرطیہ دیئے جاتے ہیں۔ بدیں وجہ کہ جھنگ گھیانہ میں جدید انتخاب کی خبر آپکے پاس پہونچی ہے ہمیں سخت تعجب ہوا ہے کہ آپ کو یہہ اطلاع کسنے دی ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج جھنگ گھیانہ میں کوئی جدید انتخاب تا حال نہیں ہوا ہے۔ اور اسکے ثبوت میں واقعات ذیل پیش کرتے ہیں۔

اوّل موجودہ عہدہ داران کا انتخاب ۵ جنوری ۱۹۲۲ء کو ہوا تھا بموجب اُپ نیم نمبر ۸ سماج مذکور کا

انتخاب ۱۵۔ جنوری سنہ ۹۶ء کو ہوتا تھا۔ اور اُس کے واسطے ۷۔ ماہ حال کی انترنگ سبھا میں نوٹس دیا گیا کہ آئندہ سال کے انتخاب کے لیئے سبھاسدوں کے نام ووٹ پھر جاری کیئے جاویں۔ مگر بہ امر باعث آجانے آندھی اور بدیں وجہ برخاستگی جلسہ کے فیصلہ نہ پایا۔

دوم جس انتخاب کی بابت آپنے سارٹیفکیٹ ہامیں ریمارک دیا ہے۔ اسکی بابت کوئی باضابطہ نوٹس سماج کی طرف سے سبھاسدوں کے نام جیسا کہ آپنے ضمیمہ نمبر ۹ میں درج ہے جاری نہیں کیا گیا۔

سوئم۔ ۱۷۔ مئی سنہ ۹۶ء کو ہمارے سماج کی انترنگ سبھا کا جلسہ ہوتا ہے۔ جسمیں انترنگ سبھا سماج کی کل ممبران سوائے لالہ بھوانیداس صاحب کے حاضر تھے۔ اور اس جلسہ کی تاریخ سے ۲۴ ماہ حال تک جب ہم لوگ جنگ سے لاہور بموجب آپ کے نوٹس ہٰذا کے واسطے شمولیت جلسہ سوسائیٹی روانہ ہوئے۔ کسی انتخاب جدید کا ہونا بموجب قواعد ناممکن ہے۔

چہارم موجودہ انترنگ سبھا کے بارہ ممبر ہیں جنکے اسماء کی اطلاع ماہ حال کو آپکے دفتر میں پہونچ چکی ہے۔ چنانچہ ۲۳۔ ماہ حالکو بموجب اس اطلاع کے آپنے بارہ قطعہ نوٹس انگریزی سماج کے نام بھیجے۔ جنمیں اُن تجاویز کا ذکر ہے۔ جو منجانب ممبران انترنگ سبھا ملتان وجہلم جلسہ سوسائیٹی میں پیش ہونیوالے ہیں۔

پنجم۔ چونکہ انترنگ سبھا سماج ہٰذا میں بسبب تبدیلی لالہ لچھمن لال بی اے کی ایک اسامی خالی تھی انترنگ سبھا نے لالہ [illegible] رام کو بجائے اُسکے مقرر کیا۔ اور اس امر کی اطلاع آپکو ۲۰۔ ماہ حالکو دیگئی۔ اور آپنے لالہ [illegible] رام کو درج رجسٹر ممبران سوسائیٹی فرماکر سارٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔

ششم آج سے پہلے اس سماج کو جدید انتخاب کی بابت کوئی اطلاع نہیں دیگئی۔

ہفتم۔ ہم لوگ صرف زر کثیر و برداشت تکلیف آراستہ واسطے شمولیت جلسہ سوسائیٹی آئے ہیں اور بموجب قواعد کے ہم لوگوں کو ہر طرح بلا کسی اشتباہ کے جلسہ سوسائیٹی میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔ اخیر میں ہماری یہ التماس ہے کہ ہماری یہ درخواست اُس جلسہ مینیجنگ کمیٹی میں پیش کیجاوے جسمیں ہمارے جلسہ سوسائیٹی میں شامل ہونے کی بابت فیصلہ ہونا ہے۔ اور نیز ہمکو حاضر ہونے کی اجازت دیجاوے۔ تاکہ بشرط ضرورت واقعات مندرجہ بالا کو ہم بذریعہ تحریری ثبوت کے ثابت کردکھلائیں اگر ہماری اس عرضداشت اور ثبوت پر توجہ نہوئی اور ہمکو جلسہ سوسائیٹی میں شامل ہونے کی مخالفت کیگئی۔ تو اُسکے لیئے ہم مناسب چارہ جوئی کرنے کو مجبور ہونگے۔

اس چٹھی کا کوئی جواب ہمکو نہ ملا۔ دوسرے روز ۲۶۔ مئی کو خاص جلسہ مینیجنگ کمیٹی کا تھا۔ ہم [illegible] سے پہلے [illegible] ان اور صاحب سکرٹری سماج کالج میں گئے۔ جہاں اجلاس کمیٹی ہونیوالا تھا شروع اجلاس سے پہلے ہماری اور مہاشہ [illegible] ان کمیٹی کی کچھ گفتگو ہوئی۔ اُس سے ہمکو یقین ہو گیا کہ ہماری شمولیت جلسہ سوسائیٹی میں مشتبہ ہے۔ اور فریق ثانی کا ناجائز انتخاب صرف ہمارے مقابلہ کے لیئے کیا گیا ہے۔ اتنے میں اجلاس کمیٹی کا شروع ہوا۔ اور جس کمرہ میں ممبران کمیٹی تشریف رکھتے تھے ہم اُسکے دروازہ جنوبی کے پاس ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ تاکہ ہمارا معاملہ پیش ہو۔ تو ہم اصالتاً حاضر ہوکر اپنا حال گذارش کریں۔ منجملہ ممبران کمیٹی کے۔ ایک صاحب نے ہمکو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھ کر دوسرے ممبران کی توجہ ہماری طرف دلائی۔ جس سے یہ مطلب تھا۔ کہ ہم وہاں نہ بیٹھیں۔ چنانچہ ہمکو وہاں سے اُٹھ جانے کا حکم دیا گیا۔ ہم بتعمیل اُس حکم کے اُٹھکر چلے آئے

اور باہر چاہ کے تھلے پر اس انتظار میں بیٹھے رہے کہ کب ہمارا معاملہ پیش ہوتا ہے۔ اور ہمکو بلاکر ہمارا حال دریافت کیا جاتا ہے۔ ہم برابر گیارہ بجے تک وہاں بیٹھے رہے۔ مگر ہمارا معاملہ کمیٹی میں پیش نہ ہوا۔ اور نہ ہمکو بلایا گیا۔ حالانکہ یہ امر ضروری تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے ہماری درخواست صاحب سکریٹری کمیٹی کی سیوا میں پہونچ چکی تھی۔ اور نیز [illegible] صاحب سے زبانی عرض کیا گیا تھا ہمکو کامل یقین تھا۔ کہ اگر ہمارا معاملہ کمیٹی میں پیش ہوتا۔ اور ہمکو اصالتاً حاضر ہونے کی اجازت دیجاتی۔ تو ہمارا معاملہ اسقدر واقعات کی بنا پر مضبوط تھا۔ کہ ضرور ہمکو شامل جلسہ سوسائیٹی ہونے کی اجازت دیجاتی اور فریق ثانی کو صاف جواب ملتا۔ الا وہاں اور صورت تھی۔ اور یہ فریق بندی صرف بدیں غرض ہوئی تھی۔ دونو فریق کے ممبران کو متنازعہ قرار دیکر شمولیت جلسہ سے خارج رکھا جاویگا۔ اور پھر ۵ یا ۶ ممبران کی رائے کلچرڈ پارٹی کے برخلاف کم ہو جاویگی آخرکار جلسہ کمیٹی کا برخاست ہوا۔ اور ہم واپس چلے آئے اسکے تھوڑی دیر بعد جلسہ سوسائیٹی کا ہونا تھا۔ ہم کھانا کھاکر کالج کی طرف روانہ ہوئے۔ ہنوز ہم اثناء راہ میں ہی تھے۔ کہ ہمکو کالج میں لڑائی ہو جانے کی اطلاع ملی۔ ہمنے اُسوقت آگے جانا مناسب نہ سمجھا۔ اور رستے میں سے واپس آئے۔ اُس روز جلسہ سوسائیٹی کا نہ ہوا۔ اس فساد کی حالت کو دیکھ کر بہت سے ایسے اصحاب جنکے شامل جلسہ سوسائیٹی ہونے میں کسی طرح کا تنازعہ نہ تھا۔ بوقت شام چلے گئے۔ اس خیال سے کہ یہاں کے قاعدہ کی پابندی نہیں ہوتی۔ اور نہ انصاف سے کام لیا جاتا ہے بڑے تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ کہ پہلے یہ قرار دیا کہ ہر شخص جو اپنے آپ کو شمولیت جلسہ سوسائیٹی

سمجھتی سمجھتا ہے۔ کالج بلڈنگ میں بلا روک ٹوک داخل ہو سکتا ہے۔ اور جب لوگ آنے شروع ہوتے ہیں تو طلبا سے انکا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ ناظرین انصاف کریں کہ اعلیٰ تعلیم میں کسقدر تہذیب اور محبت بھری ہوئی ہے۔ کیا ایسی تعلیم سے کناد اور گوتم جیسے رشی پیدا کرنیکی امید ہو سکتی ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ جو لوگ بڑے بڑے اور جوش بھرے لکچر دیکر اپنے آپ کو ملک اور قوم پر قربان کرنیکا دعویٰ کرتے تھے۔ وہ سب ظاہرداری تھی اصل میں کچھہ اور تھا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ کالج پبلک کے روپیہ سے طیار ہوا۔ اور آریہ سماجوں نے بھیک مانگ مانگ کر روپیہ اکٹھا کیا۔ کیا اسکا یہہ ہی معاوضہ ہے۔ کہ اب کالج کو شخصی جائداد بتایا جاتا ہے۔ افسوس صد افسوس جب سے ممبران کلچرڈ پارٹی کے دلوں میں یہہ سمایا ہے کہ کالج صرف ہمارے ہی ہاتھوں میں رہے۔ اپنی مجارٹی پیدا کرنے کے لئے طرح طرح کی حکمت عملیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اور باوجود اسکے دوسرے فریق پر ناجائز الزام لگائے جاتے ہیں انصاف سے ذرہ ہی کام نہیں لیا جاتا۔ یہاں تک کہ جو سماج کلچرڈ پارٹی کے فیور میں ہو۔ اُس کی ہر ایک بیضابطگی در گذر کیجاتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے سماج کے فریق ثانی کی بے ضابطہ کاروائی کی کچھہ پرواہ نہیں کیگئی۔ اب ہم اُس حکمت عملی کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ جسکے ذریعہ کارروائی جدید انتخاب کی عمل میں آئی۔ ہم نے بعد کارروائی انتخاب کے چند اصحاب ممبران باشندگان جہنگ سے اسبارہ میں گفتگو کی۔ کہ یہہ کارروائی کیونکر ہوئی جسکا جواب انہوں نے یہہ دیا کہ ہمکو کچھہ اور کا اور بتلایا گیا ہے۔ اگر ہمکو اصلی حال بتلایا جاتا کہ اس کارروائی سے سماج میں تفرقہ پڑے گا۔ تو ہم کبھی شامل نہ ہوتے۔ اسمیں شک نہیں کہ فریق ثانی کے بعض ممبر دوراندیش اور صلح جو ہیں غلطی میں پڑکر کارروائی کر بیٹھے ہیں۔ اور جب ملتے ہیں۔ تو افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو راستی پسند آدمی کی طبیعت ضرورت کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اس فریق میں بعض ممبر ایسے ہی ہیں۔ جنہوں نے شاید شب بھر سماج کا منہ تک نہیں دیکھا۔ اور نہ کبھی شامل جلسہ ہوئے۔ میاداس جسکو بطور ممبر انترنگ سبھا منتخب کیا گیا تھا۔ وہ پہلے سماج کا ممبر بھی نہیں تھا۔ اسکو یہہ امید دلائی گئی تھی کہ اُس کے پسر کو جو ڈی اے وی کالج میں پڑھتا ہے۔ اور اب بی اے کلاس میں داخل ہونیوالا تھا۔ فیس معاف کیجاویگی چنانچہ سنا گیا ہے کہ اسکو فیس معاف ہوگئی ہے۔ اسکے پہلے جب وہ ایف اے کلاس میں داخل ہوا تو اسوقت پردھان سماج ہذا کی سفارش پر اسکو فیس معاف ہوئی تھی۔ جو اشخاص کسی خاص غرض کے پورا کرنے کے لئے سماج میں داخل ہوتے ہیں۔ کیا اُن سے کبھی کوئی امید دھرم یا قومی بہتری کی ہو سکتی ہے۔ اخبار بھارت سدھار مطبوعہ ۹۔ جون ۱۸۹۶ء میں متعلق جلسہ سوسائٹی کالج کے لالہ لاجپت رائے صاحب سکرٹری کمیٹی نے ایک کھلی چٹھی شایع کرائی ہے۔ جسمیں دیگر سماجوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سماج ہذا کی نسبت یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ "وہاں دھرم بھاو تو مدت سے اپنا اثر کہہ ہی رہا تھا۔ جہنگ سماج کی سکرٹری نے پہلے جو فہرست دفتر کمیٹی میں ممبران سوسائٹی کی بھیجی۔ اسمیں لالہ لعل چند پلیڈر جہنگ کا نام ہی درج نہ کیا۔ حالانکہ وہ پانسو سے زائد کالج والے دیچکے ہیں۔ خیر اسکی تھوڑی مدت بعد لالہ تولا رام صاحب جہنگ پہونچے اور انہوں نے خلاف ضابطہ رزولیوشن پاس کرکے ایک اور فہرست بھجوائی جسمیں لالہ لعل چند کا نام بھی درج تھا جلسہ سوسائٹی سے چند روز قبل لالہ لعل چند کی چٹھی بحیثیت پردھان جہنگ سماج پہونچی۔ جسمیں انہوں نے نئے انتخاب کے حالات درج کرکے فہرست ممبران سوسائٹی بھیجی" ہمکو اس تحریر کی نسبت سخت تعجب ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لالہ لاجپت رائے جیسے لائق اور صلح جو صاحب کی طرف سے شایع کیجاتی ہے۔ جناب من اگر انما دہند بلاسوچ سمجھ کے کلچرڈ پارٹی کے ہاں میں ہاں ملانے کا نام دھرم بھاو ہے۔ تو ہم اس سے باز آئے اور ہم ایسے دھرم بھاو کو آپکے ہم خیال اصحاب کے لئے چھوڑتے ہیں۔ ہمنے تو یہہ سمجھا ہوا تھا۔ کہ کلچرڈ پارٹی میں نیکو کاران ست بھاشن آدی تحت الثری کو گیا۔ وید انکو دھرم سمجھتے ہیں۔ اب ہمکو اسکے برخلاف اسکی تعریف معلوم ہوئی۔ مہاشہ جی آپ کو مناسب تھا۔ کہ براہ مہربانی کسی ایسی کارروائی کو ظاہر کرتے۔ جو سماج ہذا نے دھرم دروہ کی تھی۔ تاکہ اسکی بابت آپکی سیوا میں نویدن کیا جاتا۔ پہلی فہرست سیلہ صاحب سکرٹری سماج میں لالہ لعل چند کے نام درج نہ کرنے سے کوئی خاص غرض مدنظر نہ تھی اس فہرست میں صرف انہیں اصحاب کے نام درج کیئے گئے جنہوں نے شمولیت جلسہ سالانہ کے لئے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ علاوہ اسکے قواعد کے رو سے یہہ ہدایت نہیں کہ جملہ ممبران انترنگ سبھا کی فہرست بھیجی جاوے۔ البتہ جس سماج کا تعلق پہلے قواعد سوسائٹی کالج سے ہے۔ اسکی انترنگ سبھا کے ممبران بہ حیثیت ممبر انترنگ سبھا کے حق شمولیت جلسہ سوسائٹی کا رکھتے ہیں۔ لالہ تولا رام ضرور یہاں آئے تھے۔ مگر اُن کے آنے سے خلاف ضابطہ کوئی رزولیوشن پاس نہیں ہوا۔ ہاں انہوں نے یہہ جتلایا تھا۔ کہ دفتر کمیٹی میں

جملہ ممبران انترنگ سبھا کی فہرست بھیجنی چاہیئے تاکہ صاحب سکرٹری اُنکے نام نوٹس تاریخ جلسہ سوسائیٹی جاری کرسکیں ممبران انترنگ سبھا کو اختیار ہے کہ شامل جلسہ سوسائیٹی ہوں یا نہ ہوں۔ یہہ کہنا اُنکا نیک نیتی پر مبنی تھا چونکہ سماج میں کسی قسم کا پارٹی سپرٹ نہ تھا۔ اور نہ یہہ غرض تھی۔ کہ موجودہ عہدہ داران کالج کے خلاف کوئی ناجائیز یا خلاف ضابطہ کارروائی کیجاوے۔ اسلیئے دوسری فہرست صاحب سکرٹری کمیٹی کی خدمت میں بھیجی گئی۔ جسمیں جملہ ممبران انترنگ سبھا کے نام درج تھے۔ کیا یہہ کارروائی کسی طرح خلاف ضابطہ ہے۔ براہ مہربانی صاحب سکرٹری کمیٹی ہمیں اُس قاعدہ سے مطلع فرمادیں۔ جسکی رو سے سماج ہر جملہ ممبران انترنگ سبھا کے نام کی فہرست ارسال کرنا لازمی ہوا۔ آگے چلکر صاحب سکرٹری کمیٹی چٹھی مذکورہ بالا میں یہہ فرماتے ہیں۔ کہ دہرتا ماارٹی کے چھہ ممبران سے چار ایسے تھے۔ جنکا چندہ انترنگ سبھا نے معاف کردیا۔ اُنہیں سے ایک صاحب بھاگلپوری کوٹ پہنے تھے اور کالج کے لیئے بہت جوش پرگٹ کرتے تھے۔ کیوں نہ ہو کالج کے لیئے سب سے عمدہ جوش وہی ظاہر کرسکتے ہیں۔ جو ماہواری چندہ سے انترنگ سبھا کے رزولیوشن کے لیئے بریت حاصل کریں۔ اسپر بھی ہردو فریق کے صاحبان کو نسرطیہ سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ اور فہرست ثانی کے مطابق پانچ سبھاسد تھے۔ جنہیں چار نے پورا چندہ ادا کیا تھا،، اس تحریر سے صاحب سکرٹری کمیٹی کو چار اصحاب کا چندہ ماہواری معاف ہونا اور کالج کے لیئے جوش کا پرگٹ کرنا بہت برا معلوم ہوا۔ بندہ نواز جبکہ آپ مانتے ہیں کہ قواعد کے رو سے انترنگ سبھا کو چندہ کی معافی کا اختیار ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کیا آپکے ہمخیال سماجوں نے کسی ممبر کو چندہ معاف نہیں کیا۔ جس صاحب کی طرف بھاگلپوری کوٹ کا اشارہ دیا گیا ہے۔ وہ سکرٹری سماج ہذا کے تھے جو صاحب سکرٹری کمیٹی سے واقف تھے۔ اور جنہوں نے اُن کے پاس حاضر ہوکر سارٹیفکیٹ لیئے تھے اور اُن سے صاحب موصوف واقف ہوچکے تھے۔ افسوس کہ پھر بھی اُن کو اپنی تحریر میں اس طرح جتلایا ہے۔ کہ وہ اُن سے واقف ہی نہ تھے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ اس سماج میں ایسا کوئی ممبر نہیں جو کالج کا بدخواہ یا اُسکی نسبت بیجا جوش رکھتا ہو۔ ہاں خلاف قاعدہ کارروائی کو دیکھکر ہر فرد بشر اپنا افسوس اور رنج ظاہر کیا کرتا ہے۔ جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں ہوسکتا جب کالج کی کارروائی کے قواعد موجود ہیں اور آریہ پبلک کو اُسکی نسبت نکتہ چینی کا حق ہے تو اُسکا رائے ظاہر کرنا بیجا نہیں ہے۔ باقی رہا یہہ امر کہ فریق ثانی کے ممبران سے چار صحاب نے پورا چندہ ماہواری ادا کردیا تھا۔ صاحب من شائید آپ اس بات سے ناواقف ہیں اور اُن صاحبوں نے اپنے گھر سے چندہ نہیں دیا۔ اُنکا چندہ ادا کرنیوالے اور صاحب ہیں۔ اگر اس طرح روپیہ ادا کرکے سوسائیٹی میں جمعیت بڑہائی جاسکے کا نام بھی ہمدردی کالج کی ہے تو مبارک ہو۔ پھر صاحب سکرٹری دالشیر کی بابت جنہوں نے کالج میں داخل ہوکر اُنکا مقابلہ کیا۔ یہہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ سیوک منڈلی تھی۔ اگر سیوک منڈلی کا یہی کام ہوتا ہے جو اُس سے ظہور میں آیا تو پھر معلوم نہیں کہ دالنٹیر ملں کا کون کام ہوگا جیسی مذکور میں جہاں تک تعلق اس سماج کا تھا اُسکا جواب دیا گیا۔

باقی حالات مندرجہ چٹھی کی نسبت ہمکو کچھہ تحریر کرنا ضرور نہیں اور نہ تحریر کرنا ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ اس رام کہانی کو ختم کرکے اخیر میں صاحب سکرٹری کمیٹی سے ہمارے سوال ہائے ذیل ہیں۔ اول کیا بھائی ہرنام سنگھہ اسغرض کے لیئے یہاں نہیں آیا۔ کہ وہ لالہ لعل چند پلیڈر سے ملکر سفید مطلب عہدہ داران کالج کارروائی کراسکے۔ دوم کیا جو کارروائی اُنکی معرفت بھائی ہرنام سنگھہ و لالہ لعل چند کے ہوئی وہ اوپ نیموں کے مطابق تھی۔ سوئم کیا اُن کو اطلاع اس امر کی نہیں دیگئی کہ آپکی تجویز منظور کیگئی ہے۔ چہارم کیا سماج کی کارروائی کو عہدہ داران کالج اپنے برخلاف خیال نہیں کرتے تھے اور اسوجہ سے اُن کو سماج کی نسبت بدگمانی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ (۵) کیا جب مہتہ امرکشن لالہ سدانند سکرٹری سماج ہذا سے ملے تو اُنہوں نے یہہ نہیں کہا کہ ہمنے ڈیرہ اسمعیلخاں اور جھنگ سماج کے دو ٹکڑے کرنے میں کونسی بُرائی کی۔ اگر اِن سوالوں کا جواب پورا پورا ملجاوے تو پھر بہت صاف ہوجاویگا۔ کہ سماجوں میں تفرقہ ڈالنے والا کون ہے۔ ہمیں امید ہے کہ صاحب موصوف ہمارے ان مختصر سوالوں کا جواب بکم و کاست عطا فرماکر ممنون فرماوینگے۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

راقم
آریہ بھائیوں کا سیوک سوامیا رام مختار عدالت
پردہان آریہ سماج جھنگ مگھیانہ

کارسپانڈنس

اِن تحریروں کا اڈیٹر ذمہ وار نہیں

باوا نہتو رام جی نورپور سے لکھتے ہیں۔ کہ خود

۲۷۔ جون سنہ ۹۶ع کو جسوقت ہماری یہ ایک ننھی گوڈ و نکی کہیڈہ آریہ سیوک منڈلی قائم ہوئی تھی۔ تو اُسوقت صرف ۱۰ ممبر مقرر ہوئے تھے۔ مگر ایشور پرماتما کی کرپا سے اسوقت اِس ۱۵ جون گزشتہ میں ۲۲ ممبروں کی اوسط حاضری ہوگئی ہے۔ لیکن فی الحال چندہ بہت کم ہے۔ خرچ زیادہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر یہی میرے متر جینی کہ دل سے اِس نیک راہ پر کمربستہ رہے تو امید ہے کہ سب انتظام کو بخوبی سرانجام فرما دینگے۔ مورخہ ۱۰ جون سنہ ۹۶ع کو جلسہ سپتاہک میں آٹا فنڈ منظور ہو چکا ہے۔ لیکن یہہ کہ ۱۵ جولائی میں آٹا فنڈ کھولا جاوے۔ تو کل یکم جولائی کو سبھا سپتاہک میں سب سجن پرشوں کو دھرم ہٹ کی چٹھیاں دیگئی ہیں کل جلسہ سپتاہک میں اور انترنگ سبھا میں خیرات بکس کا رکھنا منظور ہو گیا ہے۔ دھنباد کرتا ہوں کہ اگر ایسی ہی ہمت کرینگے۔ تو امید ہے کہ جلد فتحیاب ہو جاوینگے۔ بعض سجن پرش اپنے والدین کے خوف سے تاحال سماج میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور نہ نام داخل کراتے ہیں۔ مگر اُنکا دلی ارادہ بالکل سماج کے نیموں کی طرف ہے۔ پیارے مترو میں پیار تہنا کرتا ہوں۔ کہ پرمیشور کی پرارتہنا کرنے میں اور اپنے اصلی اصولوں پر چلنے میں آپ ڈرتے ہیں تو کیا جسوقت آپ کسی ایک شے کو بڑی خوشی سے کرتے ہو تو کیا والدین یا ممبر تو ضرور آپ کو گھر سے نکال دیتے ہونگے۔ ہاں اگر نکال دیویں۔ یا اور کوئی تنبیہ کریں تو واجب ہے۔ گر اپنے دھرم کے واسطے آپ کو کوئی منع نہیں کرسکتا ہے۔ ہمارے ۲۴ ممبروں میں سے اسوقت تک ۱۰ ممبروں کے اصلی خیالات شدھ ہو گئے ہیں۔ یعنی ہر روز سندھیا و گائیتری وغیرہ کرم کرتے ہیں اور شراب کا پینا اور ماس کا بھکشن کرنا بالکل ترک کر دیا ہے۔ الاایک دو سجن پرش ایسے ہیں۔ کہ اگر اُنسے دریافت کیا جاوے کہ آپ اِس سبھا میں کیوں نہیں آئے۔ تو صاف کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارے گھر سے اِس بات پر سخت ناراض ہیں۔ افسوس۔ کہ گھر کی ناراضگی کے سبب وہ آپکے دھرم سے دور ہوتے ہیں اور وہ صاحب عزت آدمی تھے۔ افسوس کہ پرماجی کے دس میں آکر کے اپنے دھرم کو ناش کر رہے تھے۔ ذرا غور فرمایئے بلکہ اپنے گھر میں بھی اِس بات کا اپدیش کیا کرو بلکہ پرمیشر اِس سے بھی زیادہ برکت دیویگا۔ اور یہ بھی ایک بڑا اشچرج ہے۔ کہ آج ایک صاحب کے گھر ڈھولک بج رہا ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ لکھہ داتا صاحب کا کہوٹ ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ایک سبھاسد نے چیلاجی سے ایک پرشن پوچھا تو کہنے لگا۔ کہ پھر کبھی آئیو۔ ایسی بہت سی باتیں بیات کر کے آخر جب تک کہ ہم سب بیٹھے رہے۔ اُس چیلا صاحب نے ناچنا بند کر دیا۔ پس بھائی صاحبو اِن شبدوں سے بجز جسقدر کہ تم اِن خیالوں میں اپنا وقت ضایع کرتے ہو۔ اتنا ہی پرمیشور کی پرارتہنا میں لگاؤ۔"

باقی آئندہ

مہاشہ اڈیٹر بھارت سدھار جی۔ نمستے۔

آپ کے اخبار مورخہ ۹۔ جون سنہ ۱۸۹۶ع صفحہ ۹ کالم پہلا سطر اول۔ آج نظر سے اتفاقاً گذرا۔ آپ کا صریحاً غلط بیان دیکھہ کر جواب میں تحریر کرتا ہوں۔ تاکہ آپ اپنے اخبار کو درست کریں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ "پشاور کے تین صاحب نے سارٹیفکٹ حاصل کیئے وغیرہ وغیرہ" صاحب من۔ چار صاحبان نے سارٹیفکٹ جلسہ سوسائٹی ویدک کالج کے واسطے حاصل کیئے تھے۔ بابو جمنا پرشاد ڈاکٹر سیتارام۔ بابو شیو سہائے۔ اور لالہ مول چند اور پرولسٹ جو مہاتما پارٹی نے پیش کیا تہا۔ اُس کے برخلاف کسی پشاور کے ممبر نے ووٹ نہیں دیا۔ اصل جو قریباً بھارت سدھار کے اڈیٹر صاحب کے پاس ارسال ہے۔ اور نقل اسکی دھرم پرچارک جالندھر میں بھی طبع ہونے کے واسطے ارسال ہے۔

داس سیتارام ڈاکٹر
ممبر سوسائٹی ویدک کالج لاہور

لالہ راجہ رام جی پٹیالہ سے لکھتے ہیں۔ بھجن منڈلی آریہ سماج پٹیالہ کا ایک پبلک جلسہ نرجلا اکادشی کو قرار پایا۔ اسروز یعنی ۱۴۔ جون کو صبح کے وقت ہوا سماج مندر میں ہون کرایا گیا۔ ہون کرنے کے لیئے پنڈت گوری دت شاستری اور کئی پنڈت صاحبان تشریف لائے۔ ہون کے بعد پنڈت گوری دت کا نرجلا برت پر ویاکھیان ہوا۔ تعداد حاضرین چالیس کے قریب تھی۔ اُنہوں نے جتلا دیا کہ نرجلا برت بھوکے رہنے اور شام کے وقت معمول سے زیادہ کھانے سے نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یجروید اڈھیائے اول منتر پانچ کے بموجب نرجلا برت صرف اَسَت باتوں کے گرہن نہ کرنے سے ہی ہو سکتا ہے اور ایشور کی آگیا انوسار چلنے سے ہی منش نرجلا برت رکھنے والا کہلاتا ہے۔ اِس اپدیش کا اثر بہت اچھا پڑا شام کو ۵ بجے سے ہی لوگ شریک جلسہ ہونے لگ گئے۔ معمولی کارروائی کے بعد ماسٹر پربھو دیال صاحب کا لکچر ہوا۔ جسمیں جتلایا گیا۔ کہ منش کا دھرم کیا ہے۔ آیا دنیاوی باتوں میں مگن رہنے سے ہی دھرم ہو سکتا ہے۔ یا ایشور سے تعلق پیدا کرنے سے حاضری سو کے قریب ہو گئی تھی۔ اور لوگ بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اِس کے بعد ماسٹر پربھو دیال جی کی دو حرفی اپیل پر بھجن منڈلی کی مدد کے لیئے فوراً ۹ روپیہ اکٹھے ہوئے۔ جنمیں سے ۳ تو فوراً وصول ہو گئے اور باقی کا وعدہ۔ چھہ نئے ممبر ہوئے۔ اسموقعہ پر

بھائی رام سنگھ صاحب پریذیڈنٹ سابق آریہ سماج پٹیالہ و ماسٹر پربھہ دیال صاحب اور لالہ ٹھاکر داس صاحب کا بہت ہی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے بھجن منڈلی کو اپنے تن من۔ دھن سے مدد دی۔

یہ بھجن منڈلی چھ ماہ سے قائم ہوئی ہے۔ ہر پنجشنبہ کو ہفتہ وار جلسہ ہوتا ہے۔ ۲۶ ممبر ہیں۔ منڈلیا دس ممبر جانتے ہیں۔ باقی صاحب سیکھ رہے ہیں۔ آریہ سماج پٹیالہ اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے کہ ایک لائق فائق بھجن گانے والے کی ضرورت ہے۔ جو ہماری بھجن منڈلی کو اچھے سے اچھے سر سکھاوے اسکو کرایہ آمدورفت کھانا پینا سماج کی طرف سے دیا جاویگا۔

اڈیٹر

سکتری آریہ سماج [illegible] پارٹیوں کے ممبروں کی خبریں چھاپنا ہمارے اخبار کا کام نہیں ہے۔

لالہ رام آسرا۔ یہ مضمون ہمارے اخبار کے متعلق نہیں ہے۔ کسی پولیٹیکل پرچہ میں بھیجئے۔

لالہ [illegible] داس میڈیکل سٹوڈنٹ لکھتے ہیں۔ کہ ایک میڈیکل سٹوڈنٹ نے محض مفت کی مرغی کے لالچ [illegible] انجکشن کیا۔ اور افسوس کرتے ہیں۔ قوم کی خطرناک حالت پر۔ ایسے واقعات جتلاتے ہیں۔ کہ حاجت روائی کا شمہ اگر زور پکڑتا گیا۔ تو بلاشبہ قوم کی ترقی میں کانٹا ڈالیگا۔

لوکل

اتوار کے ستسنگ جلسہ آریہ سماج میں لالہ دیوا [illegible] جی نے پرارتھنا کے بعد ایک موثر اپدیش دیا۔ [illegible]

لالہ گوبند [illegible] نے پراہ [illegible] پر اپدیش دیا۔ بعد ازاں لالہ [illegible] رام جی وزیرآباد نواسی نے بھی اسی وشے پر کچھ تقریر کی۔

چونکہ موسم برسات شروع ہے۔ اسواسطے ہمارے میونسپل کمشنران کو ابھی سے حفظ ماتقدم کے لئے بیماریاں [illegible] واسطے الالئیکا جسمیں کہ تمام شہر کی غلاظت پڑتی ہے انتظام کرنا چاہئیے۔ کہ شہر کے لوگ [illegible] ہٹانا بند کر دیویں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

—ہوانی میں پنڈت کرپا رام جی نے ویدک سکشا پر مدد دیا کہانیاں دیئے۔ ۲۰ جون کو لالہ رام جس مل صاحب کے استھان پر ہون کرایا اور اپدیش دیا۔ لالہ صاحب نے سماجکوں کو پریتی بھوجن دیا۔ بھوانی سماج پنڈت جی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

—۲۱ جون کو سیالکوٹ آریہ سماج مندر میں ماسٹر درگا پرشاد جی نے سبھا ضری ۲۲ دشتہ چراغ [illegible] اسکے بعد اس میں بھی لیکچر دیا۔

—۵ جولائی کو پنڈت لیکھرام جی کا "الہام" پر لیکچر ہوا۔ حاضری اسقدر کثرت سے ہوئی کہ جگہ رکجانے کے باعث بہت لوگوں کو واپس ہونا پڑا۔

ساماجک خبریں

—جالندھر چھاؤنی آریہ سماج کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا۔ پنڈت [illegible] پردھان۔ لالہ گوردتا اپ پردھان۔ لالہ گنیش داس منتری۔ [illegible] اپ منتری۔ لالہ [illegible] پستکادھیکش۔ [illegible] چند داس لالہ [illegible] داس [illegible] انترنگ سبھا۔

—امرتسر آریہ سماج کے ستسنگ جلسہ یکم جولائی میں لالہ کرم چند جی نے اوپاسنا کرائی اسکے بعد لالہ شبدیال جی نے اوپنشدوں سے کتھا کی اور [illegible] ماسٹر [illegible] داس جی نے جو کہ ایک لائق اور واقف کار ویدک صاحب ہیں۔ ایک عالمانہ تقریر کی۔

—ڈیرہ اسمعیلخان میں لالہ [illegible] رام چانولہ کے فرزند کا چوڑا کرم سنسکار ویدک ہوا۔ لالہ صاحب نے مفصلہ ذیل دان دیا۔ [illegible] ہم لالہ صاحب کی فراخ حوصلگی پر آفرین کہتے ہیں۔

—بابو ہربلاس سارڈا جائنٹ سکرٹری شریمتی پروپکارنی سبھا نے لکھا ہے۔ کہ یکم جولائی ۱۸۹۲ سے ویدک ینترالہ اجمیر کی مندرجہ ذیل پستکوں کی قیمت گھٹا دی گئی ہے۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا بجائے ۳ روپے کے [illegible]

—امرتسر آریہ مندر ۸ جولائی کے ستسنگ جلسہ میں پرارتھنا و بھجنوں کے بعد ماسٹر آتما رام جی نے مختصر سی تقریر کر کے وید پرچارک فنڈ کے لئے اور ایک باجہ کی خرید نے کے لئے اپیل کی۔ آریہ ویدک [illegible] کا جلسہ بجائے سنیچر کے بدھ کو ہوتا ہے۔ اور علاوہ اردو کے تقریریں انگریزی میں بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ۱۱ جولائی کے جلسہ میں بابو [illegible] چند صاحب وکیل نے تناسخ پر لیکچر دیا۔

—پٹیالہ آریہ سماج بھجن منڈلی کے ممبران ماسٹر پربھہ دیال جی رخصت کے دن گرد نواح کے دیہات میں پرچار کرنے جایا کرتے ہیں۔ صرف ساماجکوں کو ہی اپنے بھائی بند سمجھتے ہیں۔

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع وید پرچار سے اردو زبان کا ہفتہ وار

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب سے ساتھ عمدہ ولایتی کاغذ ۲۰×۲۶ کے سولہ صفحوں پر شایع ہوتا ہے

قریب قریب ہیں سال ... [illegible] ... مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں ... [illegible] ... صحیح ہوتی ہیں ... [illegible] ... تحفہ ناول مفت نذر کیا جائیگا ... [illegible] ... مشتہر ... منیجر ... اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

کرشن مت درپن

اگر آپ ... عیسائی صاحبان کی ... [illegible]

[illegible]

ستیارتھ پرکاش

... [illegible] ...

چھ روپیہ کی گھڑی انعام

[illegible]

المشتہر
منیجر اخبار انیس ہند میرٹھ

مصابیح ... ذیل کی ...

[illegible]

المشتہر کرشن ... منیجر مطبع وید پرچار

ستیارتھ پرکاش

[illegible]

تحفہ نباتات

[illegible]

انعام — انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ ہمارے میرے کے سرمہ کے بجائے فائدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے اسکو تین سو روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو بیکینوں دخل کیا گیا ہے

صحیح میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص میرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا ناخونہ غبار پھولا میل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخن پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ ہم آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک سب کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لینے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ اور میرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ عمہ روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں **المشتہر** سردار دھیان سنگھ آہلوالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

چند صاحبان کے نام نامی پتہ ہزارہا اسناد میں سے منتخب کر کے یہاں درج کیے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے میرے کے سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب آئی ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر سپرنٹنڈنٹ کالج لاہور

جناب ڈاکٹر رحمت بخش صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

جناب ڈاکٹر سوار ویپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پٹن نمبر ۲ بمقام پشاور

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور صاحب بہادر والئی ریاست بہاولپور

جناب ڈاکٹر سید جعفر شاہ صاحب شفاخانہ گورنمنٹ بمقام عدن۔ ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ بمقام نرسنگھ پور ممالک مغربی و شمالی

جناب ڈاکٹر نند لال صاحب انچارج شفاخانہ ادھم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ بمقام اکلیرہ ریاست جھالاواڑ۔

جناب حکیم اسمعیل خاں صاحب پریذیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ بمقام جہادرا حالہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب اسٹنٹ میڈیکل افیسر شفاخانہ سواد۔ علاقہ سندھ۔

جناب دیوان اودھم داس صاحب بہادر میو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر بلوچستان

جناب سردار محمد حیات خاں صاحب بہادر سی ایس آئی ممبر کونسل کشمیر

جناب مسٹر بیکٹ ارجو صاحب بہادر بمقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر

جناب مسٹر محمد حنیف صاحب بہادر وکیل ہائی کورٹ بمقام بریلی۔

پانچ ہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمے کی اسناد میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار ۵۰۰۰ روپے کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۸ کو جمع کیا گیا ہے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

"ہم سب آپسمیں مِتر بہاو سے تکیں" "اِلیشوریہ نیم کا پالن"

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ست است کا بے تعصب نرنے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین جات شایع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا (۴) دیدھرم سمبندھی اور دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ

اخبار

ست دھرم پرچارک

قیمت مع محصول ڈاک ... مہینے میں ایک بار

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی مع محصول ڈاک للعہ بلا محصول ہے طالب علموں سے سالانہ مع محصول ... بلا محصول (۲) نکا بیانڈ ... کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم یکبار زیادہ دیر کے لیئے خاص انتظام ہوسکتا ہے

وید پرچارک

اس نام کا ایک ماسک پرچہ جسمیں ویدوں کے مضامین پر بحث ہوتی ہے - وید پرچارک پریس جگراؤں سے نکلتا ہے۔ کل حال پرچہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت پیشگی سالانہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

المشتہر منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ

وید پرچارک پریس جگراؤں کے بکاو پستکیں

ستیہ پوران بھاگھا ودھا وچارانی صہ - بھرتری ہری شتک بھاکھا سنسکرت ٹیکا مول شتنک ایک روپیہ لگھو کومدی بھاکھا ٹیکا پوروآردہ ۸ و سدھانت کومدی بھاکھاٹیکا ۸ - چانک نیتی بھاکھا ٹیکا و ... پرارتھنا پستک مصنفہ لالہ دیوراج ... ستیارتھ پرکاش ... اشیور وچار ۱ ... شرادھ ویبھا ... پریم ساگر انگریزی میں چھپا ہوا قیمت عہ مجلد ...

سنسکرت پستکیں

سام وید سنگھتا سو سہت عہ ... یجروید سنگھتا سوسہت عہ ... ایشادی دس اپنشد ... اتری انگرا ہاریت یم ... اوشنا کی چھ سمرتی ... بیاس سمرتی ... آپستمب گرہیہ ... اودیت سنسکرت ٹیکا سہت ... نیاے درشن بھاشیہ ... منی کرت بھاشیہ عہ - نیاے سوتر برتی ... پنچانن کرت عہ - سانکھیہ پروچن بھاشیہ ... سانکھیہ سوتر برتی ... ارتھ سانکھیہ سوتر برتی ... یوگ درشن بیاس بھاشیہ ... وکیہ شاستر مول ... شت شرت ویدک ...

ویاکرن پستکیں

پاتنجل مہا بھاشیہ کیٹ کرت ویاکھیا سہت ... کاشکا اشٹادھیائی کی برتی ... کاتیاین سوتر پورپاردہ ... گوبھیہ برہمن ...

اس پریس میں شاستری انگریزی اردو گورمکھی ہر ایک زبان کی چھپوائی کتاب فارم وغیرہ اور سستے نرخ سے ہوسکتی ہے - بلا توقف بھیجدیجئے جلد چھپکر پہونچینگے - منیجر وید پرچارک پریس جگراؤں ضلع لدھیانہ کے نام خط وکتابت کریں۔

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے ملسکتی ہیں

ورن بیوستھا اردو قیمت ۴ر - استری سدھار قیمت ۱ر - پردہ میں آنند قیمت ۲ر - شاستر جنگ گمبھیا ۲ر - جیون چرتر بھگت پورن قیمت ۱ر - جیون چرتر حقیقت رائے قیمت ۱ر - پرارتھنا پستک اردو ۸ر - ناگری ۲ر - ایک دھوکہ نظارہ قیمت ... - برہمچری کی پرارتھنا ... قیمت ... - رسالہ نشید بارادل بجواب ... ایضا بار دوم قیمت ... رسالہ نیوگ بجواب اعتراضات پادری ٹی ولیمس قیمت ... آریہ سماج شانتی سپاہی کا اصلی ... قیمت ... امرت برشا قیمت ... مروبراگ ... قیمت ... ایضا حصہ دوم ... بھجن آنند قیمت ... راہ نجات بجواب عدم نجات آریہ ... سانچ کو آنچ نہیں ایک ... اعتراضوں کا جواب قیمت مجلد ...

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	یہ سریع الاثر جلبلے آفت کے لئے جو کثرت و جہالت و مسکرات طفولیت کی کار تیں غیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی [illegible]
حب [illegible]	اسکے استعمال سے بالخصوص آئے فائدہ ہوتا ہے چھوٹا نہیں و دہ ہفتہ تک - قیمت چار روپیہ
[illegible]	گھٹنے میں درد ورم - جلن - بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام - درد سر - بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے - فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو ہلنے - کیڑا لگنے - بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں - دانت چمکدار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	مقوی بصر - حافظ بینائی - غبار - خارش - سرخی جالا - رتوندی کی بابت شکایتوں کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب کا آنا تشنگی - لاغری بیچینی - درد کمر خرابی جگر پیدائش [illegible] کو پیدا ہونے سے [illegible] کرتا ہے فی تولہ [illegible]
[illegible]	نفخ شکم - قراقر - ورم جگر - یرقان - دل کا دھڑکنا - خرابی گردہ - [illegible] ریاح کو دور کرتا ہے ۳۰ درجن [illegible]
[illegible]	سوزش درد - جریان خون ریحی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے - قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاندی کو بلا تکلیف [illegible] چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	زخم کہنہ - ناسور - خنازیر - بھگندر - زخم میں کیڑا پڑ جانے ایام حمل [illegible] کو دفع کرتا ہے ۲ تولہ [illegible]
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ - نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ بار بار لگانے کی ضرورت نہیں - قیمت [illegible]
[illegible]	دائمی بخار - درد سر - قبض - بیچینی - اعضا شکنی سب رفع ہو جاتے ہیں - قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	جو خلاف قانون قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ بیٹھے ہیں - درست کر کے لطف دکھاتا ہے فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ہیئت و اسباب پیدائش و [illegible]

دیکھنا چاہو تو ٹکٹ ایک آنہ بھیجو - ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک سوزاک [illegible] بواسیر [illegible] رسالہ [illegible] طبیب چہارم [illegible] المجربات من المسکرات [illegible] رسالہ قیافہ [illegible]

المشتہر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور چینی دروازہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا۔ لیکن تجربہ پر تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے - [illegible] گرنے سے اسمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے صحیح حالت میں آ جاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی [illegible] درد کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے - طلاء فی شیشی تین روپیہ - گولی فی شیشی [illegible]

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ ہیضہ سے بہت ڈرنا نہیں [illegible] سو مریضوں میں سے [illegible] کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے - اسکا کل حال شیشی کیساتھ لکھا ہوا ہے - ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے ہیضہ کے درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن

ستہ دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ اوشدالہ بٹالہ

خاکسار نے [illegible] کو مدنظر رکھ کر جسمانی صحت کے لئے آریہ اوشدالہ کا اپنے سودیشی بھائیوں کی سیوا میں دکیان دیا ہے - جو صاحب اپنا علاج [illegible] ویدک [illegible] یونانی [illegible] سے کرانا چاہیں بہت خوشی سے کرا سکتے ہیں اور چند ایک نسخہ جو ایک [illegible] ہمارے [illegible] کے آزمائے ہوئے ہیں انکی تھوڑی سی تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے - نیاز مند کے خیال میں اپنی تعریف آپ کرنا دانائی نہیں ہے کس نگوید کہ دوغ من ترش ست - دوائی منگا کر آزمائیے یونہی عام اشتہاروں کی طرح نظر ڈال کر منہ نہ پھیریئے۔

بھاسکر اسی انجن - یہ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ضعف بصر - جالا - پھولا - دھند غبار - ناخنہ - پانی بہنا - موتیابند - جلن - خارش پڑبال - زخم وغیرہ قیمت فی تولہ سرمہ سفید [illegible] سیاہ [illegible]

کوشٹ بل فدائی رس - یہ معجون قوت باہ [illegible] کے لئے ازبس مفید ہے - جریان منی - احتلام - نامردی نسیان کمزوری دماغ [illegible] کی جو لوگ خلاف قدرت کے اپنے بیرج کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر چکے ہیں - قیمت فی پکٹ [illegible]

ضعف جگر یہ شرطیہ دوائی ضعف جگر کی جتنی دل کا دھڑکنا سانس کا چڑھنا - ٹانگوں کا [illegible] ہو جانا وغیرہ وغیرہ علامتیں ہوتی ہیں - ۱۲ روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پکٹ دو روپیہ۔

نہارو کی دوا ۲۰ روز میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے - نہارو خواہ کسی قدر [illegible] ہو قیمت فی بکس [illegible]

سوزاک کی دوا سوزاک خواہ کسی قدر پرانا ہو گیا ہو - ایک ہفتہ میں کلیہ آرام ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبی [illegible]

سوزاک آتشک کی دوا - جو اکٹھا ہو - اسکے لئے فائدہ بخش دوا بڑی محنت سے تیار کی ہے - فی ڈبی [illegible]

آتشک کی گولیاں اسکے کھانے سے منہ نہیں آتا - آبلہ آتشک بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں - فی ڈبی [illegible]

بھاسکر رس چورن ضعف ہاضمہ ترش آروغی - امتلاء معدہ ہیضہ - درد شکم نفخ شکم - خوراک تھوڑی [illegible] ڈبی کافی ہے فی ڈبی [illegible]

لف کی گولیاں ایک ماہ میں کامل آرام دینے والی فی بکس [illegible] - **دمہ کی دوا** [illegible] ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے - فی بکس [illegible] درخواستیں پتہ ذیل پر آویں -

المشتہر [illegible] آریہ اوشدالہ بٹالہ ضلع گورداسپور

نمبر ۵ | مطبوعہ ۷ ساون سنہ ۱۹۵۱ مطابق ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۶

ویدسمرتی ویاکھیا

प्र शर्धाय मारुताय स्वभानव
इमां वाचमनजा पर्वतच्युते ।
घर्मस्तुभे दिव आ पृष्ठयज्वने
द्युम्नश्रवसे महि नृम्णमर्चत ॥१॥ ऋ० वेद

ارتھ "ہے کامنا کرتے ہوئے ودوانو۔ آپ لوگ اپنی کانتی بدھمان جس کے رس سننشوں کے سمبندھی بل کے لیے اِس برتمان اتم پرکار بانی کا اچارن کیجئے"

ایشور آگیا دیتے ہیں کہ ودوان پُرش سدیو اگیان وان پُرشوں کو گیان شکشا دیتے رہیں تاکہ اگیانی ست است میں بچار کرتے ہوئے سدیو ست کو پراپت کریں۔ جس سے وہ اس دکھ سے جو انہیں اودیا کے کارن بھوگنا پڑتا ہے۔ نورت ہو جائیں۔ اسلیئے ودوان سدیو ایسا پریتن کرتے رہیں۔ جس سے کہ انکی ودیا روپی جوتی کے پرکاش سے اندھکار دور ہوتا کہ تاکہ منشیہ اندھکار سے چھوڑ کر پرکاش میں بسیریں۔

ہماری استدعا

مہاشہ سال شروع ہوئے کو تین مہینے ہو گئے ہمارے بعض کرمفرماؤنے زر سالانہ چندہ میں بالکل لاپرواہی کی ہوئی ہے۔ توجہ فرماویں مطلب میں ضرورت ہے بیشتر

مہاتما پرچارک

سچی ستوتی پرارتھنا اور اوپاسنا کیا ہے

لالہ لاجپت رائے جی کرت "جیون چرتر" کے صفحہ ۷۷ پر پنڈت گورودت جی کی خود نوشت سوانحعمری سے فقرے دیئے ہوئے ہیں۔ ان واکیوں کے پاٹھ کرنیسے پنڈت جی کے من کی سچی اچھیا جسکو کہ یہہ پرارتھنا کہتے ہیں۔ پرگٹ ہو رہی ہے

۲۴۔ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء "وکیسی چل چل مچ رہی ہے! موہوں کو چھوڑ کر مل اور دیانند کیوں نہیں بنتا"

۴۔ فروری "وہی پرانا سوال جبرًا خاص طور سے من کے سامنے آرہا ہے" اور یہہ ہیں ان جذبات کو تحمل کرجینا چاہیئے

(نوٹ) یہہ فقرہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ گویا پنڈت جی من میں کہتے ہیں کہ اے گورودت تو انگلینڈ کے فلاسفر مل صاحب اور مہرشی دیانند جیسی بننے کی کوشش کر اور جھوٹے موہن کو تیاگ دے اور رشی منو مہاراج کو انہوں نے پرائیوٹ (پوشیدہ) اکثر میں اپنے سمرن ارتھ لکھا تھا۔ جسکو جیون بھر میں بہت ہی تھوڑے لوگوں نے دیکھا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اس سچی پرارتھنا یا اچھا کے دھارن کرنے کے باعث واقعی دیانند ثانی بن گئے تھے۔

صفحہ ۹۰ پر پنڈت جی کہتے ہیں کہ "کون دنیاوی حالات کا بندہ نہیں ہے۔! اے روح تو جوڑنا چاہتی ہے۔ ابھی تک قید ہی ہے۔! تاہم امید ہے۔ دوڑو اچھیا اتنی پرتی کول دشاؤں کے سموہ کے وپریت کیا کر سکتی ہے۔؟ تاہم یہہ کیا نہیں کر سکتی ہے؟"

۱۶۔ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء "مجھے یوگ ودیا سیکھنے کی کوشش کرنی اور جیون میں اوپدیشک بننا چاہیئے۔" (صفحہ ۹۳)

۱۱۔ مئی سنہ ۱۸۸۶ء "(میتنے) برہما سے کسی پنجابی بھائی کے خط کو پڑھا۔ یہہ خط بتلا رہا ہے۔ کہ برہما والے اپنی انسٹیٹوشن اور رسم رواج میں ہم سے ملتے جلتے ہیں۔ کیا میرے لیئے وہاں اوپدیشک کا کام اتم نہ ہوگا۔؟

اے ایشور! مجھے وہ مارگ بتلا جس سے کہ میں اپنا اور دوسروں کا اُپکار کرسکوں" (صفحہ ۹۳)

"کیا میں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ نہیں کر سکتا یا کیا میں ایک سنسکرت میگزین نہیں چلا سکتا"

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر منش ایکبار اپنی انترییہ شکتیوں اور آدھ بت یوگتاؤں کو جان لے۔ تو قیدخانے۔ پاپ۔ اور سنسار بھر کے دکھ اسکو ایشور کے گُن کرم انوسار چلنے سے روک نہیں سکتے۔"

(۴۔ جنوری صفحہ ۱۶۱) "میں آج سے پرن کرتا ہوں۔ کہ آدھ گھنٹہ یوگ ابھیاس کیا کرونگا"

(یکم مارچ صفحہ ۱۶۱) "یوگ مجھے اوشیہ کرنا چاہیئے"

(۳ اپریل صفحہ ۱۶۱) "چونکہ میرے من کی گھبراہٹ بالکل شانت نہیں ہوگئی۔ اور گرمی کا موسم شروع ہو گیا ہے۔ مجھے شروع کر دینا چاہیئے اور فوراً یوگ ابھیاس کا آرنبھ کرنا چاہیئے دو سال سے ابھیاس چھوڑ دیا۔ یہہ کیسی شرمناک بات ہے شرم! شرم!! شرم!!! شرم!!!!"

تپ اسی کا نام ہے۔ کہ منشیہ اپنے کرتبیہ کا وچار کر کے اپنے من کو اتم کام کرنے

کے لیے ایکانت ولیش۔ ورڑہ کرے۔ بہایا ساح
میں اشچاتاپ کرنا یا آنسو بہانا زیادہ تر لوگوں
کی نظروں میں دہاتما ظاہر ہونیکی خاطر کیا جاتا
ہے سچا رونا یا پشچاتاپ من میں چپ چاپ ہونا
چاہیئے۔ جیساکہ اوپر کے درشٹانت سے ردّ
ہورہا ہے۔

(۲۱۔ جون ۱۸۶۰ء) ''مجھے یوگا بھیاس ضرور
شروع کردینا چاہیئے۔ ورنہ زبانی جمع خرچ کا
کچھہ فائدہ نہیں ہے۔''

(۲۵ جنوری) ''میںنے یوگ ابھیاس مریادا
سے کیا۔''

(۹۔ فروری) ''مجھے کل سویرے اوٹھہ کر
اگر ہو سکے تو یوگ کرنا چاہیئے۔ اور گایتری کا
جپ بھی''

(۱۰ فروری) ''میں نے سویرے اوٹھہ کر
ہزار جپ گایتری کا کیا۔ شام کے وقت مجھے
اسکے پاس جاکر یوگ درشن کا پہلا ادھیاے
سماپت کرنا چاہیئے۔''

(۱۹ امی) ''کیا میں نیم الوکول کارروائی
کرسکتا ہوں۔ کہ ہے ایشور مجھہ کو وہ بنا جو مجھے
ہونا چاہیئے۔''

نرپکش سجن ان فقرات کے پڑھنے سے
سمجھ سکتے ہیں کہ سچی پرارتھنا کیسی چپ چاپ
ہوتی ہے۔ اور اسکا پھل کیا ہوتا ہے۔

شریمان پنڈت گورودت جی سورگ واسی کے
کھنڈن میں ایشور پرارتھنا وشے میں اس پرکار
لکھتے ہیں۔

''میرا یہہ کہنا کہ ایشور پرارتھنا یا اوپاسنا منش کے
ہردیہ کے جیتے جاگتے مندر میں ہونی چاہیئے
کیول کلپت ست سمجھنی۔ سچی پرارتھنا اوپاسنا کیول
یہی ہے۔ یہہ پرارتھنا ایسی بہادک اور چپ چاپ

رہتی ہے اوتپن ہوتی ہے۔ جیساکہ پھولوں کی
سوگندھی۔ اسکے لیے سماجوں کے مقررہ جلسے کسی
پرش استری کے بنائے ہوئے بھجن یا سنگیت
مالاؤں کی ضرورت نہیں ہے سچی پرارتھنا
ایک شانت ہردیہ یا نت کے ین ئے جیون کا
ہوتا ہے۔ کرشن جی کا واکیہ ہے کہ

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति

(ارتھات) ایشور منش کے انتر تم ہردیہ میں
واس کرتا ہے۔'' ہمیں ستیہ کے جگیاسوں کی
طرح اس بات کا اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ مصنوعی
سماجک پرارتھنا بالکل نادرست ہے۔

پرارتھنا۔ ہاں سچی پرارتھنا شبدوں والا کبھی
نہیں ہوتی۔ دلکے ہلانے والے۔ آنسو بہانیوالے
سرمنوں میں تو کبھی ہو نہیں سکتی۔ کیول سچی
پرارتھنا جوکہ وید سکھلاتے ہیں۔ اور جوکہ ہمیں
کرنی چاہیئے۔ وہ پورن ست کا آچرن مین
اور اندریوں کا نگرہ۔ برہمچرج کا دھارن کرنا
آپت پرشوں سے ودیا سیکھنا اور کام آدی سے
رہت ہونا ہے۔ ویدک پرارتھنا یہی ہے۔ یدی
تم چاہو تو اسکا مقابلہ سرب پرتھوی کے مذہبوں
کی پرارتھنا سے کرلو۔ یہی ایک پرارتھنا ست
چت آنند کے ساکشات کار کے لیئے ہمیں لیجا
سکتی ہے۔ اور انیہ کوئی نہیں۔''

(دیکھو کھنڈن سوبر ولیمس صفحہ ۱۰ مصنفہ پنڈت
گورودت۔)

اے بھراتری گن آپنے دیکھہ لیا ہوگا کہ وہ
سچی پرارتھنا جسکی پرتاپ سے ہمارے رشی منی
پورنارتھی ہو کر سنسارک اور پرمارتھک اونتی
کرتے تھے۔ آجکل کی مروجہ ستوتی۔ پرارتھنا سے
آتشیں نہیں ملتی۔ رشیوں کی اس سچی ستوتی اور

پرارتھنا کے معنی اسوقت یورپ آدی دیشوں کے
کسی قدر سمجھے ہیں۔ اور اسی واسطے گیان اور کرم
روپی پھل انکو قدرے پراپت ہو رہے ہیں۔ تیسری
منزل ارتھات اوپاسنا پر ابھی یورپ نہیں
پہونچا اور جسدن پہونچیگا۔ اسدن یورپ
رشیوں کا نواس ستھان بنجائیگا۔ لیکن کیسا شوک
کا سمے ہے۔ کہ ہم ان رشی کی سنتان ہوں جنہوں نے
کہ تینوں منزلوں کو طے کرلیا تھا۔ اور خود پہلی
منزل پر بھی نہ پہونچیں۔ کیا ہماری موجودہ
استوتی جوکہ پتھر کو چیتن جیو کو برہم اور سنسار
کو متھیا بتلا رہی ہے۔ سچی ستوتی کہلانے کے
یوگیہ ہے۔ کیا اس گیان کا ہم فخر کرسکتے ہیں
ہماری موجودہ پرارتھنا جوکہ برہم سماجیوں
کی پرارتھنا کی اندھی نقل ہے۔ ہمکو اس
کے اتھاہ سمدر میں سر کے بل اوندھا گرانے
کو کیا پرستت نہیں ہو رہی ؟ اوپاسنا کے ارتھ
کیا ہم سمست بھارت ورشی اس سمے بھول نہیں گئے ؟
آریہ پرشو ! اپنے شاستروں کے بے بہا
خزانوں کو دیکھو۔ بھائیو ایک ماتر آپ کی
ہی ویدک ستوتی۔ پرارتھنا اور اوپاسنا کا
راج پرتھوی پر ہونیوالا ہے۔ آپ کا ہی کرم
ایک ایک ترچھے پرشارتھ کی سکشا اور سچے آنند
کی وہ ہی بتلا رہا ہے۔ آپکا پرشارتھ اور آپکے
پورشارتھی سنسکار۔ آپ کو آشا کے ایک مہان
دستر مارگ ہیں جسکا نام سنبر جنم ہے لیجانے
کو تیار ہیں۔ کیا آپ اپنے جیون میں سچی ستوتی
پرارتھنا۔ اور اوپاسنا کے دھارن کرنے سے
منش جاتی کو نہ دکھاؤ گے۔ کہ گیان کرم اور
شانتی اس پرکار پراپت ہو سکتی ہے۔ کیا
آپ بھی پرارتھنا میں کرتے ہوئے اس سے
کو نہ لاؤ گے۔ جبکہ ہر ایک نرناری ودیا سنترو

کی سبھا گانے کو اودیت ہو جائے۔ جبکہ لیٹ ہٹ تا رہیٹ۔ سوین ہار آدی انیک یورپ نواسی ودوانوں کی آنکھیں آپکے ست نیموں کے پرکاش کو دیکھنے کی منتظر ہو رہی ہیں۔ کیول مادے کی ستوتی کرنے والے یورپ کو اپنی پورن استوتی سکھلانا ہے۔ جس کے دوارا وہ چیتن سرگیہ اور الیگیہ شادھن کو جان سکے۔ مذہبی دنیا نے جیو کی سوتنترتا اور ایشور کے اکھنڈتا کا سبق آپکے ہی گرنتھوں سے پڑھا ہے۔ تینتیس کروڑ دیوی دیوتا کی پرارتھنا کرنیوالے منتر شبد اُچارن کرکے حاجات پورا کرنے کی پرارتھنا کرنیوالے برہمو۔ پرشارتھ ہین نوین ویدانتی جیا علاوہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کو پرارتھنا کہنے والے مسلمان گیان رہت وشواسی عیسائی کبھی آپکی سچی بل بردھک پورشارتھ دلی پرارتھنا پرکشٹ کرنیکے یوگیہ ہو سکتے ہیں۔ دنیا بھر میں اسوقت وہ کون فلاسفی ہے۔ جسنے جیو۔ ایشور اور پرکرتی کو ست سناتن انادی ایک دوسرے سے پرتھک اور ایک دوسرے کا سمبندھی مانا ہے؟ وہ کون سوشیل ساتھنس ہے۔ جسنے آپکے ورن آشرم کی مہما گائن نہیں کی؟ وہ کون زباندان ایسا ہے۔ جو آپکی دیو بانی سنسکرت کے گیت نہیں گاتا۔ بھائیو آپکے گھر میں خزانے دبے ہوئے ہیں۔ اور اشچریہ یہ ہے۔ کہ آپ اوروں کے ہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ آؤ ایک بار سرب پرشارتھ کو لگا کر ان اولیہ رتنوں کی کھوج کریں۔ آؤ سچے آریوں کی طرح رشی جیون کا نمونہ قائم کرنیکی کوشش کریں۔ اگر رشی جیون دھارن کرنے کی اس جنم اتھوا آئندہ جنم میں آپ ضرورت سمجھتے ہیں تو آؤ پہلی ستوتی کی شیرینی رگوید کا سہارا لیں۔ رگوید دوارا پدارتھوں کے گنوں کو جانتے ہوئے۔ پرارتھنا کے مول یجروید پر پہونچیں ساو

یجروید سے پرارتھنا اتھوا کرموں کو کرتے ہوئے اوپاسنا کے مول سام وید کو پراپت ہوں۔ سام وید دوارا ایشور کے درشن کرتے ہوئے شانتی امرت پان کرکے آتم دوارا اتھروید کو دھارن کریں۔

سوامی دیانند نے اس سچی ستوتی پرارتھنا اوپاسنا کے بھنڈار وید کو پھیلانے کے ہیتو جیون ارپن کیا تھا۔ لیکن کیا شوک کا سمے ہے۔ کہ ہم ویدوں کے پرچار سے منہ پھیرے ہوئے برہموں کی جھوٹھی ستوتی پرارتھنا کو دھارن کرکے سنتوشی بن رہے ہیں۔ بھائیو سوچ بتاؤ کہ آپنے ستوتی بھنڈار پھیلانے کا کیا جتن کیا ہے۔ کیا آپ ایک اوپدیشک کلاس کے کھولنے سے ترپت ہو گئے ہو۔ جسمیں کہ شائد ابھی تک ایک بھی نیم پوربک ودیارتھی وید کا پنڈت نہیں ہے۔ کیا پرتی ندھی سبھا کے آدھین اوپدیشک کلاس کر دینے سے آپکی ذمہ داری پوری ہو گئی؟ کیا اس ناکافی سرمایہ سے جو کہ آپنے پرتی ندھی سبھا کو سونپ رکھا ہے۔ آپ ستوتی بھنڈار وید کے پرچارکوں کو پیدا کرنے کی امیدیں باندھے ہوئے ہیں۔ بتاؤ تو سہی کہ آپ میں سے کتنے سجن ایسے ہیں۔ جو ہردو یہ کے ست بھاؤ سے یہ کہہ سکیں کہ آریہ سماجوں نے وید پرچارک پیدا کرنے کے لئے کافی سرمایہ پرتی ندھی سبھا کے کوش میں ڈالنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ کتنے ہزاروں روپئے آپ سجنوں کے فیشن کی شادیوں اور ذات برادری کی ضیافتوں میں خرچ ہوتے۔ مگر آپ کے مقابلہ میں سبھا کو وید پرچار میں تقاضا ہوتے ہیں؟ بھائیو آپ کا مبارک عمل براہ پکار ہے۔

آپ سچی ستوتی پرارتھنا کو اپنی خرد و دو قیمت کرنے کی ضرورت قانون قدرت کے مطابق سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ سے ونمر پوربک سوال یہ ہے

کرائیں ستوتی کے بھنڈار کی رکھشا کے لئے آپنے کیا اوپائے سوچے ہیں۔ پنڈت گورودت نے سوامی جی کی پیروی کرتے ہوئے وید رکھشا پر کمر باندھی تھی۔ لیکن اسکی رکھشا کرنا اکیلے کی سامرتھ میں نہ تھا۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری اور بھروسہ پر اسکی رکھشا کو چھوڑتے ہوئے وہ آپ سے جدا ہو گئے۔ اب آپ اپنی ذمہ داری کو سوچیں اور خاموشی چھوڑ کر پورن پورشارتھ سے فرض پورا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور دم نہ لیں۔ جب تک کہ آپکو نشچے نہ ہو جائے کہ یہ کلپ برکش رکھشا کو پراپت ہو گیا ہے۔

اوم شم — آتما رام

مراسلات

نامہ نگاران اپنی اپنی تحریر کے خود ذمہ وار ہیں

مسٹر جسٹس رانڈے کی سپیچ کا ترجمہ

صاحبان۔ یہ پہلا ہی موقعہ نہیں ہے جو مجھے آپکے خوش وضع شہر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ قریباً ۲۰ سال کا عرصہ ہوا جب میں پہلی دفعہ لاہور آیا۔ اور اسوقت میں نے یہاں کی قابل دید جگہوں کو دیکھا اور مشہور اشخاص سے واقفیت حاصل کی۔ اسوقت سے ایک پشت گزر چکی ہے۔ اور میرے پرانے واقفوں میں سے بہت سے راہی ملک عدم ہو گئے ہیں اور اُن کے بجائے اب وہ اشخاص قائم ہیں جو ہنوز

سکولوں یا کالجوں میں تعلیم پاتے تھے۔ اس عرصہ میں اس صوبہ پر ایک روحانی لہر پھیر گئی ہے اور ایسے نشانات عیاں ہیں۔ جو مجھ کو تسلی دیتے ہیں۔ کہ اس نعمت بخش طاقت کی تاثیر آپکے لیئے نہایت ہی مفید ہوئی ہے۔ جب میں دوسری دفعہ لاہور آیا اُسے سات سال کا عرصہ ہوا۔ مگر اسوقعہ پر میرا یہاں قیام بہت ہی قلیل عرصہ کے لیئے تہا۔ اور اُسکے بعد یہہ موقعہ ہے جو آپ صاحبان اقوام ہند کے مجمع عظیم کی تقریب پر جو پچھلے نو سالوں سے سال بسال ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جمع ہوتا ہے۔ مجھ کو اسوقت دیکھ رہے ہیں۔ اسوقت میرا آنا ایک ایسے بھیش کے متعلق ہے۔ جو دیوان بہادر **رائے رگھوناتھ راؤ صاحب** جنرل اسکریٹری کانگرس نے میرے سپرد کیا ہے یعنی یہہ کہ آپ صاحبان کی توجہ اِن معاملات پر غور کرنے کی طرف دلائی جاوے۔ جنکا ہمارے ملک سے اور کئی معاملات کی نسبت جن کے شور سے ہمارے اردگرد کا کُرہ بھرا ہوا ہے زیادہ تعلق ہے۔ شاید آپ صاحبان میں سے چند ہی اشخاص کو دیوان بہادر رگھوناتھ راؤ صاحب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ یہہ صاحب اس تحریک کے سرپرست ہیں۔ اور وہ سوائے اُس عزت کے جسکا ایک بزرگ اور عالی مرتبت اور تعلیم یافتہ شخص مستحق ہے۔ اور جو صاحب موصوف کو حاصل ہے۔ اُنکی مزاج نے تبدیلی وردہ لکی ہمدردی اس درجہ پر کی ہے۔ کہ یہہ کہنا مبالغہ نہیں ہے۔ کہ آپ صاحبان میں سے بہت سے اشخاص نے صاحب موصوف کو دیکھنے کے لیئے مدراس تک سفر کرنا ایک نہایت ہی عمدہ یاترا سمجھی ہے۔ بڑھاپے اور کم طاقتی کی وجہ سے صاحب موصوف یہاں آنے سے معذور رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے مجھے یہہ صلح کا پیالہ دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ میں آپ صاحبان سے مجلسی اصلاح کے کار عظیم پر جو آپکی توجہ کا ایسا ہی مستحق ہے۔ جیسے کہ اور دیگر آرزوئیں جو انتظام ملک سے متعلق ہیں۔ اور جنپر اسوقت آپ صاحبان کی توجہ مصروف ہے تہمولیت کی درخواست کروں۔

اسموقعہ پر مجھے ایک کہانی یاد آئی ہے جو چند ماہ کا عرصہ ہوا۔ میں نے **محمد صاحب** کی سوانحعمری میں پڑھی ہے۔ آپ سب صاحبان جانتے ہونگے۔ کہ **خدیجہ** محمد صاحب نے پہلی بیوی آنحضرت سے عمر میں بڑی تھیں۔ اور جب پچھلی عمر میں ملک عرب میں اُنکا اقتدار بڑھ گیا۔ تو اُنہوں نے **عائشہ** سے جو جوان اور نوعمر تھی۔ شادی کی۔ اس نوعمر بیوی نے ایک دفعہ آنحضرت سے پوچھا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ باوجود یکہ میں اسقدر خوش شکل اور نوعمر ہوں اور میرے سبب سے آپکی دولت اور اقتدار میں بھی اسقدر عروج ہوا ہے۔ مگر پھر بھی مجھے آپ پوری محبت سے پیار نہیں کرتے۔ اور دوسری بیوی سے جو ضعیفہ اور سالخوردہ ہے۔ اب تک آپکی محبت ہے۔ **محمد** صاحب نے اُسوقت ایسا جواب دیا۔ جو ہر ایک زمانہ کے لیئے صحیح ہے اُسنے اپنی نوعمر بیوی کو کہا۔ کہ گو میری تجھ سے محبت ہے۔ مگر میں اپنی کُل محبت تجھے نہیں دے سکتا۔ کیونکہ تیرے حقوق سے تیری پہلی بیوی کے حقوق زیادہ ہیں۔ **خدیجہ** نے مجھے اُس وقت قبول کیا۔ جب میں مفلس اور گمنام تھا۔ اور وہ ہر وقت خدمتگزار اور میرے تفکرات میں ہم مشورہ اور مددگار رہی ہے اِسلیئے کوئی عورت کیسی ہی خوب صورت کیوں نہ ہو جسکو میں نے صرف نوعمر اور خوش شکل ہونیکی وجہ سے پسند کیا ہے۔ اُسکی جگہہ نہیں لیسکتی

اس کہانی میں ایک نصیحت ہے جو ہمیں ایسے موقعہ پر فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ جو صاحبان مجھ سے واقف ہیں۔ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ اُن آرزوؤں کو بُرا کہنے کے لیئے جو متعلق انتظام مملکت ہوں۔ اور جو انگریزی سلطنت اور عام تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اور جو ہمارے دل میں پیدا ہوئی ہیں۔ میں سب سے آخری شخص ہوں۔ یہہ آرزوئیں انسانی چالاکی کا وہ حصہ ہیں جنکی حقوق کی طرف اُس ملک کے لوگوں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ کوئی شخص انسانی زندگی کے رتبہ کو نہیں جان سکتا۔ جبکو کسی بڑے ملک میں رہنے کے فرائض کا خیال ہو۔ مگر ساتھ ہی ہمکو اس نئی محبت کو جو ہمارے دلوں میں پیدا ہوئی ہے۔ محبت کے اس چشمہ کو خشک کرنیکی اجازت نہ دینی چاہیئے۔ جو ہمارے پیارے پورانی دعویداری ہے۔ جسنے ہمیں اسوقت قبول کیا جبکہ ہم مفلس اور بے مدد تھے۔ اور جسکی فکر اور خبرگیری کے بعد ہم اُن اعلیٰ ذمہ داریوں کو اختیار کرنے کے قابل ہیں۔ جنکے لائق ہم ہونا چاہتے ہیں پس بدیں خیال کہ ملکی اور مجلسی ترقی کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ میں ۔ اور دیوان بہادر اِن جلسوں میں ۱۸۸۵ء سے۔ جب سے کہ یہہ جلسے بمبئی میں ہونے لگے۔ حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

اہل کانگرس نے بھی ابتدائی مشکلات کے بعد اِس امر واقعہ کو جان لیا ہے۔ کہ یہہ آپکی محبت کے پورانے دعویدار بالکل فراموش نہیں کیئے جاسکتے۔ اور اُنہوں نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم اپنا جلسہ اپنی ذمہ داری پر اُن کے منڈوے میں منعقد کریں۔ باقی آئیندہ

سیتا چرتر

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۳ء

ہے رامچندر آپ اوروں کی رکشا کرنیکو تو سمرتھ ہیں کیا میری رکشا نہ کر سکینگے۔ میں آپکے ساتھ جی میں چلونگی۔ اسمیں کوئی شک نہیں آپ کو چاہیئے کہ آپ مجھے اِس ارادہ سے نہ ہٹا دیں۔ بن میں سدا پھل۔ مول۔ کند آدی کہاؤنگی اور آپکے ساتھ رہتی ہوئی کبھی آپکو دکھ نہ دونگی آپکے آگے آگے چلونگی اور جب آپ کہا چکینگے تب کہاؤنگی آپکے ساتھ ندیوں۔ پہاڑوں۔ تالابوں اور درختوں کو دیکھونگی۔ اِس طرح آپکے ساتھ رہتی ہوئی اگر سینکڑوں۔ ہزاروں برس بھی گذر جاویں تو کبھی بھی دکھ نہ مانونگی۔ اور اسی کو ہی سورگ سمجھونگی۔ یدی سورگ میں بھی آپکے بغیر رہنا پڑے تو میں وہ بھی پسند نہیں کرتی ہیں ضرور بن میں چلونگی اور وہاں اسی طرح سکھ سے رہونگی۔ جس طرح اپنے باپ کے گھر رہتی تھی۔ یدی آپ میری اس درخواست کو منظور نہ کرینگے تو میں مرنیکے لیئے تیار ہوں۔ یہہ سب باتیں سنکر بھی رامچندر سیتا کو بن میں ساتھ لیجانیکے لیئے تیار نہ ہوئے۔ اور سیتا کو اسکے اس ارادے سے ہٹانے کے لیئے بولے۔ ہے سیتا تم بڑی کُل میں اُتپن ہوئی ہو۔ اور سدا دہرم میں درڑہ رہنے والی ہو۔ تم یہاں ہی اپنا دہرم پالن کرو۔ بن میں بہت سے دکھ ہوتے ہیں۔ اُن دکھوں کو سنو۔ بن میں شیروں کی آواز سہی نہیں جاسکتی۔ بن میں بیخوف ہو کر مرگ اِدہر اُدہر دوڑتے ہیں۔ بن میں ندیوں میں سانپ ہوتے ہیں۔ اور اُن سے پار ہونا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ بن میں مست ہاتھی سدا گھومتے رہتے ہیں۔ بن میں راستہ میں کانٹے ہوتے ہیں

پانی نہیں ملتا۔ رات کو زمین پر ہی پتھروں کے شیا پر سونا پڑتا ہے۔ رات دن درختوں سے گرے ہوئے پھلوں سے ہی گذارہ کرنا پڑتا ہے اور کبھی بھوکا بھی مرنا پڑتا ہے۔ اُن تینوں (सन्ध्या) اور دیودانوں کا بھی پوجن کرنا پڑتا ہے۔ اور تین دفعہ سنان کرنا پڑتا ہے اور یگیہ کی سامگری لاکر ہون آدی بھی کرنا پڑتا ہے۔ بن میں بڑی آندہی چلتی ہے۔ بن میں نانا پرکار کے سانپ ہوتے ہیں۔ بن میں ٹیڑھی چلنے والی ندیاں راستہ کو روک رکہتی ہیں۔ بن میں نانا پرکار کے کانٹے دار درخت اور گہاس اُگتے ہیں بن میں نانا پرکار کی کیٹ۔ پتنگ۔ بچھو۔ مکہیاں اور مچھر ہمیشہ دکھ دیتے ہیں۔ بن میں کرودہ اور لوبھ کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور تپ میں ہی من لگانا ہوتا ہے۔ ڈر کے آنے پر بھی ڈرنا نہیں چاہئیے ایسی پرکار بن میں انیک پرکار کے دکھ اور خوف ہیں۔ تم بن میں رہنے کے یوگیہ نہیں۔ جب میں وچار کرتا ہوں۔ تو مجھے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بن میں بہت طرح کے دکھ اور دوش ہیں۔ یہہ سُنکر بھی سیتا اپنے ارادے سے نہ ہٹی اور آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔ اور بولی آپنے جو بن باس کے دوش کہے ہیں۔ میں اُن کو گُن ہی خیال کرتی ہوں۔ کیونکہ وہاں آپسے تو پریم ہوگا۔ ہرن شیر۔ ہاتھی۔ چیتا۔ وغیرہ انیک پرکار کے حیوان آپکی شکل دیکھتے ہی بھاگ جاویں گے کیونکہ آپسے بہت ڈرتے ہیں۔ ماتا پتا آدی گوروں کی آگیا لیکر آپکے ساتھ جاؤں گی آپکی جدائی ہونے پر میں اپنا پران ہی تیاگ دونگی آپکے پاس رہتی ہوئی مجھکو بہادر سے بہادر آدمی بھی نہیں لیجاسکتا۔ ہے رامچندر جو استری اپنے پتی سے جدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ نہیں رہ سکتی

میں جانتی ہوں کہ بن باس میں بہت پرکار کے دکھہ ہیں پرنتو وہ دکھ دوسروں کو ہی پراپت ہوتے ہیں۔ آپ اپنی پتی برتا استری کو اپنے ساتھ نہیں لیجاتے۔ اسکا کیا کارن۔ آپکو چاہیئے کہ آپ مجھ پتی برتا بھگتی کرنیوالی۔ اور سکھ اور دکھ کو برابر ماننے والی کو اپنے ساتھ لیجاویں۔ اگر آپ مجھ دکھت کو بن میں ساتھ نہیں لیجاتے تو میں مرنے کے لیئے یا تو زہر کہا لونگی یا آگ میں جل جاؤنگی۔ یا جل میں ڈوب مرونگی :- باقی آئندہ

راقم جے چند از لاہور

رزولیوشنس

نقل رزولیوشن نمبر ۲ آریہ سماج کسولی

(۱) آج بتاریخ ۱۵۔ ماہ جولائی ۱۹۰۳ء کو روز پیر کو ایک جلسہ سماج آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا رزولیوشن نمبر ۱۲ پڑھکر سنایا گیا۔ اور بکثرت رائے یہہ فیصلہ ہوا۔ چونکہ اس سماج میں آمد اور سماجوں کی طرح نہیں ہے۔ یعنی صرف سماجک بھائیوں سے نہیں لیا جاتا۔ بلکہ تمام باشندگان کسولی سے نقد یا آٹا لیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہہ آٹا یا روپیہ یتیم خانہ کو یتیموں کی پرورش کے لیئے بھیجا جاویگا۔ اسواسطے آدھا ویدک پرچار کے لیئے اور باقی یتیموں کے لیئے۔

(۲) چونکہ ویدک کالج بھی ویدک پرچار کے لیئے اور سوامی جی کی یادگار کے لیئے کھولا گیا ہے۔ اور وہ ایک اچھی حالت تک پہونچ چکا ہے۔ گو کہ اُسنے اپنے مقاصد کو پورا نہیں کیا۔ اور آنند بھی شروع میں اُسی کے لیئے کھولا گیا تھا۔ سب سماجک بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ کوشش کرکے اُسکے انتظام کی درستی

فرما دیں۔ تاکہ مایوس ہو کر موجودہ روپیہ کو جوکہ جمع ہے۔ منتظمان کالج کو بجائے ویدک پرچار کی دوسرے کام یعنی (سائنس پرچار) میں خرچ کرنے دیں۔ اور آئندہ کے واسطے انکی آمدنی کو بند کریں۔

(۲) ان رزولیوشن کی کاپی بخدمت سکریٹری صاحب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور اخبار آریہ منبر بھیجی جاوے۔

راقم آپکا کرپا ابھلاشی
سری رام سکریٹری آریہ سماج کسولی

نقل رزولیوشن آریہ سماج کرنال نمبر ۴ مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۹۳ء

چٹھی پرتی ندہی سبھا پنجاب نمبری ۹۶ مورخہ ۲۸ جون سنہ ۹۳ء دربارہ فراہمی از سبھاسد بابت مشن فنڈ پیش ہو کر سرمتی سے نتیجہ ہوا کہ آئندہ جملہ سبھاسدوں سے سماج ہذا سے سالانہ بابت مشن فنڈ وصول کیا جاوے۔ اور چندہ سالحال بہت جلد حتے الامکان ماہ جولائی کے اندر بھیجا جاوے۔ اور آئندہ ہر سالی ماہ جنوری چندہ وصول ہو کر بھیجا جایا کرے۔ پرتی ندہی سبھا کو اطلاع دیجاوے اور درج کیا جاوے۔ کہ سماج ہذا میں نقل رزولیوشن نمبرہ پرتی ندہی سبھا بہت دیر سے سماج ہذا کے دریافت کرنے پر پہنچی۔ اسلئے چندہ سالحال ماہ جون میں وصول نہ ہو سکا۔

راقم آپکا داس نہال چند پردھان

نقل رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۸ جولائی سنہ ۹۳ء
آریہ سماج کمالیہ

(۱) اپیل نمبر ۱۸۵۱ سرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب پڑھی گئی۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ ہر آریہ سبھاسد سے سالانہ وصول کرکے مشن فنڈ میں بھیجا جاوے۔ سالحال کی بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء تک یہہ چندہ وصول کرکے بھیجدینا چاہئیے۔

(۲) ہیتہ رام دتمل صاحب سبھاسد سماج ہذا نے تین مرلہ زمین سماج مندر کے لیے دان کی سماج انکا دھنیاواد کرتا ہے۔

راقم شادی رام پریزیڈنٹ
آریہ سماج کمالیہ

نقل رزولیوشن نمبری ۲۲ مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء

تجویز نسبت تکمیل ترجمہ ویدہا۔

بابو نہال سنگھ پردھان نے نویدن کیا۔ کہ پرتی ندہی سبھا کے روبرو تجویز وید پرچار مشتہرہ پیش ہونے والی ہے۔ مناسب ہوگا۔ کہ اسکے ضمن میں چاروں ویدوں کے ترجمہ کی تکمیل کی نسبت بھی غور کیا جاوے۔ سرمتی سے نتیجہ ہوا۔ کہ پرتی ندہی سبھا کی خدمت میں نویدن کیا جاوے۔ کہ چاروں ویدوں کے ایک مکمل اور صحیح ترجمہ کے بغیر بڑی ہانی ہے کیونکہ سنسکرت اور ہندی کے سوا اور زبانوں کے جاننے والے ویدوں کے اصلی مضامین اور واستوک سدھانت سے بالکل بے بہرہ اور بےخبر رہتے ہیں۔ جو ترجمے انگریزی میں اسوقت موجود ہیں۔ وہ اکثر غلط اور اصل سے گمراہ ہونیکی وجہ بہت برا اثر پہونچا رہے ہیں۔ دیگر اقوام اور ممالک بلکہ خود ملک میں اسی وجہ سے وید کی اصل اور صحیح مت کا ٹھیک پرچار نہیں ہوتا۔ اگر ہر زبان کے جاننے والے اوپدیشک نوکر رکھے جاویں گے تو سماج ہذا کے خیال میں خرچ زیادہ ہوگا اور اثر بھی اسقدر پایدار اور قابل اطمینان نہوگا جسقدر کہ ہر زبان میں ویدوں کے صحیح صحیح ترجمہ کے موجود ہونے سے متصور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مختلف زبانوں کے اوپدیشکوں کی ہدایت کے لیے مستند ترجمہ ان زبانوں میں موجود ہونا چاہئیے جسکو الوسار وہ پرچار کریں۔ اور ایسے مستند ترجموں کے ابھاو میں ایک درجہ خاص تک سدھانت کے غلط بیان کیے جانے کا اندیشہ ہوگا۔ جو بجائے لابھ دایک ہونے کے ہانی کارک ہو جاویگا۔ اسبارہ میں سماج ہذا پرتی ندہی سبھا کی توجہ اس مضمون کی طرف دلاتی ہے جو ست دھرم پرچارک مورخہ ۳۰ مارچ سنہ ۹۳ء میں منجانب بابو نہال سنگھ پردھان آریہ سماج ہذا شائع ہوا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہہ بھی التماس ہے۔ کہ اگر تجویز مذکور نامناسب معلوم ہو۔ تو اور کوئی بہتر تجویز نسبت تکمیل ترجمہ ہر چہار وید ہر زبان [illegible] ہمیشہ کیجاوے۔ سماج ہذا کے خیال میں یہہ تجویز نہایت ضروری ہے۔ اور اسپر بہت جلد غور ہونا عین مناسب ہے۔ سوم۔ سماج ہذا کے خیال میں یہ بیان کرنا بھی نامناسب ہوگا۔ کہ فی الحال اُس سرمایہ میں سے جو وید پرچار کے لیے جمع ہوا ہے اسقدر وید بھاشیہ کا جو سوامی جی کر چکے ہیں۔ لائق مترجموں سے باداے اجرت اردو۔ انگریزی بنگالی گجراتی۔ وہ دیگر زبان ہند میں جنمیں ترجمہ کرانا پرتی ندہی سبھا مناسب سمجھے۔ کروایا جاوے۔ اور ان ترجموں کی بہت کم قیمت رکھی جاوے۔ تاکہ ہر کوئی ان کو باسانی خرید سکے۔

اسکی ایک نقل پرتی ندہی سبھا میں بھیجی جاوے اور ایک ایک نقل ست دھرم پرچارک اور آریہ

بتہ کا ہیں بہیجی جاوے۔

راقم
کرپارام منتری آریہ سماج کرنال

لالہ لاجپت رائے کی دبہ ریاں

مہاشہ اڈیٹر جی۔ کرپا کر کے اپنے اخبار میں اس مضمون کو جگہ دیں۔

لالہ لاجپت رائے اینڈ کو جو کچھ عرصہ سے بھارت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کے لیئے پریتن کر رہے ہیں۔ اور سنسار میں ویدک دھرم پھیلانے کا بیڑا اوٹھایا ہوا ہے۔ وہ اب پبلک پر ظاہر من اشتہر ہو گیا ہے۔ جب سوامی دیانند جی کا مکار۔ خود غرضی کا پتلا و بیجز ٹیرین انفلوئینس میں آنیوالا کہتے کہتے تھک چکے۔ جب پنڈت گورودت جی کو نادو کا ہائی سنسکرت کا بنیا۔ گرو۔ بننے کی خواہش کرنیوالا پکارتے پکارتے درماندہ ہو گئے۔ جب مہاتما ورکا پرشاد جی کو ہر طرح متہم و مترجم اپاہج کہتے کہتے پست ہو گئے۔

جب آج گرمتنے بکری کے لیکر بکری کے گوشت کو پرم دہام سکھ دینے والا اور کتنی رنگ میں پہنچانے والا۔ مختلف قسم کی شرابوں کا پینا جسم کو نشتی دہندہ ثابت کر چکے۔ زنا کرنا شہر کو اردگی رکھتا ہے۔ یا یہ ثبوت تک پہنچا سکے یہی نہیں بلکہ ان سدہانتوں کو ویدوں سے اعلیٰ فضیلت دیکر مفت میں سینکڑوں روپئے [illegible] کا منہ دیکھنا پڑا۔ تو اب کتنی کا ایک نیا [illegible] نکالا یعنی لالہ منشی رام کو کوسنا۔ یوں تو جو کچھ انارکلی سماج کے چلتے پرزے اور آریہ دھرم کے مین کاشر نے لالہ منشی رام جی پر [illegible] اگلا

وہ انکے اندرونی نجاست و فراست کا نمونہ تشہیر ہو رہا ہے۔ اور میری رائے میں ایسی تحریر کو وقعت کے پیرایہ میں لانا بھی لالہ منشی رام جی کی شان سے بعید ہوگا۔ لیکن جو کچھ لالہ لاجپت رائے نے انارکلی میں رہنے کے سبب اپنے نئے الہام سے بھارت سدھار میں لکھا ہے۔ کہ بہت سماجیں مہیر بشواس رکھتی ہیں۔ میں بالفعل انکی چالبازی اور ساڑھے تیرہ گز لمبے سفید جھوٹ کی قلعی کھولنے کے لیئے اودیت ہوا ہوں۔ ست دھرم پرچارک میں پبلک نے لالہ منشی رام کا لفٹنٹ ایڈیٹر پڑھتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ کسقدر سماجیں کہاں تک لالہ صاحب کی ہمدردی رکھتی ہیں۔ اور ہر سماج میں کتنے آدمی لالہ صاحب کے ہمخیال ہیں۔ لیکن لالہ صاحب کی نگاہ میں وہ سماجیں بھی ہیں۔ کیونکہ یہہ بیچارے سہاسد ۵ء روپئے کے لازم ہونیکے سبب لالہ صاحب کے ہمپایہ ہونیکے کارن ممبری کے بھی لائق نہیں ہیں۔ یا جیسا کہ سبز عینک پوش کو چاروں طرف سبزی ہی سبزی نظر آتی ہے۔ ویسا ہی نئے گرو کے چیلے کا حال ہے۔ کہ جو شخص جس شہر میں اپکا ہمخیال ہے۔ وہی آریہ سماج ہے۔ ابھی اگر ور سو ممبر سماج کے بھی ہاں موجود ہیں۔ تو اُنکی رائے میں وہ سماج نہیں ہے۔ پبلک کو کل آپ پر بشواس ہے۔ اسی واسطے آپکو ٹکٹ داخلہ بنانیکی ضرورت پڑی تھی۔ اور اسی واسطے دس دس بارہ بارہ تاریں روزمرہ آپکو منگانے کی ضرورت پڑی۔ اور اسی واسطے گرو جی کی تفسیر [illegible] پاتنجل بننے والوں کو اپنے ویدشاستر و نگی ہاتھ میں پکڑا آپنے پبلک کی سیوا کی تھی۔ کیا آپ سینہ پر ہاتھ رکھ کر اور ایشور کو حاضر ناظر

مان کر کہہ سکتے ہیں کہ کالج کی جیت پر دوسرے ملن سماجوں کی آدبھگت کرنے کے لیئے مضبوط سونٹے تیار کر کے نہیں رکھے تھے۔

اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ کہ بہت سماجیں آپکے ہمخیال ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں آپکی اندھا دھند کارروائی میں آپکے ست سنجنی ہیں۔ تو سوال یہہ ہے۔ کہ اسقدر لوگوں کو آپنے کس طرح ہمخیال بنایا۔ آیا اپنے ست اپدیشوں کے ذریعہ سے۔ کیا آپنے یہاں قرآن شریف کی پیروی نہیں کی۔ کہ جو شخص کافر ہو تو اسکا سر مونڈ ڈالو کہ اس سے بڑا ثواب ہوگا۔ پس جو شخص آپکی ہمخیال نہوں۔ اور کالج میں اپنی آزاد رائے پیش کرنی چاہے۔ جھٹ ناجائز سماج کا ممبر بناکر بیچارے کا خون کر دیا۔ اگر زیادتی ممبران یا ہمدردان پر سچائی منحصر ہے۔ تو سب سے اول نمبر میں عیسائیوں کو دونگا۔ اور پھر مسلمانوں کو جنہوں نے اپنے انفلوئینس و شمشیر کے زور سے یوں اپنے ہمخیال بنائے کیا جیچو سنگھ نے اپنے ڈیفنس میں وہی قرآنی مسئلہ قائم نہیں کیا۔ کہ آؤ بھائی سچائی کے لیئے اپنے برخلاف خیال والوں کو تیز چاقو سے ذبح کریں۔ نہیں نہیں۔ میں غلطی پر ہوں۔ جب کہ سوامی جی کے ویدوں کو انکے ارتھوں پر نکتہ چینی ہو رہی ہے جنہیں انس کا نشیدہ ہے۔ ویسا ہی آپنے انکے ارتھوں پر پوچا پھیر کر ویدوں سے یہہ سیدھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ منش اپنے دھرم پر لانیکے لیئے دولت۔ طاقت و حشمت غرضیکہ جس طرح ہو کوشش کرو۔

(۲) کیا آپنے بھائی جگت سنگھ دھرم سنگھ و پنڈت کرپارام جیسے مہو اپدیشکوں کو آریہ سماج یا سوامی جی کے مشن برباد کرنے اور اپنے ہمخیال بنانے کے لیئے کوشش نہیں کی۔ کیا بھائی جگت

دہی نہیں ہے۔ جنہوں کہ سری گوبند پور کے جلسہ پر سوامی دیانند جی کو تین دفعہ ڈہبی کا خطاب عنایت فرمایا تھا۔ کیا بھائی ہرنام سنگھ وہی نہیں ہے کہ جنہوں میرے روبرو اقبال کیا تھا۔ کہ میں تو پیٹ کا غلام ہوں۔ اگر آج سنگھ سبھا مجھے زیادہ تنخواہ دیوے۔ تو میں ان کا اوپدیشک بنجاؤں گا۔ اور اگر آج سناتن سبھا دگنی تنخواہ دیوے۔ تو میں انکا غلام ہوں۔ کیا پنڈت کرپارام وہی نہیں ہے جسکو مینیجنگ کمیٹی باغبانپورہ نے پنجم پرائمری کو پڑھانے کے ناقابل پاکر موقوف کرنے کا رزولیوشن پاس کیا تھا۔ مگر گرو جی کی سفارش سے پھر سکول میں لیا گیا۔ اور اوپدیشک کلاس کا ایک سال کا کھایا ہوا وظیفہ آپکے گرو جی کی نصیحت سے ہضم کر لیا۔ اور ہڈیوں کے پنجر کی سفارش سے آپنے اسکو بھارت کی کشتی بچانے کے لیئے یہاں اوپدیشک مقرر کیا (قربان اوپدیشک ہوں تو ایسے اور سوامی جی کا مشن پورا ہو تو ایسے مہان اوپدیشکوں کے ذریعہ سے۔ ایڈیٹر)

(۲) نہیں نہیں یہ غلطی کی۔ آپنے جودہ پور کو آریہ سماج کا کیندر بنایا۔ بذریعہ نمبر ۱۰۸ سوامی جگت آنند جی جو سوامی جی کی بھاشش پر کلمہ اُف اُف کہکر پانچ مکاروں کا بھوت ہوکر انکی بھاشش کو ناتے ہیں۔ مکاری کی قلم اور دلی کینہ اور بغض کی سیاہی آپکے ہاتھ میں تھی۔ جو کچھ چاہا کہلایا۔ بیچارے منشی رام کے پاس ایسے اوپدیشک تو موجود نہیں ہیں۔ جو سوامی جی کو ڈھبی۔ اور ویدوں کو سٹھیا ہوا۔ گورودت کو سنسکرت کا سنیا کہیں۔ اسی واسطے اسکو آپنے سوامی جی کا مشن اکھیڑنے والا اور پرنس بسمارک کا خطاب عطا کیا ہے۔

بھرے ہاں من گھبرائیے نہیں۔ ادہ

cracodile tears

نہ بہائیے۔ اگر ابھی تک دو عہدوں سے آپکی ترپتی نہیں ہوئی۔ تو بھوجن انشاللہ انارکلی کی منتری کا عہدہ خالی ہونے والا ہوگا۔ اسکے لیئے بھی ہاتھ پاؤں مار رہیے۔ اور جودہ پوری چار سندوں کے مربی بنجائیے۔ گو آپ صاحب لالہ منشی رام جی کو تو آپنے دو سال سے مکار دیکھا یعنی جب سے کم ہڈیوں کے پنجر سے عہدہ پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب چھینا گیا۔ مگر انسپکٹر وچار رسالہ کے کارکنوں کو تو آپنے اعلیٰ درجہ کا بھگت اور پریمی ایشور پایا ہوگا۔ آپکا یوں گلا پھاڑ پھاڑ کر کہنا کہ پنڈت گورودت جی کا اب بھی میں مداح ہوں۔ اور اسکو متہم کرنیوالوں سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ کہاں تک آپ کی بےکوشش فلاسفی ظاہر نہیں کرتا۔ جہہ راد کشن سے جنہوں کہ نیز پوتر رسالہ میں سوامی جی اور پنڈت گورودت جی کو فساد کا بانی اور بیگونن پنتھوں کا گرو قرار دیا ہے۔ ان سے آپنے کہاں تک نفرت کی۔ اور کہاں تک اسکے ڈیفنس میں قلم اٹھائی۔ کیا بجائے اس سے نفرت کرنے کے آپنے اور ہڈیوں کے پنجر نے اسکو اس کے صلہ میں لیکھرام اپدیشک سماج کا رتبہ سرافراز نہیں فرمایا۔ نہیں نہیں۔ میں غلطی پر ہوں۔ کیونکہ آپنے جہاں ایک آریہ سماج تھی۔ وہاں دو کر دکھائیں۔ کیونکہ آپ آریہ سماج کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے والے ہو۔ اگر ہڈیوں کے پنجر کی کوشش کچھ اور عرصہ تک جاری رہی۔ تو پھر سماج کے دو ٹکڑے ہو جاوینگے۔ اور پھر اسکی قربانی درجہ تکمیل تک پہنچیگی۔ آپ کا یہ کہنا کہ میں اپنی غلطی تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ بیباک دیکھنے ہیں کہ کہاں تک آپنے اپنی غلطیوں کو

تسلیم کیا ہے۔ ہڈیوں کے پنجر کی قربانی کے مینیا نے آپکو ایسا مدہوش کر دیا ہے۔ کہ آپکو تو پہلی پچھلی تحریروں کی سدھ بدھ تک نہیں۔ الحمد۔ ڈیرہ سوکی تنخواہ کے قدردانی ہڈیوں کے پنجر کو تو آپنے گردی کی بلندی سے بھی اڑا کر عرش معلی کے آشیانہ تک پہنچا دیا۔ آپکو یاد ہوگا۔ کہ تین سال پہلے آپنے پنجاب پیٹریاٹ میں ایک مضمون دیا تھا۔ جسمیں آپنے لکھا تھا کہ ہم سوامی دیانند جی کو گورو نہیں مانتے۔ اور انکی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اب تو زمین کی گردش نے آپکے پچھلے خیالات کو بھی گھما کر ہڈیوں کے پنجر کی غلطیوں کا پورا معتقد بنا دیا ہے۔ اس کا بانس پر چڑھ کر ناچنا اب آپکی دل کو بھی کیسا میٹھا میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ اور کالج کی چیف کمیٹی طلباء پر ظلم کرنا آپکو کیا پھبتا دیتا ہے۔ ۲ میں بھی آپسے ایک دو سوال کرتا ہوں۔ اور دیکھنا ہے کہ آپ اتر سے سرافرازی بخشیں گے۔

(۱) کیا ہڈیوں کے پنجر کا یہ کہنا۔ کہ میں جیتے جی کالج میں "ہندی ٹوری" راج نہیں ہونے دونگا۔ ویدک آپکی گیان میں ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا اب پنجر مذکور اپنے اس کتھن سے منکر ہو سکتا ہے۔

(ب) کیا ہڈیوں کے پنجر نے کبھی اپنے کسی ہمنشین کے سامنے پنڈت گورودت جی اور سوامی دیانند جی کو متہم بنا کر انکو اپنے خیال پر لانے کی کوشش نہیں کی۔

(س) کیا ہڈیوں کے پنجر نے کسی کو مانس کا سدہ ہونا ویدوں سے ثابت کرنے میں سوامی جی کو متہم نہیں کیا۔

(ج) کیا ہڈیوں کے پنجر نے جودہ پور سماج

کے ریزولیوشن پاس کرنے میں اور بعدۂ آریہ سماج کی جڑ ہلا اوکہاڑنے کے لئے کسی دوست کو کوئی اپاؤ نہیں بتایا۔

چونکہ میں نے اب ہڈیوں کے پنجر کی اصلیت کہولنے کے لئے قلم اوٹہائی ہے۔

اسلئے لالہ لاجپت رائے سے بذریعہ اس کہلی چٹہی کے پرارتہنا ہے۔ کہ ان امورات کا ہڈیوں کے پنجر کیساتہہ صلاح کرکے اُتر دیویں۔ ورنہ پندرہ روز تک انتظار کرکے میں امورات بالا کو شرح کرنے کے لئے قلم اٹہاؤں گا۔

آپکا داس { جمنا داس ہیڈ ماسٹر نتنار سکول
شاہدرہ ضلع لاہور

میں اور میرے کام

جب میں اس اہم مسئلہ کو سوچتا ہوں اور یہ خیال میرے دل میں اکثر یا تو اُسوقت دامنگیر ہوتا ہے جبکہ میں دن بہر کی تکان کے بعد اپنے بستر پر استراحت کے لئے جاتا ہوں۔ یا اُسوقت جبکہ کچہہ گہڑی ابہی رات باقی ہوتی ہے اور سورج جو پہلے روز اپنا کام کرکے چاند اپنے بہائی خورد کو اپنا منصب دے گیا تہا۔ اور مجہہ سے بچہڑ گیا تہا۔ اب پہر نمودار ہوا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہہ ہر دو وقت ہی ایسے ہوتے ہیں جنہیں کل دنیا کے لوگ کوئی کام نہیں کرتے۔ اُسوقت اگر کام ہوتا ہے تو یہہ ہوتا ہے۔ کہ شوقین لوگ کروٹیں بدل بدل کر نیند لیا کریں۔ یا شام جسے میں وقت استراحت کہتا ہوں۔ وہ لوگ جو صرف اتنا ہی سمجہتے ہیں کہ ہم دنیا میں کہانے پینے سونے اور عیش کرنے آئے ہیں۔ اُسوقت نیک کو جستجو ہم سمجہتے وزن سے تبادلہ کریں تو ہو سکے اور سوتیوں کی لڑیاں دیکر لینا چاہیں تو نہ لیسکیں۔ رائیگان گنواتے ہیں۔ ناچ مجرا۔ شراب کباب کہانے پینے میں صرف کرتے ہیں۔ میں ان تمام حالات کو دیکہہ کر سوچتا ہوں۔ کہ میرا کام کیا ہے۔ آیا میں بہی ان رنگوں میں رنگا جاؤں۔ اور چند روزہ موج اڑاؤں۔ کسی نے دیکہا ہے کہ آیا کوئی ایشور پرماتما ہے بہی کہ نہیں۔ اور اب تو دانایان فرنگ نے بخوبی ثابت کردیا ہے۔ کہ دنیا ہی دنیا ہے اور انہیں سے اکثر نے تو خدا کو بہی جواب دیدیا ہے اور اسکے علاوہ جب پراچین بزرگان آریہ ورت کی برائیوں کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور ہمارے ایجوکیٹڈ بہائیوں کی سمجہہ سے مقابلہ کیا جاتا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہیں ہم بزرگ رشی منی یا دانایان آریہ ورت اور استاد علم وہنر سلطنت وفرقہ ملک آج تک سمجہتے رہے ہیں۔ اور سمجہتے ہیں اور حال کے یہ ۲۸۔ ماہ حال کا امرت بازار پتر کا ہے۔ آنکی اصلیت بزرگی اور دانائی اور نیز اسبات کی تصدیق ہوتی ہے۔ اُن سے دیگر ممالک نے کیونکر تعلیم حاصل کی اور انکا اُسوقت کیسا عروج تہا۔ اور اس اخبار مذکور میں نہایت زور سے ثابت کیا گیا ہے کہ اُن بزرگان سلف آریہ ورت کی بزرگی باشندگان انگلستان سے کہیں بڑہکر تہی۔ اور اب ہمارے بزرگ بہائی (ایجوکیٹڈ مہاشے) جنکو لوگ تعلیم یافتہ ڈگریاں یافتہ اور ایسے صلح جنہوں نے قربانیاں تک اپنے آپ کو کردیا۔ کے حوالہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے تبلایا کہ انکے بزرگان آریہ ورت کے خیالات کی پیروی کرنی چہوٹہی حب الوطنی ہے۔ جب میں ان حالات کو سوچتا ہوں تو عجیب گہبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور چلا اٹہتا ہوں۔ کہ میرا کیا کام ہے۔ کیونکہ باشندگان انگلستان کی پیروی کرتے ہوئے میرا ہردا کانپتا ہے۔ آپکے ناظرین پوچہیں گے۔ کہ کیوں؟ میں اس ہردے کانپنے کے باعث کو مشرح بیان کرونگا۔ اور بتلاؤں گا کہ اسکا کیا باعث ہے۔ میرے ایک دوست نے مجہہ کو تبلایا کہ امسروز کے امرت بازار پتر کا میں لکہا ہوا ہے۔ جبکہ راوی پچاس برس پیشتر اور کبہی آریہ ورت کا مقابلہ انگلستان سے کرتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اس پاک زمین میں ہر طرح کی آسائیش سوجہتی ہیں لوگ تہے۔ صاف دل۔ سادہ مزاج ہوتے تہے کوئی کسی سے دستاویز نہیں لکہاتا تہا کسی کے مکان میں دروازے نہیں تہے۔ سب آپس میں محبت اور دہرم بہاو سے بوہار کرتے اور اس یگانگی سے گذر بسر کرتے تہے۔ ایک کنبے کے آدمی نہایت محبت اور پیار سے رہتے تہے۔ ماں۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بہائی بہن۔ خاوند اور جورو آپس میں نہایت آرام اور خوشی سے زندگی بسر کرتے تہے۔ اور وہ خوشی اور راحت جو اُن میں تہی آجتک انگلستان میں اسکا عشر عشیر بہی نہیں ہے۔ انگلستان میں اکٹہا رہنا جانتے ہی نہیں۔ ایک کنبہ اکٹہا نہیں رہتا ہے بلکہ یہاں تک لکہا ہے۔ کہ اب سرکار کو وہاں معلوم ہوگیا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ چہوٹے چہوٹے بچوں کی زندگی بیمہ کرا دیتے ہیں اور اُن کو جلدی ظلم زر کے باعث مار ڈالتے ہیں۔ یہہ حالت دیکہہ کر اب وہاں یہہ تجویز ہے۔ کہ چہوٹے بچوں کا بیمہ زندگی نہ کیا جاوے۔ غرضیکہ اس تمثیل سے یہہ مدعا ہے کہ انگلستان کی تہذیب کا اسبارہ میں جب مقابلہ کیا جاتا ہے۔ آریہ ورت کی نرالی تہذیب سے تو صاف میرے دل سے نکلتا ہے۔ کہ میں اور میرے کام ماسوائے اسکے جب ہم صبح سے شام تک اپنی زندگی کے حالات پر تجویز کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم میں اور لوشیوں میں کیا

کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ سنسکرت کا ایک بڑا بھاری شاعر کہتا ہے کہ انسان اور حیوان میں بالکل فرق نہیں ہے۔ وہ بھی سوتا ہے انسان بھی سوتا ہے۔ وہ بھی کھاتا ہے۔ انسان بھی کھاتا ہے۔ اُسکو سکھہ اور دکھہ پرتیت ہوتا ہے۔ انسان کو بھی ہوتا ہے۔ اُسکو سردی اور گرمی لگتی ہے۔ انسان کو بھی لگتی ہے۔ جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں گئو کا اگر بچہ نظروں سے دور ہو جاوے تو کیسا چلّاتی ہے۔ اور صبر نہیں کرتی۔ جب تک کہ اُسکا عزیز پیارا بچہ نظروں کے سامنے نہ آجاوے۔ کہتے ہیں کہ ایک عربی کے گھوڑے کا بچہ پہاڑی کی خندق میں گر گیا۔ ماں (گھوڑی) دوڑی دوڑی مالک کے پاس آئی اور دس قدم آگے جاوے اور پھر واپس آجاوے اسی طرح جب چند دفعہ اُسنے کیا تو مالک کو تشویش ہوئی اور وہ اُسکے پیچھے پیچھے گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ بچہ خندق میں گر گیا ہے۔ اور نکل نہیں سکتا۔ ماں بہت بے قرار ہے اور زبان حال سے مالک کی طرف دیکھہ رہی ہے۔ گویا کہ بول نہیں سکتی۔ مگر اُسکی حالت کیسی ہے۔ کہ وہ بہت بیقرار ہے اور بچہ کی محبت اُسکو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ کسطرح اُسکو پھر اپنے تھنوں سے لگا کر دودھ دیوے۔

اسی طرح **سبکتگین** کا ذکر کرتے ہیں کہ جب وہ شکار کھیلنے جنگل میں گیا۔ تو ایک ہرنی اپنے بچہ کو لئے جاتی ہے۔ اُسنے بچہ کو پکڑ کر فتراک سے باندھ لیا۔ اور چلا۔ مگر تھوڑی دیر چلا تھا کہ کیا دیکھتا ہے کہ ہرنی گردن جھکائے اُسکے پیچھے پیچھے آرہی ہے۔ یہہ دیکھہ کر سبکتگین سے نہ رہا گیا۔ اور اُسنے اپنی گھوڑی ٹھہرا کر بچہ کو قید سے رہا کیا۔ پھر کیا دیکھا کہ ہرنی چلی جاتی ہے اور جاتی جاتی تھوڑی دیر ٹھہر لیتی ہے اور سبکتگین کی طرف دیکھتی جاتی ہے۔ گویا اُسکا شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اُسکو غیب سے آواز آئی کہ دیکھہ سبکتگین آج تو نے ہماری بے زبان مخلوق پر رحم کیا۔ ہم نے تیرے نام پر فرمانروائی کا فرمان لکھدیا۔ جا ہزاروں بندے تیرے چہرے کی طرف دیکھیں گے۔ تو اپنے بندوں پر اسی طرح سے رحم کریو اور ہماری آج کی نصیحت کو نہ بھول جائیو۔

اس طرح جب بکریوں اور بھیڑوں کو قصائی قصائخانہ میں ذبح کرنے کے لئے لیجاتے ہیں تو وہ کیسی چلاتی ہیں۔ اور نہیں چل سکتیں بلکہ عید الضحیٰ کے دنوں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب خریدار آکر گوشت کا اندازہ لگاتا ہے۔ کہ اس بکرے یا بھیڑ میں کتنا گوشت ہے۔ آیا کہ میری قیمت کے اندازہ کو پورا کرتا ہے۔ یا کہ نہیں تو دیکھا گیا ہے کہ بکرے جان جاتے ہیں۔ اور بھیڑیں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھی ہو جاتی ہیں اور جب پکڑ کر کے اُنکو لیجانے لگتے ہیں تو پھر گر پڑ جاتیں۔ اور اکثر اوقات قصاب اور دیگر خریدار اُن کو اپنی گردن پر سوار کر کے لیجاتے ہیں۔

اسی طرح کوا۔ چڑیا۔ بلبل۔ تلیر۔ بٹیر۔ مرغ بلی۔ کتا۔ شیر۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ ہاتھی وغیرہ خوف سے ڈر جاتے ہیں۔ اس حالت میں انسان کے برابر ہیں۔ جماع اور شہوت کی خواہش ہر دو میں برابر ہے۔ غصہ ہر دو میں یکساں ہے۔ اس صفت کو میں کچھہ واضح کرنا چاہتا ہوں چڑیا کیا چھوٹی سی مخلوق ہے۔ مگر جب اپس میں لڑتی ہیں تو جان سے بیخبر ہو جاتی ہیں۔ چھوٹا مرغ تیتر۔ بٹیر۔ اور مینڈھا وغیرہ وغیرہ جانور اسی اصول پر کہ جب اُن میں قدرتی مادہ ایسا غصہ اور غضب اور بدلہ لینے کا موجود ہے۔ تو لڑتے ہیں اور اس غیظ و غضب میں جان تک اکثر اوقات دیدیتے ہیں۔ انسانوں میں بھی یہہ صفت حد کے درجہ تک پہونچ چکی ہے بھائی بھائی سے لڑتا۔ بیٹی ماں سے جھگڑتی۔ خاوند جورو کو دھتکار بتلاتا۔ بہن بہنوں کو محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ بہو ساس کی اور ساس بہو کی خون کی پیاسی جسکو وہ ایک وقت بڑی کوششوں سے بیاہی تھی ہو جاتی ہے۔ ہم ایک کام آج شروع کرتے ہیں۔ اور غرت اور ماں کی دھن میں اگر کچھہ پرواہ نہیں کرتے اور لڑ لڑ کر مر جاتے ہیں۔ ایک کیا تمکو ہزارہا مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ کہ اس غصہ و غضب جسے میری رائے (غصہ ناجائز) ہے۔ ہزارہا گھر بلکہ خاندان کے خاندان ہی تباہ ہو گئے ہیں۔ یہاں ہی تک نہیں بلکہ بادشاہتیں تباہ ہو گئیں۔ اور پایہ سلطنت اکھڑ گئی۔ جب میں ان دلائل متذکرہ بالا پر جسکو میں نے مشرح مصرح لکھا ہے۔ دھیان دیتا ہوں۔ تو مجھہ کو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کل صفات انسان اور حیوانوں میں ایک ہی اقسام سے ہیں۔ بلکہ انسان بھی ایک قسم کا حیوان ہے۔ فارسی والے پشوؤں کو حیوان غیر ناطق اور انسانوں کو حیوان ناطق کہتے ہیں۔ یعنی وہ حیوان جو بول نہیں سکتے اور وہ حیوان جو گویائی یعنی بولنے سمجھنے اور دلائل کی طاقت رکھتے ہیں۔ نیک اور بد تمیز کرتے ہیں اور برائی بھلائی کو سمجھتے ہیں۔ جہانتک اس بارہ میں میں سوچتا ہوں۔ تو مجھہ کو صاف ہویدا ہو جاتا ہے۔ کہ انسان سوچنے اور سمجھنے والی مخلوق میں سے ہے۔ اور اُسکو قدرت نے اسی لئے بنایا ہے۔ کہ وہ وہ باریکیں جو زمین

ہوا۔ بارش۔ سورج۔ چاند۔ پہاڑ۔ برف
آگ۔ بجلی اور سمندروں کی بناوٹ میں ہیں
وہ اسکو سمجھہ سکے۔ اگر انسان میں ایسی طاقت نہ
رکھتا تو وہ انکو ان اشیاء کا مالک نہ بناتا۔ اور
اسکو اس قابل بھی نہ کرتا کہ وہ ان اشیاء
مادی کو اپنے مصرف میں لاوے۔ جب ہم تار
کی طاقت ریل کی قوت کا موازنہ و معاینہ کرتے
ہیں تو ہمکو ایک نہایت روشن چیز نظر آتی ہے
جو بتلاتی ہے کہ کوئی قوت ممیزہ انسان میں
ضرور ہے۔ جسکو ان سب طاقتوں کا مالک
اور آقا بنایا گیا۔ تاکہ وہ ان سب سے سرشتی الوہا
یعنی قوانین قدرت کے مطابق کام لے۔
ہم رات دن کے مشاہدہ سے دیکھتے ہیں کہ
کان کا کام کان ہے۔ آنکھہ کا کام آنکھہ ہے
ناک کا کام ناک ہے۔ منہ اور دانتوں کا کام منہ
اور دانتوں سے ہاتھوں اور پیروں کا کام
ہاتھوں اور پیروں سے ہوتا ہے۔ اور جب انمیں
سے کوئی نکما ہو جاوے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد اور انکو سہارا نہ دلیکھو۔ تو اس کے
برخلاف ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تو یہہ کیونکر
ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی زبردست میرے گھونسلے
میں آجاوے۔ اور میں نہ اسکو چونچیں مار کر
مار کر نہ نکالدوں۔ اور خبر نہ لوں۔ جبتک
کہ اپنے کام میں کامیاب نہ ہولوں۔ انتہائیت
میں میرا ابھی سوال قایم رہے گا۔ کہ میں اور
میرا کام۔ باقی آیندہ
ویکاداس سوہن لال شرما۔

کارسپانڈنس

رپورٹر۔ از ڈیرہ سمیلخان۔ آپکا مضمون
گوند والی سیاہی سے لکھا جانے کے باعث بالکل
چیٹ گیا۔ جسکو پڑھنا دشوار ہو گیا۔ اور علاوہ
اسکے آپکا نام نہیں لکھا ہوا۔ اسواسطے چھپ
نہیں سکتا۔ ایڈیٹر

گوسواس رام شرما۔ برہما سے لکھتے
ہیں۔ کہ میں اخبار آریہ ورت دانا پور پٹنہ
کا خریدار تھا۔ چونکہ وہ بند ہو چکا ہے۔ حساب
کتاب کے واسطے کئی خطوط بخدمت منیجر و جنرل
سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آیل۔ ایم کی سیوا میں
لکھے۔ مگر جواب ندارد۔ اسلیئے مجبور ہو کر بذریعہ
اخبار بیدار تمنا کرتا ہوں کہ اگر میرے ذمہ
اخبار مذکور کا کچھہ بقایا ہووے۔ تو مجھہ کو لکھکر
منگوالیویں۔ اگر میرا کچھہ فاضلہ ہو تو کچھہ مضایقہ
نہیں ہے۔ ایڈیٹر

قابل قدر لیلا

لالہ امیں چند جی مکودر سے لکھتے ہیں کہ
لالہ چوہڑ مل ساہوکار کے ٹھاکر دوارے
سے دو تین دن ہوئے۔ سری کرشن جی کی
چاندی کی بنسری قیمتی ۵۰ روپیہ کی تھی جو
کہتے ہیں کہ کوئی مہاتما پوجا کرنے وقت ہڑپ
کر گیا ہے۔ اور کچھہ پتہ نہیں ملتا۔ کیا انکے
سری کرشن دیوجی خود نہیں بتلا سکتے۔ میرے
خیال کے مطابق انکی بنسری پیاری مہارانی
رادہکے جی نے گم کر لی ہوگی۔ جیسے انکی
حیات میں کیا کرتی تھیں۔ لالہ صاحب کو
کسی چوں چکار یا مہاتما پر شک نہیں کرنا چاہیئے
ضرور یہی سری کرشن جی اور انکی پیاری مہارانی
رادہکے جی کی لیلا ہوگی۔ سری کرشن جی خود ہی
انکی منت سماجت کر کے ضرور لیویں گے
کیونکہ ایسا ہی ہم راسدھاریوں کی رہس میں
دیکھا کرتے تھے اور بھاگوت کے دسویں اسکند
میں پڑھا ہے۔

لوکل

اتوار کو آریہ سماج کے ساپتاہک جلسہ
سماج مندر میں لالہ دیوراج جی نے پرارتھنا
کرائی اور اپدیش دیا۔ پنڈت برہمانند باجپی
جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی
چونکہ اکثر شہروں میں دیکھا گیا ہے کہ میونسپلٹی
نے عام گذرگاہوں و سڑکوں پر بغرض روشنی
لالٹینیں لگوائی ہوئی ہیں۔ جالندھر شہر میں جب
دیکھا جاتا ہے۔ تو صرف چند ایک جگہوں پر
ایسا انتظام ہے۔ اور بہت موقعوں پر جہاں کہ
ضرور یہی ہونا چاہیئے۔ بالکل نہیں ہیں۔ ہماری
معزز میونسپل کمشنران کو اس طرف توجہ دینی
چاہیئے۔

ساماجک خبریں

—— کسووالی میں بابو کرشن چند ڈرافٹسمین شملہ کالکا ریلوے
نے اپنے بالک کی اتپتی پر کنیا مہاودیالہ جالندھر کو
۵ روپیہ دان دیئے۔ اور لالہ کیول رام صاحب
سررشتہ دار نے دو روپیہ آریہ سماج کو اپنی لڑکی کی
شادی کے موقعہ پر دان دیئے۔

—— دھرمسال ماسٹر ملی رام جی کی شادی
۳۰۔ جولائی کو ویدوکت ہوئی۔ اور مفصلہ ذیل دان
ماسٹر صاحب کی طرف سے ہوا۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر
۵۔ ویدپرچار فنڈ ۵۔ محصول ڈاک [illegible]

بڑا افسوس کیا جاتا ہے - کہ باوجود دیکھنے سسرال
ماسٹر بیلی رام کے دریافت کرنے پر ماسٹر بیلی رام
جی نے قریباً چالیس ساجک پرشوں کے بغرض
شمولیت برات دستخط بھی کرا لئے تھے - تو بھی
سوائے چار پانچ بھائیوں کے اور کوئی شامل برات
نہ ہوئے - اور خاصکر امیر امرا میں سے تو کوئی بھی
نہیں شامل ہوا جس سے لڑکی والے کا سب جوش بجھایا
خراب ہوا - اسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ
ماسٹر بیلی رام جی کوئی امیر آدمی نہ تھے - جیو پہلے
ایسا ہوا - اگر امیر ہوتے تو ایسا نہ ہوتا -

——ہیر دیانند آشرم ویدک سکول کے امتحان
سکول میں سات لڑکے داخل ہوئے - سات
کے سات پاس ہوئے - ۲ اول ڈویژن میں
میٹریکولیشن میں ایک تھرڈ ڈویژن میں
دو لڑکے چھٹی جل وسوتی جل گل ضلع میں اول رہے
۸ جولائی کو بابو پتھو رام کے پتر کا نام کرن
سنسکار ویدک ہوا - اور بعہ دان لالہ
صاحب موصوف کی طرف سے مختلف فنڈات
کی امداد میں دیا -

——دہرہ سال میں سوامی نتیانند بھارت
سیوک عیسائی مت کھنڈن پر لکچر دے رہے
تھے - پادری برج لال نے انکو بند کرنے کیلئے
دھمکیاں وغیرہ بہت کچھ دیکر ہاتھ پیر مارے
مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - آخرش بے امید چلے
گئے - حاضری قریباً ... ۵ کی تھی سوامی صاحب
پادریان اور مشنری کی کچھ شکایت لکھتے ہیں جنکو
ہم مفصل دریافت کرکے درج اخبار کرینگے -

——پٹیالہ آریہ سماج بھجن منڈلی کے ٹیچران
ماسٹر برجہ دیال جی حضرت کے دن گرد و نواح
کے دیہات میں پرچار کرنے جایا کرتے ہیں
صرف سماجک ممبروں کو ہی اپنے بھائی بند

سمجھتے ہیں -

——قصبہ جیو سہرخہ تحصیل بٹالہ میں ایک
نیا آریہ سماج پنڈت دیو چند جالندھری کی
کوششوں سے قائم ہوا ہے - آٹھ روز متواترات کو
سماج لگتا رہا - اور پنڈت دیوی چند جی نے
ڈھیٹھ پنجابی میں ۸ اپدیش دیے - حاضری
قریباً ۵۰ مرد - ۱۵۰ استری بھی ہوتی رہی بیبی
ماہدی جی وسرمتی منگلا دیوی جی وسرمتی نند دیوی جی
نے عمدہ بھجن گائے -

——راولپنڈی گزشتہ اتوار ۸ جولائی کو
ہون بھجن وسندھیا کے بعد لالہ ڈولی چند کپور نے
پراتھنا کرائی - اور پھر ایک بھجن کے بعد لالہ گانشی رام
چوپڑہ نے ویدوں اور شاستروں میں پنر جنم کی
بابت جو کچھ لکھا ہے اسکی بابت ایک نہایت
پُر تاثیر اپدیش دیا - پھر کچھ بھجنوں کے بعد
لالہ ہردیال سنگھ جی اپ پردھان سماج نے آریہ
سماج کے سدھانتوں پر ایک فاضلانہ لکچر دیا
اور حاضرین کو خوب توجہ دلائی - حاضرین کی
تعداد خاصی تھی - یہ سماج نے مبلغ [illegible]
پر نیک مذہبی وید پرچار فنڈ میں ارسال کئے ہیں
سماج کے ممبر ودیا پرچار فنڈ کے واسطے آٹا فنڈ
جمع کرنے میں نہایت کوشش و ہمت دکھلا رہے
ہیں - اور ممبروں کی تعداد ہر ہفتہ ترقی پر
ہے -

اشتہارات

اشتہار

(۱)

ایک معزز شریف برہمن سلو کسیر کے ہاں ایک
کنیا بعمر [illegible] سالہ ہے - جسکو ور کی ضرورت ہے

(۲)

کنیا ہندی لکھ پڑھ سکتی ہے - درخواست کنندہ
برہمن ورن ہو - اور امورات ذیل کا مفصل پتہ
لکھ کر پاس مہنت پچھنداس مقام جلالپور جٹاں
ضلع گجرات بھیجیوے -

(۱) نام - عمر - ذات - سکونت - (۲) تعلیم
کہاں تک اور کون امتحان پاس کیا ہے -
(۳) والدین کے نام اور موجودگی پیشہ کا مفصل
حال (۴) کنوارہ یا رنڈوا بصورت رنڈوا ہونیکے
کوئی اولاد رکھتا ہے - اور کب رنڈوا ہوا (۵) روزگار
اور آمدنی ماہواری - اگر درخواست دہندہ طالب علم
ہو تو انکا آئندہ ارادہ کیا ہے - (۶) مذہبی خیالات
کیا ہیں -

(نوٹ) نشئی چیزوں کا عادتاً استعمال کرنیوالا
درخواست نہ کرے -

المشتہر مہنت پچھنداس جلالپور جٹاں

ضرورت

پنڈوری میاں ڈاکخانہ دینا نگر کی پاٹ شالا کو ایک
ایک آریہ خیالات کے سنسکرت ادھیاپک کی ضرورت
ہے - جو مڈل یا انٹرنس پاس یافتہ ہو بھاشا عمدہ
جانتا ہو - اور سنسکرت بھی کسی قدر - تنخواہ بالفعل [illegible]
ماہوار - آئندہ ترقی حسب لیاقت - درخواستیں
بنام سکرٹری پاٹ شالا ایک ماہ کے اندر اندر آنی
چاہئیں - المشتہر سکرٹری پاٹھشالا مذکور

ضرورت

ایک شخص از قوم کھتری ایک بڑے بیوپاری کنبہ والا شادی شدہ
ضلع جالندھر عمر قریباً ۲۵ سال ملازم سررشتہ تعلیم کنوارہ
ناطوں کو چھوڑ کر تقلید کے لیئے کسی بال برہمچاری سے
شادی کرنی چاہتا ہے - جس کسی کو منظور ہو ہم سے
خط و کتابت کرے -

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

شہر میرٹھ کے مشہور و نامی مطبع ودیا درپن سے اردو زبان کا

اخبار انیس ہند

ہر شنبہ کو نہایت آب و تاب کے ساتھ عمدہ دبیز کاغذ ۲۶×۲۰ کے سولہ صفحہ پر شایع ہوتا ہے

قریب بیاسی روز سے شہر یاں باشان کینیج سے ہیں روانہ کیا جاتا ہے۔ اسمیں مفید عام مختلف خیالات کے عالمانہ اخلاق حسن معاشرت پولیٹیکل مشغول اول مضامین ہفت اقلیم کی تازہ خبریں ترقیاں بابت احکام گورنمنٹ نہایت نجیب اور بامذاق لطائف و ظرائف تجربہ کی پر مغز باتیں نصیحتیں ناول سوانح عمری وغیرہ اور لوکل کی مفصل خبریں درج ہوتی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے عالی ہمت بانو امجید رضا صاحب ویش مالک مطبع و اخبار نے قیمت ہر درجہ کے صاحب سے یکساں یا ہر دوالوں سے معہ محصول ڈاک اور شہر والوں سے تین روپیہ چار آنہ سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ تاکہ عام لوگ فایدہ اوٹھائیں۔ جو قدردان خریداری منظور فرماکے قیمت پیشگی سالانہ عطا فرمائینگے۔ اُن کو ایک عمدہ ناول مفت نذر کیا جائیگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر کشن سروپ منیجر و ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ

کرسچین مت درپن

اگرچہ بقول بہائیے بہاتما موسیٰ علیہ السلام صاحبان سچائی کے پہنچنے سے سچا منظور ہو تو یہ ضرور ملاحظہ فرمانا چاہئیے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں جنمیں کرسچین مذہب کی تردید عمدہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں۔ بلکہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ حضرت مسیح بیگناہ نہیں تھے۔ حضرت مسیح کی چوری۔ حضرت مسیح کی بیرحمی مع قتل مویشی۔ حضرت مسیح کی بے علمی۔ سب سے بڑا کام کیا۔ حضرت مسیح لکڑی پر مصلوب ہوئے۔ توریت کے رو سے نیوگ نہ کرنے پر سزا۔ حضرت مسیح کے معجزے معجزوں کی اقسام۔ بائبل کی خورد جرم نہ عامل۔ عیسائی دین دنیا میں کس طرح پھیلا پہلی۔ دوسری تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ دسویں۔ صدی کے عیسائی صاحبان کی حکمت عملیاں۔ عیسائی صاحبان کا علمی کتابوں سے سلوک۔ تثلیث اور اسکا آغاز عیسائی صاحبوں کے فرقوں اور بائبل کی تحقیقات۔ فرقہ یہودیہ۔ ماسونی۔ بالی کنیسہ۔ رومن کیتھولک۔ یونانی چرچ۔ ملکانیہ۔ پروٹسٹنٹ انجیل متی انجیل یوحنا۔ رسالہ اعمال حضرت موسیٰ کی کتاب یسعیاہ کی کتاب حضرت سلیمان کی کتاب۔ لوقا کی کتاب۔ وقایع عیسوی انجیلوں کے چند تاریخی اختلاف۔ دوسرے حضرت مسیح کا عرب میں اوتار۔ تیسرے حضرت مسیح کا امریکہ میں اوتار۔ بعد میں قدیم کچھ مثالیں انجیل کی بہت پُرتاثیر الفاظ میں ادا کی ہے یہ انگریزی اسٹیم صفحہ تیتی ۱۰۰ جز کی کتاب عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۳۰ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ مطبع ودیا درپن میرٹھ میں طبع ہوئی ہے۔ اور برائے فروخت موجود ہے۔ باوجود اسقدر عمدہ مفید کتاب ہونیکے قیمت صرف ۸؍

محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے پہلی اور خرچ ہو گئے جسمیں جلد سے کو یاد خرید نے پر بس قیمت معاف کی نعش۔ جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو۔ جلد خرید فرما دیں۔ ورنہ یہ جوہر نایاب پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ المشتہر کشن سروپ منیجر ودیا درپن میرٹھ شہر

سیاہی تحریر کاپی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاہی تحریر کاپی میں باوجود یکہ بار بار روپیہ صرف کی جاتی ہے۔ روانگی نہیں ہوتی قلم اٹک اٹک کر چلتا ہے۔ علاوہ پتھر پر جو کاپی لگائی جاتی ہے وہ اکھڑ جاتی ہے۔ جماؤ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور ایک دقت یہ بھی پیش آتی ہے کہ سنگسار پتھر بنانے کے بعد بوجہ سیاہی ناقص ہونے کے پتھر گھسانے ہیں۔ جسکے سبب بہت حرج ہوتا ہے۔ ان تکلیفوں سے بچنے کے لیئے ہم نے سیاہی تیار کی ہے۔ جو روانگی میں مثل روشنائی اور جماؤ کی یہ کیفیت ہے کہ چلتے پتھر پر ایک لکیر کھینچ دیجئے۔ تو نقش کا نقش ہو جاتا ہے۔ اس سیاہی نے ان نقصوں کو رفع کر دیا استعمال میں نہایت ہی قابل قدر ہے۔ جسکی خریدی اسکے تعریف کی۔ منشی جگت نرائن صاحب مہتمم لاہور کے مشہور مطبع کوہ نور کے مالک لکھتے ہیں کہ سیاہی کاپی واقعی ایسی ہی ہے جیسی تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی سیر اٹھ روپیہ محصول بذمہ خریدار۔ المشتہر کشن سروپ درپن منیجر ودیا درپن میرٹھ

جوہر نباتات

شائقین علم نباتات و فن باغبانی کو واضح ہو کہ ہمارے مطبع میں رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے درختوں کے مفصل حالات معہ تصاویر و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے۔ چمن اور صحن وغیرہ تیار کرنیکے قواعد ترکیب تجویز وغیرہ درج ہیں۔ کوئی بات فروگذاشت نہیں کیگئی ہے۔ ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرینگے اسمیں ہر درخت کا ہندوستانی انگریزی نام اور علمی پیدائش کا موسم نشوونما استعمال پھل پھول نمک وغیرہ خشک و تر درخت وغیرہ دیا ہے۔ مضامین اسکے زمانہ کے طور پر ہیں اور نہایت معتبر و بڑی بڑی کتابوں سے اخذ کیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے اسکی تقطیع معمولی کاغذ عمدہ دبیز ولایتی اور کتاب نہایت خوشخط اور مصاف معہ تصاویر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

مضامین حسب ذیل ہیں

(۱) پھول کے بڑے درخت	(۵) پھول کے میانے درخت
(۲) پھول کے میانے درخت	(۶) پھول کے چھوٹے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت	(۷) خوشبودار درخت
(۴) پھل کے بڑے درخت	(۸) خوشنما درخت

(۹) خوشنما چھوٹے درخت	(۱۴) جنگلی درخت
(۱۰) گملے کے درخت	(۱۵) متفرقات درخت
(۱۱) بیلدار درخت	مصالحہ وغیرہ
(۱۲) کھجوردار درخت	(۱۶) انتظام ترکیب باغبانی
(۱۳) درختان نادر	(۱۷) فہرست متفرقات

المشتہر کشن سروپ منیجر مطبع ودیا درپن میرٹھ شہر

چھ روپیہ کی گھڑی لا جواب

خوشنما خوبصورت نہایت عمدہ گھڑی صرف چھ روپیہ میں ملتی ہے۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہے۔ ان کو ایک چابی مفت۔ بنام سیکرٹری پتہ چھپا ہوا ہے۔ مفت نذر کیجاتی ہے۔ المشتہر منیجر اخبار انیس ہند میرٹھ شہر

انعام

جو شخص ثابت کر دے کہ ہمارے ممیرے کے سرمے سے بجائے فایدے کے کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ اسکو تین سو روپیہ دیا جاویگا۔ جو بینک میں داخل کیا گیا ہے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

یہہ انجن جو خالص مصری سرمہ اور خالص ممیرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت اور کوشش سے حاصل کرکے بنایا گیا ہے۔ امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخن پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ آنکھوں کی تندرستی کی حالت میں استعمال کرنے سے امید نہیں کہ آیندہ کسی قسم کی بیماری کا اثر ہو۔ بڑے بڑے انگریزوں اور لایق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کرکے سارٹیفکیٹ مرحمت فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ کیا اس تصدیق سے زیادہ اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ خالص مصری سرمہ فی تولہ ۸ھ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروپرائیٹر دیا سنگھ اہلووالیہ مقام ٹیالہ ضلع گورداسپور پنجاب

چند صاحبان کے نام معہ پتہ ہزارہا سندات میں سے منتخب کرکے ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمے کے مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے

جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر مہر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوش ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ۔

جناب ڈاکٹر سردار دلیپ سنگھ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔

جناب ڈاکٹر رام سنگھ صاحب شفاخانہ پلٹن نمبر ۳۰ مقام پشاور۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر خضوری صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

جناب ڈاکٹر سید محمد شاہ صاحب شفاخانہ کمسریٹ مقام عدن ملک عرب۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب شفاخانہ مقام نرسنگھ پور ممالک مغربی و شمالی۔

جناب ڈاکٹر نند لال کھنہ صاحب انچارج شفاخانہ اعظم پور ریاست جموں۔

جناب ڈاکٹر کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ شفاخانہ مقام کلیرہ ریاست جہالاواڑ

جناب حکیم اسمعیل خاں صاحب پریسیڈنٹ میونسپل و لوکل بورڈ مقام جہاڈ احاطہ بمبئی۔

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل آفیسر شفاخانہ مواد۔ علاقہ سندھ۔

جناب دیوان ... داس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کیچ بلوچستان۔

جناب سردار محمد حیات خاں صاحب بہادر ریونیو و ممبر کونسل کشمیر۔

جناب مسٹر نکٹ راجو صاحب بہادر مقام جزیرہ انڈمان پورٹ بلیر۔

جناب مسٹر الفریڈ ... صاحب بہادر وکیل ہائیکورٹ مقام دہلی۔

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے بینک میں اسی مطلب کے لیئے مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۲ع کو جمع کیا گیا ہے۔

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔ بقلم نظام الدین

112758